وما ينطق عن الهوى ○ إن هو إلا وحي يوحى ○

مصنف ابن ابی شیبہ
مترجم

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۱

حدیث نمبر ۳۳۲۸۸ تا حدیث نمبر ۳۶۸۸۲

مترجم

مولانا محمد اویس سرور ﷾

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)
اردو بازار لاہور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۱

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ تا حدیث نمبر ۳۶۸۸۲

مؤلّف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب ÷ مُصنّف ابنِ ابی شیبہ (مترجم)
(جلد نمبر ۱)

مترجم ÷ مولانا محمد اویس سرور ظلہ

ناشر ÷ مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع ÷ خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اِقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلدنمبر۱

جلدنمبر۲

جلدنمبر۳

جلدنمبر۴

جلدنمبر۵

جلدنمبر۶

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرْآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْإِيمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشّهيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

كِتَابُ الْبُعُوثِ وَالسَّرَايَا

كِتَابُ التاريخ

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

كِتَابُ ذِكْرِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

کِتَابُ الزُّھْدِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زہد

(٤٢) مَنْ قَالَ يغسّل الشّهيد

جن حضرات کے نزدیک شہید کو غسل دیا جائے گا

(٣٣٤٨٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِحَمْزَةَ حِينَ اسْتُشْهِدَ فَغُسِّلَ.

(۳۳۴۸۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ کے بارے میں حکم دیا تھا جب انہیں شہید کر دیا گیا تھا پس ان کو غسل دیا گیا۔

(٣٣٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ حَنْظَلَةَ بْنَ الرَّاهِبِ طَهَّرَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ.

(۳۳۴۸۹) حضرت زکریا ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت حنظلہ بن الراہب ؓ کو فرشتوں نے پاک کیا تھا۔

(٣٣٤٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي القَتِيلِ إذَا كَانَ عَلَيْهِ مَهْلٌ غُسِّلَ.

(۳۳۴۹۰) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے اس مقتول کے بارے میں کہ جس پر تھوڑا وقت گزر گیا ہو یوں ارشاد فرمایا: کہ اس کو غسل دیا جائے گا۔

(٣٣٤٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : الشَّهِيدُ يُغَسَّلُ ، مَا مَاتَ مَيِّتٌ إلاَّ أَجْنَبَ.

(۳۳۴۹۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ اور حضرت حسن ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: شہید کو غسل دیا جائے گا۔ اس لیے کہ کوئی بھی مرتا نہیں ہے مگر یہ کہ وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔

(٣٣٤٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : غُسِّلَ عُمَرُ وَكُفِّنَ وَحُنِّطَ.

(۳۳۴۹۲) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر ؓ کو غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا اور خوشبو بھی لگائی گئی۔

(٤٣) ما قالوا فِي الصّلاةِ على الشّهيدِ

شہید کی نماز جنازہ کا بیان

(٣٣٤٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عن حصين ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ. (ابوداؤد ۲۷ ۳۲ - دار قطنی ۷۸)

(۳۳۴۹۳) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر نماز جنازہ پڑھائی۔

(٣٣٤٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ تِسْعًا. (بزار ۱۷۹۶۔ حاکم ۱۹۷)

(۳۳۴۹۴) حضرت عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر نماز جنازہ پڑھائی اور نو تکبیریں پڑھیں۔

(٣٣٤٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَتْلَى بَدْرٍ.

(۳۳۴۹۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے شہیدوں پر نماز جنازہ پڑھی۔

(٣٣٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ : أَيُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ ؟ قَالَ : أَحَقُّ مَنْ صُلِّيَ عَلَيْهِ الشَّهِيدُ.

(۳۳۴۹۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا شہید پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: شہید زیادہ حق دار ہے کہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

(٤٤) ما قالوا فِي الرّجلِ يأخذ المال لِلجهادِ ولا يخرج

جن لوگوں نے اس آدمی کے بارے میں یوں کہا: جو جہاد کے لیے مال تو لے لے اور جہاد کے لیے نہ نکلے

(٣٣٤٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي قُرَّةَ ، قَالَ : جَائَنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ أُنَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ هَذَا الْمَالِ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، ثُمَّ يُخَالِفُونَ ، وَلَا يُجَاهِدُونَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ ، قَالَ أبو إِسْحَاقُ: فَقُمْتُ إِلَى يسير بْنِ عَمْرٍو ، فَقُلْتُ : أَلَا تَرَى إِلَى مَا حَدَّثَنِي بِهِ عَمْرُو بْنُ أَبِي قُرَّةَ وَحَدَّثْتُ بِهِ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، جَاءَ بِهِ كِتَابُ عُمَرَ.

(۳۳۴۹۷) حضرت عمرو بن ابی قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا: آپ رحمہ اللہ نے لکھا تھا: بے شک کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس مال میں سے حصہ لیتے ہیں کہ وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے پھر وہ اس کے خلاف کرتے ہیں اور جہاد نہیں کرتے۔ پس ان میں جو شخص بھی ایسا کرے تو ہم اس مال کے زیادہ حقدار ہیں یہاں تک کہ ہم اس سے وہ مال وصول کرلیں گے جو اس نے لیا تھا۔ ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت یسیر بن عمرو کے پاس اُٹھ کر گیا اور میں نے عرض کیا:

آپ رحمہ اللہ کی کیا رائے ہے اس حدیث کے بارے میں جو عمرو بن ابی قرہ نے مجھے بیان کی ہے؟ اور میں نے وہ حدیث حضرت یسیر سے بیان کی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط لایا تھا۔

(٤٥) ما قالوا فِی الرّجلِ یؤسر ؟

جن لوگوں نے اس آدمی کے بارے میں جس کو قیدی بنالیا گیا ہو یوں کہا

(٣٣٤٩٨) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیسَی ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، قَالَ :یُوقَفُ مَالُ الأَسِیرِ وَامْرَأَتُہُ حَتَّی یُسْلِمَا ، أَوْ یَمُوتَا.

(۳۳۴۹۸) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قیدی کے مال کو اور اس کی بیوی کو روک لیا جائے گا یہاں تک کہ ان دونوں کو سپرد کر دیا جائے گا یا وہ دونوں مر جائیں۔

(٣٣٤٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حدَّثَنِی الأَوْزَاعِیُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِیَّ ، عَنِ الأَسِیرِ فِی أَرْضِ الْعَدُوِّ مَتَی تُزَوَّجُ امْرَأَتُہُ ، فَقَالَ :لاَ تُزَوَّجُ مَا عَلِمَتْ أَنَّہُ حَیٌّ.

(۳۳۴۹۹) امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کو دشمن کی زمین میں قیدی بنالیا گیا ہو کہ اس کی بیوی کب نکاح کرے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ نکاح نہیں کر سکتی جب تک اسے اس کا زندہ ہونا معلوم ہو۔

(٤٦) ما قالوا فِی الأسِیرِ فِی أیدِی العدوّ وما یجوز لہ مِن مالِہِ ؟

دشمن کے قبضہ میں موجود قیدی اور اس کا اپنے مال میں وصیت کرنے کا بیان

(٣٣٥٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِی الأَسِیرِ فِی أَیْدِی الْعَدُوِّ إِنْ أَعْطَی عَطِیَّۃً ، أَوْ نَحَلَ نُحْلاً وَأَوْصَی بِثُلُثِہِ فَہُوَ جَائِزٌ.

(۳۳۵۰۰) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے دشمن کے قبضہ میں موجود قیدی کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر وہ کسی کو کوئی عطیہ دے یا کسی کو اپنی مرضی سے کوئی چیز دے اور اپنے ثلث مال کی وصیت کر دے تو جائز ہے۔

(٣٣٥٠١) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیسَی ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، قَالَ :لاَ یَجُوزُ لِلأَسِیرِ فِی مَالِہِ إِلاَّ الثُّلُثُ.

(۳۳۵۰۱) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ قیدی کے لیے اپنے مال میں صرف ثلث کی وصیت کرنا جائز ہے۔

(۴۷) ما قالوا فِي الأَسِيرِ يموت له القرابة فمن يرثه

جن لوگوں نے اس قیدی کے بارے میں یوں کہا: جس کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے تو کون وارث بنے گا؟

(۳۳۵۰۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: أَحْوَجُ مَا يَكُونُ إِلَى مِيرَاثِهِ وَهُوَ أَسِيرٌ.

(۳۳۵۰۲) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کی میراث کا سب سے زیادہ محتاج تو وہ قیدی ہے۔

(۳۳۵۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي مِيرَاثِ الأَسِيرِ، قَالَ: إِنَّهُ مُحْتَاجٌ إِلَى مِيرَاثِهِ.

(۳۳۵۰۳) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے قیدی کے وارث بننے کے بارے میں ارشاد فرمایا: بے شک وہ اس وراثت کا محتاج ہے۔

(۳۳۵۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: يَرِثُ الأَسِيرُ.

(۳۳۵۰۴) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: قیدی وارث بنے گا۔

(۳۳۵۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: يَرِثُ.

(۳۳۵۰۵) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: قیدی وارث بنے گا۔

(۴۸) مَنْ قَالَ لاَ يرِث الأَسِير

جن لوگوں نے یوں کہا کہ قیدی وارث نہیں ہوگا

(۳۳۵۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: لاَ يَرِثُ الأَسِيرُ.

(۳۳۵۰۶) حضرت سفیان ؒ اس شخص سے نقل کرتے ہیں جس نے حضرت ابراہیم ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ قیدی وارث نہیں بنے گا۔

(۳۳۵۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لاَ يَرِثُ الأَسِيرُ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ.

(۳۳۵۰۷) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: جو قیدی دشمن کے قبضہ میں ہو وہ وارث نہیں بنے گا۔

(۳۳۵۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الأَسِيرَ.

(۳۳۵۰۸) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ قیدی کو وارث نہیں بناتے تھے۔

(۴۹) ما قالوا فِي الأسِيرِ يؤسر فيحدِث هنالِكَ ثمّ يجيء فيؤخذ به

جن لوگوں نے یوں کہا: اس قیدی کے بارے میں جس کو قید کر لیا گیا تو اس نے وہاں بات بیان کر دی پھر وہ آیا تو اس کو پکڑا جائے گا؟

(۳۳۵۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا يُؤْخَذُ بِمَا أَحْدَثَ هُنَاكَ ، يَعْنِي الأَسِيرَ يُؤْسَرُ فَيُحْدِثُ.

(۳۳۵۰۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کی پکڑ نہیں کی جائے گی وہاں راز بیان کرنے کی وجہ سے یعنی کسی کو قیدی بنالیا تو اس نے دشمن کے سامنے راز بیان کر دیا۔

(۵۰) ما قالوا فِي الفتحِ يأتِي فيبشّر بِهِ الوالِي فيسجد سجدة الشّكرِ

جن لوگوں نے یوں کہا کہ جب حاکم کے پاس فتح کی خوشخبری آئے تو وہ سجدۂ شکر ادا کرے گا

(۳۳۵۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بُشِّرَ عُمَرُ بِفَتْحٍ فَسَجَدَ.

(۳۳۵۱۰) حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت اسلم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فتح کی خوشخبری سنائی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَتَاهُ فَتْحٌ فَسَجَدَ.

(۳۳۵۱۱) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن عبید اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس فتح کی خبر آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا أَتَاهُ فَتْحُ الْيَمَامَةِ سَجَدَ.

(۳۳۵۱۲) حضرت ابوعون محمد بن عبید اللہ الثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ...... جس کا انہوں نے نام نہیں بیان کیا ...... نے فرمایا: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس یمامہ کی فتح کی خبر آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا حِينَ أُتِيَ بِالْمُخَدَّجِ سَجَدَ سَجْدَةَ شُكْرٍ.

(۳۳۵۱۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب ان کے پاس مخدج کی خبر لائی گئی تو

آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ يُكْنَى أَبَا مُوسَى ، قَالَ : شَهِدْت عَلِيًّا لَمَّا أُتِيَ بِالْمُخَدَّجِ سَجَدَ.

(۳۳۵۱۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا جب ان کے پاس مخدج کی خبر لائی گئی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُبَيْدٍ الْعِجْلِيّ ، عَنْ أَبِي مؤمن الواثلي ، قَالَ : شَهِدْت عَلِيًّا أُتِيَ بِالْمُخَدَّجِ فَسَجَدَ.

(۳۳۵۱۵) حضرت ابومومن الواثلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا جب مخدج کی خبر لائی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ وَبِهِ زَمَانَةٌ فَسَجَدَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ.

(۳۳۵۱۶) حضرت یحییٰ بن جزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کو دائمی بیماری لاحق تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ ، قَالَ : فَسَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ ، وَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنِي مَثَل زُنَيم.

(۳۳۵۱۷) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک چھوٹا سا آدمی گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ شکر ادا کیا اور فرمایا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے چھوٹے سے کان کی طرح نہیں بنایا۔

(۳۳۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنُغَاشٍ فَسَجَدَ ، وَقَالَ : سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ.

(۳۳۵۱۸) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پست قد آدمی کے پاس سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے عافیت طلب کرو۔

(۳۳۵۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حُدِّثْت أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ ، وَكَانَ إبْرَاهِيمُ يَكْرَهُهَا.

(۳۳۵۱۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَجْدَةُ الشُّكْرِ بِدْعَةٌ.

(۳۳۵۲۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سجدۂ شکر ادا کرنا بدعت ہے۔

(۳۳۵۲۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَ نِكَاحُ زَيْنَبَ انْطَلَقَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى اسْتَأْذَنَ عَلَى زَيْنَبَ ، قَالَ : فَقَالَتْ زَيْنَبُ : مَا لِي وَلِزَيْدٍ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَأَذِنَتْ لَهُ فَبَشَّرَهَا أَنَّ اللَّهَ زَوَّجَهَا مِنْ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَخَرَّتْ سَاجِدَةً شُكْرًا لِلَّهِ.

(۳۳۵۲۱) حضرت ابوصالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ختم ہو گیا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ چلے گئے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب زید کو مجھ سے کیا کام؟ راوی فرماتے ہیں: کہ حضرت زید رحمہ اللہ نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ میں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا قاصد بن کر آیا ہوں تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کو اجازت مرحمت فرمادی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نکاح اپنے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کر دیا یہ سن کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر پڑیں۔

(۳۳۵۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ سَجْدَةَ الْفَرَحِ وَيَقُولُ : لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ ، وَلَا سُجُودٌ.

(۳۳۵۲۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرحت وخوشی کے سجدے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے نہ تو اس میں رکوع ہے اور نہ سجدہ۔

(۳۳۵۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَرْبِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنا الرَّيَّانُ بْنُ صَبِرَةَ الْحَنَفِيُّ أَنَّهُ شَهِدَ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ ، قَالَ : وَكُنْت فِيمَنَ اسْتَخْرَجَ ذَا الثُّدَيَّةِ فَبُشِّرَ بِهِ عَلِيٌّ قَبْلَ أَنْ يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَانْتَهَينا إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَحًا به.

(۳۳۵۲۳) حضرت اسماعیل بن زربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ریان بن صبرہ حنفی رحمہ اللہ جنگ نہروان میں موجود تھے۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ذو ثدیہ کو نکالا تھا۔ اس کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچنے سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے آنے کی خبر ہوگئی تھی۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ خوشی کی وجہ سے سجدہ میں تھے۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے جانے سے پہلے اس بات کی خوشخبری سنائی تھی۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ فرط خوشی میں سجدہ ادا کر رہے تھے۔

(۳۳۵۲٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أبي صَعْصَعَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : انْتَهَيْت إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ : أَطَلْتَ السُّجُودَ ، قَالَ : إِنِّي سَجَدْتُ شُكْرًا لِلَّهِ

فِيمَا أَبْلاَنِي فِي أُمَّتِي.

(۳۳۵۲۴) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر رہے تھے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبا سجدہ کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کیا کہ اس نے میری امت کے بارے میں عذر قبول فرمایا۔

(۵۱) ما قالوا فِي العهدِ يوفّى بِهِ لِلمشرِكين

جن حضرات کے نزدیک مشرکین سے کیا ہوا عہد پورا کیا جائے گا

(۳۳۵۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءً ، عَنْ رَجُلٍ أَسَرَتْهُ الدَّيْلَمُ فَأَخَذُوا مِنْهُ عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ عَلَى أَنْ يُرْسِلُوهُ ، فَإِنْ بُعِثَ إِلَيْهِمْ بفداء قد سموه فَهُوَ بَرِيءٌ ، وَإِنْ لَمْ يُبْعَثْ إِلَيْهِمْ كَانَ عَلَيْهِ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَجِد ، وَكَانَ مُعْسِرًا ، قَالَ يفي بِالْعَهْدِ ، فَقَالَ :إِنَّهُمْ أَهْلُ شِرْكٍ ، فَأَبَى عَطَاءٌ إِلاَّ أَنْ يَفِيَ بِالْعَهْدِ.

(۳۳۵۲۵) حضرت محمد بن سوقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جس کو دیلمی لوگوں نے قیدی بنالیا تھا۔ اور اس سے اللہ کا عہد و پیمان لے کر چھوڑ دیا کہ اگر وہ ان کی طرف فدیہ بھیج دے گا تو وہ بری ہوگا۔ اور ان لوگوں نے فدیہ مقرر کر دیا تھا۔ اور اگر اس نے فدیہ نہ بھیجا تو وہ عہد و پیمان کے مطابق ان کی طرف واپس لوٹ جائے گا۔ پس اس شخص کو فدیہ کی رقم نہ مل سکی اس لیے کہ وہ تنگدست تھا۔ اب وہ کیا کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ وعدہ پورا کرے گا۔ اس آدمی نے کہا: حضرت وہ مشرکین ہیں! حضرت عطاء رحمہ اللہ نے انکار کیا اور فرمایا: کہ ہر صورت میں وعدہ کی وفاء ضروری ہوگی۔

(۳۳۵۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ :ثَلاَثٌ يُؤَدَّيْنَ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ :الرَّحِمُ يُوصَلُ بَرَّةً كَانَتْ ، أَوْ فَاجِرَةً ، وَالأَمَانَةُ تُؤَدِّيهَا إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ ، وَالْعَهْدُ يُوَفَّى بِهِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

(۳۳۵۲۶) حضرت جامع بن ابی راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نیکوکاروں اور بدکار دونوں کو ادا کی جائیں گی۔ صلہ رحمی کی جائے گی چاہے نیکوکار ہو یا بدکار۔ اور امانت نیکوکار اور بدکار دونوں کو ادا کی جائے گی۔ اور نیکوکار اور بدکار دونوں سے وعدہ کی وفاء کی جائے گی۔

(۳۳۵۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، قَالَ :مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلاَّ أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا ، وَأَبِي حُسَيْلٍ ، قَالَ :فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوا :إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا :مَا نُرِيدُهُ ، مَا نُرِيدُ إِلاَّ الْمَدِينَةَ ، فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى

الْمَدِينَةِ، وَلاَ نُقَاتِلُ مَعَهُ ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ : انْصَرِفَا ، نَفِي لَهُمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ. (مسلم ۱۴۱۴۔ احمد ۳۹۵)

(۳۳۵۲۷) حضرت ابوالطفیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان ؓ نے ارشاد فرمایا: مجھے غزوہ بدر میں شرکت سے نہیں روکا تھا مگر اس بات نے کہ میں اور میرے والد حسیل ؒ نکلے ہوئے تھے کہ ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے۔ تم لوگ محمد کے پاس جا رہے ہو۔ تو ہم نے کہا: ہم ان کے پاس نہیں جا رہے، ہمارا تو صرف مدینہ جانے کا ارادہ ہے۔ تو انہوں نے ہم سے عہد و پیمان لیا کہ ہم مدینہ لوٹ جائیں گے اور محمد ﷺ کی معیت میں قتال نہیں کریں گے۔ تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں واپس لوٹ جاؤ ہم ان سے بھی عہد کی وفا کریں گے۔ اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگیں گے۔

(٥٢) ما قالوا فِي العبيدِ يأبقون إلى أرضِ العدوّ

جن لوگوں نے یوں کہا: ان غلاموں کے بارے میں جو دشمن کے ملک میں بھاگ جائیں

(٣٣٥٢٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَبْدِ إِذَا أَبَقَ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ :لاَ يقبل حَتَّى يَأْوِيَ إِلَى حِرْزٍ ، وَيُرَدُّ إِلَى مَوْلاَهُ.

(۳۳۵۲۸) امام اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدہ بن ابی لبابہ ؒ نے اس غلام کے بارے میں جو دشمن کے ملک کی طرف بھاگ جائے یوں ارشاد فرمایا: کہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ کسی محفوظ مقام پر پناہ لے اور اپنے آقا کی طرف لوٹ آئے۔

(٣٣٥٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شِبْلٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى أرض الْعَدُوِّ بَرِئَتْ مِنهُ الذِّمَّةُ.

(احمد ۳۵۷۔ حمیدی ۸۰۲)

(۳۳۵۲۹) حضرت جریر بن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام دشمن کے ملک کی طرف بھاگ جائے تو اس کا ذمہ بری ہو جائے گا۔

(٣٣٥٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ:مَعَ كُلِّ أَبْقَةٍ كَفْرَةٌ.

(۳۳۵۳۰) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبد اللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہر بھاگنے والا کافر ہے۔

(٣٣٥٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :إِذَا أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ، يَعْنِي إِلَى دَارِ الْحَرْبِ.

(۳۳۵۳۱) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص دشمن کی طرف بھاگ جائے یعنی دار الحرب کی طرف بھاگ جائے تو تحقیق اس کا خون حلال ہوگیا۔

(۳۳۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. (طبرانی ۲۳۶۰۔ احمد ۳۶۵)

(۳۳۵۳۲) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام دشمن کی زمین کی طرف بھاگ جائے تو تحقیق اس کا ذمہ بری ہوگیا۔

(۵۳) ما قالوا فِي رجلٍ أسره العدوّ ثمّ اشتراه رجلٌ مِن المسلِمِين

اس آدمی کا بیان جس کو دشمن نے قید کرلیا پھر مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے اس کو خرید لیا

(۳۳۵۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ ، عَنْ مُكَاتَبٍ سَبَاهُ الْعَدُوُّ ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنْ أَحَبَّ مَوْلاَهُ أَنْ يَفتكَّهُ فَيَكُونَ عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ وَيَكُونُ لَهُ الْوَلاَءُ ، وَإِنْ كَرِهَ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ الَّذِي اشْتَرَاهُ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ.

(۳۳۵۳۳) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے مکاتب غلام کے متعلق پوچھا گیا: جس کو دشمن نے قید کرلیا تھا پھر مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے اس کو خرید لیا اب اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کا آقا چاہتا ہے تو وہ اس کو رہن دے کر چھڑا لے پھر یہ غلام اپنے آقا کے پاس اس طور پر رہے گا کہ یہ اپنی باقی بچی ہوئی بدل کتابت ادا کرے گا۔ اور آقا کو اس غلام کی ولاء ملے گی۔ اور اگر وہ اس بات کو پسند نہیں کرتا تو یہ غلام خریدنے والے کے پاس اسی حالت میں رہے گا۔

(۳۳۵۳۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبَّادٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ ، قَالَ فِي مُكَاتَبٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنَ التُّجَّارِ فكَاتَبَهُ ، قَالَ : يُؤَدِّي مُكَاتَبَةَ الأَوَّلِ ، ثُمَّ يُؤَدِّي مُكَاتَبَةَ الآخِرِ.

(۳۳۵۳۴) حضرت عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اس مکاتب غلام کے بارے میں جس کو دشمن نے قید کرلیا، کسی تاجر نے اس کو خرید کر پھر مکاتب بنا دیا تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ غلام سب سے پہلے والے آقا کا مال کتابت ادا کرے گا اور پھر دوسرے تاجر کا مال کتابت ادا کرے گا۔

(٥٤) ما قالوا فِي الفروضِ وتدوِينِ الدّواوِينِ

جن لوگوں نے سرکاری عطیہ اور دیوان عدل مدوّن کرنے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۵۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى

عُمَرَ مِنَ الْبُحْرَيْنِ ، قَالَ : فَقَدِمْت عَلَيْهِ فَصَلَّيْت مَعَهُ الْعِشَاءَ ، فَلَمَّا رَآنِي سَلَّمْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا قَدِمْت بِهِ قُلْتُ : قَدِمْت بِخَمْسِمِئَةِ أَلْفٍ ، قَالَ : تَدْرِي مَا تَقُولُ ، قَالَ : قَدِمْت بِخَمْسِمِئَةِ أَلْفٍ ، قَالَ : قُلْتُ : مِئَةَ أَلْفٍ وَمِئَةَ أَلْفٍ وَمِئَةَ أَلْفٍ وَمِئَةَ أَلْفٍ وَمِئَةَ أَلْفٍ حَتَّى عَدَّ خَمْسًا ، قَالَ : إِنَّكَ نَاعِسٌ ، ارْجِعْ إِلَى بَيْتِكَ فَنَمْ ، ثُمَّ اغْدُ عَلَيَّ ، قَالَ : فَغَدَوْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا جِئْت بِهِ قُلْتُ : بِخَمْسِمِئَةِ أَلْفٍ ، قَالَ : طَيِّبٌ ، قُلْتُ : طَيِّبٌ ، لاَ أَعْلَمُ إِلاَّ ذَاكَ ، قَالَ : فَقَالَ لِلنَّاسِ : إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ مَالٌ كَثِيرٌ فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعُدَّهُ لَكُمْ عَدًّا ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَكِيلَهُ لَكُمْ كَيْلاً ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي رَأَيْت هَؤُلاَءِ الأَعَاجِمَ يُدَوِّنُونَ دِيوَانًا وَيُعْطُونَ النَّاسَ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَدَوَّنَ الدِّيوان وَفَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ فِي خَمْسَةِ آلاَفٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ وَلِلأَنْصَارِ فِي أَرْبَعَةِ آلاَفٍ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

(۳۳۵۳۵) حضرت ابو سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ بحرین سے حضرت عمر ؓ کے پاس آئے۔ آپ ؓ فرماتے ہیں کہ میں آیا اور میں نے حضرت عمر ؓ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی جب انہوں نے مجھے دیکھا تو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا: تم کیا چیز ساتھ لائے ہو؟ میں نے کہا: میں پانچ لاکھ ساتھ لایا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: میں پانچ لاکھ ساتھ لایا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: تم کہہ رہے ہو کہ ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ۔ یہاں تک کہ انہوں نے پانچ مرتبہ شمار کیا۔ اور فرمایا: بے شک تمہیں اونگھ آ رہی ہے۔ تم اپنے گھر جاؤ اور سو جاؤ۔ پھر کل میرے پاس آنا۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں اگلے دن ان کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا: تم کیا لائے ہو؟ میں نے کہا: پانچ لاکھ۔ انہوں نے پوچھا: واقعی؟ میں نے کہا: واقعی: اور میں تو صرف یہی جانتا ہوں۔ آپ ؓ نے لوگوں سے کہا: میرے پاس بہت زیادہ مال آیا۔ اگر تم چاہو تو میں مال تمہارے لیے شمار کروں اور اگر چاہو تو میں اس مال کو تمہارے لیے کیل کروں۔ اس پر ایک آدمی نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک میں نے ان عجمیوں کو دیکھا ہے کہ وہ دیوان عدل مدون کرتے ہیں اور اس کی بنیاد پر لوگوں کو عطا کرتے ہیں۔ پھر حضرت عمر ؓ نے دیوان عدل مدون کروایا اور مہاجرین کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ اور انصار صحابہ ؓ کے لیے چار چار ہزار مقرر فرمائے۔ اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات ؓ کے لیے بارہ بارہ ہزار مقرر فرمائے۔

(۳۳۵۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : فَرَضَ عُمَرُ لأَهْلِ بَدْرٍ عَرَبِيِّهِمْ وَمَوْلاَهُمْ فِي خَمْسَةِ آلاَفٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ ، وَقَالَ : لأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ.

(۳۳۵۳۶) حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے بدری صحابہ ؓ اور ان کے غلاموں میں جو عربی النسل تھے ان کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر کیے اور فرمایا: کہ میں ضرور بالضرور ان کو غیروں پر فضیلت دوں گا۔

(۳۳۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

فَرَضَ لأهل بدر فِي سِتَّةِ آلاَفٍ سِتَّةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي عَشْرَةِ آلاَفٍ عَشْرَةَ آلاَفٍ ، فَفَضَّلَ عَائِشَةَ بِأَلْفَيْنِ لِحُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا إِلاَّ السَّبِيَّتَيْنِ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ وَجُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ فَرَضَ لَهما سِتَّةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِنِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فِي أَلْفٍ أَلْفٍ مِنْهُمْ أُمُّ عَبْدٍ.

(۳۳۵۳۷) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور امہات المومنین کے لیے دس دس ہزار ہزار مقرر فرمائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص محبت ہونے کی وجہ سے ان کے لیے دو ہزار کا اضافہ فرما دیا۔ سوائے دو بیویوں حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا اور حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے کہ ان دونوں کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور مسلمانوں کی عورتوں میں سے چند عورتوں کے لیے ہزار ہزار مقرر فرمائے۔ ان عورتوں میں حضرت ام عبد بھی شامل تھیں۔

(۳۳۵۳۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلِيًّا بِابْنِ عَمٍّ لِي ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، افْرِضْ لِهَذَا ، قَالَ : أَرْبَعٌ ، يَعْنِي أَرْبَعَمِئَةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ أَرْبَعَمِئَةٍ لاَ تُغْنِي شَيْئًا ، زِدْهُ الْمِائَتَيْنِ الَّتِي زِدْتَ النَّاسَ ، قَالَ : فَذَاكَ لَهُ ، قَالَ : وَقَدْ كَانَ زَادَ النَّاسَ مِئَتَيْنِ.

(۳۳۵۳۸) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے بیٹے کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین: اس کے لیے بھی عطیہ مقرر فرما دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار سو درہم۔ میں نے عرض کیا: بے شک چار سو درہم اس کو کچھ فائدہ نہیں دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے لیے دوسو درہم مزید بڑھا دیں۔ جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے بڑھائے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے بھی بڑھا دیے۔ راوی کہتے ہیں: کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے لیے دوسو درہم بڑھا دیے تھے۔

(۳۳۵۳۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو مَعْشَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ مَوْلَى غُفْرَةَ وَغَيْرُهُ ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائَهُ مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ ، أَوْ عِدَّةٌ فَلْيَقُمْ فَلْيَأْخُذْ ، فَقَامَ جَابِرٌ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنْ جَائَنِي مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ لأَعْطَيْتُك هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلاَثَ مِرَارٍ وَحَثَى بِيَدِهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : قُمْ فَخُذْ بِيَدِكَ فَأَخَذَ فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِئَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ : عُدُّوا لَهُ أَلْفًا ، وَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، وَقَالَ : إِنَّمَا هَذِهِ مَوَاعِيدُ وَعَدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ

٢- حَتَّى إِذَا كَانَ عَامٌ مُقْبِلٌ ، جَائَهُ مَالٌ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ الْمَالِ ، فَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ عِشْرِينَ دِرْهَمًا عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَفَضَلَتْ مِنْهُ فَضْلَةٌ، فَقَسَمَ لِلْخَدَمِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، وَقَالَ: إِنَّ لَكُمْ خُدَّامًا يَخْدُمُونَكُمْ وَيُعَالِجُونَ لَكُمْ، فَرَضَخْنَا لَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ فَضَّلْتَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارَ لِسَابِقَتِهِمْ، وَلِمَكَانِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَجْرُ أُولَئِكَ عَلَى اللهِ ، إِنَّ هَذَا الْمَعَاشَ لِلأُسْوَةِ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الأَثَرَةِ ، قَالَ: فَعَمِلَ

بِهَذَا وِلاَيَتَهُ حَتَّى إِذَا كَانَتْ سَنَةُ ثَلاَثَ عَشْرَةَ فِي جُمَادَى الآخِرَةِ فِي لَيَالٍ بَقِينَ مِنْهُ مَاتَ رضي اللَّهُ عَنْهُ.

٣- فَعَمِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَفَتَحَ الْفُتُوحَ وَجَاءَتْهُ الأَمْوَالُ ، فَقَالَ :إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَأَى فِي هَذَا الأَمْرِ رَأْيًا ، وَلِي فِيهِ رَأْيٌ آخَرُ لاَ أَجْعَلُ مَنْ قَاتَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ قَاتَلَ مَعَهُ ، فَفَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا خَمْسَةَ آلاَفٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِمَنْ كَانَ لَهُ الإِسْلاَمُ كَإِسْلاَمِ أَهْلِ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا أَرْبَعَةَ آلاَفٍ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ.

٤- وَفَرَضَ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا إِلاَّ صَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ ، فَرَضَ لَهُمَا سِتَّةَ آلاَفٍ سِتَّةَ آلاَفٍ ، فَأَبَتَا أَنْ تَقْبَلاَ فَقَالَ

لَهُمَا :إِنَّمَا فَرَضْت لَهُنَّ لِلْهِجْرَةِ ، فَقَالَتَا :إِنَّمَا فَرَضْت لَهُنَّ لِمَكَانِهِنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَنَا مِثْلُهُ ، فَعَرَفَ ذَلِكَ عُمَرُ فَفَرَضَ لَهُمَا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

٥- وَفَرَضَ لِلْعَبَّاسِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَفَرَضَ لأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ ، فَقَالَ :يَا أَبَتِ ، لِمَ زِدْته عَلَيَّ أَلْفًا مَا كَانَ لأَبِيهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لأَبِي ، وَمَا كَانَ لَهُ لَمْ يَكُنْ لِي، فَقَالَ :إِنَّ أَبَا أُسَامَةَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيك وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْك وَفَرَضَ لِحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ ، أَلْحَقَهُمَا بِأَبِيهِمَا لِمَكَانِهِمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦- وَفَرَضَ لأَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، فَمَرَّ بِهِ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، فَقَالَ :زِيدُوهُ أَلْفًا ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ :مَا كَانَ لأَبِيهِ مَا لَمْ يَكُنْ لأبينا ، وَمَا كَانَ لَهُ مَا لَمْ يَكُنْ لَنَا ، فَقَالَ :إِنِّي فَرَضْت لَهُ بِأَبِيهِ أَبِي سَلَمَةَ أَلْفَيْنِ ، وَزِدْته بِأُمِّهِ أُمِّ سَلَمَةَ أَلْفًا ، فَإِنْ كَانَتْ لَكَ أُمٌّ مِثْلُ أُمِّهِ زِدْتُك أَلْفًا .

٧- وَفَرَضَ لأَهْلِ مَكَّةَ وَلِلنَّاسِ ثَمَانِمِئَةٍ ثَمَانِمِئَةٍ ، فَجَاءَهُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بِأَخِيهِ عُثْمَانَ ، فَفَرَضَ لَهُ ثَمَانِمِئَةٍ ، فَمَرَّ بِهِ النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ ، فَقَالَ عُمَرُ :افْرِضُوا لَهُ فِي أَلْفَيْنِ ، فَقَالَ طَلْحَةُ :جِئْتُك بِمِثْلِهِ فَفَرَضْت لَهُ ، ثَمَانِمِئَةِ دِرْهَمٍ وَفَرَضْتَ لِهَذَا أَلْفَيْنِ ، فَقَالَ :إِنَّ أَبَا هَذَا لَقِيَنِي يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ لِي :مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ :مَا أُرَاهُ إِلاَّ قَدْ قُتِلَ ، فَسَلَّ سَيْفَهُ فَكَسَرَ غِمْدَهُ وَقَالَ :إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُتِلَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، وَهَذَا يَرْعَى الشَّاءَ فِي مَكَان كَذَا وَكَذَا.

٨- فَعَمِلَ عُمَرُ بَدْءَ خِلاَفَتِهِ حَتَّى كَانَتْ سَنَةُ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ حَجَّ تِلْكَ السَّنَةَ فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ :لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قُمْنَا إِلَى فُلاَن فَبَايَعْنَاهُ ، وَإِنْ كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً ، فَأَرَادَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ هَذَا مَكَانٌ يَغْلِبُ عَلَيْهِ غَوْغَاءُ النَّاسِ

وَدَهْمُهُمْ وَمَنْ لاَ يَحْمِلُ كَلاَمُكَ مَحْمَلَهُ ، فَارْجِعْ إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَالإِيمَانِ ، فَتَكَلَّمْ فَيَسْتَمِعُ كَلاَمَكَ ، فَأَسْرَعَ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ ، وَقَالَ :

٩- أَيُّهَا النَّاسُ ، أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِي قَالَةُ قَائِلِكُمْ :لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قُمْنَا إِلَى فُلاَنٍ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنْ كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَتْ لَفَلْتَةً وَقَانَا اللَّهُ شَرَّهَا فَمِنْ أَيْنَ لَنَا مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ نَمُدُّ أَعْنَاقَنَا إِلَيْهِ كَمَدِّنَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، إِنَّمَا ذَاكَ تَغِرَّةٌ لِيُقْتَلَ ، مَنْ انتزع أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ فَلاَ بَيْعَةَ لَهُ.

١٠- أَلاَ وَإِنِّي رَأَيْت رُؤْيَا ، وَلاَ أَظُنُّ ذَاكَ إِلاَّ عِنْدَ اقْتِرَابِ أَجَلِي ، رَأَيْت دِيكًا تراء ى لِي فَنَقَرَنِي ثَلاَثَ نَقَرَاتٍ ، فَتَأَوَّلَتْ لِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ :يَقْتُلُك رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْحَمْرَاءِ ، فَإِنْ أَمُتْ فَأَمْرُكُمْ إِلَى هَؤُلاَءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ :إِلَى عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، فَإِنَ اخْتَلَفُوا فَأَمْرُهُمْ إِلَى عَلِي ، وَإِنْ أَعِشْ فَسَأُوصِي.

١١- وَنَظَرْت فِي الْعَمَّةِ وَبِنْتِ الأَخِ مَا لَهُمَا ، تُورِثَانِ ، وَلاَ تَرِثَانِ ، وَإِنْ أَعِشْ فَسَأَفْتَحُ لَكُمْ أَمْرًا تَأْخُذُونَ بِهِ ، وَإِنْ أَمُتْ فَسَتَرَوْنَ رَأْيَكُمْ ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي فِيكُمْ ، وَقَدْ دَوَّنْت لَكُمُ الدَّوَاوِينَ ، وَمَصَّرْت لَكُمُ الأَمْصَارَ ، وَأَجْرَيْت لَكُمُ الطَّعَامَ إِلَى الْخَانِ وَتَرَكْتُكُمْ عَلَى وَاضِحَةٍ ، وَإِنَّمَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلَيْنِ رَجُلاً قَاتَلَ عَلَى تَأْوِيلِ هَذَا الْقُرْآنِ يُقْتَلُ ، وَرَجُلاً رَأَى أَنَّهُ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَالِ مِنْ أَخِيهِ فَقَاتَلَ عَلَيْهِ حَتَّى قُتِلَ.

١٢- فَخَطَبَ نَهَارَ الْجُمُعَةِ وَطُعِنَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ. (بیهقی ۳۵۰۔ بزار ۱۷۳۶)

(۳۳۵۳۹) حضرت عمر جو کہ حضرت غفرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو بحرین سے بہت سا مال آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ قرض ہو یا مال ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ کھڑا ہو اور اس مال میں سے لے لے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں ضرور تمہیں اتنا اور اتنا مال عطا کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اور ہاتھ سے چلو بھرا تھا۔ لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اپنے ہاتھ سے لے لو۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے لے لیا تو وہ پانچ سو درہم تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو ہزار گن کر دے دو۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان دس دس دراہم تقسیم فرما دیے۔ اور فرمایا: یہ وہ وعدے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کیے تھے۔

۲۔ یہاں تک کہ جب اگلا سال ہوا تو اس سے کہیں زیادہ مال آیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان بیس بیس دراہم تقسیم فرما دیے اور پھر بھی مال باقی بچ گیا۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے غلاموں میں بھی پانچ پانچ دراہم تقسیم فرمائے اور فرمایا: بے شک تمہارے خادمین تمہاری خدمت کرتے ہیں اور تمہارے معاملات نمٹاتے ہیں اس لیے ہم نے ان کو بھی کچھ مال عطا کر دیا لوگوں نے کہا: اگر آپ رضی اللہ عنہ مہاجرین اور انصار کو سبقت لے جانے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہتر مرتبہ کی وجہ سے فضیلت دیتے تو اچھا ہوتا!

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے۔ بے شک اس مال میں برابری بہتر ہے کسی کو ترجیح دینے سے۔ راوی کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اسی طرح عمل کیا یہاں تک کہ ہجرت کے تیرہویں سال جمادی الاخری کی آخری راتوں میں آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔

۳۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی اور بہت سی فتوحات ہوئیں۔ اور بہت سارا مال آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں ایک رائے اختیار کی اور میری اس معاملہ میں دوسری رائے ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قتال کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قتال کرنے والے کے برابر نہیں کروں گا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار میں سے جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے غزوہ بدر میں شرکت کی تھی ان کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ اور وہ مسلمان جو اسلام لانے میں بدریین ہی کی طرح تھے مگر غزوہ بدر میں نہ حاضر ہو سکے ان کے لیے آپ رضی اللہ عنہ نے چار چار ہزار مقرر فرمائے۔

۴۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے بارہ بارہ ہزار مقرر فرمائے سوائے حضرت صفیہ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہما کے۔ ان دونوں کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ ان دونوں نے یہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے فرمایا: بے شک میں نے ان سب کے لیے ہجرت کی وجہ سے اتنا مال مقرر فرمایا: اس پر ان دونوں نے فرمایا: کہ تم نے ان سب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہونے کی وجہ سے مقرر فرمایا ہے اور ہمارے لیے بھی ان ہی کی طرح ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھ لیا اور پھر ان دونوں کے لیے بھی بارہ بارہ ہزار مقرر فرما دیے۔

۵۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے بھی بارہ ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے چار ہزار مقرر فرمائے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے ابا جان! آپ نے اس کے لیے مجھ سے زیادہ ایک ہزار کیوں بڑھائے؟ حالانکہ اس کے والد کو وہ فضیلت نہیں ہے جو میرے والد کو ہے اور اس کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہے جو مجھے ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اسامہ کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھا، اور خود اسامہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تیرے سے زیادہ محبوب تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ اور ان دونوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ان کو ان کے والد سے ملا دیا۔

۶۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیٹوں کے لیے دو دو ہزار مقرر فرمائے، پس حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے ایک ہزار بڑھا دو۔ اس پر حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جو اس کے باپ کو مرتبہ حاصل ہے وہ ہمارے باپ کو نہیں اور جو اس کو مرتبہ حاصل ہے وہ ہمارے لیے نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں نے اس کے والد حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اس کے لیے دو ہزار مقرر فرمائے۔ اور اس کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے اس کے لیے اضافہ کر دیا پس اگر تیری والدہ بھی اس کی والدہ کی طرح ہوتی تو میں تیرے لیے بھی ایک ہزار کا اضافہ کر دیتا۔

۷۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ والوں کے لیے اور دیگر لوگوں کے لیے آٹھ آٹھ سو مقرر فرمائے۔ پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی عثمان کو لے کر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے آٹھ سو مقرر کیے۔ اور حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے دو ہزار مقرر کر دو۔ اس پر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اس جیسا شخص لایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے آٹھ سو مقرر فرمائے اور اس کے لیے آپ رضی اللہ عنہ نے دو ہزار مقرر فرما دیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اس کے والد مجھے غزوہ احد کے دن ملے اور مجھ سے پوچھا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: میرے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے تو انہوں نے اپنی تلوار سونت لی اور تلوار کی میان توڑ ڈالی اور فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا تو بے شک اللہ زندہ ہے وہ نہیں مرے گا۔ پھر انہوں نے قتال کیا یہاں تک کہ ان کو قتل کر دیا گیا اور یہ اس وقت فلاں فلاں جگہ میں بکریاں چراتا تھا۔

۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کی ابتداء میں یہ کام کیا یہاں تک کہ ہجرت کا تئیسواں سال (23) آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سال حج کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو وہاں یہ بات پہنچی کہ لوگ یوں کہہ رہے ہیں: اگر امیر المؤمنین فوت ہو گئے تو ہم فلاں آدمی کے پاس جا کر اس کی بیعت کر لیں گے۔ اس لیے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو ہم نے بغیر سوچے سمجھے عجلت میں کی تھی! پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق کے درمیان میں ہی بات کرنے کا ارادہ فرمایا۔ تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے امیر المؤمنین! بے شک یہ ایسی جگہ ہے کہ یہاں عام لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے یہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی بات کو صحیح معنی پر محمول نہیں کریں گے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ دار الھجرت اور دار الایمان کی طرف لوٹ جائیں اور وہاں بات کریں پس آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی جائے گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جلدی کی اور مدینہ آئے اور لوگوں کو خطاب کیا اور فرمایا:

۹۔ اے لوگو! حمد وصلوۃ کے بعد، تحقیق مجھے تمہارے میں سے کہنے والوں کی بات پہنچی ہے کہ اگر امیر المؤمنین فوت ہو گئے تو ہم فلاں آدمی کے پاس جا کر اس کی بیعت کر لیں گے۔ اس لیے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو بے سوچے سمجھے عجلت میں ہوئی تھی۔ اللہ کی قسم! اگر یہ بے سوچے سمجھے عجلت میں ہوئی تھی تو اللہ نے ہمیں اس کے شر سے محفوظ رکھا۔ پس کون شخص ہو سکتا ہے ہمارے میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح کہ ہم اس کی طرف اپنی گردنوں کو بڑھا دیں گے جیسا کہ ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھاتے تھے۔ بے شک یہ تو دھوکہ دہی ہے تاکہ قتل وقتال کیا جائے۔ جو شخص مسلمانوں کے معاملات بغیر مشورے کے چھین لے تو اس کے لیے بیعت درست نہیں۔

۱۰۔ خبردار! بے شک میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور میں اس کی تعبیر گمان نہیں کرتا مگر یہ کہ میری موت کا وقت قریب ہے۔ میں نے ایک مرغے کو دیکھا کہ اس نے مجھ پر نظر ڈالی اور مجھے تین مرتبہ ٹھونگ ماری۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ تاویل بیان کی ہے: کہ آپ رضی اللہ عنہ کو اہل حمراء میں سے ایک آدمی قتل کرے گا۔ پس اگر میں مر جاؤں تو تمہارا معاملہ ان چھ لوگوں کے سپرد ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس حال میں ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی تھے۔ اور وہ یہ ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ،

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ اگر یہ آپس میں اختلاف کریں تو ان کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوگا۔ اور اگر میں زندہ رہا تو عنقریب وصیت کروں گا۔

۱۱۔ اور میں نے پھوپھی اور بھتیجی میں غور کیا نہ ان دونوں کو وارث بنایا جائے گا اور نہ یہ دونوں وارث بنیں گی۔ اور اگر میں زندہ رہا تو میں عنقریب تمہارے لیے ایک معاملہ کھولوں گا کہ تم اس کو پکڑو گے۔ اور اگر میں مر گیا، تو تم لوگ اپنی رائے اختیار کر لینا۔ اللہ کی قسم! تم پر میری خلافت کے دوران تحقیق میں نے دیوان مدوّن کروائے۔ اور میں نے تمہارے لیے شہروں کو بسایا۔ اور میں نے تمہارے لیے مسافر خانوں میں کھانا جاری کیا۔ اور میں نے تمہیں بالکل واضح صورت حال میں چھوڑا، اور بے شک میں تم پر دو آدمیوں سے خوف کھاتا ہوں۔ ایک وہ شخص جو اس قرآن کے معنی پر قتال کرے اس کو قتل کر دیا جائے۔ اور دوسرا وہ شخص جس کی یہ رائے ہو کہ وہ اپنے بھائی سے زیادہ اس مال کا حقدار ہے۔ پس وہ اس مال پر قتال کرے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

۱۲۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن یہ خطبہ ارشاد فرمایا: اور بدھ کے دن آپ رضی اللہ عنہ کو نیزے سے مارا گیا۔

(۳۳۵٤٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: كَانَ عَطَاءُ عَبْدِاللهِ سِتَّةَ آلاَفٍ.

(۳۳۵۴۰) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سالانہ تنخواہ چھ ہزار تھی۔

(۳۳۵٤١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فَرَضَ عُمَرُ لأَهْلِ بَدْرٍ فِي سِتَّةِ آلاَفٍ سِتَّةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۳۵۴۱) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لیے بھی اتنا اتنا حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۵٤٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَطَاءَ سَلْمَانَ سِتَّةَ آلاَفٍ.

(۳۳۵۴۲) حضرت سالم بن ابی الجعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سالانہ عطیہ چھ ہزار مقرر فرمایا۔

(۳۳۵٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ ، قَالَ : قَالَ لِي عُمَرُ : كَمْ تَرَى الرَّجُلَ يَكْفِيهِ مِنْ عَطَائِهِ ، قَالَ :قُلْتُ : كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : لَئِنْ بَقِيتُ لأَجْعَلَنَّ عَطَاءَ الرَّجُلِ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ :أَلْفًا لِسِلاَحِهِ ، وَأَلْفًا لِنَفَقَتِهِ ، وَأَلْفًا يَجْعَلُهَا فِي بَيْتِهِ وَأَلْفًا لِكَذَا وَكَذَا أَحْسِبُهُ قَالَ لِفَرَسِهِ.

(۳۳۵۴۳) حضرت عبیدہ سلمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تمہاری کیا رائے ہے کہ ایک آدمی کے لیے کتنی تنخواہ کافی ہوگی؟ میں نے کہا: اتنی اور اتنی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں باقی رہا تو میں ضرور بالضرور ایک آدمی کی چار ہزار تنخواہ مقرر کروں گا۔ ایک ہزار اس کے ہتھیار کے لیے۔ ایک ہزار اس کے خرچہ کے لیے۔ اور ایک ہزار کو وہ گھر میں استعمال کرے۔ اور

ایک ہزار اس اس چیز کے لیے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کا ذکر فرمایا۔

(٣٣٥٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : لَئِنْ بَقِيت إلَى قَابِلٍ لأُلْحِقَنَّ سِفْلَةَ الْمُهَاجِرِينَ فِي أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ.

(۳۳۵۴۴) حضرت اسود بن قیس رحمہ اللہ اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں مہاجرین کے کم درجہ کے لوگوں کے لیے ضرور بالضرور دو ہزار دوں گا۔

(٣٣٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ سَمِعْت عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : لَئِنْ بَقِيت إلَى قَابِلٍ لأُلْحِقَنَّ أُخْرَى النَّاسِ بِأُولاَهُمْ وَلأَجْعَلَنَّهُمْ بَيَانًا وَاحِدًا.

(۳۳۵۴۵) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں آخر والے لوگوں کو ضرور بالضرور پہلے والے لوگوں کے تابع کروں گا، اور میں ان سب کو برابر کر دوں گا۔

(٣٣٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي وَالِدَتِي أُمُّ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا أَلْحَقَهَا فِي مِئَة مِنَ الْعَطَاءِ.

(۳۳۵۴۶) حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ حضرت ام حکم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے عطیہ میں سو درہم ملا دیے۔

(٣٣٥٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ عُمَرَ فَرَضَ لِلْعَبَّاسِ سَبْعَةَ آلاَفٍ ، وَلِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ عَشْرَةَ آلاَفٍ ، وَلأُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَمَيْمُونَةَ وَسَوْدَةَ ، ثَمَانِيَةَ آلاَفٍ ، ثَمَانِيَةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِجُوَيْرِيَةَ وَصَفِيَّةَ سِتَّةَ آلاَفٍ سِتَّةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ نِصْفَ مَا فَرَضَ لَهُنَّ ، فَأَرْسَلَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَصَوَاحِبُهَا إلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقُلْنَ لَهُ : كَلِّمْ عُمَرَ فِينَا فَإِنَّهُ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَجَاءَ عُثْمَان إلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إنَّ أُمَّهَاتِكَ يَقُلْنَ لَكَ : سَوِّ بَيْنَنَا ، لاَ تُفَضِّلْ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ : إنْ عِشْت إلَى الْعَامِ الْقَابِلِ زِدْتهنَّ لِقَابِلٍ أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ جَعَلَ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فِي اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَجَعَلَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ فِي عَشْرَةِ آلاَفٍ ، عَشْرَةِ آلاَفٍ ، وَجَعَلَ صَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ فِي ثَمَانِيَةِ آلاَفٍ ، ثَمَانِيَةِ آلاَفٍ ، فَلَمَّا رَأَيْنَ ذَلِكَ سَكَتْنَ عَنْهُ.

(۳۳۵۴۷) حضرت ابوالحویرث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے سات ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے دس دس ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے لیے آٹھ آٹھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اور حضرت

صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت صفیہ بنت عبد الملک رضی اللہ عنہا کے لیے ان کے مقرر کردہ حصوں کا آدھا مقرر فرمایا۔ اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ان کی ساتھیوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بھیجا اور ان سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہمارے بارے میں بات کریں۔ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: یقیناً تیری مائیں تجھ سے کہہ رہی ہیں کہ ہمارے درمیان برابری کرو، اور ہم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت مت دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو آئندہ ان کے لیے مزید دو دو ہزار کا اضافہ کروں گا۔ پس جب اگلا سال آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارہ بارہ ہزار مقرر فرما دیے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے دس دس ہزار مقرر فرما دیے۔ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے آٹھ آٹھ ہزار مقرر فرما دیے۔ جب انہوں نے یہ معاملہ دیکھا تو سب خاموش ہو گئیں۔

(۳۳۵٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لِجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَضُرَبَائِهِ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ.

(۳۳۵۴۸) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اور ان کے ہم عمروں کے لیے چار چار ہزار مقرر فرمائے۔

(۳۳۵٤۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عن ابْنَ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أُرَاهُ قَدْ ذَكَرَ لَهُ إِسْنَادًا : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ وَخَمْسَمِئَةٍ وَلِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لِعُمَرَ : فَرَضْت لأُسَامَةَ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ وَخَمْسَمِئَةٍ ، وَمَا هُوَ بِأَقْدَمَ مِنِّي إِسْلاَمًا ، وَلاَ شَهِدَ مَا لَمْ أَشْهَدْ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : لأَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيك وَكَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْك فَلِذَلِكَ زِدْته عَلَيْك خَمْسَمِئَةٍ. (بزار ۱۵۰۔ ابویعلی ۱۵۷)

(۳۳۵۴۹) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے ساڑھے تین ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے۔ اس پر حضرت عبد اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید کے لیے ساڑھے تین ہزار مقرر فرما دیے حالانکہ وہ اسلام میں مجھ سے مقدم نہیں اور نہ وہ حاضر ہوئے ان غزوات میں جن میں میں حاضر ہوا؟! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس لیے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے باپ سے زیادہ محبوب تھے۔ اور اسامہ بن زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے سے زیادہ محبوب تھے۔ اس وجہ سے میں نے ان کے لیے تمہارے سے پانچ سو زیادہ مقرر کیے۔

(۳۳۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ : أَعْطَانَا عُمَرُ دِرْهَمًا دِرْهَمًا ، ثُمَّ أَعْطَانَا دِرْهَمَيْنِ دِرْهَمَيْنِ ، يَعْنِي قَسَمَ بَيْنَهُمْ.

(۳۳۵۵۰) حضرت ابوالزناد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک ایک درہم عطا کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو دو درہم عطا کیے۔ یعنی آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان تقسیم فرمائے۔

(۳۳۵۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى خَمْسَةِ آلاَفٍ وَالأَنْصَارَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مِنْ أَوْلاَدِ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، وَكَانَ مِنْهُمْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ ، وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ :إنَّ عَبْدَ اللهِ لَيْسَ مِثْلَ هَؤُلاَءِ ، إنَّ عَبْدَ اللهِ مَنْ أَمْرِه مَنْ أَمْرِه ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ :إنْ كَانَ حَقًّا لِي فَأَعْطِنِيهِ ، وَإِلاَّ فَلاَ تُعْطِنِيهِ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ :فَاكْتُبْنِي عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، وَعَبْدَ اللهِ عَلَى خَمْسَةِ آلاَفٍ ، وَاللهِ لاَ يَجْتَمِعُ أَنَا وَأَنْتَ عَلَى خَمْسَةِ آلاَفٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ :إنْ كَانَ حَقًّا فَأَعْطِنِيهِ وَإِلاَّ فَلاَ تُعْطِنِيهِ.

(۳۳۵۵۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے لیے پانچ ہزار مقرر فرمائے اور انصار کے لیے چار ہزار مقرر فرمائے۔ اور مہاجرین کی اولاد میں سے جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کے لیے چار ہزار مقرر فرمائے۔ ان میں اسامہ بن زید، محمد بن عبداللہ بن جحش، عمر بن ابی سلمہ اور عبداللہ بن عمر شامل تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرح نہیں ہیں۔ بے شک عبداللہ تو ان کے امیر ہیں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر یہ میرا حق ہے تو آپ رضی اللہ عنہ مجھے ضرور دیں ورنہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے ہرگز مت دیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے چار ہزار مقرر کردو۔ اور عبداللہ کے پانچ ہزار مقرر کردو۔ اللہ کی قسم میں اور تو پانچ ہزار پر جمع نہیں ہو سکتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرا حق ہے تو مجھے دے دیجئے ورنہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے ہرگز مت دیجئے۔

(۳۳۵۵۲) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ الْخِلاَفَةَ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَدَوَّنَ الدَّوَاوِينَ وَعَرَّفَ الْعُرَفَاءَ ، قَالَ جَابِرٌ :فَعَرَّفَنِي عَلَى أَصْحَابِي.

(۳۳۵۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حصے مقرر فرمائے۔ اور دیوان مدوّن کروائے۔ اور نگران مقرر کیے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے میرے ساتھیوں پر نگران بنایا۔

(۵۵) فِي العبيدِ يفرض لهم أو يرزقون

ان غلاموں کا بیان جن کو حصہ دیا گیا یا ان کو تنخواہ دی گئی

(۳۳۵۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَخْلَدٍ الْغِفَارِي أَنَّ ثَلاَثَةً مَمْلُوكِينَ شَهِدُوا

بَدْرًا ، فَكَانَ عُمَرُ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ كُلَّ سَنَةٍ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ.

(۳۳۵۵۳) حضرت مخلد الغفاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین غلام غزوہ بدر میں شریک ہوئے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان میں سے ہر ایک کو ہر سال تین تین ہزار عطا کرتے تھے۔

(۳۳۵۵٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا يَرْزُقَانِ أَرِقَّاءَ النَّاسِ.

(۳۳۵۵۴) حضرت عنترہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ یہ دونوں حضرات لوگوں کے غلاموں کو ماہانہ تنخواہ دے رہے تھے۔

(۳۳۵۵۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ وُهَيْبٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ ، قَالَ : فَدَخَلَ عُثْمَان وَأَبْصَرَ وُهَيْبًا يُعِينُهُمْ ، قَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقَالَ : مَمْلُوكٌ لِي ، فَقَالَ : أَرَاهُ يُعِينُهُمْ ، افْرِضْ لَهُ أَلْفَيْنِ ، قَالَ : فَفَرَضَ لَهُ أَلْفًا.

(۳۳۵۵۵) حضرت وھیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بیت المال کے نگران مقرر تھے۔ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے ،انہوں نے دیکھا کہ وھیب ان کی مدد کر رہے ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا غلام ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ ان لوگوں کی مدد کر رہا تھا تم اس کے لیے دو ہزار مقرر کردو۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ایک ہزار مقرر کردیا۔

(۳۳۵۵٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِيَاضٍ الأَشْعَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَرْزُقُ الْعَبِيدَ وَالإِمَاءَ وَالْخَيْلَ.

(۳۳۵۵٦) حضرت عیاض اشعری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غلاموں ، باندیوں اور گھوڑوں کی ماہانہ تنخواہ دیا کرتے تھے۔

(٥٦) من فرض لِمن قرأ القرآن

جو شخص قرآن پڑھنے والے کے لیے عطیہ مقرر کرے

(۳۳۵۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لاَ يَفْرِضُ إِلاَّ لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ، قَالَ : فَكَانَ أَبِي مِمَّنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَفَرَضَ لَهُ.

(۳۳۵۵۷) حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ عطیہ مقرر نہیں فرماتے تھے مگر قرآن پڑھنے والے شخص کے لیے۔راوی کہتے ہیں: کہ میرے والد بھی ان لوگوں میں سے تھے جو قرآن پڑھتے تھے۔تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے لیے عطیہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۵۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَرَضَ لِمَنْ

قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ لاَ يُعْطِيَ عَلَى الْقُرْآنِ أَجْرًا.

(۳۳۵۵۸) حضرت یُسیر بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک رحمہ اللہ نے قرآن پڑھنے والوں کے لیے دو دو ہزار کا عطیہ مقرر فرمایا۔ یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف خط لکھا: کہ وہ قرآن پڑھنے پر اجرت مت عطا کریں۔

(۵۷) فِي الصِّبيانِ هل يفرض لهم ومتى يفرض لهم ؟

بچوں کا بیان، کیا ان کے لیے عطیہ مقرر کیا جائے گا؟ اور کب ان کے لیے عطیہ مقرر ہوگا؟

(۳۳۵۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَفْرِضُ لِلصَّبِيِّ إِذَا اسْتَهَلَّ.

(۳۳۵۵۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ رونے لگتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کا عطیہ مقرر فرما دیتے۔

(۳۳۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ عُثْمَانَ يَتَأَنَّى بِأَعْطِيَاتِ النَّاسِ ، إِنْ قِيلَ لَهُ :إِنَّ فُلاَنَةَ تَلِدُ اللَّيْلَةَ فَيَقُولُ : كَمْ أَنْتُمَ انْظُرُوا فَإِنْ وَلَدَتْ غُلاَمًا ، أَوْ جَارِيَةً أَخْرِجْهَا مَعَ النَّاسِ.

(۳۳۵۶۰) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس حاضر تھا آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے عطیات میں توقف کرتے تھے۔ اگر آپ رضی اللہ عنہ سے کہا جاتا: کہ فلاں عورت نے رات کو بچہ پیدا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: ذرا ٹھہرو، اس نے بچے کو جنم دیا ہے یا بچی کو، اس کا پتہ جلد چل جائے گا اور خبر معروف ہو جائے گی۔

(۳۳۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ لَمَّا وُلِدَ أَلْحَقَهُ عُمَرُ فِي مِئَةٍ مِنَ الْعَطَاءِ.

(۳۳۵۶۱) حضرت محمد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کسی کے بچہ پیدا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے عطیہ میں سو درہم کا اضافہ فرما دیتے۔

(۳۳۵۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ دَاوُد بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ خَثْعَمَ ، قَالَ : وُلِدَ لِي مِنَ اللَّيْلِ مَوْلُود ، فَأَتَيْت عَلِيًّا حِينَ أَصْبَحَ فَأَلْحَقَهُ فِي مِئَةٍ.

(۳۳۵۶۲) حضرت ابوالجحاف داؤد بن ابی عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کے ایک آدمی نے بیان کیا: کہ رات کو میرے گھر بچہ پیدا ہوا۔ پس جب صبح ہوئی تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے سو درہم کا اضافہ فرما دیا۔

(۳۳۵۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ :سَأَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، عَنِ الْمَوْلُودِ ، فَقَالَ :إِذَا اسْتَهَلَّ وَجَبَ عَطَاؤُهُ وَرِزْقُهُ.

(۳۳۵۶۳) حضرت بشر بن غالب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے بچہ کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بچہ رونے یا چلانے لگے تو اس کا ماہانہ عطیہ واجب ہو جائے گا۔

(۳۳۵٦٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا فِطْرٌ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ زَيْدِ بْنِ عَلِي ، قُلْتُ : كَيْفَ صَنِيعُ هَذَا الرَّجُلُ إِلَيْكُمْ ، عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَمَرَّ ابْنٌ لَهُ صَغِيرٌ ، فَقَالَ :جَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا ، فَقَدْ أَلْحَقَ هَذَا فِي أَلْفَيْنِ.

(۳۳۵٦٤) حضرت فطر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا میں نے پوچھا: اس بندے عمر بن عبدالعزیز کا تمہارے ساتھ برتاؤ کیسا ہے؟ تو ان کا ایک چھوٹا بیٹا گزرا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تحقیق انہوں نے اس کے لیے میرے عطیہ میں دو ہزار کا اضافہ فرمادیا۔

(۳۳۵٦٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ شُعَيْبِ السَّمَّانُ ، عَنْ أُمِّ الْعَلاَءِ أَنَّ أَبَاهَا انْطَلَقَ بِهَا إِلَى عَلِيٍّ فَفَرَضَ لَهَا فِي الْعَطَاءِ وَهِيَ صَغِيرَةٌ ، قَالَ :وَقَالَ عَلِيٌّ :مَا الصَّبِيُّ الَّذِي أَكَلَ الطَّعَامَ وَعَضَّ عَلَى الْكِسْرَةِ بِأَحَقَّ بِهَذَا الْعَطَاءِ مِنَ الْمَوْلُودِ الَّذِي يَمُصُّ الثَّدْيَ.

(۳۳۵٦۵) حضرت اسماعیل بن شعیب سمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام العلاء رحمہا اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میرے والد مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر گئے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے میرے لیے عطیہ میں حصہ مقرر فرمادیا حالانکہ میں چھوٹی بچی تھی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ بچہ جو کھانا کھاتا ہو اور روٹی کے ٹکڑے کو چباتا ہو وہ اس عطیہ کا زیادہ حقدار ہے اس نومولود سے جو پستان چوستا ہے۔

(۵۸) ما قالوا فِيمن يبدأ بِهِ فِي الأعطِيةِ

اس شخص کا بیان جس کو عطیہ سب سے پہلے دیا جائے گا

(۳۳۵٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرَادَ أَنْ يَفْرِضَ لِلنَّاسِ ، وَكَانَ رَأْيُهُ خَيْرًا مِنْ رَأْيِهِمْ ، فَقَالُوا :ابْدَأْ بِنَفْسِكَ ، فَقَالَ :لاَ ، فَبَدَأَ بِالأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ لِلْعَبَّاسِ ، ثُمَّ عَلِيٌّ حَتَّى وَالَى بَيْنَ خَمْسِ قَبَائِلَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ.

(۳۳۵٦٦) حضرت جعفر کے والد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے لیے عطیہ مقرر کرنے کا ارادہ فرمایا: اور آپ رضی اللہ عنہ کی رائے ان سب لوگوں کی رائے سے بہتر تھی۔ لوگوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ اپنے آپ سے ابتدا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابتدا کی ان لوگوں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ میں قریب تھے اور پھر جو ان کے بعد قریب تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا حصہ مقرر فرمایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانچ قبیلوں کے درمیان لگاتار حصہ مقرر فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو عدی تک پہنچے۔

(۳۳۵٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ فِي الْجَابِيَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ الْقُرْآنِ فَلْيَأْتِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، وَمَنْ أَحَبَّ

أَنْ يَسْأَلَ ، عَنِ الْفَرَائِضِ فَلْيَأْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ ، عَنِ الْفِقْهِ فَلْيَأْتِ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ ، عَنِ الْمَالِ فَلْيَأْتِنِي فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي خَازِنًا وَقَاسِمًا أَلاَ وَإِنِّي بَادِءٌ بِالْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ أَنَا وَأَصْحَابِي فَنُعْطِيهِمْ ، ثُمَّ بَادِءٌ بِالأَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ فَنُعْطِيهِمْ ، ثُمَّ بَادِءٌ بِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُعْطِيهِنَّ ، فَمَنْ أَسْرَعَتْ بِهِ الْهِجْرَةُ أَسْرَعَ بِهِ الْعَطَاءُ ، وَمَنْ أَبْطَأَ عَنِ الْهِجْرَةِ أَبْطَأَ بِهِ الْعَطَاءُ ، فَلاَ يَلُومَن أَحَدُكُمْ إِلاَّ مُنَاخَ رَاحِلَتِهِ.

(۳۳۵۶۷) حضرت علی بن رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر لوگوں سے خطاب فرمایا: پس آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قرآن کے متعلق پوچھے تو اس کو چاہیے کہ وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ اور جو چاہتا ہے کہ وہ وراثت کے حصوں کے متعلق پوچھے تو اس کو چاہیے کہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ وہ فقہ سے متعلق پوچھے تو اس کو چاہیے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور جو شخص چاہتا ہے وہ مال سے متعلق پوچھے تو اس کو چاہیے کہ وہ میرے پاس آئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے خزانچی اور تقسیم کرنے والا بنایا ہے۔ خبردار میں سب سے پہلے مہاجرین اولین سے ابتدا کروں گا۔ میں اور میرے اصحاب ان کو عطایا دیں گے۔ پھر میں انصار سے ابتدا کروں گا جنھوں نے ایمان کو جگہ فراہم کی اور ایمان پر قائم رہے۔ پس میں اور میرے اصحاب ان کو عطایا دیں گے۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے ابتدا کروں گا اور ان کو عطایا دوں گا۔ اور جس نے ہجرت میں جلدی کی تو عطیہ بھی اس کی طرف جلدی کرے گا۔ اور جو ہجرت میں سست ہوا تو عطیہ میں بھی سستی ہوگی۔ تم میں کوئی ہرگز ملامت نہیں کرے گا مگر اپنی سواری کے بیٹھنے کی جگہ پر۔

(٣٣٥٦٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِي ، وَكَانَ جَدُّهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ وَفَدَ إلَى صَاحِبِ الْبَحْرَيْنِ ، قَالَ :فَبَعَثَ مَعِي بِثَمَانِمِئَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ إلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَدِمْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ :مَا جِئْتَنَا بِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقُلْتُ : بِثَمَانِمِئَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ ، فَقَالَ :أَتَدْرِي مَا تَقُولُ إنَّك أَعْرَابِيٌّ ، قَالَ :فَعَدَدْتهَا عَلَيْهِ بِيَدِي حَتَّى وَفَيْتُ قَالَ : فَدَعَا الْمُهَاجِرِينَ فَاسْتَشَارَهُمْ فِي الْمَالِ فَاخْتَلَفُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ :ارْتَفِعُوا عَنِّي حَتَّى إذَا كَانَ عِنْدَ الظَّهِيرَةِ أَرْسَلَ إلَيْهِمْ ، فَقَالَ :إنِّي لَقِيتُ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِي فَاسْتَشَرْته ، فَلَمْ يَنْتَشِرْ عَلَيْهِ رَأْيُهُ ، فَقَالَ :(مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ) فَقَسَمَهُ عُمَرُ عَلَى كِتَابِ اللهِ.

(۳۳۵۶۸) حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی رحمہ اللہ جن کے دادا مہاجرین میں سے تھے یہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں بحرین کے حاکم کی خدمت میں وفد لے کر گیا تو اس نے میرے ساتھ آٹھ لاکھ درہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن

خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجے۔ میں ان کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے ابو ہریرہ: تم کیا چیز لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: آٹھ لاکھ درہم لایا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ یقیناً تم تو دیہاتی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اس مال کو شمار کیا، یہاں تک کہ میں نے اس کو پورا کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کو بلایا اور ان سے مال کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔ ان سب نے مختلف آراء دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ یہاں تک کہ جب ظہر کا وقت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قاصد بھیج کر بلایا۔ اور فرمایا: کہ میں اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی سے ملا تو اس کی رائے میں کوئی انتشار نہیں تھا۔ اس نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ: جو کچھ پلٹا دے اللہ اپنے رسول کی طرف بستیوں کے لوگوں سے وہ مال اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ اور رسول کے رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کے مطابق اس مال کو تقسیم فرما دیا۔

(۳۳۵۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: لَمَّا وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الدَّوَاوِينَ، اسْتَشَارَ النَّاسَ ، فَقَالَ: بِمَنْ أَبْدَأُ ؟ قَالَ: ابْدَأْ بِنَفْسِكَ ، قَالَ: لاَ ، وَلَكِنِّي أَبْدَأُ بِالأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِهِمْ.

(۳۳۵۶۹) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیوان بنانے کا فیصلہ فرمایا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا اور پوچھا: کہ میں کس سے ابتدا کروں؟ کسی نے کہا: آپ خود سے ابتدا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! لیکن میں ابتدا کروں گا ان لوگوں سے جو رشتہ میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ قریب تھے اور پھر جو ان کے بعد آپ ﷺ کے قریب تھے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے ابتدا فرمائی۔

(۳۳۵۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَيَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ مِنْ جَلُولاَءَ بِسِتَّةِ آلاَفِ أَلْفٍ فَفَرَضَ الْعَطَاءَ فَاسْتَشَارَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ : ابْدَأْ بِنَفْسِكَ ، فَأَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَ : لاَ ، بَلْ أَبْدَأُ بِالأَقْرَبِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا حَتَّى يَنْتَهِيَ ذَلِكَ إلَيَّ ، قَالَ : فَبَدَأَ فَفَرَضَ لِعَلِيٍّ فِي خَمْسَةِ آلاَفٍ ، ثُمَّ لِبَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا ، ثُمَّ لِمَوَالِيهِمْ، ثُمَّ لِحُلَفَائِهِمْ ، ثُمَّ الأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ حَتَّى يَنْتَهِيَ ذَلِكَ إلَيْهِ.

(۳۳۵۷۰) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حلولاء مقام سے چھ لاکھ آئے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عطیات مقرر کرنا چاہے۔ تو اس بارے میں مشورہ مانگا۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ خود سے ابتدا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں ابتدا کروں گا رسول اللہ ﷺ کے ان قریبی رشتہ داروں سے جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ مجھ تک پہنچ جائے۔ راوی کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابتدا فرمائی اور ان کے لیے پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ پھر بنو ہاشم میں سے جو غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے ان کے لیے حصہ مقرر

فرمایا۔ پھر ان کے غلاموں کے لیے پھر ان کے حلیفوں کے لیے۔ پھر اقرب فالاقرب کے اعتبار سے۔ یہاں تک کہ یہ معاملہ آپ رضی اللہ عنہ تک پہنچ گیا۔

(٥٩) ما قالوا فِي عدلِ الوالِي وقسمِهِ قلِيلًا كان أو كثِيرًا

حاکم کا انصاف کرنا اور مال کو تقسیم کرنا، مال تھوڑا ہو یا زیادہ

(٣٣٥٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَبِي صِدِّيقًا لِقَنْبَرٍ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ قَنْبَرٍ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قُمْ مَعِي ، قَدْ خَبَّأْتُ لَكَ خَبِيئَةً ، فَانْطَلَقَ مَعَهُ إِلَى بَيْتِهِ ، فَإِذَا أَنَا بِسِلَّةٍ مَمْلُوئَةٍ جَامَاتٍ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّك لاَ تَتْرُكُ شَيْئًا إِلاَّ قَسَمْته ، أَوْ أَنْفَقْته ، فَسَلَّ سَيْفَهُ ، فَقَالَ : وَيْلَك ، لَقَدْ أَحْبَبْت أَنْ تُدْخِلَ بَيْتِي نَارًا كَبِيرَةً ، ثُمَّ اسْتَعْرَضَهَا بِسَيْفِهِ فَضَرَبَهَا فَانْتَثَرَتْ بَيْنَ إنَاءٍ مَقْطُوعٍ نِصْفُهُ وَثُلُثُهُ ، قَالَ : عَلَيَّ بِالْعُرَفَاءِ فَجَاؤُوا ، فَقَالَ : اقْسِمُوا هَذِهِ بِالْحِصَصِ ، قَالَ فَفَعَلُوا وَهُوَ يَقُولُ : يَا صَفْرَاءُ يَا بَيْضَاءُ غُرِّي غَيْرِي ، قَالَ : وَجَعَلَ يَقُولُ :

هَذَا جَنَايَ وَخِيَارُهُ فِيهِ إذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَى فِيهِ.

قَالَ : فِي بَيْتِ الْمَالِ مَسَالٌ وَإِبَرٌ ، وَكَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ خَرَاجَهُمْ مِنْ عَمَلِ أَيْدِيهِمْ ، قَالَ : وَقَالَ لِلْعُرَفَاءِ : اقْسِمُوا هَذَا ، قَالُوا : لاَ حَاجَةَ لَنَا فِيهِ ، قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَنَقْسِمَنَّهُ خَيْرَهُ مَعَ شَرِّهِ.

(۳۳۵۷۱) حضرت عنترہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد قنبر کے دوست تھے۔ وہ فرماتے ہیں میں قنبر کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اس نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اُٹھیے! میرے ساتھ چلیے۔ تحقیق میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے کچھ مال پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ اس کے گھر چلے گئے۔ تو وہاں ایک ٹوکری سونے اور چاندی سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک آپ رضی اللہ عنہ کوئی چیز نہیں چھوڑتے مگر یہ کہ اس کو تقسیم کر دیتے ہیں یا اس کو خرچ کر دیتے ہیں۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سونت لی۔ اور فرمایا: ہلاکت ہو۔ تو چاہتا ہے کہ تو میرے گھر میں اتنی بڑی آگ داخل کر دے! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بے دھیانی میں اپنی تلوار سیدھی کی اور اس ٹوکری پر ماری تو اس کا آدھا اور ایک تہائی کٹے ہوئے برتن کے درمیان بکھر گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نگرانوں کو میرے پاس بلاؤ۔ پس وہ لوگ آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مال کو حصوں میں تقسیم کرو۔ انہوں نے ایسا کر دیا اور آپ رضی اللہ عنہ یوں کہہ رہے تھے: اے سونا چاندی! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ میں ڈالنا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ یہ شعر بھی پڑھ رہے تھے۔

هَذَا جَنَايَ وَخِيَارُهُ فِيهِ إذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَى فِيهِ.

راوی کہتے ہیں: بیت المال میں چھوٹی اور بڑی سوئیاں تھیں۔ جو آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے بطور خراج کے وصول کرتے تھے ان کے ہاتھوں کی محنت کے بقدر، آپ رضی اللہ عنہ نے نگرانوں سے کہا: ان کو تقسیم کر لو۔ انہوں نے کہا: ہمیں اس کو تقسیم کرنے کی ضرورت

نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ہم ضرور تقسیم کریں گے اس مال کو اس کی برائی کے ساتھ ہی۔

(۳۳۵۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمِّي ، عَنْ أُمِّ عَفَّانَ أُمِّ وَلَدٍ لِعَلِيٍّ ، قَالَتْ : جِئْت عَلِيًّا وَبَيْنَ يَدَيْهِ قُرُنْفُلٌ مَكْبُوبٌ فِي الرَّحَبَةِ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هَبْ لابْنَتِي مِنْ هَذَا الْقُرُنْفُلِ قِلاَدَةً ، فَقَالَ هَكَذَا ، وَنَقَرَ بِيَدِهِ ارْمِي دِرْهَمًا ، فَإِنَّمَا هَذَا مَالُ الْمُسْلِمِينَ ، وَإِلاَّ فَاصْبِرِي حَتَّى يَأْتِيَ حَظُّنَا مِنْهُ لِنَهَبَ لابْنَتِكِ قِلاَدَةً.

(۳۳۵۷۲) حضرت ام عفان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ام ولد ہیں۔ کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس حال میں کہ ان کے سامنے صحن میں لونگ کے رنگ کا ہار پڑا ہوا تھا۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ لونگ کے رنگ کا ہار میری بیٹی کو ہبہ کردیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا: یہ والا۔ میں درہم کے قریب ہوگئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کا مال ہے مگر تو صبر کر یہاں تک کہ اس میں سے ہمارا حصہ بھی آ جائے تو ہم یہ ہار تیری بیٹی کو ہبہ کردیں گے۔

(۳۳۵۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَخْدُمُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَتْ : يَا أَبَا صَالِحٍ ، كَيْفَ لَوْ رَأَيْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأُتِيَ بِأُتْرُجٍّ ، فَذَهَبَ حَسَنٌ أَوْ حُسَيْنٌ يَتَنَاوَلُ مِنْهُ أُتْرُجَّةً ، فَانْتَزَعَهَا مِنْ يَدِهِ ، وَأَمَرَ بِهِ فَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ.

(۳۳۵۷۳) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ جو حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتے تھے فرماتے ہیں کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اے ابو صالح! تیرا کیا حال ہوتا اگر تو امیر المؤمنین کو دیکھ لیتا اس حال میں کہ ان کے پاس مالٹے لائے گئے اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ گئے اور ان میں سے ایک مالٹا لے لیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ سے وہ مالٹا چھین لیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور ان مالٹوں کو فوراً لوگوں میں تقسیم کردیا گیا؟!

(۳۳۵۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ العمي ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِمَامَ شَعْرٍ مِنَ الْفَيْءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَسْأَلُنِي زِمَامًا مِنَ النَّارِ ، مَا كَانَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَسْأَلَنِيهِ ، وَمَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أُعْطِيَكَهُ. (ابو اسحاق ٤٧٦)

(۳۳۵۷۴) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مال غنیمت میں موجود بالوں سے بنی ہوئی لگام مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھ سے آگ کی لگام مانگ رہا ہے۔ اور تیرے لیے مناسب نہیں ہے کہ تو اس کا مجھ سے سوال کرے۔ اور نہ میرے لیے مناسب ہے کہ یہ میں تجھے عطا کردوں۔

(۳۳۵۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ بِكُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ مِنَ الْغَنِيمَةِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَبْهَا

لِی فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ يُعَالِجُ الشَّعَرَ ، قَالَ نَصِيبِي مِنْهَا لَكَ. (سعید بن منصور ۲۷۲۶)

(۳۳۵۷۵) حضرت قیس بن ابی حازم احمس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مالِ غنیمت میں سے ایک بالوں کا بنا ہوا کپڑا لایا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ ہدیہ کر دیں پس میں گھر بار والا ہوں اس کے ذریعہ بالوں کا علاج کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں سے جو میرا حصہ ہوگا وہ تیرا ہوگا۔

(۳۳۵۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : كُنْتُ خَازِنًا لِعَلِيٍّ ، قَالَ : زَيَّنْتُ ابْنَتَهُ بِلُؤْلُؤَةٍ مِنَ الْمَالِ قَدْ عَرَفَهَا ، فَرَآهَا عَلَيْهَا ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ لَهَا هَذِهِ ؟ إِنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ أَنْ أَقْطَعَ يَدَهَا ، قَالَ : فَلَمَّا رَأَيْت ذَلِكَ قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، زَيَّنْت بِهَا بِنْتَ أَخِي ، وَمِنْ أَيْنَ كَانَتْ تَقْدِرُ عَلَيْهَا ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ سَكَتَ.

(۳۳۵۷۶) حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت رافع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خزانچی تھا۔ میں نے مال میں سے ایک موتی کا ہار آپ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو پہنا دیا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ہار اس پر دیکھا تو فرمایا: اس کے پاس یہ کہاں سے آیا؟ یقیناً اللہ رب العزت نے مجھ پر یہ بات لازم کر دی ہے کہ میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں۔ راوی فرماتے ہیں: کہ میں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ ہار میں نے اپنی بھتیجی کو پہنایا تھا ورنہ یہ کہاں اس پر قدرت رکھ سکتی ہے؟ جب آپ رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

(۳۳۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَجْلاَنَ الْبُرْجُمِيُّ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كَانَ عَلِيٌّ يَقْسِمُ فِينَا الإِبْزار بِصُرَرِه : صُرَر الْكَمُّونِ والحُرف وَكَذَا وَكَذَا.

(۳۳۵۷۷) حضرت عبد الرحمن بن عجلان البرجمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی دادی نے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان مصالحہ خوشوں سمیت تقسیم فرماتے تھے۔ زیرہ کے خوشے اور رائی کے دانوں کے خوشے اتنی اور اتنی مقدار میں۔

(۳۳۵۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : كَانَ عَلِيٌّ يَقْسِمُ فِينَا الْوَرْسَ وَالزَّعْفَرَانَ ، قَالَ : فَدَخَلَ عَلِيٌّ الْحُجْرَةَ مَرَّةً فَرَأَى حَبًّا مَنْثُورًا ، فَجَعَلَ يَلْتَقِطُ وَيَقُولُ : شَبِعْتُمْ يَا آلَ عَلِيٍّ.

(۳۳۵۷۸) حضرت ربیع بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان ہلدی اور زعفران تقسیم فرماتے تھے۔ اور ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حجرہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے بکھرے ہوئے دانوں کو دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو جمع کرنا شروع کر دیا اور یوں فرما رہے تھے۔ اے آل علی! تم سیر ہو گئے!

(۳۳۵۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بن سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِرُمَّانٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ ، فَأَصَابَ مَسْجِدَنَا سَبْعُ رُمَّانَاتٍ ، أَوْ ثَمَانُ رُمَّانَاتٍ.

(۳۳۵۷۹) حضرت سفیان بن سعید بن عبید رحمہ اللہ اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس انار لائے گئے۔ تو

آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں کے درمیان تقسیم فرمادیا تو ہماری مسجد والوں کو سات یا آٹھ انار ملے۔

(۳۳۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِدِنَانِ طِلاَءٍ مِنْ غَابَاتٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۵۸۰) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو مشکیزے جنگل میں سے دودھ کے بھر کر لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں کے درمیان تقسیم فرمادیا۔

(۳۳۵۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : مَا رَزَأَ عَلِيٌّ مِنْ بَيْتِ مَالِنَا حَتَّى فَارَقَنَا إِلاَّ جُبَّةً مَحْشُوَّةً وَخَمِيصَةً دَرَابْجِرْدِيَّةً.

(۳۳۵۸۱) حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے بیت المال میں کسی چیز کی کمی نہیں کی سوائے اونی جبہ اور دلا وردی کرتے کے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ ہم سے جدا ہو گئے۔

(۳۳۵۸۲) حَدَّثَنَا وكيع قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا مَرِضَ أَبُو بَكْرٍ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، قَالَ : انْظُرُوا مَا زَادَ فِي مَالِي مُنْذُ دَخَلْتُ الإِمَارَةَ فَابْعَثُوا بِهِ إِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِي ، فَإِنِّي قَدْ كُنْتُ أَسْتَحِلُّهُ ، وَقَدْ كُنْتُ أُصِيبُ مِنَ الْوَدَكِ نَحْوًا مِمَّا كُنْتُ أُصِيبُ فِي التِّجَارَةِ ، قَالَتْ : فَلَمَّا مَاتَ نَظَرْنَا فَإِذَا عَبْدٌ نُوبِيٌّ كَانَ يَحْمِلُ الصِّبْيَانَ ، وَإِذَا نَاضِحٌ كَانَ يستقى عَلَيْهِ ، فَبُعِثَ بِهِمَا إِلَى عُمَرَ ، قَالَتْ : فَأَخْبَرَنِي جَرِيِّي تَعْنِي : وَكِيلِي أَنَّ عُمَرَ بَكَى ، وَقَالَ : رَحْمَةُ اللهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، لَقَدْ أَتْعَبَ مَنْ بَعْدَهُ تَعَبًا شَدِيدًا.

(۳۳۵۸۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے جس بیماری میں آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ دیکھنا کہ میرے خلیفہ بننے کے بعد جو میرے مال میں اضافہ ہوا ہے تم اس مال کو میرے بعد بننے والے خلیفہ کے پاس بھیج دینا۔ تحقیق میں نے اس مال کو اپنے لیے جائز اور حلال سمجھا تھا۔ اور تحقیق مال ودک سے مجھے اتنا ہی نفع ہوا تھا جتنا مجھے تجارت میں ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ کے مال میں ایک مصری غلام کا اضافہ تھا جو بچوں کو سنبھالتا تھا اور ایک پانی لانے والا جو کنویں سے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے پانی لاتا تھا۔ ان دونوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے میرے وکیل نے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اللہ کی رحمت ہو۔ تحقیق انہوں نے اپنے بعد والوں کو بہت زیادہ مشقت میں ڈال دیا۔

(۳۳۵۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا بِبَابِ عُمَرَ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقُلْنَا : سُرِّيَّةُ عُمَرَ ، فَقَالَتْ : إِنَّهَا لَيْسَتْ سُرِّيَّةً لِعُمَرَ ، إِنِّي لاَ أَحِلُّ لِعُمَرَ ، إِنِّي مِنْ مَالِ اللهِ فَتَذَاكَرْنَا بَيْنَنَا مَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ مَالِ اللهِ ، قَالَ : فَرَقَى ذَلِكَ إِلَيْهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ :

مَا كُنْتُمْ تَذَاكَرُونَ فَقُلْنَا :خَرَجَتْ عَلَيْنَا جَارِيَةٌ ، فَقُلْنَا :سُرِّيَّةُ عُمَرَ ، فَقَالَتْ :إِنَّهَا لَيْسَتْ سُرِّيَّةَ عُمَرَ ، إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِعُمَرَ ، إِنَّهَا مِنْ مَالِ اللهِ ، فَتَذَاكَرْنَا مَا بَيْنَنَا مَا يَحِلُّ لَكَ مِنْ مَالِ اللهِ ؟ فَقَالَ :أَنَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا أَسْتَحِلُّ مِنْ مَالِ اللهِ :حُلَّةُ الشِّتَاءِ وَالْقَيْظِ ، وَمَا أَحُجُّ عَلَيْهِ ، وَمَا أَعْتَمِرُ مِنَ الظَّهْرِ ، وَقُوتُ أَهْلِي كَرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، لَيْسَ بِأَغْنَاهُمْ ، وَلاَ بِأَفْقَرِهِمْ ، أَنَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُصِيبُنِي مَا أَصَابَهُمْ.

(۳۳۵۸۳) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ حضرت عمر ؓ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک باندی نکلی ہم نے اسے کہا: عمر کی باندی، تو وہ کہنے لگی کہ میں عمر کی باندی نہیں ہوں اور نہ میں عمر کے لیے حلال ہوں۔ میں تو اللہ کا مال ہوں۔ راوی فرماتے ہیں: پھر ہم لوگ آپس میں اس بات کا تذکرہ کرنے لگے کہ اللہ کے مال میں سے حضرت عمر ؓ کے لیے کیا حلال ہے؟ اس کی آواز حضرت عمر ؓ تک پہنچ گئی تو آپ ؓ نے ہمیں قاصد بھیج کر بلایا اور پوچھا: تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہمارے پاس ایک باندی آئی تو ہم نے اسے کہا: عمر کی باندی، اس پر وہ کہنے لگی کہ وہ عمر کی باندی نہیں ہے، نہ ہی وہ عمر ؓ کے لئے حلال ہے، بے شک وہ تو اللہ کا مال ہے۔ ادھر ہم نے اس بات کا تذکرہ شروع کر دیا کہ اللہ کے مال میں سے کتنی مقدار آپ ؓ کے لیے حلال ہے۔ آپ ؓ نے فرمایا: میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ میں نے اللہ کے مال میں کتنی مقدار کو حلال سمجھا ہے۔ گرمی اور سردی کا ایک جوڑا اور جس سواری پر میں حج کرتا ہوں اور جس پر میں عمرہ کرتا ہوں۔ اور میرے گھر والوں کا راشن جو قریش کے عام آدمی کے برابر ہے۔ نہ قریش کے مالداروں کی طرح ہے نہ ان کے فقراء کی طرح۔ اور میں بھی مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں جو ضروریات ان کی ہیں وہی ضروریات مجھے بھی لاحق ہیں۔

(۳۳۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُمْ كَانُوا جُلُوسًا بِبَابِ عُمَرَ ، فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ جَارِيَةٌ ، فَقَالَ لَهَا بَعْضُ الْقَوْمِ :أيطأكِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ :إِنِّي لاَ أَحِلُّ لَهُ ، يَعْنِي أَنَّهَا مِنَ الْخُمُسِ ، فَخَرَجَ عُمَرُ ، فَقَالَ :تَدْرُونَ مَا أَسْتَحِلُّ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ ظَهْرًا أَحُجُّ عَلَيْهِ وَأَعْتَمِرُ ، وَحُلَّتَيْنِ :حُلَّةُ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ، وَقُوتُ آلِ عُمَرَ قُوتُ أَهْلِ بَيْتِ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ لَيْسُوا بِأَرْفَعِهِمْ ، وَلاَ بِأَخَسِّهِمْ.

(۳۳۵۸۴) حضرت محارب بن دثار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ حضرت عمر ؓ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ہمارے پاس ایک باندی نکل کر آئی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس سے پوچھا: کیا امیر المؤمنین نے تجھ سے وطی کی ہے؟ وہ کہنے لگی: بلاشبہ میں ان کے لیے حلال نہیں ہوں۔ اس باندی کا مطلب یہ تھا کہ وہ مال خمس میں سے ہے اتنے میں حضرت عمر ؓ بھی نکل آئے اور فرمانے لگے۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اس مال فیٔ میں سے اپنے لیے کتنی مقدار حلال سمجھی ہے؟ ایک سواری جس پر میں حج کرتا ہوں اور عمرہ کرتا ہوں۔ اور دو کپڑوں کے جوڑے، سردیوں کا جوڑا اور گرمیوں کا جوڑا اور عمر کے اہل خانہ کا راشن جو قریش میں سے ایک آدمی کے اہل خانہ کے راشن کے برابر ہے جو نہ زیادہ مالدار ہو اور نہ ہی

زیادہ غریب ہو۔

(٣٣٥٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَنْزَلْتُ نَفْسِي مِنْ مَالِ اللهِ مَنْزِلَةَ مَالِ الْيَتِيمِ، إِنِ اسْتَغْنَيْتُ عنه اسْتَعْفَفْتُ، وَإِنِ افْتَقَرْتُ أَكَلْتُ بِالْمَعْرُوفِ.

(۳۳۵۸۵) حضرت حارثہ بن مضرب العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے اپنے نفس کو اللہ کے مال میں ایک یتیم کے مال کے درجہ میں اتارا ہے۔ اگر میں اس سے بے نیاز ہوتا ہوں تو میں برائی سے بچتا ہوں۔ اور اگر میں اس کا محتاج ہوا تو میں نے عطیہ کو کھایا۔

(٣٣٥٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنِي عَمْرو بْنُ أَخِي عِلْبَاءُ عن عِلْبَاءَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ ظَهْرِ بَعِيرٍ ، فَقَالَ : مَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مَا يَزِنُ هَذِهِ ، إِلاَّ الْخُمُسُ ، وَهُوَ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ. (احمد ٨٨)

(۳۳۵۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے صدقہ کے اونٹوں میں سے چند اونٹ لے کر گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کی پشت سے تھوڑی سی اون لی اور فرمایا: میرے لیے تمہارے مال غنیمت سے اتنے وزن کے برابر بھی حلال نہیں ہے سوائے خمس کے۔ اور وہ بھی تم پر لوٹا دیا جاتا ہے۔

(٣٣٥٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، قَالَ : اشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ بَعِيرَيْنِ فَأَلْقَاهُمَا فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَسَمِنَا وَعَظُمَا ، وَحَسُنَتْ هَيْئَتُهُمَا قَالَ : فَرَآهُمَا عُمَرُ فَأَنْكَرَ هَيْئَتَهُمَا ، فَقَالَ : لِمَنْ هَذَانِ ، قَالُوا : لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ : بِعْهُمَا وَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ ، وَرُدَّ الْفَضْلَ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۳۵۸۷) حضرت نبیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دو اونٹ خریدے اور ان کو صدقہ کے اونٹوں میں چھوڑ دیا پس وہ دونوں خوب صحت مند اور بڑے ہو گئے۔ اور ان دونوں کی حالت بہت اچھی ہو گئی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں کو دیکھا تو ان کی حالت کو عجیب سمجھا اور پوچھا: یہ دونوں کس کے اونٹ ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کو فروخت کرو اور تم اپنی اصل رقم لے لو۔ اور جو زائد رقم ہے وہ بیت المال میں لوٹا دو۔

(٣٣٥٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عُتْبَةُ أَذْرَبِيجَانَ بِالْخَبِيصِ فَذَاقَهُ فَوَجَدَهُ حُلْوًا ، فَقَالَ : لَوْ صَنَعْتُمْ لأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ هَذَا ، قَالَ : فَجَعَلَ لَهُ سَفَطَيْنِ عَظِيمَيْنِ ، ثُمَّ حَمَلَهُمَا عَلَى بَعِيرٍ مَعَ رَجُلَيْنِ فَبَعَثَ بِهِمَا إِلَيْهِ ، فَلَمَّا قَدِمَا عَلَى عُمَرَ ، قَالَ : أَيُّ شَيْءٍ هَذَا ، قَالَ : هَذَا خَبِيصٌ ، فَذَاقَهُ فَإِذَا هُوَ حُلْوٌ ، فَقَالَ : أَكُلَّ الْمُسْلِمِينَ يُشْبِعُ مَنْ هَذَا فِي رَحْلِهِ ؟ قَالُوا : لاَ قَالَ : فَرُدَّهُمَا ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَيْهِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ ، وَلاَ مِنْ كَدِّ أَبِيك ، وَلاَ مِنْ كَدِّ أُمِّكَ أَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِك.

(۳۳۵۸۸) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ رحمہ اللہ جب آذر بائیجان آئے تو ان کے پاس حلوہ لایا گیا انہوں نے اس کو چکھا تو اس کو میٹھا پایا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم لوگ اس میں سے کچھ امیر المؤمنین کے لیے بناؤ تو بہت اچھا ہوگا پس انہوں نے دو بڑی ٹوکریاں آپ رضی اللہ عنہ کے لیے تیار کر دیں پھر ان دونوں کو ایک اونٹ پر لاد کر دو آدمیوں کے ساتھ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا پس جب وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا: یہ حلوہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چکھا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو میٹھا اور مزیدار پایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ان کے قافلہ میں تمام مسلمان اس سے سیر ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے یہ دونوں ٹوکریاں واپس لوٹا دیں پھر ان کی طرف خط لکھا: حمد وصلوۃ کے بعد، بلا شبہ نہ یہ تمہارے باپ کی کوشش سے ہے اور نہ تمہاری ماں کی کوشش سے ہے۔ جس چیز سے تم سیر ہوتے ہو اسی چیز سے اپنے قافلے میں موجود مسلمانوں کو سیر کرو۔

(۳۳۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ السُّلَمِيُّ ، قَالَ : قَدِمْت عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِسِلاَلِ خَبِيصٍ عِظَامٍ مَمْلُوئَةٍ ، لَمْ أَرَ أَحْسَنَ مِنْهُ وَأَجْيَد ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ فَقُلْت : طَعَامٌ أَتَيْتُك بِهِ ، إنَّك تَقْضِي مِنْ حَاجَاتِ النَّاسِ أَوَّلَ النَّهَارِ ، فَإِذَا رَجَعْت أَصَبْت مِنْهُ قَالَ : اكْشِفْ عَنْ سَلَّةٍ مِنْهَا ، قَالَ : فَكَشَفْت ، قَالَ : عَزَمْت عَلَيْك إذَا رَجَعْت إلاَّ رَزَقْت كُلَّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا سَلَّةً ، قَالَ : قُلْتُ : وَالَّذِي يَصْلُحُك يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوْ أَنْفَقْت مَالَ قَيْسٍ كُلَّهُ مَا بَلَغَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَلاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، ثُمَّ دَعَا بِقَصْعَةٍ فِيهَا ثَرِيدٌ مِنْ خُبْزٍ خَشِنٍ وَلَحْمٍ غَلِيظٍ وَهُوَ يَأْكُلُ مَعِي أَكْلاً شَهِيًّا ، فَجَعَلْتُ أَهْوِي إلَى الْبَضْعَةِ الْبَيْضَاءِ أَحْسِبُهَا سَنَامًا فَأَلُوكُهَا فَإِذَا هِيَ عَصَبَةٌ ، وَآخُذُ الْبَضْعَةَ مِنَ اللَّحْمِ فَأَمْضُغُهَا فَلاَ أَكَادُ أُسِيغُهَا ، فَإِذَا غَفَلَ عَنِّي جَعَلْتهَا بَيْنَ الْخِوَانِ وَالْقَصْعَةِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عُتْبَةُ ، إنَّا نَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا ، فَأَمَّا وَدَكُهَا وَأَطْيَابُهَا فَلِمَنْ حَضَرَ مِنْ آفَاقِ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَمَّا عُنُقُهَا فَلِي عُمَرَ.

(۳۳۵۸۹) حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن فرقد السلمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بڑی ٹوکریاں حلوے سے بھری ہوئی لایا۔ میں نے اس سے زیادہ اور مزیدار حلوہ نہیں دیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ کھانا میں آپ رضی اللہ عنہ کے لیے لایا ہوں۔ اس لیے کہ آپ رضی اللہ عنہ ایسے آدمی ہیں جو دن کا ابتدائی حصہ لوگوں کی ضروریات پوری کرنے میں گزارتے ہیں اور جب آپ رضی اللہ عنہ لوٹتے ہیں تو آپ اس وجہ سے تھک جاتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹوکری سے کپڑا ہٹاؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ہٹا دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم جب واپس جاؤ تو مسلمانوں کے تمام آدمیوں کو اس ٹوکری میں سے حصہ دینا۔ میں نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے اے امیر المؤمنین آپ رضی اللہ عنہ کو درست رکھا! اگر میں بنو قیس کا سارا مال بھی خرچ کر دوں تو وہ اتنی مقدار کو نہیں پہنچے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں بن چھنے آٹے اور سخت گوشت کی ثرید تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ میرے ساتھ اسے بہت پسند سے کھا رہے تھے۔ میں نے ایک سفید ٹکڑے کی طرف ہاتھ بڑھایا میں اس کو کوہان کا حصہ سمجھ رہا تھا۔ میں نے اس کو چبایا تو وہ پٹھے کا حلوہ نکلا۔ میں نے ایک گوشت کا ٹکڑا لیا میں نے اس کو چبایا پس وہ میرے حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے تھوڑے سے غافل ہوئے تو میں نے اس ٹکڑے کو پیالہ اور دستر خوان کے درمیان رکھ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عتبہ! یقیناً ہم ہر روز ایک اونٹ نحر کرتے ہیں۔ اس کی چربی اور اچھا حصہ ان لوگوں کے لیے ہوتا ہے جو مسلمان دور دراز سے آئے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کی گردن عمر کے لیے ہوتی ہے!!!

(٣٣٥٩٠) حَدَّثَنَا حُسَين بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَرَرْت وَالنَّاسُ يَأْكُلُونَ ثَرِيدًا وَلَحْمًا ، فَدَعَانِي عُمَرُ إلَى طَعَامِهِ ، فَإِذَا هُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا غَلِيظًا وَزَيْتًا ، فَقُلْتُ : مَنَعْتنِي أَنْ آكُلَ مَعَ النَّاسِ الثَّرِيدَ ، وَدَعَوْتنِي إلَى هَذَا قَالَ : إنَّمَا دَعَوْتُك لِطَعَامِي ، وَذَاكَ لِلْمُسْلِمِينَ.

(٣٣٥٩٠) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں گزرا اس حال میں کہ لوگ ثرید اور گوشت کھا رہے تھے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے کھانے کی دعوت دی۔ آپ رضی اللہ عنہ موٹی روٹی اور تیل کھا رہے تھے۔ میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ ہی نے مجھے لوگوں کے ساتھ ثرید کھانے سے منع کیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ ہی مجھے اس کی دعوت دے رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تو تمہیں اپنے کھانے کی دعوت دی ہے۔ اور مسلمانوں کا کھانا تو وہ ہے۔

(٦٠) ما يوصِي بِهِ الإِمام الولاة إذا بعثهم

امام جب گورنروں کو بھیجے تو اس بات کی وصیت کرے

(٣٣٥٩١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلاً أَشْهَدَ عَلَيْهِ رَهْطًا مِنَ الأَنْصَارِ وَغَيْرِهِمْ ، قَالَ : يَقُولُ : إنِّي لَمْ أَسْتَعْمِلْك عَلَى دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ ، وَلاَ عَلَى أَعْرَاضِهِمْ ، وَلَكِنِّي اسْتَعْمَلْتُك عَلَيْهِمْ لِتَقْسِمَ بَيْنَهُمْ بِالْعَدْلِ وَتُقِيمَ فِيهِمَ الصَّلاَةَ ، وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَأْكُلَ نَقِيًّا ، وَلاَ يَلْبَسَ رَقِيقًا ، وَلاَ يَرْكَبَ بِرْذَوْنًا ، وَلاَ يَغْلِقَ بَابَهُ دُونَ حَوَائِجِ النَّاسِ.

(٣٣٥٩١) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو گورنر بناتے تو انصار اور دوسرے مسلمانوں کی ایک جماعت کو اس پر گواہ بناتے اور فرماتے: میں نے تجھے مسلمانوں کی جانوں اور عزتوں پر امیر نہیں بنایا لیکن میں نے تجھے ان پر امیر بنایا ہے تاکہ تو ان کے درمیان انصاف سے تقسیم کرے، اور ان میں نماز کو قائم کروائے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ اس پر شرط لگاتے کہ وہ چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں کھائے گا اور نہ ہی باریک کپڑا پہنے گا اور نہ ہی اچھی نسل کے گھوڑے پر سوار ہوگا۔ اور لوگوں کی ضروریات کے وقت اپنے دروازے کو بند نہیں کرے گا۔

(۳۳۵۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: أَلَا إِنِّي وَاللهِ مَا أَبْعَثُ إِلَيْكُمْ عُمَّالاً لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ، وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ، وَلَكِنْ أَبْعَثُهُمْ إِلَيْكُمْ لِيُعَلِّمُوكُمْ دِينَكُمْ وَسُنَّتَكُمْ ، فَمَنْ فُعِلَ بِهِ سِوَى ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُقِصَّنَّهُ مِنْهُ ، فَوَثَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَعِيَّةٍ فَأَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ إِنَّكَ لَمُقِصُّهُ مِنْهُ ؟ قَالَ :إِيْ وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَأُقِصَّنَّهُ مِنْهُ ، أَنَّى لَا أُقِصُّهُ مِنْهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهِ أَلَا لَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ فَتُذِلُّوهُمْ ، وَلَا تَمْنَعُوهُمْ مِنْ حُقُوقِهِمْ فَتُكَفِّرُوهُمْ ، وَلَا تُجَمِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ ، وَلَا تُنْزِلُوهُمَ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ. (ابوداؤد ۴۵۲۵۔ طیالسی ۵۴)

(۳۳۵۹۲) حضرت ابوفراس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! میں نے تمہاری طرف گورنروں کو اس لیے نہیں بھیجا کہ وہ تمہیں مارنے لگیں اور تمہارے مال چھین لیں۔ بلکہ میں نے ان کو تمہاری طرف اس لیے بھیجا ہے۔ کہ وہ تمہیں تمہارا دین اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سکھلائیں جس شخص کے ساتھ اس کے علاوہ کوئی دوسرا معاملہ کیا جائے تو وہ اس مسئلہ کو میرے سامنے پیش کرے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں ضرور بالضرور اس کی طرف سے بدلہ لوں گا۔ اس پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی آدمی کسی جماعت پر امیر ہو اور وہ اپنی رعایا کے کسی شخص کو ادب سکھلائے تو کیا آپ رضی اللہ عنہ اس کی طرف سے بھی بدلہ لیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے۔ ضرور بالضرور اس کی طرف سے بھی بدلہ لیا جائے گا۔ اور میں نے کہا اس کی طرف سے بدلہ لے سکتا ہوں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنی طرف سے بدلہ لیتے تھے؟ خبردار! تم مسلمانوں کو مت مارو اس طرح کہ تم ان کو ذلیل کرنے لگو۔ اور تم ان کو ان کے حقوق سے مت روکو کہ تم ان کو اپنے سامنے جھکانے لگو۔ اور تم ان کو سرحدوں پر بھیج کر گھر واپسی سے مت روکو کہ کہیں تم ان کو فتنہ میں ڈال دو۔ اور تم ان کو گھنے باغات والی جگہ میں مت اتارو کہ وہ منتشر ہو جائیں اور اس طرح تم ان کو ضائع کردو۔

(۳۳۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَ اقْطَعُوا الرُّكُبَ، وَانْزُوا عَلَى الْخَيْلِ نَزْوًا وَأَلْقُوا الْخِفَافَ، واحتزوا النِّعَالَ، وَأَلْقُوا السَّرَاوِيلَاتِ، وَاتَّزِرُوا وَارْمُوا الْأَغْرَاضَ، وَعَلَيْكُمْ بِلِبْسِ الْمُعَدِّيَةِ ، وَإِيَّاكُمْ وَهَدْيِ الْعَجَمِ ، فَإِنَّ شَرَّ الْهَدْيِ هَدْيُ الْعَجَمِ.

(۳۳۵۹۳) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور فرمایا: تم لوگ اونٹوں سے خود کو جدا کرلو اور گھوڑوں پر سوار ہو۔ اور تم موزے اتار دو اور چپل پہنو۔ شلوار چھوڑ دو اور ازار باندھو۔ اور سلوٹوں کو چھوڑ دو، تم قبیلہ معد کا لباس لازم پکڑلو۔ اور خود کو عجمیوں کے طور طریقوں سے بچاؤ اس لیے کہ بدترین طور طریقے عجمیوں کے ہیں۔

(۳۳۵۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ ، أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ، قَالَ : اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ ، اغْزُوا ، وَلاَ تَغُلُّوا ، وَلاَ تَغْدِرُوا ، وَلاَ تُمَثِّلُوا ، وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا.

(۳۳۵۹۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی جماعت یا لشکر پر امیر بنا کر بھیجتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خاص طور پر اللہ کے تقوے کی وصیت فرماتے۔ اور اس کے ساتھ جو مسلمان ہیں ان سے بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے۔ اور فرماتے: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، ان لوگوں کے ساتھ قتال کرنا جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، جاؤ اور خیانت مت کرنا نہ ہی غداری کرنا۔ اور لوگوں کے ہاتھ، پاؤں کاٹ کر مُثلہ مت بنانا۔ اور نہ ہی بچوں کو قتل کرنا۔

(۳۳۵۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَذْكُرُ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ مَوْلاَهُ هُنَيًّا عَلَى الْحِمَى ، قَالَ : فَرَأَيْته يَقُولُ هَكَذَا : وَيْحُك يَا هُنَي ، ضُمَّ جَنَاحَك عَنِ النَّاسِ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُجَابَةٌ أَدْخِلْ رَبَّ الصَّرِيمَةِ وَالْغُنَيمَةِ ، وَدَعْنِي مِنْ نَعَمِ ابْنِ عَفَّانَ ، وَابْنِ عَوْفٍ ، فَإِنَّ ابْنَ عَوْفٍ ، وَابْنَ عَفَّانَ إِنْ هَلَكَتْ مَاشِيَتُهُمَا رَجَعَا إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ ، وَإِنَّ هَذَا الْمِسْكِينَ إِنْ هَلَكَتْ مَاشِيَتُهُ جَائَنِي يَصِيحُ ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَالْمَاءُ وَالْكَلأُ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْرَمَ ذَهَبًا وَوَرِقًا ، وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ إِنَّهَا لَبِلاَدُهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الإِسْلاَمِ ، وَلَوْلاَ هَذَا النَّعَمُ الَّذِي يُحْمَلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ مَا حَمَيْت عَلَى النَّاسِ مِنْ بِلاَدِهِمْ شَيْئًا.

(۳۳۵۹۵) حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے آزاد کردہ غلام ھُنی کو چراگاہ پر امیر بنایا۔ راوی کہتے ہیں: کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اسے یوں فرماتے ہوئے سنا: ہلاکت ہوا ے ھُنی! لوگوں کے ساتھ نرمی برتو، اور مظلوم کی بددعا سے بچو۔ اس لیے کہ مظلوم کی بددعا قبول کی جاتی ہے۔ تم درختوں اور مالِ غنیمت کے منتظم بن کر داخل ہو۔ اور تم مجھے چھوڑ دو ابن عفان اور ابن عوف کے جانوروں کے بارے میں کہ اگر ابن عوف اور ابن عفان ان دونوں کے مویشی ہلاک بھی ہو گئے تو یہ دونوں مدینہ میں اپنے کھجور کے درختوں اور کھیتی کی طرف لوٹ جائیں گے۔ اور اگر ان مسکینوں کے مویشی ہلاک ہو گئے تو یہ میرے پاس آئیں گے چیختے ہوئے۔ اے امیر المؤمنین! اے امیر المؤمنین! اور پانی اور چارہ مجھ پر آسان ہے اس بات سے کہ میں اُن کو سونا اور چاندی بدلہ میں دوں، اللہ کی قسم! اللہ کی قسم! اللہ کی قسم!۔

(٦١) مَنْ كَانَ يستحِبّ الإفطار إذا لقِي العدوّ

جو دشمن سے لڑائی کے وقت روزہ کشائی کو مستحب سمجھتا ہے

(٣٣٥٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ ، عَنِ

الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ آمُرُهُ أَنْ يُفْطِرَ وَهُوَ مُحَاصَرٌ.

(۳۳۵۹۶) حضرت براء بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت سلمان بن ربیعہ رحمہ اللہ کے پاس بھیجا کہ میں ان کو حکم دوں کہ وہ افطار کریں اس حال میں کہ انہوں نے محاصرہ کیا ہوا تھا۔

(۳۳۵۹۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ قَزَعَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ، فَقَالَ : سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُومُ وَنَصُومُ حَتَّى نَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ.

(مسلم ۱۰۲۔ ابو داؤد ۲۳۹۸)

(۳۳۵۹۷) حضرت قزعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا پس ہم نے بھی روزہ رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی روزہ رکھا یہاں تک کہ ہم ایک جگہ اترے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ تم اب اپنے دشمن کے قریب آ گئے ہو تو تمہارے لیے روزہ کشائی زیادہ فائدہ مند ہے۔

(٦٢) ما قالوا فِي العطاءِ مَنْ كَانَ يورِّثه

سالانہ تنخواہ کا بیان اور کون اس کا وارث بنے گا؟

(۳۳۵۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : دَخَلَ الزُّبَيْرُ عَلَى عَمَّارٍ ، أَوْ عُثْمَانَ بَعْدَ وَفَاةِ عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : أَعْطِنِي عَطَاءَ عَبْدِ اللهِ فَعِيَالُ عَبْدِ اللهِ أَحَقُّ بِهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، قَالَ : فَأَعْطَاهُ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا.

(۳۳۵۹۸) حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: حضرت عبد اللہ کی سالانہ تنخواہ مجھے دو۔ اس لیے کہ حضرت عبد اللہ کے اہل خانہ بیت المال سے زیادہ اس کے حقدار ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس انہوں نے ان کو پندرہ ہزار درہم عطا کر دیے۔

(۳۳۵۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ أَشْيَاخِ الْحَيِّ ، قَالُوا : مَاتَ رَجُلٌ وَقَدْ مَضَى لَهُ ثُلُثَا السَّنَةِ فَأَمَرَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثُلُثَيْ عَطَائِهِ.

(۳۳۵۹۹) حضرت سماک بن حرب حضرت الحی رحمہ اللہ کے شیوخ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: ایک آدمی مر گیا اس حال میں کہ سال کا تہائی حصہ گزر چکا تھا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے سالانہ تنخواہ کے دو تہائی حصہ کی ادائیگی کا حکم دیا۔

(۳۳٦۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبَّاسٌ أَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ

مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً شكت إلى عَائِشَةَ الْحَاجَةَ ، قَالَتْ :وَمَا لَكِ ؟ قَالَتْ :كُنَّا نَأْخُذُ عَطَاءَ إِنْسَان مَيِّتٍ فَرَفَعْنَاهُ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ :لِمَ فَعَلْتُمْ ، أَخرَجتم سَهمًا مِنْ فَيْءِ اللهِ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ أَخْرَجْتُمُوهُ مِنْ بَيْنِكُمْ، وذَلِكَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۳۳۶۰۰) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنی ضرورت کی شکایت کی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ وہ کہنے لگی: ہم لوگ ایک مردہ انسان کی سالانہ تنخواہ لیتے تھے پس اب ہم نے اس کو ختم کر دیا۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم نے اللہ کے مال سے وہ حصہ نکال دیا جو تم پر داخل ہوتا تھا اور تم نے اس کو اپنے گھر سے نکال دیا! اور یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کا ہے۔

(۳۳٦۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو الْمِقْدَامِ هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ مَوْلَى لِعُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُوَرِّثُ الْعَطَاءَ.

(۳۳۶۰۱) حضرت ابوالمقدام ہشام بن زیاد جو حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سالانہ تنخواہ کا وارث بناتے تھے۔

(۳۳٦۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤْخَذَ لِلْمَيِّتِ عَطَاؤُهُ.

(۳۳۶۰۲) حضرت ابوحیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میت کے سالانہ عطیہ کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳٦۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤْخَذَ لِلْمَيِّتِ عَطَاؤُهُ.

(۳۳۶۰۳) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ کے آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میت کے سالانہ عطیہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳٦۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَقَدِ اسْتَكْمَلَ السَّنَةَ أَعْطَى وَرَثَتَهُ عَطَائَهُ كُلَّهُ.

(۳۳۶۰۴) حضرت معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی مر جاتا اس حال میں کہ سال مکمل ہو چکا ہوتا تو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اس کے ورثہ کو اس کا سالانہ عطیہ عطا فرما دیتے تھے۔

(٦٣) ما قالوا فِي الرفق فِي السّيرِ وتركِ السّرعةِ ومن كان يحبّ السّاقة

سفر میں چلتے ہوئے آہستگی اور تیزی چھوڑنے کا بیان اور جو شخص فوج کے پچھلے حصہ میں رہنے کو محبوب رکھتا ہو

(۳۳٦۰٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَوْصَى عَامِلَهُ فِي الْغَزْوِ أَنْ لاَ يَرْكَبَ

دَابَّةً إِلاَّ دَابَّةً يكون سَيْرُهَا أَضْعَفَ دَابَّةٍ فِي الْجَيْشِ.

(۳۳۶۰۵) امام اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے لشکر پر مقرر امیر کو وصیت فرمائی کہ وہ کسی جانور پر سوار نہیں ہوگا۔ مگر ایسے جانور پر کہ جس کی چال لشکر میں موجود تمام جانوروں سے سست ہو۔

(٣٣٦٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ أُمَيَّةَ الشَّامِيِّ، قَالَ: كَانَ مَكْحُولٌ وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ يَخْتَارَانِ السَّاقَةَ لاَ يُفَارِقَانِهَا.

(۳۳۶۰۶) حضرت امیۃ الشامی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول اور حضرت رجاء بن حیوہ ؒ لشکر کے پچھلے حصہ کو پسند کرتے تھے اور یہ دونوں اس حصہ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

(٣٣٦٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُقْرِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهَى الْبَرِيدَ أَنْ يَجْعَلَ فِي طَرَفِ السَّوْطِ حَدِيدَةً أَنْ يَنْخُسَ بِهَا الدَّابَّةَ ، قَالَ : وَنَهَى عَنِ اللُّجُمِ.

(۳۳۶۰۷) حضرت جُمیع بن عبد اللہ المقری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے اس بات سے منع فرمایا: کہ قاصد کوڑے کے آخر میں لوہا لگائے تاکہ اس کے ذریعہ سے وہ جانور کو تیز دوڑائے۔ اور آپ ؓ نے لگاموں سے بھی منع فرمایا۔

(٦٤) ما قالوا فِي أولادِ الزِّنا يفرض لهم ؟

جن لوگوں نے اولاد زنا کے بارے میں یوں کہا کہ ان کے لیے بھی عطیہ مقرر کیا جائے گا

(٣٣٦٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ ذُهْلِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مُسَيْحٍ ، قَالَ :خَرَجْت مِنَ الدَّارِ وَلَيْسَ لِي وَلَدٌ فَأَصَبْت لَقِيطًا فَأَخْبَرْت بِهِ عُمَرَ ، فَأَلْحَقَهُ فِي مِئَةٍ.

(۳۳۶۰۸) حضرت ذُہل بن اوس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم بن مسیح ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ میں گھر سے نکلا اس حال میں کہ میرا کوئی بچہ نہیں تھا پس مجھے راستہ میں ایک نومولود بچہ ملا جس کا باپ معلوم نہیں تھا۔ میں نے حضرت عمر ؓ کو اس کی خبر دی تو آپ ؓ نے اس کے لیے میرے عطیہ میں سو درہم کا اضافہ فرما دیا۔

(٣٣٦٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زُهَيْرٍ الْعَبَسِيِّ أَنَّ رَجُلاً الْتَقَطَ لَقِيطًا فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا ، فَأَعْتَقَهُ وَأَلْحَقَهُ فِي مِئَةٍ.

(۳۳۶۰۹) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہیر عبسی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی کو نومولود بچہ پڑا ہوا ملا جس کا باپ معلوم نہیں تھا پس وہ اس بچہ کو حضرت علی ؓ کے پاس لے آیا۔ آپ ؓ نے اس کو آزاد قرار دیا۔ اور اس کے لیے سو درہم مقرر کر دیے۔

(٣٣٦١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ وَلَدَ زِنًا أَلْحَقَهُ عَلِيٌّ فِي مِئَةٍ.

(۳۳۶۱۰) حضرت موسیٰ جہنی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ولد الزنا کو دیکھا کہ حضرت علی ؓ نے اس کے لیے سو درہم

مقرر کردیے۔

(٦٥) ما قالوا فِي الرّجلِ مِن أهلِ الذِّمّةِ يسلِم مَنْ قَالَ ترفع عنه الجزية

اس ذمی شخص کا بیان جو اسلام لے آئے ، جس نے یوں کہا: اس سے جزیہ ہٹالیا جائے گا

(۳۳٦۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ أُلَّيْسِ أَسْلَمَا فِي عَهْدِ عُمَرَ ، قَالَ : فَأَتَيَا عُمَرَ فَأَخْبَرَاهُ بِإِسْلاَمِهِمَا فَكَتَبَ لَهُمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنْ يَرْفَعَ الْجِزْيَةَ عَنْ رُؤُوسِهِمَا، وَيَأْخُذَ الطُّسْقَ مِنْ أَرْضَيْهِمَا.

(۳۳٦۱۱) حضرت حصین ریشید فرماتے ہیں کہ اہل اُلیس میں سے دو آدمیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلام قبول کیا۔ پس وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے اسلام کے بارے میں بتلایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے بارے میں حضرت عثمان بن حنیف ریشید کو خط لکھا کہ وہ ان سے جزیہ ختم کردیں۔ اور اس کی زمین کا خراج لیں۔

(۳۳٦۱۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ الْيَامِيِّ أَنْ دِهْقَانًا أَسْلَمَ عَلَى عَهْدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : إِنْ أَقَمْتَ فِي أَرْضِكَ رَفَعْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ رَأْسِكَ وَأَخَذْنَاهَا مِنْ أَرْضِكَ ، وَإِنْ تَحَوَّلْتَ عنها فَنَحْنُ أَحَقُّ بِهَا.

(۳۳٦۱۲) حضرت زبیر بن عدی الیامی ریشید فرماتے ہیں کہ ایک جاگیردار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلام لایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اگر تم اپنی زمین میں ہی قائم رہو گے تو ہم تمہارے سر سے جزیہ ختم کردیں گے۔ اور تمہاری زمین سے عشر لیں گے۔ اور اگر تم وہاں سے منتقل ہوجاؤ گے تو ہم اس زمین کے زیادہ حقدار ہیں۔

(۳۳٦۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ ، قَالاَ : إِذَا أَسْلَمَ وَلَهُ أَرْضٌ وَضَعْنَا عَنْهُ الْجِزْيَةَ وَأَخَذْنَا خَرَاجَهَا.

(۳۳٦۱۳) حضرت ابوعون محمد بن عبید اللہ ثقفی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب کوئی ذمی اسلام لے آئے اور اس کی کوئی زمین بھی ہو تو ہم اس سے جزیہ ختم کردیں گے اور اس کی زمین کا خراج وصول کریں گے۔

(۳۳٦۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ دِهْقَانَةً مِنْ أَهْلِ نَهْرِ الْمَلِكِ أَسْلَمَتْ ، فَقَالَ عُمَرُ : ادْفَعُوا إِلَيْهَا أَرْضَهَا تُؤَدِّي عنها الْخَرَاجَ.

(۳۳٦۱٤) حضرت طارق بن شہاب ریشید فرماتے ہیں کہ نھر الملک والوں میں سے ایک جاگیردار عورت اسلام لے آئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی زمین اس کو لوٹا دو، وہ اس کا خراج ادا کرے گی۔

(۳۳٦۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ دِهْقَانَةً أَسْلَمَتْ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ خَيِّرُوهَا.

(۳۳۶۱۵) حضرت قیس بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت طارق بن شھاب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: کہ ایک جاگیردار عورت اسلام لے آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا: کہ اس عورت کو انتخاب کرنے کا موقع دو۔

(۳۳۶۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ الرُّفَيلَ دِهْقَانُ النَّهْرَيْنِ أَسْلَمَ ، فَعَرَضَ لَهُ عُمَرُ فِي أَلْفَيْنِ ، وَرَفَعَ عَنْ رَأْسِهِ الْجِزْيَةَ ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ أَرْضَهُ يُؤَدِّى عنها الْخَرَاجَ.

(۳۳۶۱٦) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رُفیل جونھرین کا جاگیردار تھا وہ اسلام لے آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے دو ہزار عطیہ مقرر کردیا۔ اورس کے سر سے جزیہ ہٹادیا، وراس کی زمین اس کو واپس کردی کہ وہ اس کا خراج ادا کرے گا۔

(۳۳۶۱۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ ، ثُمَّ أَقَامَ بِأَرْضِهِ أُخِذَ مِنْهُ الْخَرَاجُ ، فَإِنْ خَرَجَ مِنْهَا لَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ الْخَرَاجُ.

(۳۳۶۱۷) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: جب شہر والوں میں سے کوئی آدمی اسلام لے آتا پھر وہ اپنی زمین میں ہی مقیم رہتا تو اس سے خراج وصول کیا جاتا تھا۔ اگر وہ اس جگہ سے نکل جاتا تو اس سے خراج وصول نہیں کیا جاتا تھا۔

(۳۳۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ لأَهْلِ السَّوَادِ عَهْدٌ ، فَلَمَّا رَضُوا مِنْهُمْ بِالْجِزْيَةِ صَارَ لَهُمْ عَهْدٌ.

(۳۳۶۱۸) حضرت محمد بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: شہر والوں کے لیے کوئی عہد نہیں تھا، پس وہ لوگ ان کی جانب سے جزیہ پر راضی ہوجاتے تو یہ ہی ان کا معاہدہ ہوتا تھا۔

(۳۳۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ لأَهْلِ السَّوَادِ عَهْد ، إِنَّمَا نَزَلُوا عَلَى الْحُكْمِ.

(۳۳۶۱۹) حضرت جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: شہر والوں کے لیے کوئی عہد نہیں ہے۔ یہ تو وہ لوگ ہی فیصلہ کریں گے۔

(۳۳۶۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : السَّوَادُ بَعْضُهُ صُلْحٌ وَبَعْضُهُ عُنْوَةٌ.

(۳۳۶۲۰) حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: شہر میں بعضوں سے صلح ہوتی ہے اور بعض کو قیدی بناتے ہیں۔

(۳۳۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِى مِجْلَزٍ ، قَالَ : لَمَّا أَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ والفيرزان ، قَالَ لَهُمَا عُمَرُ : إِنَّمَا بِكُمَا الْجِزْيَةُ ، إِنَّ الإِسْلاَمَ لَحَقِيقٌ أَنْ يُعِيذَ مِنَ الْجِزْيَةِ.

(۳۳۶۲۱) حضرت ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہرمزان اور فیرزان اسلام لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے

فرمایا: بے شک تم دونوں پر جزیہ ہوگا۔ اگر چہ اسلام کا حق تو یہ ہے کہ وہ جزیہ سے بچالے۔

(٦٦) ما قالوا فِي البداوةِ

صحرائی زندگی کا بیان

(٣٣٦٢٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إلَى هَذِهِ التِّلاَعِ.

(٣٣٦٢٢) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان ٹیلوں کی طرف جایا کرتے تھے۔

(٣٣٦٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلْقَمَةُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي لَيْلَى إلَى بَدْوٍ لَهُمْ.

(٣٣٦٢٣) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ اور حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ اپنے خانہ بدوش قبیلہ کی طرف نکلے۔

(٣٣٦٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ يَتَبَدَّى إلَى النَّجَفِ.

(٣٣٦٢٤) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ جنگل کے ٹیلہ میں مقیم ہوتے تھے۔

(٣٣٦٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : خَرَجَ مَسْرُوقٌ وَعُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ إلَى بَدْوٍ لَهُمْ.

(٣٣٦٢٥) حضرت علی بن اقمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ اور حضرت عروہ بن مغیرہ رحمہ اللہ اپنے خانہ بدوش قبیلے کی طرف نکلے۔

(٣٣٦٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إلَى السُّوَيْدَاءِ مُتَبَدِّيًا.

(٣٣٦٢٦) حضرت صالح بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے ساتھ سویدا مقام کی طرف میں خانہ بدوش بن کر نکلا۔

(٣٣٦٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ: الْبَدَاوَةُ شَهْرَانِ ، فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تعَرُّبٌ.

(٣٣٦٢٧) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا جاتا تھا کہ خانہ بدوشی تو دو مہینہ تک ہوتی ہے اور جو اس سے زیادہ دیر تک رہے وہ دیہاتی بن جاتا ہے۔

(٣٣٦٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَدَا جَفَا ، وَمَنْ تَبِعَ الصَّيْدَ غَفَلَ. (ابوداؤد ۲۸۵۳۔ ترمذی ۲۲۵۶)

(۳۳۶۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جنگل میں مقیم ہوتا ہے۔ وہ جفاکش بن جاتا ہے۔ اور جو شکار کا پیچھا کرتا ہے۔ وہ غافل ہو جاتا ہے۔

(٣٣٦٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :بَدَوْنَا مَعَ عَلْقَمَةَ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي لَيْلَى قَرِيبًا مِنَّا.

(۳۳۶۲۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت علقمہ کے ساتھ صحرا میں مقیم ہوئے اور حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ بھی ان کے قریب ہی تھے۔

(٦٧) ما قالوا فِي الرّجلِ يشترِي الجارِيةَ مِن المغنمِ

اس آدمی کا بیان جو مال غنیمت میں سے باندی خریدے

(٣٣٦٣٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى أَمَةً يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ مِنَ الْفَيْءِ ، فَأَتَتْهُ بِحَلْيٍ كَانَ مَعَهَا ، فَأَتَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ :اجْعَلْهُ فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۶۳۰) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جنگ قادسیہ کے دن مال غنیمت میں سے باندی خریدی جو اپنے ساتھ زیورات بھی لائی جو اس کے پاس تھے۔ پس وہ شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتلایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان زیورات کو مسلمانوں کے مال غنیمت میں ڈال دو۔

(٣٣٦٣١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : اشْتَرَيْت جَارِيَةً فِي خُمْسٍ فَوَجَدْتُ مَعَهَا خَمْسَةَ عَشَرَ دِينَارًا ، فَأَتَيْت بِهَا عَبْدَ الرَّحْمَن بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ :هِيَ لَكَ.

(۳۳۶۳۱) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے مال خمس میں سے ایک باندی خریدی تو میں نے اس کے ساتھ پندرہ دینار بھی پائے۔ میں حضرت عبد الرحمٰن بن خالد بن ولید رحمہ اللہ کی خدمت میں وہ دینار لایا۔ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ دینار تمہارے ہیں۔

(٣٣٦٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ اشْتَرَى سَبِيَّةً مِنَ الْمَغْنَمِ ، فَوَجَدَ مَعَهَا فِضَّةً ، قَالَ :يَرُدُّهُ.

(۳۳۶۳۲) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جو مال غنیمت میں کسی قیدی باندی کو خریدے اور اس کے ساتھ چاندی بھی پائے یوں ارشاد فرمایا: کہ وہ اس چاندی کو واپس لوٹا دے گا۔

(٦٨) ما قالوا فِي بيعِ المغنمِ ممن يزِيد

مال غنیمت میں زیادتی والی بیع کا بیان

(٣٣٦٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مِنْ يَزِيدُ كَذَلِكَ كَانَتْ تُبَاعُ الأَخْمَاسُ.

(٣٣٦٣٣) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ زیادتی کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح خمس کے اموال فروخت کیے جاتے تھے۔

(٣٣٦٣٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعَثَ عَمِيرَةَ بْنَ زَيْدٍ الْفِلَسْطِينِيَّ يَبِيعُ السَّبْيَ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(٣٣٦٣٤) حضرت عمرو بن مہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے عمیرہ بن یزید فلسطینی کو بھیجا کہ وہ قیدی فروخت کریں اس شخص کو جو زیادہ قیمت ادا کرے۔

(٣٣٦٣٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ مَنْ يَزِيدُ إِلاَّ بَيْعَ الْمَوَارِيثِ وَالْغَنَائِمِ.

(٣٣٦٣٥) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات زیادتی کرنے والی بیع کو مکروہ سمجھتے تھے۔ سوائے وراثت اور مال غنیمت کی بیع کے۔

(٣٣٦٣٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَخْضَرِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فِيمَنْ يَزِيدُ ، إِلاَّ أَنَّ مُعْتَمِرًا ، قَالَ : عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(٣٣٦٣٦) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دری اور پیالہ فروخت فرمایا اس شخص کو جس نے زیادہ قیمت لگائی۔ حضرت معتمر فرماتے ہیں کہ یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کسی انصاری صحابی کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی ہے۔

(٣٣٦٣٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخِطْمِيِّ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ بَاعَ الْمَغَانِمَ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(٣٣٦٣٧) حضرت ابو جعفر خطمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے غنیمت کا مال بیع من یزید کی صورت میں فروخت کیا۔

(۳۳۶۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حِزَامُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ بَاعَ إِبِلاً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(۳۳۶۳۸) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ زیادتی کی بیع کے ساتھ فروخت کیا۔

(۳۳۶۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ الْمُزَايَدَةِ.

(۳۳۶۳۹) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: زیادتی کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳۶٤۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ مَنْ يَزِيدُ إِلاَّ الشُّرَكَاءَ بَيْنَهُمْ.

(۳۳۶۴۰) حضرت برد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ زیادتی کرنے والے کی بیع کو مکروہ سمجھتے تھے مگر یہ کہ بیع شرکاء کی آپس میں رضامندی کے ساتھ ہو۔

(۳۳۶٤۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ : أَنْ تَزِيدَ فِي السَّوْمِ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ.

(۳۳۶۴۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: زیادتی والی بیع میں کوئی حرج نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب تمہارا خریدنے کا ارادہ ہو تو تم بھاؤ میں اضافہ کرتے ہو۔

(۳۳۶٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَمَّنْ سَمِعَ مُجَاهِدًا وَعَطَاءً يَقُولاَنِ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ.

(۳۳۶۴۲) حضرت سفیان رحمہ اللہ اس شخص سے نقل کرتے ہیں جس نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ ان دونوں حضرات کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ زیادتی کرنے والی بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٩) ما قالوا فِي قِسمةِ ما يفتح مِن الأرضِ و كيف كان

زمین کا جو حصہ فتح ہو جائے اس کو تقسیم کرنے کا بیان اور یہ تقسیم کیسے ہوگی

(۳۳۶٤۳) حَدَّثَنَا عَثَّام بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : قَسَمَ عُمَرُ السَّوَادَ بَيْنَ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَأَصَابَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ ثَلاَثَةَ فَلاَّحِينَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : فَمَنْ يَكُونُ لَهُمْ بَعْدَهُمْ ، فَتَرَكَهُمْ.

(۳۳۶۴۳) حضرت ابن مضرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زرعی زمین اہل کوفہ کے درمیان تقسیم فرما دی اس طرح ہر شخص کے حصہ میں تین کسان آئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اس تقسیم کے بعد ان لوگوں کو کیا ملے گا؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سب کو چھوڑ دیا۔

(۳۳۶٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ لِبُجَيْلَةَ رُبْعُ السَّوَادِ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَوْلاَ أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ مَا زِلْتُمْ عَلَى الَّذِي قُسِمَ لَكُمْ.

(۳۳۶۴۴) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ بجیلہ کے پاس بہت سی زمین تھی۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ اگر میں تقسیم کرنے والا اور نگران ہوتا تو تمہارے پاس وہی ہوتا جو تم میں تقسیم ہوا تھا۔

(۳۳٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ ، وَصَارَتْ خَيْبَرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ ، ضَعُفُوا عن عَمَلِهَا فَدَفَعُوهَا إِلَى الْيَهُودِ يَعْمَلُونَها وَينفقون عَلَيْهَا عَلَى أَنَّ لَهُمْ نِصْفَ مَا خَرَجَ مِنْهَا فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سِتَّةٍ وَثَلاَثِينَ سَهْمًا ، لِكُلِّ سَهْمٍ مِئَةُ سَهْمٍ ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ ذَلِكَ كُلِّهِ للمسلمين ، فَكَانَ فِي ذَلِكَ النِّصْفِ سِهَامُ الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَجَعَلَ النِّصْفَ الآخَرَ لِمَنْ يَنْزِلُ بِهِ الْوُفُودُ وَالأُمُورُ وَنَوَائِبُ النَّاسِ. (ابوداؤد ۳۰۰۴)

(۳۳۶۴۵) حضرت بُشیر بن یسار ؒ کسی صحابی ؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے خیبر پر فتح پائی اور خیبر سارے کا سارا رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کا ہوگیا تو یہ لوگ اس میں کام کرنے سے تھک گئے تو انہوں نے یہ زمینیں یہود کو دے دیں کہ وہ ان میں کام کریں اور اس پر خرچ کریں اس شرط پر کہ پیدا ہونے والی کھیتی کا آدھا حصہ ان کو ملے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھتیس حصوں میں تقسیم کردیا اس طرح کہ ہر حصہ میں سو حصے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس تمام کا نصف حصہ مسلمانوں کے لیے خاص کردیا اس طرح کہ اس آدھے میں مسلمانوں کے بھی حصہ تھے اور ان کے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کا بھی حصہ تھا۔ اور دوسرے نصف کو رسول اللہ ﷺ نے آنے والے وفود کے لیے دوسرے معاملات اور لوگوں کے مصائب کے لیے خاص کردیا۔

(۳۳٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَئِنْ بَقِيتُ لآخُذَنَّ فَضْلَ مَالِ الأَغْنِيَاءِ ، وَلأَقْسِمَنَّهُ فِي فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ.

(۳۳۶۴۶) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو میں ضرور بالضرور مالداروں کا زائد مال لے لوں گا اور میں اسے فقراء مہاجرین کے درمیان تقسیم کردوں گا۔

(۳۳٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَلَسْت إِلَى شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ لِي ، جَلَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَجْلِسَك هَذَا ، فَقَالَ : لِي : لَقَدْ هَمَمْت أَنْ لاَ أَدَعَ فِي الْكَعْبَةِ صَفْرَاءَ ، وَلاَ بَيْضَاءَ إِلاَّ قَسَمْتهَا بَيْنَ النَّاسِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : لَيْسَ ذَلِكَ إِلَيْك ، قَدْ سَبَقَك صَاحِبَاك فَلَمْ يَفْعَلاَ ذَلِكَ ، قَالَ : هُمَا الْمَرْآنِ يُقْتَدَى بِهِمَا. (بخاری ۱۵۹۴۔ احمد ۴۱۰)

(۳۳۶۴۷) حضرت ابو وائل ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیبہ بن عثمان ؒ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تمہاری اس جگہ پر بیٹھے تھے اور مجھ سے فرمایا: کہ تحقیق میرا ارادہ ہے کہ میں کعبہ میں کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑوں گا مگر میں اس کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دوں گا۔ میں نے ان سے کہا: اس کا آپ رضی اللہ کو اختیار نہیں ہے۔ تحقیق آپ رضی اللہ کے دو ساتھی گزر چکے اور ان دونوں نے یہ کام نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا: ہاں وہ دونوں ایسی شخصیات ہیں کہ ان کی اقتداء کی جانی چاہیے۔

(٣٣٦٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَسْلَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ ، لَوْلاَ أَنْ يُتْرَكَ آخِرُ النَّاسِ لاَ شَيْءَ لَهُمْ مَا افْتُتِحَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى الْكُفَّارِ إِلاَّ قَسَمْتُهَا سُهْمَانًا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ سُهْمَانًا ، وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ جِرْيَةً تَجْرِي عَلَيْهِمْ وَكَرِهْتُ أَنْ يُتْرَكَ آخِرُ النَّاسِ لاَ شَيْءَ لَهُمْ. (بخاری ۲۳۳۴۔ احمد ۴۰)

(۳۳۶۴۸) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں عمر کی جان ہے! اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ بعد والے لوگ رہ جائیں گے اور ان کو کچھ حصہ نہیں ملے گا۔ تو میں جتنی بھی کافروں کی بستیاں مسلمانوں نے فتح کی ہیں ان سب کو ایسے ہی حصوں میں تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو حصوں میں تقسیم فرمایا تھا۔ لیکن میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کے لیے وظیفہ جاری کر دیا جائے۔ اس لیے کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ بعد والے لوگ ایسے رہ جائیں کہ ان کے لیے کچھ بھی نہ ہو۔

(٣٣٦٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : مَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ لَهُ فِي هَذَا الْفَيْءِ نَصِيبٌ إِلاَّ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ ، وَلَئِنْ بَقِيتُ لَيَبْلُغَنَّ الرَّاعِيَ نَصِيبُهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فِي جِبَالِ صَنْعَاءَ.

(۳۳۶۴۹) حضرت مالک بن اَوس الحدثان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ مسلمانوں میں سے ہر شخص کا اس مال غنیمت میں حصہ ہے سوائے غلام کے، اور اگر میں زندہ رہا تو صنعاء کی پہاڑیوں میں رہنے والے چرواہے کو بھی اس مال غنیمت سے ضرور حصہ پہنچے گا۔

(٣٣٦٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ ، وَلاَ رِكَابٍ ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ، فَكَانَ يَحْبِسُ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَةٍ ، وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلاَحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ. (بخاری ۲۹۰۴۔ مسلم ۱۳۷۶)

(۳۳۶۵۰) حضرت مالک بن اوس الحدثان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: بنو نضیر کا مال جو اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تھا۔ وہ مسلمانوں کو بغیر قتال کے حاصل ہوا اس میں قتال کی ضرورت نہیں پڑی۔ اور یہ مال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ خاص تھا۔ آپ ﷺ اس میں اپنے سال کا خرچہ روک لیتے تھے۔ اور جو باقی بچتا تھا آپ ﷺ اس کو گھوڑے اور اسلحہ کے لیے خاص فرما دیتے ان کو اللہ کے راستہ میں استعمال کرنے کی تیاری کے سلسلہ میں۔

(٣٣٦٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِغَنَائِمَ مِنْ غَنَائِمِ جَلُولاَءَ فِيهَا ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهُمَا بَيْنَ النَّاسِ ، فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ ، يُقَالَ لَهُ : عَبْدُ الرَّحْمَن ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اكْسُنِي خَاتَمًا ، قَالَ : اذْهَبْ إلَى أُمِّكَ تَسْقِيكَ شَرْبَةً مِنْ سَوِيقٍ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا أَعْطَاهُ شَيْئًا.

(۳۳۶۵۱) حضرت اسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس مقام جلولاء کے غنائم میں سے مال غنیمت لایا گیا جس میں سونا چاندی بھی موجود تھا۔ پس آپ ؓ اس کو لوگوں کے درمیان تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ ؓ کا ایک بیٹا آیا جس کا نام عبدالرحمن تھا۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے بھی ایک انگوٹھی پہنا دیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: تو اپنی ماں کے پاس جا وہ تجھے ستو کا شربت پلائے گی! اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔

(٣٣٦٥٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَنْظَلَةَ بْنُ نُعَيمٍ أَنَّ سَعْدًا كَتَبَ إلَى عُمَرَ أَنَّا أَخَذْنَا أَرْضًا لَمْ يُقَاتِلْنَا أَهْلُهَا ، قَالَ : فَكَتَبَ إلَيْهِ عُمَرُ : إنْ شِئْتُمْ أَنْ تَقْسِمُوهَا بَيْنَكُمْ فَاقْسِمُوهَا ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَدَعُوهَا فَيَعْمُرُهَا أَهْلُهَا وَمَنْ دَخَلَ فِيكُمْ بَعْدُ كَانَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَشَاحُّوا فيها وَفِي شُرْبِهَا فَيَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ، فَكَتَبَ إلَيْهِ سَعْدٌ : إنَّ الْمُسْلِمِينَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ رَأْيَهُمْ لِرَأْيِكَ تَبَعٌ ، فَكَتَبَ إلَيْهِ أَنْ يَرُدُّوا الرَّقِيقَ إلَى امْرَأَةٍ حَمَلَتْ مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۶۵۲) حضرت ابو حنظلہ بن نعیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ نے حضرت عمر ؓ کی طرف خط لکھا کہ ہم نے ایک علاقہ پر بغیر قتال کے قبضہ کر لیا ہے۔ اب ہم کیا کریں؟ حضرت عمر ؓ نے ان کو خط کا جواب لکھا: اگر تم لوگ اس علاقہ کو اپنے درمیان تقسیم کرنا چاہو تو اس کو تقسیم کر لو اور اگر تم چاہو تو اس علاقہ کو چھوڑ دو اس کے مکین ہی اس کو آباد کر لیں گے۔ اور جو شخص تمہارے میں داخل ہوگا اس علاقہ میں اس کو حصہ مل جانے کے بعد تو مجھے خوف ہے کہ تم لوگ اس معاملہ میں اور پانی کی باری میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے۔ پھر تم میں سے بعض بعض کو قتل کر دیں گے۔ حضرت سعد ؓ نے آپ ؓ کو خط لکھا اور فرمایا: بلاشبہ تمام مسلمانوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ان کی رائے آپ ؓ کی رائے کے تابع ہے۔ حضرت عمر ؓ نے ان کو پھر خط لکھا اور فرمایا: کہ یہ لوگ غلاموں کو ان کی عورتوں کی طرف واپس لوٹا دیں چاہے وہ مسلمانوں میں کسی آدمی سے حاملہ ہو چکی ہو۔

(۷۰) ما قالوا فِي هدمِ البيعِ والكنائِسِ وبيوتِ النّارِ

(۳۳۶۵۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قِيلَ لابْنِ عَبَّاسٍ: أَلِلْعَجَمِ أَنْ يُحْدِثُوا فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ بِنَاءً، أَوْ بِيعَةً، فَقَالَ: أَمَّا مِصْرٌ مَصَّرَتْهُ الْعَرَبُ فَلَيْسَ لِلْعَجَمِ أَنْ يَبْنُوا فِيهِ بِنَاءً، أَوَ قَالَ: بِيعَةً، وَلاَ يَضْرِبُوا فِيهِ نَاقُوسًا، وَلاَ يَشْرَبُوا فِيهِ خَمْرًا، وَلاَ يَتَّخِذُوا فِيهِ خِنْزِيرًا، أَوْ يُدْخِلُوا فِيهِ، وَأَمَّا مِصْرٌ مَصَّرَتْهُ الْعَجَمُ يَفْتَحُهُ اللَّهُ عَلَى الْعَرَبِ وَنَزَلُوا، يَعْنِي عَلَى حُكْمِهِمْ فَلِلْعَجَمِ مَا فِي عَهْدِهِمْ، وَلِلْعَجَمِ عَلَى الْعَرَبِ أَنْ يُوَفُّوا بِعَهْدِهِمْ، وَلاَ يُكَلِّفُوهُمْ فَوْقَ طَاقَتِهِمْ.

(۳۳۶۵۳) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا عجمیوں کو اختیار ہے کہ وہ مسلمانوں کے لیے شہروں میں کوئی عمارت یا کلیسا بنالیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہے وہ شہر جن کو عربوں نے آباد کیا تو عجمیوں کو اختیار نہیں کہ وہ اس شہر میں کوئی عمارت بنائیں یا یوں فرمایا: کہ ان میں کلیسا بنائیں۔ اور نہ ہی وہ اس میں ناقوس بجا سکتے ہیں۔ اور وہ اس میں شراب پئیں گے اور نہ ہی وہ اس میں خنزیر رکھ سکتے ہیں یا یوں فرمایا کہ نہ ہی وہ اس میں خنزیر داخل کر سکتے ہیں۔ اور رہا وہ شہر جس کو عجمیوں نے آباد کیا پس اللہ نے اہل عرب کو اس پر غلبہ دے دیا اور وہ شہر میں اترے تو عجمی کو اختیار ہوگا جو ان سے معاہدہ ہوا ہے اس کے مطابق کریں۔ اور عجمیوں کا اہل عرب پر حق ہے کہ وہ ان سے اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ اور ان کی طاقت سے زیادہ کا ان کو مکلّف مت بنائیں۔

(۳۳۶۵٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: جَائَنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لاَ تَهْدِمْ بِيعَةً، وَلاَ كَنِيسَةً، وَلاَ بَيْتَ نَارٍ صُولِحُوا عَلَيْهِ.

(۳۳۶۵۴) حضرت اُبی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا خط آیا کہ کلیساؤں یہودی گرجا گھروں اور آتش کدوں کو منہدم نہیں کیا جائے گا اور ان پر مصالحت کی جائے گی۔

(۳۳۶۵٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْكَنَائِسِ، تُهْدَمُ، قَالَ: لاَ إِلاَّ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الْحَرَمِ.

(۳۳۶۵۵) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے یہودی گرجا گھروں سے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا ان کو گرا دیا جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں سوائے ان کو جو حرم میں واقع ہیں ان کو گرا دیا جائے گا۔

(۳۳۶٥٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُتْرَكَ الْبِيَعُ فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۶۵۶) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ مسلمانوں کے شہروں میں کلیساؤں کے باقی رکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۶۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَدْ صُولِحُوا عَلَى أَنْ يُخَلَّى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النِّيرَانِ وَالأَوْثَانِ فِي غَيْرِ الأَمْصَارِ.

(۳۳۶۵۷) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غیر مسلموں سے اس بات پر صلح کی جائے گی کہ شہروں کے علاوہ دیگر مقامات میں ان کے درمیان اور ان کی آتش اور بتوں کے درمیان راستہ خالی چھوڑ دیا جائے گا۔

(۳۳۶۵۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ سُرَاقَةَ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ كَتَبَ لأَهْلِ دَيْرِ طَيَايَا إِنِّي أَمَّنْتُكُمْ عَلَى دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَكَنَائِسِكُمْ أَنْ تُهْدَمَ.

(۳۳۶۵۸) حضرت ابن سراقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اہل دیر کے پادریوں کو خط لکھا کہ بلاشبہ میں نے تمہیں امن دیا تمہاری جانوں کا، تمہارے مالوں کا اور تمہارے گرجا گھروں کو گرائے جانے سے۔

(۳۳۶۵۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَتْرُكُ لأَهْلِ فَارِسَ صَنَمًا إِلاَّ كُسِرَ ، وَلاَ نَارًا إِلاَّ أُطْفِئَتْ.

(۳۳۶۵۹) حضرت حبیب بن شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اہل فارس کے کسی بھی بت کو نہیں چھوڑا جائے گا مگر یہ کہ اس کو توڑ دیا جائے گا۔ اور نہ ہی کسی آگ کو چھوڑا جائے گا مگر یہ کہ اس کو بجھا دیا جائے گا۔

(۳۳۶۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : شَهِدْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ مَعْمَرٍ أُتِيَ بِمَجُوسِيٍّ بَنَى بَيْتَ نَارٍ بِالْبَصْرَةِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ.

(۳۳۶۶۰) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عبید بن معمر رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا کہ ایک آتش پرست کو لایا گیا جس نے بصرہ میں آتش کدہ بنایا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے اس کی گردن اڑا دی۔

(۷۱) مَنْ قَالَ لاَ يجتمِع اليهود والنّصارى مع المسلِمِين فِي مِصرٍ

جو یوں کہے: یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے ساتھ ایک شہر میں اکٹھے نہیں رہ سکتے

(۳۳۶۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ ، قَالَ : أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ. (بخاری ۳۰۵۳۔ مسلم ۱۲۵۷)

(۳۳۶۶۱) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً حدیث بیان فرمائی کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

(۳۳۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ : إِنَّ آخِرَ كَلاَمٍ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ ، قَالَ : أَخْرِجُوا الْيَهُودَ

مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَأَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ. (احمد ١٩٥۔ دارمی ٢۴٩٨)

(٣٣٦٦٢) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے آخری کلام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ تھا کہ یہودیوں کو حجاز کے علاقہ سے اور نجران کے عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

(٣٣٦٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تَتْرُكُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالْمَدِينَةِ فَوْقَ ثَلاَثٍ قَدْرَ مَا يَبِيعُون سِلْعَتَهُمْ ، وَقَالَ : لاَ يَجْتَمِعُ دِينَانِ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ.

(٣٣٦٦٣) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ کو مدینہ میں تین دن سے زیادہ مت چھوڑو بس اتنی دیر کہ وہ اپنا سامان فروخت کر دیں اور فرمایا: کہ جزیرہ عرب میں دو دین اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(٣٣٦٦٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تُسَاكِنُوا الْيَهُودَ وَلا النَّصَارَى إِلاَّ أَنْ يُسْلِمُوا.

(٣٣٦٦۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہود و نصاریٰ کے ساتھ اکٹھے مت رہو مگر یہ کہ وہ اسلام لے آئیں۔

(٣٣٦٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلاَفَتِهِ أَخْرَجَ أَهْلَ الذِّمَّةِ مِنَ الْمَدِينَةِ ، وَبَاعَ أَرِقَّائَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(٣٣٦٦٥) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے زمانہ خلافت میں ان کے پاس حاضر تھے تو آپ رحمہ اللہ نے ذمیوں کو مدینہ منورہ سے نکال دیا۔ اور ان کے غلاموں کو مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔

(٣٣٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَئِنْ بَقِيت لأُخْرِجَنَّ الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ أَخْرَجَهُمْ.

(مسلم ١٣٨٨۔ ابو داؤد ٣٠٢۴)

(٣٣٦٦٦) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو میں ضرور مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو جزیرۂ عرب سے نکال دیا۔

(٣٣٦٦٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قلْنَا لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَيَدْخُلُ الْمَجُوسُ الْحَرَمَ ، قَالَ : أَمَّا أَهْلُ ذِمَّتِنَا فَنَعَمْ.

(٣٣٦٦٧) حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آتش پرست حرم کی حدود میں داخل ہو سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں جو ہمارے اہل ذمہ ہیں وہ ہو سکتے ہیں۔

(٣٣٦٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا ، ثُمَّ قَالَ : أَلاَ

إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ، لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا. (ابوداؤد ۲۶۳۸۔ ترمذی ۱۶۰۴)

(۳۳۶۶۸) حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا پھر ارشاد فرمایا: خبردار میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرک کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں اکٹھے نہیں رہ سکتے۔

(۷۲) ما قالوا فِي ختمِ رِقابِ أهلِ الذِّمّةِ

جن لوگوں نے اہل ذمہ کی گردن میں مہر لگانے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۶۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَخْتِمُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ، يَعْنِي أَهْلَ الذِّمَّةِ.

(۳۳۶۶۹) حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذمیوں کی گردن میں مہر لگاتے تھے۔

(۳۳۶۷۰) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ ، قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ ، وَابْنَ حُنَيْفٍ فَفَلَجَا الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ فَقَالاَ : مَنْ لَمْ يَجِءْ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ فَيُخْتِمُ فِي عُنُقِهِ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ.

(۳۳۶۷۰) حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن حُنیف ان دونوں کو لشکر دے کر بھیجا۔ پس ان دونوں نے بستی والوں کو جزیہ پر رضا مند کر لیا۔ اور دونوں نے فرمایا: بستی والوں میں سے جس شخص نے آ کر اپنی گردن میں مہر نہ لگوائی تو اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔

(۷۳) ما قالوا فِي الرّجلِ يحمل على الفرسِ فيحتاج إليهِ أيبيعه ؟

اس آدمی کا بیان جس نے گھوڑے پر کسی کو سوار کرنا تھا پس اسے اس کی ضرورت پڑ گئی کیا وہ گھوڑے کو فروخت کر دے؟

(۳۳۶۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْمُنِيَّةِ ، قَالَ : أَوْصَى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَدِمَ ابْنُ عَمٍّ لِي ، فَقُلْتُ : أَحْمِلُ عَلَيْهِ أَخِي ، فَإِنَّ أَخِي رَجُلٌ صَالِحٌ ، قَالَ : حَتَّى أَسْأَلَ الْحَسَنَ ، فَسَأَلَ الْحَسَنَ ، فَقَالَ : احْمِلْ عَلَيْهِ رَجُلاً ، وَلاَ تَحَابِي فِيهِ أَحَدًا ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : فَإِنْ أَحْتَاجُ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَلْيَبِعْهُ مِنَ الْجُنْدِ ، وَلاَ تُعْطِهِ هَذِهِ الْمَوَالِيَ فَيَتْرُكُهُ أَحَدُهُمْ نَفَقَةً لأَهْلِهِ.

(۳۳۶۷۱) حضرت ابوالمنیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل یمامہ میں سے ایک آدمی نے اللہ کے راستہ میں گھوڑے کی وصیت کی۔ پس

میرا چچازاد آ گیا تو میں نے اس شخص سے کہا اس پر میرے بھائی کو سوار کر دو۔ اس لیے کہ میرا بھائی نیک آدمی ہے۔ اس نے کہا: میں حضرت حسن بصری ؒ سے پوچھ لوں۔ اس نے حضرت حسن بصری ؒ سے پوچھا؟ انہوں نے فرمایا: اس پر اس آدمی کو سوار کر دو اور اس بارے میں تم بالکل پچھتاوا مت کرنا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت حسن بصری ؒ سے پوچھا: اگر وہ اس کا ضرورت مند ہو؟ آپ ؒ نے فرمایا: کہ اس کو لشکر میں سے کسی کے ہاتھ فروخت کر دو۔ اور اس کو ان غلاموں میں سے کسی کو مت دو۔ ان میں سے کوئی اسے اپنے گھر والوں کے خرچ کے لیے چھوڑ دے گا۔

(٧٤) الرّجل يجيء مِن دارِ الحربِ ما يصنع بِهِ ؟

اس آدمی کا بیان جو دارالحرب سے آئے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(٣٣٦٧٢) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ ، قَالَ : إِمَّا أَنْ يُقَرَّهُ ، وَإِمَّا أَنْ يُبْلِغَهُ مَأْمَنَهُ.

(۳۳۶۷۲) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے اس شخص کے بارے میں جو دارالحرب سے آیا ہو یوں ارشاد فرمایا: یا تو اسے برقرار رکھا جائے یا پھر اسے محفوظ جگہ پہنچا دیا جائے۔

(٧٥) الرّجل يتزوّج فِي دارِ الحربِ

اس آدمی کا بیان جو دارالحرب میں شادی کر لے

(٣٣٦٧٣) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ وَيَدَعُ وَلَدَهُ فِيهِمْ.

(۳۳۶۷۳) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ مکروہ سمجھتے تھے اس بات کو کہ کوئی آدمی دارالحرب میں شادی کر لے اور اپنے بچہ کو ان میں چھوڑ دے۔

(٧٦) ما قالوا فِي الَّذِي يؤخذ فِي دارِ الحربِ ما الحكم فِيهِ ؟

جن لوگوں نے یوں کہا اس شخص کے بارے میں جس کو دارالحرب میں قید کر لیا گیا ہو کہ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(٣٣٦٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ ، عَنِ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ يُؤْخَذُ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ ، فَيَقُولُ : لَمْ أُرِدْ عَوْنَهُمْ عَلَيْكُمْ وَقَدِ اشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَأْتِيَهُمْ فَكَرِهَ قَتْلَهُ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ ، قَالَ : وَقَالَ

حِينَئِذٍ لِعَطَاءٍ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ :إِذَا نَقَضَ شَيْئًا وَاحِدًا مِمَّا عَلَيْهِ فَقَدْ نَقَضَ الصُّلْحَ.

(۳۳۶۷۴) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے پوچھا گیا اس ذمی شخص کے بارے میں جس کو مشرکین کی زمین میں پکڑ لیا گیا اس نے کہا: کہ میرا تمہارے خلاف ان کی مدد کرنے کا ارادہ نہیں تھا...... اور تحقیق ان لوگوں نے اس پر یہ شرط لگا دی کہ وہ مسلمانوں کے پاس نہیں آئے گا؟ تو آپ ؒ نے اس کے قتل کو مکروہ سمجھا مگر گواہی کے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں: کہ اس وقت بعض اہل علم نے حضرت عطاء ؒ سے فرمایا: جو چیز اس پر لازم تھی جب اس میں سے ایک چیز ختم کر دی تو تحقیق صلح ختم ہو جائے گی۔

(۳۳٦۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا نَقَضُوا الْعَهْدَ فَلَيْسَ عَلَى الذُّرِّيَّةِ شَيْءٌ.

(۳۳۶۷۵) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ذمیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: جب وہ معاہدہ توڑ دیں تو ان کی اولاد پر کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔

(۷۷) ما قالوا فِي الفيءِ يفضّل فِيهِ الآهل على الأعزبِ

جن لوگوں نے مال غنیمت کے بارے میں یوں کہا کہ اس میں کنبہ دار کو کنوارے پر فضیلت دی جائے گی

(۳۳٦۷٦) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ الْفَيْءُ قَسَمَهُ مِنْ يَوْمِهِ فَأَعْطَى الآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الأَعْزَبَ حَظًّا. (ابوداؤد ۲۹۴۶۔ احمد ۲۹)

(۳۳۶۷۶) حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جب مال فئی آتا تو آپ ﷺ اسی دن ہی اس کو تقسیم فرما دیتے۔ پس آپ ﷺ کنبہ دار کو دو حصہ عطا فرماتے اور کنوارے کو ایک حصہ عطا فرماتے۔

(۷۸) ما قالوا فِي الولاةِ تتخذ البرد فتبرد

جن لوگوں نے حکمرانوں کے بارے میں یوں کہا کہ وہ قاصد رکھیں پھر اس کے ذریعہ پیغام بھیجیں

(۳۳٦۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ صَدَقَةِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْرِدُ.

(۳۳۶۷۷) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قاصد کے ذریعے پیغام بھیجا کرتے تھے۔

(۳۳٦۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يُبْرِدُ قَالَ :فَحَمَلَ مَوْلًى لَهُ رَجُلاً عَلَى

الْبَرِيدِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ، قَالَ :فَدَعَاهُ ، فَقَالَ :لاَ تبرح حَتَّى نُقَوِّمَهُ ، ثُمَّ تَجْعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۳۶۷۸) حضرت طلحہ بن یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ قاصد کے ذریعہ پیغام بھیجا کرتے تھے۔ آپ ؒ کے ایک غلام نے ڈاک کی سواری پر ایک شخص کو آپ کی اجازت کے بغیر سوار کر دیا۔ آپ ؒ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تو اس سے جدا مت ہو یہاں تک کہ اس کی قیمت ادا کر، پھر اس کی قیمت بیت المال میں ڈال دے۔

(۳۳۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لأُمَرَائِهِ :إِذَا أَبْرَدْتُمْ إِلَيَّ بَرِيدًا فَأَبْرِدُوهُ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الاِسْمِ. (بزار ۱۹۸۵)

(۳۳۶۷۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مقرر کردہ امیروں سے ارشاد فرمایا: جب تم میری طرف کسی قاصد کے ذریعہ ڈاک بھیجو تو تم لوگ خوبصورت چہرے والے اور خوبصورت نام والے کو بھیجو۔

(۳۳۶۸۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ أَنِ احْمِلْ إِلَيَّ جَرِيرًا عَلَى الْبَرِيدِ فَحَمَلَهُ.

(۳۳۶۸۰) حضرت ابو اسحاق ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؒ نے حضرت عبد الرحمٰن بن خالد ؒ کو خط لکھا کہ تم جریر کو پیغام دے کر میری طرف بھیجو۔ تو آپ ؓ نے ان کو بھیج دیا۔

(۷۹) ما قالوا فِيما ذُكِر مِن الرِّماحِ واتِّخاذِها

ان روایات کا بیان جن میں نیزہ سازاور اس کے بنانے کا ذکر ہے

(۳۳۶۸۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي بِالسَّيْفِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ، وَجَعَلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي ، وَجَعَلَ الذُّلَّ وَالصَّغَارَ عَلَى مَنْ خَالَفَنِي ، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.

(۳۳۶۸۱) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے تلوار دے کر بھیجا ہے قیامت سے پہلے اور اللہ تعالیٰ نے میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے مقرر کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ذلت اور رسوائی مقدر کی ہے اس شخص کے نصیب میں جو میری مخالفت کرے گا۔ اور جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ ان ہی میں سے ہوگا۔

(۳۳۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

(۳۳۶۸۲) حضرت طاؤس ؒ سے رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۳۶۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كَانَ الْمُغِيرَةُ

بْنُ شُعْبَةَ إِذَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ مَعَهُ رُمْحًا ، فَإِذَا رَجَعَ طَرَحَهُ كَيْ يُحْمَلَ لَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لَأَذْكُرَنَّ هَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ تَفْعَلْ فَإِنَّك إِنْ فَعَلْت لَمْ تُرْفَعْ ضَالَّةٌ.

(ابن ماجه ۲۸۰۹۔ نسائی ۵۸۰۷)

(۳۳۶۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں جاتے تو اپنے ساتھ ایک نیزہ رکھتے۔ جب واپس لوٹتے تو اس کو پھینک دیتے تاکہ کوئی اسے ان کا سمجھ کر اٹھا لے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ضرور بالضرور یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کروں گا اس پر انہوں نے فرمایا: تم ایسا مت کرنا۔ اس لیے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو گمشدہ چیز نہیں اٹھائی جائے گی۔

(۳۳۶۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْم ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ :إِنَّ أَبَا مُوسَى أَرَادَ أَنْ يَسْتَعْمِلَ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ فَأَبَى ، فَقَالَ لَهُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ :أَعْطِنِي سَيْفِي وَتِرْسِي وَرُمْحِي.

(۳۳۶۸۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کو امیر بنانے کا ارادہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: مجھے میری تلوار، میری ڈھال اور میرا نیزہ دے دو۔

(۳۳٦۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :إِنَّمَا كَانَتِ الْحَرْبَةُ تُحْمَلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ إِلَيْهَا.

(۳۳۶۸۵) حضرت اسماعیل بن امیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نیزہ بھی لے جایا جاتا تھا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو سامنے رکھ کر نماز پڑھیں۔

(۳۳٦۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْم الزُّهْرِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :لَمَّا بُعِثَ أَبُو مُوسَى عَلَى الْبَصْرَةِ كَانَ مِمَّنْ بُعِثَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ وَزَرَائِهِ ، فَكَانَ يَقُولُ لَهُ :اخْتَرْ عَمَلاً ، فَقَالَ :الْبَرَاءُ وَمُعْطِيَّ أَنْتَ مَا سَأَلْتُك ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :أَمَا إِنِّي لاَ أَسْأَلُك إِمَارَةَ مِصْرٍ ، وَلاَ جِبَايَةَ خَرَاجٍ ، وَلَكِنْ أَعْطِنِي قَوْسِي وَفَرَسِي وَرُمْحِي وَسَيْفِي وَذَرْنِي إِلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَبَعَثَهُ عَلَى جَيْشٍ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ قُتِلَ.

(۳۳۶۸۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا امیر بنا کر بھیجا گیا تو ان کے ساتھ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا گیا۔ اور یہ ان کے وزیروں میں سے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ان سے فرمایا کرتے تھے۔ تم بھی کوئی کام اختیار کر لو۔ اس پر حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا جو عہدہ میں تم سے مانگوں گا وہ تم مجھے دو گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: بلاشبہ میں تم سے شہر کی نگرانی اور خراج کی وصول یابی کا عہدہ نہیں مانگتا لیکن تم مجھے میری کمان، میرا

گھوڑا، میرا نیزہ اور میری تلوار دے دو، اور مجھے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لیے چھوڑ دو پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو لشکر پر امیر بنا کر بھیج دیا تو یہ شہید ہونے والے سب سے پہلے شخص تھے۔

(۳۳۶۸۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي مُنِيبِ الْجُرَشِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ اللَّهَ جَعَلَ رِزْقِي تَحْتَ ظل رُمْحِي وَجَعَلَ الذِّلَّةَ وَالصَّغَارَ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي ، مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.

(۳۳۶۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت نے میرا رزق نیزے کے سائے کے نیچے مقرر کیا ہے۔ اور اللہ رب العزت نے ذلت اور رسوائی اس شخص کے مقدر کی ہے۔ جو میرے حکم کی مخالفت کرے گا، اور جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ ان میں سے ہوگا۔

(۸۰) ما قالوا فِي الفيء لِمن هو مِن النّاسِ ؟

جن لوگوں نے مال غنیمت کے بارے میں یوں کہا: کہ وہ لوگوں میں سے کس کے لیے ہوگا؟

(۳۳۶۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :اجْتَمِعُوا لِهَذَا الْفَيْءِ حَتَّى نَنْظُرَ فِيهِ ، فَإِنِّي قَرَأْت آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ اسْتَغْنَيْت بِهَا ، قَالَ اللَّهُ :﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ إلَى قَوْلِهِ :﴿إنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ وَاللهِ مَا هُوَ لِهَؤُلاَءِ وَحْدَهُمْ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ﴾ إلَى قَوْلِهِ ﴿هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ وَاللهِ مَا هُوَ لِهَؤُلاَءِ وَحْدَهُمْ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ إلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۳۶۸۸) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس مال فئی کے لیے لوگوں کو جمع کرو یہاں تک کہ میں اس بارے میں غور و فکر کروں بے شک میں نے کتاب اللہ کی چند آیات پڑھی ہیں جنہوں نے مجھے اس معاملہ میں مستغنی کر دیا ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ: ترجمہ: جو کچھ پلٹا دے اللہ اپنے رسول کی طرف بستیوں کے لوگوں سے سو وہ ہے اللہ کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے آیت کے آخر تک تلاوت فرمائی۔ بلاشبہ اللہ بہت سخت ہے سزا دینے میں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ مال صرف ان اکیلوں کا نہیں ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ: (نیز وہ مال) ان مفلس مہاجروں کے لیے ہے جو نکال باہر کیے گئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنی جائیدادوں سے جو فضل تلاش کرتے ہیں اللہ کا اور اس کی خوشنودی ...... اور مدد کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ یہی لوگ سچے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہ مال صرف ان لوگوں کے لیے بھی نہیں پھر

آپ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی بھی تلاوت فرمائی: ترجمہ: اور یہ (مال) ان کے لیے بھی ہے جو آئیں گے ان کے بعد۔ آخر آیت تک آپ رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی۔

(۳۳۶۸۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : وَجَدْتُ الْمَالَ قُسِمَ بَيْنَ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ الأَصْنَافِ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ.

(۳۳۶۸۹) حضرت سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے مال پایا تو ان تین قسم کے لوگوں کے درمیان وہ تقسیم کردیا جائے گا، مہاجرین، انصار، اور جو لوگ ان کے بعد آئیں گے۔

(۳۳۶۹۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۳۶۹۰) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۸۱) مَنْ كَانَ يحِبّ إذا افتتِح الحِصن أن يقِيم عليهِ

جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب کوئی قلعہ فتح ہو جائے تو وہ اس میں اقامت اختیار کرے

(۳۳۶۹۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَلَبَ قَوْمًا أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا.(احمد ۲۹۔ دارمی ۲۴۵۹)

(۳۳۶۹۱) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر فتح حاصل کر لیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کشادہ جگہ میں تین دن ٹھہرنے کو پسند کرتے تھے۔

(۳۳۶۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (مسلم ۲۲۰۴۔ ابن ابی عاصم ۱۸۹۱)

(۳۳۶۹۲) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۸۲) ما قالوا فِي الرّجلِ يعمل الشّيءَ فِي أرضِ العدوِّ

جن لوگوں نے یوں کہا: اس آدمی کے بارے میں جو دشمن کے علاقہ میں کوئی کام کرتا ہو

(۳۳۶۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : إِنَّ لَنَا غُلَامًا يَعْمَلُ الْفَخَّارَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ ، ثُمَّ يَبِيعُ فَتَجْتَمِعُ له النَّفَقَةُ وَيُنْفِقُ عَلَيْنَا ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۳۳۶۹۳) حضرت خالد بن أبی عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ اور حضرت سالم بن عبداللہ ان دونوں

حضرات سے پوچھا: کہ ہمارا ایک غلام ہے جو دشمن کے علاقہ میں کمہار کا کام کرتا ہے۔ پھر ان برتنوں کو فروخت کرتا ہے اور اس کے پاس کافی مال جمع ہو جاتا ہے تو وہ ہم پر بھی اس میں سے خرچ کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٣٦٩٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : الرَّجُلُ يَكُونُ مِنَّا فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَيَصِيدُ الْحِيتَانَ وَيَبِيعُ فَتَجْتَمِعُ لَهُ الدَّرَاهِمُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۳۳۶۹۴) حضرت خالد بن ابی عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ اور حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات سے پوچھا: ہم میں سے ایک آدمی جو دشمن کے علاقہ میں ہوتا ہے پس وہ مچھلیاں شکار کرتا ہے اور ان کو فروخت کرتا ہے۔ پھر اس کے پاس بہت دراہم جمع ہو جاتے ہیں۔ ان کا کیا حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

(٨٣) ما قالوا فِي الوالِي أله أن يقطِع شيئًا مِن الأرضِ

جن لوگوں نے حکمران کے بارے میں یوں کہا: کہ کیا اسے اختیار ہے زمین کے کچھ حصہ کے مالک بنا دینے کا؟

(٣٣٦٩٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَقْطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ بَنِي النَّضِيرِ فِيهَا نَخْلٌ وَشَجَرٌ ، وَأَقْطَعَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ.

(۳۳۶۹۵) حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بنونضیر سے حاصل ہونے والی زمینوں میں سے ایک ٹکڑا جس میں کھجور کے درخت اور دوسرے درخت تھے بانٹ دی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی بانٹ دی۔

(٣٣٦٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ بَنِي النَّضِيرِ فِيهَا نَخْلٌ ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ الْجَرْفَ ، وَأَنَّ عُمَرَ أَقْطَعَهُ الْعَقِيقَ أَجْمَعَ.

(۳۳۶۹۶) حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بنونضیر کی زمینوں میں سے ایک زمین کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مالک بنا دیا۔ اس زمین میں کھجور کے درخت بھی تھے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دریا کے کنارے زمین کا مالک بنایا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک پوری وادی کا مالک بنایا۔

(٣٣٦٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا فِيهَا نَخْلٌ.

(۳۳۶۹۷) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کھجور کے درختوں والی زمین کا مالک بنایا۔

(٣٣٦٩٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ فَحَدَّثَنِي أَنَّ عُثْمَانَ أَقْطَعَ

خَبَّابًا أَرْضًا وَعَبد الله أَرْضًا وَسَعْدًا أَرْضًا وَصُهَيبًا أَرْضًا.

(۳۳۶۹۸) حضرت ابراہیم بن مہاجر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت موسیٰ بن طلحہ ؒ سے پوچھا تو آپ ؒ نے مجھے بیان فرمایا کہ حضرت عثمان ؓ نے حضرت خباب ؓ کو حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو حضرت سعد ؓ کو اور حضرت صہیب ؓ کو الگ الگ زمینوں کا مالک بنایا۔

(۳۳۶۹۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عُثْمَانَ أَقْطَعَ خَمْسَةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ابْنَ مَسْعُودٍ وَسَعْدًا وَالزُّبَيْرَ وَخَبَّابًا وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ.

(۳۳۶۹۹) حضرت موسیٰ بن طلحہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ ؓ میں سے پانچ اشخاص کو زمین دی ان میں حضرت ابن مسعود ؓ، حضرت سعد ؓ، حضرت زبیر ؓ، حضرت خباب ؓ اور حضرت اسامہ بن زید ؓ شامل ہیں۔

(۳۳۷۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَقْطَعَ عَلِيًّا يَنْبُعَ وَأَضَافَ إلَيْهَا غَيْرَهَا.

(۳۳۷۰۰) حضرت جعفر ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت علی ؓ کو ایک چشمہ کا مالک بنایا اور اس کے علاوہ مزید اضافہ بھی فرما دیا۔

(۳۳۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ :أَتَى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ، يُقَالَ لَهُ :نَافِعٌ أَبُو عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فَكَانَ أَوَّلَ مِنَ افْتَلَى الْفَلاَ بِالْبُصْرَةِ ، قَالَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إنْ قِبَلَنَا أَرْضًا بِالْبُصْرَةِ لَيْسَتْ مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ ، وَلاَ تَضُرُّ بِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ رَأَيْت أَنْ تُقْطِعَنِيهَا أَتَّخِذُهَا قَضْبًا لِخَيْلِي فَافْعَلْ ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ إلَى أَبِي مُوسَى :إنْ كَانَ كَمَا قَالَ فَأَقْطِعْهَا إيَّاهُ. (ابو عبید ۶۸۷)

(۳۳۷۰۱) حضرت محمد بن عبید اللہ الثقفی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے پاس قبیلہ ثقیف کا ایک شخص آیا جس کا نام نافع ابو عبداللہ تھا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے بصرہ کی بے آب و گیاہ وادی کو چراگاہ بنایا۔ اس نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہماری طرف بصرہ میں ایک زمین ہے جو خراج کی زمین نہیں ہے اور نہ وہ مسلمانوں میں کسی کو نقصان پہنچائے گی اگر آپ مناسب سمجھیں تو وہ میرے نام کر دیں میں اس میں اپنے گھوڑوں کے لیے گھاس اُگاؤں گا۔ آپ ؓ ایسا کر دیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر ؓ نے حضرت ابو موسیٰ ؓ کو خط لکھا۔ اگر بات ایسے ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا ہے۔ تو تم وہ زمین اس کے نام کر دو۔

(۳۳۷۰۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْن ، قَالَ :حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ ، قَالَ :أَقْطَعَ أَبُو بَكْرٍ طَلْحَةَ أَرْضًا وَكَتَبَ لَهُ بِهَا كِتَابًا وَأَشْهَدَ بِهِ شُهُودًا فيهم عُمَرُ ، فَأَتَى طَلْحَةُ عُمَرَ بِالْكِتَابِ ، فَقَالَ :اخْتِمْ عَلَى هَذَا ، قَالَ :لاَ أَخْتِمُ عَلَيْهِ ، هَذَا لَكَ دُونَ النَّاسِ قَالَ :فَانْطَلَقَ طَلْحَةُ وَهُوَ مُغْضَبٌ ، فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ :وَاللهِ مَا أَدْرِي أَنْتَ الْخَلِيفَةُ ، أَوْ عُمَرُ ، قَالَ :لاَ بَلْ عُمَرُ لَكِنَّهُ أَبَى.

(۳۳۷۰۲) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو زریق کے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے نام ایک زمین کر دی اور ان کے لیے اس بارے میں ایک تحریر بھی لکھ دی اور اس پر گواہ بھی بنا دیے جن میں حضرت عمر بھی شامل تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تحریر لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اس پر مہر لگا دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر مہر نہیں لگاؤں گا۔ کیا یہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف تیرے لیے ہے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ چلے گئے اس حال میں کہ وہ بہت غصہ میں تھے۔ پس وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ تم خلیفہ ہو یا عمر؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ عمر رضی اللہ عنہ نے تو صرف انکار کیا ہے!

(٣٣٧٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ عَلِيًّا الفقيرين ، وبئر قَيْسٌ ، وَالشَّجَرَةُ.

(۳۳۷۰۳) حضرت جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فقیرین مقام پر زمین اور قیس کا کنواں اور درخت کا مالک بنایا۔

(٣٣٧٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ اسْتَقْطَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِلْحَ الَّذِى بِمَأْرِبَ ، فَأَرَادَ أَنْ يُقْطِعَهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَالْمَاءِ الْعِدِّ فَأَبَى أَنْ يُقْطِعَهُ. (بخاری ۱۶۸۲۔ ابوداؤد ۳۰۵۹)

(۳۳۷۰۴) حضرت یحییٰ بن قیس رحمہ اللہ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ابیض بن حمال نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مارب کے مقام میں ایک کھارا کنواں مانگا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنواں ان کو دینے کا ارادہ فرمالیا۔ اتنے میں ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ وہ تو جاری پانی کی طرح ہے جو مسلسل چلتا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ جگہ دینے سے انکار فرما دیا۔

(٣٣٧٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يُقْطِعْ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ ، وَلاَ عَلِي ، وَأَوَّلُ مَنْ أَقْطَعَ الْقَطَائِعَ عُثْمَان ، وَبِيعَتْ أَرَضُونَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ.

(۳۳۷۰۵) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: نہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زمینیں دیں نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور نہ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے، سب سے پہلے جس نے زمینوں کا مالک بنایا وہ حضرت عثمان تھے۔ حضرت عثمان رحمہ اللہ کے زمانہ خلافت میں زمینیں فروخت کی گئیں۔

(٣٣٧٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْطَعَ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ أرضا ، وَكَتَبَ لهما عَلَيْهَا كِتَابًا.

(۳۳۷۰۶) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن ان دونوں کو زمین دی۔ اور ان دونوں کے لیے ایک تحریر بھی لکھ دی۔

(٨٤) ما ذكر فِي اصطِفاءِ الأرضِ ومن فعله

ان روایات کا بیان جو زمین کو منتخب کرنے کے بارے میں ذکر کی گئیں اور جس شخص نے یہ کام کیا

(٣٣٧٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي رَجُلٌ كَانَ أَبُوهُ أَخْبَرَ النَّاسِ بِهَذَا السَّوَادِ ، يُقَالَ لَهُ :عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي حَرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اصْطَفَى عَشْرَ أَرَضِينَ مِنْ أَرْضِ السَّوَادِ ، قَالَ :أَحْصَيْت سَبْعًا وَنَسِيت ثَلاَثًا :الآجَامُ ، ومَغِيضُ الْمَاءِ ، وَأَرْضُ آل كِسْرَى ، وَدَيْرُ الْبَرِيد ، وَأَرْضُ مَنْ قُتِلَ فِي الْمَعْرَكَةِ ، وَأَرْضُ مَنْ هَرَبَ ، قَالَ :فَلَمْ تَزَلْ فِي الدِّيوَانِ كَذَلِكَ صافية حَتَّى أَحْرَقَ الدِّيوَانَ الْحَجَّاجُ ، فَأَخَذَ كُلُّ قَوْمٍ مَا يَلِيهِمْ.

(۳۳۷۰۷) حضرت ابوحرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سواد کی زمینوں میں سے دس زمینیں چن لیں اور فرمایا: میں نے سات کو تو شمار کرلیا اور تین کو میں بھول گیا:قلعیں ، وہ زمینیں جہاں پانی کی کمی ہے۔کسریٰ کی زمین، آلِ کسریٰ کی زمین ، ڈاک کی عمارت، ان لوگوں کی زمین، جو معرکہ میں شہید ہوگئے ،اور جنگ میں بھاگنے والوں کی زمین......

راوی کہتے ہیں: اسی طرح مرنے کے بعد یہ دیوان مسلسل چلتا رہا یہاں تک کہ حجاج نے دیوان کو جلا دیا۔اور ہر شخص نے اپنے قریب کی جگہ لے لی۔

(٨٥) ما قالوا فِي المشرِكين يدعون المسلِمين إلى غيرِ ما ينبغِي أيجيبونهم أم لاَ ويكرهون عليهِ ؟

ان مشرکین کا بیان جو مسلمانوں کو ناجائز بات کی طرف بلاتے ہیں۔کیا وہ اس کا جواب دیں اس حال میں کہ ان کو مجبور کیا جارہا ہو؟

(٣٣٧٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُيُونًا لِمُسَيْلِمَةَ أَخَذُوا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَتَوْهُ بِهِمَا ، فَقَالَ لأَحَدِهِمَا :أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَقَالَ :أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ :فَأَهْوَى إِلَى أُذُنَيْهِ ، فَقَالَ :إِنِّي أَصَمُّ ، قَالَ :مَا لَكَ إِذَا قُلْتُ لَكَ :تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، قُلْتُ إِنِّي أَصَمُّ ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ، وَقَالَ لِلآخَرِ :أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، قَالَ :نَعَمْ ، فَقَالَ :أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، قَالَ :نَعَمْ ، فَأَرْسَلَهُ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ :هَلَكْت ، قَالَ :وَمَا شَأْنُك فَأَخْبَرُوهُ بِقِصَّتِهِ وَقِصَّةِ صَاحِبِهِ ، فَقَالَ :أَمَّا صَاحِبُك فَمَضَى عَلَى إِيمَانِهِ ، وَأَمَّا أَنْتَ فَأَخَذْتَ بِالرُّخْصَةِ.

(۳۳۷۰۸) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے جاسوسوں نے مسلمانوں کے دو آدمیوں کو پکڑ لیا اور وہ ان دونوں کو مسیلمہ کذاب کے پاس لے گئے۔ اس نے ان دونوں میں سے ایک کو کہا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے پھر پوچھا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے پوچھا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ان صحابی نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ میں تو بہرا ہوں۔ مسیلمہ کذاب نے کہا: تجھے کیا مصیبت ہے جب میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہ تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو تو کہتا ہے کہ میں بہرا ہوں؟ پس اس نے حکم دیا اور ان صحابی کو قتل کر دیا گیا۔ مسیلمہ کذاب نے دوسرے شخص سے کہا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے پھر پوچھا: کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں! پس اس نے اس ان کو چھوڑ دیا: یہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہلاک ہو گیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے اپنا اور اپنے ساتھی کا واقعہ بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہرحال تیرا ساتھی تو ایمان کی حالت میں مرا، اور رہے تم تو تم نے رخصت پر عمل کیا۔

(۳۳۷۰۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ مُخَارِقِ بْنِ خَلِیفَۃَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّۃَ فِی ذُبَابٍ وَدَخَلَ رَجُلٌ النَّارَ فِی ذُبَابٍ ، مَرَّ رَجُلاَنِ عَلَی قَوْمٍ قَدْ عَکَفُوا عَلَی صَنَمٍ لَہُمْ وَقَالُوا : لاَ یَمُرُّ عَلَیْنَا الْیَوْمَ أَحَدٌ إِلاَّ قَدَّمَ شَیْئًا ، فَقَالُوا لأَحَدِہِمَا :قَدِّمْ شَیْئًا ، فَأَبَی فَقُتِلَ ، وَقَالُوا :لِلآخَرِ : قَدِّمْ شَیْئًا ، فَقَالُوا :قَدِّمْ وَلَوْ ذُبَابًا ، فَقَالَ :وَأَیْشٍ ذُبَابٌ ، فَقَدَّمَ ذُبَابًا فَدَخَلَ النَّارَ ، فَقَالَ سَلْمَانُ :فَہَذَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ فِی ذُبَابٍ ، وَدَخَلَ ہَذَا النَّارَ فِی ذُبَابٍ. (بیہقی ۷۳۴۳۔ ابو نعیم ۲۰۳)

(۳۳۷۰۹) حضرت طارق بن شھاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا اور ایک آدمی مکھی ہی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو گیا۔ اس طرح کہ دو آدمی ایک قوم کے پاس سے گزرے جو اپنے بتوں کی عبادت میں مشغول تھی انہوں نے کہا آج ہم پر کوئی نہیں گزرے گا مگر یہ کہ وہ کچھ نہ کچھ پیش کرے گا، تو انہوں نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا: کوئی چیز پیش کرو۔ اس نے انکار کر دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔ انہوں نے دوسرے سے کہا: کوئی چیز پیش کرو، وہ کہنے لگا، میرے پاس تو کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا پیش کرو اگرچہ مکھی ہی ہو۔ اس آدمی نے دل میں کہا: کہ صرف مکھی پیش کروں؟ اور اس نے مکھی پیش کر دی پس یہ شخص جہنم میں داخل ہو گیا۔ اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا اور یہ شخص مکھی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو گیا۔

(۳۳۷۱۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَائٍ فِی رَجُلٍ أَخَذَہُ الْعَدُوُّ فَأَکْرَہُوہُ عَلَی شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَکْلِ الْخِنْزِیرِ ، قَالَ :إِنْ أَکَلَ وَشَرِبَ فَرُخْصَۃٌ ، وَإِنْ قُتِلَ أَصَابَ خَیْرًا.

(۳۳۷۱۰) حضرت قیس بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اس شخص کے بارے میں جس کو دشمن نے پکڑ

لیااوراس کوشراب پینے اور خنزیر کھانے پر مجبور کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ خنزیر کھاتا ہے اور شراب پی لیتا ہے۔ تو یہ رخصت ہے۔ اور اگر اسے قتل کر دیا جاتا ہے تو اس نے بھلائی کو پالیا۔

(۳۳۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْخَمْرِ رُخْصَةٌ لأَنَّهَا لاَ تَرْوِي.

(۳۳۷۱۱) حضرت برد ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ﷫ نے ارشاد فرمایا: شراب پینے میں رخصت نہیں ہے اس لیے کہ یہ کبھی سیراب نہیں کرتی۔

(۳۳۷۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ : التَّقِيَّةُ لاَ تَحِلُّ إِلاَّ كَمَا تَحِلُّ الْمَيْتَةُ لِلْمُضْطَرِّ.

(۳۳۷۱۲) حضرت عمر بن عطیہ ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر ﷫ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تقیہ حلال نہیں ہے مگر اس طرح جیسا کہ مردار مجبور کے لیے حلال ہے۔

(۳۳۷۱۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : التَّقِيَّةُ جَائِزَةٌ لِلْمُؤْمِنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَجْعَلُ فِي الْقَتْلِ تَقِيَّةً.

(۳۳۷۱۳) حضرت عوف ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ﷫ نے ارشاد فرمایا: تقیہ کرنا مومن کے لیے قیامت کے دن تک جائز ہے مگر یہ کہ وہ کسی کو قتل کرنے میں تقیہ نہیں کر سکتا۔

(۳۳۷۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : التَّقِيَّةُ إِنَّمَا هِيَ بِاللِّسَانِ لَيْسَتْ بِالْيَدِ.

(۳۳۷۱۴) حضرت ابن جریج ﷫ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ﷛ نے ارشاد فرمایا: تقیہ کرنا زبان سے ہوتا ہے ہاتھ سے نہیں۔

(۳۳۷۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ (إِلاَّ أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً) ، قَالَ : التَّقِيَّةُ بِاللِّسَانِ وَلَيْسَ بِالْعَمَلِ.

(۳۳۷۱۵) حضرت ربیع ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ﷫ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: ترجمہ: مگر یہ کہ تم بچنا چاہو ان کے شر سے کسی قسم کا بچنا۔ کہ تقیہ کرنا زبان سے ہوتا ہے عمل سے نہیں۔

(۳۳۷۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ تَقِيَّةَ لَهُ.

(۳۳۷۱۶) حضرت عبد الاعلیٰ ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حنفیہ ﷫ نے ارشاد فرمایا: جو تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان کامل نہیں۔

(۳۳۷۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَا مِنْ

كَلاَمٍ أَتَكَلَّمُ بِهِ بَيْنَ يَدَىْ سُلْطَانٍ يَدْرَأُ عَنِّى بِهِ مَا بَيْنَ سَوْطٍ إلَى سَوْطَيْنِ إلاَّ كُنْتُ مُتَكَلِّمًا بِهِ.

(۳۳۷۱۷) حضرت حارث بن سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: کوئی کلام ایسانہیں ہے جو میں کسی بادشاہ کے سامنے کروں اور وہ مجھے اس کے ایک دوکوڑوں سے بچاسکتا تو میں ضرور وہ کلام کروں گا۔

(۳۳۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِى جَعْفَرٍ ، قَالَ :التَّقِيَّةُ أَوْسَعُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إلَى الأَرْضِ.

(۳۳۷۱۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: تقیہ تو آسمان اور زمین کے مابین خلا جتنی وسعت رکھتا ہے۔

(۳۳۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِى الْحَسَنِ ، قَالَ : إنَّمَا التَّقِيَّةُ رُخْصَةٌ ، وَالْفَضْلُ الْقِيَامُ بِأَمْرِ اللهِ.

(۳۳۷۱۹) حضرت فضیل بن مرزوق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت الحسن بن الحسن رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: یقیناً تقیہ کرنا تو رخصت ہے۔ افضل تو اللہ کے حکم پر قائم رہنا ہے۔

(۳۳۷۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِى قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :إنِّى أَشْتَرِى دِينِى بَعْضَهُ بِبَعْضٍ مَخَافَةَ أَنْ يَذْهَبَ كُلُّهُ.

(۳۳۷۲۰) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: کہ یقیناً میں نے اپنے دین کے بعض حصہ کو بعض حصہ کے عوض خرید لیا اس خوف سے کہ دین سارا ہی نہ چلا جائے۔

(۳۳۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ : دَخَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةُ عَلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ عُثْمَان لِحُذَيْفَةَ :بَلَغَنِى أَنَّك قُلْتَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :لاَ وَاللهِ مَا قُلْته ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ :سألك فَلَمْ تقر له ما سَمِعْتُكَ تَقُولُ ، فقَالَ :إنِّى أَشْتَرِى دِينِى بَعْضَهُ بِبَعْضٍ مَخَافَةَ أَنْ يَذْهَبَ كُلُّهُ.

(۳۳۷۲۱) حضرت نزال بن سبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے اس طرح اور اس طرح کہا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! میں نے ایسا نہیں کہا: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضرت عبداللہ نے ان سے کہا: انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اور میں نے جو آپ کو بات کرتے ہوئے سنا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا اقرار ہی نہیں کیا؟ انہوں نے فرمایا: یقیناً میں نے اپنے دین کے بعض حصہ کو بعض حصے کے ساتھ خرید لیا اس خوف سے کہ دین سارا ہی نہ چلا جائے۔

(٨٦) ما قالوا فِي العزبِ يغزى ويترك المتزّوج

جن لوگوں نے کنوارے کے بارے میں یوں کہا کہ اسے جہاد کے لیے بھیجا جائے گا اور شادی شدہ کو چھوڑ دیا جائے گا

(٣٣٧٢٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يُغْزِي الْعَزَبَ وَيَأْخُذُ فَرَسَ الْمُقِيمِ فَيُعْطِيه الْمُسَافِرَ.

(۳۳۷۲۲) حضرت ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کنوارے کو جہاد پر بھیجتے تھے اور مقیم سے گھوڑا لے کر مسافر کو دے دیا کرتے تھے۔

(٨٧) ما قالوا فِي سِمةِ دوابِّ الغزوِ

جہاد کے جانوروں پر نشان لگانے کا بیان

(٣٣٧٢٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِي سَعد ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : كَانَ لِعُمَرَ أَرْبَعَةُ آلاَفِ فَرَسٍ عَلَى آرِيِّ بِالْكُوفَةِ مَوْسُومَةٌ عَلَى أَفْخَاذِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنْ كَانَ فِي عَطَاءِ الرَّجُلِ حَقُّهُ ، أَوْ كَانَ مُحْتَاجًا أَعْطَاهُ الْفَرَسَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ أَجْرَيْته فَأَعْيَيْته ، أَوْ ضَيَّعْته مِنْ عَلَفٍ فَأَنْتَ ضَامِنٌ ، وَإِنْ قَاتَلْت عَلَيْهِ فَأُصِيبَ ، أَوْ أُصِبْت فَلَيْسَ عَلَيْك شَيْءٌ.

(۳۳۷۲۳) حضرت محمد بن عبید اللہ ثقفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ میں مویشی باندھنے کی جگہ میں چار ہزار گھوڑے تھے۔ سب کی رانوں پر اللہ کے راستہ میں وقف ہونے کا نشان لگا ہوا تھا۔ اگر کسی آدمی کی سالانہ تنخواہ کا کوئی حق ہوتا یا کوئی ضرورت مند ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو گھوڑا دے دیتے۔ پھر فرماتے: اگر تو نے اس کو بھگا بھگا کر عاجز کر دیا یا تو نے اس کے چارہ کی وجہ سے ضائع کر دیا تو تم اس کے ضامن ہو گے۔ اور اگر تم نے اس پر قتال کیا پس یہ مر گیا یا تم مر گئے۔ تو تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی۔

(٨٨) فِي دعاءِ المشرِكين قبل أن يقاتَلوا

قتال کرنے سے قبل مشرکین کو دعوت دینے کا بیان

حدثنا أبو عبد الرحمن بقي بن مخلد قَالَ حدثنا عبد الله بن محمد بن أبي شيبة قَالَ :

(٣٣٧٢٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا غَزَا سَلْمَانُ

الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ ، قَالَ : كُفُّوا حَتَّى أَدْعُوَهُمْ كَمَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَأَتَاهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ مِنْكُمْ وَقَدْ تَرَوْنَ مَنْزِلَتِي مِنْ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ وَإِنَّا نَدْعُوكُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ مَا لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ مَا عَلَيْنَا ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ ، عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ قَاتَلْنَاكُمْ ، قَالُوا : أَمَّا الإِسْلاَمُ فَلاَ نُسْلِمُ ، وَأَمَّا الْجِزْيَةُ فَلاَ نُعْطِيهَا ، وَأَمَّا الْقِتَالُ فَإِنَّا نُقَاتِلُكُمْ ، قَالَ : فَدَعَاهُمْ كَذَلِكَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فَأَبَوْا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ : انْهَدُوا إِلَيْهِمْ.

(۳۳۷۲۴) حضرت ابوالبختری ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان ؓ فارسی اہل فارس کے مشرکین سے جنگ کرنے کے لیے نکلے تو آپ ؓ نے فرمایا: تم رک جاؤ یہاں تک کہ میں ان کو دعوت دوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے سنا ہے۔ آپ ؓ ان کے پاس آئے اور فرمایا: بلاشبہ میں تم ہی میں سے ایک آدمی ہوں اور تحقیق تم لوگوں نے اس قوم میں میرے رتبہ کو دیکھ لیا ہے۔ یقیناً ہم تمہیں اسلام کی طرف بلاتے ہیں اگر تم نے اسلام قبول کرلیا تو تمہارے لیے بھی وہی حقوق ہوں گے جو ہمیں حاصل ہیں اور تم پر وہی کچھ لازم ہوگا جو ہم پر لازم ہے۔ اور اگر تم اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہو تو پھر تم ذلیل اور سرنگوں ہو کر جزیہ ادا کرو۔ اور اگر تم نے جزیہ ادا کرنے سے بھی انکار کر دیا تو ہم تم سے قتال کریں گے۔ ان لوگوں نے جواب دیا۔ بہرحال اسلام تو ہم قبول نہیں کریں گے۔ اور جزیہ بھی ہم ادا نہیں کریں گے۔ رہا قتال تو ہم یقیناً تمہارے ساتھ قتال ولڑائی کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ؓ نے اسی طرح تین دن تک انہیں دعوت دی۔ اور انہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا۔ تو آپ ؓ نے لوگوں سے کہا: ان پر حملہ کر دو۔

(۳۳۷۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ ، أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ، وَقَالَ : اغْزُوا بِاسْمِ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ تُقَاتِلُونَ مَنْ كَفَرَ بِاللهِ ، اغْزُوا فَلاَ تَغُلُّوا ، وَلاَ تَغْدِرُوا ، وَلاَ تُمَثِّلُوا ، وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا ، وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ ، أَوْ خِلاَلٍ ، فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ ، فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دِيَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، وَلاَ يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلاَّ أَنْ يَغْزُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ ، فَإِنْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، وَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ ، ثُمَّ قَاتِلْهُمْ.

(۳۳۷۲۵) حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو جماعت یا لشکر پر امیر مقرر فرماتے تو اس شخص کو

آپ ﷺ خاص طور پر اللہ کے تقویٰ کی وصیت فرماتے۔ اور اس کے ساتھ جو مسلمان ہوتے ان سے بھلائی کا معاملہ کرنے کی وصیت کرتے۔ اور فرماتے: اللہ کے راستہ میں اللہ کا نام لے کر جہاد کرنا۔ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا تم ان کے ساتھ قتال کرنا۔ تم جہاد کرنا پس نہ تو خیانت کرنا اور نہ غداری کا معاملہ کرنا۔ نہ ہی ہاتھ پاؤں کاٹ کر مثلہ بنانا اور نہ ہی بچوں کو قتل کرنا۔ اور جب تم اپنے دشمن مشرکین سے ملو تو ان کو تین باتوں میں سے کسی ایک کی طرف یا یوں فرمایا کہ ان کو تین باتوں کی طرف دعوت دینا۔ ان میں سے جو بھی وہ مان لیں اس کو ان کی جانب سے قبول کر لینا، اور ان سے قتال کرنے سے رک جانا۔ پھر ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو اس کو ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان سے قتال کرنے سے رک جانا۔ پھر ان کو اپنا علاقہ چھوڑ کر مہاجرین کے علاقہ میں منتقل ہونے کی دعوت دینا اور ان کو بتلا دینا کہ بے شک جب وہ ایسا کر لیں گے تو ان کو بھی وہی حقوق ملیں گے جو مہاجرین کو حاصل ہیں، اور ان پر وہی چیزیں لازم ہیں جو مہاجرین پر لازم ہیں۔ پس اگر وہ انکار کریں اور اپنے ہی شہر کا انتخاب کریں تو ان کو بتلا دینا کہ وہ لوگ مسلمان دیہاتیوں کی طرح ہوں گے۔ ان پر اللہ کے وہی احکام جاری ہوں گے جو مومنین پر جاری ہوتے ہیں اور ان کا مال فئی اور مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں اگر وہ اس بات کو قبول کرنے سے انکار کردیں تو ان کو جزیہ ادا کرنے کی طرف بلانا۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو تم اس کو ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان کے ساتھ قتال کرنے سے رک جانا۔ اور اگر وہ اس کا بھی انکار کردیں تو تم اللہ رب العزت سے مدد طلب کرنا پھر ان سے قتال کرنا۔

(۳۳۷۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَتَيْتَ الْقَوْمَ فَادْعُهُمْ ، فَمَنْ أَجَابَكَ فَاقْبَلْ ، وَمَنْ أَبَى فَلَا تعجل حَتَّى تحدث إِلَيَّ بِهِ. (ابوداؤد ۳۹۸۴۔ طبرانی ۸۳۶)

(۳۳۷۲۶) حضرت فروہ بن مُسَیک المرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی قوم کے پاس آؤ تو ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دو۔ جو تمہاری بات مان لے تو قبول کرلو۔ اور جو قبول کرنے سے انکار کردے تو تم جلدی مت کرو۔ یہاں تک کہ اس کے بارے میں مجھ اطلاع کردو۔

(۳۳۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي سَرِيَّةٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ: الْحَقْهُ وَلَا تَدْعُهُ مِنْ خَلْفِهِ فَقُلْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَنْتَظِرَهُ، قَالَ: فَانْتَظَرَهُ حَتَّى جَاءَ، فَقَالَ: لَا تُقَاتِلِ الْقَوْمَ حَتَّى تَدْعُوَهُمْ. (طبرانی ۸۲۶۱)

(۳۳۷۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک لشکر میں بھیجا اور آپ ﷺ نے اپنے پاس موجود ایک آدمی سے کہا: اس سے مل جاؤ اور تم اس کو پیچھے سے مت پکارنا۔ اور یوں کہنا۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں انتظار کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انتظار کیا یہاں تک کہ وہ شخص آگیا اور کہا: تم اس قوم سے قتال مت کرنا یہاں تک کہ تم ان کو دعوت دو۔

(۳۳۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ غَالِبٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَوْ جَدِّ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ له :لاَ تُقَاتِلَ الْقَوْمَ حَتَّى تَدْعُوَهُمْ.

(۳۳۷۲۸) قبیلہ بنونمیر کے ایک شخص اپنے والد کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشادفرمایا: تم کسی بھی قوم سے قتال مت کرنا یہاں تک کہ ان کو دعوت دینا۔

(۳۳۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إذَا لَقِيتُمَ الْعَدُوَّ فَادْعُوهُمْ.

(۳۳۷۲۹) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشادفرمایا: جب تم دشمن سے ملوتو ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دو۔

(۳۳۷۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَدْعُوَهُمْ.

(۳۳۷۳۰) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ مشرکین کو دعوت دینا پسند کرتے تھے۔

(۳۳۷۳۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إلَى أَهْلِ دَيْلَمٍ يَدْعُوهُمْ.

(۳۳۷۳۱) حضرت ابوصخر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے دیلم والوں کو خط لکھ کر انہیں اسلام کی دعوت دی۔

(۳۳۷۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا قَاتَلْتُمَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُوهُمْ.

(۳۳۷۳۲) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشادفرمایا: جب تم مشرکین سے قتال کرنے لگو تو پہلے ان کو اسلام کی دعوت دو۔

(۳۳۷۳۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ :بَعَثَ عَلِيٌّ مَعْقِلاً التَّيْمِيَّ إلَى بَنِي نَاجِيَةَ ، فَقَالَ :إذَا أَتَيْتَ الْقَوْمَ فَادْعُوهُمْ ثَلاَثًا.

(۳۳۷۳۳) حضرت ابوالطفیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے حضرت معقل تیمی ؒ کو لشکر دے کر بنوناجیہ قبیلہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: جب تم لوگ اس قوم کے پاس پہنچ جاؤ تو تم ان کو تین بار اسلام کی دعوت دینا۔

(۳۳۷۳٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ أَنَّ عَلِيًّا بَعَثَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ إلَى الْحَرُورِيَّةِ فَدَعَاهُمْ ثَلاَثًا.

(۳۳۷۳۴) حضرت ابوالجہم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے حضرت براء بن عازب ؓ کو خارجیوں کی طرف لشکر دے کر بھیجا تو آپ ؓ نے ان کو تین بار دعوت دی۔

(۳۳۷۳٥) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَبْلَ الْقِتَالِ :كُنَّا نَدْعُوا وَنَدَعُ.

(۳۳۷۳۵) حضرت سلیمان تیمی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعثمان نہدی ؒ نے قتال سے قبل مشرکین کو دعوت دینے کے بارے

میں ارشادفرمایا: کہ ہم ان کودعوت دیتے تھے اور ہم چھوڑ دیتے تھے۔

(٣٣٧٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كُنَّا نَدْعُوا وَنَدَعُ.

(۳۳۷۳۶) حضرت سلیمان تیمی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعثمان ریشید نے ارشاد فرمایا: ہم دعوت دیتے تھے اور چھوڑ دیتے تھے۔

(٣٣٧٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَدْعُوَهُمْ.

(۳۳۷۳۷) حضرت سعید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ریشید نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک پسندیدہ یہی ہے کہ ان کو اسلام کی طرف دعوت دوں۔

(٣٣٧٣٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا قَاتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا قط حَتَّى يَدْعُوَهُمْ. (احمد ۲۳۱۔ دارمی ۲۴۴۴)

(۳۳۷۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی قوم سے قتال نہیں کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اسلام کی دعوت دیتے تھے۔

(٨٩) مَنْ كَانَ يرى أن لاَ يدعوهم

جو شخص مشرکین کو دعوت نہ دینے کی رائے رکھتا ہے

(٣٣٧٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفيَان ، عَنْ مَنْصُورٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ،قَالَ : سَأَلْته عَنِ الدَّيْلَمِ فَقَالَ : قَدْ عَلِمُوا مَا يَدْعُونَ إِلَيْهِ.

(۳۳۷۳۹) حضرت منصور ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ریشید سے دیلم والوں کو دعوت دینے سے متعلق پوچھا: ؟ تو آپ ریشید نے ارشادفرمایا: تحقیق وہ جان چکے ہیں جس بات کی ان کو دعوت دی گئی ہے۔

(٣٣٧٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ لاَ يَدْعُوَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا لَقِيَهُمْ ، وَقَالَ : إِنَّهُمْ قَدْ عَرَفُوا دِينَكُمْ ، وَمَا تَدْعُونَهُمْ إِلَيْهِ.

(۳۳۷۴۰) حضرت قتادہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ارشادفرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ جب مسلمان مشرکین سے ملیں اور ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت نہ دیں۔ اس لیے کہ وہ تمہارے دین کو اور جن باتوں کی طرف تم نے ان کو دعوت دینی ہے وہ اس کو جان چکے ہیں۔

(٣٣٧٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَدُوِّ : هَلْ يُدْعَوْنَ قَبْلَ الْقِتَالِ ، قَالَ : قَدْ بَلَغَهُمُ الإِسْلاَمُ مُنْذُ بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۷۴۱) حضرت ابوھلال ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید سے دشمن کے متعلق پوچھا گیا: کہ کیا ان کو قتال سے قبل

دعوت دی جائے گی؟ آپ ریٹیٹیلہ نے فرمایا: جب سے اللہ رب العزت نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے تحقیق ان تک اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہے۔

(۹۰) فِي الإِغارةِ عليهِم وتبييتِهِم بِاللّيلِ

ان پر حملہ کرنے اور رات کو اچانک حملہ کرنے کا بیان

(۳۳۷٤۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيَّ :أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَنَعَمُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ ، وَكَانَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِمَّا أَصَابَ ، قَالَ :وَكُنْتُ فِي الْخَيْلِ.

(بخاری ۲۵۴۱۔ مسلم ۱۳۵۶)

(۳۳۷۴۲) حضرت ابن عون ریٹیٹیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع ریٹیٹیلہ کو خط لکھ کر مشرکین کو دعوت دینے سے متعلق پوچھا: تو آپ ریٹیٹیلہ نے میری طرف جواب لکھا کہ حضرت ابن عمر ریٹیٹیلہ نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق پر حملہ کیا اس حال میں کہ وہ لوگ غافل تھے، اور ان کے مویشی پانی سے سیراب ہو رہے تھے۔ اور حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا وہاں سے ملنے والے مالِ غنیمت میں سے تھیں۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میں گھوڑوں میں تھا۔

(۳۳۷٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ الْيَمَامِيِّ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ هَوَازِنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا مَاءً لِبَنِي فَزَارَةَ فَعَرَّسْنَا حَتَّى إذَا كان عِنْدَ الصَّبَاحِ شَنَنَّاهَا عَلَيْهِمْ غَارَةً. (مسلم ۱۳۷۵۔ ابو داؤد ۲۵۸۹)

(۳۳۷۴۳) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قبیلہ ہوازن پر لشکر کشی کی ہم لوگ بنو فزارہ کی پانی کی جگہ پر آئے اور ہم نے وہاں رات گزاری۔ یہاں تک کہ جب صبح کا وقت آ گیا تو ہم نے اچانک ان پر حملہ کر دیا۔

(۳۳۷٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الأَخْضَرِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَرْيَةٍ ، يُقَالَ لَهَا يُبْنَى ، فَقَالَ :ائْتِهَا صَبَاحًا ، ثُمَّ حَرِّقْ.

(ابو داؤد ۲۶۰۹۔ احمد ۲۰۵)

(۳۳۷۴۴) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک بستی کی طرف بھیجا جس کا نام یبنیٰ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم صبح کے وقت وہاں پہنچنا پھر اس کو جلا دینا۔

(۳۳۷٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ

هَوَازِنَ فَأَتَيْنَا أَهْلَ مَاءٍ فَبَيَّتْنَاهُمْ فَقَتَلْنَا مِنْهُمْ تِسْعَةً ، أَوْ سَبْعَةً أَهْلَ أَبْيَاتٍ.

(۳۳۷۴۵) حضرت ایاس بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سلمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قبیلہ ہوازن پر لشکر کشی کی، ہم لوگ ان کی پانی کی جگہوں پر آئے ہم نے وہاں رات گزاری ہم نے وہاں مقیم نو یا سات افراد کو قتل کر دیا۔

(۳۳۷٤٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَى إِلَيْهَا لَيْلا ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَرَقَ قَوْمًا لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ. (بخاری ۳۷۱۔ مسلم ۱۰۴۴)

(۳۳۷۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف چلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں رات کے وقت پہنچے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے پاس رات کے وقت پہنچتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر حملہ نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کر لیتے۔

(۳۳۷٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : كُنَّا نُغِيرُ عَلَيْهِمْ فَنُصِيبُ مِنْهُمْ ، وَأَبُو مُوسَى يَسْمَعُ أَصْوَاتَنَا.

(۳۳۷۴۷) حضرت ابو عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے فرمایا: کہ ہم لوگ مشرکین پر حملہ کرتے تھے اور ہم ان سے مال حاصل کر لیتے تھے۔ اس حال میں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہماری آواز سن رہے ہوتے تھے۔

(۳۳۷٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَكْتُبُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ يَنْهَاهُمْ عَنْ إِغَارَةِ الشِّتَاءِ.

(۳۳۷۴۸) حضرت نضر بن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اجناد کے امراء کو خط لکھ کر ان کو سردیوں میں حملہ کرنے سے روکتے تھے۔

(۹۱) مَنْ قَالَ إذا سمعت الأذان فأمسِكْ عن القِتالِ

جو یوں کہے: جب تم اذان کی آواز سنو تو قتال سے رک جاؤ

(۳۳۷٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، قَالَ لَهُمْ : إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا ، أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلاَ تَقْتُلُوا أَحَدًا. (ابو داؤد ۲۶۲۸۔ ترمذی ۱۵۴۹)

(۳۳۷۴۹) قبیلہ مزینہ کے ایک شخص اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو بھیجتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان

سے فرماتے تھے: جب تم مسجد دیکھو یا تم مؤذن کی آواز سنو تو تم کسی کو قتل مت کرو۔

(۳۳۷۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَرَقَ قَوْمًا فإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ. (بخاری ۶۱۰۔ احمد ۲۳۶)

(۳۳۷۵۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت کسی قوم کے پاس آتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان سنتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قتال سے رک جاتے۔

(۳۳۷۵۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَهْلِ الرِّدَّةِ ، قَالَ : اجْلِسُوا قَرِيبًا ، فَإِنْ سَمِعْتُمَ النِّدَاءَ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَإِلاَّ فَأَغِيرُوا عَلَيْهِمْ.

(۳۳۷۵۱) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب کوئی لشکر مرتدین کی طرف بھیجتے تو فرماتے: تم لوگ بستی کے قریب ہو کر بیٹھ جانا، پس اگر سورج طلوع ہونے تک اذان کی آواز سن لو تو ٹھیک ورنہ تم ان پر حملہ کر دینا۔

(۹۲) فِي قِتالِ العدوِّ أيّ ساعةٍ يستحبّ ؟

دشمن سے لڑائی کرنے کا بیان کہ کس وقت قتال کرنا مستحب ہے

(۳۳۷۵۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ كَاتِبِ عُبَيْدِ اللهِ صَدَاقَةٌ وَمَعْرِفَةٌ ، فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنْ يَنْسَخَ لِي رِسَالَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَسْأَلُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ، وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ ، وَكَانَ يَنْتَظِرُ ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ نَهَدَ إِلَى عَدُوِّهِ.

(۳۳۷۵۲) حضرت ابو حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے ایک شیخ نے فرمایا: کہ میرے اور حضرت عبید اللہ کے کاتب کے درمیان دوستی اور جان پہچان تھی۔ میں نے اس کی طرف خط لکھا کہ وہ مجھے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا وہ خط لکھ دے جس میں انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم دشمن سے ملاقات کا سوال مت کرو۔ اور جب تمہاری دشمن سے ملاقات ہو جائے تو صبر کرو، اور جان لو کہ بے شک جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار فرماتے تھے۔ جب سورج ڈھل جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن پر حملہ فرما دیتے۔

(۳۳۷۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالاَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيّ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ : شهدت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقِتَالِ لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ إِلَى أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَتَنَزَّلَ النَّصْرُ. (ابو داؤد ۲۶۴۸۔ ترمذی ۱۶۱۳)

(۳۳۷۵۳) حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے ابتدائی حصہ میں قتال نہیں فرمایا۔ اور قتال کو سورج کے ڈھل جانے، ہوا کے چلنے اور مدد کے نازل ہونے تک مؤخر فرمایا۔

(۹۳) من جعل السّلب لِلقاتِلِ

جو شخص مقتول کا چھینا ہوا مال قاتل کا حق قرار دے

(٣٣٧٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ ابْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلَبُ. (ابن ماجه ٢٨٣٨۔ احمد ١٢)

(۳۳۷۵۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قتل کرے تو مقتول کا مال قتل کرنے والے کے لیے ہی ہوگا۔

(٣٣٧٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلَبُ. (بخاری ٣٠٥١۔ ابوداؤد ٢٦٤٦)

(۳۳۷۵۵) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قتل کرے تو مقتول کا مال قاتل کا ہی ہوگا۔

(٣٣٧٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ : مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً فَلَهُ سَلَبُهُ ، فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلاً فَأَخَذَ أَسْلاَبَهُمْ. (ابوداؤد ٢٧١٢۔ احمد ١١٤)

(۳۳۷۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین والے دن ارشاد فرمایا: جو شخص کسی آدمی کو قتل کرے گا تو مقتول کا مال اسی کو ملے گا، پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمیوں کو قتل کیا اور ان کا مال لے لیا۔

(٣٣٧٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَتَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَأَخَذْت سَيْفَهُ ، وَكَانَ سَيْفُهُ يُسَمَّى ذَا الْكَتِيفَةِ ، قَالَ : وَقُتِلَ أَخِي عُمَيْرٌ ، فَجِئْت بِالسَّيْفِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اذْهَبْ فَاطْرَحْهُ فِي الْقَبَضِ : فَرَجَعْت وَبِي مَا لاَ يَعْلَمُهُ إِلاَّ اللَّهُ مِنْ قَتْلِ أَخِي وَأَخْذِ سَلَبِي ، فَمَا لَبِثْت إِلاَّ قَلِيلاً حَتَّى نَزَلَتْ سُورَةُ الأَنْفَالِ ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَقَالَ : اذْهَبْ فَخُذْ سَيْفَك. (احمد ١٨٠)

(۳۳۷۵۷) حضرت محمد بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب غزوہ بدر کا دن تھا تو میں نے حضرت سعید بن عاصی کو قتل کیا اور میں نے اس کی تلوار لے لی اور اس کی تلوار کا نام ذوالکتیفہ تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہ میرے بھائی عمیر کو بھی قتل کر دیا گیا تھا۔ پس میں تلوار لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور اس تلوار کو مقبوضہ مال غنیمت میں ڈال دو۔ پس میں لوٹا اس حال میں کہ میرے دل میں میرے بھائی کے قتل اور مقتول کا مال لینے سے متعلق جو بات تھی وہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ میں تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ اتنے میں سورۃ الانفال نازل ہوگئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: جاؤ اپنی تلوار لے لو۔

(۳۳۷۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :غَزَا ابْنُ عُمَرَ الْعِرَاقَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :بَلَغَنِي أَنَّكَ بَارَزْتَ دِهْقَانًا ، قَالَ :نَعَمْ ، فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ فَنَفَّلَهُ سَلَبَهُ.

(۳۳۷۵۸) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عراق میں جنگ کے لیے تشریف لے گئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے ایک جاگیردار سے مقابلہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس پر تعجب ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو اس مقتول کا مال بطور زائد دیا۔

(۳۳۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شَبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :بَارَزْتُ رَجُلاً يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ مِنَ الأَعَاجِمِ فَقَتَلْته وَأَخَذْت سَلَبَهُ ، فَأَتَيْت سَعْدًا ، فَخَطَبَ سَعْدٌ أَصْحَابَهُ ، ثُمَّ قَالَ :هَذَا سَلَبُ شَبْرٍ ، لَهُوَ خَيْرٌ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، وَإِنَّا قَدْ نَفَّلْنَاهُ إِيَّاهُ.

(۳۳۷۵۹) حضرت اسود بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شبر بن علقمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے جنگ قادسیہ کے دن اہل عجم میں سے ایک آدمی کے ساتھ مقابلہ کیا اور میں نے اس کو قتل کر دیا اور اس کا مال لے لیا پھر میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے خطاب کیا اور فرمایا: یہ شبر کا مال ہے۔ اور یہ بارہ ہزار درہم سے بہتر ہے۔ اور یقیناً ہم نے یہ مال ان کو بطور زائد دے دیا۔

(۳۳۷۶۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَهِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : بَارَزَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ ، وَقَالَ هِشَامٌ :حَمَلَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى مَرْزُبَانِ الزَّارَةِ يَوْمَ الزَّارَةِ ، وَطَعَنَهُ طَعْنَةً دَقَّ قَرَبُوسَ سَرْجِهِ فَقَتَلَهُ وَسَلَبَهُ سِوَارَيْهِ وَمِنْطَقَتَهُ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا صَلَّى عُمَرُ الصُّبْحَ ، ثُمَّ أَتَانَا ، فَقَالَ :أَثَمَّ أَبُو طَلْحَةَ ؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :إِنَّا كُنَّا لاَ نُخَمِّسُ السَّلَبَ ، وَإِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ مَالٌ فَخُمُسُهُ فَبَلَغَ سِتَّةَ آلاَفٍ ، بَلَغَ ثَلاَثِينَ أَلْفًا ، قَالَ مُحَمَّدٌ :فَحَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ أَوَّلُ سَلَبٍ خُمِّسَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۳۷۶۰) حضرت عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ حضرت ابن عون اور حضرت ھشام ان دونوں سے اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عون نے یوں فرمایا کہ حضرت براء بن مالک رحمہ اللہ نے مقابلہ کیا اور حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن مالک رحمہ اللہ نے جنگ زارہ کے دن مرزبان زارہ پر حملہ کر دیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو نیزہ مارا جو اس کی زین کے ابھرے ہوئے کنارے میں گھس گیا اور وہ مرگیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے کنگن اور کمر بند لے لیے۔ آپ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ جب ہم واپس لوٹے تو حضرت عمر رضی اللہ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ رضی اللہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور پوچھا کہ کیا ابوطلحہ یہاں ہیں؟ اتنے میں حضرت ابوطلحہ آپ رضی اللہ کے پاس نکل آئے تو آپ رضی اللہ نے فرمایا: یقیناً ہم مقتول کے مال میں سے خمس نہیں لیتے۔ لیکن براء کے مقتول کا سامان بہت زیادہ مال ہے پس آپ رضی اللہ نے اس میں سے خمس وصول کیا جو چھ ہزار بنا اس لیے کہ اس کی کل قیمت تیس ہزار تھی۔ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ نے مجھ سے بیان کیا: کہ اسلام میں یہ پہلا مقتول سے چھینا ہوا سامان تھا جس میں سے خمس وصول کیا گیا۔

(۳۳۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ السَّلَبُ لاَ يُخَمَّسُ ، فَكَانَ أَوَّلُ سَلَبٍ خُمِّسَ فِي الإِسْلاَمِ سَلَبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ ، وَكَانَ حَمَلَ عَلَى مَرْزُبَانِ الزَّارَةِ فَطَعَنَهُ بِالرُّمْحِ حَتَّى دَقَّ قَرَبُوسَ السَّرْجِ ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَيْهِ فَقَطَعَ مِنْطَقَتَهُ وَسِوَارَيْهِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ صَلَّى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَلاَةَ الْغَدَاةِ ، ثُمَّ أَتَانَا ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَثَمَّ أَبُو طَلْحَةَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّا كُنَّا لاَ نُخَمِّسُ السَّلَبَ ، وَإِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ مَالٌ وَإِنِّي خَامِسُهُ ، فَدَعَا الْمُقَوِّمِينَ فَقَوَّمُوا ثَلاَثِينَ أَلْفًا فَأَخَذَ مِنْهَا سِتَّةَ آلاَفٍ.

(۳۳۷۶۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ مقتول سے چھینے ہوئے مال میں سے خمس وصول نہیں کیا جاتا تھا۔ اسلام میں سب سے پہلا خمس جو مقتول کے مال سے لیا گیا وہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ کے مقتول کے سامان سے لیا گیا۔ اس طرح کہ آپ رضی اللہ نے مرزبان زارہ پر حملہ کیا اور آپ رضی اللہ نے اس کو نیزہ مارا جو اس کی زین کے ایک سرے میں گھس گیا۔ پھر آپ رضی اللہ اس کے پاس آئے اور اس کی کمر بند اور اس کے کنگنوں کو کاٹ کر اتار لیا۔ آپ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ واپس آئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ رضی اللہ ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کرنے کے بعد پوچھا: کہ کیا ابوطلحہ یہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں ہوں۔ اور وہ حضرت عمر رضی اللہ کے پاس نکل آئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا: ہم مقتول سے چھینے ہوئے مال میں سے خمس نہیں لیتے۔ اور یقیناً براء کے مقتول کا سامان بہت بڑا مال ہے۔ یقیناً میں اس کا خمس لوں گا۔ پس آپ رضی اللہ نے قیمت لگانے والوں کو بلایا تو انہوں نے اس کی تیس ہزار قیمت لگائی۔ آپ رضی اللہ نے اس میں سے چھ ہزار وصول کر لیے۔

(۳۳۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : حدَّثْتُ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ قَتَلْت قَتِيلاً ذا سلب ، ثُمَّ أَجْهَضَنِي عَنْهُ الْقِتَالُ فَمَا أَدْرِي مَنْ سَلَبَهُ ، قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ : صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ قَتَلَ قَتِيلاً فَسَلَبْتُهُ فَأَرْضِهِ عَنِّي ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : لاَ وَاللهِ لاَ تَفْعَلْ ، تَنْطَلِقُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنْهُ تُقَاسِمُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَدَقَ ادْفَعْ إِلَيْهِ سَلَبَهُ.

(بخاری ۲۱۰۰۔ مسلم ۱۳۷۰)

(۳۳۷۶۲) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس مقتول کا مال قاتل کا ہوگا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک بہت سامان والے شخص کو قتل کیا تھا پھر لڑائی نے مجھے اس سے مشغول کر دیا۔ میں نہیں جانتا کہ کس نے اس کا سامان اتار لیا؟ مکہ کا ایک شخص کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے سچ کہا: تحقیق اس نے ایک شخص کو قتل کیا تھا پس میں نے اس کا سامان اتار لیا اب آپ رضی اللہ عنہ اس کو میری طرف سے خوش کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کریں گے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے شیروں میں سے ایک کا مال دوسروں میں تقسیم فرما دیں گے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر نے سچ کہا: تم اس کا سامان اسے دے دو۔

(۳۳۷۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَارَزْت رَجُلاً فَقَتَلْته ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ هَذَا ؟ قَالُوا ابْنُ الأَكْوَعِ ، قَالَ : لَهُ سَلَبُهُ. (مسلم ۴۵۔۱۳۷۴۔ ابو داؤد ۲۶۴۷)

(۳۳۷۶۳) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے ایک آدمی سے مقابلہ کیا اور میں نے اسے قتل کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس شخص کو کس نے قتل کیا؟ لوگوں نے کہا: ابن اکوع نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مقتول کا مال ابن اکوع کے لیے ہوگا۔

(۳۳۷٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ الزُّبَيْرَ بَارَزَ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، قَالَ : فَنَفَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ. (عبدالرزاق ۹۴۷۷۔ طحاوی ۲۲٦)

(۳۳۷۶۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے مقابلہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقتول کا مال انہیں بطور زائد کے دیا۔

(۳۳۷٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أبيه ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : نَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ، يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ. (ابو داؤد ۲۷۱٦۔ ابو یعلی ۵۲۰۹)

(۳۳۷۶۵) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ابو جہل کی تلوار زائد مال کے طور پر دے دی۔

(۳۳۷٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ شَبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقَادِسِيَّةِ قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ فَدَعَا إلى المبارزة فذكر من عظمه فقام إليه رجل قصير يقال له شبر بن علقمة قَالَ : فقال به الفارسي هَكَذَا ، يَعْنِي احْتَمَلَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ الأَرْضَ فَصَرَعَهُ ، قَالَ : فَأَخَذَ شَبْرٌ خِنْجَرًا كَانَ مَعَ الْفَارِسِيِّ ، فَقَالَ به فِي بَطْنِهِ هكذا ، يَعْنِي فَخَضْخَضَهُ ، ثُمَّ انْقَلَبَ عَلَيْهِ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ

بِسَلَبِهِ إِلَى سَعْدٍ فَقُوِّمَ اثْنَیْ عَشَرَ أَلْفًا فَنَفَّلَهُ إِيَّاهُ.

(۳۳۷۶۶) حضرت اسود بن قیس العبدی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شبر بن علقمہ ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ جب جنگ قادسیہ کا دن تھا تو اہل فارس میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے مقابلہ کے لیے للکارا اور اپنی بڑائی بیان کی۔ تو ایک چھوٹا سا آدمی جس کو شبر بن علقمہ کہتے ہیں۔ وہ کھڑا ہوا۔ اس پر اس ایرانی نے کہا: یہ آدمی یعنی اس نے غصہ کا اظہار کیا پھر اس نے اس شخص کو زمین پر گرایا اور پچھاڑ دیا۔ اتنے میں شبر نے خنجر پکڑا جو اس ایرانی کے پاس تھا۔ اور اس کے پیٹ میں اس کو گاڑ دیا اس طرح کر کے اس دوران حضرت شبر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر دکھلایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کے اوپر آ گئے اور اس کو قتل کر دیا۔ پھر آپ اس سے چھینا ہوا مال لے کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے اس کی بارہ ہزار قیمت لگائی اور یہ مال آپ رضی اللہ عنہ کو بطور زائد کے عطا کر دیا۔

(۳۳۷٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ : لَمْ نَزَلْ نَسْمَعُ مُنْذُ قَطُّ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ فَقَتَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ فَإِنَّ سَلَبَهُ لَهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ فَإِنَّهُ لاَ يُدْرَى مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً.

(۳۳۷۶۷) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے نافع ریشید کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ بچپن سے ہمیشہ یوں ہی سنتے آئے ہیں کہ جب مسلمان اور کفار کا آمنا سامنا ہو پھر مسلمانوں کا ایک آدمی کفار کے ایک آدمی کو قتل کر دے تو اس مقتول کا سامان قتل کرنے والے کا ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ جنگ کی شدت میں ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے کس کو قتل کیا ہے۔

(۳۳۷٦٨) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، عَنِ السَّلَبِ ، قَالَ : لاَ سَلَبَ إِلاَّ مِنَ النَّفْلِ ، وَفِي النَّفْلِ الْخُمُسُ.

(۳۳۷۶۸) حضرت قاسم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مال سلب کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سلب کا مال تو زائد عطیہ ہے، اور زائد عطیہ میں خمس ہوتا ہے۔

(٩٤) فِيمَا يمتنع بِهِ مِن القتلِ وما هو وما يحقِن الدّم ؟

ان چیزوں کا بیان جو قتل سے روکتی ہیں۔ اور وہ چیزیں کیا ہیں؟ اور جو چیزیں جان کو محفوظ کرتی ہیں

(۳۳۷٦٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوها : عَصَمُوا بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ.

(۳۳۷۶۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ پس جب ان لوگوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا۔ تو

انہوں نے ایسا کرنے سے اپنے مال اور اپنی جانوں کو محفوظ کرلیا اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۳۳۷۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ وَحَّدَ اللَّهَ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ.

(۳۳۷۷۰) حضرت طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اللہ کی وحدانیت بیان کی اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے ان کو نہ مانا تو اس کا مال اور اس کی جان حرام ہوگئی اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۳۳۷۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ : فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ وَقَدْ نَذِرُوا بِنَا ، قَالَ : فَخَرَجْنَا فِي آثَارِهِمْ فَأَدْرَكْت رَجُلاً مِنْهُمْ فَجَعَلْتُ إِذَا لَحِقْته قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، قَالَ : فَظَنَنْت أنه إِنَّمَا يَقُولُهَا فَرَقًا ، قَالَ : فَحَمَلْت عَلَيْهِ فَقَتَلْته فَعَرَضَ فِي نَفْسِي مِنْ أَمْرِهِ ، فَذَكَرْت ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، ثُمَّ قَتَلْتَهُ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَمْ يَقُلْهَا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ ، إِنَّمَا قَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ : فَقَالَ : قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، ثُمَّ قَتَلْتَهُ فَهَلاَّ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّهُ إِنَّمَا قَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ أُسَامَةُ : فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ : قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، ثُمَّ قَتَلْته حَتَّى وَدِدْت أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْت إِلاَّ يَوْمَئِذٍ.

(۳۳۷۷۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبیلہ جھینہ کی طرف بھیجا۔ پس ہم نے اس قوم کے پاس صبح کی، اور وہ لوگ ہم سے چوکنا ہوگئے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ان لوگوں کا پیچھا کیا تو ان میں سے ایک آدمی کو میں نے پکڑ لیا جیسے ہی میں اس سے ملا اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا میں نے گمان کیا کہ اس نے یہ کلمہ خوف سے پڑھا ہے۔ پس میں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو قتل کردیا۔ پھر میرے دل میں اس کا خیال آیا تو میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا پھر بھی تم نے اس کو قتل کردیا؟! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے یہ کلمہ دل سے نہیں پڑھا تھا بلکہ اس نے یہ کلمہ اسلحہ کے خوف سے پڑھا تھا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا۔ پھر تم نے اس کو قتل کردیا۔ تم نے اس کا دل کیوں نہیں پھاڑ ڈالا۔ یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جاتا کہ اس نے یہ کلمہ اسلحہ کے خوف سے پڑھا ہے؟! حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مجھے یہ کہتے رہے کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا پھر بھی تم نے اس کو قتل کردیا! یہاں تک کہ میری خواہش ہوئی کہ میں اسلام نہ لایا ہوتا مگر آج ہی کے دن!۔

(۳۳۷۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ.

(۳۳۷۷۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لشکر کے ساتھ بھیجا۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث نقل فرمائی۔

(٣٣٧٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ ، أن أباه أوسًا أَخْبَرَهُ قَالَ : إِنَّا لَقُعُودٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا وَيُذَكِّرُنَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اذْهَبُوا فَاقْتُلُوهُ ، فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَ : هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : اذْهَبُوا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ ، وَإِنَّمَا أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرُمَ عَلَيَّ دِمَائُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ.

(۳۳۷۷۳) حضرت اولیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وعظ ونصیحت فرمار ہے تھے۔ کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا: اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور اس کو قتل کر دو۔ جب وہ آدمی واپس جانے کے لیے پلٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اس کا راستہ خالی چھوڑ دو اس لیے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ اور جب انہوں نے ایسا کرلیا تو مجھ پر ان کی جانیں اور ان کا مال حرام ہوگیا۔

(٣٣٧٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ : (إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ).

(۳۳۷۷۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں: جب انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو محفوظ کرلیا مگر اللہ کے حق کی وجہ سے۔ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت کرنے والے ہیں، اور آپ نہیں ہیں ان پر جبر کرنے والے۔

(٣٣٧٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، حَرُمَتْ عَلَيَّ دِمَائُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ.

(۳۳۷۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ جب انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو مجھ پر ان کی جانیں اور ان کا مال حرام ہو گیا مگر اللہ کے کسی حق کی وجہ سے، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۳۳۷۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : خَرَجَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ فِي سَرِيَّةٍ ، قَالَ : فَمَرُّوا بِرَجُلٍ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَأَرَادُوا قَتْلَهُ ، فَقَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَقَتَلَهُ مِقْدَادٌ ، فَقِيلَ لَهُ : قَتَلْتَهُ وَهُوَ يَقُولُ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَقَالَ : الْمِقْدَادُ : وَدَّ لَوْ فَرَّ بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمَ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : الْغُنَيْمَةُ ﴿فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ﴾ ، قَالَ : تَكْتُمُونَ إِيمَانَكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ﴾ فَأَظْهَرُوا الإِسْلاَمَ ﴿فَتَبَيَّنُوا﴾ وَعِيدَ اللهِ ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾.

(۳۳۷۷۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کسی لشکر میں نکلے۔ یہ لوگ کسی آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنی چند بھیڑ بکریوں کے پاس تھا ان لوگوں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو اس شخص نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا۔ پھر بھی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا حالانکہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ رہا تھا؟ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ چاہتا تھا کہ اپنے گھر والوں اور مال کو لے کر بھاگ جائے۔ جب یہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نکلو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو تمہیں سلام کرے کہ تو مومن نہیں ہو۔ کیا تم حاصل کرنا چاہتے ہو ساز و سامان دنیاوی زندگی کا؟ (حیاۃ دنیا سے مراد بھیڑ بکریوں کا ریوڑ ہے) تو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں۔ ایسے تو تم اسلام سے پہلے تھے (یعنی تم مشرکین سے اپنا ایمان چھپاتے تھے) پھر اللہ نے تم پر احسان کیا (یعنی اسلام کو ظاہر کیا) لہٰذا خوب تحقیق کر لیا کرو۔ (اللہ کی وعید کی) بے شک اللہ ہر اس بات سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

(۳۳۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا : مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلاَّ لِيَتَعَوَّذَ مِنكُمْ فَعَمَدُوا إِلَيْهِ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غَنَمَهُ فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمَ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۳۷۷۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ قبیلہ بنو سلیم کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے صحابہ کے ایک گروہ کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ اس کے پاس بکریوں کا ریوڑ تھا۔ اس نے ان لوگوں پر سلام کہا: تو کچھ لوگوں نے کہا: کہ اس شخص نے تمہیں سلام نہیں کیا مگر اس وجہ سے کہ وہ خود کو تم سے محفوظ رکھے۔ پس یہ لوگ اس کے پیچھے گئے اور اس شخص کو قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں پھر وہ اس مال کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نکلو اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو تمہیں سلام کرے کہ تم مومن نہیں ہے۔ کیا تم حاصل کرنا چاہتا ہو ساز و سامان دنیاوی زندگی کا؟ تو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں۔ آیت کے آخر تک۔

(۳۳۷۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۷۷۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔ مگر راوی نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے۔ فأتوا بها النبی ﷺ.

(۳۳۷۷۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْت إِنْ لَقِيت رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ، ثُمَّ لاَذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ ، فَقَالَ : أَسْلَمْت لِلَّهِ ، أَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا ، فَقَالَ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقْتُلْهُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ قَطَعَ يَدِي ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا أَفَأَقْتُلُهُ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْته فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ الْكَلِمَةَ الَّتِي قَالَ.

(۳۳۷۷۹) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی کیا رائے ہے اس بارے میں کہ اگر میں کفار کے ایک آدمی سے ملا پھر اس نے مجھ سے لڑائی کی۔ اور میرے ایک ہاتھ پر تلوار سے وار کیا اور اس کو کاٹ دیا پھر وہ درخت کی آڑ میں مجھ سے پناہ مانگتا ہے اور کہتا ہے۔ میں اللہ کے لیے اسلام لایا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں ایسا کہنے کے بعد اس کو قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل مت کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا پھر وہ کاٹنے کے بعد کلمہ پڑھتا ہے کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل مت کرنا۔ اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو وہ شخص تمہارے مرتبہ پر ہوگا۔ جس مرتبہ پر تم اس کو قتل کرنے سے پہلے تھے۔ اور تم اس کے مرتبہ پر ہو گے جس مرتبہ پر وہ یہ کلمہ جو اس نے پڑھا ہے اس کے پڑھنے سے پہلے تھا۔

(۳۳۷۸۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ : جَاءَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِلَيَّ وَإِلَى صَاحِبٍ لِي ، فَقَالَ : هَلُمَّا فَإِنَّكُمَا أَشَبُّ مِنِّي وَأَوْعَى لِلْحَدِيثِ مِنِّي ، قَالَ : فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا بِشْرَ

بْنَ عَاصِمِ اللَّيْثِيَّ ، فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ :حَدِّثْ هَذَيْنِ حَدِيثَك ، فقَالَ :حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَغَارَتْ عَلَى الْقَوْمِ فَشَذَّ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ مَعَهُ سَيْفٌ شَاهِره، فَقَالَ :الشَّاذُّ مِنَ الْقَوْمِ، إِنِّي مُسْلِمٌ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ، قَالَ :فَضَرَبَهُ فَقَتَلَهُ، فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلاً شَدِيدًا فَبَلَغَ الْقَاتِلَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ ، قَالَ الْقَاتِلُ :وَاللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا قَالَ الَّذِي ، قَالَ إِلاَّ تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ ، فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصْبِرْ أَنْ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ تُعْرَفُ الْمَسَائَةُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ أَبَى عَلَيَّ فِيمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۳۳۷۸۰) حضرت حمید بن ھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ میرے پاس اور میرے ایک ساتھی کے پاس تشریف لائے ،اور فرمایا: تم دونوں آؤ اس لیے کہ تم دونوں مجھ سے زیادہ جوان ہو اور مجھ سے زیادہ حدیث کو محفوظ کرنے والے ہو راوی کہتے ہیں: ہم دونوں چلے یہاں تک کہ ہم لوگ حضرت بشر بن عاصم لیثی رحمہ اللہ کے پاس آئے۔ حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنی بات ان دونوں کو بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا؛ کہ حضرت عقبہ بن مالک لیثی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو اس لشکر نے ایک قوم پر حملہ کر دیا پس ایک آدمی قوم سے الگ ہو گیا اور لشکر والوں میں سے ایک آدمی نے اس کا پیچھا کیا اس حال میں کہ اس کے پاس سونتی ہوئی تلوار تھی۔ پس قوم سے الگ ہونے والا شخص کہنے لگا: بلاشبہ میں مسلمان ہوں۔ پس اس نے اس کی بات پر غور نہیں کیا اور اس پر حملہ کر دیا اور قتل کر دیا پھر یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائی گئی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت بات کہی۔ جب قاتل کو یہ خبر پہنچی تو اس درمیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو قاتل نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم اس نے ایسا نہیں کہا تھا مگر صرف قتل سے بچنے کے لیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور اس کے ساتھ جو لوگ ملے ہوئے تھے ان سے اعراض کیا۔ اس شخص نے دو مرتبہ ایسا کہا: ہر مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے اعراض کیا۔ اس نے بھی صبر نہیں کیا تیسری مرتبہ یہ بات کہنے سے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے کے ساتھ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انکار فرمایا مومن کو قتل کرنے والے کے بارے میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار دہرائی۔

(۳۳۷۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ أُقَاتِلُهُمْ وَأَدْعُوهُمْ ، فَإِذَا قَالُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ حَرُمَتْ عَلَيْكُمْ أَمْوَالُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ.

(۳۳۷۸۱) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تا کہ میں ان سے قتال کروں اور میں ان کو

اسلام کی طرف بلاؤں۔ اور جب انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا۔ تو تم پر ان کے اموال اور ان کی جانیں حرام ہوگئیں۔

(۳۳۷۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : لَمَّا ارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ أَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُجَاهِدَهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَرُمَ مَالُهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : لأُقَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ ، وَاللهِ لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى أَجْمَعَهُمَا قَالَ عُمَرُ : فَقَاتَلْنَا مَعَهُ ، فَكَانَ رُشْدًا ، فَلَمَّا ظَفِرَ بِمَنْ ظَفِرَ بِهِ مِنْهُمْ ، قَالَ : اخْتَارُوا مِنِّي خَصْلَتَيْنِ : إِمَّا حَرْبًا مُجَلِّيَةً وَإِمَّا الْخِطَّةَ الْمُخْزِيَةَ ، فَقَالُوا : هَذِهِ الْحَرْبُ الْمُجَلِّيَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَمَا الْخِطَّةُ الْمُخْزِيَةُ ؟ قَالَ : تَشْهَدُونَ عَلَى قَتْلاَنَا أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَعَلَى قَتْلاَكُمْ أَنَّهُمْ فِي النَّارِ فَفَعَلُوا .

(۳۳۷۸۲) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مرتد ہوئے وہ لوگ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق کے زمانے میں مرتد ہوئے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے قتال کریں گے حالانکہ تحقیق آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اس کا مال حرام ہوگیا مگر اللہ رب العزت کے ذمہ اس کا حساب ہوگا؟! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں قتال نہ کروں اس شخص سے جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرے؟ اللہ کی قسم! میں ضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو ان دونوں کے درمیان فرق کرے گا۔ یہاں تک کہ میں ان دونوں کو جمع کر دوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس ہم نے ان کے ساتھ قتال کیا اس حال میں کہ وہ واقعی ہدایت پر تھے۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ ان میں سے جتنے بھی لوگوں پر فتح یاب ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ میری طرف سے دو باتیں اختیار کرلو۔ یا تو جلا وطن کرنے والی جنگ یا پھر رسوا کر دینے والی زمین۔ ان لوگوں نے کہا: کہ جلا وطن کر دینے والی جنگ تو ہم سمجھ گئے۔ یہ رسوا کر دینے والی زمین سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ تم ہمارے مقتولین کے بارے میں گواہی دو کہ وہ یقیناً جنت میں ہیں اپنے مقتولین کے بارے میں گواہی دو کہ وہ یقیناً جہنم میں ہیں پس ان لوگوں نے ایسا کیا۔

(۳۳۷۸۳) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ. (بخاری ۳۹۲۔ ابوداؤد ۲۶۳۴)

(۳۳۷۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔

(۹۵) من يُنهى عن قتلِهِ فِي دارِ الحربِ

جن لوگوں کو دار الحرب میں قتل کرنے سے منع کیا گیا

(۳۳۷۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. (بخاری ۳۰۱۴۔ مسلم ۳)

(۳۳۷۸۴) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض غزوات میں ایک عورت مردہ حالت میں پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

(۳۳۷۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ. (احمد ۲۵٦۔ طبرانی ۱۲۰۸۲)

(۳۳۷۸۵) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۳۷۸٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ سَمِعْت رَجُلاً يُحَدِّثُ بِمِنًى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً كُنْتُ فِيهَا ، قَالَ : فَنَهَانَا أَنْ نَقْتُلَ الْعُسَفَاءَ وَالْوُصَفَاءَ.

(احمد ۱۳۔ سعید ۲٦۲۸)

(۳۳۷۸۶) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ وادی منی میں ایک شخص اپنے والد کے حوالہ سے نقل کر رہا تھا کہ اس کے والد نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا: میں بھی اس لشکر میں موجود تھا۔ پس آپ ﷺ نے ہمیں خدمت گاروں اور غلاموں کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۳۷۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ نَهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ. (عبدالرزاق ۹۳۸۵۔ مالك ٤٤٧)

(۳۳۷۸۷) حضرت عبد الرحمٰن بن کعب اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ابن ابی الحقیق کی طرف لشکر روانہ کیا تو آپ ﷺ نے ان کو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۳۷۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، أَوْ جَيْشًا ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا.

(۳۳۷۸۸) حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی سریہ یا لشکر روانہ کرتے تو ارشاد فرماتے: بچوں کو قتل مت کرنا۔

(٣٣٧٨٩)حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ، قَالَ:غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِامْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ ، وَقَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا النَّاسُ، قَالَ فَأَفْرَجُوا لَهُ ، فَقَالَ :مَا كَانَتْ هَذِهِ تُقَاتِلُ فِيمَنْ يُقَاتِلُ ، ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ :انْطَلِقْ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَقُلْ لَهُ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ يَقُولُ :لاَ تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً ، وَلاَ عَسِيفًا. (ابوداؤد ٢٦٦٢۔ احمد ٤٨٨)

(٣٣٧٨٩) حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہمارا گزر ایک مقتولہ عورت پر ہوا اس حال میں کہ لوگ اس کے گرد جمع تھے۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ کشادہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو لڑائی کرنے والوں میں لڑائی نہیں کر رہی تھی! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہا: کہ خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم بچوں اور خدمت گاروں کو ہرگز قتل مت کرو۔

(٣٣٧٩٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْفِزْرِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَحْمِلُ سُفْرَةَ أَصْحَابِي ، وَكُنَّا إِذَا اسْتُنْفِرْنَا نَزَلْنَا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ ، حَتَّى يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَ :انْطَلِقُوا بِسْمِ اللهِ ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ تُقَاتِلُونَ أَعْدَاءَ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، لاَ تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا ، وَلاَ طِفْلاً صَغِيرًا ، وَلاَ امْرَأَةً ، وَلاَ تَغُلُّوا. (ابوداؤد ٢٦٠٧)

(٣٣٧٩٠) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کا توشہ دان اٹھاتا تھا اور جب ہمیں اللہ کے راستہ میں بھیجا جاتا تھا تو ہم لوگ مدینہ کے قریب قیام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے۔ اور فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے راستہ میں چلو...... اللہ کے راستہ میں اللہ کے دشمنوں سے قتال کرنا۔ بہت زیادہ بوڑھے کو قتل مت کرنا۔ نہ ہی چھوٹے بچوں کو، اور نہ ہی عورت کو، اور نہ ہی خیانت کرنا۔

(٣٣٧٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ أَنْ لاَ تَقْتُلُوا امْرَأَةً ، وَلاَ صَبِيًّا ، وَأَنْ تَقْتُلُوا مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِي.

(٣٣٧٩١) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجناد کے امیروں کی طرف خط لکھا کہ وہ عورت اور بچہ کو قتل مت کریں۔ اور جس پر استرا چلتا ہو یعنی بالغ کو قتل کر دیں۔

(٣٣٧٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ :لاَ تَغُلُّوا ، وَلاَ تَغْدِرُوا ، وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَاتَّقُوا اللَّهَ فِي الْفَلاَّحِينَ.

(٣٣٧٩٢) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا: کہ تم خیانت مت کرنا، اور نہ ہی غداری کرنا، اور بچوں کو قتل مت کرنا، اور کسانوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔

(٣٣٧٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَ جُيُوشًا إِلَى الشَّامِ

فَخَرَجَ يَتْبَعُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ، فَقَالَ : إِنِّي أُوصِيكَ بِعَشْرٍ : لاَ تَقْتُلَنَّ صَبِيًّا ، وَلاَ امْرَأَةً ، وَلاَ كَبِيرًا هَرِمًا ، وَلاَ تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْمِرًا ، وَلاَ تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا ، وَلاَ تَعْقِرَنَّ شَاةً ، وَلاَ بقرة إِلاَّ لِمَأْكَلَةٍ ، وَلاَ تُغْرِقَنَّ نَخْلاً ، وَلاَ تَحْرِقَنَّهُ وَلاَ تَغْلُلْ ، وَلاَ تَجْبُنْ.

(۳۳۷۹۳) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجے۔ آپ رضی اللہ عنہ نکلے اور یزید بن ابوسفیان کے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں: تم بچوں کو ہرگز قتل مت کرنا، بچوں کو نہ ہی عورتوں کو اور نہ بہت ہی بوڑھیوں کو، اور تم پھلدار درخت مت کاٹنا۔ اور ہرگز آباد زمین کو برباد مت کرنا۔ اور ہرگز بکری اور گائے کو ذبح مت کرنا مگر صرف کھانے کے لیے۔ اور ہرگز کھجور کے درخت کو اوپر سری سے مت کاٹنا اور نہ ہی اس کو جلانا، اور نہ ہی خیانت کرنا، اور نہ ہی بزدلی دکھانا۔

(۳۳۷۹۴) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يُقْتَلُ فِي الْحَرْبِ الصَّبِيُّ ، وَلاَ الْمَرْأَةُ ، وَلاَ الشَّيْخُ الْفَانِي ، وَلاَ يُحْرَقُ الطَّعَامُ ، وَلاَ النَّخْلُ ، وَلاَ تُخَرَّبُ الْبُيُوتُ ، وَلاَ يُقْطَعُ الشَّجَرُ الْمُثْمِرُ.

(۳۳۷۹۴) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ نہیں قتل کیا جائے گا جنگ میں بچوں کو نہ ہی عورتوں کو اور نہ ہی بہت بوڑھے کو۔ نہ ہی کھانا جلایا جائے گا اور نہ ہی کھجور کے درخت کو، اور گھروں کو برباد بھی نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی پھلدار درخت کو کاٹا جائے گا۔

(۳۳۷۹۵) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقْتَلَ فِي دَارِ الْحَرْبِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالصَّغِيرُ وَالْمَرْأَةُ وَكَانَ يَكْرَهُ لِلرَّجُلِ إِنْ حَمَلَ مِنْ هَؤُلاَءِ شَيْئًا مَعَهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِ أَنْ يُلْقِيَهُ فِي الطَّرِيقِ.

(۳۳۷۹۵) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ دار الحرب میں بہت بوڑھے کو، اور بچوں کو اور عورت کے قتل کیے جانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اور آپ رحمہ اللہ اس بات کو بھی مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنے ساتھ ان میں سے کسی کو اٹھائے پس پھر ان کا اُٹھانا اس پر بھاری ہو جائے تو ان کو راستہ میں پھینک دے۔

(۳۳۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ : عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ ، فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ.

(ابن ماجہ ۲۵۴۱)

(۳۳۷۹۶) حضرت عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطیہ قرظی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ غزوہ بنو قریظہ کے دن ہم لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا گیا پس جس کے زیر ناف بال اگے ہوئے تھے اس کو قتل کر دیا گیا اور جس کے زیر ناف بال نہیں اُگے تھے اس کا راستہ خالی چھوڑ دیا گیا۔

(۳۳۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ هَذِهِ ، فَقَالَ رَجُلٌ :أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرْدَفْتُهَا خَلْفِي فَأَرَادَتْ قَتْلِي فَقَتَلْتُهَا ، فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ. (ابو داؤد ۳۳۳)

(۳۳۷۹۷) حضرت عبد الرحمٰن بن ابو عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مقتولہ عورت پر گزر ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو کس نے قتل کیا؟ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے۔ اس کو میں نے اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا تو اس نے مجھے مارنا چاہا پس میں نے اس کو مار دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دفنانے کا حکم دیا۔

(۳۳۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا صَدَقَةُ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيِّ ، قَالَ :كَتَبْت إلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَسْأَلُهُ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ :﴿وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوا إنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ قَالَ :فَكَتَبَ إلَيَّ إنَّ ذَلِكَ فِي النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَنْصِبِ الْحَرْبَ مِنْهُمْ.

(۳۳۷۹۸) حضرت یحییٰ بن یحییٰ غسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھ کر اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ترجمہ: اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں، اور تم زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف خط لکھ کر جواب دیا اور فرمایا: بے شک یہ آیت عورتوں اور بچوں اور ان لوگوں کے بارے میں ہے جو اُن میں سے جنگ نہیں چھیڑتے۔

(۳۳۷۹۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْكِلاَبِيُّ ، قَالَ : قَامَ أَبُو بَكْرٍ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :أَلاَ لاَ يُقْتَلُ الرَّاهِبُ فِي الصَّوْمَعَةِ.

(۳۳۷۹۹) حضرت ثابت بن حجاج کلابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں میں کھڑے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: خبردار! وہ راہب جو اپنے عبادت خانے میں ہو اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳۸۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَيَقُولُ فِي كِتَابِهِ :إنَّ الْعَالِمَ صَاحِبَ مُوسَى قَدْ قَتَلَ الْوَلِيدَ ، قَالَ :فَقَالَ يَزِيدُ :أَنَا كَتَبْت كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِيَدِي إلَى نَجْدَةَ :إنَّك كَتَبْت تَسْأَلُ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَتَقُولُ فِي كِتَابِكَ :إنَّ الْعَالِمَ صَاحِبَ مُوسَى قَدْ قَتَلَ الْوَلِيدَ ، وَلَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مِنَ الْوِلْدَانِ مَا عَلِمَ ذَلِكَ الْعَالِمُ مِنْ ذَلِكَ الْوَلِيدِ قَتَلْتَهُ ، وَلَكِنَّك لاَ تَعْلَمُ ، قَدْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهِمْ فَاعْتَزِلْهُمْ. (ترمذی ۱۵۵۶۔ مسلم ۱۴۴۴)

(۳۳۸۰۰) حضرت یزید بن ہرمز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر بچوں کو قتل کرنے کے متعلق سوال کیا اور اس نے اپنے خط میں لکھا کہ بلاشبہ ایک جاننے والے نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی تھے۔ انہوں نے بچہ کو قتل کیا تھا؟! یزید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خط نجدہ کی طرف لکھا: کہ تو نے خط لکھ کر بچوں کو قتل کرنے کے متعلق

پوچھا اور اپنے خط میں تو نے کہا کہ بلاشبہ ایک جاننے والے نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی تھے تحقیق انہوں نے بچہ کو قتل کیا تھا؟! اگر تم بھی بچوں کے بارے میں وہ بات جانتے ہوتے تو تم بھی اس کو قتل کر دیتے۔ لیکن تم نہیں جانتے۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پس تم ان سے الگ تھلگ رہو۔

(٣٣٨٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ يَنْهَاهُمْ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَأَمَرَهُمْ بِقَتْلِ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِي.

(۳۳۸۰۱) حضرت اسلم رحمہ اللہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھ کر انہیں عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے منع کیا۔ اور ان کو حکم دیا کہ وہ بالغوں کو قتل کر دیں۔

(٣٣٨٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَقْتُلُونَ تُجَّارَ الْمُشْرِكِينَ.

(۳۳۸۰۲) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مشرکین کے تاجروں کو قتل نہیں کرتے تھے۔

(٣٣٨٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا بَالُ أَقْوَامٍ بَلَغُوا فِي الْقَتْلِ ، حَتَّى قَتَلُوا الْوِلْدَانَ ؟ ! قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : إِنَّمَا هُمْ أَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَلَيْسَ أَخْيَارُكُمْ إِنَّمَا هُمْ أَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ ؟! إِنَّهُ لَيْسَ مَوْلُودٌ يُولَدُ ، إِلاَّ عَلَى الْفِطْرَةِ ، حَتَّى يَبْلُغَ فَيُعَبِّرَ عَنْ نَفْسِهِ ، أَوْ يُهَوِّدَهُ أَبَوَاهُ ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ. (احمد ۴۳۵۔ دارمی ۲۴۶۳)

(۳۳۸۰۳) حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے قتل میں مبالغہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے بچوں کو بھی قتل کر دیا؟! اس پر قوم میں سے ایک شخص بولا: وہ تو مشرکین کے بچے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے میں جو بہترین لوگ ہیں کیا وہ مشرکین کی اولاد میں سے نہیں ہیں؟! بے شک کوئی بھی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر فطرت اسلام پر یہاں تک کہ جب وہ بالغ ہوتا ہے تو اظہار مافی الضمیر کرتا ہے، یا اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔

(٣٣٨٠٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَوْلَى لِبَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جُيُوشَهُ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ. (احمد ۳۰۰۔ بزار ۱۶۷۷)

(۳۳۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکروں کو بھیجتے تو فرماتے کہ عبادت گاہوں میں موجود

لوگوں کو قتل مت کرنا۔

(٣٣٨٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَانَ يُنْهَى عَنْ قَتْلِ الْمَرْأَةِ وَالشَّيْخِ الْكَبِيرِ.

(۳۳۸۰۵) حضرت جویبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ عورت اور بہت بوڑھے کو قتل کرنے سے روکا جاتا تھا۔

(٣٣٨٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي مُطِيعٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَ جَيْشًا ، فَقَالَ : اغْزُوا بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ وَفَاتَهُمْ شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ تَأْتُونَ قَوْمًا فِي صَوَامِعَ لَهُمْ فَدَعُوهُمْ ، وَمَا أَعْمَلُوا أَنْفُسَهُمْ لَهُ ، وَتَأْتُونَ إِلَى قَوْمٍ قَدْ فَحَصُوا عَنْ أَوْسَاطِ رُؤُوسِهِمْ أَمْثَالَ الْعَصْبِ فَاضْرِبُوا مَا فَحَصُوا عَنْهُ مِنْ أَوْسَاطِ رُؤُوسِهِمْ.

(۳۳۸۰۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسے فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو۔ اے اللہ! ان کی موت کو اپنے راستے کی شہادت بنادے پھر فرمایا تم جن لوگوں کو عبادت گاہوں میں عبادت کرتا پاؤ، انہیں کچھ نہ کہو اور جو لوگ تمہارے خلاف جنگ کریں ان کے سر کے درمیان میں مارو۔

(٣٣٨٠٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَحْوَصِ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ وَالشَّيْخِ الْكَبِيرِ الَّذِي لاَ حَرَاكَ بِهِ.

(۳۳۸۰۷) حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں، بچوں اور اس بڑے بوڑھے کو جس میں بالکل دم نہ ہو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(٣٣٨٠٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الغَرِيفِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا. (ابن ماجه ۲۸۵۷۔ احمد ۲۴۰)

(۳۳۸۰۸) حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکر روانہ کرتے تو فرماتے کسی بچہ کو قتل مت کرنا۔

(٩٦) مَنْ رَخَّصَ فِي قتلِ الولدانِ والشّيوخِ

جس نے بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنے میں رخصت دی

(٣٣٨٠٩) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الدَّارِ مِنْ دُورِ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ وَفِيهِمُ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ ، فَقَالَ : هُمْ مِنْهُمْ. (بخاری ۳۰۱۲۔ مسلم ۱۳۶۴)

(۳۳۸۰۹) حضرت صعب بن جثّامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: مشرکین کے گھروں سے اس گھر کے بارے میں جن میں سازشیں کی جاتی ہیں اس حال میں کہ ان میں عورتیں اور بچے بھی ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان ہی میں سے ہیں۔

(٣٣٨١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اقْتُلُوا الشُّيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ.

(ابو داؤد ۲۶۶۳۔ احمد ۱۲)

(۳۳۸۱۰) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو۔ اور جو بچے آغاز جوانی کو پہنچ چکے ہیں ان کو زندہ چھوڑ دو۔

(٣٣٨١١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُونَ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانُ مَا أَعَانَ عَلَيْهِمْ.

(۳۳۸۱۱) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہ ان عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرتے تھے جو ان کے خلاف مدد فراہم کرتے تھے۔

(٣٣٨١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنِ الْعَدُوِّ إِذَا ظُهِرَ عَلَيْهِمْ أَيُقْتَلُ عُلُوجَهُمْ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقْتُلُ الْعُلُوجَ إِذَا ظُهِرَ عَلَيْهِمْ وَيُسْبَوْنَ مَعَ ذَلِكَ.

(۳۳۸۱۲) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے دشمن کے بارے میں سوال کیا کہ جب ان پر غلبہ ہو جائے تو کیا ان کے پیامبر کو بھی قتل کر دیا جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیامبر کو قتل کر دیتے تھے جب ان پر فتح حاصل ہو جاتی۔ اور ان کو قیدی بنا لیتے تھے اس کے ساتھ۔

(٣٣٨١٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ تُقَاتِلُ فَلْتُقْتَلْ.

(۳۳۸۱۳) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب مشرکین میں سے کوئی عورت نکل کر قتال کرے تو تم اس کو قتل کر دو۔

(٩٧) من نهى عنِ التّحرِيقِ بِالنّارِ

جو آگ کے ساتھ جلانے سے روکے

(٣٣٨١٤) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْسِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ، وَقَالَ : إِنْ ظَفِرْتُمْ بِفُلَانٍ وَفُلَانٍ فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ، حَتَّى إِذَا كَانَ الْغَدُ بَعَثَ إِلَيْنَا ، إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ بِتَحْرِيقِ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ وَرَأَيْت أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ ظَفِرْتُمْ بِهِمَا فَاقْتُلُوهُمَا. (بخاری ۳۰۱۶۔ دارمی ۲۴۶۱)

(۳۳۸۱۴) حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا: اگر تمہیں فلاں اور فلاں شخص پر فتحیابی ملے تو ان دونوں آدمیوں کو جلا دینا۔ یہاں تک کہ جب اگلا دن آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف قاصد بھیجا کہ میں نے تمہیں ان دو آدمیوں کے جلانے کا حکم دیا تھا۔ اور میری رائے یہ ہوئی کہ آگ کا عذاب دینا اللہ کے سوا کسی کے لیے مناسب نہیں۔ پس اگر تمہیں ان دونوں پر فتحیابی نصیب ہو تو تم ان دونوں کو قتل کر دینا۔

(۳۳۸۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ نَاسًا أَحْرَقَهُمْ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ بِالنَّارِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ ، وَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

(۳۳۸۱۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ نے ان لوگوں کا ذکر فرمایا جنہیں حضرت علی رضی اللہ نے جلا دیا تھا پھر فرمایا: اگر میں ہوتا تو میں کبھی ان لوگوں کو آگ میں نہ جلاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ تم اللہ کے عذاب کے طریقہ پر عذاب مت دو۔ اور اگر میں ہوتا تو میں ان کو قتل کر دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کر لے تو تم اس کو قتل کر دو۔

(۳۳۸۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُعَذِّبُوا بِالنَّارِ فَإِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّهَا. (ابو داؤد ۲۶۶۸۔ حاکم ۲۳۹)

(۳۳۸۱۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آگ کا عذاب مت دو۔ اس لیے کہ بندے کے پروردگار کے سوا کوئی آگ کا عذاب نہیں دے سکتا۔

(۳۳۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَطَلَبُوا رَجُلاً فَصَعِدَ شَجَرَةً فَأَحْرَقُوهَا بِالنَّارِ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ بِذَلِكَ ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لأُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللهِ ، إِنَّمَا بُعِثْت بِضَرْبِ الرِّقَابِ وَشَدِّ الْوَثَاقِ.

(۳۳۸۱۷) حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا: پس انہوں نے کسی آدمی کو تلاش کیا تو وہ درخت پر چڑھ گیا پس انہوں نے اس درخت کو آگ سے جلا ڈالا جب یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے، اور

آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک مجھے اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ میں اللہ کے عذاب کے طریقے پر عذاب دوں۔ بے شک مجھے بھیجا گیا ہے گردنیں مارنے کے لیے اور مضبوطی سے باندھنے کے لیے۔

(۳۳۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ الْبَزَّازِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حِيَّانَ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ أَنَّهَا أَبْصَرَتْ إِنْسَانًا أَخَذَ قملة، أَوْ بُرْغُوثًا فَأَلْقَاهُ فِي النَّارِ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللهِ.

(۳۳۸۱۸) حضرت عثمان بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے کسی شخص کو دیکھا کہ اس نے جوں یا پسّو کو پکڑا اور اس کو آگ میں ڈال دیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: بے شک کسی کے لیے بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب دے۔

(۳۳۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ تُحْرَقَ الْعَقْرَبُ بِالنَّارِ، وَيَقُولُونَ: مُثْلَةٌ.

(۳۳۸۱۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بچھو کے آگ میں جلانے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ عبرتناک سزا ہے۔

(۳۳۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُرَيث، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَبِي هُبَيْرَةَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُحْرَقَ الْعَقْرَبُ بِالنَّارِ.

(۳۳۸۲۰) حضرت حریث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن عباد ابو ھبیرہ نے بچھو کے آگ میں جلا ڈالنے کو مکروہ سمجھا۔

(۹۸) مَنْ رَخَّصَ فِي التّحرِيقِ فِي أرضِ العدوّ وغيرِها

جس نے دشمن کی زمین یا اس کے علاوہ کسی جگہ میں جلانے میں رخصت دی

(۳۳۸۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ. (احمد ۸۔ بخاری ۳۰۲۱)

(۳۳۸۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درختوں کو کاٹا اور جلا ڈالا۔

(۳۳۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضٍ يُقَالَ لَهَا أُبْنَى، فَقَالَ: ائْتِهَا صَبَاحًا، ثُمَّ حَرِّقْ.

(۳۳۸۲۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی علاقہ میں بھیجا جس کا نام اُبنی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم وہاں صبح پہنچنا پھر اس کو جلا دینا۔

(۳۳۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانَ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ أَمَرَ بِالتَّحْرِيقِ، أَوْ حَرَّقَ.

(۳۳۸۲۳) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے جلانے کا حکم دیا یا یوں فرمایا: کہ انہیں جلا دیا۔

(۳۳۸۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ زَنَادِقَةً بِالسُّوقِ ، فَلَمَّا رَمَى عَلَيْهِمْ بِالنَّارِ ، قَالَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَّبَعْته ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ ، قَالَ سُوَيْد قُلْتُ : نَعَمْ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ شَيْئًا ، فَقَالَ : يَا سُوَيْد ، إِنِّي مع قَوْمٍ جُهَّالٍ ، فَإِذَا سَمِعْتَنِي أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ.

(۳۳۸۲۴) حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زنادقہ کو بازار میں جلا ڈالا جب ان پر آگ پھینکی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہولیا۔ آپ رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ اور پوچھا: کہ سوید ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں نے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ کچھ فرما رہے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سوید! بے شک میں جاہل لوگوں کے ساتھ ہوں۔ جب تم سنو کہ میں کچھ کہہ رہا ہوں تو وہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے اور وہ بالکل حق ہے۔

(۳۳۸۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ يَأْخُذُونَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيُصَلُّونَ مَعَ النَّاسِ ، وَكَانُوا يَعْبُدُونَ الأَصْنَامَ فِي السِّرِ ، فَأَتَى بِهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبِ فَوَضَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ ، أَوْ قَالَ فِي السِّجْنِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَا تَرَوْنَ فِي قَوْمٍ كَانُوا يَأْخُذُونَ مَعَكُمَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيَعْبُدُونَ هَذِهِ الأَصْنَامَ ، قَالَ النَّاسُ : اقْتُلْهُمْ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ أَصْنَعُ بِهِمْ كَمَا صَنَعُوا بِأَبِينَا إِبْرَاهِيمَ ، فَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ.

(۳۳۸۲۵) حضرت عبد الرحمن بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کچھ لوگ تھے جو عطیات اور تنخواہیں لیتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور پوشیدگی میں بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ان لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے پاس لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مسجد میں یا جیل خانہ میں قید کر دیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تمہاری کیا رائے ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں جو تمہارے ساتھ عطیات اور تنخواہیں لیتے ہیں اور ان بتوں کی پوجا کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ ان کو قتل کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں ان کے ساتھ وہی معاملہ کروں گا جو انہوں نے ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلا دیا۔

(۳۳۸۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ كَانَ لِخَثْعَمَ كَانَتْ تَعْبُدُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةَ ، قَالَ : فَخَرَجْت فِي خَمْسِينَ وَمِئَةِ رَاكِبٍ ، قَالَ : فَحَرَقْنَاهَا حَتَّى

جَعَلْنَاهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الأَجْرَبِ ، قَالَ : بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلاً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّره ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ ، قَالَ : وَالَّذِي بَعَثَك بِالْحَقِ ، مَا أَتَيْتُك حَتَّى تَرَكْنَاهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الأَجْرَبِ ، قَالَ : فَبَرَّكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحْمَسَ خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

(۳۳۸۲۶) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم مجھے ذی الخلصہ سے راحت نہیں پہنچاؤ گے۔ یہ خثعم کا گھر تھا جس کی زمانہ جاہلیت میں عبادت کی جاتی تھی اور اس کا نام کعبہ یمانیہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر نکلا اور ہم نے اس کو جلا دیا یہاں تک کہ ہم نے اسے خارش زدہ اونٹ کی مانند بنا دیا پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا اس بات کی خوشخبری سنانے کے لیے، جب وہ آپ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا، میں نے آیا آپ ﷺ کے پاس یہاں تک کہ ہم نے اس جگہ کو خارش زدہ اونٹ کی مانند چھوڑا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے پانچ مرتبہ احمس کو، اس کے گھوڑے کو اور اس کے آدمیوں کو برکت کی دعا دی۔

(۳۳۸۲۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ ابن عَبْدِ اللهِ بن الحسن ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالتَّحْرِيقِ وَقَطْعِ الشَّجَرِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ بَأْسًا.

(۳۳۸۲۷) حضرت ابن عبد اللہ بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبد اللہ بن حسن رحمہ اللہ جلا دینے اور دشمن کی زمین میں درخت کاٹ دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۳۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ قَالَ : هِيَ النَّخْلُ دُونَ الْعَجْوَةِ.

(۳۳۸۲۸) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے اس آیت مبارکہ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ ترجمہ: کاٹ ڈالے تم نے جو درخت۔ اس کے بارے میں آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کھجور کا درخت مراد ہے۔

(۳۳۸۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أبيه ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ ، قَالَ : هِيَ النَّخْلَةُ.

(۳۳۸۲۹) حضرت حبیب بن ابو عمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ اس آیت ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ میں لینۃ سے مراد کھجور کا درخت ہے۔

(۳۳۸۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ ، قَالَ : هِيَ النَّخْلَةُ.

(۳۳۸۳۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آیت ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ میں لینۃ سے

کھجور کا درخت ہے۔

(۹۹) فِي الاِسْتِعَانَةِ بِالمشرِكِين من كرِهها ؟

مشرکین سے مدد مانگنے کا بیان کون اس کو مکروہ سمجھتا ہے

(۳۳۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ وَجْهًا فَأَتَيْته أنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي فَقُلْنَا : إنَّا نستحي أن يَشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا لاَ نَشْهَدُهُ مَعَهُمْ ، قَالَ : أَسْلَمْتُمَا ؟ قُلْنَا : لاَ قَالَ : فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، قَالَ : فَأَسْلَمْنَا وَشَهِدْنَا مَعَهُ. (احمد ۴۵۴۔ حاکم ۱۲۱)

(۳۳۸۳۱) حضرت خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جنگ کے ارادے سے، تو میں اور میری قوم کا ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ ہم نے عرض کیا: ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم تو میدان جنگ میں حاضر ہو اور ہم ان کے ساتھ شریک نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم دونوں نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد طلب نہیں کرتے۔ راوی فرماتے ہیں: کہ ہم دونوں اسلام لے آئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔

(۳۳۸۳۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى أُحُدٍ ، فَلَمَّا خَلَّفَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ نَظَرَ خَلْفَهُ ، فَإِذَا كَتِيبَةٌ خَشْنَاءُ ، فَقَالَ : مَنْ هَؤُلاَءِ ، قَالُوا : عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ وَمَوَالِيهِ مِنَ الْيَهُودِ ، فَقَالَ : وَقَدْ أَسْلَمُوا ، قَالُوا : لاَ قَالَ : فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْكُفَّارِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ.

(۳۳۸۳۲) حضرت سعد بن منذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ کی طرف نکلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وداع کی گھاٹیوں کو پیچھے چھوڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے دیکھا تو وہاں بہت اسلحہ والی جماعت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عبد اللہ بن اُبی بن سلول اور اس کے یہودی دوست۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا انہوں نے اسلام قبول کرلیا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہم مشرکین کے خلاف کفار سے مدد طلب نہیں کرتے۔

(۳۳۸۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الْقَاسِمَ يَذْكُرُ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّهُ غَزَا بَلَنْجَرَ وَكَانَ غَزَا فَاسْتَعَانَ بِنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، وَقَالَ : لِيَحْمِلْ أَعْدَاءُ اللهِ عَلَى أَعْدَاءِ اللهِ.

(۳۳۸۳۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان بن ربیعہ باھلی رحمہ اللہ بلنجر مقام پر جہاد کے لیے تشریف لے گئے اس

حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ جہاد میں شریک ہوتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے مشرکین کے کچھ لوگوں سے مشرکین کے خلاف م
طلب کی اور فرمایا: چاہیے کہ اللہ کے دشمنوں ہی کو اللہ کے دشمنوں کے خلاف اکسایا جائے۔

(۳۳۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابن نِيَارٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ. (مسلم ۱۴۴۹۔ ابوداؤد ۲۷۲۶)

(۳۳۸۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔

(۱۰۰) من غزا بالمشركين وأسهم لهم

جو شخص مشرکین کو جہاد میں لے جائے اور ان کے لیے حصہ مقرر کرنا

(۳۳۸۳٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَ بِنَاسٍ مِنَ الْيَهُودِ فَأَسْهَمَ لَهُمْ. (بیہقی ۵۳)

(۳۳۸۳۵) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود کے چند لوگوں کو جہاد میں شرکت کے لیے لے گئے اد
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک حصہ بھی عطا فرمایا۔

(۳۳۸۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ كَانَ يَغْزُو بِالْيَهُودِ فَيُسْهِمُ لَهُمْ كَسِهَامِ الْمُسْلِمِينَ. (ابوداؤد ۲۸۲)

(۳۳۸۳۶) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو جہاد کے لیے لے جایا کرتے تھے اور ان کے لـ
مسلمانوں کے حصوں کی طرح حصہ مقرر فرماتے تھے۔

(۳۳۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالْيَهُودِ فَيُسْهِمُ لَهُمْ. (ابوداؤد ۲۸۱۔ ترمذی ۱۵۵۸)

(۳۳۸۳۷) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو جہاد کے لیے لے جایا کرتے تھے پھر ان کو مال غنیمت
سے حصہ بھی عطا فرماتے۔

(۳۳۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ غَزَا بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُ فَرَضَخَ لَهُمْ.

(۳۳۸۳۸) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ یہود کے چند لوگوں کو جہاد کے لیے لے گئے پھر آپ
ان کو تھوڑا سا مال بھی عطا کیا۔

(۳۳۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:سَأَلْتُ عَامِرًا، عَنِ الْمُسْلِمِينَ يَغْزُونَ بِأَهْلِ الْكِتَا

فقال عامر: أدركت الأئمة الفقيه منهم وغير الفقيه يغزون بأهل الذِّمَّةِ فَيَقْسِمُونَ لَهُمْ وَيَضَعُونَ عَنْهُمْ من جِزْيَتِهِمْ ، فَذَلِكَ لَهُمْ نَفْلٌ حَسَنٌ.

(۳۳۸۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ان مسلمانوں کے بارے میں جو اہل کتاب کو جہاد پر لے جاتے ہیں؟ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے فقیہ اور غیر فقیہ ائمہ حضرات کو پایا کہ وہ لوگ بھی ذمیوں کو جہاد پر لے جاتے تھے۔ پھر ان میں بھی مال غنیمت تقسیم فرماتے۔ اور ان سے جزیہ کو ختم فرما دیتے اور یہ ان کے لیے بطور زائد احسان کے تھا۔

(۳۳۸٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: أَدْرَكْت الأَئِمَّةَ .... ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۳۸٤۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے ائمہ کو پایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

(۱۰۱) فِي الفَارِسِ كم يقسم له ؟ مَنْ قَالَ ثلاثة أسهمٍ

گھوڑ سوار کو کتنا حصہ ملے گا؟

(۳۳۸٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالاَ: حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا. (بخاری ۲۸۶۳۔ مسلم ۱۳۸۳)

(۳۳۸٤۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ سوار کے لیے دو اور پیادہ کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ؛ سَهْمًا لَهُ ، وَاثْنَيْنِ لِفَرَسِهِ. (ابویعلی ۲۵۲۲)

(۳۳۸٤۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ سوار کو تین حصے عطا فرمائے، ایک حصہ اس کے لیے اور دو اس کے گھوڑے کے لیے۔

(۳۳۸٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا الْعُمَرِيّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَسَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا ، فَكَانَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ. (دارقطنی ۱۰۶)

(۳۳۸٤۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھوڑے کے لیے دو اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرماتے تو گھوڑ سوار کے لیے تین حصے ہو جاتے تھے۔

(۳۳۸٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِمِئَتَيْ فَرَسٍ ، لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ. (سعید بن منصور ۲۷۶۳۔ عبدالرزاق ۹۳۲۳)

(۳۳۸٤٤) حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن دو سو گھوڑوں کے لیے حصہ

مقرر فرمایا، اور ہر گھوڑے کو دو حصے دیے۔

(٣٣٨٤٥) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : لِلْفَرَسِ سَهْمَانِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ.

(۳۳۸۴۵) حضرت سلمہ اصحاب محمد ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ گھوڑے کو دو اور پیادہ کو ایک حصہ ملے گا۔

(٣٣٨٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا. (سعيد بن منصور ٢٧٦٩۔ عبدالرزاق ٩٣١٩)

(۳۳۸۴۶) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گھوڑ سوار کے لیے دو اور پیادہ کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(٣٣٨٤٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلْفَارِسِ سَهْمًا.

(۳۳۸۴۷) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گھوڑے کیلئے دو حصے اور گھوڑ سوار کیلئے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(٣٣٨٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ عُمَرُ ، أَشَارَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ. (سعيد بن منصور ٢٧٧٠)

(۳۳۸۴۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے گھوڑے کے لیے دو حصے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے، بنو تمیم کے ایک شخص نے اس کی طرف اشارہ فرمایا۔

(٣٣٨٤٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : أَسْهَمَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ ؛ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ وَسَهْمًا لَهُ ، وَسَهْمًا لأُمِّهِ وَلِذِي الْقُرْبَى. (نسائی ٤٤٣٤۔ طحاوی ٢٨٣)

(۳۳۸۴۹) حضرت یحییٰ بن عباد سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو چار حصے ملے، دو حصے اس کے گھوڑے کے لیے، ایک حصہ ان کے لیے اور ایک حصہ ان کی والدہ اور رشتہ داروں کے لیے۔

(٣٣٨٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَنَحْنُ بِخُرَاسَانَ: بَلَّغَنَا الثِّقَةُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ أَسْهَمَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ؛ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ ، وَسَهْمًا لَهُ ، وَأَسْهَمَ لِلرَّاجِلِ سَهْمًا ، وَقَالَ فِي الْخَيْلِ : الْعِرَابُ وَالْمَقَارِفُ وَالْبَرَاذِينُ سَوَاءٌ. (سعيد بن منصور ٢٧٧٣)

(۳۳۸۵۰) حضرت جویبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خراسان کے علاقہ میں تھے حضرت عمر بن عبد العزیز نے ہمیں لکھا کہ ثقہ راویوں کے ذریعہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گھوڑ سوار کو تین حصے عطاء فرمائے، دو حصے اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ اس کیلئے، اور پیادہ کو ایک حصہ عطا فرمایا، اور گھوڑوں کے متعلق فرمایا: عراب، مقارف اور براذین (مختلف نسل کے گھوڑے) اس حکم میں برابر ہیں۔

(۳۳۸۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : كَانُوا إِذَا غَزَوْا فَأَصَابُوا الْغَنَائِمَ ، قَسَمُوا لِلْفَارِسِ مِنَ الْغَنِيمَةِ حِينَ تُقْسَمُ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ؛ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ ، وَسَهْمًا لَهُ ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(۳۳۸۵۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین ؒ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام ؓ جب جہاد میں فتح یاب ہوتے اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو تقسیم غنیمت کے وقت گھوڑ سوار کو تین حصے ملتے، دو اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ اس کا، اور پیادہ کو ایک حصہ ملتا۔

(۳۳۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(۳۳۸۵۲) حضرت حکم سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گھوڑ سوار دو اور پیادہ کیلئے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. (بیهقی ۵۳)

(۳۳۸۵۳) حضرت خالد بن معدان ؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۸۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُون ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْجَزِيرَةِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ السِّهَامَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ وَسَهْمًا لِلرَّجُلِ ، فَلَمْ أَظُنَّ أَنَّ أَحَدًا هَمَّ بِانْتِقَاصِ فَرِيضَةٍ مِنْهَا ، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ رِجَالٌ مِمَّنْ يُقَاتِلُ هَذِهِ الْحُصُونَ ، فَأَعِيدُوا سُهْمَانَهَا عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ سَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ وَسَهْمًا لِلرَّجُلِ ، وَكَيْفَ تُوضَعُ سُهْمَانُ الْخَيْلِ وَهِيَ بِإِذْنِ اللهِ لِمَسْرَحِهِمْ بِاللَّيْلِ ، وَلِمَسَالِحِهِمْ بِالنَّهَارِ وَلِطَلَبِ مَا يَطْلُبُونَ. (سعید بن منصور ۲۷۶۱)

(۳۳۸۵۴) حضرت عمرو بن میمون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے جزیرہ والوں کو لکھا: اما بعد! آنحضرت ﷺ کے دور مبارکہ میں گھوڑے کیلئے دو اور سوار کیلئے ایک حصہ مقرر تھا، پھر کیوں کوئی شخص ان کے حصہ کو کم کرنے کے ارادہ سے شک اور تردد میں ڈالتا ہے، یہاں تک کہ لوگوں نے اس کو بنا دیا ان میں سے جو لوگ ان قلعوں میں قتال کرتے ہیں جو حصے ان کے رسول اکرم ﷺ کے دور میں تھے وہ ان کو لوٹا دو، وہ حصے یہ تھے کہ گھوڑے کیلئے دو اور اس کے سوار کیلئے ایک حصہ مقرر تھا، گھوڑے کے حصہ کو کیسے کم کرتے ہو حالانکہ وہ اللہ کے حکم سے رات میں چراگاہ میں پھرتے ہیں، اور دن میں سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہوتے ہیں، اور اس وجہ سے بھی کہ گھوڑے وہی طلب کرتے ہیں جو مجاہدین طلب کرتے ہیں۔

(۳۳۸۵۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ؛ أَسْهَمَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ :

سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ ، وَسَهْمًا لأُمِّهِ ، وَسَهْمًا لِذِی الْقُرْبَی.

(۳۳۸۵۵) حضرت یحییٰ بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے چار حصے تھے، دو حصے گھوڑے کے، ایک حصہ ان کی والدہ کا اور ایک حصہ داروں کا۔

(۳۳۸۵٦) حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ ، قَالَ :حدَّثنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لَمَّا فَتَحَ سَعْدُ بْنُ أَبِی وَقَّاصٍ جَلُولاَءَ أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ ثَلاَثِینَ أَلْفَ أَلْفٍ ، فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ آلاَفِ مِثْقَالَ ، وَلِلرَّجلِ أَلْفَ مِثْقَالٍ.

(۳۳۸۵٦) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مقام جلولاء کو فتح فرمایا تو غنیمت میں مسلمانوں کو تیس ہزار ہاتھ آئے، انہوں نے گھوڑ سوار کیلئے تین ہزار مثقال اور پیادہ کیلئے ایک ہزار مثقال تقسیم فرمایا۔

(۱۰۲) مَنْ قَالَ لِلفَارِسِ سَهْمَانِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ گھوڑ سوار کو دو حصے ملیں گے

(۳۳۸۵۷) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِی مُوسَی ؛ أَنَّهُ أَسْهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ ، وَأَسْهَمَ لِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(۳۳۸۵۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے گھوڑ سوار کیلئے دو اور پیادہ کیلئے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸۵۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی أَبِی ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ ، قَالَ :شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُسِمَتْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْس مِئَةٍ :ثَلاَثُ مِئَةَ فَارِسٍ ، فَكَانَ لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ.

(ابو داؤد ۲۷۳۰۔ احمد ۴۲۰)

(۳۳۸۵۸) حضرت مجمع بن جاریہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ میں شریک تھے، اٹھارہ حصے تقسیم کیے گئے، اسلامی لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی، تین سو گھوڑ سواروں کو ملے، ہر گھوڑ سوار کیلئے دو حصے تھے۔

(۳۳۸۵۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ :لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ. قَالَ شُعْبَةُ :وَجَدْتُهُ مَكْتُوبًا عِنْدَ.

(۳۳۸۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گھوڑ سوار کو دو حصے ملیں گے، حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو لکھا ہوا پایا۔

(۱۰۳) فِی الْبَرَاذِينِ ، مَا لَهَا ، وَكَيْفَ يُقْسَمُ لَهَا ؟

ترکی النسل گھوڑے کیلئے کتنا حصہ مقرر ہے؟

(۳۳۸٦۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ :كَتَبَ جَعْوَنَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَكَانَ يَلِی

ثَغْرَ مَلَطْيَةَ ، إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :إِنَّ رِجَالاً يَغْزُونَ بِخَيْلٍ ضِعَافٍ جَذَعٍ ، أَوْ ثَنِي ، لَيْسَ فِيهَا رَدٌّ عَنِ الْمُسْلِمِينَ ، وَيَغْزُو الرَّجُلُ بِالْبِرْذَوْنِ الْقَوِيِّ الَّذِي لَيْسَ دُونَ الْفَرَسِ ، إِلاَّ أَنَّهُ يُقَالَ :بِرْذَوْنٌ ، فَمَا يَرَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِيهَا ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنَ انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْخَيْلِ الضِّعَافِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رَدٌّ عَنِ الْمُسْلِمِينَ ، فَأَعْلِمْ أَصْحَابَهَا أَنَّك غَيْرُ مُسْهِمَهَا ، انْطَلَقُوا بِهَا أَمْ تَرَكُوا ، وَمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْبَرَاذِينِ رَائِعَ الْجَرْيِ وَالْمَنْظَرِ ، فَأَسْهِمْهُ إِسْهَامَكَ لِلْخَيْلِ الْعِرَابِ.

(۳۳۸۶۰) حضرت عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت جعونہ بن حارث رضی اللہ عنہ جب ملطیہ کے سرحد کے پاس تھے تو انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا کہ لوگ مختلف گھوڑوں پر جہاد کرتے ہیں، کوئی جذع پر کوئی ثنی پر ہوتا ہے، اس میں مسلمانوں سے رد کرنا نہیں ہے، اور کوئی برذون گھوڑے پر جہاد کرتا ہے جو دوسرے گھوڑوں سے کم نہیں ہے یہاں تک کہ اس کو برذون کہا جاتا ہے، اے امیر المومنین آپ کی اس میں کیا رائے ہے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے جواب تحریر فرمایا: مختلف النسل جو گھوڑے ہیں جن کو مسلمانوں سے رد نہیں کیا جاتا ان کے سواروں کو بتادو کہ ان کے لیے (الگ کوئی) حصہ نہیں ہے۔ ان کو لے کر جاؤ چھوڑ دو، اور ترکی النسل جو گھوڑے ہیں جو دیکھنے میں خوشنما ہیں ان کو وہی حصہ دو جو عربی النسل گھوڑوں کے لیے ہے۔

(۳۳۸۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْبِرْذَوْنُ بِمَنْزِلَةِ الْفَرَسِ.

(۳۳۸۶۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ترکی النسل گھوڑا بھی حکم میں عام گھوڑوں کی طرح ہے۔

(۳۳۸۶۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لِصَاحِبِ الْبِرْذَوْنِ فِي الْغَنِيمَةِ سَهْمٌ.

(۳۳۸۶۲) حضرت حسن صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ترکی النسل گھوڑے کے مالک کے لیے بھی غنیمت میں حصہ ہے۔

(۳۳۸۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ :أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعِرَابِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلْهَجِينِ سَهْمًا. (ابو داؤد ۲۸۶)

(۳۳۸۶۳) حضرت خالد بن معدان سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی النسل گھوڑے کے لیے دو حصے اور غیر عربی گھوڑے کو ایک حصہ دیا۔

(۳۳۸۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ :كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ :إِنَّا لَمَّا فَتَحْنَا تُسْتَرَ أَصَبْنَا خَيْلاً عِرَاضًا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :أَنَّ تِلْكَ الْبَرَاذِينُ ، مَا قَرَفَ مِنْهَا الْعِتَاقَ فَأَسْهِمْ، وَأَلْغِ مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۳۳۸۶۴) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ جب ہم نے مقام تستر فتح کیا تو ہمیں غنیمت میں کچھ براذین گھوڑے ملے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا براذین گھوڑوں میں جو عمدہ ہیں تو ان کو حصہ دو، اور جو ان کے علاوہ ہیں وہ بے کار ہیں، ان کے لیے حصہ نہیں

(٣٣٨٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنِ ابْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : أَغَارَتِ الْخَيْلُ بِالشَّامِ ، فَأَدْرَكَتِ الْعِرَابُ مِنْ يَوْمِهَا ، وَأَدْرَكَتِ الْكَوَادِنُ ضُحَى الْغَدِ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي خَمِيصَةٍ : لاَ أَجْعَلُ مَنْ أَدْرَكَ كَمَنْ لَمْ يُدْرِكَ ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ : هَبِلَتِ الْوَادِعِيَّ أُمُّهُ ، لَقَدْ أَذْكَرَتْ بِهِ ، أَمْضُوهَا عَلَى مَا قَالَ. (فزاری ۲۴۴)

(۳۳۸۶۵) حضرت ابن الاقمر سے مروی ہے کہ گھڑ سواروں نے شام پر دھاوا بولا، اس دن عربی گھوڑے پائے گئے، اگلے دن دو پہر کو ترکی النسل گھوڑے پائے گئے، حضرت ابن ابی خمیصہ نے فرمایا: جس نے پایا ہے میں اس کو اس کے برابر نہ بتاؤں گا جس نے نہیں پایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا وادعی کی ماں اس کو گم پائے، اس کے متعلق ذکر کیا گیا ہے، جو کچھ کہا گیا ہے اس پر چلو۔

(٣٣٨٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُجَلِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ : إِنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ الدَّهْرِ بْنَ حَمِيصَةَ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ ، فَلَحِقَتِ الْخَيْلُ الْعِتَاقُ ، وَتَقَطَّعَتِ الْبَرَاذِينُ ، فَأَسْهَمَ لِلْعِرَابِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلْبَرَاذِينِ سَهْمًا ، ثُمَّ كَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ ، فَجَرَتْ سُنَّةً لِلْخَيْلِ بَعْدُ.

(۳۳۸۶۶) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت منذر بن دھر بن حمیصہ دشمن کے مقابلہ پر نکلے، عمدہ عربی النسل گھوڑے پائے گئے، اور ترکی النسل گھوڑے علیحدہ کر دیئے گئے، پس عربی گھوڑوں کے لیے دو حصے اور ترکی النسل کے لیے ایک حصہ مقرر کیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق لکھا، آپ نے یہ پسند کیا اور اس کے بعد گھوڑوں کے لیے یہ طریقہ جاری ہو گیا۔

(٣٣٨٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ (ح) وَشَرِيكٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ الأَقْمَرِ ؛ أَنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ الدَّهْرُ بْنِ حَمِيصَةَ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ ، فَلَحِقَتِ الْخَيْلُ الْعِتَاقُ ، وَتَقَطَّعَتِ الْبَرَاذِينُ ، فَأَسْهَمَ لِلْخَيْلِ ، وَلَمْ يُسْهِمْ لَلْبَرَاذِينِ ، فَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَأَعْجَبَ عُمَرَ ذَلِكَ ، فَقَالَ عُمَرُ فِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا : ثَكِلَتِ الْوَدَاعِيَّ أُمُّهُ ، لَقَدْ أَذكَرَتْ بِهِ.

(۳۳۸۶۷) حضرت کلثوم بن الاقمر سے بھی اسی طرح مروی ہے صرف اس میں اتنا اضافہ ہے کہ ترکی النسل گھوڑوں کے لیے حصہ مقرر نہ فرمایا۔

(٣٣٨٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لِلْمُقْرَفِ سَهْمٌ ، وَهُوَ الْهَجِينُ ، وَلِصَاحِبِهِ سَهْمٌ.

(۳۳۸۶۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مقرف گھوڑے کے لیے ایک حصہ ہے (ایسا گھوڑا جو دو نسلی ہو) اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ ہے۔

(٣٣٨٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْيَاخِ هَمْدَانَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ وَكِيعٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ.

(۳۳۸۶۹) حضرت زبیر بن عدی سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۸۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لِلْهَجِينِ سَهْمٌ.

(۳۳۸۷۰) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ ھجین گھوڑے کے لیے بھی غنیمت میں ایک حصہ ہے۔

(۳۳۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :الْفَرَسُ وَالْبِرْذَوْنُ سَوَاءٌ.

(۳۳۸۷۱) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ عربی اور غیر عربی (ترکی النسل) گھوڑے برابر ہیں۔

(۳۳۸۷۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ عُلَمَائِنَا يُسْهِمُ لِلْبِرْذَوْنِ.

(۳۳۸۷۲) حضرت اوزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو ترکی النسل کو حصہ دینے کا قائل ہو۔

(۱۰٤) فِي الْبِغَالِ ، أَيّ شَيءٍ هُوَ ؟

خچر کو کتنا حصہ ملے گا؟

(۳۳۸۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَغْلِ سَهْمًا ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(۳۳۸۷۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خچر کے لیے ایک حصہ اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْبِغَالُ رَاجِلٌ.

(۳۳۸۷۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خچر سوار پیادہ کے مثل ہے۔

(۳۳۸۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يُسْهِمُونَ لِبَغْلٍ ، وَلاَ لِبِرْذَوْنٍ ، وَلاَ لِحِمَارٍ.

(۳۳۸۷۵) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فقہاء کرام خچر اور ترکی النسل اور گدھے کیلئے حصہ مقرر نہ فرماتے تھے۔

(۱۰۵) فِي الرَّجُلِ يَشْهَدُ بِالأَفْرَاسِ لِكَمْ يُقْسَمُ مِنْهَا ؟

کوئی شخص کئی گھوڑے لے کر جہاد میں حاضر ہو تو کتنے گھوڑوں کو حصہ دیا جائے گا؟

(۳۳۸۷٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْغَزْوِ ، فَيَكُونُ مَعَهُ الأَفْرَاسُ :لاَ يُقْسَمُ لَهُ عِنْدَ الْمَغْنَمِ ، إِلاَّ لِفَرَسَيْنِ.

(۳۳۸۷۶) حضرت حسن رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کئی گھوڑوں کے ساتھ جہاد میں حاضر ہو تو تقسیم غنیمت کے وقت صرف دو گھوڑوں کو حصہ دیا جائے گا۔

(۳۳۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بن جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: لاَ يُسْهَمُ لأَكْثَرَ مِنْ فَرَسَيْنِ إِذَا كَانَا لِرَجُلٍ وَاحِدٍ ، وَمَا كَانَ سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ جَنَائِبُ.

(۳۳۸۷۷) حضرت مکحول رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص کے پاس کئی گھوڑے ہوں تو دو گھوڑوں سے زیادہ کو حصہ نہیں دیا جائے گا، ان دو کے علاوہ جو ہیں وہ تو صرف تھکاوٹ کے بعد اس پر سوار ہونے کے لیے احتیاط رکھے گئے ہیں۔

(۳۳۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : شَهِدْنَا غَزَاةً مَعَ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ ، وَمَعِي هَانِءُ بْنُ هَانِءٍ ، وَمَعِي فَرَسَانِ ، وَمَعَ هَانِءٍ فَرَسَانِ ، فَأَسْهَمَ لِي وَلِلْفَرَسَيْنِ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ ، وَأَسْهَمَ لِهَانِءٍ وَلِفَرَسَيْهِ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ.

(۳۳۸۷۸) حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعید بن عثمان کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے، ہمارے ساتھ ھانی بن ھانی تھے، میرے پاس دو گھوڑے اور حضرت ھانی کے پاس بھی دو گھوڑے تھے، میرے اور میرے گھوڑوں کے لیے پانچ حصے دیئے گئے، اور حضرت ھانی کو گھوڑے اور ان کے لیے پانچ حصے دیئے گئے۔

(۳۳۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ سَهْمَ لأَكْثَرَ مِنْ فَرَسَيْنِ ، فَإِنْ كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسَانِ أُسْهِمَ لَهُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ؛ أَرْبَعَةٌ لِفَرَسَيْهِ ، وَسَهْمًا لَهُ.

(۳۳۸۷۹) حضرت حسن رضی اللہ فرماتے ہیں کہ دو گھوڑوں سے زیادہ کے لیے حصہ نہیں ہے، اگر کسی کے پاس دو سے زائد گھوڑے ہوں تو اس کو پانچ حصے دیئے جائیں گے، چار حصے اس کے گھوڑوں کے لیے اور ایک حصہ اس کے لیے۔

(۳۳۸۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : إِنْ أَدْرَبَ رَجُلٌ بِأَفْرَاسٍ ، كَانَ لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمٌ.

(۳۳۸۸۰) حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص کئی گھوڑے لے کر میدان جنگ میں اترے تو اس کے ہر ہر گھوڑے کے لیے حصہ ہے۔

(۱۰۶) العَبْدُ ، أَيُسهَمُ لَهُ شَيْءٌ إِذَا شَهِدَ الْفَتْحَ ؟

غلام اگر جہاد میں شریک ہو تو کیا اس کو بھی حصہ ملے گا؟

(۳۳۸۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ، قَالَ : شَهِدْتُ خَيْبَرَ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ ، فَلَمَّا فَتَحُوهَا ، أَعْطَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا ، فَقَالَ : تَقَلَّدْ هَذَا ، وَأَعْطَانِي مِنْ

خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِي بِسَهْمٍ. (ابوداؤد ۲۷۲۴۔ احمد ۲۲۳)

(۳۳۸۸۱) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب میں جنگ خیبر میں شریک ہوا تو میں غلام تھا، جب خیبر فتح ہوا تو آنحضرت ﷺ نے مجھے ایک تلوار عطا فرمائی اور فرمایا اس کو لٹکالو، اور مجھے کچھ گھر کے لیے سامان مرحمت فرمایا اور میرے لئے غنیمت میں حصہ مقرر نہ فرمایا۔

(٣٣٨٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ مَوْلَايَ خَيْبَرَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ ، فَلَمْ يَقْسِمْ لِي مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْئًا ، وَأَعْطَانِي مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ سَيْفًا كُنْت أَجُرُّهُ إِذَا تَقَلَّدْته. (ابن ماجه ۲۸۵۵)

(۳۳۸۸۲) حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ میں اور میرے آقا جنگ خیبر میں شریک ہوئے میرے لئے غنیمت میں حصہ مقرر نہ کیا گیا، اور گھر کے سامان سے ایک تلوار دی گئی، میں اس کو گلے میں لٹکالیتا۔

(٣٣٨٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ لِلْعَبْدِ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ.

(۳۳۸۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غلام کے لیے غنیمت میں حصہ نہیں ہے۔

(٣٣٨٨٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ لَهُ فِي الْمَغْنَمِ نَصِيبٌ.

(۳۳۸۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں غنیمت میں غلام کیلئے حصہ نہیں ہے۔

(١٠٧) مَنْ قَالَ لِلْعَبْدِ وَالأَجِيرِ سَهْمٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ غلام اور مزدور کیلئے بھی غنیمت میں حصہ ہے

(٣٣٨٨٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَالْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالُوا : مَنْ شَهِدَ الْبَأْسَ مِنْ حُرٍّ ، أَوْ عَبْدٍ ، أَوْ أَجِيرٍ فَلَهُ سَهْمٌ.

(۳۳۸۸۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جو بھی جہاد میں شریک ہو، آزاد، غلام یا مزدور میں سے اس کیلئے غنیمت میں سے حصہ ہے۔

(٣٣٨٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، وَالْحَكَمِ ، قَالُوا : الْعَبْدُ وَالأَجِيرُ إِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ أُعْطُوا مِنَ الْغَنِيمَةِ.

(۳۳۸۸۶) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین اور حضرت حکم فرماتے ہیں غلام اور مزدور اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا۔

(۳۳۸۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَ التَّاجِرُ وَالْعَبْدُ ، قُسِمَ لَهُ ، وَقُسِمَ لِلْعَبْدِ.

(۳۳۸۸۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تاجر اور غلام جہاد میں شریک ہو تو ان کیلئے غنیمت میں حصہ نکالا جائے گا۔

(۳۳۸۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ.

(۳۳۸۸۸) حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ غلام کو حصہ دیا جائے گا۔

(۳۳۸۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، قَالَ : قَسَمَ لِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ كَمَا قَسَمَ لِسَيِّدِي.

(۳۳۸۸۹) حضرت ابوقرہ فرماتے ہیں کہ جس طرح میرے آقا کیلئے حصہ مقرر کیا اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے لیے حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْغَنَائِمِ يُصِيبُهَا الْجَيْشُ ، قَالَ :إِنْ أَعَانَهُمَ التَّاجِرُ وَالْعَبْدُ ، ضُرِبَ لَهُمَا بِسِهَامِهِمَا مَعَ الْجَيْشِ.

(۳۳۸۹۰) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لشکر اسلام کو غنیمت ملے اور ان کی مدد کیلئے تاجر اور غلام بھی ہوں تو غنیمت میں لشکر کے ساتھ ان کو بھی حصہ دیا جائے گا۔

(۱۰۸) فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، هَلْ لَهُمْ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ ؟

کیا خواتین اور بچوں کے لیے غنیمت میں حصہ ہے؟

(۳۳۸۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَالْخَيْلِ. (ابو داؤد ۲۸۹۔ بیہقی ۵۳)

(۳۳۸۹۱) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین بچوں اور گھوڑوں کو غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(۳۳۸۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ ، هَلْ كُنَّ يَحْضُرْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ وَهَلْ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ ؟ قَالَ :فَقَالَ يَزِيدُ :أَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِيَدِي إِلَى نَجْدَةَ ، كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ النِّسَاءِ ، هَلْ كُنَّ يَحْضُرْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ ؟ وَقَدْ كُنَّ يَحْضُرْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَّا أَنْ يَضْرِبَ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَلاَ ، وَقَدْ كَانَ يَرْضَخُ لَهُنَّ.

(۳۳۸۹۲) حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا کو خط لکھا اور عورتوں کے متعلق دریافت کیا کہ کیا خواتین حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں، کیا ان کو غنیمت میں سے حصہ ملتا تھا؟ حضرت یزید فرماتے ہیں کہ میں نے نجدہ کی طرف حضرت ابن عباس رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا کی طرف سے خط لکھا کہ آپ نے مجھ سے یہ دریافت کیا ہے کہ: کیا خواتین حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں؟ اور کیا ان کیلئے غنیمت میں حصہ تھا؟ بہر حال وہ حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں، اور ان کو الگ حصہ نہ دیا جاتا، اور ان کو کچھ اسی میں سے دیا جاتا تھا۔

(۳۳۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَيْحَانَ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى أَرْبَعَ نِسْوَةٍ ، أَوْ خَمْسٌ ، مِنْهُنَّ أُمُّ مَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ ، فَكُنَّ يَسْقِينَ الْمَاءَ ، وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى ، فَأَسْهَمَ لَهُنَّ.

(۳۳۸۹۳) حضرت خالد بن سیحان سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ کے ساتھ چار یا پانچ خواتین جہاد میں شریک ہوئیں جن میں ام مجزاۃ بن ثور بھی تھیں، وہ پیاسوں کو پانی اور زخمیوں کو پٹی کرتی تھیں، ان کو غنیمت میں سے حصہ دیا جاتا۔

(۳۳۸۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ وَهْبٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، قَالَ : قَسَمَ عُمَرُ بَيْنَ النَّاسِ غَنَائِمَهُمْ ، فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ دِينَارًا ، وَجَعَلَ سَهْمَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ سَوَاءً ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ امْرَأَتِهِ أَعْطَاهُ دِينَارًا ، وَإِذَا كَانَ وَحْدَهُ أَعْطَاهُ نِصْفَ دِينَارٍ.

(۳۳۸۹۴) حضرت سفیان بن وھب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ نے لوگوں میں مال غنیمت تقسیم فرمایا، آپ نے ہر ایک کو ایک دینار عطا فرمایا، اور خاتون اور مرد کا حصہ برابر مقرر فرمایا، اگر مرد کے ساتھ خاتون بھی ہوتو ایک دینار عطاء فرماتے، اور اگر اکیلا ہوتا تو نصف عطا فرماتے۔

(۳۳۸۹۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِظَبْيَةِ خَرَزٍ ، فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالأَمَةِ ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ : كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ. (ابوداؤد ۲۹۴۵۔ احمد ۱۵۶)

(۳۳۸۹۵) حضرت عائشہ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس ایک تھیلی لائی گئی، آپ نے ان کو آزاد خواتین اور باندیوں میں تقسیم فرمایا، حضرت عائشہ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا فرماتی ہیں کہ: میرے والد محترم بھی آزاد اور غلام پر تقسیم فرماتے تھے۔

(۱۰۹) فِي الْقَوْمِ يَجِيئُونَ بَعْدَ الْوَقْعَةِ ، هَلْ لَهُمْ شَيْءٌ ؟

اگر کچھ لوگ فتح کے بعد لشکر میں آئیں تو کیا ان کو حصہ ملے گا

(۳۳۸۹۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ بِثَلاَثٍ ، فَقَسَمَ لَنَا ، وَلَمْ يَقْسِمْ لأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ

غَیْرَنَا. (بخاری ۳۱۳۶۔ مسلم ۱۹۴۶)

(۳۳۸۹۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ فتح خیبر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں سے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا، اور ہمارے علاوہ کسی ایسے شخص کو حصہ عطا نہ فرمایا جو جنگ میں شریک نہ ہو۔

(۳۳۸۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى سَعْدٍ يَوْمَ الْقَادِسِ إِنِّي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ أَهْلَ الْحِجَازِ، وَأَهْلَ الشَّامِ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمَ الْقِتَالَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَقَّؤُوا فَأَسْهِمْ لَهُمْ.

(۳۳۸۹۷) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے قادسیہ کے دن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا: میں تمہارے پاس حجاز اور شام والوں کو بھیج رہا ہوں، ان میں سے جو بھی لاشوں کے خراب ہونے سے قبل جنگ میں شریک ہو جائے اس غنیمت میں حصہ دینا۔

(۳۳۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ أَبَا بَكْ بَعَثَ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ مُمِدًّا لِلْمُهَاجِرِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، وَزِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ الْبَيَاضِيِّ، فَانْتَهَوْا إِلَى الْقَوْمِ وَقَ فُتِحَ عَلَيْهِمْ، وَالْقَوْمُ فِي دِمَائِهِمْ، قَالَ: فَأَشْرَكُوهُمْ فِي غَنِيمَتِهِمْ.

(۳۳۸۹۸) حضرت ابن ابی حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ بن ابی جہل کو مہاجر بن ا امیہ اور زیاد بن لبید کی مدد کیلئے بھیجا، جب یہ ان کے پاس پہنچے تو وہ اس وقت فتح حاصل کر چکے تھے، اور ان کی لاشیں خون آلود موج تھیں ان کو بھی غنیمت میں شریک کیا۔

(۳۳۸۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَ لِجَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَلَمْ يَشْهَدُوا الْوَقْعَةَ. (ابوداؤد ۲۷۷)

(۳۳۸۹۹) حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر اور ان کے ساتھیوں کو خیبر کے دن غنیمت میں سے حصہ د باوجودیکہ وہ جنگ خیبر میں شریک نہ تھے۔

(۱۱۰) مَنْ قَالَ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ إِذَا قَدِمَ بَعْدَ الْوَقْعَةِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ: جو جنگ کے ختم ہونے کے بعد آئے اس کو غنیمت میں حصہ نہ ملے گا

(۳۳۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الأَحْمَسِيِّ، قَالَ: غَزَ بَنُو عُطَارِدٍ مِئَةً مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، وَأَمَدُّوا عَمَّارًا مِنَ الْكُوفَةِ، فَخَرَجَ عَمَّارٌ قَبْلَ الْوَقْعَةِ، فَقَالَ: نَحْ شُرَكَاؤُكُمْ فِي الْغَنِيمَةِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُطَارِدٍ، فَقَالَ: أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمَجْدُوعُ، وَكَانَتْ أُذُنُهُ قَدْ أُصِيبَ

فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَتُرِيدُ أَنْ نَقْسِمَ لَكَ غَنِيمَتَنَا ؟ فَقَالَ عَمَّارٌ : عَيَّرْتُمُونِي بِأَحَبِّ ، أَوْ بِخَيْرِ أُذُنَيَّ ، قَالَ : وَكَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : إِنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ.

(۳۳۹۰۰) حضرت طارق بن شھاب الاحمسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اھل بصرہ میں سے بنوعطارد نے جنگ میں شرکت کی، اور انہوں نے کوفہ سے حضرت عمامہ کی مدد کی، حضرت عمار لڑائی سے پہلے ہی نکل گئے، پھر بعد میں فرمایا کہ ہم لوگ بھی غنیمت میں تمہارے ساتھ شریک ہیں، بنوعطارد میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا! اے وہ شخص جس کا کان کٹا ہوا ہے، حضرت عمار کا کان جہاد میں شہید ہوا تھا، یا تو یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی غنیمت میں سے تمہیں حصہ دیں؟ حضرت عمار نے فرمایا، تو نے مجھے میرے بہترین اور پسندیدہ کان سے عار دیا ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق لکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً تحریر کیا غنیمت میں اس کو حصہ ملے گا جو لڑائی اور فتح میں شریک ہو۔

(۳۳۹۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّمَا الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ. (بیهقی ۵۰۔ عبدالرزاق ۹۶۸۹)

(۳۳۹۰۱) حضرت طارق بن شھاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، غنیمت میں اس کا حصہ ہے جو لڑائی میں شرکت کرے۔

(۳۳۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ قَوْمًا قَدِمُوا عَلَى عَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ بَعْدَ الْوَقْعَةِ ، فَقَالَ : هَؤُلاَءِ الْمَحْرُومُونَ فَاقْسِمْ لَهُمْ.

(۳۳۹۰۲) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ جنگ جمل کے دن کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لڑائی کے بعد حاضر ہوئے، حضرت علی نے فرمایا یہ محرومین ہیں، (آپ نے قرآن پاک کی آیت للسائل والمحروم کی طرف اشارہ فرمایا) پھر ان کو غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا۔

(۳۳۹۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، فَأَصَابُوا غَنِيمَةً فَجَاءَ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ ، فَنَزَلَتْ : ﴿فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾. (طبری ۸۲)

(۳۳۹۰۳) حضرت حسن بن محمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس نے ایک سریہ بھیجا، ان کو مال غنیمت ہاتھ آیا، پھر ان کے بعد کچھ لوگ اور آ گئے، تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ﴿فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾۔

(۳۳۹۰۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ كُرْكُمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ ، قَالَ : الْمُحَارَفُ. (طبری ۲۹)

(۳۳۹۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن پاک کی آیت ﴿لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے محروم

مراد ہے۔

(۳۳۹۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ كُرْكُمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ﴿لِلسَّائِـ
وَالْمَحْرُومِ﴾ ، قَالَ: الْمَحْرُومُ الْمُحَارَفُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ فِي الإِسْلاَمِ سَهْمٌ.

(۳۳۹۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کی آیت ﴿لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ میں محروم کی تفسیر کے متعلق فرماتے ہیں کہ محر
وہ شخص ہے جس کے لیے اسلام میں غنیمت کا کوئی حصہ مقرر نہیں ہے۔

(۳۳۹۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَـ
وَسَلَّمَ طَلاَئِعَ ، فَغَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيمَةً ، فَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ ، وَلَمْ يَقْسِمْ لِلطَّلاَئِعِ شَيْئًا
فَلَمَّا قَدِمَتِ الطَّلاَئِعُ ، قَالُوا: قَسَمَ الْفَيْءَ وَلَمْ يَقْسِمْ لَنَا ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ﴾. (طبری ۱۵۶)

(۳۳۹۰۶) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ابتدائی دستے روانہ فرمائے، پھر ان کے جانے کے بعـ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ مال غنیمت ہاتھ آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان غنیمت کا مال تقسیم فرمایا اور ان کو کچھ نہ د
جب وہ دستے واپس آئے تو کہنے لگے کہ اللہ کے نبی نے غنیمت کو تقسیم فرما دیا ہے مگر ہمیں حصہ نہ دیا، تو ان کے متعلق یہ آیت نا
ہوئی ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ﴾

(۳۳۹۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: الْمَحْرُومُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ فِـ
الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ.

(۳۳۹۰۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ المحروم کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ شخص ہے جس کیلئے غنیمت میں حصہ نہیں ہے۔

(۳۳۹۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: الْمَحْرُومُ الَّذِي لَيْسَ
فِي الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ.

(۳۳۹۰۸) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۱۱) فِي السَّرِيَّةِ تَخْرُجُ بِغَيْرِ إِذْنِ الإِمَامِ

جو سریہ امام کی اجازت کے بغیر نکلے

(۳۳۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي السَّرِيَّةِ ، يَخْـ
بِغَيْرِ إِذْنِ أَمِيرِهِ ؟ فَكَتَبَ: إِنَّهُ لاَ يُغَيِّرُهُ إِذْنُ أَمِيرِهِ.

(۳۳۹۰۹) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کو لکھ کر ان سے دریافت کیا کہ: کوئی شخص امیر کی اجازت کے بعـ
سریہ سے نکل جائے؟ آپ نے جواب تحریر فرمایا: اس کو امیر کے حکم نے تبدیل نہیں کیا۔

(۳۳۹۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ : إِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ ، فَلَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَحْمِلَ بِغَيْرِ إِذْنِ إِمَامِهِ.

(۳۳۹۱۰) حضرت ہشام بن حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دولشکر آمنے سامنے (پیش قدمی کریں) ہو جائیں تو کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ امیر کے اذن کے بغیر سوار ہو جائے (سوار ہو کر نکل جائے)۔

(۳۳۹۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُسْرَى فِي سَرِيَّةٍ ، إِلاَّ بِإِذْنِ أَمِيرِهَا ، وَلَهُمْ مَا نَفَّلَهُمْ مِنْ شَيْءٍ.

(۳۳۸۹۱۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر کی اجازت کے بغیر سریہ سے نہیں نکلا جائے گا، اور جو غنیمت حاصل ہو اس میں ان کے لیے حصہ ہے۔

(۱۱۳) فِي السَّرِيَّةِ تَخْرُجُ بِغَيْرِ إِذْنِ الإِمَامِ ، فَتَغْنَمُ

جو سریہ امیر کی اجازت کے بغیر جائے اور اس کو غنیمت حاصل ہو جائے

(۳۳۹۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا تَسَرَّتِ السَّرِيَّةُ مَا أَصَابُوا ، أَوْ غَنِمُوا ، إِنْ شَاءَ الإِمَامُ نَفَّلَهُمْ ، وَإِنْ شَاءَ خَمَّسَهُ.

(۳۳۹۱۲) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سریہ اگر جہاد کیلئے نکلے اور اس کے ہاتھ جو بھی (غنیمت) آئے، امام اگر چاہے تو ان کو زائد حصہ دے دے اور اگر چاہے تو پانچواں حصہ۔

(۳۳۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا خَرَجَتْ سَرِيَّةٌ بِإِذْنِ الإِمَامِ فَغَنِمُوا ، أَخَذَ الإِمَامُ الْخُمُسَ ، وَسَائِرُهُ لَهُمْ.

(۳۳۹۱۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سریہ اگر امام کی اجازت کے بغیر ہی جہاد کیلئے نکل پڑے اور ان کے ہاتھ غنیمت آئے تو امام اس میں سے پانچواں حصہ وصول کرے اور باقی سب ان کے لیے ہوگا۔

(۳۳۹۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : ذَكَرْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : غَزَوْتُ الدَّرْبَ ، فَلَمَّا وَجَّهْنَا قَافِلِينَ بِهِ ، بَعَثُوا السَّرَايَا بَعْدَ أَنْ وَجَّهْنَا قَافِلِينَ ، فَقِيلَ : لَكُمْ مَا غَنِمْتُمْ إِلاَّ الْخُمُسَ ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : مَا كَانَ النَّاسُ يُنَفَّلُونَ إِلاَّ مِنَ الْخُمُسِ.

(۳۳۹۱۴) حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ: میں نے درب کے علاقے میں جہاد کیا۔ جب ہم وہاں روانہ ہو گئے تو ہمارے بعد کچھ سرایا بھیجے گئے۔ ان سے کہا گیا کہ تمہیں خمس کے علاوہ مال غنیمت ملے گا۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ لوگ خمس سے ہی نفل دیا کرتے تھے۔

(۳۳۹۱۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا سَرِيَّةٍ أَغَارَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَمِيرِهَا فَهُوَ غُلُولٌ.

(۳۳۹۱۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لشکر بھی امیر کی اجازت کے بغیر حملہ کرے تو وہ خیانت اور دھوکا دینے والے ہیں۔

(۳۳۹۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الإِمَامِ يَبْعَثُ السَّرِيَّةَ فَتَغْنَمُ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ نَفَّلَهُمْ إِيَّاهُ كُلَّهُ ، وَإِنْ شَاءَ خَمَّسَهُ.

(۳۳۹۱۶) حضرت منصور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ امام سریہ روانہ کرے اور اس کو غنیمت حاصل ہو؟ فرمایا اگر امام چاہے تو پھر زائد حصہ ان کو دے دے اور اگر چاہے خمس نکالے۔

(۳۳۹۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا رَحَلُوا بِإِذْنِ الإِمَامِ أَخَذَ الْخُمُسَ ، وَكَانَ لَهُمْ مَا بَقِيَ ، وَإِذَا رَحَلُوا بِغَيْرِ إِذْنِ الإِمَامِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْجَيْشِ.

(۳۳۹۱۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لشکر امام کی اجازت کے ساتھ کوچ کرے تو ان کے غنیمت میں سے خمس نکالا جائے گا اور باقی ان کو ملے گا، اور اگر امام کی اجازت کے بغیر کوچ کریں تو وہ جیش کے مثل ہیں۔

(۱۱۳) فِي الإِمَامِ يُنَفِّلُ الْقَوْمَ مَا أَصَابُوا

امام جو ملے وہ لشکر میں تقسیم کر دے

(۳۳۹۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَكْحُولاً ، وَعَطَاءً عَنِ الإِمَامِ يُنَفِّلُ الْقَوْمَ مَا أَصَابُوا ؟ قَالَ : ذَلِكَ لَهُمْ.

(۳۳۹۱۸) حضرت علی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول اور حضرت عطا سے دریافت کیا کہ امام اگر وہ سارا مال تقسیم کر دے جو ان کو غنیمت میں ملا ہے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا (کوئی نہیں) وہ انہی کے لیے ہے۔

(۳۳۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النُّهْبَةِ فِي الْغَنِيمَةِ إِذَا أَذِنَ لَهُمْ أَمِيرُهُمْ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۳۳۹۱۹) حضرت زھری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ امیر اگر لشکر کو اجازت دے دے اور وہ اپنی مرضی کی چیزیں اٹھالیں تو کیا حکم ہے؟ آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۱۱٤) فِي الفِدَاءِ، مَنْ رَآهُ وَفَعَلَهُ

فدیہ کا بیان

(۳۳۹۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ.

(ترمذی ۱۵٦۸۔ مسلم ۱۲٦۲)

(۳۳۹۲۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعقیل کے ایک مشرک کے بدلے دو مسلمانوں کا فدیہ قرار دیا۔

(۳۳۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ هَوَازِنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَفَّلَنِي جَارِيَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، مِنْ أَجْمَلِ الْعَرَبِ ، عَلَيْهَا قِشْعٌ لَهَا ، فَمَا كَشَفْتُ لَهَا عَنْ ثَوْبٍ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، فَلَقِيَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالسُّوقِ ، فَقَالَ : لِلَّهِ أَبُوكَ ، هَبْهَا لِي ، فَوَهَبْتُهَا لَهُ ، قَالَ : فَبَعَثَ بِهَا ، فَفَادَى بِهَا أُسَارَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا بِمَكَّةَ.

(۳۳۹۲۱) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ھوازن کے علاقہ میں جہاد کیلئے گئے، مجھے بنی فزارہ کی لونڈی حصہ میں ملی، جو کہ حسین عرب خاتون تھیں، اس پر موٹا زائد لباس تھا، جب اس کے زائد کپڑے کھلے تو میں اس کو لے کر مدینہ آیا، بازار میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم سے ملاقات ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے والد کی خوبی اللہ کیلئے ہی ہے، اس کو مجھے ھبہ کر دو، حضرت سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو ھبہ کر دی، راوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باندی مکہ میں جو مسلمان تھے ان کے فدیہ کے واسطے بھیج دی۔

(۳۳۹۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ فِي الأَسِيرِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ : يُمَنُّ عَلَيْهِ ، أَوْ يُفَادَى.

(۳۳۹۲۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین کے قیدیوں پر احسان کر کے آزاد کر دیا جائے یا پھر فدیہ وصول لیا جائے۔

(۳۳۹۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ ، وَعَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَدَى رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ جَرْمٍ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ بِمِئَةِ أَلْفٍ.

(۳۳۹۲۳) حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مسلمانوں میں سے ایک شخص کا فدیہ دیا،

اھل حرب میں سے (شدۃ اور قوت والے) ایک لاکھ دراھم کے ساتھ۔

(٣٣٩٢٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :إِذَا سُبِيَتِ الْجَارِيَةُ ، أَوِ الْغُلاَمُ مِنَ الْعَدُوِّ ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يُفَادُوهُمْ.

(۳۳۹۲۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر باندی یا غلام دشمن کی قید میں چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں کہ ان کو فدیہ دے کر آزاد کروایا جائے۔

(٣٣٩٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الأَسِيرِ :يُمَنُّ عَلَيْهِ ، أَوْ يُفَادَى بِهِ.

(۳۳۹۲۵) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ قیدیوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان پر احسان کر کے یا فدیہ لے کر آزاد کر دیا جائے۔

(٣٣٩٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلاَءِ الأُسَارَى ؟ قَالَ :ثُمَّ قَالَ :لاَ يُفْلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلاَّ بِفِدَاءٍ ، أَوْ ضَرْبَةِ عُنُقٍ. (ترمذی ۱۷۱۴۔ احمد ۳۸۳)

(۳۳۹۲۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر والے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ پھر فرمایا: ان میں سے کسی کو بھی آزاد نہ کیا جائے گا مگر فدیہ لے کر یا پھر اس کو قتل کر دیا جائے۔

(٣٣٩٢٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ :أَنْ يَعْقِلُوا مُعَاقِلَهُمْ ، وَأَنْ يُفْدُوا عَانِيَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَالإِصْلاَحِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۹۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کو لکھا کہ ان کے قتل کے معاملہ میں دیت دیں، اور ان کے قیدیوں کے لیے اچھے طریقہ سے فدیہ وصول کیا جائے گا اور مسلمانوں کے درمیان (معاملات کی) اصلاح کی جائے گی۔

(٣٣٩٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : لأَنْ أَسْتَنْقِذَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَيْدِي الْكُفَّارِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جزِيَةِ الْعَرَبِ.

(۳۳۹۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کفار کے ہاتھوں سے ایک مسلمان قیدی کو چھڑاؤں یہ مجھے پورے عرب کے جزیہ یا جزیرۃ العرب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(١١٥) مَنْ كَرِهَ الْفِدَاءَ بِالدَّرَاهِمِ وَغَيْرِهَا

جو حضرات دراھم کے ساتھ فدیہ لینے کو ناپسند کرتے ہیں

(٣٣٩٢٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :إِنْ أَخَذْتُمْ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ،

فَأُعْطِيتُمْ بِهِ مُدَّىْ دَنَانِيرَ ، فَلاَ تُفَادُوهُ.

(۳۳۹۲۹) حضرت حکم ؒ اور حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر مشرکین میں سے تم کسی کا فدیہ لو، اور تمہیں دو مد دینار دیئے جائیں تو فدیہ کو مت وصول کرو۔

(۳۳۹۳۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ زَيْدٍ ،وَكَانَتْ عَيْنُهُ أُصِيبَتْ بِالسُّوسِ ، قَالَ :حاصَرْنَا مَدِينَتَهَا ، فَلَقِينَا جَهْدًا ، وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ أَبُو مُوسَى ، وَأَخَذَ الدِّهْقَانُ عَهْدَهُ وَعَهْدَ مَنْ مَعَهُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى :اعْزِلْهُمْ ، فَجَعَلَ يَعْزِلُهُمْ ، وَجَعَلَ أَبُو مُوسَى يَقُولُ لأَصْحَابِهِ :إِنِّي أَرْجُو أَنْ يَخْدَعَهُ اللَّهُ عَنْ نَفْسِهِ ، فَعَزَلَهُمْ وَبَقِيَ عَدُوُّ اللهِ ، فَأَمَرَ بِهِ أَبُو مُوسَى ، فَفَادَى وَبَذَلَ مَالاً كَثِيرًا ، فَأَبَى وَضَرَبَ عُنُقَهُ.

(۳۳۹۳۰) حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جن کی آنکھ سوس کے علاقہ میں جہاد میں شہید ہو چکی تھی، فرماتے ہیں کہ ہم نے کفار کے علاقہ کا محاصرہ کیا، ہمیں بڑی مشقت پیش آئی، اس وقت ہمارے امیر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تھے، ایک دھقان نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی امان طلب کی اور چھٹکارا چاہا۔ حضرت ابو موسیٰ نے ارشاد فرمایا، ان کو علیحدہ کرو، دھقان نے ان کو علیحدہ کرنا، شروع کر دیا، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے لگتا ہے کہ یہ دھوکہ دے گا۔ پھر جب اس دھقان نے اپنے خاندان والوں کو نکال لیا تو پھر جنگ کے لیے تیار ہو گیا۔ پھر جب وہ گرفتار کر کے لایا گیا تو اس نے بہت سے فدیے کی پیش کش کی۔ لیکن حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔

(۳۳۹۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قُتِلَ قَتِيلٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، فَغَلَبَ الْمُسْلِمُونَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى جِيفَتِهِ ، فَقَالُوا :ادْفَعُوا إِلَيْنَا جِيفَتَهُ وَنُعْطِيكُمْ عَشَرَةَ آلاَف دِرْهَم ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ حَاجَةَ لَنَا فِي جِيفَتِهِ ، وَلاَ دِيَتِهِ ، إِنَّهُ خَبِيثٌ الدِّيَةِ خَبِيثُ الْجِيفَةِ. (احمد ۲۴۸۔ بیہقی ۱۳۳)

(۳۳۹۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: خندق والے دن کچھ کفار مارے گئے، مسلمان کفار کے لاشوں پر غالب آ گئے، مشرکین نے مسلمانوں سے کہا کہ ہماری لاشیں ہمارے حوالے کر دو، ہم اس کے بدلہ دس ہزار دراہم دیں گے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں تمہاری لاشوں (مردار لاشوں) اور دیت کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ خبیث دیت اور خبیث لاشیں ہیں۔

(۳۳۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ أُصِيبَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، فَأَعْطَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِيفَتِهِ حَتَّى بَلَغُوا الدِّيَةَ ، فَأَبَى. (احمد ۲۴۸)

(۳۳۹۳۲) حضرت حکم ؒ سے مروی ہے کہ کچھ مشرکین غزوہ خندق میں مارے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مردہ لاشوں کے

بدلے مال دینے کو کہا گیا یہاں تک کہ وہ دیت کی رقم تک پہنچ گئے لیکن آپ ﷺ نے لینے سے انکار کر دیا۔

(٣٣٩٣٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِهِ. (ترمذی ۱۷۱۵۔ احمد ۳۲۶)

(۳۳۹۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے۔

(٣٣٩٣٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : نَسَخَتْ : ﴿وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ مَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ فِدَاءٍ ، أَوْ مَنٍّ.

(۳۳۹۳۴) حضرتِ مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ﴿وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ منسوخ ہو گئی جو ان سے پہلے فدیہ اور احسان کر کے چھوڑنے کا حکم تھا۔

(٣٣٩٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾ قَالَ: لَا مَنٌّ، وَلَا فِدَاءٍ.

(۳۳۹۳۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں قرآن کی آیت ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اب کوئی احسان اور فدیہ نہیں ہے۔

(٣٣٩٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : اسْتَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الأُسَارَى يَوْمَ بَدْرٍ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَوْمُكَ وَعَشِيرَتُكَ بَنُو عَمِّكَ ، فَخُذْ مِنْهُمَ الْفِدْيَةَ ، وَقَالَ عُمَرُ : اقْتُلْهُمْ ، فَنَزَلَتْ : ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ : وَالإِثْخَانُ : هُوَ الْقَتْلُ. (ابن جریر ۴۳)

(۳۳۹۳۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کے بارے میں مشورہ طلب کیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ آپ کی قوم اور آپ کے رشتہ دار ہیں، ان سے فدیہ لے کر آزاد کر دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، ان سب کو قتل کر دیں، پھر اس کے بارے میں قرآن کریم کی آیت ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ﴾ حضرت مجاہد فرماتے ہیں الاثخان سے مراد قتل ہے۔

(١١٦) فِي فِكَاكِ الأُسَارَى ، عَلَى مَنْ هُوَ ؟

قیدیوں کا فدیہ کون ادا کرے گا؟

(٣٣٩٣٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كُلُّ أَسِيرٍ كَانَ فِي أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَفِكَاكُهُ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۹۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا جو بھی قیدی کافروں کے قبضہ میں ہو پھر اس کا فدیہ مسلمانوں کا بیت المال ادا کرے گا۔

(۳۳۹۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ : سَأَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، فَيُؤْسَرُ ؟ قَالَ : فِفِكَاكُهُ مِنْ خَرَاجِ أُولَئِكَ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَاتَلَ عَنْهُمْ.

(۳۳۹۳۸) حضرت بشر بن غالب سے مروی ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک مجاہد ذمی جہاد کے دوران اگر گرفتار ہو جائے؟ فرمایا جن سے وہ لڑا ہے انہی کے خراج میں سے اس کا فدیہ ادا کیا جائے گا۔

(۳۳۹۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي أَهْلِ الْعَهْدِ إِذَا سَبَاهُمَ الْمُشْرِكُونَ ، ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِمَ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : لاَ يُسْتَرَقُّونَ.

(۳۳۹۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اھل العہد (ذمی) کو مشرکین قید کر لیں پھر مسلمان ان پر غالب آ جائیں تو وہ غلام نہیں بنائے جائیں گے۔

(۱۱۷) مَنْ يُكْرِهُ أَنْ يُفَادَى بِهِ

جو حضرات ان کا فدیہ دینے کو ناپسند کرتے ہیں

(۳۳۹٤۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لاَ يُفَادَى الْعَبْدُ ، وَلاَ الْمُعَاهَدُ.

(۳۳۹۴۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غلام اور معاھد کا فدیہ نہ دیا جائے گا۔

(۱۱۸) مَنْ كَانَ لاَ يَقْتُلُ الأَسِيرَ ، وَكَرِهَ ذَلِكَ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ قیدیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا

(۳۳۹٤۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ قَتْلَ الأَسْرَى.

(۳۳۹۴۱) حضرت عطاء قیدیوں کے قتل کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۳۳۹٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ يُقْتَلُ الأَسِيرُ.

(۳۳۹۴۲) حضرت عطاء فرماتے تھے کہ قیدی کو قتل مت کرو۔

(۳۳۹٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ قَتْلَ الأَسِيرِ.

(۳۳۹۴۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ قیدی کے قتل کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۳۳۹٤٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا أُتِيَ بِأَسِيرٍ يَوْمَ صِفِّينَ ،

أَخَذَ دَابَّتَهُ ، وَأَخَذَ سِلاَحَهُ ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَعُودَ ، وَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۳۳۹۴۴) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ صفین کے دن جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں قیدی لایا جاتا تو آپ اس کا سامان اور سواری ضبط فرما لیتے اور اس سے دوبارہ نہ لڑنے کا عہد لے کر اس کو رہا فرما دیتے۔

(٣٣٩٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي جَارٌ لِي ، قَالَ :أَتَيْتُ عَلِيًّا بِأَسِيرٍ يَوْمَ صِفِّينَ ، فَقَالَ :لَنْ أَقْتُلَكَ صَبْرًا ، إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

(۳۳۹۴۵) حضرت ابی فاختہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے پڑوسی نے بتایا کہ جنگ صفین کے دن میں قید ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے قتل نہ کروں گا میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

(٣٣٩٤٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ الْحَجَّاجَ أُتِيَ بِأَسِيرٍ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :قُمْ فَاقْتُلْهُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :مَا بِهَذَا أُمِرْنَا ، يَقُولُ اللَّهُ :﴿حَتَّى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾.

(۳۳۹۴۶) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حجاج کے پاس قیدی لایا گیا حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کھڑے ہو جاؤ اور اس کو قتل کر دو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: ہمیں کس چیز کا حکم دیا گیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ﴿حَتَّى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾۔

(٣٣٩٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :بَعَثَ ابْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عُمَرَ بِأَسِيرٍ وَهُوَ بِفَارِسَ ، أَوْ بِإِصْطَخْرَ لِيَقْتُلَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :أَمَّا وَهُوَ مَصْرُورٌ فَلاَ.

قَالَ وَكِيعٌ :يَعْنِي مَوْثُوقًا.

(۳۳۹۴۷) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ابن عامر نے فارس کے قیدی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ وہ اس کو قتل کر دیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: بہر حال وہ بندھا ہوا قیدی ہے تو پھر قتل نہیں ہوگا۔

(٣٣٩٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَعْتَقَهُمْ.

(۳۳۹۴۸) حضرت سفیان سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی خدمت میں قیدی لائے گئے تو آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا۔

(٣٣٩٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الإِمَامُ فِي الأُسَارَى بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ فَادَى ، وَإِنْ شَاءَ مَنَّ ، وَإِنْ شَاءَ قَتَلَ.

(۳۳۹۴۹) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کو قیدیوں کے متعلق مکمل اختیار ہے، اگر چاہے تو فدیہ لے کر آزاد کر دے، یا احسان کرتے ہوئے آزاد کر دے یا پھر قتل کر دے۔

(۳۳۹۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَمَرَ عَلِيٌّ مُنَادِيَهُ، فَنَادَى يَوْمَ الْبَصْرَةِ: لاَ يُقْتَلُ أَسِيرٌ.

(۳۳۹۵۰) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے دن منادی کو اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ: قیدی قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱۹) فِي الإِجَازَة عَلَى الْجَرْحَى ، أَوِ اتِّبَاعِ الْمُدْبِرِ

زخمی کو قتل نہیں کیا جائے گا اور بھاگنے والے کا پیچھا نہیں کیا جائے گا

(۳۳۹۵۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : أَلاَ لاَ يُقْتَلُ مُدْبِرٌ ، وَلاَ يُجْهَزُ عَلَى جَرِيحٍ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ. (ابو عبید ۱۵۹)

(۳۳۹۵۱) حضرت حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اعلان فرمایا: خبردار پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا، اور زخمی کو قتل نہیں کیا جائے گا، اور جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا وہ مامون ہے۔

(۳۳۹۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ مُنَادِيَهُ فَنَادَى يَوْمَ الْبَصْرَةِ : أَلاَ لاَ يُتْبَعُ مُدْبِرٌ ، وَلاَ يُذَفَّفُ عَلَى جَرِيحٍ ، وَلاَ يُقْتَلُ أَسِيرٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ أَلْقَى السِّلاَحَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَلاَ يُؤْخَذُ مِنْ مَتَاعِهِمْ شَيْءٌ.

(۳۳۹۵۲) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے دن منادی کو یہ اعلان کرنے کو فرمایا کہ خبردار! بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے، زخمی کو قتل نہ کیا جائے گا، قیدی کو قتل نہیں کیا جائے گا، اور جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا وہ مامون ہے اور جس نے اپنا ہتھیار ڈال دیا وہ بھی مامون ہے اور ان کے سامان کو نہیں لوٹا جائے گا۔

(۳۳۹۵۳) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ صِفِّينَ ، فَكَانُوا لاَ يُجْهِزُونَ عَلَى جَرِيحٍ ، وَلاَ يَطْلُبُونَ مُوَلِّيًا ، وَلاَ يَسْلُبُونَ قَتِيلاً.

(۳۳۹۵۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حاضر تھا، زخمیوں قتل نہیں کیا جا رہا تھا، اور بھاگنے والوں کا پیچھا بھی نہیں کیا جا رہا تھا اور مقتولوں کا سامان بھی نہیں چھینا جا رہا تھا۔

(۳۳۹۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ الزُّبَيْرُ يَتَتَبَّعُ الْقَتْلَى يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَإِذَا رَأَى رَجُلاً بِهِ رَمَقٌ أَجْهَزَ عَلَيْهِ.

(۳۳۹۵۴) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ یمامہ والے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ زخمیوں کو تلاش کر رہے تھے، جب کسی شخص کو دیکھتے کہ اس کا خون بہہ رہا ہے تو زبیر حملہ آور ہو جاتے۔

(۳۳۹۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ ، قَالَ : كُنَّ النِّسَاءُ يُجْهِزْنَ عَلَى الْجَرْحَى يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۳۹۵۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن عورتیں زخمیوں پر حملہ آور ہو رہی تھیں۔

(۱۳۰) فِي النَّفَلِ مَتَى يَكُونُ ، قَبْلَ الزَّحْفِ أَوْ بَعْدَهُ

مال غنیمت (بخشش) جنگ سے قبل ہوگا یا جنگ کے بعد؟

(۳۳۹۵٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :النَّفَلُ مَا لَمْ يَلْتَقِ الصَّفَّانِ ، أَوِ الزَّحْفَانِ ، فَإِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ ، أَوِ الصَّفَّانِ ، فَالْمَغْنَمُ.

(۳۳۹۵٦) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ عطیہ اور بخشش اس وقت تک ہے جب تک کہ لشکر آمنے سامنے نہ آئے ہوں۔ اگر آمنے سامنے آجائیں تو پھر مال غنیمت ہے۔

(۳۳۹۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :إِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ ، أَوِ الصَّفَّانِ فَلاَ نَفْلَ ، إِنَّمَا هِيَ الْغَنِيمَةُ ، إِنَّمَا النَّفَلُ قَبْلُ وَبَعْدُ.

(۳۳۹۵۷) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دونوں لشکر آمنے سامنے آجائیں تو پھر بخشش اور عطیہ نہیں ہے، وہ تو غنیمت ہے، بخشش اور عطیہ تو اس سے پہلے یا اس کے بعد ہے۔

(۳۳۹۵۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ نَفْلَ فِي أَوَّلِ غَنِيمَةٍ ، وَلاَ نَفْلَ بَعْدَ الْغَنِيمَةِ.

(۳۳۹۵۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ غنیمت سے پہلے اور غنیمت کے بعد بخشش اور عطیہ نہیں ہے۔

(۱۳۱) قَوْلِهِ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ) ، مَا ذُكِرَ فِيهَا

ارشاد خداوندی (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ) کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(۳۳۹۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ فَرِيضَةُ الْخُمُسِ فِي الْمَغْنَمِ ، فَلَمَّا نَزَلَتْ : ﴿مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ تَرَكَ النَّفَلَ الَّذِي كَانَ يُنَفِّلُ ، وَصَارَ فِي ذَلِكَ خُمُسُ الْخُمُسِ ، وَهُوَ سَهْمُ اللهِ ، وَسَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بیهقی ۳۱۴۔ ابن زنجویه ۱۱۳۵)

(۳۳۹۵۹) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غنیمت میں خمس کا حکم نازل ہونے سے قبل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عطیہ (کچھ حصہ) الگ فرمالیتے پھر جب قرآن کریم کی آیت ﴿مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾

نازل ہوئی زائد دیا جانے والا حصہ ختم کر دیا گیا اور وہ خمس کے خمس میں ہو گیا۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا حصہ ہے۔

(٣٣٩٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدَةَ ؛ الآيَةَ : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ قَالَ : مَا شَذَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الْعَدُوِّ إِلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ عَبْدٍ ، أَوْ مَتَاعٍ ، أَوْ دَابَّةٍ فَهِيَ الأَنْفَالُ الَّتِي يَقْضِي فِيهَا مَا أَحَبَّ.

(۳۳۹۶۰) حضرت عبدہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ مشرکین میں سے مسلمانوں کے دشمن میدان جنگ میں جو غلام، سامان اور سواری چھوڑ کر بھاگ جائیں وہ انفال میں سے ہے اس کے متعلق امیر جو پسند کرے فیصلہ کرے گا۔

(٣٣٩٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَعِكْرِمَةَ ؛ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ قُلَ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ قَالاَ : كَانَتِ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى نَسَخَتْهَا : ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾. (طبری ۱۷۵۔ ابن جریر ۱۷۶)

(۳۳۹۶۱) حضرت مکحول اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ قُلَ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ نازل ہوئی تو مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہوتا تھا یہاں تک قرآن کریم کی دوسری آیت ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ نے اس کو منسوخ کر دیا۔

(٣٣٩٦٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ ؟ قَالَ : السَّلَبُ وَالْفَرَسُ.

(۳۳۹۶۲) حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن کریم کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: الانفال سے مراد گھوڑے اور وہ سامان ہے جس کو کفار سے چھین لیں۔

(٣٣٩٦٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ قَالَ : مَا أَصَابَتِ السَّرَايَا.

(۳۳۹۶۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو کچھ سرایا کو ملے وہ سب اس میں داخل ہے۔

(١٣٢) فِي الإِمَامِ ينفل قَبْلَ الْغَنِيمَةِ ، وَقَبْلَ أَنْ تقسم

امام کا تقسیم غنیمت سے قبل کچھ عطیہ اور بخشش دینا

(٣٣٩٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ أَوْقَدَ فِي بَابِ

تُسْتَرَ ، قَالَ : وَصُرِعَ الأَشْعَرِيُّ عَنْ فَرَسِهِ ، فَلَمَّا فَتَحْنَاهَا أَمَّرَنِي عَلَى عَشَرَةٍ مِنْ قَوْمِي ، وَنَفَّلَنِي سَهْمًا سِوَى سَهْمِي ، وَسَهْمِ فَرَسِي قَبْلَ الْغَنِيمَةِ.

(۳۳۹۶۴) حضرت شہاب فرماتے ہیں کہ تستر کے دروازہ پر میں پہلا شخص تھا جس نے آگ جلائی تھی، حضرت اشعری اپنے گھوڑے سے گر پڑے، پھر جب ہم نے اس کو فتح کیا تو میرے قوم کے دس آدمیوں پر مجھے حکم بنایا، اور تقسیم غنیمت سے قبل میرے اور میرے گھوڑے کے حصہ کے علاوہ مجھے ایک حصہ بطور عطیہ دیا۔

(۳۳۹۶۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَخِي خَالِدِ بنِ الْوَلِيدِ ؛ أَنَّ الْحَارِثَ ، قَالَ لَهُ : أَعْطِنِي ، فَأَعْطَاهُ مِنَ الْخُمُسِ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ ، وَقَالَ : إِذَا خَمَّسْتَ فَأَعْطِنِي.

(۳۳۹۶۵) حضرت خالد بن ولید کے بھتیجے سے مروی ہے کہ حضرت حارث نے ان سے فرمایا کہ مجھے کچھ دو، انہوں نے غنیمت تقسیم ہونے سے قبل ان کو خمس دے دیا انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔ اور فرمایا جب خمس نکال لو تو پھر مجھے دینا۔

(۳۳۹۶۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : لاَ يُعْطَى مِنَ الْمَغْنَمِ شَيْءٌ حَتَّى يُقْسَمَ ، إِلاَّ لِرَاعٍ ، أَوْ حَارِسٍ ، أَوْ سَائِقٍ غَيْرِ مُوَلَّهٍ.

(۳۳۹۶۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ غنیمت تقسیم ہونے سے قبل کسی کو کچھ نہیں دیا جائے گا، سوائے چرواہے، چوکیدار اور جانوروں کے ہانکنے والے کے۔

(۳۳۹۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : بُعِثَ إِلَى أَنَسٍ بِشَيْءٍ قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ الْغَنَائِمُ ، فَقَالَ : لاَ ، وَأَبَى حَتَّى تُقْسَمَ.

(۳۳۹۶۷) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے کچھ بھیجا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا فرمایا کہ جب تک غنیمت تقسیم نہ ہو جائے میں نہ لوں گا۔

(۳۳۹۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُنَفَّلُ حَتَّى يُخَمَّسَ.

(۳۳۹۶۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خمس نکالنے سے پہلے کسی کو عطیہ نہ دیا جائے گا۔

(۳۳۹۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : النَّفَلُ بَعْدَ الْخُمُسِ.

(۳۳۹۶۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عطیہ خمس کے بعد دیا جائے گا۔

(۳۳۹۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَا كَانُوا يُنَفِّلُونَ إِلاَّ مِنَ الْخُمُسِ.

(۳۳۹۷۰) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خمس کے بعد عطیہ وغیرہ نکالا کرتے تھے۔

(۳۳۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : غَزَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَعَ عبيدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : فَأَعْطَاهُ ثَلاَثِينَ رَأْسًا مِنْ سَبْيِ الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَ : فَسَأَلَهُ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَهَا مِنَ الْخُمُسِ ، فَأَبَى أَنَسٌ

أَنْ يَقْبَلَهَا.

(۳۳۹۷۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبیداللہ بن زیاد کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے، راوی فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو تیس قیدی عطا کیے گئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ ان کو خمس میں سے بناؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔

(۱۲۳) فِي الْأَمِيرِ يَأْذَنُ لَهُمْ فِي السَّلْبِ، أَمْ لاَ ؟

امیر ان کو سامان (لوٹنے کا) اجازت دے گا کہ نہیں؟

(۳۳۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النُّهْبَةِ فِي الْغَنِيمَةِ، إِذَا أَذِنَ لَهُمْ أَمِيرُهُمْ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۳۳۹۷۲) حضرت زہری رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ غنیمت میں لوٹی ہوئی چیز کے متعلق جب کہ ان کا امیر ان کو اجازت دے دے؟ حضرت زہری نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۱۲٤) فِي الْغَنِيمَةِ، كَيْفَ تُقْسَمُ ؟

غنیمت کیسے تقسیم کی جائے گی؟

(۳۳۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْغَنِيمَةِ فَيَقْسِمُهَا عَلَى خَمْسَةٍ، فَيَكُونُ أَرْبَعَةٌ لِمَنْ شَهِدَهَا، وَيَأْخُذُ الْخُمُسَ، فَيَضْرِبُ بِيَدِهِ فِيهِ، فَمَا أَخَذَ مِنْ شَيْءٍ جَعَلَهُ لِلْكَعْبَةِ، وَهُوَ سَهْمُ اللهِ الَّذِي سَمَّى، ثُمَّ يَقْسِمُ مَا بَقِيَ عَلَى خَمْسَةٍ، فَيَكُونُ سَهْمٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَهْمٌ لِذَوِي الْقُرْبَى، وَسَهْمٌ لِلْيَتَامَى، وَسَهْمٌ لِلْمَسَاكِينِ، وَسَهْمٌ لابْنِ السَّبِيلِ. (ابوداؤد ۳۷۲۔ طبری ۱۰)

(۳۳۹۷۳) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال غنیمت آتا تو اس کے پانچ حصے فرماتے، چار حصے ان میں تقسیم فرماتے جو جہاد میں شریک تھے، اور خمس نکال لیتے، اور پھر اپنا ہاتھ اس پر رکھتے، اس میں جو بھی آ جاتا اس کو کعبہ کے لیے وقف کر دیتے جو کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہوتا۔ پھر باقی کے پانچ حصے فرماتے، ایک حصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا، ایک حصہ قریبی رشتہ داروں کا، ایک حصہ یتیموں کا، ایک حصہ مسکینوں کا اور ایک حصہ مسافروں کا۔

(۳۳۹۷٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الأَخْضَرِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخَثْعَمِيِّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُثْمَانَ، فَقَالَ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ؟ فَقُمْتُ، فَقَالَ: أَبْلِغْ مُعَاوِيَةَ،

إِذَا غَنِمَ غَنِيمَةً أَنْ يَأْخُذَ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ، فَيَكْتُبُ عَلَى سَهْمٍ مِنهَا :لِلَّهِ، ثُمَّ لِيُقْرِعْ، فَحَيْثُمَا خَرَجَ مِنهَا فَلْيَأْخُذْ.

(۳۳۹۷۴) حضرت مالک بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عثمان نے فرمایا: اہل شام میں سے یہاں کون ہے؟ پس میں کھڑا ہو گیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بتا دو کہ: جب مال غنیمت حاصل ہو تو اس کے پانچ حصے کرو، ان میں ایک حصہ پر یوں لکھو اللہ کے لیے ہے، پھر قرعہ ڈالو، جو نکلتا رہے وہ وصول کرتے رہو۔

(۳۳۹۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ عَنْ سَهْمِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :خُمُسُ الْخُمُسِ. (نسائی ۴۴۴۶۔ عبدالرزاق ۹۴۸۶)

(۳۳۹۷۵) حضرت یحییٰ بن جزار سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا وہ خمس کا خمس ہے۔

(۳۳۹۷٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ. (ابو عبید ۳۴)

(۳۳۹۷٦) حضرت یحییٰ بن جزار سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۹۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ :قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْغَنِيمَةِ ؟ فَقَالَ :لِلَّهِ سَهْمٌ ، وَلِهَؤُلاَءِ أَرْبَعَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ :فَهَلْ أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَحَدٍ ؟ قَالَ :فَقَالَ :إِنْ رُمِيتَ بِسَهْمٍ فِي جَنْبِكَ فَلَسْتَ بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَخِيكَ.

(طحاوی ۳۰۱۔ بیہقی ۳۳۶)

(۳۳۹۷۷) حضرت عبداللہ بن شقیق العقیلی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑا ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے غنیمت کے متعلق بتائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک حصہ اللہ کے لیے اور چار حصے ان کیلئے۔ میں نے عرض کیا: کیا کوئی شخص کسی سے زیادہ حقدار بھی ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیرے پہلو میں تیر بھی مارا گیا پھر بھی تو اپنے بھائی سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔

(۳۳۹۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي قَوْلِهِ :﴿فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ ، قَالَ : لِلَّهِ كُلُّ شَيْءٍ.

(۳۳۹۷۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر چیز اللہ کے لیے ہی ہے۔

(۳۳۹۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :خُمُسُ اللهِ ،وَخُمُسُ الرَّسُولِ وَاحِدٌ ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ ذَلِكَ الْخُمُسَ حَيْثُ أَحَبَّ ، وَيَصْنَعُ فِيهِ مَا شَاءَ ، وَيَحْمِلُ فِيهِ مَنْ شَاءَ. (ابو عبید ۸۳۷)

(۳۳۹۷۹) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ خمس میں ایک ہی ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس خمس کو جہاں پسند فرماتے رکھتے، جو چاہتے اس میں سے رکھ دیتے اور جو چاہتے اٹھا لیتے۔

(۳۳۹۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ ، قَالَ : سَهْمُ اللهِ ، وَسَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدٌ.

(۳۳۹۸۰) حضرت شعبی قرآن کریم کی آیت ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حصہ خمس میں ایک ہی ہے۔

(۳۳۹۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ : ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ ، قَالَ : هَذَا مِفْتَاحُ كَلاَمٍ ، لَيْسَ لِلَّهِ نَصِيبٌ ، لِلَّهِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةُ.

(۳۳۹۸۱) حضرت حسن بن محمد بن علی ؒ قرآن کریم کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ کلام کا آغاز ہے، اللہ کے لیے غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہے، دنیا اور آخرت ساری ہی اللہ کی ملکیت ہے۔

(۳۳۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : فِي الْمَغْنَمِ ؛ خُمُسٌ لِلَّهِ ، وَسَهْمٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : يُؤْخَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ رَأْسٍ فِي السَّبْيِ ، ثُمَّ يُخْرَجُ الْخُمُسُ ، ثُمَّ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمِهِ مَعَ النَّاسِ غَابَ ، أَوْ شَهِدَ.

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : كَانَ الصَّفِيُّ يَوْمَ خَيْبَرَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ.

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : كَانَ الصَّفِيُّ يَوْمَ خَيْبَرَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ ، اسْتَنْكَحَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ابو داؤد ۲۹۸۵۔ سعید بن منصور ۲۶۷۹)

(۳۳۹۸۲) حضرت محمد غنیمت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ غنیمت میں خمس اللہ کے لیے ہے، اور اللہ کے نبی کا حصہ ہے اور غنیمت میں اللہ کے نبی ﷺ کے لیے صفی ہے۔ (صفی وہ خاص حصہ جس کو اللہ کے نبی ﷺ تقسیم غنیمت سے قبل ہی اپنے لیے الگ فرما لیں) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی کے لیے غنیمت میں بہترین قیدی کو الگ کیا گیا، پھر خمس نکالا گیا، پھر لوگوں کے حصہ میں سے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب حصہ نکالا گیا۔

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو بطور صفی الگ فرما لیا تھا۔
اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ خیبر والے دن آنحضرت ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو الگ فرما لیا تھا پھر ان سے نکاح فرما لیا۔

(۳۳۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : خُمُسُ اللهِ ، وَسَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيُّ ، كَانَ يُصْطَفَى لَهُ مِنَ الْمَغْنَمِ خَيْرُ رَأْسٍ مِنَ السَّبْيِ ، إِنْ كَانَ سَبْيٌ ، وَإِلاَّ غَيْرُهُ بَعْدَ الْخُمُسِ ، ثُمَّ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمِهِ شَهِدَ ، أَوْ غَابَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ الصَّفِيِّ ، قَالَ : وَاصْطَفَى صَفِيَّةَ بِنْتَ

حُيَيّ يَوْمَ خَيْبَرَ.

قَالَ أَشْعَثُ :وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، وَالزُّهْرِيُّ :اصْطَفَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. (ترمذی ۱۵۶۱۔ حاکم ۱۲۸)

(۳۳۹۸۳) حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ سے تقریبا اسی طرح مروی ہے اس میں حضرت اشعث کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضور اقدس نے غزوہ بدر کے دن بطور صفی ذوالفقار تلوار کو الگ فرمایا۔

(۳۳۹۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :كَانَ الصَّفِيُّ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ الْعَاصِ بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ.

(۳۳۹۸۴) حضرت ابو الزناد سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے دن بطور صفی کے عاص بن منبہ بن الحجاج کی تلوار کو چنا۔

(۳۳۹۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيِّ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ سَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَمَّا الصَّفِيُّ فَكَانَتْ لَهُ غُرَّةٌ يَخْتَارُهَا مِنْ غَنِيمَةِ الْمُسْلِمِينَ ، إِنْ شَاءَ جَارِيَةً ، وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا ، أَيَّ ذَلِكَ شَاءَ.

(ابو داؤد ۲۹۸۴۔ نسائی ۴۴۴۷)

(۳۳۹۸۵) حضرت شعبی سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ غنیمت اور صفی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس طرح ایک عام مسلمان کا غنیمت میں حصہ تھا اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تھا اور بہرحال صفی سے مراد وہ حصہ ہے جس کو اللہ کے نبی مسلمانوں کے غنیمت میں سے الگ فرما لیتے خواہ وہ باندی ہو، گھوڑا ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو۔

(۳۳۹۸٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ عَنْ قَوْلِ اللهِ: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ ، وَعَنْ هَذِهِ الآيَةِ :﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ﴾ ؟ قَالَ :قُلْتُ :مَا الْفَيْءُ ؟ وَمَا الْغَنِيمَةُ ؟ قَالَ :إِذَا ظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ وَعَلَى أَرْضِهِمْ ، فَأَخَذُوهُمْ عَنْوَةً ، فَمَا أُخِذَ مِنْ مَالٍ ظَهَرُوا عَلَيْهِ فَهُوَ غَنِيمَةٌ ، وَأَمَّا الأَرْضُ فَهِيَ فَيْءٌ ، وَسَوَادُنَا هَذَا فَيْءٌ.

(۳۳۹۸۶) حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن السائب سے اللہ کے ارشاد ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ اور دوسری آیت ﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ﴾ کے متعلق دریافت کیا کہ فی اور غنیمت سے کیا مراد ہے؟ حضرت عطاء نے فرمایا: جب مسلمان مشرکین اور ان کی زمینوں پر بزور جنگ غالب ہو جائیں اور اس وقت جو مال ہاتھ آئے وہ غنیمت ہے، اور ان کی زمین فی ہے اور یہ ہمارا مال و دولت فی ہے۔

(۳۳۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ :الْغَنِيمَةُ مَا أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ عَنْوَةً ، فَهُوَ لِمَنْ سَمَّى اللَّهُ ،

وَأَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ لِمَنْ شَهِدَهَا.

(۳۳۹۸۷) حضرت سفیان غنیمت کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو مال مسلمان بزور جہاد لیں وہ ان کے لیے ہے جس کو اللہ نے نام لے کر متعین کیا ہے، اور چار خمس مجاہدین کے لیے ہیں۔

(۳۳۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ كِتَابَ ذِكْرِ الصَّفِيِّ ، فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : مَا الصَّفِيُّ ؟ قَالَ : رَأْسٌ كَانَ يُصْطَفَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ، ثُمَّ يُضْرَبُ لَهُ بَعْدُ بِسَهْمِهِ مَعَ النَّاس. (ابو داؤد ۲۹۸۵)

(۳۳۹۸۸) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے الصفی سے متعلق ایک کتاب میں پڑھا پھر میں نے حضرت محمد ؒ سے الصفی کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ہر چیز سے قبل جو مال حضور اقدس ﷺ کے لیے الگ کیا جاتا وہ مراد ہے، پھر بعد میں لوگوں کے ساتھ بھی ایک حصہ نکالا جاتا۔

(۳۳۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ﴾ ، قَالَ : الْمِخْيَطُ مِنَ الشَّيْءِ.

(۳۳۹۸۹) حضرت مجاہد قرآن کریم کی آیت ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک معمولی سی سوئی بھی من شیٔ میں داخل ہے۔

(۱۲۵) مَنْ يُعْطَى مِنَ الْخُمُسِ ، وَفِيمَنْ يُوضَعُ ؟

خمس میں سے کس کو دیا جائے گا؟ اور کن جگہوں میں استعمال کیا جائے گا؟

(۳۳۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : الْخُمُسُ بِمَنْزِلَةِ الْفَيْءِ ، يُعْطِي مِنْهُ الإِمَامُ الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ.

قَالَ : وَأَخْبَرَنِي لَيْثُ بْنُ أَبِي رُقَيَّةَ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : إِنَّ سَبِيلَ الْخُمُسِ سَبِيلُ عَامَّةِ الْفَيْءِ.

(۳۳۹۹۰) حضرت مکحول ؓ فرماتے ہیں کہ خمس بھی فیٔ کی طرح ہے، اس میں سے امام مالدار اور فقیر دونوں کو دے گا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریر فرمایا: جو عام فیٔ کا راستہ ہے وہ خمس کا بھی راستہ ہے۔

(۳۳۹۹۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلاَنَهُ مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ إِذَا رَأَيْتُمَا عِنْدِي شَيْئًا مِنَ الْخُمُسِ فَأْتِيَانِي.

(۳۳۹۹۱) حضرت حجاج بن ثابت فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بنو عبد المطلب کے دو شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور صدقہ کا مال مانگا۔ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ابھی نہیں لیکن جب تم دیکھو میرے پاس خمس کا مال موجود ہے تو پھر تم میرے پاس آنا (میں عطا کردوں گا)۔

(٣٣٩٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَهُمَ الصَّدَقَةُ ، فَجُعِلَ لَهُمْ خُمُسَ الْخُمُسِ. (نسائی ۴۴۴۹۔ طبری ۱۰)

(۳۳۹۹۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ آل محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ ان کو خمس کا خمس ملے گا۔

(٣٣٩٩٣) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ أَعْطَى الرَّجُلَ مِنَ الْفَيْءِ عَشَرَةَ آلَافٍ ، وَتِسْعَةً ، وَثَمَانِيَةً ، وَسَبْعَةً.

(۳۳۹۹۳) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال فی میں سے ایک شخص کو دس ہزار، نو ہزار، آٹھ ہزار اور سات ہزار عطا فرمائے۔

(٣٣٩٩٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سُئِلَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ بِالْخُمُسِ ؟ قَالَ :كَانَ يَحْمِلُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللهِ الرَّجُلَ ، ثُمَّ الرَّجُلَ ، ثُمَّ الرَّجُلَ. (احمد ۳۶۵)

(۳۳۹۹۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس کو کس طرح تقسیم فرماتے تھے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس میں سے ایک مجاہد کو دیتے پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو عطا فرماتے۔

(١٣٦) مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ الْمَغَانِمَ أُحِلَّتْ لَهُ

حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کیلئے غنیمت کو حلال کردیا گیا تھا

(٣٣٩٩٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي.

(۳۳۹۹۵) حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے غنیمت کا مال حلال کردیا گیا جب کہ مجھ سے قبل کسی نبی کے لیے حلال نہیں کیا گیا تھا۔

(٣٣٩٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمْ تَحِلَّ الْمَغَانِمُ لِقَوْمٍ سُودِ الرُّؤُوسِ قَبْلَكُمْ ، كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، أَسْرَعَ النَّاسُ فِي الْمَغَانِمِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿لَوْلاَ كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّبًا﴾. (ترمذی ۳۰۸۵۔ احمد ۲۵۲)

(۳۳۹۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کسی قوم کیلئے غنیمت کا مال حلال نہ تھا۔ آسمان سے آگ آ کر اسے جلا کر راکھ کر دیتی تھی۔ پھر غزوہ بدر کے دن لوگوں نے مال غنیمت میں جلد بازی کی تو قرآن کریم کی آیت ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالاً طَيِّبًا﴾ نازل ہوئی۔

(۳۳۹۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَمِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أُحِلَّ لِي الْمَغْنَمُ ، وَلَمْ يَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي.

(۳۳۹۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لیے غنیمت کو حلال کیا گیا جب کہ مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہ تھی۔

(۳۳۹۹۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي.

(۳۳۹۹۸) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۹۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ - زَادَ فِيهِ غَيْرُ وَكِيعٍ - عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي.

(۳۳۹۹۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۴۰۰۰) حَدَّثَنَا مُحمد بن أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي.

(۳۴۰۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح ہی مروی ہے۔

(۱۲۷) فِي الْغَنَائِمِ وَشِرَائِهَا قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ

غنیمت کو تقسیم کرنے سے قبل بیع کرنا

(۳۴۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقْسَمَ. (طبرانی ۷۷۲۴)

(۳۴۰۰۱) حضرت ابوامامہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن تقسیم غنیمت سے قبل بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۴۰۰۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ نَصِيبَهُ مِنَ الْمَغْنَمِ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ.

(۳۴۰۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تقسیم غنیمت سے قبل اپنے حصہ کی بیع کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣٤٠٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ نَحْوَ الْمَغْرِبِ ، فَفَتَحْنَا قَرْيَةً يُقَالُ لَهَا : جَرْبَةُ فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا ، فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَقُولُ لَكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ، فَلاَ يَبِيعَنَّ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ.

(۳۴۰۰۳) حضرت ابو مرزوق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغرب کی طرف جہاد میں شریک ہوئے، پھر ہم نے ایک جگہ فتح کی جس کا نام جربہ تھا۔ حضرت رویفع رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں تمہارے سامنے وہی بات کروں گا جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہم سے فرمایا تھا کہ: جو اللہ پر اور آخرت پر یقین رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ تقسیم غنیمت سے قبل اس کو فروخت نہ کرے۔

(٣٤٠٠٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ. (ابویعلی ۱۰۸۸)

(۳۴۰۰۴) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم غنیمت سے قبل اس کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤٠٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ. (عبدالرزاق ۹۴۸۹)

(۳۴۰۰۵) حضرت ابو قلابہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٠٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عروبة ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الْمَغْنَمِ شَيْئًا ، وَيَقُولُ : فِيهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ ، يَعْنِي قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ.

(۳۴۰۰۶) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ تقسیم غنیمت سے قبل اس کی بیع کو ناپسند فرماتے ہیں تھے اور فرماتے کہ اس میں سونا اور چاندی ہوتا ہے۔

(٣٤٠٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ.

(۳۴۰۰۷) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہما اللہ بھی غنیمت کو تقسیم کرنے سے قبل اس کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ ...

(۳۴۰۰۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے خیبر والے دن اس سے منع فرمایا۔

(۳٤٠٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ،رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَغْنَمِ حَتَّى يُقْسَمَ. (نسائی ۶۲۴۱۔ ابو یعلی ۲۴۱۰)

(۳۴۰۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے۔

(٣٤٠١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ . قَالَ شُعْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى :وَتُعْلَمَ مَا هِيَ. (ابوداؤد ۳۳۶۲۔ احمد ۳۸۷)

(۳۴۰۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(١٢٨) فِي الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ ، يُؤْخَذ مِنْهُ الشَّيْءُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کی سرزمین پر موجود کھانے اور چارے کو استعمال کرنا

(٣٤٠١١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أُسَيد بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ مُقْبِلِ بْنِ عبْدِ اللهِ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ كُلْثُومٍ الْكِنَانِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ صَاحِبَ الْجَيْشِ الَّذِي فَتَحَ الشَّامَ ، فَكَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ :إِنَّا فَتَحْنَا أَرْضًا كَثِيرَةَ الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَقَدَّمَ إِلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلاَّ بِأَمْرِكَ وَإِذْنِكَ ، فَاكْتُبْ إِلَيَّ بِأَمْرِكَ فِي ذَلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ :أَنْ دَعَ النَّاسَ يَأْكُلُونَ وَيَعْلِفُونَ ، فَمَنْ بَاعَ شَيْئًا بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ فَقَدْ وَجَبَ فِيهِ خُمُسُ اللهِ وَسِهَامُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۱۱) حضرت ھانی بن کلثوم الکنانی فرماتے ہیں کہ جس لشکر نے ملک شام فتح کیا میں اس لشکر کا امیر تھا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ ہم نے ایک ملک فتح کیا ہے اس میں کھانے پینے اور چارہ کی کثرت ہے، میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ آپ کی اجازت اور حکم کے بغیر کسی چیز کی طرف پہل کروں، تو آپ اپنی رائے لکھ کر ہمیں آگاہ کر دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھ کر ارسال کیا کہ لوگوں کو اجازت دے دو کہ وہ کھائیں اور جانوروں کو چارہ کھلائیں، اور جو شخص سونے یا چاندی کے بدلے کچھ فروخت کرے تو اس پر خمس اور مسلمانوں کا حصہ بھی ہے۔

(٣٤٠١٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ :سُئِلَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ فِي أَرْضِ الرُّومِ ؟ فَقَالَ فَضَالَةُ :إِنَّ أَقْوَامًا يُرِيدُونَ أَنْ يَسْتَزِلُّونِي عَنْ دِينِي ، وَاللهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ لاَ يَكُونَ ذَلِكَ حَتَّى أَلْقَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ طَعَامًا بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ فَقَدْ وَجَبَ فِيهِ خُمُسُ اللهِ

وَسِهَامُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۱۲) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان سے روم کی زمین پر موجود دشمن کے کھانے اور چارہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ حضرت فضالہ نے فرمایا: بیشک یہ لوگ ہمیں ہمارے دین سے ہٹانا چاہتے تھے، اور خدا کی قسم میں امید کرتا ہوں اس طرح نہیں ہوگا یہاں تک کہ ہم شہید ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرلیں، جو شخص کھانے کو سونے یا چاندی کے بدلے فروخت کرے تو اس میں خمس واجب ہے اور مسلمانوں کا حصہ بھی ضروری ہے۔

(٣٤.١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الدَّرِيكِ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :إِنَّ قَوْمًا يُرِيدُونَ أَنْ يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ دِينِي ، أَمَا وَاللهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا عَلَيْهِ ، مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ بِيعَ بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ فَفِيهِ خُمُسُ اللهِ وَسِهَامُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۱۳) حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک یہ قوم ہمیں ہمارے دین سے ہٹانا چاہتی ہے خدا کی قسم میری خواہش ہے کہ میری موت اس حال میں آئے کہ میں اسی دین پر قائم رہوں جو بھی اس میں سے سونے یا چاندی کے بدلے فروخت کرے اس پر خمس اور مسلمانوں کا حصہ لازم ہے۔

(٣٤.١٤) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ مِنَ الْغَنَائِمِ إِذَا أَصَابُوهَا مِنَ الْجَزَائِرِ وَالْبَقَرِ ، وَيَعْلِفُونَ دَوَابَّهُمْ ، وَلاَ يَبِيعُونَ ، فَإِنْ بِيعَ رَدُّوهُ إِلَى الْمَقَاسِمِ.

(۳۴۰۱۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مال غنیمت میں اونٹ اور گائیں پاتے تو اس میں سے کھاتے، اور ان کے جانور چارہ کھاتے، اور اس کی بیع نہ کرتے، اگر بیع کر چکے ہوتے تو اس کو تقسیم کی جگہ کی طرف لوٹا دیتے۔

(٣٤.١٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :دُلِّيَ لِي جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ ، قَالَ :فَالْتَزَمْتُهُ ، وَقُلْتُ :هَذَا لِي ، لاَ أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ ، فَاسْتَحْيَيْتُ. (بخاری ۳۱۵۳۔ مسلم ۱۳۹۳)

(۳۴۰۱۵) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن مجھے ایک تھیلہ دیا گیا جس میں چربی تھی، میں نے یہ کہتے ہوئے اس کو پکڑ لیا کہ میں اس میں سے کسی کو کچھ نہ دوں گا، میں جب پیچھے کی طرف مڑا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے میری بات سن کر مسکرا رہے تھے، مجھے یہ منظر دیکھ کر بہت حیا آئی۔

(٣٤.١٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كُنَّا نَغْزُو فَنُصِيبُ الطَّعَامَ ، وَالثِّمَارَ ،وَالْعَسَلَ ، وَالْعَلَفَ ، فَنُصِيبُ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ قِسْمَةٍ.

(۳۴۰۱۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جہاد میں شریک ہوئے، کھانے، پھلوں، چارے اور شہد میں بغیر تقسیم کے ہی حصہ تھا۔

(۳٤۰۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَأْكُلُونَ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ ، وَيَعْتَلِفُونَ قَبْلَ أَنْ يُخَمِّسُوا .

(۳۴۰۱۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنگی زمین سے کھانا وغیرہ کھاتے اور خمس نکالنے سے قبل ہی جانوروں کو چارہ کھلاتے۔

(۳٤۰۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحُوا الْمَدِينَةَ ، أَوِ الْقَصْرَ أَكَلُوا مِنَ السَّوِيقِ ، وَالدَّقِيقِ ، وَالسَّمْنِ ، وَالْعَسَلِ .

(۳۴۰۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی شہر یا قلعہ فتح فرماتے تو وہاں سے آٹا، ستو، گھی اور شہد تناول فرماتے۔

(۳٤۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْقَوْمِ يَكُونُونَ غُزَاةً ، فَيَكُونُونَ فِي السَّرِيَّةِ ، فَيُصِيبُونَ أَنْحَاءَ السَّمْنِ ، وَالْعَسَلِ ، وَالطَّعَامِ ؟ قَالَ : يَأْكُلُونَ ، وَمَا بَقِيَ رَدُّوهُ إِلَى إِمَامِهِمْ .

(۳۴۰۱۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک قوم جنگ میں شریک ہوئی، اور وہ ایک سریہ میں شریک ہوئی ہے اور وہاں گھی، شہد اور کھانے کے برتن (تھیلے) ان کو ملتے ہیں تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: وہ اس میں سے کھائیں گے اور جو باقی بچ جائے وہ اپنے امام کے سپرد کردیں گے۔

(۳٤۰۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُرَخِّصُونَ فِي الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ ، مَا لَمْ يَعْتَقِدُوا مَالاً .

(۳۴۰۲۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مال غنیمت کو جمع کرنے سے قبل کھانے اور چارے کو استعمال کرنے کی اجازت دیتے تھے۔ جب تک کہ لوگ مال کے طور پر جمع نہ کرتے۔

(۳٤۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ غُلاَمٍ لِسَلْمَانَ ، يُقَالَ لَهُ : سُوَيْد ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، قَالَ : لَمَّا افْتَتَحَ النَّاسُ الْمَدَائِنَ ، وَخَرَجُوا فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ ، أَصَبْتُ سَلَّةً ، فَقَالَ لِي سَلْمَانُ : هَلْ عِنْدَكَ مِنْ طَعَامٍ ؟ قَالَ : قُلْتُ : سَلَّةٌ أَصَبْتهَا ، قَالَ : هَاتِهَا ، فَإِنْ كَانَ مَالاً دَفَعْنَاهُ إِلَى هَؤُلاَءِ ، وَإِنْ كَانَ طَعَامًا أَكَلْنَاهُ .

(۳۴۰۲۱) حضرت ابوالعالیہ حضرت سوید سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت سلمان کے غلام ہیں اور ان کا اچھے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے، فرماتے ہیں کہ جب مجاہدین نے مدائن کو فتح کیا، اور دشمن کی تلاش میں نکلے تو مجھے ایک ٹوکری ملی، مجھ سے حضرت سلمان نے کہا: کیا آپ کے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے ایک ٹوکری ملی ہے، فرمایا لے آؤ، اگر اس میں مال ہوا تو واپس کردیں گے اور اگر کھانے کی چیز ہوئی تو کھالیں گے۔

(٣٤.٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُقْبَةُ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُرَيْدَةَ ؛ سُئِلَ عَنِ الطَّعَامِ يُصَابُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ بَاعَ مِنْهُ بِدِرْهَمٍ رَدَّهُ ، وَإِلاَّ كَانَ غُلُولاً.

(۳۴۰۲۲) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ دشمن کی سرزمین سے جو کھانا وغیرہ ملے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر اسے درہم کے بدلے فروخت کیا ہے تو واپس کر دیا جائے وگرنہ وہ خیانت شمار ہوگا۔

(٣٤.٢٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ ، وَخَالِدِ بْنِ الدَّرَيْكِ ، وَغَيْرِهِمْ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ الطَّعَامَ وَالْعَلَفَ فِي أَرْضِ الرُّومِ ، فَقَالُوا : يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ وَيَعْلِفُ ، فَإِنْ بَاعَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ بِذَهَبٍ وَفِضَّةٍ رَدَّهُ إِلَى غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۲۳) حضرت عبداللہ بن محیریز رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس کو روم کی زمین سے کھانا اور چارہ ملا۔ فرمایا: وہ کھانا کھائے اور چارہ استعمال کرے، اور اگر اس میں سے کچھ سونا یا چاندی کے بدلے فروخت کیا تو اس کو مسلمانوں کی غنیمت میں شامل کر دے۔

(٣٤.٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالطَّعَامِ وَالْعَلَفِ يُوجَدُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ ، أَنْ يَأْكُلُوا مِنْهُ ، وَأَنْ يَعْلِفُوا دَوَابَّهُمْ ، فَمَا بِيعَ مِنْهُ فَهُوَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۲۴) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دشمن کی زمین سے جو کھانا اور چارہ ملے اس کو کھانے اور چارہ جانوروں کو کھلانے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور جو اس میں سے فروخت کیا وہ مسلمانوں کے درمیان مشترک ہوگا۔

(٣٤.٢٥) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِذَا خَرَجَتِ السَّرِيَّةُ ، فَأَصَابُوا غَنِيمَةً مِنْ بَقَرٍ ، أَوْ غَنَمٍ فَلَهُمْ أَنْ يَأْكُلُوا بِقَدْرٍ ، وَلاَ يُسْرِفُوا ، فَإِذَا انْتُهِيَ بِهِ إِلَى الْعَسْكَرِ كَانَ بَيْنَهُمْ.

(۳۴۰۲۵) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سریہ جہاد کیلئے نکلے، اور ان کو گائے یا بکری وغیرہ غنیمت میں ملے، تو وہ ضرورت کی بقدر کھالیں لیکن ضائع مت کریں اور اگر وہ لشکر کی طرف بھیج دیئے جائیں تو پھر وہ سب کے درمیان مشترک ہوگا۔

(٣٤.٢٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْفَاكِهَةَ وَالْعَسَلَ ، فَنَأْكُلُهُ وَلاَ نَرْفَعُهُ. (بخاری ۳۱۵۴۔ بیهقی ۵۹)

(۳۴۰۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں جہاد کے دوران پھل اور شہد ملتے تو ہم اس کو کھالیا کرتے اس کو تقسیم غنیمت کی جگہ پر لے کر نہ جاتے۔

(۱۲۹) فِي الطَّعَامِ ، يَكُونُ فِيهِ خُمُسٌ ؟

کیا کھانے میں بھی خمس نکالا جائے گا؟

(۳٤.۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الطَّعَامِ خُمُسٌ، إِنَّمَا الْخُمُسُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

(۳۴۰۲۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طعام میں خمس نہیں ہے، خمس تو صرف سونے اور چاندی پر ہے۔

(۳٤.۲۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : إِنَّا نُصِيبُ فِي بِلاَدِ الْعَدُوِّ الْعَسَلَ وَالسَّمْنَ وَالْجُبْنَ ، أَفَنُخَمِّسُ ؟ قَالَ : قَدْ كُنَّا نُصِيبُهُ فَنَأْكُلُهُ.

(۳۴۰۲۸) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ ہمیں دشمن کی زمین سے شہد، گھی اور پنیر وغیرہ ملتا ہے تو کیا ہم اس میں بھی خمس نکالیں؟ حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں بھی یہ سب ملتا تھا ہم تو اس کو کھا لیتے تھے۔

(۱۳۰) مَنْ قَالَ يَأْكُلُونَ مِنَ الطَّعَامِ وَلاَ يَحْمِلُونَ وَمَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ کھانے کو کھالے، اور اس کو اٹھائے مت اور جنہوں نے اس کو اٹھانے میں رخصت دی ہے

(۳٤.۲۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ وَاسِطَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلِ الطَّعَامَ فِي أَرْضِ الشِّرْكِ ، حَتَّى يَدْخُلَ أَهْلَهُ.

(۳۴۰۲۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص مشرکین کی سرزمین میں موجود کھانے میں سے کھالے، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلا جائے۔

(۳٤.۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، وَأَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي الْقَوْمِ يُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ : يَأْكُلُونَ ، وَلاَ يَحْمِلُونَ.

(۳۴۰۳۰) حضرت حسن رحمہ اللہ بن ابی الحسن اور حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ ان لوگوں کے متعلق فرماتے ہیں جن کو مال غنیمت حاصل ہو وہ اسے کھالیں اور اٹھائیں مت۔

(۳٤.۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الطَّعَامَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ ، فَيُصِيبُ مِنْهُ ، وَيَكْسِبُ مِنْهُ الدَّرَاهِمَ ؟ فَقَالاَ : يَجْعَلُهُ فِي طَعَامٍ يَأْكُلُهُ ، وَلاَ يَكْسِبُ مِنْهُ عُقْدَةَ مَالٍ.

(۳۴۰۳۱) حضرت خالد بن ابو عمران فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص کو

دشمن کی زمین سے کھانا ملے وہ اس کو استعمال کر سکتا ہے اور اس کو دراہم کے بدلے فروخت کر سکتا ہے؟ فرمایا: کھانا تو کھالے، لیکن اس کو مال کے بدلے فروخت نہ کرے۔

(۱۳۱) فِي الْعَبْدِ يَأْسِرُهُ الْعَدُوُّ ، ثُمَّ يَظْهَرُ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

اس غلام کا بیان جس کو دشمن نے قید کر لیا پھر دوبارہ مسلمان اس پر غالب آ جائیں

(٣٤.٣٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي عَبْدٍ أَسَرَهُ الْمُشْرِكُونَ ، ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : صَاحِبُهُ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ يُقْسَمْ ، فَإِذَا قُسِمَ حَقُّهُ مَضَى.

(۳۴۰۳۲) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ، غلام کو مشرکین نے قیدی بنالیا ہو پھر دوبارہ مسلمان اس پر غلبہ حاصل کرلیں تو کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تقسیم غنیمت سے پہلے اس کا مالک زیادہ حقدار ہے، اور اگر تقسیم ہو جائے تو پھر اس کا حق ختم ہو گیا۔

(٣٤.٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا أَحْرَزَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ فَغَزَوْهُمْ بَعْدُ وَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ ، فَوَجَدَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ السِّهَامُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَإِنْ كَانَ قُسِمَ فَلاَ شَيْءَ لَهُ.

(۳۴۰۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا مشرکین مسلمان کے مال پر قبضہ کرلیں پھر مسلمان جہاد کر کے ان پر غلبہ حاصل کر لیں اور وہ شخص اپنا مال جوں کا توں تقسیم سے پہلے پالے تو وہ اس مال کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر غنیمت تقسیم ہو گئی تو پھر اس کے لیے کچھ نہیں ہے۔

(٣٤.٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : هُوَ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً ، لأَنَّهُ كَانَ لَهُمْ مَالاً.

(۳۴۰۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ تمام مسلمانوں کیلئے ہے، کیوں کہ وہ ان ہی کا مال تھا۔

(٣٤.٣٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِيمَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ ، إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ أَمْوَالِهِمْ ، قَالَ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَقْضِي بِذَلِكَ.

(۳۴۰۳۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جو مسلمان کا مال کفار کے قبضہ میں چلا جائے، تو وہ ان کے مال کے مرتبہ میں ہے۔ اور حضرت حسن رحمہ اللہ بھی یہی فیصلہ کرتے تھے۔

(٣٤.٣٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ يَزِيدَ الْمُرَادِيِّ ؛ أَنَّ أَمَةً لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبَقَتْ ، وَلَحِقَتْ بِالْعَدُوِّ ، فَغَنِمَهَا الْمُسْلِمُونَ ، فَعَرَفَهَا أَهْلُهَا ، فَكَتَبَ فِيهَا أَبُو عُبَيْدَةَ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : إِنْ كَانَتِ الأَمَةُ لَمْ تُخَمَّسْ وَلَمْ تُقْسَمْ فَهِيَ رَدٌّ عَلَى أَهْلِهَا ، وَإِنْ كَانَتْ قَدْ خُمِّسَتْ وَقُسِمَتْ

فَأَمْضِهَا لِسَبِيلِهَا.

(۳۴۰۳۶) حضرت زہرہ ابن یزید المرادی سے مروی ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص کی لونڈی تھی، وہ بھاگ کر دشمن کے ساتھ مل گئی (پھر کچھ عرصہ بعد) مسلمانوں کے ہاتھ مال غنیمت آیا تو باندی کے مالک نے اس کو پہچان لیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر دریافت فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: اگر باندی کا خمس نہیں نکالا گیا اور اس کو تقسیم نہیں کیا گیا، تو وہ مالک کو واپس کردی جائے گی، اور اگر خمس نکال لیا گیا ہے اور غنیمت تقسیم ہو چکی ہے تو پھر اس کو اسی راستہ پر برقرار رکھو۔ (جس کو مل گئی ہے اس کے پاس رہے گی)۔

(٣٤٠٣٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عَبْدًا لَهُ أَبَقَ ، وَذَهَبَ لَهُ بِفَرَسٍ ، فَدَخَلَ أَرْضَ الْعَدُوِّ ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرُدَّ أَحَدُهُمَا عَلَيْهِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرُدَّ الآخَرُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۳۰۶۹)

(۳۴۰۳۷) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام ان سے بھاگ گیا اور گھوڑا لے کر فرار ہو گیا، اور دشمن کی سرزمین میں چلا گیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان پر فتح حاصل کر لی۔ ان میں سے ایک چیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی واپس کردی گئی اور دوسری چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد واپس کردی گئی۔

(٣٤٠٣٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ ؛ فِيمَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ ، قَالَ : صَاحِبُهُ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ يُقْسَمْ ، فَإِذَا قُسِمَ فَلاَ شَيْءَ.

(۳۴۰۳۸) حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اس چیز کے متعلق فرماتے ہیں جس کو دشمن اٹھا لے، فرمایا غنیمت کی تقسیم سے قبل اس کا مالک ہی زیادہ حقدار ہے، اور اگر غنیمت میں تقسیم ہو جائے تو پھر اس کے مالک کیلئے کچھ نہیں ہے۔

(٣٤٠٣٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَوْ عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : حَسَرَ لِي فَرَسٌ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ ، قَالَ : فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : فَوَجَدْتُهُ فِي مَرْبِطِ سَعْدٍ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَرَسِي ، قَالَ : فَقَالَ : بَيِّنَتُك ، قُلْتُ : أَنَا أَدْعُوهُ فَيُحَمْحِمُ ، قَالَ : إِنْ أَجَابَك فَلاَ أُرِيدُ مِنْك بَيِّنَةً.

(۳۴۰۳۹) حضرت رکین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرا گھوڑا کہیں چلا گیا۔ پس دشمنوں نے اسے پکڑ لیا۔ پھر مسلمان ان پر غالب آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس گھوڑے کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے باڑے میں پایا۔ میں نے کہا: یہ تو میرا گھوڑا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تمہارے گواہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: میں اس کو پکاروں گا تو یہ ہنہنائے گا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ تمہاری پکار کا جواب دے دے میں تم سے گواہ کا مطالبہ نہیں کروں گا۔

(٣٤٠٤٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ أَمَةً أَحْرَزَهَا الْعَدُوُّ ، فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ ، فَخَاصَمَهُ سَيِّدُهَا إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ : الْمُسْلِمُ أَحَقُّ مَنْ رَدَّ عَلَى أَخِيهِ بِالثَّمَنِ ، فَقَالَ : إِنَّهَا وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا ،

قَالَ :أَعْتِقْهَا ، قَضَاءُ الأَمِيرِ ، فَإِنْ كَانَتْ كَذَا وَكَذَا ، وَإِنْ كَانَتْ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :يَقُولُ رَجُلٌ :لَهُو أَعْلَ
بِالْقَضَاءِ مِنْ زَيْدِ بْنِ خَلْدَةَ.

(۳۴۰۴۰) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک شخص کی باندی کو دشمن پکڑ کر لے گئے، اس کو ایک شخص نے خرید لیا۔ اس کا آ جھگڑا لے کر حضرت شریح کے پاس آ گیا، حضرت شریح نے فرمایا: مسلمان اس کا زیادہ حقدار ہے جو اس کے بھائی کو دشمن کے سا واپس کیا جائے، کہا گیا کہ اس نے اپنے آقا سے بچہ جنا ہے۔ حضرت شریح نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو یہ امیر کا فیصلہ ہے، اگر وہ تھ اتنے اتنے کی، اگر وہ تھی اتنے اتنے کی اس شخص نے کیا یہ زید بن خلدہ سے زیادہ قضاء کو جانتے ہیں۔

(٣٤٠٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ :مَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ مَا
الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفَهُ صَاحِبُهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَإِنْ قُسِمَ فَقَدْ مَضَى.

(۳۴۰۴۱) حضرت ابراہیم اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دشمن مسلمانوں کے مال پر قبضہ کرے پھر مسلمان اس کو غنیمت میں حاصل کر لیں اور اس مال کا مالک مال کو پہچان لے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، اور اگر غنیمت تقسیم کر دی گئی تو پھر فیصلہ گزر چکا ہے۔ (اب اس کو نہیں ملے گا)۔

(٣٤٠٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَا أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ مِمَّا أَصَابَهُ الْعَدُوُّ قَبْلَ ذَلِكَ
فَإِنْ أَصَابَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَإِنْ قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ.

(۳۴۰۴۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جس کو کفار نے قبضہ میں لے لیا تھا اگر اس پر دوبارہ مسلمان قبضہ کر لیں اور واپس حاصل کر لیں تو تقسیم غنیمت سے قبل اس چیز کا مالک اس کا زیادہ حقدار ہے، اور اگر تقسیم ہوگئی تو ثمن کے ساتھ زیادہ حقدار ہے۔

(٣٤٠٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَا أَحْرَزَ الْعَدُ
فَهُوَ جَائِزٌ.

(۳۴۰۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس پر دشمن قبضہ کر لیں (اور اس کو مسلمان واپس چھڑا لیں تو) وہ مالک کے لئے جائز ہے۔

(٣٤٠٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُشْرِكُونَ
مَتَاعِ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ ، إِنْ قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يُقْسَمْ رُدَّ عَلَيْهِ.

(۳۴۰۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے مال پر اگر کفار غلبہ کر کے قبضہ کر لیں پھر مسلمان دوبارہ ان پر غالب آ جائیں۔ تو اگر غنیمت تقسیم ہوگئی تو اس چیز کا مالک ثمن دے کر لینے کا زیادہ حقدار ہوگا اور اگر تقسیم نہ ہوا ہو تو پھر اس کو واپس مالک کی طرف لٹا دیا جائے گا۔

(٣٤٠٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، قَالَ :أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ نَ

لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ ، فَخَاصَمَهُ صَاحِبُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَقَامَ الْبَيِّنَةَ ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ الثَّمَنَ الَّذِي اشْتَرَى بِهِ مِنَ الْعَدُوِّ ، وَإِلاَّ خُلِّيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا. (ابو داؤد ۳۳۹۔ بیهقی ۱۱۱)

(۳۴۰۴۵) حضرت تمیم بن طرفہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص کی اونٹنی کو کفار لے گئے ایک شخص نے وہ اونٹنی کفار سے خرید لی اس اونٹنی کا مالک جھگڑا لے کر حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات پر گواہ پیش کر دیئے کہ اونٹنی اس کی ہے، حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ: جتنے کی اس نے دشمن سے خریدی ہے اتنے پیسے دے کر لے لو وگرنہ ان کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔

(۱۳۲) مَا يُكْرَهُ أَنْ يُحْمَلَ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ ، يَتَقَوَّى بِهِ

دشمن کی سرزمین کی طرف کوئی چیز فروخت کرنا جس سے وہ مسلمانوں کے خلاف قوت حاصل کریں

(٣٤٠٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَحْمِلَ إِلَى عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ طَعَامًا ، وَلاَ سِلاَحًا يُقَوِّيهِمْ بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فَاسِقٌ.

(۳۴۰۴۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ دشمنوں کو کھانا یا اسلحہ بھیجے (فروخت کرے) جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے خلاف قوت حاصل کریں: جو ایسا کرے وہ فاسق ہے۔

(٣٤٠٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ حَمْلَ السِّلاَحِ إِلَى الْعَدُوِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : تُحْمَلُ الْخَيْلُ إِلَيْهِمْ ؟ قَالَ : فَأَبَى ذَلِكَ ، وَقَالَ : أَمَّا مَا يُقَوِّيهِمْ لِلْقِتَالِ فَلاَ ، وَأَمَّا غَيْرُهُ فَلاَ بَأْسَ.
وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.

(۳۴۰۴۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ دشمن کو اسلحہ فروخت کرنے کو ناپسند کرتے تھے راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: گھوڑے فروخت کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے اس کا بھی انکار کیا، اور فرمایا: جس چیز سے وہ جنگ میں قوت حاصل کریں وہ نہ فروخت کرے، اس کے علاوہ چیزوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣٤٠٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : نَهَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ تُحْمَلَ الْخَيْلُ إِلَى أَرْضِ الْهِنْدِ.

(۳۴۰۴۸) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارض ھند کی طرف گھوڑوں کی فروخت سے منع فرمایا۔

(٣٤٠٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحْمَلَ السِّلاَحُ ، أَوِ الْكُرَاعُ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ لِلتِّجَارَةِ.

(۳۴۰۴۹) حضرت حسن رحمہ اللہ اسلحہ یا گھوڑا دشمن کی سرزمین میں تجارت کیلئے لے جانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُحْمَلَ إِلَى عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ سِلاَحٌ ، أَوْ مَنْفَعَةٌ.

(۳۴۰۵۰) حضرت ابراہیم بھی اسلحہ اور کوئی منافع بخش چیز لے جانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ السِّلاَحِ فِي الْفِتْنَةِ.

(۳۴۰۵۱) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ جنگ کے دنوں میں اسلحہ کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٥٢) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ السِّلاَحِ فِي الْفِتْنَةِ.

(۳۴۰۵۲) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٠٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُبْعَثُ إِلَى أَهْلِ الْحَرْبِ شَيْءٌ مِنَ السِّلاَحِ وَالْكُرَاعِ ، وَلاَ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى السِّلاَحِ وَالْكُرَاعِ.

(۳۴۰۵۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل حرب کی طرف اسلحہ یا گھوڑا نہیں بھیجیں گے، اور نہ ہی اسلحہ اور گھوڑے پر مدد حاصل کریں گے۔

(٣٤٠٥٤) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ بَيْعُ السِّلاَحِ فِي الْقِتَالِ.

(۳۴۰۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ جنگ کے ایام میں اسلحہ کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٣٣) فِي الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ

ظالم بادشاہوں کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہونا

(٣٤٠٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَغْزُونَ زَمَانَ الْحَجَّاجِ : عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ يَزِيدَ ، وَأَبُو سِنَانٍ ، وَأَبُو جُحَيْفَةَ.

(۳۴۰۵۵) حضرت اعمش رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ کے اصحاب نے حجاج بن یوسف کے دور میں اس کے ساتھ ملکر جہاد کیا جن میں عبدالرحمٰن بن یزید، ابوسنان اور ابوجحیفہ کا نام قابل ذکر ہے۔

(٣٤٠٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ يَزِيدَ كَانَ يَغْزُو الْخَوَارِجَ فِي زَمَانِ الْحَجَّاجِ ، يُقَاتِلُهُمْ.

(۳۴۰۵۶) حضرت اعمش رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ نے حجاج کے دور میں خوارج کے ساتھ قتال کیا۔

(٣٤.٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ غَزَا الرَّيَّ فِي زَمَانِ الْحَجَّاجِ.

(۳۴۰۵۷) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم نے حجاج کے زمانے میں جہاد کیا۔

(٣٤.٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْغَزْوِ مَعَ الأُمَرَاءِ وَقَدْ أَحْدَثُوا ؟ فَقَالَ : تُقَاتِلُ عَلَى نَصِيبِكَ مِنَ الآخِرَةِ ، وَيُقَاتِلُونَ عَلَى نَصِيبِهِمْ مِنَ الدُّنْيَا.

(۳۴۰۵۸) حضرت ابو جمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ان امراء کے ساتھ مل کر لڑنا کیسا ہے جنہوں نے دین میں نئے کام ایجاد کیے اور ظلم کیا؟ فرمایا آپ اپنے آخرت کے حصہ (ثواب) کیلئے لڑو، وہ اپنے دنیا کے حصہ کیلئے لڑتے ہیں۔

(٣٤.٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَغْزُو أَهْلَ الضَّلاَلَةِ مَعَ السُّلْطَانِ؟ قَالَ : اُغْزُوا ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ مَا حُمِّلْتَ ، وَعَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا.

(۳۴۰۵۹) حضرت سلیمان الیشکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ظالم اور گمراہ کے ساتھ مل کر لڑنا کیسا ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے اس کا ثواب ملے گا جو تیری نیت ہوگی اور ان کو وہی ملے گا جو ان کی نیت ہوگی۔

(٣٤.٦٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ سُئِلاَ عَنِ الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ السُّوءِ؟ فَقَالاَ : لَكَ شَرَفُهُ ، وَأَجْرُهُ ، وَفَضْلُهُ ، وَعَلَيْهِمْ إِثْمُهُمْ.

(۳۴۰۶۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ظالم حکمرانوں کے ساتھ مل کر لڑنا کیسا ہے؟ آپ دونوں نے فرمایا: آپ کیلئے اس جہاد کا اجر اور شرف ہے اور ان پر ان کا گناہ ہے۔

(٣٤.٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي : يَا أَبَةِ ، فِي إِمَارَةِ الْحَجَّاجِ ، أَتَغْزُو ؟ قَالَ : يَا بُنَيَّ ، لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا أَشَدَّ بُغْضًا مِنْكُمْ لِلْحَجَّاجِ ، وَكَانُوا لاَ يَدَعُونَ الْجِهَادَ عَلَى حَالٍ ، وَلَوْ كَانَ رَأْيُ النَّاسِ فِي الْجِهَادِ مِثْلَ رَأْيِكَ مَا أُدِّيَ الإِتَاوَةَ ، يَعْنِي الْخَرَاجَ.

(۳۴۰۶۱) حضرت محمد بن عبد الرحمن بن یزید النخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ اے ابا! حجاج کے دور امارت میں آپ جہاد میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا اے بیٹے! میں نے تو ان لوگوں کو بھی پایا ہے جو حجاج کے معاملہ میں تم سے زیادہ سخت تھے، لیکن انہوں نے پھر بھی جہاد کو نہ چھوڑا۔ اور اگر لوگوں کی بھی وہی رائے بن جاتی جو آپ کی رائے ہے تو پھر خراج نہ ادا کیا جاتا۔

(٣٤.٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ذُكِرَ لَهُ أَنَّ قَوْمًا يَقُولُونَ : لاَ جِهَادَ ، فَقَالَ : هَذَا شَيْءٌ عَرَضَ بِهِ الشَّيْطَانُ.

(۳۴۰۶۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ذکر کیا گیا کہ کچھ لوگ یوں کہتے ہیں کہ جہاد نہیں ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا یہ چیز شیطان ان کے پاس لے کر آیا ہے۔

(٣٤٠٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ ، وَقَدْ أَحْدَثُوا ؟ فَقَالَ :اُغْزُوا.

(۳۴۰۶۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ظالم و جابر حکمرانوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہاد کرو۔

(٣٤٠٦٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَغْزُو مَعَ بَنِي مَرْوَانَ ، وَكَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۳۴۰۶۴) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے بنو مروان کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور حضرت عطاء نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(٣٤٠٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :خَرَجَ عَلَى النَّاسِ بَعْثٌ زَمَنَ الْحَجَّاجِ ، فَخَرَجَ فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ يَزِيدَ.

(۳۴۰۶۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حجاج کے دور میں لوگ جب جہاد کیلئے نکلے تو حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بھی اس میں نکلے۔

(١٣٤) مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ

جو حضرات اس کو ناپسند کرتے ہیں

(٣٤٠٦٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَن ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ الْجِهَادُ مَعَ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي السُّلْطَانَ الْجَائِرَ.

(۳۴۰۶۶) حضرت طاؤس رحمہ اللہ ظالم و جابر حکمرانوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :خَرَجَ عَلَى النَّاسِ بَعْثٌ زَمَنَ الْحَجَّاجِ ، فَخَرَجَ فِيهِ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ ، وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ :إِلَى مَنْ تَدْعُوهُمْ ؟ إِلَى الْحَجَّاجِ ؟.

(۳۴۰۶۷) حضرت الشیبانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف کے دور حکومت میں لوگ لڑائی کیلئے نکلے تو اس میں حضرت ابراہیم تیمی اور حضرت ابراہیم نخعی بھی نکلے، حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا: کس کی طرف تم ان کو بلاتے ہو؟ حجاج کی طرف بلاتے ہو؟!

(۱۳۵) فِی أَمَانِ الْمَرْأَۃِ وَالْمَمْلُوكِ

خاتون اور غلام کا امان دینا

(٣٤٠٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَمَّنَ قَوْمًا وَهُوَ مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَ عَمْرٌو ، وَخَالِدٌ : لاَ نُجِيرُ مَنْ أَجَارَ ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ.

(٣٤٠٦٨) حضرت عبدالرحمٰن بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کچھ لوگوں کو امن (پناہ) دیا، اور وہ حضرت عمرو بن عاص، حضرت خالد بن ولید اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، حضرت عمرو اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم تو اس کو پناہ نہیں دیں گے جس کو وہ پناہ دے، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے جو شخص کسی کو پناہ دے دے اس کو پناہ دی جائے گی۔

(٣٤٠٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يُجِيرُ عَلَى النَّاسِ بَعْضُهُمْ.

(ابویعلی ۸۷۳۔ بزار ۱۲۸۸)

(٣٤٠٦٩) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے جو کسی کو پناہ دے اس کو پناہ حاصل ہوگی۔

(٣٤٠٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ.

(احمد ۱۹۵۔ طبرانی ۷۹۰۸)

(٣٤٠٧٠) حضرت ابوامامہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٠٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَتْ : لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي فَأَجَرْتُهُمَا ، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ، فَدَخَلَ عَلَيَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ : لأَقْتُلَنَّهُمَا ، قَالَتْ : فَأَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا ، وَأَهْلاً بِأُمِّ هَانِئٍ ، مَا جَاءَ بِكِ ؟ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي ، فَدَخَلَ عَلَيَّ

أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَاتِلُهُمَا ، فَقَالَ : لاَ ، قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ.

(۳۴۰۷۱) حضرت ابو مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح فرمایا: تو حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند کے دو رشتہ دار بھاگ کر میرے پاس آئے تو میں نے ان کو پناہ دے دی، میرے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور فرمایا: میں ان کو ضرور قتل کروں گا، حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان دونوں کو کمرے میں بند کر دیا اور میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا: خوش آمدید ام ھانی رضی اللہ عنہا! خیریت سے تشریف لائی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میرے خاوند کے خاندان کے دو شخص بھاگ کر میرے پاس آئے تو میں نے ان کو پناہ دے دی، میرے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا نہیں (ان کو قتل نہیں کیا جائے گا) جس کو تو نے پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دی اور جس کو تو نے امن دیا اس کو ہم نے بھی امن دیا۔

(٣٤.٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابن إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي ، قَالَتْ : فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي يَوْمَ الْفَتْحِ ، فَأَجَرْتُهُمَا ، فَدَخَلَ عَلَيَّ أَخِي ، فَقَالَ : لأَقْتُلَنَّهُمَا فَأَغْلَقْتُ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَرْحَبًا ، وَأَهْلاً بِأُمِّ هَانِءٍ ، مَا جَاءَ بِكِ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ ، قَالَتْ : فَجِئْتُ فَمَنَعْتُهُمَا.

(۳۴۰۷۲) حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے اس کے آخر میں اضافہ ہے کہ پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

(٣٤.٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتَأْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ.

(۳۴۰۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں، کہ اگر خاتون کسی قوم کو پناہ دے تو ان کو پناہ حاصل ہوگی۔

(٣٤.٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتَأْخُذُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۷۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤.٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنُ سُلَيْمَان ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ زَيْدٍ الرَّقَاشِيِّ ، وَقَدْ كَانَ غَزَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ ، قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ جَيْشًا فَكُنْتُ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ ، فَحَاصَرْ أَهْلَ سِهْرِيَاجٍ ، فَلَمَّا رَأَيْنَا أَنَّا سَنَفْتَحُهَا مِنْ يَوْمِنَا ذَلِكَ ، قُلْنَا : نَرْجِعُ فَنُقِيلُ ، ثُمَّ نَرُوحُ فَنَفْتَحُهَا ، فَلَمَّ رَجَعْنَا تَخَلَّفَ عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِ الْمُسْلِمِينَ ، فَرَاطَنَهُمْ فَرَاطَنُوهُ ، فَكَتَبَ لَهُمْ أَمَانًا فِي صَحِيفَةٍ ، ثُمَّ شَدَّهُ فِي سَهْمٍ فَرَمَى بِهِ إِلَيْهِمْ فَخَرَجُوا.

فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنَ الْعَشِيِّ وَجَدْنَاهُمْ قَدْ خَرَجُوا ، قُلْنَا لَهُمْ :مَا لَكُمْ ؟ قَالُوا :أَمَّنْتُمُونَا ، قُلْنَا :مَا فَعَلْنَا ، إِنَّمَا الَّذِي أَمَّنَكُمْ عَبْدٌ لاَ يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ ، فَارْجِعُوا حَتَّى نَكْتُبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالُوا :مَا نَعْرِفُ عَبْدَكُمْ مِنْ حُرِّكُمْ ، مَا نَحْنُ بِرَاجِعِينَ ، إِنْ شِئْتُمْ فَاقْتُلُونَا ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَفُوا لَنَا ، قَالَ :فَكَتَبْنَا إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ :إِنَّ عَبْدَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ذِمَّتُهُ ذِمَّتُهُمْ ، قَالَ :فَأَجَازَ عُمَرُ أَمَانَهُ.

(۳۳۰۷۵) حضرت فُضیل بن زید الرقاشی رضی اللہ عنہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سات غزوات میں شریک ہوئے ،فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا تو میں بھی اس لشکر میں شریک تھا ہم نے اھل سھر یاج کا محاصرہ کرلیا، جب ہم نے دیکھا کہ آج ان کو فتح کرلیں گے، ہم نے کہا: واپس لوٹتے ہیں اور کچھ آرام کر کے تازہ دم ہو کر آ کر اس کو فتح کرلیں گے، جب ہم لوگ وہاں سے واپس لوٹے تو مسلمانوں میں ایک غلام ان کے پیچھے آیا اور اس نے ان کے ساتھ عجمی میں گفتگو کی ،اور ان کو ایک صحیفہ میں امان (پناہ) لکھ کر اس کو تیر کے ساتھ باندھ کر ان کی طرف پھینک دیا۔

ہم لوگ جب واپس آئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ لوگ قلعہ سے باہر نکلے ہوئے ہیں، ہم نے ان سے پوچھا آپ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ لوگوں نے ہمیں امن دے دیا ہے، ہم نے کہا کہ ہم نے تو ہرگز ایسا نہیں کیا ہے، بیشک تم لوگوں کو ایک غلام نے امن دیا ہے جو خود کسی چیز پر قادر نہیں ہے، تم لوگ واپس ہو جاؤ یہاں تک کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر ان کی رائے دریافت کرلیں، انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے آزاد میں تمہارے غلاموں کو نہیں جانتے ہم واپس جانے والے نہیں ہیں، اب اگر تم چاہو تو ہمیں قتل کرو اور اگر چاہو تو درگزر کردو، فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صورت حال لکھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: مسلمانوں کا غلام بھی مسلمانوں ہی میں سے ہے، اس کا ذمہ ان کا ذمہ ہے، فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے امان کو نافذ فرمادیا۔

(٣٤٠٧٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَمَانُ الْمَرْأَةِ وَالْمَمْلُوكِ جَائِزٌ.

(۳۳۰۷۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت اور غلام کا امان دینا ٹھیک اور جائز ہے۔

(٣٤٠٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتَأْخُذُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَيَجُوزُ أَمَانُهَا.

(۳۳۰۷۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مسلمانوں میں سے کوئی خاتون امان دے دے تو اس کا امان دینا درست ہے۔

(٣٤٠٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ. (بخاری ۳۱۷۲۔ ۹۹۹)

(۳۳۰۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے، ان کا ادنیٰ شخص بھی پناہ دے سکتا ہے۔

(٣٤٠٧٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ ، أَوْ قَالَ :رَجُلٌ مِنْهُمْ. (طیالسی ۱۰۶۳۔ احمد ۱۹۷)

(۳۴۰۷۹) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں سے جو کسی کو پناہ دے اس کو پناہ دی جائے گی۔

(٣٤٠٨٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ. (ابو داؤد ۵۰۷۳۔ احمد ۳۹۸)

(۳۴۰۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے، ان کا ادنیٰ شخص بھی پناہ دے سکتا ہے۔

(٣٤٠٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ. (ابو داؤد ۲۷۴۵۔ احمد ۲۱۶)

(۳۴۰۸۱) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے ادنیٰ بھی پناہ دے تو پناہ اس کو حاصل ہوگی۔

(١٣٦) فِي الأَمَانِ مَا هُوَ ، وَكَيْفَ هُوَ ؟

امان کیا ہے؟ اور کیسے ہوگی؟

(٣٤٠٨٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حصين ، عن أَبِي عَطِيَّةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ :إِنَّهُ ذُكِرَ لِي أَنَّ (مطرس) بِلِسَانِ الْفَارِسِيَّةِ :الأَمَنَةُ ، فَإِنْ قُلْتُمُوهَا لِمَنْ لاَ يَفْقَهُ لِسَانَكُمْ فَهُوَ آمِنٌ.

(۳۴۰۸۲) حضرت ابو عطیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں کو لکھا: بیشک مجھے بتایا گیا ہے کہ لفظ مطرس فارسی میں امان کو کہتے ہیں، اگر تم ایسے شخص کو جو تمہاری زبان نہیں سمجھتا مطرس کہہ دو تو امن شمار ہوگا۔

(٣٤٠٨٣) حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَرْزُوقُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو فَرْقَدٍ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ يَوْمَ فَتَحْنَا سُوقَ الأَهْوَازِ ، فَسَعَى رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، وَسَعَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَلْفَهُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَسْعَى وَيَسْعَيَانِ إِذْ قَالَ لَهُ أَحَدُهُمَا :مَتَّرَس ، فَقَامَ الرَّجُل :فَأَخَذَاهُ فَجَاءَا بِهِ ، وَأَبُو مُوسَى يَضْرِبُ أَعْنَاقَ الأُسَارَى ، حَتَّى انْتَهَى الأَمْرُ إِلَى الرَّجُلِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا :إِنَّ هَذَا قَدْ جُعِلَ لَهُ الأَمَانُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى :وَكَيْفَ جُعِلَ لَهُ الأَمَانُ ؟ قَالَ :إِنَّهُ كَانَ يَسْعَى ذَاهِبًا فِي الأَرْضِ ، فَقُلْتُ لَهُ :مَتَّرَس ، فَقَامَ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى :وَمَا مَتَّرَس ؟ قَالَ :لاَ تَخَفْ ، قَالَ :هَذَا أَمَانٌ ، خَلِّيَا سَبِيلَهُ ، فَخَلَّيْنَا سَبِيلَ الرَّجُلِ.

(۳۴۰۸۳) حضرت ابو فرقد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے سوق الاھواز کو فتح کیا تو میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا،

مشرکین میں سے ایک شخص بھاگا، مسلمانوں میں سے بھی دو اس کے پیچھے بھاگے، اس دوران کہ جب وہ بھاگ رہے تھے، ان میں سے ایک نے اس مشرک کو کہہ دیا، مترس (امان) وہ شخص یہ سن کر کھڑا ہو گیا، انہوں نے اس کو پکڑا حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت میں لے کر حاضر ہوئے کہ آپ قیدیوں کو قتل فرما رہے تھے، جب اس شخص کی باری آئی ان دو میں سے ایک نے کہا اس کیلئے امان ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اس کو امان کیسے ملی؟ اس نے کہا کہ یہ بھاگ رہا تھا میں نے اس کو مترس کہا تو یہ کھڑا ہو گیا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ مترس کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا: اس کا مطلب ہے مت ڈرو آپ نے فرمایا یہ امان ہے، اس کا راستہ چھوڑ دو، پھر ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔

(٣٤٠٨٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : حَاصَرْنَا تُسْتَرَ ، فَنَزَلَ الْهُرْمُزَانُ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ ، فَبَعَثَ بِهِ أَبُو مُوسَى مَعِيَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ سَكَتَ الْهُرْمُزَانُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : تَكَلَّمْ ، فَقَالَ : كَلاَمُ حَيٍّ ، أَوْ كَلاَمُ مَيِّتٍ ؟ قَالَ : فَتَكَلَّمْ فَلاَ بَأْسَ ، فَقَالَ : إِنَّا وَإِيَّاكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ مَا خَلَّى اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ، كُنَّا نَقْتُلُكُمْ وَنُقْصِيكُمْ ، فَأَمَّا إِذْ كَانَ اللَّهُ مَعَكُمْ لَمْ يَكُنْ لَنَا بِكُمْ يَدَانِ.

قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : مَا تَقُولُ يَا أَنَسُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، تَرَكْتُ خَلْفِي شَوْكَةً شَدِيدَةً ، وَعَدَدًا كَثِيرًا ، إِنْ قَتَلْتَهُ أَيِسَ الْقَوْمُ مِنَ الْحَيَاةِ ، وَكَانَ أَشَدَّ لِشَوْكَتِهِمْ ، وَإِنِ اسْتَحْيَيْتَه طَمِعَ الْقَوْمُ.

فَقَالَ : يَا أَنَسُ ، أَسْتَحْيِي قَاتِلَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ ، وَمَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ ؟ فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَبْسُطَ عَلَيْهِ ، قُلْتُ لَهُ : لَيْسَ لَكَ إِلَى قَتْلِهِ سَبِيلٌ ، فَقَالَ عُمَرُ : لِمَ ؟ أَعْطَاك ؟ أَصَبْتَ مِنْهُ ؟ قُلْتُ : مَا فَعَلْتُ ، وَلَكِنَّك قُلْتَ لَهُ : تَكَلَّمْ فَلاَ بَأْسَ ، فَقَالَ : لَتَجِيئَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ ، أَوْ لأَبْدَأَن بِعُقُوبَتِكَ ، قَالَ : فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ ، فَإِذَا بِالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَدْ حَفِظَ مَا حَفِظْتُ ، فَشَهِدَ عِنْدَهُ فَتَرَكَهُ ، وَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ ، وَفَرَضَ لَهُ.

(۳۴۰۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نے تستر کا محاصرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر ہرمزان اتر کر آیا اور گرفتاری دے دی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کو میرے ساتھ بھیجا، جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہرمزان خاموش ہو گیا اور کچھ نہ بولا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بولو، اس نے کہا زندوں والا یا مردوں والا کلام؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بولو کوئی حرج نہیں ہے ھرمزان نے کہا: اے قوم عرب، ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ نے کچھ نہیں چھوڑا جیسا کہ ہم تم سے لڑتے ہیں اور تم کو قتل کرتے ہیں، بہرحال اگر اللہ پاک تمہارے ساتھ ہوتے تو ہمیں تم سے لڑنے پر قدرت نہ ہوتی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ میں نے اپنے پیچھے بہت شوکت اور کثیر تعداد چھوڑی ہے، اگر آپ نے اس کو قتل کر دیا تو قوم زندگی سے مایوس ہو جائے گی اور وہ ان کی شوکت کیلئے زیادہ سخت تھا، اور اگر اس کو زندہ رکھا تو قوم کو لالچ ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ! تجھے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت مجزاۃ بن ثور کے قاتل کو مارنے سے

حیاء آ رہی ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے اندیشہ ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو قتل کر دیں گے، میں نے ان سے عرض کیا: آپ کیلئے اس کے قتل پر شرعی راستہ نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں؟ کیا آپ نے اس کو امان دی ہے؟ کیا آپ نے اس سے کچھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے کچھ نہیں لیا، لیکن آپ نے خود اس سے فرمایا تھا بول تجھ پر کوئی حرج نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، تم ضرور کسی شخص کو لے کر آؤ جو تمہارے ساتھ گواہی دے، وگرنہ تمہیں سزا ملے گی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں ان کے پاس سے نکلا تو اچانک حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام ملے انہوں نے بھی وہی یاد کر لیا تھا جو میں نے یاد کیا تھا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے گواہی دی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا، ہرمزان مسلمان ہو گیا، اور اس کیلئے حصہ مقرر کر دیا گیا۔

(٣٤٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : لاَ تَذهل ، فَقَدْ أَمَّنَهُ ، وَإِذَا قَالَ : لاَ تَخَفْ فَقَدْ أَمَّنَهُ ، وَإِذَا قَالَ : مَطَّرَس فَقَدْ أَمَّنَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الأَلْسِنَةَ.

(۳۴۰۸۵) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں جب ہم خانقین میں تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط ہمارے پاس آیا، اس میں تھا جب کوئی شخص کسی سے کہے لا تذہل (مت ڈر) تو اس نے اس کو امان دے دی، اور اگر کہا لا تخف تو بھی اس کو امان دے دی، اور اگر کہا مطرس تو اس کو امان دے دی، بیشک اللہ تعالیٰ سب زبانوں کو جانتا ہے۔

(٣٤٠٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَشَارَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْعَدُوِّ ، لَئِنْ نَزَلْتَ لأَقْتُلَنَّكَ ، فَنَزَلَ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ أَمَانٌ فَقَدْ أَمَّنَهُ.

(۳۴۰۸۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے جو شخص دشمن کی طرف اشارہ کرے، اگر تو نے گرفتاری دی تو میں تجھے قتل کر دوں گا، اس نے اتر کر گرفتاری دے دی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ امان ہے تو اس کو امان حاصل ہو گی۔

(٣٤٠٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ : أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَشَارَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْعَدُوِّ : لَئِنْ نَزَلْتَ لأَقْتُلَنَّكَ ، فَنَزَلَ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ أَمَانٌ ، فَقَدْ أَمَّنَهُ.

حَدَّثَنَا بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۳۴۰۸۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجناد کے امراء کی طرف لکھا: مسلمانوں میں سے جو شخص دشمن کے کسی آدمی کی طرف اشارہ کرے، کہ اگر تو نے گرفتاری دی تو میں تجھے قتل کر دوں گا، اس نے اتر کر گرفتاری دے دی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ امان ہے تو اس کو امان حاصل ہو گی۔

(۱۳۷) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُعْطِي فِي الْأَمَانِ ذِمَّةَ اللهِ

جو حضرات اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ امان میں اللہ کا ذمہ دیا جائے

(٣٤٠٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ ، أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ ، فَقَالَ : إِذَا حَاصَرْتُمْ أَهْلَ حِصْنٍ ، فَأَرَادُوكُمْ عَلَى أَنْ تَجْعَلُوا لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلاَ تَجْعَلُوا لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ، وَلاَ ذِمَّةَ رَسُولِهِ ، وَلَكِنِ اجْعَلُوا لَهُمْ ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ ، فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ آبَائِكُمْ ، أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ سُفْيَانُ : قَالَ عَلْقَمَةُ : فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ ، فَقَالَ مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ هَيصَم الْعَبْدِيُّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ.

(مسلم ۴)

(۳۴۰۸۸) حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تو اس کے امیر کو یہ وصیت فرماتے کہ: جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو، پھر تم ان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ دینے کا ارادہ کرو تو ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ مت بناؤ، بلکہ اس لیے کہ تم اپنے اور اپنے آباؤ اجداد کے ذمہ توڑ دو یہ زیادہ آسان ہے اس بات سے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کو توڑو۔

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن مقرن المزنی بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(٣٤٠٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ : إِذَا حَاصَرْتُمْ قَصْرًا ، فَأَرَادُوكُمْ عَلَى أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللهِ ، فَلاَ تُنْزِلُوهُمْ ، فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ تُصِيبُونَ فِيهِمْ حُكْمِ اللهِ ، أَمْ لاَ ، وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ، ثُمَّ اقْضُوا فِيهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ.

(۳۴۰۸۹) حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ خانقین میں تھے ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب گرامی آیا، جس میں تحریر تھا کہ: جب تم لوگ کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور پھر ان کو اللہ کے حکم پر (امان دے کر) اتارنا چاہو تو ایسا مت کرو، کیوں کہ تم لوگ نہیں جانتے کہ تم اس میں اللہ کا حکم پاتے بھی ہو کہ نہیں، بلکہ ان کو اپنے حکم اور امان میں اتارو، پھر اس کے بعد جو چاہو ان کے ساتھ معاملہ کرو۔

(۱۳۸) الْغَدْرُ فِي الأَمَانِ

امان (معاہدہ) میں دھوکا کرنا

(۳٤٠٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ قَوْمٍ مِنَ الرُّومِ عَهْدٌ ، فَخَرَجَ مُعَاوِيَةُ يَسِيرُ فِي أَرْضِهِمْ كَيْ يَنْقَضُوا فَيُغِيرَ عَلَيْهِمْ ، فَإِذَا رَجُلٌ يُنَادِي فِي نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ : وَفَاءٌ لاَ غَدْرٌ ، وَفَاءٌ لاَ غَدْرٌ ، فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلاَ يَشدَّ عَقْدَة وَلاَ يَحُلَّهَا ، حَتَّى يَمْضِيَ أَمَدُهَا ، أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ. (ابو داؤد ۲۷۵۳۔ ترمذی ۱۵۸۰)

(۳۴۰۹۰) حضرت سلیم سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ اور رومیوں کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے علاقہ کی طرف پیش قدمی کی تا کہ جب معاہدہ کی مدت ختم ہو تو ان پر اچانک حملہ کر دیں، اچانک لشکر کے ایک طرف سے ایک شخص یہ کہتا ہوا آیا کہ وفاء لا غدر، عہد کو پورا کرو دھوکا مت دو، وہ حضرت عمرو بن عبسہ تھے، انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جس کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو وہ اس کی گرہ کو نہ باندھے اور نہ ہی کھولے، یہاں تک کہ مدت مقررہ پوری ہو کر گزر جائے یا ان کا عہد برابری کے طور پر ان کی طرف پھینک کر ختم کر دو۔

(۳٤٠٩١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، رُفِعَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ ، فَقِيلَ : هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ. (بخاری ۶۱۷۷۔ مسلم ۱۳۵۹)

(۳۴۰۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا، تو ہر دھوکا دینے والے کیلئے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا، اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کا دھوکا ہے۔

(۳٤٠٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ. (بخاری ۶۱۷۸۔ مسلم ۱۳۶۰)

(۳۴۰۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دھوکا دینے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعہ پہچانا جائے گا۔

(۳٤٠٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ ، يُقَالَ : هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنٍ. (مسلم ۱۳۶۱)

(۳۴۰۹۳) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا: ہر دھوکا دینے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا، اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کا دھوکا ہے۔

(٣٤.٩٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۳۱۸۶۔ مسلم ۱۳۶۰)

(۳۴۰۹۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤.٩٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَغَدْرَتُهُ عِنْدَ اسْتِهِ. (ابن ماجه ۲۸۷۳)

(۳۴۰۹۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا: ہر دھوکے باز (معاہدہ توڑنے والے) کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا، اور اس کا دھوکا اس کی سرین کے تحت ہوگا۔

(٣٤.٩٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسلم ۱۳۶۱۔ احمد ۳۵)

(۳۴۰۹۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا: ہر دھوکا دینے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔

(٣٤.٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۴۰۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤.٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِلاَّ كُلَّ خَتَّارٍ كَفُورٍ﴾ ، قَالَ : الَّذِي يَغْدِرُ بِعَهْدِهِ.

(۳۴۰۹۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿إِلاَّ كُلَّ خَتَّارٍ كَفُورٍ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ ہے جو عہد کو توڑے۔

(٣٤.٩٩) حَدَّثَنَا عَفَان ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُعْرَفُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ۲۵۰۔ ابویعلی ۳۳۶۹)

(۳۴۰۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشادفرمایا: ہر دھوکا دینے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔

(١٣٩) مَا قَالُوا فِي أَمَانِ الصِّبْيَانِ

بچوں کا کسی کو امن دینا

(٣٤١٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَاوَدَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَى الأَمَانِ وَهُمَا صَغِيرَانِ.

قَالَ :وَقَالَ سُفْيَانُ :وَأَمَانُ الصَّغِيرِ لاَ يَجُوزُ. (دارمی ٢٤٤٠)

(٣٤١٠٠) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے امان پر حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو دھوکا دیا وہ دونوں چھوٹے تھے، حضرت سفیان نے فرمایا: بچوں کا امان دینا جائز نہیں۔

(١٤٠) رَفْعُ الصَّوْتِ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں آواز بلند کرنا

(٣٤١٠١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ، وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ ، فَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ ، فَإِنْ أَجْلَبُوا ، أَوْ صَيَّحُوا فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ.

(٣٤١٠١) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن سے ملاقات کی تمنا مت کرو، اللہ سے عافیت مانگو، اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو یاد کرو، اور اگر بھیڑ ہو جائے یا وہ چیخیں تو تم پر خاموشی لازم ہے۔

(٣٤١٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّونَ خَفْضَ الصَّوْتِ عِنْدَ ثَلاَثٍ ؛ عِنْدَ الْقِتَالِ ، وَعِنْدَ الْقُرْآنِ، وَعِنْدَ الْجَنَائِزِ.

(٣٤١٠٢) حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تین مقامات میں آواز کے پست کرنے کو پسند کرتے تھے، جنگ کے وقت، قرآن کی تلاوت کے وقت اور جنازے کے وقت۔

(٣٤١٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :وَجَبَ الإِنْصَاتُ وَالذِّكْرُ عِنْدَ الزَّحْفِ ، قَالَ :ثُمَّ تَلاَ :﴿فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا﴾ ، قَالَ :قُلْتُ :وَيُجْهَرُ بِالذِّكْرِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(٣٤١٠٣) حضرت عطاء فرماتے ہیں جنگ کے وقت خاموشی لازم ہے اور اللہ کا ذکر لازم ہے، پھر قرآن کریم کی آیت ﴿ فَاثْبُتُوا

اذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا﴾ تلاوت فرمائی، حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ذکر بلند آواز سے کرے؟ فرمایا ہاں۔

۳٤١٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ ثَلاَثٍ: عِنْدَ الْقِتَالِ، وَعِنْدَ الْجَنَائِزِ، وَعِنْدَ الذِّكْرِ.

۳۴۱۰۴) حضرت قیس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تین اوقات میں آواز کے پست کرنے کو پسند کرتے تھے، جنگ کے وقت، جنازے کے وقت اور ذکر کے وقت۔

۳٤١٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْقِتَالِ ، وَعِنْدَ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ ، وَعِنْدَ الْجَنَائِزِ.

(۳۴۱۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جنگ کے وقت، قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اور جنازے کے وقت آواز بلند کرنے کو ناپسند کیا گیا ہے۔

۳٤١٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ كَاتِبِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : كَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ، وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ ، وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ ، فَإِنْ أَجْلَبُوا وَصَيَّحُوا فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ. (احمد ۳۵۳۔ عبدالرزاق ۹۵۱۵)

(۳۴۱۰۶) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ نے تحریر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن سے ملاقات کی تمنا مت کرو، اللہ سے عافیت مانگو، اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو یاد کرو، اور اگر بھیڑ ہو جائے یا وہ چیخیں تو تم پر خاموشی لازم ہے۔

۳٤١٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَصَوْتُ أَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ فِئَةٍ. (احمد ۲۴۹۔ حاکم ۳۵۲)

۳۴۱۰۷) حضرت انس رضی اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ایک جماعت سے بہتر ہے۔

(١٤١) مَا يُدْعَى بِهِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

دشمن سے مقابلہ کے وقت کیا دعا پڑھے

۳٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي ، بِكَ أَحُولُ ، وَبِكَ أَصُولُ ، وَبِكَ أُقَاتِلُ.

۳۴۱۰/) حضرت ابومجلز رضی اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن سے مقابلہ کیلئے آمنے سامنے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِی وَنَصِيرِی، بِكَ أَحُولُ، وَبِكَ أَصُولُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ. اے اللہ! تو ہی میری قوت اور تو ہی میرا مددگار ہے۔ میں تیری قوت سے حملہ کرتا ہوں اور جھپٹتا ہوں اور تیری قوت سے ہی قتال کرتا ہوں۔

(٣٤١٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِی خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِی أَوْفَى ، يَقُولُ :دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، هَازِمَ الأَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

(۳۴۱۰۹) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں یہ دعا پڑھتے :اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ ، اِهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ. اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے، گروہوں کو شکست دینے والے، انہیں شکست دے اور انہیں جھنجوڑ کر رکھ دے۔

(١٤٣) الرَّجُل يَدْخُل بِأَمَانٍ فَيُقْتَل

کوئی شخص امان لے کر آئے اور اس کو قتل کر دیا جائے

(٣٤١١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْهِنْدِ قَدِمَ بِأَمَانٍ عَدَنَ ، فَقَتَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَخِيهِ ، فَكُتِبَ فِی ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ :أَنْ لاَ تَقْتُلَهُ ، وَخُذْ مِنْهُ الدِّيَةَ ، فَابْعَثْ بِهَا إِلَى وَرَثَتِهِ ، وَأَمَرَ بِهِ فَسُجِنَ.

(۳۴۱۱۰) حضرت زیاد بن مسلم سے مروی ہے کہ اہل ہند میں سے ایک شخص امان لے کر عدن میں آیا، اس کو ایک مسلمان نے قتل کر دیا، اس کے متعلق حضرت عمر بن عبد العزیز کو لکھا گیا، آپ نے تحریر فرمایا: اس کو قتل مت کرو، اس سے دیت وصول کرو اور وہ دیت مقتول کے ورثاء کو بھیج دو، اور اس قاتل کو قید کرنے کا حکم فرمایا۔

(٣٤١١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ ، عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ حَجَّ ، فَلَمَّا رَجَعَ صَادِرًا ، لَقِيَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَتَلَهُ ، فَأَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدِّیَ دِيَتَهُ إِلَى أَهْلِهِ.

(۳۴۱۱۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص حج پر گیا، جب وہ واپس لوٹا تو اس کو ایک مسلمان نے قتل کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (قاتل کو) حکم فرمایا کہ اس کے گھر والوں کو دیت ادا کرو۔

(٣٤١١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتَلَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ دَخَلَ بِأَمَانٍ فَقَتَلَهُ أَخُوهُ ، فَقَضَى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِالدِّيَةِ ،وَجَعَلَهَا عَلَيْهِ فِی مَالِهِ ، وَحَبَسَهُ فِی السِّجْنِ ، وَبَعَثَ بِدِيَتِهِ إِلَى وَرَثَتِهِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ.

(۳۴۱۱۲) حضرت یوسف بن یعقوب سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے مسلمان کو قتل کر دیا، پھر وہ امان لے کر آیا تو اس کو اس مقتول

کے بھائی نے قتل کر دیا، حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس پر دیت کا فیصلہ فرمایا، اس کے مال پر دیت کو واجب کیا اور اس کو جیل میں قید کروا دیا اور دیت کا مال دار الحرب مقتول کے ورثاء کو بھیج دیا۔

(١٤٣) الرَّجُلُ يُسْلِمُ وَهُوَ فِي دَارِ الْحَرْبِ ، فَيَقْتُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ ثَمَّ

کوئی شخص دار الحرب میں اسلام قبول کرے اور اس کو وہیں پر کوئی شخص قتل کر دے

(٣٤١١٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالاَ : الرَّجُلُ يُسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ فَيَقْتُلُهُ الرَّجُلُ ، لَيْسَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(٣٤١١٣) حضرت ابراہیم قرآن کریم کی آیت ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ: کوئی شخص دار الحرب میں مسلمان ہو اس کو کوئی قتل کر دے تو اس پر دیت نہیں ہے صرف کفارہ ہے۔

(٣٤١١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالَ : مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ ، وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ.

(٣٤١١٤) حضرت شعبی قرآن کریم کی آیت ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اہل ذمہ میں سے ہو، ایمان لے کر آنے والا نہ ہو۔

(٣٤١١٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، هُوَ الرَّجُلُ يَكُونُ مُعَاهَدًا ، وَيَكُونُ قَوْمُهُ أَهْلَ عَهْدٍ ، فَيُسْلِمُ إِلَيْهِمْ دِيَتَهُ ، وَيَعْتِقُ الَّذِي أَصَابَهُ رَقَبَةً.

(٣٤١١٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کی آیت ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو عہد میں داخل ہو اور اس کی قوم بھی عہد میں شامل ہو، اس کی دیت اس کے ورثاء کو دے دیں گے، اور اس کے غلام آزاد ہو جائیں گے۔

(٣٤١١٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ﴾ ، الرَّجُلُ يُقْتَلُ وَقَوْمُهُ مُشْرِكُونَ ، لَيْسَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ﴿فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ﴾ ، فَإِنْ قَتَلَ مُسْلِمٌ مِنْ قَوْمٍ مُشْرِكِينَ ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَلَيْهِ رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ ، وَيُؤَدِّي دِيَتَهُ إِلَى قَوْمِهِ الَّذِينَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ، فَيَكُونُ مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَيَكُونُ عَقْلُهُ عَلَيْهِمْ لِقَوْمِهِ الْمُشْرِكِينَ ، الَّذِينَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَهْدٌ ، فَيَرِثُ الْمُسْلِمُونَ مِيرَاثَهُ ، وَيَكُونُ عَقْلُهُ لِقَوْمِهِ لأَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۳۴۱۱۶) حضرت ابراہیم قرآن کریم کی آیت ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آدمی مارا جائے اور اس کی قوم مشرک ہو، اس کے اور اللہ کے رسول ﷺ کے درمیان کوئی معاہدہ بھی نہ ہو، تو مومن غلام کو آزاد کریں گے اور اگر مسلمان کسی ایسے مشرک کو قتل کردے جس کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ ہو، اس پر مومن غلام آزاد کرنا ہے، اور دیت اس کی قوم کو دے دی جائے گی جس کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا، اس کی وراثت مسلمانوں کی ہوگی، ان کی دیت مسلمانوں پر ہوگی اس کی مشرک قوم کیلئے جن کے اور اللہ کے رسول ﷺ کے درمیان معاہدہ ہے، مسلمان اس کی وراثت کے وارث ہوں گے۔ اس کی دیت اس کی قوم پر ہوگی کیوں کہ وہ اس کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں۔

(١٤٤) بَاب مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيءٍ فَهُوَ لَهُ

کوئی شخص کسی شرط پر مسلمان ہو اس کو وہ (مطلوبہ چیز) ملے گی

(٣٤١١٧) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ مُنِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ ، وَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اجْعَلْ لِقَوْمِي مَا أَسْلَمُوا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَفَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابو عبید ۱۴۸۷)

(۳۴۱۱۷) حضرت سعد بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میری قوم کیلئے کچھ مقرر فرما دیں جس پر وہ اسلام لانے کے لیے تیار ہو جائیں، آنحضرت ﷺ نے ان کیلئے مقرر کر دیا۔

(٣٤١١٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ الْعَيْلَةِ ، قَالَ : أَخَذْتُ عَمَّةَ الْمُغِيرَةِ فَقَدِمْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّتَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا عِنْدِي ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَ : يَا صَخْرُ ، إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ ، قَالَ : فَدَفَعْنَاهَا إِلَيْهِ ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مَاءً لِبَنِي سُلَيْمٍ فَأَسْلَمُوا ، فَأَتَوْا نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلُوهُ الْمَاءَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا صَخْرُ ، إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ ، فَادْفَعْهُ إِلَيْهِمْ ، فَدَفَعْتُهُ. (ابن سعد ۳۱۔ دارمی ۱۶۷۳)

(۳۴۱۱۸) حضرت صخر بن عیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ کے چچا کو پکڑ لیا اور اس کو لے کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اتنے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور اپنے چچا کا پوچھا، ان کو خبر دی کہ وہ میرے پاس ہے، مجھے

رسول اکرم ﷺ نے بلایا اور فرمایا: اے صخر! جب قوم مسلمان ہو جائے، تو وہ اپنے اموال کو محفوظ کر لیتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کو دے دیا، آنحضرت ﷺ نے مجھے بنوسلیم کیلئے پانی عطا فرمایا، پس وہ مسلمان ہو گئے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پانی کا سوال کیا آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے صخر! جب قوم مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی جان اور مال کو بچا لیتے ہیں، پس اس کو واپس کر دے، پس پھر میں نے اس کو واپس کر دیا۔

(٣٤١١٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ ؟ فَقَالَ : مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ مِمَّنْ لَهُ ذِمَّةٌ ، فَلَهُ أَرْضُهُ وَمَالُهُ ، وَمَنْ أَسْلَمَ مِمَّنْ لاَ ذِمَّةَ لَهُ ، وَإِنَّمَا أُخِذَ عَنْوَةً ، فَأَرْضُهُ لِلْمُسْلِمِينَ . قَالَ عُبَيْدُ اللهِ : هَذَا فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ .

(۳۴۱۱۹) حضرت حسن بن صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جنگل، دیہات والوں کے اسلام کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: اھل السواد میں سے جو مسلمان ہوا اگر وہ ذمی تھا (جس کا عہد تھا) زمین اور مال اسی کا ہے اور جو اسلام لایا جس کا کوئی ذمہ نہ تھا، (عہد و معاہدہ نہ تھا) اور وہ بزور بازو فتح ہوا تو اس کی زمین مسلمانوں کیلئے ہے، حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے مکتوب میں لکھا ہوا تھا۔

(٣٤١٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَيُّمَا مَدِينَةٌ فُتِحَتْ عَنْوَةً ، فَأَسْلَمَ أَهْلُهَا فَهُمْ أَحْرَارٌ ، وَأَمْوَالُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ .

(۳۴۱۲۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو بھی شہر بزور بازو فتح ہوا۔ پھر اس کے باشندے اسلام لے آئے تو وہ لوگ آزاد ہوں گے اور ان کا مال مسلمانوں کو ملے گا۔

(٣٤١٢١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ هَانِءِ بْنِ يَزِيدَ ؛ ذَكَرَ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِهِ ، وَأَنَّهُ لَمَّا حَضَرَ خُرُوجُ الْقَوْمِ إِلَى بِلاَدِهِمْ ، أَعْطَى كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَرْضًا فِي بِلاَدِهِ حَيْثُ أَحَبَّ .

(۳۴۱۲۱) حضرت ہانی بن یزید ذکر کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب وفد نے اپنے علاقہ کی طرف روانگی کا ارادہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ہر ایک شخص کو اس کے علاقہ میں اس کی پسندیدہ زمین بطور جاگیر کے عطا فرمائی۔

(٣٤١٢٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَنْ أَسْلَمَ أَحْرَزَ لَهُ إِسْلاَمُهُ نَفْسَهُ وَمَالَهُ ، إِلاَّ الأَرْضَ ، لأَنَّهُ أَسْلَمَ وَهُوَ فِي غَيْرِ مَنَعَةٍ .

(۳۴۱۲۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جو شخص مسلمان ہوگا وہ اپنے نفس اور مال کو محفوظ کرے گا سوائے زمین کے، سوائے اس کے اس لیے کہ وہ بغیر کارروائی اور لڑائی کے مسلمان ہوا۔

(٣٤١٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ غَالِبِ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَوْ جَدِّ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ قَوْمِي أَسْلَمُوا عَلَى أَنْ جَعَلْتُ لَهُمْ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ رَجَعْتَ فِيهِ ، وَتَرْكُهُ أَفْضَلُ.

(۳۴۱۲۳) حضرت غالب العبدی بنو نمیر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میری قوم اس بات پر ایمان لائی ہے کہ میں ان کو یہ یہ دوں گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر آپ چاہو تو رجوع کر لو اس میں اور اس کا چھوڑنا افضل ہے۔

(٣٤١٢٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ الْبَهْرَانِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ ، قَالَ : أَمَّا مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ فَلَهُ مَا أَسْلَمَ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلٍ ، أَوْ مَالٍ ، وَأَمَّا أَرْضُهُ فَهِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۱۲۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: زمین والوں میں سے جو مسلمان ہو تو اس کا مال اور اھل وعیال اس کیلئے ہوگا، اور جو اس کی زمین ہے وہ اللہ کی طرف سے غنیمت ہے مسلمانوں کیلئے۔

(٣٤١٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالاَ : مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَكُونَ لِلرَّجُلِ مَا أَسْلَمَ عَلَيْهِ.

(۳۴۱۲۵) حضرت عطا اور حضرت زہری رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بات سنت میں سے ہے کہ آدمی جس پر مسلمان ہو وہ اس کو ملے۔

(١٤٥) قُبُول هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا

(٣٤١٢٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : أَهْدَى الأُكَيْدِرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّةً مِنْ مَنٍّ ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا بَيْنَنَا. (احمد ۱۲۲)

(۳۴۱۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اکیدر نے حضور اقدس ﷺ کیلئے ایک حلوے سے بھرا ہوا مٹکا ہدیہ بھیجا، آنحضرت ﷺ نے وہ ہمارے درمیان تقسیم کر دیا۔

(٣٤١٢٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وهو مُشْرِكٌ ، فَقَبِلَهَا مِنْهُ.

(۳۴۱۲۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ أُكَيْدِرَ نے آنحضرت ﷺ کیلئے ہدیہ ارسال کیا، آپ ﷺ نے اس کا ہدیہ قبول فرمایا حالانکہ وہ مشرک تھا۔

(٣٤١٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ أُكَيْدِرَ دَوْمَ

أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا ، فَقَالَ :شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ النِّسْوَةِ.

(۳۴۱۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اکیدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ریشمی کپڑا ہدیہ بھیجا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا: عورتوں کیلئے اوڑھنی بنالو۔

(٣٤١٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ هَدِيَّةً مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، قَالَ الزُّهْرِي :ثُمَّ إِنَّ الأُمَرَاءَ بَعْدُ قَبِلُوا هَدَايَاهُمْ.

(۳۴۱۲۹) حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین میں سے ایک شخص کا ہدیہ قبول نہیں فرمایا، حضرت زہری فرماتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امراء ان کے ہدایا قبول فرمالیتے تھے۔

(٣٤١٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عِيَاضَ بْنَ حِمَارٍ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عِيَاضُ ، هَلْ كُنْتَ أَسْلَمْتَ ؟ فَقَالَ :لاَ ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ، وَقَالَ :إِنَّا لاَ نَقْبَلُ زَبْدَ الْمُشْرِكِينَ.

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ :مَا الزَّبْدُ ؟ قَالَ :الرِّفْدُ. (ابوداؤد ۳۰۵۲۔ ترمذی ۱۵۷۷)

(۳۴۱۳۰) حضرت حسن سے مروی ہے کہ عیاض بن حمار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہدیہ بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے عیاض! کیا تو مسلمان ہو چکا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہدیہ اس کو واپس کر دیا اور فرمایا ہم مشرکین کا عطیہ (ہدیہ) قبول نہیں کرتے۔

(٣٤١٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً وَخُفَّيْنِ ، فَقَبِلَهُمَا ، وَلَبِسَهُمَا حَتَّى خَرَقَهُمَا ، وَيُقْسِمُ الشَّعْبِيُّ :مَا يَدْرِي ذَكِيّ هُمَا ، أَمْ لاَ؟. (طبرانی ۴۲۰۰)

(۳۴۱۳۱) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دحیہ الکلبی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جبہ اور دو موزے ہدیہ بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبول فرمایا اور ان کو پہنتے رہے یہاں تک کہ وہ پھٹ گئے۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ اس کھال کے بنے ہوئے تھے جس سے موزے بنتے ہیں یا نہیں۔

(٣٤١٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ الْمُقَوْقِسَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا.

(۳۴۱۳۲) حضرت سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ مقوقس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ ارسال کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔

(۱۴۶) سَهْمُ ذَوِی الْقُرْبَی، لِمَنْ هُوَ؟

ذوی القربیٰ کا حصہ کس کیلئے ہے؟

(۳۴۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى عَلَى بَنِي هَاشِمٍ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ.

(ابو داؤد ۲۹۷۳۔ احمد ۸۱)

(۳۴۱۳۳) حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم فرمایا۔

(۳۴۱۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ بَرِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُوَلِّيَنِي حَقَّنَا مِنَ الْخُمُسِ فِي كِتَابِ اللهِ فَأَقْسِمْهُ حَيَاتَكَ، كَيْ لَا يُنَازِعْنِيهِ أَحَدٌ بَعْدَكَ، قَالَ: فَفَعَلَ ذَلِكَ، قَالَ: فَوَلَّانِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَلَّانِيهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ وَلَّانِيهِ عُمَرُ فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ عُمَرَ.

حَتَّى كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ، فَإِنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَقَالَ: هَذَا حَقُّكُمْ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ حَيْثُ كُنْتَ تَقْسِمُهُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، بِنَا عَنْهُ الْعَامَ غِنًى، وَبِالْمُسْلِمِينَ إِلَيْهِ حَاجَةٌ، فَرُدَّهُ عَلَيْهِ تِلْكَ السَّنَةَ، ثُمَّ لَمْ يَدْعُنَا إِلَيْهِ أَحَدٌ بَعْدَ عُمَرَ، حَتَّى قُمْتُ مَقَامِي هَذَا، فَلَقِيتُ الْعَبَّاسَ بَعْدَ مَا خَرَجْت مِنْ عِنْدِ عُمَرَ، فَقَالَ: يَا عَلِيّ، لَقَدْ حَرَمْتَنا الْغَدَاةَ شَيْئًا لَا يُرَدَّ عَلَيْنَا أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَكَانَ رَجُلاً دَاهِيًا. (ابو داؤد ۲۹۷۶۔ ابو یعلی ۳۵۹)

(۳۴۱۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگر آپ مناسب سمجھیں تو کتاب اللہ کے خمس میں سے جو ہمارا حصہ ہے اس کا مجھے ولی بنا دیں تا کہ میں آپ کی زندگی میں ہی اس کو تقسیم کر دوں، تا کہ آپ کے بعد کوئی مجھ سے جھگڑا نہ کرے، فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس طرح کیا آنحضرت ﷺ نے مجھے اس کا ولی بنا دیا۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی اس کو تقسیم کر دیا، پھر حضرت ابو بکر صدیق نے مجھے ولی بنایا تو میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی اس کو تقسیم کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ولی بنایا تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اس کو تقسیم کر دیا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا آخری سال آ گیا، ان کے پاس بہت زیادہ مال آیا انہوں نے ہمارا حق الگ کر کے میری طرف ارسال کر دیا اور فرمایا یہ تمہارا حق ہے یہ لے لو اور جہاں تقسیم کرنا چاہو تقسیم کر لو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ ہم اس سے مستغنی ہیں جب کہ مسلمانوں کو اس کی زیادہ ضرورت ہے، پس اس سال ان کو وہ واپس کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کسی نے ہمیں اس کی

طرف نہیں بلایا یہاں تک کہ میں اس مقام پر کھڑا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلنے کے بعد میری حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ آپ نے صبح ہمیں ایک چیز سے (حق سے) محروم کر دیا اب قیامت تک ہمیں نہیں دیا جائے گا۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ عمدہ رائے والے شخص تھے۔

(٣٤١٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ؛ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، لِمَنْ هُوَ ؟ فَكَتَبَ : كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، لِمَنْ هُوَ ؟ فَهُوَ لَنَا ، قَالَ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَانَا إِلَى أَنْ نُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا ، وَنُخْدِمَ مِنْهُ عَائِلَنَا ، وَنَقْضِيَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا ، فَأَبَيْنَا ذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا جَمِيعًا ، فَأَبَى أَنْ يَفْعَلَ ، فَتَرَكْنَاهُ عَلَيْهِ.

(۳۴۱۳۵) حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا اور ان سے دریافت کیا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ کس کیلئے ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تحریر فرمایا آپ نے مجھے لکھ کر دریافت کیا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ کس کیلئے ہے؟ وہ حصہ ہمارے لیے ہے، پھر فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس بات کی دعوت دی کہ ہم اس کے ساتھ اپنی بے نکاحی عورتوں کا نکاح کریں اور اس سے ہمارے خاندان کی خدمت کی جائے اور ہمارے قرض خواہوں کو ادائیگی کی جائے ہم نے اس سے انکار کر دیا مگر یہ کہ وہ سب کا سب ہمیں ہی دیا جائے انہوں نے اس طرح کرنے سے انکار کر دیا پس ہم نے ان کیلئے اس کو چھوڑ دیا۔

(٣٤١٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ ؛ سَهْمِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ : سَهْمُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ ، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ : سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ ، فَأَجْمَعُوا عَلَى أَنْ يَجْعَلُوا هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْكُرَاعِ ، وَفِي الْعُدَّةِ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۴۱۳۶) حضرت حسن بن محمد ابن الحنفیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دو حصوں سے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا، ایک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اور ایک ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں ایک جماعت نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کے بعد آپ کے خلیفہ کیلئے ہے اور دوسری جماعت نے کہا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ خلیفہ کے رشتہ داروں کیلئے ہے، پھر سب حضرات نے اس پر اتفاق کر لیا کہ وہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں میں اور جہاد کی تیاری کیلئے خرچ کریں گے۔

(٣٤١٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمَّا قَامَ بَعَثَ بِهَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ : سَهْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، يَعْنِي لِبَنِي هَاشِمٍ.

(۳۴۱۳۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ بنے تو ان دونوں حصوں کو (اللہ کے رسول کا حصہ اور

ذوی القربیٰ کا حصہ) بنوھاشم کیلئے بھیج دیا۔

(۳٤۱۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ السُّدِّيِّ ؛ ﴿وَلِذِي الْقُرْبَى﴾ ، قَالَ : هُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

(۳۴۱۳۸) حضرت السدی فرماتے ہیں کہ ارشاد خداوندی ﴿وَلِذِي الْقُرْبَى﴾ سے مراد بنوعبد المطلب ہیں۔

(۳٤۱۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّا كُنَّا نَزْعُمُ أَنَّا نَحْنُ هُمْ ، فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا.

(۳۴۱۳۹) حضرت سعید المقبری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھ کر ذوی القربیٰ کے حصہ کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب تحریر فرمایا: ہم لوگوں کا خیال ہے کہ ہم ہی وہ ہیں لیکن ہماری قوم نے ہم پر انکار کیا۔

(۳٤۱٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ ، قَالَ : لَمْ يُعْطِ أَهْلَ الْبَيْتِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ ، وَلاَ غَيْرُهُمَا ، وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ إِلَى الإِمَامِ ، يَضَعُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَفِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ أَرَاهُ اللَّهُ.

(۳۴۱۴۰) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ قرآن کریم کی آیت ﴿لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بیت کو حصہ نہیں دیا ان حضرات کا خیال تھا کہ یہ حصہ امام کے لیے ہے جس کو وہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرے گا، اور فقراء میں خرچ کرے گا جہاں اللہ ان کی رہنمائی کرے۔

(۱٤۷) الرَّجُلُ يَغْزُو وَوَالِدَاهُ حَيَّانِ ، أَلَهُ ذَلِكَ ؟

کوئی شخص جہاد پر جائے جب کہ اس کے والدین حیات ہوں، اس کو اس کی اجازت ہے؟

(۳٤۱٤۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أُبَايِعُكَ عَلَى الْجِهَادِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ لَكَ وَالِدٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : انْطَلِقْ فَجَاهِدْهُ ، فَإِنَّ فِيهِ مُجَاهَدًا حَسَنًا. (ابن حبان ۴۱۹)

(۳۴۱۴۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں جہاد پر آپ کی بیعت کرتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا آپ کے والد حیات ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واپس چلے جاؤ اور ان کی خدمت کر کے جہاد کرو بیشک ان میں آپ کیلئے خدمت کر کے نیکی کمانے کا موقع ہے۔

(۳٤۱٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنا مِسْعَرٌ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَكِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَحَيٌّ وَالِدَاكَ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ. (بخاری ۳۰۰۴۔ مسلم ۱۹۷۵)

(۳۴۱۴۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے کیلئے حاضر ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کے والدین حیات ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان کی خدمت کر کے جہاد کرو۔

(۳٤۱٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، قَالَ :جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنُهَا يُرِيدُ الْغَزْوَ وَأُمُّهُ تَكْرَهُ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَطِعْ وَالِدَتَكَ ، وَاجْلِسْ عِنْدَهَا.

(۳۴۱۴۳) حضرت کریب سے مروی ہے کہ ایک خاتون اپنے بیٹے کو لے کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کا بیٹا جہاد پر جانا چاہتا تھا اور اس کی والدہ ناپسند کر رہی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: اپنی والدہ کی اطاعت کر اور ان کے پاس رہ۔

(۳٤۱٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ، وَإِنَّ أَبَوَيَّ يَمْنَعَانِي؟ قَالَ :أَطِعْ أَبَوَيْكَ وَاجْلِسْ، فَإِنَّ الرُّومَ سَتَجِدُ مَنْ يَغْزُوهَا غَيْرُكَ.

(۳۴۱۴۴) حضرت زراہ بن اوفی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں جب کہ میرے والدین مجھے منع کر رہے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا، اپنے والدین کی اطاعت کر اور ان کے پاس رہ بیشک تو روم میں اپنے علاوہ بھی بہت سوں کو لڑتے ہوئے عنقریب پائے گا۔

(۳٤۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ :جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ ، قَالَ :حَيَّةٌ أُمُّكَ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :الْزَمْهَا ، قُلْتُ :مَا أَرَى فَهِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ مِرَارًا ، فَقَالَ :الْزَمْ رِجْلَيْهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ.

(۳۴۱۴۵) حضرت طلحہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں اور اس کے ذریعہ اللہ کی خوشنودی کا طالب ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں: فرمایا ان کی خدمت کو لازم پکڑو میں نے عرض کیا میرا نہیں خیال نہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بات سمجھے ہوں، میں نے بار بار اپنی بات دھرائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے پاؤں پکڑ لو (خدمت کرو) جنت وہاں ہی ہے۔

(٣٤١٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَرَكَا أَبَاهُمَا شَيْخًا كَبِيرًا وَغَزَوَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَرَدَّهُمَا إِلَى أَبِيهِمَا ، وَقَالَ : لاَ تُفَارِقَاهُ حَتَّى يَمُوتَ.

(۳۴۱۴۶) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے اپنے ضعیف والد کو تنہا چھوڑا اور جہاد پر چلے گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب اس کی خبر ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو واپس کر دیا اور فرمایا ان کی وفات تک ان سے جدا مت ہونا، (ان کے ساتھ رہنا)۔

(٣٤١٤٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ؛ سَأَلَ رَجُلٌ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ : أَيَغْزُو الرَّجُلُ وَأَبَوَاهُ كَارِهَانِ ، أَوْ أَحَدُهُمَا ؟ قَالَ : لاَ.

(۳۴۱۴۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبید اللہ بن عمیر سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص اس حالت میں جہاد پر جا سکتا ہے جب کہ اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک اس کے جانے کو ناپسند کر رہا ہو؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(٣٤١٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَوْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ أَرَادَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْغَزْوَ فَأَتَتْ أُمُّهُ عُمَرَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُقِيمَ ، فَلَمَّا وُلِّيَ عُثْمَانُ أَرَادَ الْغَزْوَ ، فَأَتَتْ أُمُّهُ عُثْمَانَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُقِيمَ ، فَقَالَ إِنَّ عُمَرَ لَمْ يُجْبِرْنِي ، أَوَ يَعْزِم عَلَيَّ ، فَقَالَ : لَكِنِّي أُجْبِرُك.

(۳۴۱۴۸) حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد بن طلحہ نے جہاد پر جانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی والدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی تو انہوں نے ان کو رکنے کا حکم فرما دیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے پھر جہاد پر جانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی والدہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی تو انہوں نے ان کو رکنے کا حکم فرما دیا اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر جبر نہیں فرمایا تھا لیکن میں آپ پر جبر کروں گا۔

(٣٤١٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : غَزَا رَجُلٌ نَحْوَ الشَّامِ ، يُقَالَ لَهُ شَيْبَانُ ، وَلَهُ أَبٌ شَيْخٌ كَبِيرٌ ، فَقَالَ أَبُوهُ فِي ذَلِكَ شِعْرًا :

أَشَيْبَانُ مَا يُدْرِيك أَنَّ رُبَّ لَيْلَةٍ غَبَقْتُك فِيهَا ، وَالْغَبُوقُ حَبِيبُ
أَأَمْهَلْتِنِي حَتَّى إِذَا مَا تَرَكْتِنِي أَرَى الشَّخْصَ كَالشَّخْصَيْنِ وَهُوَ قَرِيبُ
أَشَيْبَانُ إِنْ بَاتَ الْجُيُوشُ تَجِدُهُمْ يُقَاسُونَ أَيَّامًا بِهِنَّ خُطُوبُ

قالَ : فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَرَدَّهُ

(۳۴۱۴۹) حضرت معن بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ایک شخص جس کو شیبان کہا جاتا تھا ملک شام کی طرف جہاد میں چلا گیا، اس کا والد بوڑھا تھا، اس کے والد نے اس کی یاد میں اشعار پڑھے!

''اے شیبان! تجھے نہیں معلوم کہ تیرے بعد مجھ پر کتنی راتیں ایسی گزری ہیں جن میں میں نے تجھے یاد کیا اور تیری یاد میرے لیے محبوب ہے۔ جب سے تو مجھے چھوڑ کر گیا ہے مجھے قریب کھڑا ایک شخص دو شخصوں کی طرح لگتا ہے۔ اے شیبان تو ان

نکروں کے ساتھ ہے جو رات اور دن اس حال میں کرتے ہیں کہ وہ مشقت کا شکار ہوتے ہیں۔''

جب اس کے یہ اشعار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچے تو انہوں نے اس کے بیٹے کو واپس بلالیا۔

(٣٤١٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَذِنَتْ لَكَ أُمُّكَ فِي الْجِهَادِ ، وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَوَاهَا عِنْدَكَ فِي الْجُلُوسِ ، فَاجْلِسْ.

(٣٤١٥٠) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تمہاری والدہ تمہیں جہاد پر جانے کی اجازت دے دیں اور آپ کو یہ بات معلوم ہو کہ ان کی خواہش ہے کہ آپ نہ جاؤ تو آپ مت جاؤ اس کے پاس ٹھہر جاؤ۔

(٣٤١٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ ، فَقَالَ : لَكَ حَوْبَةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : اجْلِسْ عِنْدَهَا.

(عبدالرزاق ٩٢٨٦)

(٣٤١٥١) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے کے لیے حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دریافت فرمایا کیا تمہاری والدہ حیات ہے؟ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں، آپ نے ارشاد فرمایا ان کے پاس رہ کر ان کی خدمت کرو۔

(١٤٨) الْعَبْدُ يُقَاتِل عَلَى فَرَسِ مَوْلاَهُ

غلام آقا کے گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کرے

(٣٤١٥٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَاتَلَ الْعَبْدُ عَلَى فَرَسِ مَوْلاَهُ ، فَقُسِمَ لِلْمُسْلِمِينَ ، قُسِمَ لِفَرَسِ مَوْلاَهُ كَمَا يُقْسَمُ لِخَيْلِ الْمُسْلِمِينَ ، فَكَانَ لِمَوْلاَهُ ، وَيُقْسَمُ لِلْعَبْدِ كَمَا يُقْسَمُ لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(٣٤١٥٢) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام آقا کے گھوڑے پر سوار ہو کر قتال کرے تو جب مسلمانوں کیلئے مال غنیمت تقسیم کیا جائے گا، تو اس کے آقا کے گھوڑے کیلئے بھی تقسیم کیا جائے گا جیسے مسلمانوں کیلئے گھوڑوں کیلئے کیا جاتا ہے، اور غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا، جیسے مسلمانوں میں سے کسی ایک کو ملتا ہے۔

(١٤٩) فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالنّزولِ عَلَيْهِم

ذمیوں پر مہمان نوازی کو لازم کرنا

(٣٤١٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ؛ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ ضِيَافَةً ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاِبْنِ السَّبِيلِ.

(۳۴۱۵۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق والوں پر لازم کیا کہ مسافر کی تین دن مہمان نوازی کریں۔

(٣٤١٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اشْتَرَطَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَقُولُ : شَبَاهُ شَبَاهُ ، يَعْنِي لَيْلَةً.

(۳۴۱۵۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق والوں پر ایک دن اور رات کی مہمان نوازی کی شرط لگائی ان میں سے ایک کہتا تھا، رات، رات۔

(٣٤١٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ؛ أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، وَأَنْ يُصْلِحُوا الْقَنَاطِرَ ، وَإِنْ قُتِلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَرْضِهِمْ فَعَلَيْهِمْ دِيَتُهُ.

(۳۴۱۵۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن اور ایک رات کی مہمان نوازی کی شرط لگائی، اگرچہ وہ عمارتوں پر صلح کریں، اور اگر ان کی زمین پر مسلمانوں میں سے کسی کو قتل کیا گیا تو ان پر دیت ہے۔

(٣٤١٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ اشْتَرَطَ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ حَبَسَهُمْ مَطَرٌ ، أَوْ مَرَضٌ فَيَوْمَيْنِ ، فَإِنْ أَقَامُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ، وَلَمْ يُكَلَّفوا إِلاَّ مَا يُطِيقُونَهُ.

(۳۴۱۵۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذمیوں پر ایک دن اور رات کی مہمان نوازی کی شرط لگائی، اور اگر ان کو بارش روک دے یا مرض لاحق ہو جائے تو پھر دو دن اور اگر اس سے زیادہ قیام کریں تو ان کے اپنے اموال میں سے ان پر خرچ کیا جائے، اور ان کو مکلّف نہیں بنائیں گے مگر جس کی وہ طاقت رکھیں۔

(٣٤١٥٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، فَمَا بَعْدَهَا فَهُوَ صَدَقَةٌ. (ابو داؤد ۳۷۴۳۔ احمد ۲۸۸)

(۳۴۱۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے پھر اس کے بعد صدقہ ہے۔

(٣٤١٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، جَائِزَتُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً ، وَلاَ يَحِلُّ لِضَيْفٍ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَ صَاحِبِهِ حَتَّى يُحْرِجَهُ ، الضِّيَافَةُ ثَلاَثٌ ، وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلاَثٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

(بخاری ۲۰۱۹۔ مسلم ۱۳۵۲)

(۳۴۱۵۸) حضرت ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو اس کو چاہیے ایک دن اور ایک رات اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور مہمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے پاس اتنا قیام کرے کہ اس کو حرج میں ڈال دے، مہمان نوازی تین دن ہے تین دن کے بعد جو خرچ کیا جائے گا وہ صدقہ ہے۔

(٣٤١٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ؛ أَنَّ مِمَّا أَخَذَ عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

(۳۴۱۵۹) حضرت سعید بن وھب ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذمیوں سے ایک دن اور رات کی مہمان نوازی وصول فرماتے۔

(٣٤١٦٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ سُرَاقَةَ ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ كَتَبَ لأَهْلِ دَيْرِ طَيَايَا : عَلَيْكُمْ إِنْزَالُ الضَّيْفِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، وَإِنَّ ذِمَّتَنَا بَرِيئَةٌ مِنْ مَعَرَّةِ الْجَيْشِ.

(۳۴۱۶۰) حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دیر والوں کو تحریر فرمایا: تم پر تین دن تک مہمان کا اکرام لازم ہے اور بیشک ہمارا ذمہ لشکر کے ظلم سے بری ہے، لشکر کے ظلم سے مراد ذمیوں کی فصلوں کو بلا اجازت استعمال کرنا۔

(٣٤١٦١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : الضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، وَمَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ. (احمد ۷۔ عبدالرزاق ۲۰۵۲۸)

(۳۴۱۶۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مہمان نوازی تین دن ہے اس کے بعد وہ صدقہ ہے۔

(٣٤١٦٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : نَزَلَ ابْنُ عُمَرَ بِقَوْمٍ ، فَلَمَّا مَضَى ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، قَالَ : يَا نَافِعُ ، أَنْفِقْ عَلَيْنَا ، فَإِنَّهُ لاَ حَاجَةَ لَنَا أَنْ يُتَصَدَّقَ عَلَيْنَا.

(۳۴۱۶۲) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک قوم نے مہمان نوازی کی جب تین دن گزر گئے تو فرمایا اے نافع! ہم پر خرچ کر، ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہم پر صدقہ کیا جائے۔

(٣٤١٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ يَنْزِلُ عَلَيْنَا ، فَإِذَا أَنْفَقْنَا عَلَيْهِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ أَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنَّا.

(۳۴۱۶۳) حضرت عبدالواحد بن ایمن فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن محمد بن علی ہمارے پاس تشریف لاتے، جب ہم تین دن تک ان کی خوب مہمان نوازی کرتے تو اس کے بعد ہم سے کچھ قبول کرنے سے انکار کرتے۔

(٣٤١٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لِلْمُسَافِرِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ عَلَى مَنْ مَرَّ بِهِ ، فَمَا جَازَ فَهُوَ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

(۳۴۱۶۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسافر کیلئے تین کی اجازت ہے جس پر وہ گزرے، جب تین دن سے تجاوز کرے تو وہ صدقہ ہے، اور ہر نیکی صدقہ ہے۔

(٣٤١٦٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : حَقُّ الضَّيْفِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، فَمَا جَازَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

(۳۴۱۶۵) حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہمان کا حق تین دن ہے، جواس سے تجاوز کرے وہ صدقہ ہے۔

(٣٤١٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ ، يَقُولُ : كُنَّا نُصِيبُ مِنْ طَعَامِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ نُشَارِكَهُمْ فِي بُيُوتِهِمْ ، وَنَأْخُذُ الْعِلْجَ فَيَدُلُّنَا مِنَ الْقَرْيَةِ إِلَى الْقَرْيَةِ.

(۳۴۱۶۶) حضرت جندب البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے کھانے میں ہمارا حصہ ہے ان کے گھروں میں شریک ہوئے بغیر ہم عجمی کافر کو پکڑیں گے پھر وہ ہمیں پھرائے گا ایک بستی سے دوسری بستی کی طرف۔

(٣٤١٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وَقَاءَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فِي غَزَاةٍ ، إِمَّا فِي جَلُولاَءَ ، وَإِمَّا فِي نَهَاوَنْدَ ، قَالَ :فَمَرَّ رَجُلٌ وَقَدْ جَنَى فَاكِهَةً ، قَالَ :فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ ، فَمَرَّ سَلْمَانُ فَسَبَّهُ ، فَرَدَّ عَلَى سَلْمَانَ وَهُوَ لاَ يَعْرِفُهُ ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :هَذَا سَلْمَانُ ، فَرَجَعَ إِلَى سَلْمَانَ يَعْتَذِرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ :مَا يَحِلُّ لأَهْلِ الذِّمَّةِ ، يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ فَقَالَ :ثَلاَثٌ :مِنْ عَمَاكَ إِلَى هُدَاكَ ، وَمِنْ فَقْرِكَ إِلَى غِنَاكَ ، وَإِذَا صَحِبْتَ الصَّاحِبَ مِنْهُمْ تَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِ ، وَيَأْكُلُ مِنْ طَعَامِكَ ، وَتَرْكَبُ دَابَّتَهُ ، وَلاَ تَصْرِفُهُ عَنْ وَجْهٍ يُرِيدُهُ.

(۳۴۱۶۷) حضرت ابوظبیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے یا تو جنگ جلولاء تھی یا پھر جنگ نھاوند۔

فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے پھل توڑے ہوئے تھے، اس نے ساتھیوں کے درمیان ان کو تقسیم کرنا شروع کر دیا، حضرت سلمان وہاں سے گزرے تو آپ نے اس کو برا بھلا کہا، اس نے بھی حضرت سلمان کو برا کہا نہ پہچاننے کی وجہ سے، اس کو بتایا گیا کہ یہ حضرت سلمان ہیں تو وہ حضرت سلمان کے پاس معذرت کے لیے گیا، پھر ان سے ایک شخص نے پوچھا کہ! اے ابوعبداللہ! ذمیوں کیلئے کیا چیز حلال ہے؟ حضرت سلمان نے فرمایا تین چیزیں۔

تمہاری گمراہی سے ہدایت یافتہ ہونے تک تمہارے فقر سے مالداری تک، جب ان میں سے کوئی تمہارے ساتھ ہو تو تم اس کے کھانے میں سے استعمال کرلو اور وہ تمہارے کھانے میں سے، اور تم اس کی سواری پر سوار ہو جاؤ، (اور وہ تمہاری سواری پر) اور وہ چاہتا ہو تو اس سے چہرہ کو مت پھیرو۔

(١٥٠) الْخَيْلُ وَمَا ذُكِرَ فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ

گھوڑے کی فضیلت کا بیان

(٣٤١٦٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (مسلم ۱۴۹۳- احمد ۱۱۲)

(۳۴۱۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی پر قیامت تک خیر باندھ دی گئی، (رکھ دی گئی ہے)

(٣٤١٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، رَفَعَهُ، قَالَ : الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ : الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ . وَزَادَ ابْنُ إِدْرِيسَ فِي حَدِيثِهِ: وَالإِبِلُ عِزٌّ أَهْلِهَا ، وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ. (مسلم ۱۴۹۳۔ طبرانی ۳۹۹)

(۳۴۱۶۹) حضرت عروہ البارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی پر قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے اجر اور غنیمت بھی اور حضرت ابن ادریس اس حدیث میں اضافہ فرماتے ہیں کہ: اور اونٹ میں اس کے مالک کیلئے عزت ہے، اور بکری بھی باعث برکت ہے۔

(٣٤١٧٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

(نسائی ۴۴۱۸۔ احمد ۳۷۶)

(۳۴۱۷۰) حضرت عروہ البارقی سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤١٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسِهِ بِإِصْبَعِهِ ، وَيَقُولُ :الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ. (مسلم ۱۴۹۳۔ احمد ۳۶۱)

(۳۴۱۷۱) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی مبارک سے گھوڑے کی پیشانی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں اجر اور غنیمت کی صورت میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔

(٣٤١٧٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْخَيْلَ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (احمد ۴۵۵)

(۳۴۱۷۲) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔

(٣٤١٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ. (بخاری ۲۸۵۱۔ مسلم ۱۴۹۴)

(۳۴۱۷۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت گھوڑے کی پیشانی میں ہے۔

(٣٤١٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْبَزَّارِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَأَهْلُهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا.

(سعيد بن منصور ٢٣٢٩)

(٣٤١٧٤) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔ اور ان کے مالک ان پر نگہبان و محافظ ہیں۔

(٣٤١٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (بخاری ٣٦٤٣۔ مسلم ١٤٩٣)

(٣٤١٧٥) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔

(٣٤١٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ رَوْثُهُ ، وَبَوْلُهُ ، وَعَلَفُهُ ، وَكَذَا ، وَكَذَا فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابو عوانة ٧٣٨٦)

(٣٤١٧٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو شخص جہاد کیلئے گھوڑا پالے تو اس کا پیشاب و گوبر اور اس کا چارہ بھی قیامت کے دن نامہ اعمال میں تولا جائے گا۔

(٣٤١٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَأَنْفَقَ عَلَيْهِ احْتِسَابًا كَانَ شِبَعُهُ وَجُوعُهُ ، وَظَمَؤُهُ ، وَرِيُّهُ ، وَرَوْثُهُ ، وَبَوْلُهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا رِيَاءً وَسُمْعَةً كَانَ ذَلِكَ خُسْرَانًا فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(٣٤١٧٧) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جہاد کیلئے گھوڑا پالے پھر ثواب کی نیت سے اس پر خرچ کرے تو اس کا پیٹ بھرنا، اس کا بھوکا پیاسا رہنا، اس کا گوبر اور پیشاب قیامت کے دن نامہ اعمال میں تولا جائے گا، (نیکیوں کے نامہ اعمال میں) اور جو شخص ریاء اور نمائش کیلئے گھوڑا پالے تو قیامت کے دن اس کے نامہ اعمال میں ناکامی کا سبب ہوگا۔

(٣٤١٧٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْخَيْلُ ثَلاَثَةٌ :فَرَسٌ يَرْتَبِطُهُ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَثَمَنُهُ أَجْرٌ ، وَرُكُوبُهُ أَجْرٌ ، وَعَارِيَّتُهُ أَجْرٌ ، وَعَلَفُهُ أَجْرٌ ، وَفَرَسٌ يُغَالِقُ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَيُرَاهِنُ عَلَيْهِ ، فَثَمَنُهُ وِزْرٌ ، وَعَلَفُهُ وِزْرٌ ، وَرُكُوبُهُ وِزْرٌ ، وَفَرَسٌ لِلْبِطْنَةِ فَعَسَى أَنْ يَكُونَ سَدَادًا مِنَ الْفَقْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. (احمد ٣٩٥)

(٣٤١٧٨) حضرت ابو عمر الشیبانی رضی اللہ عنہ ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑا تین قسم کا

ہے، ایک وہ گھوڑا جس کو جہاد کیلئے پالا ہے اس کی قیمت اجر ہے، اس پر سواری کرنا ثواب ہے، اس کا کرایہ ثواب ہے، اس کا چارہ ثواب ہے، دوسرا وہ گھوڑا جو بازی لگانے کیلئے ہے اس کی قیمت بھی بوجھ ہے، اس کا چارہ بھی بوجھ ہے اور اس پر سواری بھی بوجھ ہے، اور تیسرا وہ گھوڑا جو شکم سیری کیلئے ہے، پس قریب ہے کہ وہ اس کو فقر سے محفوظ رکھے گا، اگر اللہ نے چاہا تو۔

(٣٤١٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ خَبَّاب، قَالَ: الْخَيْلُ ثَلاَثَةٌ: فَرَسٌ لِلَّهِ، وَفَرَسٌ لَكَ، وَفَرَسٌ لِلشَّيْطَانِ؛ فَأَمَّا الْفَرَسُ الَّذِي لِلَّهِ: فَالْفَرَسُ الَّذِي يُغْزَى عَلَيْهِ، وَأَمَّا الْفَرَسُ الَّذِي لَكَ: فَالْفَرَسُ الَّذِي يَسْتَبْطِنُهُ الرَّجُلُ، وَأَمَّا الْفَرَسُ الَّذِي لِلشَّيْطَانِ: فَمَا قُومِرَ عَلَيْهِ وَرُوهِنَ.

(طبرانی ٣٧٠٧)

(۳۴۱۷۹) حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گھوڑا تین طرح کا ہے، ایک وہ جو اللہ کیلئے ہے، دوسرا وہ جو آپ کیلئے (مالک) ہے اور تیسرا وہ جو شیطان کیلئے ہے۔ بہر حال اللہ کیلیے وہ گھوڑا ہے جس پر سوار ہو کر جہاد کیا جائے، اور وہ گھوڑا جو آپ کے لیے ہے وہ گھوڑا ہے جسے آدمی اپنا پیٹ بھرنے کیلئے پالے، اور شیطان کیلئے وہ گھوڑا ہے جس پر جوا اور شرط لگائی جائے۔

(٣٤١٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ قَالَ: الْحُصُونُ، قَالَ: ﴿وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ﴾ قَالَ: الإِنَاثُ.

(۳۴۱۸۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے مراد قلعوں کی تعمیر کرنا ہے، اور ﴿مِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ﴾ سے مراد مؤنث گھوڑے ہیں۔

(٣٤١٨١) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(بخاری ۲۳۷۱۔ مسلم ۲۸۲)

(۳۴۱۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔

(١٥١) فِي النَّهْيِ عَنْ تَقْلِيدِ الإِبِلِ الأَوْتَارَ

اونٹ (یا گھوڑے) کو کمان کی تانت سے قلادہ باندھنے کی ممانعت کا بیان

(٣٤١٨٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَأَرْسَلَ رَسُولاً: لاَ تَبْقَى فِي عُنُقِ بَعِيرٍ قِلاَدَةٌ مِنْ وَتَرٍ إِلاَّ قُطِعَتْ. (بخاری ۳۰۰۵۔ مسلم ۱۶۷۲)

(۳۴۱۸۲) حضرت ابوانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیج کر اعلان کروایا کہ: اونٹ کی گردن میں کمان کی تانت کو کاٹے بغیر قلادہ مت باندھو۔

(٣٤١٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْبَزَّارِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَلِّدُوهَا ، وَلاَ تُقَلِّدُوهَا الأَوْتَارَ ، يَعْنِي الْخَيْلَ. (سعيد بن منصور ٢٤٢٩)

(۳۴۱۸۳) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کو قلادہ باندھو، لیکن گھوڑوں کو کمان کی تانت کے ساتھ مت باندھو۔

(٣٤١٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : قَلِّدُوهَا ، وَلاَ تُقَلِّدُوهَا الأَوْتَارَ ، يَعْنِي الْخَيْلَ.

(۳۴۱۸۴) حضرت ابواسامہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤١٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَلِّدُوا الْخَيْلَ ، وَلا تُقَلِّدُوهَا الأَوْتَارَ.

(۳۴۱۸۵) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کو قلادہ باندھو، لیکن کمان کی تانت سے مت باندھو۔

(١٥٣) الرَّجُل يَحْمِل عَلَى الشَّيْءِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، مَتَى يَطِيبُ لِصَاحِبِهِ ؟

کوئی شخص اللہ کے راستہ میں کسی چیز پر سوار ہو تو وہ جانور کب اس کیلئے حلال ہوگا

(٣٤١٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهُدَيْرِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ ، أَوْ بَعِيرٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : إِذَا جَاوَزْتَ وَادِيَ الْقُرَى ، أَوْ مِثْلَهَا مِنْ طَرِيقِ مِصْرَ ، فَاصْنَعْ بِهَا مَا بَدَا لَك.

(۳۴۱۸۶) حضرت ربیعہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو گھوڑے یا اونٹ پر سوار کرتے جہاد کیلئے تو اس کو فرماتے کہ جب تم وادی قریٰ یا اس کے مثل سے گزر جاؤ شہر کے راستوں سے تو پھر اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔

(٣٤١٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَمَلَ عَلَى بَعِيرٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ أَنْ لاَ يُهْلِكَهُ حَتَّى يَبْلُغَ وَادِيَ الْقُرَى ، أَوْ حَذَائَهُ مِنْ طَرِيقِ مِصْرَ ، فَإِذَا خَلَّفَ ذَلِكَ فَهُوَ كَهَيْئَةِ مَالِهِ يَصْنَعُ مَا شَاءَ.

(۳۴۱۸۷) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو جہاد کیلئے گھوڑے پر سوار کرتے تو اس پر یہ شرط لگاتے کہ

وادی قریٰ یا شہر کے راستے میں اس کے برابر پہنچنے سے قبل اس کو ہلاک نہ کرے، جب اس جگہ کو پیچھے چھوڑ دے تو وہ اس کے اپنے مال کی طرح ہے جو چاہے اس کے ساتھ کرے۔

(٣٤١٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، كَيْفَ يَصْنَعُ بِمَا بَقِيَ عِنْدَهُ ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ رَأْسَ مَغْزَاه فَهُوَ كَهَيْئَةِ مَالِهِ ، يَصْنَعُ فِيهِ مَا كَانَ يَصْنَعُ بِمَالِهِ.

(۳۴۱۸۸) حضرت سعید بن المسیب سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص کو جہاد کیلئے کچھ دیا جائے تو جو اس کے پاس باقی بچ جائے اس کے ساتھ کیا کرے؟ فرمایا جب وہ جہاد کی جگہ پر پہنچ جائے تو وہ اس کے مال کی طرح ہے اس کے ساتھ وہی کرے جو اپنے مال کے ساتھ کرتا ہے۔

(٣٤١٨٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَر مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ : أَرَدْتُ الْغَزْوَ فَتَجَهَّزْتُ بِمَا فِي يَدِي ، وَبَعَثَ إِلَيَّ رَجُلٌ مَعُونَةً بِسِتِّينَ دِينَارًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، وَقُلْتُ : أَدَعُ لأَهْلِي بِقَدْرِ مَا أَنْفَقْتُ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ إِذَا بَلَغْتَ رَأْسَ الْمَغْزَى فَهُوَ كَهَيْئَةِ مَالِكِ ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ لِي مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

(۳۴۱۸۹) حضرت عمر جو غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں جہاد پر جانے لگا تو جو کچھ میرے پاس تھا اس کے ساتھ سامان تیار کرلیا، ایک شخص نے جہاد کیلئے مجھے ساٹھ دینار ارسال کئے، فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب کے پاس آیا اور ان سے عرض کیا کہ جتنا میں گھر والوں پر خرچہ کرتا تھا اس کی بقدر اس میں سے گھر والوں کیلئے چھوڑ جاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن جب میدان جہاد پر پہنچ جاؤ تو پھر یہ تمہارے اپنے مال کی طرح ہے، پھر میں قاسم بن محمد کے پاس آیا اور ان سے یہ معاملہ ذکر کیا اور اس کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے بھی حضرت سعید بن المسیب کی طرح ہی مجھ سے فرمایا۔

(٣٤١٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَفْضُلُ مَعَهُ الشَّيْءُ ، قَالَ : مَا فَضَلَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَهُ.

(۳۴۱۹۰) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو جہاد کیلئے کچھ دیا جائے پھر اس میں سے کچھ اس کے پاس بچ جائے، تو فرمایا جو بھی بچ جائے وہ اسی کیلئے ہوگا۔

(٣٤١٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَفْضُلُ مِنْهُ الشَّيْءُ ، فَقَالاَ : هُوَ لَهُ.

(۳۴۱۹۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو جہاد کیلئے کچھ دیا جائے پھر اس میں سے کچھ زائد ہو جائے تو وہ اسی کیلئے ہوگا۔

(١٥٣) مَنْ قَالَ يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ زائد سامان کو (یا مال کو) اسی کے مثل کام میں (جہاد میں) لگائے گا

(٣٤١٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۳۴۱۹۲) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کو اسی کے مثل میں لگائے گا۔

(٣٤١٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا بِالْمُصَلَّى ، يَقُولُ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِذَا أَرَدْتَ الْجِهَادَ فَلاَ تَسْأَلَ النَّاسَ ، فَإِنْ أُعْطِيتَ شَيْئًا فَاجْعَلْهُ فِي مِثْلِهِ.

(۳۴۱۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جہاد پر جانے لگو تو پھر لوگوں سے سوال مت کرو، اگر آپ کو کچھ دے دیں تو اس کو اسی کے مثل میں لگاؤ

(٣٤١٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَفْضُلُ مِنْهُ الشَّيْءُ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۳۴۱۹۴) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو جہاد کے لیے کچھ دیا جائے اس میں سے کچھ زائد ہو جائے تو اس کو اسی کام میں لگائے۔

(٣٤١٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَفْضُلُ مَعَهُ الشَّيْءُ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۳۴۱۹۵) حضرت ابراہیم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤١٩٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُمْضِيهِ فِي تِلْكَ السُّبُلِ.

(۳۴۱۹۶) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہاد کے راستوں پر ہی لگایا جائے گا۔

(١٥٤) الدَّابَّةِ تَكُونُ حُبْسًا فَتعْتَل هَلْ تبَاعُ ؟

(٣٤١٩٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جُمَيْلٍ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فِي الدَّابَّةِ الْحَبِيسِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتعْتَل ، فَيَبِيعُهَا وَتَزِيدُ عَلَى ثَمَنِهَا ؟ فَقَالَ : مَا زَادَ فَهُوَ حَبِيسٌ مَعَهَا.

(۳۴۱۹۷) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جانور جو جہاد کیلئے وقف ہے کسی شخص کے پاس ہے اور وہ شخص اس کو فروخت کر دے اور اس کی قیمت پر اضافہ کرے؟ فرمایا: جو اضافہ کرے (زائد ہو) وہ بھی اس کے ساتھ جہاد کیلئے وقف ہوگا۔

(۱۵۵) الْحَبِيسُ تُنْتِجُ مَا سَبِيلُ نِتَاجِهِ ؟

وقف شدہ جانور اگر بچہ جن دے تو اس کے بچے کا کیا حکم ہے؟

(٣٤١٩٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ حَبَّسَتْ نَاقَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا.

(۳۴۱۹۸) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اونٹنی جو وقف ہے بچہ جن دے تو اس کا بچہ بھی اس کے مقام میں ہے (بچہ بھی وقف شمار ہوگا)۔

(١٥٦) الْفَارِسُ مَتَى يُكْتَبُ فَارِسًا

گھوڑسوار کو کب گھوڑسوار لکھا جائے گا

(٣٤١٩٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ؛ فِي الإِمَامِ إِذَا أَدْرَبَ ؟ قَالَ : يَكْتُبُ الْفَارِسَ فَارِسًا ، وَالرَّاجِلَ رَاجِلاً.

(۳۴۱۹۹) حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امام دشمن کے علاقہ میں داخل ہو جائے تو گھوڑسوار کو گھوڑسوار اور پیدل کو پیادہ لکھا جائے گا۔

(١٥٧) تَسْخِيرُ الْعِلْجِ

گدھے کو مسخر کرنا (تابع کرنا)

(٣٤٢٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ الْقَوْمِ يَكُونُونَ فِي الْغَزْوِ ، فَيَأْخُذُونَ الْعِلْجَ فَيُسَخِّرُونَهُ يَدُلُّهُمْ عَلَى عَوْرَةِ الْعَدُوِّ ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ : قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ذَلِكَ.

(۳۴۲۰۰) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ کچھ لوگ جو جنگ میں ہیں، وہ گدھا پکڑ کر اس کو تابع کر لیتے ہیں جو ان کو دشمن کے مقابل لے جاتا ہے؟ فرمایا کہ تحقیق اس طرح کر لیا جاتا تھا۔

(٣٤٢٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ ، يَقُولُ : كُنَّا نَأْخُذُ الْعِلْجَ فَيَدُلُّنَا مِنَ الْقَرْيَةِ إِلَى الْقَرْيَةِ.

(۳۴۲۰۱) حضرت جندب البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گدھے کو پکڑ لیتے پھر وہ ہمیں ایک بستی سے دوسری بستی لے جاتا۔

(١٥٨) الْحَرَائِرُ تُسْبَيْنَ ثُمَّ يُشْتَرَيْنَ

آزاد خواتین قید ہو جائیں پھر ان کو کوئی خرید لے

(٣٤٢٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ سُبِيَتِ امْرَأَتُهُ ، فَافْتَدَاهَا زَوْجُهَا مِنَ

الْعَدُوِّ ، تَكُونُ أَمَتَهُ ؟ قَالَ : لاَ.

(۳۴۲۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی کی بیوی کو قید کرلیا گیا تو اس کے خاوند نے فدیہ دے کر دشمن سے آزاد کروالیا تو کیا وہ اس کی باندی شمار ہوگی؟ فرمایا کہ نہیں۔

(۳٤۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : نِسَاءٌ حَرَائِرُ أَصَابَهُنَّ الْعَدُوُّ ، فَابْتَاعَهُنَّ رَجُلٌ ، أَيُصِيبُهُنَّ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلاَ يَسْتَرِقُّهُنَّ ، وَلَكِنْ يُعْطِيهِنَّ أَنْفُسَهُنَّ بِالَّذِي أَخَذَهُنَّ بِهِ ، وَلاَ يَزِدْ عَلَيْهِنَّ.

(۳۴۲۰۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کچھ آزاد عورتوں کو اگر دشمن قید کرے پھران کو کوئی شخص ان سے خرید لے، تو کیا وہ ان کے ساتھ جماع کرسکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں اور وہ باندی بھی نہیں بنیں گی بلکہ جتنا مال دے کر ان کو خریدا گیا ہے وہ وصول کرے گا ان سے اور اس رقم پر زیادتی نہیں کرے گا۔

(۱۵۹) أَهْلُ الذِّمَّةِ يُسْبَوْنَ ، ثُمَّ يَظْهَرُ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ

کچھ ذمی قید ہو جائیں پھر مسلمان ان پر غالب آجائیں

(۳٤۲۰٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ سَبَاهَا الْعَدُوُّ ، ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهَا الْمُسْلِمُونَ ، فَوَقَعَتْ فِي سَهْمِ رَجُلٍ مِنْهُمْ ؟ قَالَ : تُرَدُّ إِلَى أَهْلِ عَهْدِهَا.

(۳۴۲۰۴) حضرت مساور الوراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ذمیوں کی ایک خاتون کو دشمنوں نے قید کرلیا پھران پر مسلمان غالب آگئے اور وہ ایک خاتون مسلمان کے حصہ میں آئی تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی نے فرمایا جن سے عہد ہے ان کو واپس کردی جائے گی۔

(۳٤۲۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَسْبِيهِمَ الْعَدُوُّ ، ثُمَّ يَظْهَرُ عَلَيْهِمَ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : لاَ يُسْتَرَقُّوا.

(۳۴۲۰۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذمیوں کو اگر دشمن قید کرلیں پھر مسلمان ان پر غالب آجائیں تو وہ قیدی غلام شمار نہ ہوں گے۔

(۳٤۲۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرائِيل ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أَهْلُ الذِّمَّةِ لاَ يُبَاعُونَ.

(۳۴۲۰۶) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذمیوں کو نہیں فروخت کیا جائے گا۔

(۳٤۲۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الأَحْرَارُ لاَ يُبَاعُونَ.

(۳۴۲۰۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آزاد اشخاص جو قید ہو گئے ہوں ان کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔

(۳٤۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ غَاضِرَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، قَالَ : أَتَيْنَا عُمَرَ ، وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ : إِمَّا قَالَ

فِي نِسَاءٍ ، وَإِمَا قَالَ :فِي إمَاءٍ كُنَّ يُسَاعِينَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَمَرَ بِأَوْلَادِهِمْ أَنْ يُقَوَّمُوا عَلَى آبَائِهِمْ ، وَأَنْ لَا يُسْتَرَقُّوا.

(۳۴۲۰۸) حضرت غاضرۃ العنبری ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر ؓ کے پاس تشریف لائے ،حضرت ابن عون ؒ نے ارشادفرمایا: بہرحال خواتین کے متعلق فرمایا، یا لونڈیوں کے متعلق جن کے ساتھ زمانہ جاہلیت میں زنا کیا جاتا ،حضرت عمر ؓ نے ان کی اولاد سے فرمایا کہ وہ اپنے والدین پر قیمت لگائیں گے،اوران کو (باندی) نہ بنایا جائے گا۔

(١٦٠) الْحُرُّ ، يَشْتَرِيهِ الرَّجُلُ

آزادشخص جوقیدی تھا اس کوکوئی تاجر شخص خرید لے

(٣٤٢٠٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَسَرَ الْعَدُوُّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَاشْتَرَاهُ تَاجِرٌ ، سَعَى لِلتَّاجِرِ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهِ مَا اشْتَرَاهُ بِهِ ، وَإِذَا أَسَرُوا مَمْلُوكًا لِلْمُسْلِمِينَ فَاشْتَرَاهُ تَاجِرٌ ، ثُمَّ وَجَدَهُ مَوْلَاهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِثَمَنِهِ ، وَإِذَا اشْتَرَوْا رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ سَعَى لِلتَّاجِرِ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهِ ثَمَنَهُ.

(۳۴۲۰۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے کسی شخص کواگر دشمن قید کرلے پھراس کوکوئی تاجر خرید لےتو وہ شخص تاجر کووہ قیمت ادا کرنے کی کوشش کرے گا جوادا کر کے اس نے اس کوخریدا ہے،اوراگر وہ مسلمانوں کے غلاموں کوقید کرلیں پھران کو کوئی تاجر خرید لے، پھران کوان کا آقا پالےتو وہ قیمت دے کر لینے میں زیادہ حقدار ہے،اوراگر وہ کسی ذمی سے خرید لیں پھر وہ تاجر کو قیمت دے کرآزاد ہونے کی کوشش کرے گا۔

(٣٤٢١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :فِي الْحُرِّ يَسْبِيهِ الْعَدُوُّ ، ثُمَّ يَشْتَرِيهِ الْمُسْلِمُ مِثْلَ قَوْلِهِ فِي النِّسَاءِ ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ مِثْلَ ذَلِكَ ، يَعْنِي يُعْطِيهِمْ أَنْفُسَهُمْ بِالثَّمَنِ الَّذِي أَخَذَهُمْ بِهِ.

(۳۴۲۱۰) حضرت عطاء ؒ اس آزاد شخص کے متعلق جس کو دشمن قید کرلے پھر اس کوکوئی مسلمان خرید لےتو جوعورتوں کے متعلق ارشادفرمایا تھا اسی کے مثل فرماتے ہیں اور حضرت عمرو بن دینار بھی اسی طرح فرماتے ہیں یعنی کہ جو قیمت دے کرخریدا گیا ہے وہ قیمت ان کوادا کرے گا۔

(٣٤٢١١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ :مَا كَانَ مِنْ أُسَارَى فِي أَيْدِي التُّجَّارِ ، فَإِنَّ الْحُرَّ لَا يُبَاعُ ، فَارْدُدْ إِلَى التَّاجِرِ رَأْسَ مَالِهِ.

(۳۴۲۱۱) حضرت شعبی ؒ ارشادفرماتے ہیں کہ قیدیوں میں جو تاجروں کے پاس ہیں جن کووہ خرید کرلائیں ہیں تو جوآزاد ہیں ان کو فروخت نہیں کیا جائے گا،تاجرکواصل قیمت لوٹادی جائے گی۔

(۱۶۱) مَا ذُكِرَ فِي الْغُلُولِ

خیانت کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(٣٤٢١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، يُقَالُ لَهُ : كَرْكَرَةُ فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هُوَ فِي النَّارِ ، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ فَوَجَدُوا عَلَيْهِ عَبَائَةً قَدْ غَلَّهَا. (بخاری ۳۰۷۴۔ ابن ماجہ ۲۸۴۹)

(۳۴۲۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا جس کا نام کرکرہ تھا وہ فوت ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ جہنمی ہے لوگ اس کا سامان دیکھنے گئے تو انہوں نے ایک عبا پائی جس کو اس نے بطور خیانت لیا تھا۔

(٣٤٢١٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ : أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ تُوُفِّيَ بِخَيْبَرَ ، وَأَنَّهُ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُهُ ، فَقَالَ : صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ ، فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ الْقَوْمِ لِذَلِكَ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ ، قَالَ : إِنَّهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ ، فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ الْيَهُودِ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ.

(ابو داؤد ۲۷۰۳۔ ملاك ۴۵۸)

(۳۴۲۱۳) حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص خیبر میں فوت ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وفات کی اطلاع دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود پڑھ لو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر لوگوں کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہروں کو دیکھا تو فرمایا: اس نے اللہ کے راستہ میں خیانت کی تھی، جب ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو یہودیوں کے موتیوں میں سے ایک موتی پایا جس کی دو درہم قیمت تھی۔

(٣٤٢١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۳۴۲۱۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٢١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي الْمُحَيَّسِ الْيَشْكُرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اُسْتُشْهِدَ فُلاَنٌ مَوْلاَكَ ، قَالَ : كَلاَّ ، إِنِّي رَأَيْتُ عَلَيْهِ عَبَائَةً قَدْ غَلَّهَا.

(احمد ۱۸۰)

(۳۴۲۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ فلاں آپ کا غلام شہید ہو گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں میں نے اس پر ایک چادر دیکھی تھی جو اس نے بطور خیانت لی تھی۔

(٣٤٢١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا ، فَذَكَرَ الْغُلُولَ ، فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك ، وَلاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَار ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك ، وَلاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك ، وَلاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك ، وَلاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ ، فَيَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك. (بخاری ٣٠٧٣۔ مسلم ١٤٦٢)

(٣٤٢١٦) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت کا ذکر فرمایا اور اس گناہ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر ایک اونٹ ہو اور وہ اونٹ آواز نکال رہا ہو اور وہ کہے کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے تو میں اس کو کہوں میں تیرے بارے میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں نے تجھے اپنا پیغام پہنچا دیا تھا، اور تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن میں گائے ہو اور اس کیلئے گائے کی آواز ہو اور وہ کہے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے، میں اس کو کہوں میں تیرے بارے میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تجھے پیغام پہنچا چکا تھا، اور تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر گھوڑے کی خیانت کا بوجھ ہو اور اس کی آواز اور وہ مجھ سے کہے کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے میں کہوں کہ میں تیرے متعلق کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تجھے اپنا پیغام پہنچا چکا تھا اور تم میں سے کوئی شخص میرے پاس قیامت کے دن اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر سونے یا چاندی کی خیانت کا بوجھ ہو اور وہ کہے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے میں کہوں گا میں تیرے بارے میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تجھے پیغام پہنچا چکا ہوں، اور تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر کسی انسان کی خیانت کا بوجھ ہو اور اس کیلئے اس کی آواز ہو وہ مجھ سے کہے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے میں کہوں گا میں تیرے بارے میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں اپنا پیغام پہنچا چکا ہوں۔

(٣٤٢١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ ، أَوْ جَيْشٍ ، قَالَ : لاَ تَغُلُّوا.

(٣٤٢١٧) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سریہ یا لشکر کا امیر بنا کر بھیجتے تو اس سے فرماتے خیانت مت کرنا۔

(٣٤٢١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ حَدَّثَهُ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ ، إِلاَّ جَاءَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلاَ أَعْرِفَنَّ أَحَدًا جَاءَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ إِبْطَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ، قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ :بَصُرَ عَيْنِي ، وَسَمِعَ أُذُنِي. (مسلم ۱۴۶۴)

(۳۴۲۱۸) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اللتبیہ کو امیر بنایا تو ان سے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز ناحق وصول نہیں کرے گا مگر قیامت کے دن اس کے دربار میں لے کر حاضر ہوگا میں اس شخص کو ضرور جانتا ہوں جو اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا، اور اونٹ کا بوجھ اٹھایا ہوگا اس کیلئے اونٹ کی آواز ہوگی یا گائے کو اٹھایا ہوگا اور اس کیلئے گائے کی آواز ہوگی یا بکری کا بوجھ لادے ہوگا اور اس کی آواز ہوگی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک مہمان کی طرف اٹھائے آپ نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھنے لگا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے حضرت ابوحمید فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے یہ منظر دیکھا اور میری کانوں نے یہ پیغام سنا۔

(٣٤٢١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ. (بخاری ۲۵۹۷۔ مسلم ۱۴۶۳)

(۳۴۲۱۹) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٢٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ عَمِلَ لَنَا مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ :فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ أَسْوَدُ كَأَنِّي أَرَاهُ ، فَقَالَ :اِقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :مَا ذَاكَ ؟ ، قَالَ :سَمِعْتُكَ تَقُولُ الَّذِي قُلْتَ :قَالَ :وَأَنَا أَقُولُهُ الآنَ :مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْنَا بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ ، فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى.

(۳۴۲۲۰) حضرت عدی بن عمیرہ الکندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جو تم میں سے ہمارے لیے کسی معاملہ میں حاکم یا عامل بنے، پھر وہ ہم سے کوئی سوئی یا اس سے بڑی چیز چھپا لے تو یہ خیانت ہے وہ قیامت کے دن اس کو لے کر حاضر ہوگا ایک سیاہ انصاری شخص کھڑا ہوا گویا کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور کہا اے اللہ کے رسول! مجھے اپنا عامل بنانا واپس لے لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کس وجہ سے؟ اس نے عرض کیا میں نے آپ سے وہ سنا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی فرمایا ہے اس وجہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو اب بھی کہتا ہوں کہ جو تم میں سے کسی معاملہ پر عامل بنایا گیا تو اس کو چاہئے کہ

تھوڑا یا زیادہ ہے وہ ہمارے پاس لے آئے، جو اس کو دیا جائے وہ وصول کرے جس سے روکا جائے اس سے منع ہو جائے۔

(٣٤٢٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : فَإِنَّهُ غُلُولٌ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۴۲۲۱) حضرت عدی بن عمیرہ الکندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خیانت اور دھوکا ہے قیامت کے دن اس کے ساتھ حاضر ہوگا۔

(٣٤٢٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ ، قَالَ : كَانَ يُؤْتِيهِمُ الْغَنَائِمَ ، وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْغُلُولِ. (طبری ٢٨)

(۳۴۲۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کو غنیمت عطا کرتے تھے اور خیانت سے روکتے تھے۔

(٣٤٢٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى مُطِيعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَهْدَى رِفَاعَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلاَمًا ، فَخَرَجَ بِهِ مَعَه إِلَى خَيْبَرَ ، فَنَزَلَ بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ ، فَأَتَى الْغُلاَمَ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ ، فَقُلْنَا : هَنِيئًا لَكَ الْجَنَّةُ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّ شَمْلَتَهُ لَتَحْتَرِقُ عَلَيْهِ الآنَ فِي النَّارِ ، غَلَّهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَصَبْتُ يَوْمَئِذٍ شِرَاكَيْنِ ، قَالَ : يُقَدُّ مِنْكَ مِثْلُهُمَا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ. (ابن حبان ٤٨٥٢۔ حاکم ٤٠)

(۳۴۲۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غلام ہدیہ دیا، وہ غلام جنگ خیبر میں ساتھ گیا وہ عصر اور مغرب کے درمیان جنگ میں اترا، غلام کو ایک تیر لگا جس کے مارنے والے کا پتہ نہیں تھا، لیکن وہ شہید ہو گیا ہم نے کہا تمہارے لیے جنت کی خوشخبری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس کی چادر اس کو آگ میں جلا رہی ہوگی جو اس نے مسلمانوں کے مال میں سے خیانت کی تھی، ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے اس دن دو تسمے پائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کی مثل تجھے جہنم کی آگ سے کاٹا جائے گا۔

(١٦٢) الرَّجُلِ يَغُلُّ ، وَيَتَفَرَّقُ الْجَيْشَ

کوئی شخص خیانت کرے اور لشکر سے الگ ہو جائے

(٣٤٢٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَغُلُّ وَيَتَفَرَّقُ الْجَيْشَ ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِهِ عَنْ ذَلِكَ الْجَيْشِ.

(۳۴۲۲۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص خیانت کرے اور لشکر سے الگ ہو جائے، اس کے ساتھ لشکر پر صدقہ کر دیا جائے گا۔

(١٦٣) الرَّجُلُ يُوجَدُ عِنْدَهُ الْغُلُولُ

کسی شخص کے پاس اگر خیانت کی چیز پائی جائے تو اس کا حکم

(٣٤٢٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : إِذَا وُجِدَ الْغُلُولُ عِنْدَ الرَّجُلِ أُخِذَ ، وَجُلِدَ مِئَةً ، وَحُلِقَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ ، وَأُخِذَ مَا كَانَ فِي رَحْلِهِ مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ الْحَيَوَانَ ، وَأُحْرِقَ رَحْلُهُ ، وَلَمْ يَأْخُذْ سَهْمًا فِي الْمُسْلِمِينَ أَبَدًا ، قَالَ : وَبَلَغَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَ يَفْعَلاَنِهِ.

(۳۴۲۲۵) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس خیانت کا مال ملتا تو اس سے لے لیا جاتا اور اس کو سو کوڑے مارے جاتے اور اس کا سر اور داڑھی مونڈھ دی جاتی اور اس کی سواری کے علاوہ سارا سامان ضبط کر لیا جاتا اور اس کے سامان کو آگ لگا دی جاتی اور وہ ہمیشہ کیلئے مسلمانوں کی غنیمت میں سے حصہ وصول نہیں کرے گا، فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

(٣٤٢٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْغُلُولِ يُوجَدُ عِنْدَ الرَّجُلِ ، قَالَ : يُحْرَقُ رَحْلُهُ.

(۳۴۲۲۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس خیانت کا مال وصول ہو تو اس کے سامان کو آگ لگا دی جائے گی۔

(٣٤٢٢٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ : عُقُوبَةُ صَاحِبِ الْغُلُولِ أَنْ يُحْرَقَ فُسْطَاطُهُ وَمَتَاعُهُ.

(۳۴۲۲۷) حضرت عمرو بن سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب فرماتے تھے کہ خیانت کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اس کے خیمہ اور سامان کو جلا دیا جائے گا۔

(٣٤٢٢٨) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بن زَائِدَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ وَجَدْتُمُوهُ قَدْ غَلَّ فَحَرِّقُوا مَتَاعَهُ.

(۳۴۲۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جس کو خیانت کرتے ہوئے پاؤ تو اس کے سامان کو آگ لگا دو۔

(١٦٤) الرَّجُل يَكْتُبُ إِلَى أَهْلِ الكِتَابِ كَيْفَ يَكْتُبُ ؟

اھل کتاب کو خط کس طرح لکھا جائے گا؟

(٣٤٢٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ :السَّلاَمُ عَلَيْك.

(۳۴۲۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اھل کتاب میں سے ایک شخص کو خط لکھا تو السلام علیک لکھا۔

(٣٤٢٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدًا كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ؟ قَالَ مُجَاهِدٌ :يُكْتَبُ :السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ، وَقَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :سَلاَمٌ عَلَيْك.

(۳۴۲۳۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ذمیوں کو خط کیسے لکھا جائے گا؟ حضرت مجاہد نے فرمایا: ان کو السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى لکھا جائے گا (سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے) اور حضرت ابراہیم نے فرمایا سلام علیک لکھے۔

(٣٤٢٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ :كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ؛ أَسْلِم أَنْتَ ، فَلَمْ يَفْرُغِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِتَابِهِ ، حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ يَقْرَأُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلاَمُ فِيهِ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلاَمَ فِي أَسْفَلِ كِتَابِهِ.

(۳۴۲۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اھل کتاب میں سے ایک شخص کو خط لکھا تو أَسْلِم أَنْتَ لکھا ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خط لکھ کر فارغ نہ ہوئے تھے کہ اسی شخص کا خط آ گیا وہ پڑھ کر سنایا گیا تو اس میں سلام لکھا ہوا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے خط کے آخر میں سلام کا جواب دے دیا۔

(٣٤٢٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنَ الْحِيرَةِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَن الرَّحِيمِ ، مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى.

(۳۴۲۳۲) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مقام حیرہ سے فارس کے مرازبہ کو خط یوں لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خالد بن ولید کی طرف سے مرازبہ فارس کی طرف سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔

(١٦٥) بَاب السِّباقِ والرِّهانِ

گھڑ دوڑ اور سبقت لے جانے کی بازی لگانا

(٣٤٢٣٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِيَاضًا الأَشْعَرِيَّ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ :مَنْ يُرَاهِنُنِي ؟ قَالَ :فَقَالَ شَابٌّ :أَنَا ، إِنْ لَمْ تَغْضَبْ ، قَالَ :فَسَبَقَهُ ، قَالَ : فَرَأَيْتُ عَقِيصَتَيْ أَبِي عُبَيْدَةَ تَنْقُزَانِ ، وَهُوَ خَلْفَهُ عَلَى فَرَسٍ عَرَبِي. (بیهقی ٢١)

(۳۴۲۳۳) حضرت عیاض، اشعری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں جنگ یرموک میں حاضر تھا، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون مجھ سے گھوڑے کی ریس لگائے گا؟ ایک نوجوان نے کہا کہ میں لگانے کو تیار ہوں اگر آپ غصہ نہ کریں تو، راوی فرماتے ہیں کہ پس وہ ان سے آگے نکل گیا، میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی زلفوں کو دیکھ رہا تھا کہ وہ بکھری ہوئی تھیں اور وہ ان کو ہٹا رہے تھے اور وہ اس نوجوان کے پیچھے عربی گھوڑے پر سوار تھے۔

(٣٤٢٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَتَرَاهَنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ :وَأَوَّلُ مَنْ أَعْطَى فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. (عبدالرزاق ٩٦٩٣)

(۳۴۲۳۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے زمانے میں صحابہ ریس لگایا کرتے تھے۔ حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس پر انعام عطا فرمایا۔

(٣٤٢٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ لِعَلْقَمَةَ بِرْذَوْنٌ يُرَاهِنُ عَلَيْهِ.

(۳۴۲۳۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ کے پاس ایک غیر عربی گھوڑا تھا جس پر وہ ریس لگایا کرتے تھے۔

(٣٤٢٣٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عَلْقَمَةَ سَابَقَ رَجُلاً فَسَبَقَهُ ، فَامْتَلَخَ لِجَامَهُ.

(۳۴۲۳۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ایک آدمی سے ریس لگائی تو وہ شخص ان سے آگے نکل گیا تو انہوں نے اس کی لگام پکڑ کر اس کو گھوڑے سے نیچے گرا دیا۔

(٣٤٢٣٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِرِهَانِ الْخَيْلِ إِذَا كَانَ فِيهَا فَرَسٌ مُحَلِّلٌ ،إِنْ سَبَقَ كَانَ لَهُ السَّبْقُ ، وَإِنْ لَمْ يَسْبِقْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ. (مالك ٤٦٨)

(۳۴۲۳۷) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو گھوڑوں سے ریس لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر ان میں ایک تیسرا گھوڑا بھی شامل کر دیا جائے اگر وہ سبقت لے جائے تو اس کیلئے جیتنے کا انعام ہوگا اور اگر وہ سبقت نہ لے کر گیا تو اس پر کچھ نہ ہوگا

(٣٤٢٣٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أَمِنَ أَنْ يَسْبِقَ فَ

قِمَارٌ ، وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ. (ابوداؤد ۲۵۷۲۔ ابن ماجه ۲۸۷۶)

(۳۴۲۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کرے اور اس کو یقین ہے کہ وہ جیتے گا تو یہ جوا ہے، اور جو دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کرے اور اس کو جیتنے کا یقین نہ ہو تو پھر یہ جوا نہیں ہے۔

(۳٤۲۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُصَيْنٍ الْعِجْلِيِّ ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ سَبَقَ النَّاسَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْهَبَ ، قَالَ : فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى قَدَمَيْهِ ، مَا تَمَسُّ أَلْيَتَاهُ الأَرْضَ فَرَحًا بِهِ، يَقْطُرُ عَرَقًا ، وَفَرَسُهُ عَلَى مَعْلَفِهِ ، وَهُوَ جَالِسٌ يَنْظُرُ إِلَيْهِ ، وَالنَّاسُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ يُهَنِّئُونَهُ.

(۳۴۲۳۹) حضرت عبداللہ بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا اشھب نامی گھوڑا تھا جس پر سوار ہو کر وہ لوگوں سے گھوڑ دوڑ میں سبقت لے گئے تھے، راوی کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس حاضر ہوا تو وہ اپنے قدموں پر بیٹھے تھے ان کی پشت زمین پر نہیں لگ رہی تھی خوشی کی وجہ سے پسینے میں شرابور تھے اور پسینہ ٹپک رہا تھا اور ان کا گھوڑا چراگاہ میں بندھا ہوا تھا اور وہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور لوگ ان کے پاس آ کر ان کو مبارک باد دے رہے تھے۔

(۳٤۲٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ أَبِي سَلَامَةَ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ سَبَقَ النَّاسَ عَلَى بِرْذَوْنٍ لَهُ.

(۳۴۲۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ غیر عربی گھوڑے پر سوار ہو کر لوگوں سے گھڑ دوڑ میں سبقت لے جاتے۔

(۳٤۲٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْرَى الْخَيْلَ وَسَبَقَ.

(۳۴۲۴۱) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کو دوڑایا اور ریس میں سبقت لے گئے۔

(۳٤۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَبِقُونَ عَلَى الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ ، وَعَلَى أَقْدَامِهِمْ.

(۳۴۲۴۲) حضرت زھری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گھوڑ سواری اور پیدل چلنے میں مسابقہ کیا کرتے تھے۔

(۳٤۲٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ضَمَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلَ ، فَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ ، وَالَّتِي لَمْ تُضْمَرْ ، مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. (مسلم ۱۴۹۲۔ ابوداؤد ۲۵۶۸)

(۳۴۲۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھوڑے کو مسابقہ کیلئے بھوکا رکھا، پھر جن گھوڑوں کو بھوکا رکھا تھا ان کو مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک مسابقہ کروایا اور جن گھوڑوں کو بھوکا نہیں رکھا ان کو ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک مسابقہ کروایا۔

(۳٤۲٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ ، قَالَ :

أُرْسِلَتِ الْخَيْلُ ، وَالْحَكَمُ بْنُ أَيُّوبَ عَلَى الْبَصْرَةِ ، قَالَ :فَخَرَجْنَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا ، فَقُلْنَا :لَوْ مِلْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَمِلْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ فِي قَصْرِهِ بِالزَّاوِيَةِ ، فَقُلْنَا لَهُ :يَا أَبَا حَمْزَةَ ، أَكَانُوا يَتَرَاهَنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَاللهِ لَرَاهَنَ ، يَعْنِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ ، يُقَالَ لَهُ :سَبْحَةُ ، فَجَائَتْ سَابِقَةً ، فَهَشَّ لِذَلِكَ. (احمد ۱۶۰۔ دارمی ۲۴۳۰)

(۳۴۲۴۴) حضرت ابولبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس گھوڑا بھیجا گیا درانحالیکہ حضرت حکم بن ایوب بصرہ پر حاکم تھے، ہم باہر نکلے تاکہ اس کو دیکھ سکیں، ہم نے کہا کہ اگر ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے پاس جاتے تو اچھا ہوتا پھر آپ کی طرف گئے وہ محل کے کونے میں تھے، ہم نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوحمزہ رضی اللہ عنہ! کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گھوڑوں کی دوڑ میں مسابقہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا جی ہاں خدا کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے پر ریس لگایا کرتے تھے جس کا نام سبحہ تھا پس ایک مرتبہ وہ سبقت لے گیا پھر اس کیلئے پتے توڑے گئے۔

(۳٤۲٤٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :رَأَى رَجُلاَنِ ظَبْيًا وَهُمَا مُحْرِمَانِ ، فَتَوَاجَبَا فِيهِ وَتَرَاهَنَا ، فَرَمَاهُ بِعَصًا فَكَسَرَهُ ، فَأَتَيَا عُمَرَ وَإِلَى جَنْبِهِ ابْنُ عَوْفٍ ، فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ :مَا تَقُولُ ؟ قَالَ :هَذَا قِمَارٌ ، وَلَوْ كَانَ سَبَقًا.

(۳۴۲۴۵) حضرت بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے ہرن دیکھا اس حال میں کہ وہ دونوں محرم تھے، ان دونوں نے اس میں مقابلہ کیا دونوں نے عصا کے ساتھ مارا اور اس کو توڑ دیا، پھر وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جوا ہے اگرچہ یہ مسابقہ تھا۔

(۳٤۲٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَى الْخَيْلَ ، وَجَعَلَ بَيْنَهَا سَبَقًا :أَوَاقِيَّ مِنْ وَرِقٍ ، وَأَجْرَى الإِبِلَ ، وَلَمْ يَذْكُرِ السَّبَقَ.

(۳۴۲۴۶) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ میں مسابقہ جاری فرمایا اور اس میں چند اوقیہ چاندی کا انعام مقرر فرمایا، اور اونٹ کی ریس جاری فرمائی اور اس میں انعام مقرر نہ فرمایا۔

(۱٦٦) فِي النِّصَالِ

تلوار بازی، اور تیر اندازی کا بیان

(۳٤۲٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ بِالْمَدَائِنِ يَشْتَدُّ بَيْنَ الْهَدَفَيْنِ فِي قَمِيصٍ.

(۳۴۲۴۷) حضرت ابراہیم التیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا مدائن میں دونشانوں کے درمیان باندھ رہے ہیں، ایک قمیص میں۔

(٣٤٢٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ سَبَقَ إلاَّ فِي خُفٍّ، أَوْ حَافِرٍ، أَوْ نَصْلٍ. (ترمذی ۱۷۰۰۔ احمد ۴۷۴)

(۳۴۲۴۸) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسابقہ نہیں ہے مگر موزے (جوتے) پہن کر یا ننگے پاؤں چلنے میں یا تلوار و تیراندازی میں۔

(٣٤٢٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي الْفَوَارِسِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لاَ سَبَقَ إلاَّ فِي خُفٍّ ، أَوْ حَافِرٍ.

(۳۴۲۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٢٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَشْتَدُّ بَيْنَ الْهَدَفَيْنِ فِي قَمِيصٍ ، وَيَقُولُ :أَنَا بِهَا ، أَنَا بِهَا ، يَعْنِي إِذَا أَصَابَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ مُتنكِبًا قَوْسَهُ حَتَّى يَمُرَّ فِي السُّوقِ.

(۳۴۲۵۰) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ قمیض دونشانوں کے درمیان باندھ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ میں اس کے بدلے میں ہوں، میں اس کے بدلے میں ہوں۔ اگر یہ نشانے پر لگے پھر کمان کندھے پر لٹکا کر بازار سے گزرے۔

(٣٤٢٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ السَّبَقِ فِي النِّصَالِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۳۴۲۵۱) حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے تلوار بازی و تیز اندازی میں مسابقہ کے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(٣٤٢٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ :سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنِ السَّبَقِ؟ فَقَالَ :كُلْ وَأَطْعِمْنِي.

(۳۴۲۵۲) حضرت نافع بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مسابقہ کے انعام کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا (کوئی حرج نہیں) خود بھی کھاؤ مجھے بھی کھلاؤ۔

(٣٤٢٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحْضُرُ الْمَلاَئِكَةُ شَيْئًا مِنْ لَهْوِكُمْ ، إلاَّ الرِّهَانَ وَالنِّصَالَ. (سعید بن منصور ۲۴۵۳)

(۳۴۲۵۳) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے تمہارے کسی بھی کھیل میں حاضر نہیں ہوتے سوائے گھڑ سواری اور تلواری بازی اور تیز اندازی کے۔

(١٦٧) بَاب الشِّعَارِ

جنگ کے نعرہ کا بیان

(٣٤٢٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، أَوْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ : سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَقُولُونَ فِي شِعَارِهِمْ : يَا حَرَامُ ، فَقَالَ : يَا حَلاَلُ. (احمد ۴۷۱۔ حاکم ۱۰۸)

(۳۴۲۵۴) حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا نعرہ (یا حرام) سنا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حلال۔

(٣٤٢٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بن عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ هَوَازِنَ ، فَكَانَ شِعَارُنَا : أَمِتْ ، أَمِتْ.

(۳۴۲۵۵) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ھوازن کی جنگ میں شریک ہوئے اور ہمارا نعرہ امت امت تھا۔

(٣٤٢٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ شِعَارُنَا مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ : أَمِتْ ، أَمِتْ. (ابو عوانة ۶۵۴۶)

(۳۴۲۵۶) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہمارا نعرہ امت امت تھا۔

(٣٤٢٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ شِعَارُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ : يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ.

(۳۴۲۵۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کے خلاف جنگ میں مسلمانوں کا نعرہ تھا، اے سورۃ البقرہ والو۔

(٣٤٢٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ الْيَامِيِّ ، قَالَ : لَمَّا انْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ يَوْمَ حُنَيْنٍ نُودُوا : يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، فَرَجَعُوا وَلَهُمْ حَنِينٌ ، يَعْنِي بُكَاءً. (مسلم ۷۶۔ عبدالرزاق ۹۴۶۵)

(۳۴۲۵۸) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ حنین میں جب مسلمان پسپا ہوئے تو انہیں اے سورۃ البقرہ والو کہہ کر پکارا گیا جب وہ واپس پلٹے تو وہ رو رہے تھے۔

(٣٤٢٥٩) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ صُرَاخٍ قَالَ : قَالَ لَنَا مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَنَحْنُ مُصَافُو الْمُخْتَارِ : لِيَكُنْ شِعَارُكُمْ : حم لاَ يُنْصَرُونَ ، فَإِنَّهُ كَانَ شِعَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۲۵۹) حضرت زبیر بن صراخ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا تمہارا نعرہ حم لا ینصرو

ہونا چاہیے کیوں کہ نبی کریم ﷺ کا بھی یہی شعار تھا۔

(٣٤٢٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : كَانَ شِعَارُ الأَنْصَارِ : عَبْدَ اللهِ ، وَشِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ : عَبْدَ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۲۶۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو فرماتے ہیں انصار کا نعرہ عبداللہ اور مہاجرین کا نعرہ عبدالرحمن تھا۔

(٣٤٢٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ الْعَدُوَّ غَدًا ، وَإِنَّ شِعَارَكُمْ : حم لاَ يُنْصَرُونَ. (نسائی ۱۰۴۵۱۔ احمد ۶۵)

(۳۴۲۶۱) حضرت البراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل تمہاری دشمن سے ملاقات ہوگی اور تمہارا نعرہ حم لا ینصرون ہوگا۔

(٣٤٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ طَلْحَةَ سَرِيَّةً هِيَ عَشَرَةٌ ، فَقَالَ : شِعَارُكُمْ : يَا عَشْرُ. (ابن سعد ۲۱۹)

(۳۴۲۶۲) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ میں بھیجا جس میں دس افراد تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا نعرہ یا عشر ہے۔

(٣٤٢٦٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شِعَارُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ : اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. (ترمذی ۲۴۳۲۔ ابن عدن ۱۶۳۱)

(۳۴۲۶۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن پل صراط پر مسلمانوں کا نعرہ اللهم سلم، سلم ہوگا۔

(٣٤٢٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ : عَبْدَ اللهِ ، وَشِعَارُ الأَنْصَارِ : عَبْدَ الرَّحْمَنِ. (ابوداؤد ۲۵۸۸)

(۳۴۲۶۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین کا نعرہ عبداللہ اور حضرات انصار کا نعرہ عبدالرحمن تھا۔

(١٦٨) الاِكْتِنَاءُ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں اپنی کنیت بیان کرنا

(٣٤٢٦٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي عُقْبَةَ ، وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَضَرَبْتُ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقُلْتُ :خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِي ، فَبَلَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :هَلاَّ قُلْتَ :خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الأَنْصَارِيُّ.

(ابو داؤد ۵۰۸۲۔ احمد ۲۹۵)

(۳۴۲۶۵) حضرت ابوعقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں شریک تھا میں نے ایک مشرک کو یہ کہہ کرتلوار ماری کہ یہ لو میں فارسی غلام ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے یوں کیوں نہ کہا کہ میری طرف سے یہ وار سہو میں انصاری غلام ہوں۔

(٣٤٢٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ بَشِيرٍ التَّغْلِبِيُّ ، قَالَ : كَانَ أَبِي جَلِيسَ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِدِمَشْقَ ، وَكَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُقَالَ لَهُ :ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ ، مِنَ الأَنْصَارِ ، فَمَرَّ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلاَ تَضُرُّك ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ ، فَأَتَى رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ :لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ لَقِينَا الْعَدُوَّ ، حَمَلَ فُلاَنٌ فَطَعَنَ ، فَقَالَ :خُذْهَا وَأَنَا الْغُلاَمُ الْغِفَارِيُّ ، فَقَالَ :مَا أُرَاهُ إِلاَّ قَدْ أَبْطَلَ أَجْرَهُ ، فَقَالَ :مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا ، قَالَ :فَتَنَازَعُوا فِي ذَلِكَ وَاخْتَلَفُوا حَتَّى سَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :سُبْحَانَ اللهِ ، لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤْجَرَ وَيُحْمَدَ ، فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ حَتَّى يَرْتَفِعَ ، حَتَّى أَرَى أَنَّهُ سَيَبْرُكُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَيَقُولُ :أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيَقُولُ :نَعَمْ.

(ابو داؤد ۴۰۸۶۔ احمد ۱۷۹)

(۳۴۲۶۶) حضرت قیس بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد دمشق میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے، دمشق میں ایک ابن الحنظلیہ نامی انصاری صحابی تھے، ایک دن جب میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو وہ ہمارے پاس سے گزرے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بات سنایئے جو ہمیں تو فائدہ دے لیکن آپ کو نقصان نہ دے انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ جہاد کیلئے بھیجا جب وہ واپس آیا تو ان میں سے ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آ کر بیٹھ گیا اور کچھ دیر بعد اپنے ساتھ والے شخص سے کہا: اگر آپ وہ منظر دیکھ لیتے جب ہماری دشمن سے ملاقات ہوئی فلاں شخص نے یہ کہہ کر دشمن کو نیزہ مارا کہ یہ لو میں غفاری غلام ہوں، دوسرے شخص نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس نے اپنا اجر ضائع کر دیا ہے، اور پہلے والے شخص نے کہا کہ میرے خیال میں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، ان کا اس معاملہ میں تنازعہ ہوگیا اور اختلاف ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی بات پہنچ گئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ (بطور تعجب) کوئی حرج نہیں ہے کہ ان کو اجر دیا جائے گا اور اس کی تعریف کی جائے گی راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ اس کو سن کر بہت خوش

ہوئے یہاں تک کہ آپ اوپر اٹھے اور قریب تھا کہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور دریافت کیا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے خود سنا ہے۔

(۳۴۲۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَوْ غَيْرِهِ ، قَالَ : كُنْتَ لاَ تَشَاءُ أَنْ تَسْمَعَ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ : أَنَا الْغُلاَمُ النَّخَعِيُّ ، إِلاَّ سَمِعْتَهُ.

(۳۴۲۶۷) حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم قادسیہ کے دن سننا نہیں چاہتے تھے کہ میں نخعی غلام (جوان) ہوں مگر تم نے یہ سن لیا۔

(۳۴۲۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ يَمُرُّ عَلَيْنَا يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ ، فَيَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ ، كُونُوا أُسْدًا أَشِدَّاءَ ، فَإِنَّمَا الأَسَدُ مَنْ أَغْنَى شَأْنَهُ ، إِنَّمَا الْفَارِسِيُّ تَيْسٌ بَعْدَ أَنْ يُلْقِيَ نَيْزَكَهُ.

(۳۴۲۶۸) حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے دن ہم لوگ صفوں میں تھے ہمارے پاس سے حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ گزرے اور فرمایا: اے عرب کے جوانو! سخت جان شیر بن جاؤ، بیشک شیر تو وہ ہوتا ہے جو غنی کردے، اور فارسی لوگ بکری کی طرح ہیں بعد اس کے کہ ان کو چھوٹا نیزہ مارا جائے۔

(۳۴۲۶۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ : أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ.

(۳۴۲۶۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے دن فرمایا: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

(۱۶۹) السِّبَاقُ عَلَى الإِبِلِ

اونٹ پر مسابقہ کرنا

(۳۴۲۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ ، فَكَانَتْ لاَ تُسْبَقُ ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وُجُوهِهِمْ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حُقَّ عَلَى اللهِ أَنْ لاَ يَرْتفعَ فِي الدُّنْيَا شَيْئًا إِلاَّ وَضَعَهُ.

(بخاری ۲۸۷۱۔ ابو داؤد ۴۷۶۹)

(۳۴۲۷۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عضباء نامی ایک اونٹنی تھی، جو کبھی ریس نہیں ہاری تھی ایک

اعرابی آیا اوراس سے سبقت لے گیا، مسلمانوں پر یہ بہت گراں گزرا جب آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کے چہروں پر نا گواری کے اثرات دیکھے تو لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! عضباء ہار گئی، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کیلئے یہ بات ثابت ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بلند نہیں کرتے مگر پھر اس کو پست فرما دیتے ہیں۔

(٣٤٢٧١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(بخاری ۶۵۰۱۔ ابن حبان ۷۰۳)

(۳۴۲۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٢٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَى الإِبِلَ ، وَلَمْ يَذْكُرِ السَّبَقَ.

(۳۴۲۷۲) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے یہی روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

(٣٤٢٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، يَقُولُ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: السِّبَاقُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السِّبَاقَ إِنْ شِئْتُمْ.

(۳۴۲۷۳) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ غزوہ تبوک میں تھے، انصار نے کہا مقابلہ ومسابقہ ہو جائے، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو مقابلہ کرلو۔

(١٧٠) السِّبَاقُ عَلَى الأَقْدَامِ

دوڑنے کا مقابلہ کرنا

(٣٤٢٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَالَ حَتَّى أُسَابِقَكِ ، قَالَتْ : فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَفَرٍ آخَرَ ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَقَالَ تَعَالَى حَتَّى أُسَابِقَكِ، قَالَتْ: فَسَبَقَنِي ، فَضَرَبَ بَيْنَ كَتِفَيَّ ، وَقَالَ : هَذِهِ بِتِلْكَ. (نسائی ۸۹۴۳۔ طبرانی ۱۲۳

(۳۴۲۷۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈا حضور اقدس ﷺ نے مجھ سے فرمایا آؤ دوڑ لگاتے ہیں، ہم نے مسابقہ کیا اور میں سبقت لے گئی، پھر آپ کے ساتھ ایک اور میں تھے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: آؤ دوڑ لگاتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت ﷺ مجھ سے سبقت لے گئے اور پھر میرے کندھے کے درمیان ہاتھ مار کر فرمایا یہ اس مقابلہ کا بدلہ ہے۔

(٣٤٢٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الْجَبَّانِ ، فَقَالَ لِي

تَعَالَ يَا بُنَيَّ حَتَّى أُسَابِقَكَ ، قَالَ :فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي.

(۳۴۲۷۵) حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ مقام جبان کی طرف گیا تو والد صاحب نے مجھ سے فرمایا اے بیٹے آ ؤ دوڑنے کا مقابلہ کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے مقابلہ کیا اور وہ مجھ سے سبقت لے گئے۔

(٣٤٢٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :سَابَقَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَقْتُهُ. قَالَ حَمَّادٌ :الْحِضَار.

(۳۴۲۷۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دوڑنے کا مقابلہ کیا تو میں آپ سے آگے بڑھ گئی۔

(٣٤٢٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَبِقُونَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ.

(۳۴۲۷۷) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیدل چلنے اور دوڑنے کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔

(١٧١) السَّبْقِ بِالدَّحْوِ بِالْحِجَارَةِ

پتھر بازی میں مقابلہ کرنا

(٣٤٢٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :مَا تَقُولُ فِي السَّبْقِ بِالدَّحْوِ بِالْحِجَارَةِ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۴۲۷۸) حضرت اسحاق بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید المسیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ پتھر بازی کا مقابلہ کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٧٢) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ أُسَابِقُكَ عَلَى أَنْ تَسْبِقَنِي

جو حضرات اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی شخص یوں کہے: میں اس شرط پر مقابلہ کروں گا کہ آپ مجھے آگے بڑھائیں گے

(٣٤٢٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : أُسَابِقُكَ عَلَى أَنْ تردَّ عَلَيَّ :فَكَرِهَهُ.

(۳۴۲۷۹) حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو یوں کہے کہ: میں اس شرط پر مقابلہ کروں گا کہ آپ میری طرف لٹائیں گے۔ (انعام وغیرہ)

(٣٤٢٨٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ :أُسَابِقُكَ عَلَى أَنْ تَسْبِقَنِي.

(۳۴۲۸۰) حضرت حسن ؒ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے کہ میں اس شرط پر مسابقہ کروں گا کہ آپ مجھے آگے بڑھائیں۔

(۳٤۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَقُولَ أَحَدُهُمْ لِصَاحِبِهِ :أَسْبِقُك عَلَى أَنْ تَسْبِقَنِي ، فَإِنْ سَبَقْتُك فَهُوَ لِي ، وَإِلاَّ كَانَ عَلَيْك ، وَهُوَ الْقِمَارُ.

(۳۴۲۸۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے سے یوں کہے کہ: میں اس شرط پر مسابقہ کروں گا کہ آپ مجھے آگے بڑھائیں گے، پھر اگر میں آپ سے آگے نکل گیا تو وہ انعام میرے لیے ہوگا ورنہ آپ پر ہوگا فرماتے ہیں یہ جوا ہے۔

(۱۷۳) الْعَبْدُ يَخْرُجُ قَبْلَ سَيِّدِهِ مِن دَارِ الْحَرْبِ

غلام دار الحرب سے آقا سے پہلے دار السلام آ جائے

(۳٤۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الأَعْسَمِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْعَبْدِ إِذَا خَرَجَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ قَبْلَ سَيِّدِهِ فَهُوَ حُرٌّ ، فَإِنْ خَرَجَ سَيِّدُهُ بَعْدَهُ لَمْ يَرُدَّهُ عَلَيْهِ ، وَإِنْ خَرَجَ السَّيِّدُ قَبْلَ الْعَبْدِ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ ، ثُمَّ خَرَجَ الْعَبْدُ بَعْدَهُ رَدَّهُ عَلَى سَيِّدِهِ.

(۳۴۲۸۲) حضرت ابوسعید الاعسم ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے غلام کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا کہ اگر وہ اپنے آقا سے قبل دار الحرب سے نکل آئے تو وہ آزاد ہے اور پھر بعد میں اس کا مالک آ جائے تو واپس نہیں لوٹایا جائے گا اور اگر مالک غلام سے پہلے دار الحرب سے آ جائے پھر غلام اس کے بعد آئے تو وہ غلام آقا کو دے دیا جائے گا۔

(۳٤۲۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْتِقُ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْعَبِيدِ قَبْلَ مَوَالِيهِمْ إِذَا أَسْلَمُوا ، وَقَدْ أَعْتَقَ يَوْمَ الطَّائِفِ رَجُلَيْنِ.

(احمد ۲۲۳۔ دارمی ۲۵۰۸)

(۳۴۲۸۳) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اس غلام کو آزاد فرما دیتے تھے جو مسلمان ہو کر اپنے مالک سے پہلے دار الحرب سے آ جائے، آپ نے طائف والے دن دو غلاموں کو آزاد فرمایا۔

(۳٤۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ إِذَا جَاءَ مِنَ الْعَدُوِّ مُسْلِمًا قَبْلَ مَالِهِ ، ثُمَّ جَاءَ مَالُهُ بَعْدَهُ كَانَ أَحَقَّ بِهِ ، وَإِنْ جَاءَ مَالُهُ قَبْلَهُ كَانَ حُرًّا.

(۳۴۲۸۴) حضرت عکرمہ ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دشمن کے ملک سے مسلمان ہو کر اپنے مال (غلام) سے قبل مسلمانوں کے پاس آ جائے پھر بعد میں اس کا مال آئے تو وہ اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے اور اگر اس کا غلام پہلے آ جائے تو وہ آزاد شمار ہوگا۔

(۱۷٤) الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الْعَدُوِّ ، وَلَيْسَ لَهُ ثَمَّ ثَمَنٌ

کوئی شخص دشمن کی سرزمین میں ایسی چیز پائے جس کی وہاں کوئی قیمت نہ ہو

(٣٤٢٨٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِمَا خُرِجَ بِهِ مِنْ أَرْضِ الْعَدُوِّ مِمَّا لاَ ثَمَنَ لَهُ هُنَاكَ.

(۳۴۲۸۵) حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمان اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ ایسی چیز دشمن کی زمین سے اٹھالائیں جس کی وہاں کوئی قیمت نہ ہو۔

(٣٤٢٨٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا ، يَقُولاَنِ :مَا قَطَعْتَ مِنْ شَجَرِ أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَمِلْتَ وَتَدًا ، أَوْ هِرَاوَةً ، أَوْ مِرْزَبَّةً ، أَوْ لَوْحًا ، أَوْ قَدَحًا ، أَوْ بَابًا فَلاَ بَأْسَ بِهِ ، وَمَا وُجِدَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ مَعْمُولاً فَأَدِّهِ إِلَى الْمَغْنَمِ.

(۳۴۲۸۶) حضرت قاسم اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دشمن کی زمین کے درخت کاٹ کر اگر اس سے آپ نے کھونٹی، لاٹھی، ہتھوڑا، تختی، پیالہ یا دروازہ بنالیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جس چیز کی وہاں قیمت ہو (استعمال ہوتی ہو) اس کو مال غنیمت میں دے دو۔

(٣٤٢٨٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ :مَا قَطَعْتَ مِنْ أَرْضِ الْعُدُوِّ فَعَمِلْتَ مِنْهُ قَدَحًا، أَوْ وَتَدًا، أَوْ هِرَاوَةً ، أَوْ مِرْزَبَّةً فَلاَ بَأْسَ بِهِ، وَمَا وَجَدْتَهُ مِنْ ذَلِكَ مَعْمُولاً فَأَدِّهِ إِلَى الْمَغَانِمِ.

(۳۴۲۸۷) حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۷۵) فِي الرَّايَاتِ السُّودِ

کالے جھنڈوں کے بیان میں

(٣٤٢٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ :قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنبَرِ ، وَبِلاَلٌ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، مُتَقَلِّدًا سَيْفًا ، وَإِذَا رَايَاتٌ سُودٌ ، فَقُلْتُ :مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا :عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ. (ترمذی ۳۲۷۴۔ ابن ماجہ ۲۸۱۶)

(۳۴۲۸۸) حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن حسان فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تلوار لٹکائے آپ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے اچانک کالے جھنڈے آئے میں نے دریافت کیا کہ یہ کون

ہیں؟ لوگوں نے بتایا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ غزوہ سے واپس آئے ہیں۔

(٣٤٢٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ رَايَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ مِنْ مِرْطٍ لِعَائِشَةَ مُرَحَّلٍ. (ترمذی ١٦٨١۔ ابن ماجہ ٢٨١٨)

(٣٤٢٨٩) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ تھا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اونی چادر کا تھا جس پر کجاوے کے نقش تھے۔

(٣٤٢٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ تُسَمَّى الْعُقَابَ. (ابن سعد ٤٥٥)

(٣٤٢٩٠) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علم سیاہ تھا جس کا نام عقاب تھا۔

(٣٤٢٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ مُخَشِّيٍّ، قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ عَلِيٍّ سَوْدَاءَ، وَرَايَةُ أُولَئِكَ الْجَمَلُ.

(٣٤٢٩١) حضرت حریث فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا سیاہ تھا، اوران لوگوں کا جھنڈا اونٹ تھا۔

(٣٤٢٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ مُخَشِّيٍّ؛ أَنَّ رَايَةَ عَلِيٍّ كَانَتْ يَوْمَ الْجَمَلِ سَوْدَاءَ، وَكَانَتْ رَايَةُ الزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ الْجَمَلُ.

(٣٤٢٩٢) حضرت حریث فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا سیاہ تھا، اور حضرت زبیر اور طلحہ کا جھنڈا اونٹ تھا۔

(٣٤٢٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْيَاخُنَا؛ أَنَّ رَايَةَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ كَانَتْ يَوْمَ دِمَشْقَ سَوْدَاءَ.

(٣٤٢٩٣) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید کا جھنڈا دمشق والے دن سیاہ تھا۔

(٣٤٢٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ، أَنْ أَقْتُلَهُ، أَوْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ.

(٣٤٢٩٤) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات میرے ماموں سے ہوئی ان کے پاس جھنڈا تھا، میں نے عرض کیا کدھر کا ارادہ ہے؟ فرمایا: مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو قتل کرنے کیلئے بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی وفات کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے۔

(۱۷۶) فِی عَقْدِ اللِّوَاءِ وَاتِّخَاذِہِ

جھنڈا باندھنا

(۳٤۲۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقَدَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. (عبدالرزاق ۹۶۴۱)

(۳۴۲۹۵) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کیلئے جھنڈا باندھا۔

(۳٤۲۹٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ ، عَنِ الْوَلِیدِ بْنِ جُمَیْعٍ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَکْرٍ قَالَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِیدِ : ائْتِنِی بِرُمْحِکَ ، فَعَقَدَ لَہُ لِوَاءً ، ثُمَّ قَالَ لَہُ : سِرْ ، فَإِنَّ اللَّہَ مَعَکَ.

(۳۴۲۹۶) حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید سے فرمایا اپنا نیزہ مجھے دو، پھر ان کے لیے اس پر جھنڈا باندھ دیا اور پھر ان سے فرمایا جاؤ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

(۳٤۲۹۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِیکٌ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقَدَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ لِوَاءً فِی غَزْوَۃِ ذَاتِ السَّلاَسِلِ. (بخاری ۳۶۶۲۔ مسلم ۱۸۵٦)

(۳۴۲۹۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو جھنڈا باندھ کر دیا۔

(۳٤۲۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ إِدْرِیسَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ أَبِی بَکْرٍ ، عَنْ عَمْرَۃَ ، قَالَتْ : کَانَ لِوَاءُ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَبْیَضَ.

(۳۴۲۹۸) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سفید تھا۔

(۱۷۷) فِی حَمْلِ الرُّؤُوسِ

دشمن کے سر کاٹ کر لے کر آنا

(۳٤۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ أَبِی عُقَیْلٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو نَضْرَۃَ ، قَالَ : لَقِیَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَدُوَّ ذَاتَ یَوْمٍ ، فَقَالَ لأَصْحَابِہِ : مَنْ جَاءَ مِنْکُمْ بِرَأْسٍ فَلَہُ عَلَی اللہِ مَا تَمَنَّی. (ابو داؤد ۲۹۶۔ بیہقی ۱۳۳)

(۳۴۲۹۹) حضرت ابو نضرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن سے آمنا سامنا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو تم میں سے دشمن کا سر کاٹ کر لائے اس کو اللہ وہ چیز عطا کرے گا جس کی وہ تمنا کرے۔

(۳٤۳۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِرَأْسِهِ.

(۳۴۳۰۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی طرف سپاہی بھیجے جس نے اپنے والد کی بیوی کے ساتھ نکاح کرلیا تھا اور حکم دیا اس کا سر کاٹ کرلاؤ۔

(۳۴۳۰۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : اشْتَرَكْنَا يَوْمَ بَدْرٍ أَنَا وَسَعْدٌ وَعَمَّارٌ ، فَجَاءَ سَعْدٌ بِرَأْسَيْنِ.

(۳۴۳۰۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں میں، حضرت سعد اور حضرت عمار شریک تھے، حضرت سعد دو دشمنوں کا سر کاٹ کرلائے۔

(۳۴۳۰۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ رَأْسٍ أُهْدِيَ فِي الإِسْلاَمِ رَأْسُ ابْنِ الْحَمِقِ ، أُهْدِيَ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

(۳۴۳۰۲) حضرت ھنیدہ بن خالد الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں پہلا سر جو کاٹ کر کسی طرف بھیجا گیا وہ ابن الحمیق کا سر تھا جو حضرت معاویہ کی طرف بھیجا گیا۔

(۳۴۳۰۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيِّ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرُ ، شَكَّ الأَوْزَاعِيُّ ، عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ ، وَمَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ الأَنْصَارِيَّ إِلَى مِصْرَ ، قَالَ : فَفُتِحَ لَهُمْ ، قَالَ : فَبَعَثُوا بِرَأْسِ يَنَّاقَ الْبِطْرِيقِ ، فَلَمَّا رَآهُ أَنْكَرَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ يَصْنَعُونَ بِنَا مِثْلَ هَذَا ، فَقَالَ : اسْتِنَانٌ بِفَارِسَ وَالرُّومِ ؟ لاَ يُحْمَلُ إِلَيْنَا رَأْسٌ ، إِنَّمَا يَكْفِينَا مِنْ ذَلِكَ الْكِتَابُ وَالْخَبَرُ.

(۳۴۳۰۳) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عقبہ بن عامر اور مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہما کو مصر کی طرف جہاد کیلئے بھیجا، انہوں نے مصر فتح کرلیا اور یناق البطریق کا سر ان کو بھیج دیا، جب انہوں نے سر کو دیکھا تو ناپسند کیا، ان حضرات نے فرمایا یہ لوگ بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کرتے ہیں، حضرت ابوبکر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کٹے ہوئے سر ہماری طرف نہ بھیجے جائیں۔ ہمارے لیے یہی کافی ہے کہ جیتنے کی خبر یا خط بھیج دیا کریں۔

(۱۷۸) أَيَّ يَوْمٍ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُسَافِرَ فِيهِ ، وَأَيَّ سَاعَةٍ

کس دن اور کن اوقات میں سفر کرنا مستحب ہے

(۳۴۳۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَلَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَافِرُ إِلاَّ يَوْمَ خَمِيسٍ. (بخاری ۲۹۴۹۔ ابو داؤد ۲۵۹۸)

(۳۴۳۰۴) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے علاوہ بہت کم ہی سفر فرمایا کرتے تھے۔

(٣٤٣٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَافِرُ يَوْمَ الْخَمِيسِ.

(۳۴۳۰۵) حضرت واصل رضی اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر فرمایا کرتے تھے۔

(٣٤٣٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا ، قَالَ : وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ ، قَالَ : وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلاً تَاجِرًا ، فَكَانَ يَبْعَثُ بِتِجَارَتِهِ أَوَّلَ النَّهَارِ فَكَثُرَ مَالُهُ.

(ابوداؤد ۲۵۹۹۔ ترمذی ۱۲۱۲)

(۳۴۳۰۶) حضرت صخر الغامدی رضی اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ: اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر یا سریہ بھیجتے تو صبح کے وقت بھیجتے صخر نامی ایک تاجر تھا جو تجارت کیلئے صبح کے وقت قافلہ (مال) بھیجا کرتا تھا اس کے مال میں (منافع) میں بہت اضافہ ہوگیا تھا۔

(٣٤٣٠٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا.

(۳۴۳۰۷) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں دعا فرمائی کہ اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔

(٣٤٣٠٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا. (ترمذی ۴۷۸۔ ابویعلی ۴۲۱)

(۳۴۳۰۸) حضرت علی رضی اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(١٧٩) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

جب کوئی شخص سفر پر جانے لگے تو کون سی دعائیں پڑھے

(٣٤٣٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي سَفَرٍ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ ، وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ ، اللَّهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الأَرْضَ ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ.

(۳۴۳۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے۔'' اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور اہل وعیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت سے اور واپسی کے برے منظر سے تیری پناہ چاہتا

ہوں۔ اے اللہ! زمین کو ہمارے لیے سکیڑ دے اور سفر کو ہمارے لیے آسان فرما دے۔''

(٣٤٣١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَرَادَ رَجُلٌ سَفَرًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوْصِنِي ، قَالَ : أُوصِيك بِتَقْوَى اللهِ ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ.

(۳۴۳۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب سفر پر روانہ ہونے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ وصیت (نصیحت) فرما دیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ کو اللہ سے ڈرنے کی (تقویٰ اختیار کرنے کی) وصیت کرتا ہوں، اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر پڑھنے کی۔

(٣٤٣١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ ، وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ ، وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ.

(۳۴۳۱۱) حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو پناہ مانگتے سفر کی تھکان سے، پلٹنے والے کے حزن وملال سے، رزق کی زیادتی کے بعد اس کی کمی سے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل ومال میں برے منظر سے۔

(٣٤٣١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَأَوْصِنِي ، قَالَ : إِذَا تَوَجَّهْتَ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، حَسْبِي اللَّهُ ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، فَإِنَّك إِذَا قُلْتَ : بِسْمِ اللهِ ، قَالَ الْمَلَكُ : هُدِيتَ ، وَإِذَا قُلْتَ حَسْبِي اللَّهُ ، قَالَ الْمَلَكُ : حُفِظْتَ ، وَإِذَا قُلْتَ : تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، قَالَ الْمَلَكُ : كُفِيتَ.

(۳۴۳۱۲) حضرت عون بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں سفر پر جانا چاہ رہا ہوں مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب نکلنے لگو تو یوں کہہ لو، بِسْمِ اللهِ ، حَسْبِي اللَّهُ ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ جب آپ نے بسم اللہ کہا تو فرشتہ کہتا ہے تجھے ہدایت دی گئی، اور جب آپ نے حَسْبِي اللَّهُ کہا تو فرشتہ نے ندا دی تیری حفاظت کی گئی اور جب آپ نے توکلت علی اللہ کہا تو فرشتہ نے ندا دی تیرے لیے وہ کافی ہو گیا ہے۔

(٣٤٣١٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ فِي السَّفَرِ : اللَّهُمَّ بَلاَغًا يُبَلِّغُ خَيْرً ، مَغْفِرَةٍ مِنْك وَرِضْوَانًا ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ ، إِنَّك عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ ، وَالْخَلِيفَةُ عَلَى الأَهْلِ ، اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الأَرْضَ ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ.

(۳۴۳۱۳) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سفر پر جاتے وقت یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يُبَلِّغُ خَيْرًا، مَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ ، وَالْخَلِيفَةُ عَلَى الأَهْلِ ، اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الأَرْضَ ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ. اے اللہ! بہترین مغفرت اور رضامندی تیری طرف سے حاصل ہوتی ہے۔ ساری خیریں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو سفر کا ساتھی اور اہل وعیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ! زمین کو ہمارے لیے سکیڑ دے اور سفر کو ہمارے لیے آسان فرما۔ اے اللہ! ہم سفر کی مشقت، برے منظر اور اہل وعیال کی بری حالت سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(۱۸۰) الرَّاجِعُ مِنْ سَفَرِهِ ، مَا يَقُولُ

سفر سے واپس آنے والا کون سی دعائیں پڑھے

(٣٤٣١٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الرُّجُوعَ ، قَالَ : آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ، فَإِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ ، قَالَ :تَوْبًا تَوْبًا ، لِرَبِّنَا أَوْبًا ، لاَ يُغَادِرُ عَلَيْنَا حُوبًا.

(۳۴۳۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپسی کا ارادہ فرماتے تو یوں فرماتے آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں'' پھر جب اپنے گھر والوں کے پاس داخل ہوتے تو فرماتے: تَوْبًا تَوْبًا ، لِرَبِّنَا أَوْبًا ، لاَ يُغَادِرُ عَلَيْنَا حُوبًا. ''ہم توبہ کرتے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں، اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں، وہ ہمارے لیے کوئی گناہ نہیں چھوڑتا۔''

(٣٤٣١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ ، قَالَ :آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۱۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو یہ دعا پڑھتے: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''

(٣٤٣١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ كَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْجَيْشِ ، أَوِ السَّرَايَا ، أَوِ الْحَجِّ ، أَوِ الْعُمْرَةِ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ ، أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشکر، سریہ، حج یا عمرہ سے واپسی کے وقت جب کسی گھاٹی یا ہموار زمین پر آتے تو تین بار تکبیر پڑھ کر یہ دعا پڑھتے۔ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''اللہ وحدہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا، ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

(٣٤٣١٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ ، أَوِ السَّرَايَا ، أَوِ الْحَجِّ ، أَوِ الْعُمْرَةِ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۴۳۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٣١٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ ، أَوْ بِالْحَرَّةِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب مدینہ واپس پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''

(٣٤٣١٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :كَانُوا إِذَا قَفَلُوا ، قَالُوا :آيِبُونَ تَائِبُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۱۹) حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب سفر سے لوٹتے تو یہ دعا پڑھتے آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''

(٣٤٣٢٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْبَرَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ ، قَالَ :آيِبُونَ تَائِبُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۲۰) حضرت البراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو یہ دعا پڑھتے آيِبُونَ تَائِبُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''

(١٨١) مَنْ كَرِهَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُسَافِرَ وَحْدَهُ

جو حضرات تنہا سفر کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(٣٤٣٢١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ.

(۳۴۳۳۱) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤٣٣٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ نَهَى أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلَانِ.

(۳۴۳۳۲) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے دو آدمیوں کے سفر پر جانے سے منع فرمایا۔

(٣٤٣٣٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ ، إِلاَّ الثَّلاَثَةَ فَمَا زَادَ.

(۳۴۳۳۳) حضرت حسن ؒ اکیلے آدمی اور دو آدمیوں کے سفر کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ ہاں مگر جب تین یا زائد ہوں تو پھر اجازت ہے۔

(٣٤٣٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُسَافِرُ وَحْدَهُ ؟ قَالَ :شَيْطَانٌ ، قِيلَ :فَالاِثْنَانِ ؟ قَالَ :شَيْطَانَانِ ، قِيلَ : فَالثَّلاَثَةُ ؟ قَالَ :صَحَابَةٌ. (ابوداؤد ۲۶۰۰۔ ترمذی ۱۶۷۴)

(۳۴۳۳۴) حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا تنہا آدمی کا سفر کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا شیطان ہے، یعنی گنہگار ہے، پوچھا گیا کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا گنہگار ہیں، پوچھا گیا اگر تین ہوں؟ فرمایا بہترین ساتھی ہیں۔

(٣٤٣٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ ، وَالثَّلاَثَةُ صَحَابَةٌ.

(۳۴۳۳۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ تنہا سوار ہو کر سفر کرنے والا شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین بہترین ساتھی ہیں۔

(٣٤٣٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْلُكَ الرَّجُلُ الْقَفْرَ وَحْدَهُ.

(۳۴۳۳۶) حضرت عکرمہ ؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ویران جگہ میں تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤٣٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ ، مَا سَارَ رَاكِبٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ أَبَدًا.

(۳۴۳۳۷) حضرت ابن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہا سفر کرنے میں کتنا نقصان ہے تو کوئی سوار کبھی بھی رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔

(٣٤٣٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ ، وَأَنْ يَبِيتَ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ.

(۳۴۳۲۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا آدمی کو سفر کرنے سے اور تنہا گھر میں رات گزارنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤٣٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ تَبِيتَنَّ وَحْدَكَ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ أَشَدَّ مَا يَكُونُ بِكَ وَلُوعًا.

(۳۴۳۲۹) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تنہا رات مت گزارو، بیشک شیطان زیادہ شوقین ہے جو کچھ تیرے پاس ہے۔

(١٨٢) مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے تنہا سفر کرنے کی اجازت دی ہے

(٣٤٣٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ ، عَلَى فَرَسٍ لَهُ ، يُقَالُ لَهُ : جَنَاحٌ. (حاكم ٤١٣)

(۳۴۳۳۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنو قریظہ کی طرف جناح نامی گھوڑے پر سوار کر کے بھیجا۔

(٣٤٣٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ مُجَاهِدٍ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْوَاحِدُ شَيْطَانٌ ، وَالاِثْنَانِ شَيْطَانَانِ ، فَقَالَ : مُجَاهِدٌ : قَدْ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ وَحْدَهُ ، وَبَعَثَ عَبْدَ اللهِ وَخَبَّابًا سَرِيَّةً ، وَلَكِنْ ، قَالَ عُمَرُ : كُونُوا فِي أَسْفَارِكُمْ ثَلاَثَةً ، فَإِنْ مَاتَ وَاحِدٌ وَلِيَهُ اثْنَانِ ، الْوَاحِدُ شَيْطَانٌ ، وَالاِثْنَانِ شَيْطَانَانِ.

(۳۴۳۳۱) حضرت ابو نجیح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے پاس کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اکیلا سفر کرنے والا ایک شیطان اور دو مل کر سفر کرنے والے دو شیطان ہیں، حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کو اکیلے سفر پر روانہ فرمایا تھا، اور حضرت عبداللہ اور حضرت خباب (دو بندوں کو بھی) لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم سفر میں تین آدمی جایا کرو تا کہ اگر کوئی ایک فوت بھی ہو جائے تو دو بندے اس کے پیچھے ولی ہوں، اکیلا سفر کرنے والا ایک شیطان اور دو سفر کرنے والے دو شیطانوں کی طرح ہیں۔

(١٨٣) فِي الْمُسَافِرِ يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلاً

رات کے وقت سفر سے واپس گھر لوٹنا

(٣٤٣٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

کے لئے بھیجا وہ بھی شکست کھا کر واپس آ گئی، حضرت خالد نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور پھر زمین کی طرف دیر تک دیکھتے رہے۔ حضرت خالد جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یونہی کیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ اے براء! تم حملہ کرو۔ حضرت براء نے پوچھا ابھی؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں ابھی۔ چنانچہ حضرت براء اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اسے کوڑے مارنے لگے۔ وہ منظر گویا میری آنکھوں کے سامنے ہے جب وہ گھوڑا اپنی دم کو ہلا رہا تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اے شہر والو! تمہارا کوئی شہر نہیں ہے۔ وہ اللہ یکتا ہے اور اس کے پاس تمہارے لئے جنت ہے۔ پھر حضرت براء نے حملہ کیا اور ان کے ساتھ لوگوں نے بھی حملہ کیا اور اہل یمامہ کو شکست ہوگئی۔ پھر حضرت براء یمامہ والوں کے قلعے میں گئے اور یمامہ کے محکم سے سامنا ہوا۔ اس نے حضرت براء پر حملہ کیا۔ حضرت براء نے اس کے حملے کو ناکام بنا کر اس پر حملہ کیا اور اسے مار گرایا۔ پھر آپ نے یمامہ کے محکم کی تلوار پکڑی اور اس کا سر قلم کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تجھ میں سے جو باقی رہا اللہ اسے نامراد کرے۔ پھر آپ نے اس کی تلوار کو پھینک دیا اور اپنی تلوار کو اٹھا لیا۔

(٣٤٤١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ الزُّبَيْرُ يَتْبَعُ الْقَتْلَى يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَإِذَا رَأَى رَجُلاً بِهِ رَمَقٌ أَجْهَزَ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَانْتَهَى إِلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ مَعَ الْقَتْلَى ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ السَّيْفِ وَثَبَ يَسْعَى ، وَسَعَى الزُّبَيْرُ خَلْفَهُ وَهُوَ يَقُولُ : أَنَا ابْنُ صَفِيَّةَ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الرجل ، فَقَالَ : كَيْفَ تَرَى شَدَّ أَخِيكَ الْكَافِرِ ؟ قَالَ : فَحَاصَرَهُ حَتَّى نَجَا.

(۳۴۴۱۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ کے دن مقتولین کو تلاش کر رہے تھے۔ جب وہ کسی آدمی کے پاس سے گزرتے، اس کا معائنہ کرتے، اگر اس میں زندگی کی کچھ رمق باقی ہوتی تو اسے بجھوا دیتے۔ آپ ایک آدمی کے پاس پہنچے، جو مقتولین میں لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے اسے تلوار لگائی تو وہ اٹھ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے بھاگے اور کہتے جاتے تھے کہ میں صفیہ کا مہاجر بیٹا ہوں۔ آدمی ان کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ آپ اپنے کافر بھائی کے پکڑنے کو کیسا سمجھتے ہیں۔ پھر انہوں نے اس کو گھیرا لیکن وہ آدمی بھاگ گیا۔

(٣٤٤١٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، قَالَ : أُصِيبَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ.

(۳۴۴۱۲) حضرت عبد اللہ بن شداد بن ہاد کہتے ہیں کہ حضرت سالم مولی ابی حذیفہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(٣٤٤١٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ شِعَارُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ مُسَيْلَمَةَ ، يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ.

(۳۴۴۱۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کے خلاف جنگ میں مسلمانوں کا شعار یہ جملہ تھا ''اے سورۃ البقرۃ والو!''

(٣٤٤١٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَتْ فِي بَنِي سُلَيْمٍ رِدَّةٌ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، فَجَمَعَ مِنْهُمْ أُنَاسًا فِي حَظِيرَةٍ ، حَرَّقَهَا عَلَيْهِمْ بِالنَّارِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرُ ، فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ :

(۳۴۴۰۸) حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ یمامہ کے دن حضرت ثابت بن قیس سے ملا درانحالیکہ وہ شدید غصے کے عالم میں تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے چچا جان! آپ نہیں دیکھتے کہ آج لوگوں میں کیسی لڑائی ہوئی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں بھتیجے میں نے اب دیکھا ہے۔

(٣٤٤٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَخْرَمَةَ صَرِيعًا يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَوَقَفْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، هَلْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَاجْعَلْ لِي فِي هَذَا الْمِجَنِّ مَاءً ، لَعَلِّي أُفْطِرُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَأَتَيْتُ الْحَوْضَ وَهُوَ مَمْلُوءٌ دَمًا ، فَضَرَبْتُهُ بِحَجَفَةٍ مَعِي ، ثُمَّ اغْتَرَفْتُ مِنْهُ فَأَتَيْتُهُ ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ قَضَى.

(۳۴۴۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ یمامہ میں حضرت عبداللہ بن مخرمہ کے پاس آیا، وہ شدید زخمی حالت میں میدانِ جنگ میں پڑے تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوگیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے عبداللہ بن عمر! کیا روزہ دار نے روزہ افطار کرلیا (یعنی کیا روزہ کھولنے کا وقت ہوگیا) میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے لئے اس پیالے میں پانی لے آؤ تا کہ میں بھی روزہ افطار کرلوں۔ میں حوض کی طرف آیا تو وہ خون سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے خون کو ہٹا کر پیالے کو پانی سے بھرا اور ان کے پاس لایا تو وہ وفات پا چکے تھے۔

(٣٤٤١٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنِ الْبَرَاءِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، قَالَ : فَبَعَثَ خَالِدٌ الْخَيْلَ ، فَجَاؤُوا مُنْهَزِمِينَ ، قَالَ : وَجَعَلَ الْبَرَاءُ يُرْعَدُ ، فَجَعَلْتُ أَطِدُهُ إِلَى الأَرْضِ وَهُوَ يَقُولُ ، إِنِّي أَجِدُنِي أَفْطُرُ ، قَالَ : ثُمَّ بَعَثَ خَالِدٌ الْخَيْلَ فَجَاؤُوا مُنْهَزِمِينَ ، قَالَ : فَنَظَرَ خَالِدٌ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ بَلَدَ إِلَى الأَرْضِ ، وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَرَادَ الأَمْرَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا بَرَاءُ ، أُوحدُ فِي نَفْسِهِ ، قَالَ : فَقَالَ : الآنَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمَ الآنَ ، قَالَ : فَرَكِبَ الْبَرَاءُ فَرَسَهُ ، فَجَعَلَ يَضْرِبُهَا بِالسَّوْطِ ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَهِيَ تَمْصَعُ بِذَنَبِهَا ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، وَقَالَ : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ، إِنَّهُ لاَ مَدِينَةَ لَكُمْ ، وَإِنَّمَا هُوَ اللَّهُ وَحْدَهُ وَالْجَنَّةُ ، ثُمَّ حَمَلَ وَحَمَلَ النَّاسُ مَعَهُ ، فَانْهَزَمَ أَهْلُ الْيَمَامَةِ ، حَتَّى أَتَى حِصْنَهُمْ ، فَلَقِيَهُ مُحَكَّمُ الْيَمَامَةِ ، فقال : يَا بَرَاءُ ، فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ ، فَاتَّقَاهُ الْبَرَاءُ بِالْحَجَفَةِ ، فَأَصَابَ الْحَجَفَةَ ، ثُمَّ ضَرَبَهُ الْبَرَاءُ فَصَرَعَهُ ، فَأَخَذَ سَيْفَ مُحَكَّمِ الْيَمَامَةِ فَضَرَبَهُ بِهِ حَتَّى انْقَطَعَ، فَقَالَ : قَبَّحَ اللَّهُ مَا بَقِيَ مِنْك ، وَرَمَى بِهِ وَعَادَ إِلَى سَيْفِهِ.

(۳۴۴۱۰) حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید اور حضرت براء کے درمیان تھا۔ حضرت خالد نے ایک لشکر کو لڑائی کے لئے روانہ فرمایا تو وہ شکست کھا کر واپس آ گیا۔ اس کے بعد حضرت براء پر لرزہ طاری ہوگیا اور میں نے انہیں سکون دینے کے لئے زمین کے ساتھ ملا دیا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا۔ پھر حضرت خالد نے ایک اور جماعت کو لڑائی

كِتَابُ الْبُعُوثِ وَالسَّرَايَا

یہ کتاب ہے جنگی مہمات کے تذکرے کے بیان میں

(۱) حَدِيثُ الْيَمَامَةِ وَمَنْ شَهِدَهَا

جنگ یمامہ کا تذکرہ

(۳۴٤٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ زَيْدٍ قَتَلَهُ مُسَيْلِمَةُ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْيَمَامَةِ ، خَرَجَ أَخُوهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ وَأُمُّهُ ، وَكَانَتْ أُمُّهُ نَذَرَتْ أَنْ لاَ يُصِيبَهَا غُسْلٌ حَتَّى يُقْتَلَ مُسَيْلِمَةُ ، فَخَرَجَا فِي النَّاسِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ : جَعَلْتُهُ مِنْ شَأْنِي ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ ، فَمَشَى إِلَيَّ فِي الرُّمْحِ ، قَالَ : وَنَادَانِي رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ : أَنْ آجِرْهُ الرُّمْحَ ، قَالَ : فَلَمْ يَفْهَمْ قَالَ فَنَادَاهُ : أَنْ أَلْقِ الرُّمْحَ مِنْ يَدِكَ ، قَالَ : فَأَلْقَى الرُّمْحَ مِنْ يَدِهِ ، وَغُلِبَ مُسَيْلِمَةُ.

(۳۴۴۰۷) حضرت ابوبکر بن محمد فرماتے ہیں کہ حبیب بن زید کو مسیلمہ نے قتل کیا تھا۔ جنگ یمامہ میں ان کے بھائی عبداللہ بن زید اوران کی والدہ لڑائی کے لئے نکلے۔ ان کی والدہ نے قسم کھائی تھی کہ وہ اس وقت تک پانی کو ہاتھ نہیں لگائیں گی جب تک مسیلمہ کو قتل نہیں کر دیا جاتا۔ چنانچہ وہ ماں بیٹا لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے۔ عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے مسیلمہ کو اپنی نظر میں رکھا اور پھر اس پر حملہ کیا اور اسے نیزہ مارا۔ وہ نیزہ لے کر میری طرف بڑھا اور لوگوں میں سے ایک آدمی نے مجھے پکارا کہ اس کے منہ میں نیزہ مارو۔ وہ اس بات کو سمجھ نہ پایا۔ پھر اس نے اسے آواز دی کہ اپنے ہاتھ سے نیزہ پھینک دو۔ اس نے اپنے ہاتھ سے نیزہ پھینک دیا اور مسیلمہ مغلوب ہوگیا۔

(۳۴٤٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلَى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، وَهُوَ يَتَحَنَّطُ ، فَقُلْتُ : أَيْ عَمِ ، أَلاَ تَرَى مَا لَقِيَ النَّاسُ ؟ فَقَالَ : الآنَ يَا ابْنَ أَخِي.

ان کو سلام کیا اور ان کے سامنے عہد نامہ پڑھ کر سنایا لوگوں نے عرض کی سوال کیجئے انہوں نے فرمایا کہ میں تم سے اپنے کھانے کیلئے کھانا اور اس گدھے کیلئے چارہ مانگتا ہوں، پھر وہ انہیں میں رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو تحریر فرمایا آگے بڑھیں پس حضرت حذیفہ نکل پڑے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب ان کے آنے کی خبر ملی تو اس جگہ پہنچے جہاں سے انہیں آتا ہوا دیکھ سکیں پھر جب ان کو اسی حال میں دیکھا جس حال میں وہ ان کے پاس سے نکلے تھے ایسے ہی واپس لوٹے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو گلے لگایا اور فرمایا آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں۔

(٣٤٤٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.

(۳۴۴۰۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

گردن اڑانے کے درمیان اختیار دیا جائے تو اپنی گردن آگے کردو، اس کی ماں اس کو گم کرے، کیوں کہ اسلام کے بعد اس کی دنیا اور آخرت نہیں ہے۔

(۳۴٤۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ :قَالَ عِتْرِيسُ بْنُ عُرْقُوبٍ ، أَوْ مِعْضَدٌ ، شَكَّ الأَعْمَشُ ، قَالَ :مَا أُبَالِي أَطَعْتُ رَجُلاً فِي مَعْصِيَةِ اللهِ ، أَوْ سَجَدْتُ لِهَذِهِ الشَّجَرَةِ.

(۳۴۴۰۲) حضرت عتریس بن عرقوب رضی اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں پروا کہ میں اللہ کی نافرمانی میں کسی شخص کی اطاعت کروں یا اس درخت کو سجدہ کروں۔

(۳۴٤۰۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ :نَزَلَ مِعْضَدٌ إِلَى جَنْبِ شَجَرَةٍ فَقَالَ :مَا أُبَالِي أَطَعْتُ رَجُلاً فِي مَعْصِيَةِ اللهِ ، أَوْ سَجَدْتُ لِهَذِهِ الشَّجَرَةِ مِنْ دُونِ اللهِ.

(۳۴۴۰۳) حضرت عمارہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معضد ایک درخت کے قریب اترے اور فرمایا: مجھے نہیں پروا کہ میں اللہ کی معصیت میں کسی شخص کی اطاعت کروں یا اس درخت کو اللہ کے علاوہ سجدہ کروں۔

(۳۴٤۰٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مُرَايَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :لاَ طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ. (احمد ٦٦۔ طيالسی ٨٥٦)

(۳۴۴۰۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

(۳۴٤۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلاً كَتَبَ فِي عَهْدِهِ:اسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا عَدَلَ فِيكُمْ، قَالَ، فَلَمَّا اسْتَعْمَلَ حُذَيْفَةَ كَتَبَ فِي عَهْدِهِ:أَنَ اسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ، وَأَعْطُوهُ مَا سَأَلَكُمْ . قَالَ :فَقَدِمَ حُذَيْفَةُ الْمَدَائِنَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ بِيَدِهِ رَغِيفٌ وَعَرْقَة قَالَ وَكِيعٌ :قَالَ مَالِكٌ ، عَنْ طَلْحَةَ :سَادِلٌ رِجْلَيْهِ مِنْ جَانِبٍ.

قَالَ سَلاَّمٌ :فَلَمَّا قَرَأَ عَلَيْهِمْ عَهْدَهُ ، قَالُوا :سَلْنَا ، قَالَ :أَسْأَلُكُمْ طَعَامًا آكُلُهُ ، وَعَلَفًا لِحِمَارِي هَذَا ، قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ اقْدُمْ، فَخَرَجَ، فَلَمَّا بَلَغَ عُمَرَ قُدُومُهُ كَمَنَ لَهُ فِي مَكَانٍ حَيْثُ يَرَاهُ ، فَلَمَّا رَآهُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ عَلَيْهَا ، أَتَاهُ عُمَرُ فَالْتَزَمَهُ وَقَالَ :أَنْتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ.

(۳۴۴۰۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ جس کسی کو عامل مقرر فرماتے تو اس کے متعلق لکھتے کہ جب تک تمہارے درمیان انصاف سے کام لے ان کی اطاعت کرو، جب حضرت حذیفہ رضی اللہ کو عامل مقرر فرمایا تو ان کے متعلق لکھا کہ ان کی اطاعت کرو جس کا تم سے سوال کریں ان کو دے دو حضرت حذیفہ گدھے پر تشریف فرما ہو کر مدائن اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا اور گوشت تھا۔

گا تو تم اس کو بجالاؤ گے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے تمہارے متعلق ارادہ کیا ہے کہ تم اس آگ میں کود جاؤ سارے لوگ کھڑے ہو گئے اور کودنے کیلئے تیار ہو گئے، جب ان کو یقین ہو گیا کہ وہ اس میں کود پڑیں گے تو فرمایا: اپنے آپ کو روک لو، میں تمہارے ساتھ مزاح کر رہا تھا، پھر جب ہم لوگ واپس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں گناہ کے کام کا حکم کریں اس کی اطاعت مت کرو۔

٣٤٣٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ. (بخاری ۷۲۵۷۔ مسلم ۱۴۶۹)

(۳۴۳۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی (انسان) اطاعت جائز نہیں۔

٣٤٣٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لاَ طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(۳۴۳۹۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

٣٤٤٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :قَالَ لِي عُمَرُ :يَا أَبَا أُمَيَّةَ ، إِنِّي لاَ أَدْرِي لَعَلِّي لاَ أَلْقَاكَ بَعْدَ عَامِي هَذَا ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكَ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجْدَعٌ ، إِنْ ضَرَبَكَ فَاصْبِرْ ، وَإِنْ حَرَمَكَ فَاصْبِرْ ، وَإِنْ أَرَادَ أَمْرًا يَنْتَقِصُ دِينَكَ فَقُلْ :سَمْعٌ وَطَاعَةٌ ، دَمِي دُونَ دِينِي ، فَلاَ تُفَارِقِ الْجَمَاعَةَ.

(۳۴۴۰۰) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوامیہ رضی اللہ عنہ مجھے نہیں معلوم کہ اس سال کے بعد تمہارے ساتھ ملاقات بھی ہو کہ نہ ہو، اپنے امیر کی اطاعت کرو اگر چہ ایک کان کٹا حبشی غلام تمہارا امیر ہو، اگر وہ تمہیں مارے تو صبر کرو، اور تمہیں کسی چیز سے محروم کرے تو صبر کرو، اور اگر وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے جس سے تمہارے دین میں نقص آ رہا ہو تو اس کو کہہ دو، سننا اور اطاعت کرنا ہے، میرا خون قربان ہے میرے دین پر اور جماعت سے علیحدہ مت ہونا۔

٣٤٤٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ الأَزْدِيِّ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِنَّ قُرَيْشًا هُمْ أَئِمَّةُ الْعَرَبِ ، أَبْرَارُهَا أَئِمَّةُ أَبْرَارِهَا ، وَفُجَّارُهَا أَئِمَّةُ فُجَّارِهَا ، وَلِكُلٍّ حَقٌّ ، فَأَعْطُوا كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ ، مَا لَمْ يُخَيَّرْ أَحَدُكُمْ بَيْنَ إِسْلاَمِهِ وَضَرْبِ عُنُقِهِ ، فَإِذَا خُيِّرَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ إِسْلاَمِهِ وَضَرْبِ عُنُقِهِ ، فَلْيَمُدَّ عُنُقَهُ ، ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ فَإِنَّهُ لاَ دُنْيَا لَهُ وَلاَ آخِرَةَ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ.

(۳۴۴۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قریش عرب کے سردار ہیں، ہر شخص کا ایک حق ہے، پس ہر شخص کو اس وقت تک اس کا حق ادا کرتے رہو جب تک کہ تم میں سے کسی کو اسلام اور مرنے کے درمیان اختیار نہ دے دیا جائے، اور اگر تم میں سے کسی کو اسلام اور

اکٹھی کرو، انہوں نے اس کیلئے لکڑیاں جمع کیں اس نے حکم دیا کہ آگ جلا دو انہوں نے آگ لگا دی، اس نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہیں حکم نہ دیا گیا تھا کہ تم میری بات سنو گے اور اطاعت کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ امیر نے حکم دیا کہ پھر آگ میں داخل ہو جاؤ، راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے بعض نے بعض کی طرف دیکھا اور کہا: بیشک ہمیں آگ سے رسول اکرم ﷺ کی طرف بھاگنا چاہیے راوی کہتے ہیں کہ اس حالت میں تھے کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور آگ بجھ گئی فرماتے ہیں کہ پھر جب ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آئے تو اس واقعہ کا آپ ﷺ سے ذکر فرمایا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو اس میں سے نکل نہ پاتے، امیر کی اطاعت صرف نیکی میں ہے۔

(٣٤٣٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ، فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ ، مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ ، فَمَنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ لَهُ وَلاَ طَاعَةَ. (بخاری ۲۹۵۵۔ مسلم ۱۴۶۹)

(۳۴۳۹۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی اطاعت اس میں ہے جس کو وہ پسند کرے، اور ناپسند کرے جب تک گناہ کا حکم نہ کرے، اور جو گناہ کا حکم کرے اس کی اطاعت نہیں ہے۔

(٣٤٣٩٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجزز عَلَى بَعْثٍ أَنَا فِيهِمْ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاتِهِ ، أَوْ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ ، فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِي ، فَكُنْت فِيمَنْ غَزَا مَعَهُ.

فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوا ، أَوْ لِيَصْنَعُوا عَلَيْهَا صَنِيعًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ، وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ : أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَمَا أَنَا بِآمُرُكُمْ بِشَيْءٍ إِلاَّ صَنَعْتُمُوهُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكُمْ إِلاَّ تَوَاثَبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ ، فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا ، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهُمْ وَاثِبُونَ ، قَالَ : أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ ، فَإِنَّمَا أَمْزَحُ مَعَكُمْ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ أَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ تُطِيعُوهُ. (ابن ماجہ ۲۸۶۳۔ حاکم ۲۳۰)

(۳۴۳۹۷) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ کا امیر بنا کر بھیجا اس لشکر میں میں بھی شریک تھا جب راستہ میں پہنچے تو لشکر میں سے ایک جماعت نے ان سے اجازت لی، انہوں نے اجازت دے دی اور ان پر حضرت عبداللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرما دیا میں بھی اسی میں ان کے ساتھ لڑنے والوں میں شامل تھا۔

جب راستہ میں تھے تو لوگوں نے کچھ بنانے کیلئے آگ جلائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ میں مزاح کرنے کی عادت تھی آپ نے فرمایا: کیا تم پر لازم نہیں ہے کہ تم میری اطاعت کرو؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں کسی کام کا حکم کروں

عَشْرَةَ دَنَانِيرَ.

(۳۴۳۹۱) حضرت یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ہماری طرف لکھا، ان کا خط ہمیں پڑھ کر سنایا گیا اس میں تو یہ تھا کہ جو شخص گدھے کو عربی گھوڑے کے ساتھ جفتی کروائے اس کی بخشش (عطیہ اور وظیفہ) میں سے دس دینار کم کردو۔

(۳۴۳۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْزَى حِمَارٌ عَلَى فَرَسٍ. (ترمذی ۱۷۰۱۔ احمد ۲۲۵)

(۳۴۳۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کو گھوڑے پر جفتی کروانے سے منع فرمایا۔

(۳۴۳۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْزَى حِمَارٌ عَلَى فَرَسٍ. (احمد ۹۵)

(۳۴۳۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۴۳۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حُسَيْلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ : قَالَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ نُنْزِي حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ ، فَتُنْتِجُ مُهْرَةً نَرْكَبُهَا ؟ قَالَ : إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ.

(۳۴۳۹۴) حضرت دحیہ الکلبی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم گدھے کی گھوڑے کے ساتھ جفتی نہ کروائیں اس سے بچھڑا پیدا ہوتا ہے جس پر ہم سوار ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کام وہ کرتا ہے جو جاہل ہوتا ہے۔

(۱۹۳) فِي إمامِ السَّرِيَّةِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْصِيَةِ ؛ مَنْ قَالَ لاَ طَاعَةَ لَهُ

سریہ کا امیر اگر گناہ کے کام کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہیں ہوگی

(۳۴۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا ، قَالَ : فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ ، فَقَالَ : اجْمَعُوا لِي حَطَبًا ، فَجَمَعُوا لَهُ حَطَبًا ، قَالَ : أَوْقِدُوا نَارًا ، فَأَوْقَدُوا نَارًا ، قَالَ : أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَادْخُلُوهَا ، قَالَ : فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، وَقَالُوا : إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ.

قَالَ : فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَكَنَ غَضَبُهُ ، وَطُفِئَتِ النَّارُ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ. (بخاری ۴۳۴۰۔ مسلم ۱۴۷۰)

(۳۴۳۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو ان کا امیر مقرر فرمایا، اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کی بات مانیں اور اس کی اطاعت کریں امیر کو کسی معاملہ میں لشکر والوں پر غصہ آیا، اس نے حکم دیا کہ لکڑیاں

(۳۴۳۸۷) حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قریظہ کے دن ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، جس کے بال آ چکے تھے اس کو قتل کر دیا گیا اور جس کے بال نہ آئے اس کو قتل نہ کیا گیا، میرے بھی چونکہ بال نہ آئے تھے اس لیے مجھے بھی قتل نہ کیا گیا۔

(٣٤٣٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : عُرِضْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتَصْغَرَنَا ، وَشَهِدْنَا أُحُدًا. (بخاری ۳۹۵۵۔ طحاوی ۲۱۹)

(۳۴۳۸۸) حضرت براء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو غزوہ بدر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، ہمیں چھوٹا سمجھا گیا، پھر ہم غزوہ احد میں شریک ہوئے۔

(١٩٢) فِي إِنْزَاءِ الْحُمُرِ عَلَى الْخَيْلِ

گدھوں کو گھوڑوں پر چڑھانا (جفتی کروانا)

(٣٤٣٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ ، عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ بَيْضَاءُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْ شِئْنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ هَذِهِ فَعَلْنَا ، قَالَ : وَكَيْفَ ؟ قُلْنَا : نَحْمِلُ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ الْعِرَابِ فَتَأْتِي بِهَا ، قَالَ : إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ.

(بیہقی ۲۳)

(۳۴۳۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کا خچر ہدیہ کیا گیا میں نے عرض کیا کہ اگر ہم چاہتے تو اس طرح کر سکتے تھے، (یعنی سفید خچر پیدا کروانا) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیسے؟ ہم نے عرض کیا گدھے کو عربی گھوڑے پر چڑھا (جفتی) کر اس سے ایسی اولاد ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا کام وہ کرتا ہے جو جاہل ہوتا ہے۔

(٣٤٣٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْلٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أُهْدِيتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ بَيْضَاءُ ، فَقَالَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ : لَوْ شِئْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ نَتَّخِذَ مِثْلَهَا ، قَالَ : وَكَيْفَ ؟ قَالَ نَحْمِلُ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ الْعِرَابِ فَتَأْتِي بِهَا ، قَالَ : إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ.

(طبرانی ۴۹۹۳۔ احمد ۱۱۳)

(۳۴۳۹۰) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٣٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُهُ : أَيُّمَا رَجُلٍ حَمَلَ حِمَارًا عَلَى عَرَبِيَّةٍ مِنَ الْخَيْلِ ، فَامْحُوا مِنْ عَطَائِ

(۳۴۳۸۴) حضرت ابوعبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی کوفہ کے میدان سے مسکن کے دن فرار ہوگئے، وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو برا بھلا کہا اور سخت باز پرس فرمائی اور فرمایا: دونوں بھاگ کر آ گئے؟ اور پھران کو بصرہ کے میدان جنگ کی طرف روانہ فرمانے کا ارادہ کیا تو ان دونوں نے عرض کیا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! نہیں بلکہ آپ ہمیں دوبارہ اسی میدان کی طرف روانہ فرمادیں جہاں سے ہم بھاگے تھے تاکہ ہماری توبہ بھی وہیں سے ہو جائے۔

(۱۹۱) فِي الْغَزْوِ بِالْغِلْمَانِ، وَمَنْ لَمْ يُجِزْهُمْ، وَالْحُكْمِ فِيهِمْ

بچوں کو جہاد میں ساتھ لے جانے کا بیان

(۳٤۳۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رُدِدْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَوْمِ الْجَمَلِ، اسْتَصْغَرُونَا.

(۳۴۳۸۵) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ جمل والے دن مجھے اور حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن کو واپس لوٹا دیا گیا ہمیں چھوٹا قرار دیا گیا۔

(۳٤۳۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: عَرَضَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ يوم أُحُدَ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَاسْتَصْغَرَنِي فَرَدَّنِي، ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي، قَالَ نَافِعٌ: حَدَّثْتُ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ: أَنَّ مَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَافْرِضُوا لَهُ فِي الْمُقَاتِلَةِ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَافْرِضُوا لَهُ فِي الْعِيَالِ. (بخاری ۲۶۶۴۔ مسلم ۱۴۹۰)

(۳۴۳۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد میں شریک ہونے کیلئے پیش کیا گیا اس وقت میری چودہ سال عمر تھی مجھے چھوٹا سمجھا گیا اور واپس کر دیا گیا پھر غزوہ خندق والے دن مجھے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو مجھے اجازت دے دی گئی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ تھے تو میں نے یہ روایت ان سے بیان کی، انہوں نے فرمایا: یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان بیشک ایک حد ہے، پھر انہوں نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ: جس کی عمر پندرہ سال ہو اس کو جہاد کیلئے اور جس کی عمر اس سے کم ہو اس کو اھل وعیال کیلئے مقرر کردو۔

(۳٤۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ: عُرِضْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ، فَكُنْتُ مِمَّنْ لَمْ يُنْبِتْ، فَلَمْ يَقْتُلْنِي.

(۳۴۳۷۷) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک لشکر آذربائیجان میں پھنس گیا اور اس نے صبر سے کام لیا اور سب شہید ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ میری طرف واپس لوٹ آتے تو میں ان کا مددگار ہوتا۔

(٣٤٣٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ فَرَّ مِنْ ثَلاَثَةٍ فَلَمْ يَفِرَّ ، وَمَنْ فَرَّ مِنِ اثْنَيْنِ فَقَدْ فَرَّ ، يَعْنِي مِنَ الزَّحْفِ.

(۳۴۳۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جنگ میں جو تین سے فرار ہوا وہ گویا کہ نہیں فرار ہوا جو دو میں سے فرار ہو گیا وہ فرار شمار ہوگا۔

(٣٤٣٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ :الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۳۴۳۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنگ سے فرار ہونا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(٣٤٣٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ طَيْسَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَهْدَلِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۳۴۳۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٣٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً قَدْ وَلَّى ، فَقَالَ لَهُ:حَرُّ النَّارِ أَشَدُّ مِنْ حَرِّ السَّيْفِ.

(۳۴۳۸۱) حضرت ابوالبختری نے ایک شخص کو جنگ سے بھاگتے ہوئے دیکھا تو فرمایا جہنم کی گرمی تلوار کی گرمی سے زیادہ سخت ہے۔

(٣٤٣٨٢) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :لَمَّا قُتِلَ أَبُو عُبَيْدٍ وَهُزِمَ أَصْحَابُهُ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :أَنَا فِئَتُكُمْ.

(۳۴۳۸۲) حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوعبید شہید ہوئے اور ان کے ساتھیوں کو شکست ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارا مددگار ہوں۔

(٣٤٣٨٣) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ؛ ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ﴾، قَالَ:نَزَلَتْ فِي أَهْلِ بَدْرٍ.

(۳۴۳۸۳) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ﴾ بدر والوں کے حق میں نازل ہوئی۔

(٣٤٣٨٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ فَرَّا يَوْمَ مَسْكَنٍ مِنْ مَغْزَى الْكُوفَةِ ، فَأَتَيَا عُمَرَ ، فَعَيَّرَهُمَا وَأَخَذَهُمَا بِلِسَانِهِ أَخْذًا شَدِيدًا ، وَقَالَ :فَرَرْتُمَا ؟ وَأَرَادَ أَنْ يَصْرِفَهُمَا إِلَى مَغْزَى الْبَصْرَةِ ، فَقَالاَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لاَ ، بَلْ رُدَّنَا إِلَى الْمَغْزَى الَّذِي فَرَرْنَا مِنْهُ ، حَتَّى تَكُونَ تَوْبَتُنَا مِنْ قِبَلِهِ.

عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً ، فَكُنْتُ فِيمَنْ حَاصَ ، قَالَ :فَقُلْنَا حِينَ فَرَرْنَا : كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الزَّحْفِ ، وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ ؟ فَقُلْنَا: نَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَنَبِيتُ بِهَا ، فَلاَ يَرَانَا أَحَدٌ.

قَالَ :فَلَمَّا دَخَلْنَا قُلْنَا :لَوْ عَرَضْنَا أَنْفُسَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ أَقَمْنَا، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ ذَهَبْنَا ، قَالَ :فَجَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ صَلاَةِ الْغَدَاةِ ، فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، نَحْنُ الْفَرَّارُونَ ، قَالَ :فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ :بَلْ أَنْتُمَ الْعَكَّارُونَ ، قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ ، وَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَدْنَا أَنْ نَفْعَلَ ، وَأَنْ نَفْعَلَ ، قَالَ :أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ.

(ابو داؤد ۲۶۴۰۔ ترمذی ۱۷۱۶)

(۳۴۳۷۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ ایک سریہ میں شریک تھے، لوگوں نے بھاگنے کیلئے چکر لگانا شروع کر دیئے فرماتے ہیں کہ میں بھی بھاگنے والوں میں سے تھا، جنگ سے فرار ہوتے وقت ہم نے کہا ہم کیا کریں کہ ہم جنگ سے فرار ہو رہے ہیں اور اللہ کے غضب کے مستحق ہو کر لوٹ رہے ہیں؟ ہم نے کہا کہ مدینہ چلتے ہیں اور وہاں رات گزارتے ہیں کہ کوئی ہمیں نہ دیکھے، راوی کہتے ہیں کہ پھر جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے کہا کہ اگر ہم اپنے آپ کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیں تو بہتر ہے اگر تو ہمارے لیے توبہ کی گنجائش ہے تو ہم اسی پر رہیں اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہے تو ہم واپس چلتے ہیں، ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح کی نماز سے قبل بیٹھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم جنگ سے فرار ہونے والوں میں سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بلکہ تم بھاگ کر دوبارہ لوٹنے والے ہو، راوی فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب ہوئے تو ہم نے آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم بھی اسی طرح کرنے کا ارادہ کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مسلمانوں کا مددگار رہوں۔

(٣٤٣٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لَمَّا بَلَغَ عُمَرَ قَتْلُ أَبِي عُبَيْدَةَ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ :إِنْ كُنْتُ لَهُ لَفِئَةً ، لَوِ انْحَازَ إِلَيَّ.

(۳۴۳۷۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابو عبید الثقفی رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی اطلاع ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ ہماری طرف لوٹ آتا تو میں اس کا مددگار رہوتا۔

(٣٤٣٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:أَنَا فِئَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ.

(۳۴۳۷۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ہر مسلمان کا مددگار رہوں۔

(٣٤٣٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ قَوْمًا صَبَرُوا بِأَذْرَبِيجَانَ حَتَّى قُتِلُوا ، فَقَالَ عُمَرُ :لَوِ انْحَازُوا إِلَيَّ لَكُنْتُ لَهُمْ فِئَةً.

نے کہا: ہم نے ان کو روانہ کیا ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے ان کو تیار کیا اور ان کو روانہ کیا اور ان کیلئے دعا کی۔

(٣٤٣٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غُنْيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ جَيْشًا إِلَى الشَّامِ فَخَرَجَ يُشَيِّعُهُمْ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(۳۴۳۶۹) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ملک شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا پھر ان کو روانہ کرنے کیلئے سواری پر سوار ہو کر ان کے ساتھ نکلے۔

(٣٤٣٧٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقِيلَ لَهُ : قَدْ قَدِمَ جَعْفَرٌ ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَفْرَحُ ؛ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ ، أَوْ بِفَتْحِ خَيْبَرَ ؟ ثُمَّ تَلَقَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَزَمَهُ ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(۳۴۳۷۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ کو خبر دی کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معلوم نہیں کس بات سے مجھے زیادہ خوشی حاصل ہوئی ہے: حضرت جعفر کے آنے پر یا پھر خیبر فتح ہونے پر؟! پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا استقبال کیا اور بغل گیر ہو کر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(٣٤٣٧١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا وَجَّهَنَا عُمَرُ إِلَى الْكُوفَةِ ، مَشَى مَعَنَا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، فَوَدَّعَنَا وَدَعَا لَنَا ، ثُمَّ قَعَدَ يَنْفُضُ رِجْلَيْهِ مِنَ الْغُبَارِ ، ثُمَّ رَجَعَ.

(۳۴۳۷۱) حضرت حنش بن حارث رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہمیں کوفہ کی طرف بھیجا تو دن کا کچھ حصہ ہمارے ساتھ چلے پھر ہمیں الوداع فرمایا اور ہمارے لئے دعا فرمائی پھر بیٹھ کر اپنے قدموں سے مٹی اور غبار جھاڑا اور واپس لوٹ گئے۔

(٣٤٣٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ حُدِّثْتُ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : شَيَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَلَمْ يَتَلَقَّهُ.

(۳۴۳۷۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور ان کا استقبال نہ کیا۔

(٣٤٣٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ قَرَظَةَ ، قَالَ : شَيَّعَنَا عُمَرُ إِلَى صِرَارٍ.

(۳۴۳۷۳) حضرت قرظہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں مقام صرار کی طرف روانہ فرمایا۔

(١٩٠) مَا جَاءَ فِي الفِرارِ مِنَ الزَّحْفِ

جنگ سے فرار ہونے پر وعید کا بیان

(٣٤٣٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي

(۱۸۸) فِی الرَّجُلِ یخلّی عَنْ دَابَّتِہِ فیأْخُذُھا الرَّجُلُ

کوئی شخص اپنا جانور چھوڑ دے اور دوسرا شخص اس کو پکڑ کر پال لے

(۳۴۳٦۵) حَدَّثَنَا وَکِیعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : حدَّثَنَا ھِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْیَرِیِّ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَجَدَ دَابَّۃً بِمَھْلَكٍ فَھِیَ لِمَنْ أَحْیَاھَا.

(۳۴۳٦۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے جانور کو ہلاکت والی جگہ پر چھوڑ دے تو جو اس کو پکڑ کر زندہ کر دے (اس کو پال لے) وہ اسی کا ہے۔

(۳۴۳٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِیَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِی الرَّجُلِ یَتْرُكُ الدَّابَّۃَ فِی أَرْضِ الْقَفْرِ ، قَالَ : ھِیَ لِمَنْ أَحْیَاھَا.

(۳۴۳٦٦) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنا جانور بے آب وگاہ زمین میں چھوڑ دے تو جو اس کو پال لے اور چارہ وغیرہ کھلائے وہ اس کا ہے۔

(۳۴۳٦۷) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِی رَجُلٍ سَیَّبَ دَابَّتَہُ ، فَأَخَذَھَا رَجُلٌ ، قَالَ : فَجَاءَ صَاحِبُھَا فَخَاصَمَہُ إِلَی عَامِرٍ ، فَقَالَ : ھَذَا أَمْرٌ قَدْ قُضِیَ فِیہِ قَبْلَ الْیَوْمِ ، إِنْ کَانَ سَیَّبَھَا فِی خَوْفٍ ومَفَازَۃٍ فَھُوَ أَحَقُّ بِدَابَّتِہِ ، وَإِنْ کَانَ سَیَّبَھَا فِی کَلأٍ وَأَمْنٍ فَلاَ حَقَّ لَہُ فِیھَا.

(۳۴۳٦۷) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنا جانور آزاد چھوڑ دیا تو اس کو دوسرے آدمی نے پکڑ لیا، پھر اس کا مالک آیا اور حضرت عامر کے پاس جھگڑا لے کر حاضر ہوا۔ حضرت عامر نے فرمایا یہ ایسا معاملہ ہے جس کے متعلق آج کے دن سے قبل فیصلہ ہو چکا ہے اگر تو اس نے خوف وغیرہ کی وجہ سے اپنا جانور چھوڑا تھا تو پھر یہ اپنے جانور کا زیادہ حقدار ہے، اور اگر چارے کی وجہ سے چھوڑا ہے تو پھر اس میں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۱۸۹) فِی تَشْیِیعِ الْغُزَاۃِ وَتَلَقِّیھِمْ

غزوہ کیلئے لشکر روانہ کرنا اور ان کے ساتھ ملاقات کرنا اور ان کا استقبال کرنا

(۳۴۳٦۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِی بُکَیْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ ، عَنْ أَبِی الْفَیْضِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِیدَ بْنَ جُبَیْرٍ الرُّعَیْنِیَّ ، عَنْ أَبِیہِ ، أَحْسِبُ ؛ أَنَّ أَبَا بَکْرٍ شَیَّعَ جَیْشًا فَمَشَی مَعَھُمْ ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّہِ الَّذِی اغْبَرَّتْ أَقْدَامُنَا فِی سَبِیلِ اللهِ ، قَالَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّمَا شَیَّعْنَاھُمْ ، فَقَالَ : جَھَّزْنَاھُمْ وَشَیَّعْنَاھُمْ وَدَعَوْنَا لَھُمْ.

(۳۴۳٦۸) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر روانہ فرمایا پھر ان کے ساتھ چلتے رہے ان کو رخصت کرنے کیلئے اور فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے راستہ میں ہمارے قدموں کو غبار آلود کیا، ایک شخص

(۱۸۷) مَا قَالُوا فِي عَقْرِ الْخَيْلِ

گھوڑے کے پاؤں پر ضرب کے نشان کا بیان

(۳۴۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي الَّذِي أَرْضَعَنِي مِنْ بَنِي مُرَّةَ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ ، نَزَلَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَرْقَبَهَا ، ثُمَّ مَضَى فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

(۳۴۳۶۰) حضرت یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا جنہوں نے مجھے بنو مرہ میں دودھ پلایا فرمایا گویا کہ میں جنگ موتہ کے دن حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا ہوں اپنے گھوڑے سے اترے جو سرخی مائل تھا، پھر اس کے پاؤں پر ضرب کا نشان لگایا اور جنگ میں شریک ہوگئے اور لڑتے رہے یہاں تک کہ آپ شہید ہوگئے۔

(۳۴۳۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي غُنْيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى الشَّامِ ، فَقَالَ : لاَ تَعْقِرُوا دَابَّةً حَسَرْتُمُوهَا.

(۳۴۳۶۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو ملک شام کی طرف بھیجا اور فرمایا: گھوڑے کے پاؤں پر ضرب کا نشان مت لگاؤ، تم اس کو تھکا دیتے ہو۔

(۳۴۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعَبْسِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، قَالَ: الْحَسِيرُ لاَ يُعْقَرُ.

(۳۴۳۶۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ گھوڑے جو تھک جائیں ان کے پاؤں پر ضرب کا نشان نہیں لگایا جائے گا۔

(۳۴۳۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْهُذَلِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَتِ السَّرَايَا إِذَا بُعِثَتْ قِيلَ لَهَا : لاَ تَعْقِرُوا حَسِيرًا.

(۳۴۳۶۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سرایا بھیجے جاتے تو ان کو کہا جاتا کہ تھک جانے والے جانور کے پاؤں پر ضرب کا نشان مت لگانا۔

(۳۴۳۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : لاَ تَعْقِرُوا دَابَّةً ، وَإِنْ حُسِرَتْ.

(۳۴۳۶۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گھوڑے کے پاؤں پر ضرب کا نشان مت لگاؤ اگرچہ وہ تھک جائے۔

سے لڑائی ہوئی، پھر جب لشکر واپس آیا تو انہوں نے حضور ﷺ سے اس بارے میں شکایت کی، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا لشکر تھوڑا تھا مجھے ڈر تھا کہ اگر آگ روشن کی تو دشمن ہماری قلت کو دیکھ لے گا اور میں نے ان کو دشمن کا پیچھا بھی اسی وجہ سے کرنے سے منع کر دیا تھا کہ کوئی دشمن پہاڑ پر کمین نہ لگائے بیٹھا ہو، راوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو یہ طریقہ اور چال بہت پسند آئی۔

(٣٤٣٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ لأَبِي بَكْرٍ ، لَمَّا لَمْ يَدَعْ عَمْرٌو النَّاسَ أَنْ يُوقِدُوا نَارًا ، أَلاَ تَرَى إِلَى هَذَا الَّذِي مَنَعَ النَّاسَ مَنَافِعَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : دَعْهُ ، فَإِنَّمَا وَلاَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا لِعِلْمِهِ بِالْحَرْبِ.

(۳۴۳۵۶) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو آگ جلانے سے منع فرمایا کہ کیا آپ اس شخص کو دیکھتے ہیں جس نے لوگوں کو ان کے فائدے سے روکا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چھوڑ دو، ان کی جنگی چالوں میں مہارت کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ نے انہیں ہمارا امیر بنایا۔

(٣٤٣٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِالْمُشْرِكِينَ ، وَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ مَكَرَ بِهِمْ فِيهِ.

(۳۴۳۵۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جنگ احد کے دن مشرکین کے ساتھ خفیہ چال چلی، یہ پہلا موقع اور دن تھا جس میں ان کے ساتھ چال چلی گئی تھی۔

(٣٤٣٥٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ ، يُقَالَ لَهُ :صُبَيْحٌ :كُنَّا مَعَاشِرَ الْفُطَحِ مَعَ عَلِيٍّ ، قَالَ :وَكَانَ عَلِيٌّ رَجُلاً مُجَرِّبًا ، قَالَ :وَكَانَ يَقُولُ :الْحَرْبُ خَدْعَةٌ ، قَالَ :فَيَنْتَهِي إِلَى الصَّخْرَةِ ، قَالَ :فَيَقُولُ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، صَخْرَةٌ ، قَالَ :فَنَرَى نَحْنُ أَنَّهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ ، قَالَ :فَيَنْتَهِي إِلَى دِجْلَةَ ، فَيَقُولُ :دِجْلَةَ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَنَرَى نَحْنُ أَنَّهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ.

(۳۴۳۵۹) حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبیح نامی ایک شخص نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ تجربہ کار انسان تھے، فرماتے تھے کہ جنگ خفیہ چال چلنے کا نام ہے، فرماتے ہیں کہ وہ چٹان کی طرف پہنچے اور فرمایا اللہ اکبر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا چٹان ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ وہاں میرے جیسے کو کہا گیا ہے، پھر دجلہ کی طرف پہنچے اور فرمایا، دجلہ اللہ اکبر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا، ہم نے دیکھا کہ وہاں چیز ہے جس کو کہا گیا ہے۔

(٣٤٣٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْحَرْبُ خَدْعَةٌ.

(۳۴۳۵۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خفیہ چال چلنے کا نام ہے۔

(٣٤٣٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً ، وَرَّى بِغَيْرِهَا. (بخاری ۲۹۴۷۔ ابو داؤد ۲۶۳۰)

(۳۴۳۵۱) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کے سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو کسی دوسرے سفر کے ساتھ توریہ فرما دیتے، (یعنی جہاد کے سفر کو مخفی رکھتے)۔

(٣٤٣٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ صَارُوا حُمَمًا ، قَالَ : وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ. (بخاری ۳۰۳۰۔ مسلم ۱۳۶۱)

(۳۴۳۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنم سے لوگوں کو کوئلہ ہونے کے بعد نکالیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنگ تو خفیہ چال چلنے کا نام ہے۔

(٣٤٣٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ. (بخاری ۳۶۱۱۔ مسلم ۱۵۴)

(۳۴۳۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تم سے بیان کرتا ہو جو میرے اور تمہارے درمیان ہے کہ جنگ خفیہ چال چلنے کا نام ہے، اور اگر میں تم سے بیان کروں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر آسمان سے میں الٹے منہ گر جاؤں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں جھوٹ بولوں۔

(٣٤٣٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ. (ابن ماجه ۲۸۳۳)

(۳۴۳۵۴) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنگ تو خفیہ چال چلنے کا نام ہے۔

(٣٤٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلاَسِلِ ، فَأَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيدٌ ، فَقَالَ : لاَ يُوقِدَنَّ رَجُلٌ نَارًا ، ثُمَّ قَاتَلَ الْقَوْمَ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَانَ فِي أَصْحَابِي قِلَّةٌ ، وَخَشِيتُ أَنْ يَرَى الْقَوْمُ قِلَّتَهُمْ ، وَنَهَيْتُهُمْ أَنْ يَتَّبِعُوا الْعَدُوَّ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ كَمِينٌ مِنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ ، قَالَ : فَأَعْجَبَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (حاکم ۴۳)

(۳۴۳۵۵) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو غزوہ ذات السلاسل میں امیر بنا کر روانہ فرمایا، ان کے لشکر کو سخت سردی لگی، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ کوئی شخص آگ مت جلائے پھر ان کی دشمن

بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : نَدْخُلُ أَرْضَ الشِّرْكِ ، فَنُحَاصِرُ الْحِصْنَ ، فَيُقَاتِلُونَنَا قِتَالاً شَدِيدًا ، فَيَسْأَلُونَنَا الأَمَانَ ، وَيَأْبَى ذَلِكَ الأَمِيرُ ، فَمَا تَرَى فِي قِتَالِهِمْ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ إِلَيْكُمْ ، ذَاكَ إِلَى الأَمِيرِ.

(۳۴۳۴۷) حضرت ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ہم لوگ کافروں کے ملک میں جا کر ان کے قلعہ کا محاصرہ کریں پھر وہ لوگ ہمارے ساتھ سخت مزاحمت کریں اور بعد میں ہم سے امن طلب کریں اور ان کا امیر انکار کر دے تو ان کے ساتھ لڑنے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا یہ تم پر نہیں ہے یہ ان کے امیر کا معاملہ ہے۔

(٣٤٣٤٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي قَيْسٍ ، يَذْكُرُ عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، قُلْتُ : الْمَلِكُ مِنْ مُلُوكِ خُرَاسَانَ يُصَالِحُ مِنَ السَّبْيِ عَلَى رُؤُوسٍ مَعْلُومَةٍ ؟ قَالَ : مَا كَانَ مِنْ صُلْحٍ فَلاَ بَأْسَ.

(۳۴۳۴۸) حضرت مطرف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ خراسان کے بادشاہوں میں ایک بادشاہ قیدی سے معلومات کی بنیاد پر صلح کرتا ہے؟ فرمایا: صلح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٨٦) فِي الْمَكْرِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں مکر اور دھوکا دینا

(٣٤٣٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا ، يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ سَمَّى الْحَرْبَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدْعَةً. (بخاری ۳۰۲۹۔ مسلم ۱۳۶۲)

(۳۴۳۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک پر جنگ کا نام دھوکا رکھا۔ (ایک چال چلنے کا نام ہے)۔

(٣٤٣٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ قَضَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ ، وَإِنِّي مُحَارِبٌ أَتَكَلَّمُ فِي الْحَرْبِ ، قَالَ : وَلَكِنْ إِذَا قُلْتُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَاللهِ لأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ. (احمد ۹۰۔ ابن سعد ۲۴۴)

(۳۴۳۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ پر فیصلہ فرمایا کہ جنگ ...... چال چلنے کا نام ہے، بیشک میں تو جنگ جو ہوں، جنگ کے متعلق بات کرتا ہوں، فرمایا کہ لیکن جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تو خدا کی قسم مجھے یہ بات زیادہ پسندیدہ تھی کہ میں آسمان سے الٹے منہ گر جاتا اس بات سے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ بات کہوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمائی ہو۔

(٣٤٣٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَيْحَانَ ، قَالَ :شَهِدَتْ تُسْتَرَ مَعَ أَبِي مُوسَى أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، أَوْ خَمْسٌ ، مِنْهُنَّ أُمُّ مَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ.

(۳۴۳۴۳) حضرت خالد بن سیحان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چار یا پانچ خواتین تستر میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئیں جن میں ام مجزاۃ بن ثور رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

(٣٤٣٤٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَرْمَلَةَ الْعَبْدِيُّ ، عَنِ الْمُؤْثَرَةِ بِنْتِ زَيْدٍ ، أُخْتِ أَبِي نَضْرَةَ ؛ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ غَزَا بِامْرَأَتِهِ زَيْنَبَ إِلَى خُرَاسَانَ. (ابن سعد ۲۰۸)

(۳۴۳۴۴) حضرت موثرہ بنت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابونضرہ اپنی اہلیہ زینب کے ساتھ خراسان کی طرف جہاد میں شریک ہوئے۔

(٣٤٣٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَلاَّدٍ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَزَا بَدْرًا ، قَالَتْ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، ائْذَنْ لِي فِي أَنْ أَغْزُوَ مَعَكَ ، أُدَاوِي جَرْحَاكُمْ ، وَأُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ ، لَعَلَّ اللَّهَ يَرْزُقُنِي شَهَادَةً قَالَ :قَرِّي فِي بَيْتِكِ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُكِ الشَّهَادَةَ ، قَالَ :فَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِيدَةَ. (ابوداؤد ۵۹۲۔ دارقطنی ۱۱۱)

(۳۴۳۴۵) حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کیلئے روانہ ہونے لگے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے بھی اپنے ساتھ جہاد پر جانے کی اجازت عنایت فرمادیں، میں آپ کے زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی تیمارداری کروں گی شاید کہ اللہ مجھے بھی شہادت کی موت نصیب فرمادے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اپنے گھر میں رہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تجھے شہادت (کا ثواب) دے دیا ہے، فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میرا نام شہیدہ پڑ گیا۔

(٣٤٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تَخْرُجَ النِّسَاءُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْفُرُوجِ ، يَعْنِي الثُّغُورَ.

(۳۴۳۴۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ ناپسند فرماتے تھے کہ خواتین سرحدات وغیرہ کی طرف بڑھنے کیلئے جائیں۔

(١٨٥) فِي الْقَوْمِ يُحَاصِرونَ الْقَوْمَ فَيَطْلُبُونَ الأَمَانَ ، فَيَقُولُ الْقَوْمُ نَعَمْ وَيَأْبَى عَلَيْهِمْ بَعْضُهُمْ

لشکر کسی قوم کا محاصرہ کرلے پھر وہ لوگ امن طلب کریں اور وہ لشکر امن دینے پر رضامند بھی ہوجائیں لیکن کچھ لوگ امن لینے سے انکار کردیں

(٣٤٣٤٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ بْنُ حَبِيبٍ ، خَتَنُ مَالِكِ

ہم نے آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار دیکھے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم جنگ میں شریک ہوئیں ہیں ہمارے پاس دوائی ہے جس سے زخمیوں کو دواء دیں گے اور تیر پکڑائیں گے اور ستو ملا پانی پلائیں گے اور بالو کی رسی بنائیں گے جس سے اللہ کے راستہ میں مدد حاصل کی جائے گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ٹھہری رہو پھر جب خیبر فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی اسی طرح حصہ دیا جس طرح مردوں کو دیا۔

(۳٤۳٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ: هَلْ كُنَّ يَحْضُرْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ قَالَ يَزِيدُ: كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ: قَدْ كُنَّ يَحْضُرْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا أَنْ يَضْرِبَ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَلا، وَقَدْ كَانَ يَرْضَخُ لَهُنَّ.

(۳٤۳٤٠) حضرت یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر دریافت کیا کہ کیا خواتین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں اور غنیمت میں ان کو حصہ ملتا تھا؟ حضرت یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے نجدہ کو لکھا کر خواتین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں، باقی ان کو الگ حصہ نہ ملتا تھا، ان کو تھوڑا سا عطیہ دیا جاتا تھا۔

(۳٤۳٤١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ؛ أَنَّ أُمَّ كَبْشَةَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عُذْرَةَ، عُذْرَةَ قُضَاعَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، ائْذَنْ لِي أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لاَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَسْتُ أُرِيدُ أَنْ أُقَاتِلَ، إِنَّمَا أُرِيدُ أَنْ أُدَاوِيَ الْجَرِيحَ وَالْمَرِيضَ، وَأَسْقِيَ الْمَرِيضَ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ يَكُونَ سُنَّةً، وَيُقَالُ: فُلاَنَةُ خَرَجَتْ، لأَذِنْتُ لَكِ، وَلَكِنِ اجْلِسِي. (طبرانی ۴۳۱)

(۳۴۳۴۱) حضرت سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو عذرہ کی خاتون ام کبشہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دے دیں کہ میں فلاں فلاں لشکر میں ساتھ جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں لڑنے کے ارادے سے نہیں جارہی میں مریضوں اور زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریض کو پانی پلانے کے ارادہ سے جانا چاہتی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ عادت نہ بن جاتی اور کہا جاتا کہ فلاں خاتون جہاد میں گئی تھی تو میں تجھے اجازت دے دیتا لیکن بیٹھی رہ، (ساتھ مت جا)۔

(۳٤۳٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ أَنَّ صَفِيَّةَ كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

(۳۴۳۴۲) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق والے دن حضرت صفیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔

الْخَطَّابِ مِنْ غَزْوَةِ سَرْغ ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْجُرُف ، قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَطْرُقُوا النِّسَاءَ ، وَلاَ تَغْتَرُوهُنَّ ، ثُمَّ بَعَثَ رَاكِبًا إِلَى الْمَدِينَةِ بِأَنَّ النَّاسَ دَاخِلُونَ بِالْغَدَاةِ.

(۳۴۳۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غزوہ سرغ سے واپس آ رہے تھے، جب آپ مقام جرف پر پہنچے تو آپ نے اعلان فرمایا اے لوگو! رات کے وقت اور ان کی بے خبری میں ان کے پاس مت داخل ہو جاؤ پھر آپ نے ایک سوار مدینہ کی طرف بھیجا کہ بتا دو لوگ صبح داخل ہوں گے۔

(٣٤٣٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا طَالَتْ غَيْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ أَهْلِهِ ، فَلاَ يَطْرُقَنَّ أَهْلَهُ لَيْلاً.

(بخاری ۵۲۴۴۔ مسلم ۱۸۲)

(۳۴۳۳۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص سفر کی وجہ سے زیادہ دن گھر والوں سے دور رہے تو وہ رات کے وقت گھر والوں کے پاس واپس مت آئے۔

(١٨٤) فِي الْغَزْوِ بِالنِّسَاءِ

خواتین کو جنگ میں لے کر جانا (خواتین کا جنگ میں شریک ہونا)

(٣٤٣٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ ، قَالَتْ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ ، أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمَ الطَّعَامَ ، وَأُدَاوِي لَهُمَ الْجَرْحَى ، وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى. (مسلم ۱۴۴۷۔ احمد ۸۴)

(۳۴۳۳۸) حضرت ام عطیہ الانصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئی میں ان کے کجاووں کے پیچھے ہوتی اور ان کے لیے کھانا تیار کرتی اور زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی اور مریضوں کا خیال رکھتی۔

(٣٤٣٣٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ الأَشْجَعِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ ؛ أَنَّهَا غَزَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ سَادِسَةَ سِتِّ نِسْوَةٍ فَبَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ : بِأَمْرِ مَنْ خَرَجْتُنَّ ؟ وَرَأَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، خَرَجْنَا وَمَعَنَا دَوَاءٌ نُدَاوِي بِهِ ، وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ ، وَنَسْقِي السَّوِيقَ ، وَنَغْزِلُ الشَّعْرَ ، نُعِينُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ لَنَا : أَقِمْنَ ، فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ ، قَسَمَ لَنَا كَمَا قَسَمَ لِلرِّجَالِ.

(ابو داؤد ۲۷۲۳۔ احمد ۲۷۱

(۳۴۳۳۹) حضرت حشرج بن زیاد رحمہ اللہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ چھ خواتین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں شریک ہوئیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کس کام کی وجہ سے تم جنگ میں نکلی ہو؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلاً ، يَتَخَوَّنُهُمْ ، أَوْ يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ. (مسلم ۱۵۲۸۔ دارمی ۲۶۳۱)

(۳۴۳۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی سفر سے رات کو گھر لوٹے، وہ ان کے ساتھ خیانت کرے گا یا وہ ٹھوکر اور غلطی طلب کرے گا۔

(۳٤۳۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلاً ، وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً ، أَوْ عَشِيَّةً.

(بخاری ۱۸۰۰۔ مسلم ۱۵۲۷)

(۳۴۳۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات میں سفر سے واپس گھر والوں کے پاس نہ لوٹا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یا شام کے وقت آتے تھے۔

(۳٤۳۳٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا دَخَلْتُمْ لَيْلاً ، فَلاَ يَأْتِ أَحَدٌ أَهْلَهُ طُرُوقًا ، قَالَ جَابِرٌ : فَوَاللهِ لَقَدْ طَرَقْنَاهُنَّ بَعْدُ. (احمد ۲۹۹۔ ابن حبان ۲۷۱۳)

(۳۴۳۳۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب سفر سے واپس لوٹے تو وہ رات کو گھر والوں کے پاس نہ آئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم ان کے پاس رات گزرنے کے بعد آتے تھے۔

(۳٤۳۳۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، قَالَ : كُنْتُ فِي غَزَاةٍ ، فَاسْتَأْذَنْتُ فَتَعَجَّلْتُ ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ ، فَإِذَا الْمِصْبَاحُ يَتَأَجَّجُ ، وَإِذَا أَنَا بِشَيْءٍ أَبْيَضَ نَائِمٍ ، فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي ، ثُمَّ حَرَّكْتُهَا ، فَقَالَتْ : إِلَيْكَ إِلَيْكَ ، فُلاَنَةُ كَانَتْ عِنْدِي مَشَّطَتْنِي ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَنَهَى أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلاً.

(احمد ۴۵۱۔ حاکم ۲۹۳)

(۳۴۳۳۵) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں شریک تھا میں نے واپسی کی اجازت طلب کی اور جلدی کی اور جلدی واپس آ کر گھر کے دروازے پر پہنچ گیا، گھر میں چراغ جل رہا تھا اور میں نے ایک سفید چیز سوئی ہوئی دیکھی میں نے تلوار نکال لی پھر اس کو حرکت دی تو میری اہلیہ نے کہا: تو دور ہو جا تو دور ہو جا فلاں میرے پاس ہے اور میرے بالوں میں کنگھی کر رہی ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا کہ آدمی رات کو سفر سے واپس گھر آئے۔

(۳٤۳۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَقْبَلَ عُمَرُ بْنُ

اِنْزِعْ رَجُلاً يُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَاللهِ لاَ أَشِيمُ سَيْفًا سَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عَدُوِّهِ ، حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ يَشِيمُهُ ، وَأَمَرَهُ فَمَضَى مِنْ وَجْهِهِ ذَلِكَ إِلَى مُسَيْلِمَةَ.

(۳۴۴۱۴) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب بنوسلیم کے لوگ مرتد ہونے لگے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر دے کر ان کی طرف روانہ فرمایا۔ وہاں انہوں نے لوگوں کو ایک جگہ جمع کر کے انہیں آگ لگا دی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ کو چاہئے کہ ایسے شخص کو قیادت سے معزول کردیں جو وہ عذاب دیتا ہے جو عذاب اللہ کا حق ہے! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ایسے اللہ کی تلوار کو نیام میں نہیں رکھ سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ خود اپنی تلوار کو نیام میں نہ رکھ دے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کی طرف جانے کا حکم دے دیا۔

(٣٤٤١٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَجَّهَ النَّاسَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَأَتَوا عَلَى نَهَرٍ ، فَجَعَلُوا أَسَافِلَ أَقْبِيَتِهِمْ فِي حُجَزِهِمْ ، ثُمَّ قَطَعُوا إِلَيْهِمْ ، فَتَرَامَوْا ، فَوَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ ، فَنَكَّسَ خَالِدٌ سَاعَةً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَرَاءِ ، وَكَانَ خَالِدٌ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ نَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ سَاعَةً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ يُفْرَى لَهُ رَأْيُهُ ، فَأَخَذَ الْبَرَاءَ أَفكَلٌ ، فَجَعَلْتُ أَطِدُهُ إِلَى الأَرْضِ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّي لأَفْطُرُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا بَرَاءُ ، قُمْ ، فَقَالَ الْبَرَاءُ : الآنَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، الآنَ.

فَرَكِبَ الْبَرَاءُ فَرَسًا لَهُ أُنْثَى ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :أَمَّا بَعْدُ ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ مَا إِلَى الْمَدِينَةِ سَبِيلٌ ، إِنَّمَا هِيَ الْجَنَّةُ ، فَحَضَّهُمْ سَاعَةً ، ثُمَّ مَصَعَ فَرَسَهُ مَصَعَاتٍ ، فَكَأَنِّي أَرَاهَا تَمْصَعُ بِذَنَبِهَا ، ثُمَّ كَبَسَ وَكَبَسَ النَّاسُ.

قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ :فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ فِي مَدِينَتِهِمْ ثُلْمَةٌ ، فَوَضَعَ مُحَكَّمُ الْيَمَامَةِ رِجْلَيْهِ عَلَيْهَا ، وَكَانَ عَظِيمًا جَسِيمًا فَجَعَلَ يَرْتَجِزُ ، أَنَا مُحَكَّمُ الْيَمَامَةِ ، أَنَا مدارُ الْحلَّةِ ، وَأَنَا وَأَنَا.

قَالَ :وَكَانَ رَجُلاً هَمِرًا ، فَلَمَّا أَمْكَنَهُ مِنَ الضَّرْبِ ضَرَبَهُ ، وَاتَّقَاهُ الْبَرَاءُ بِحَجَفَتِهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ الْبَرَاءُ سَاقَهُ فَقَتَلَهُ ، وَمَعَ مُحَكَّمِ الْيَمَامَةِ صَفِيحَةٌ عَرِيضَةٌ ، فَأَلْقَى سَيْفَهُ ، وَأَخَذَ صَفِيحَةَ مُحَكَّمٍ ، فَحَمَلَ فَضَرَبَ بِهَا حَتَّى انْكَسَرَتْ ، فَقَالَ :قَبَحَ اللَّهُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ ، وَأَخَذَ سَيْفَهُ.

(۳۴۴۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دشمنوں کی طرف روانہ فرمایا۔ وہ دریا کے کنارے پر پہنچے، دشمن نے ایک چال کے ذریعے مسلمانوں پر حملہ کیا تو مسلمان تتر بتر ہو گئے اور الٹے پاؤں واپس لوٹ

آئے۔ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کچھ دیر سر جھکایا اور پھر سر اٹھایا۔ میں اس وقت ان کے اور حضرت براء کے درمیان کھڑا تھا۔ حضرت خالد کا معمول تھا کہ جب انہیں کوئی اہم کام پیش آتا تھا تو وہ کچھ دیر آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تھے اور پھر آسمان کی طرف سر اٹھاتے تھے۔ پھر وہ اپنی رائے کا اظہار فرماتے تھے۔ اتنے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ پر کپکپی طاری ہوئی تو میں نے انہیں زمین کے ساتھ ملا دیا وہ کہنے لگے اے میرے بھائی! میں روزہ توڑنا چاہتا ہوں۔ پھر حضرت خالد نے فرمایا کہ اے براء! اٹھو۔ انہوں نے کہا اس وقت؟ حضرت خالد نے فرمایا کہ ہاں اسی وقت۔

(۲) پھر حضرت براء اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا اے لوگو! مدینہ جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے، راستہ ہے تو جنت کا ہے۔ پھر آپ نے کچھ دیر انہیں ترغیب دی۔ پھر اپنے گھوڑے کو تھپکیاں دیں اور چل پڑے اور لوگ بھی ان کے پیچھے چل پڑے۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمامہ والوں کے شہر میں ایک ٹیلہ تھا۔ یمامہ کے سربراہ نے اس پر اپنے پاؤں رکھے اور وہ ایک موٹا اور لمبا آدمی تھا۔ وہ رجز پڑھنے لگا اور کہنے لگا کہ میں یمامہ کا سربراہ ہوں، میں یہاں کے لوگوں کا ٹھکانہ ہوں اور میں، میں ہوں۔

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک پہلوان آدمی تھا۔ اس نے حضرت براء رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو حضرت براء نے زرہ کے ذریعے اپنا بچاؤ کیا پھر حضرت براء نے اس کی پنڈلی پر وار کیا اور اسے مار ڈالا۔ یمامہ کے حاکم کے پاس ایک چوڑی زرہ تھی، حضرت براء نے اپنی تلوار رکھی اور اس کی زرہ لے کر اس سے مارا اور وہ ٹوٹ گیا پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ اس چیز کو رسوا کرے جو تیرے اور میرے درمیان ہے۔ پھر آپ نے اس کی تلوار لے لی۔

(٣٤٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا أَتَاهُ فَتْحُ الْيَمَامَةِ سَجَدَ.

(۳۴۴۱۶) حضرت ابوعون ثقفی روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یمامہ کی فتح کی خبر ملی تو آپ نے سجدہ کیا۔

(٢) قُدُومُ خَالِدِ بنِ الْوَلِيدِ الْحِيرَةَ ، وَصَنِيعُهُ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا حیرہ کو فتح کرنا

(٣٤٤١٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، قَالَ :كَتَبَ خَالِدٌ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ وَهُوَ بِالْحِيرَةِ وَدَفَعَهُ إِلَى بَنِي بُقَيْلَةَ ، قَالَ عَامِرٌ :وَأَنَا قَرَأْتُهُ عِنْدَ بَنِي بُقَيْلَةَ :

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمَ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدَ حَمْدِ اللهِ الَّذِي فَضَّ خَدَمَتَكُمْ ، وَفَرَّقَ كَلِمَتَكُمْ ، وَوَهَنَ بَأْسَكُمْ ، وَسَلَبَ مُلْكَكُمْ ، فَإِذَا

جَاءَكُمْ كِتَابِي هَذَا فَابْعَثُوا إِلَيَّ بِالرَّهْنِ ، وَاعْتَقِدُوا مِنِّي الذِّمَّةَ ، وَأَجِيبُوا إِلَيَّ الْجِزْيَةَ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا، فَوَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، لَأَسِيرَنَّ إِلَيْكُمْ بِقَوْمٍ يُحِبُّونَ الْمَوْتَ كَحُبِّكُمُ الْحَيَاةَ ، وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى.

(ابو عبید ۸۶)

(۳۴۴۱۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید حیرہ میں تھے۔ انہوں نے وہاں سے فارس کے سرداروں کے نام خط لکھا، وہ خط انہوں نے بنو بقیلہ کو دیا اور میں نے ان کے پاس پڑھا تھا۔ اس خط میں تحریر تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: خالد بن ولید کی طرف سے فارس کے سرداروں کے نام۔ ہدایت کا اتباع کرنے والوں پر سلامتی نازل ہو۔ میں اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہاری قوتوں کو منتشر کر دیا اور تمہارے دلوں کو جدا کر دیا اور تمہاری قوت کو کمزور کر دیا اور تمہارے مالوں کو چھین لیا۔ جب میرا یہ خط تمہارے پاس آئے تو تم میرے پاس جزیہ بھیجو، ہمارے پاس ذمی بن کر رہنا قبول کرلو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہاری طرف ایک ایسی قوم کو بھیجوں گا جو موت کو ایسے پسند کرتے ہیں جیسے تم زندگی کو پسند کرتے ہو۔ اور ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلامتی ہو۔

(٣٤٤١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ زَمَنَ الْحِيرَةِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ :

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ، أَمَّا بَعْدُ : فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّ خَدَمَتَكُمْ ، وَفَرَّقَ جَمْعَكُمْ، وَخَالَفَ بَيْنَ كَلِمَتِكُمْ، فَإِذَا جَائَكُمْ كِتَابِي هَذَا فَاعْتَقِدُوا مِنِّي الذِّمَّةَ ، وَأَجِيبُوا إِلَى الْجِزْيَةِ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا أَتَيْتُكُمْ بِقَوْمٍ يُحِبُّونَ الْمَوْتَ حُبَّكُمْ لِلْحَيَاةِ.

(۳۴۴۱۸) حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فارس کے سرداروں کے نام حیرہ سے ایک خط لکھا جس میں تحریر تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: خالد بن ولید کی طرف سے فارس کے سرداروں کے نام۔ ہدایت کا اتباع کرنے والوں پر سلامتی نازل ہو۔ میں اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہاری قوتوں کو منتشر کر دیا اور تمہارے دلوں کو جدا کر دیا اور تمہاری قوت کو کمزور کر دیا اور تمہارے مالوں کو چھین لیا۔ جب میرا یہ خط تمہارے پاس آئے تو تم میرے پاس جزیہ بھیجو، ہمارے پاس ذمی بن کر رہنا قبول کرلو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہاری طرف ایک ایسی قوم کو بھیجوں گا جو موت کو ایسے پسند کرتے ہیں جیسے تم زندگی کو پسند کرتے ہو۔

(٣٤٤١٩) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى الْحِيرَةِ، نَزَلَ عَلَى بَنِي الْمَرَازِبَةِ ، قَالَ : فَأُتِيَ بِالسَّمِّ ، فَأَخَذَهُ فَجَعَلَهُ فِي رَاحَتِهِ ، وَقَالَ : بِسْمِ اللهِ ، فَاقْتَحَمَهُ ، فَلَمْ يَضُرَّهُ بِإِذْنِ اللهِ شَيْئًا. (ابویعلی ۷۱۵۰)

(۳۴۴۱۹) حضرت ابوسفر فرماتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حیرہ آئے اور بنو مرازبہ کے پاس ٹھہرے تو وہاں ان کے پاس زہر لایا گیا اور اسے اپنی ہتھیلی پر رکھا اور پھر اللہ کا نام لے کر اسے پی لیا۔ لیکن وہ زہر اللہ کے حکم سے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچا سکا۔

(۳٤٤۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَالَحَنَا أَهْلُ الْحِيرَةِ عَلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ وَرَحْلٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَةِ ، مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالرَّحْلِ ؟ قَالَ : لَمْ يَكُنْ لِصَاحِبٍ لَنَا رَحْلٌ.

(۳۴۴۲۰) حضرت اسود بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حیرہ والوں سے ایک ہزار درہم اور ایک کجاوے کے بدلے صلح کی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابا جان! آپ لوگ کجاووں کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے کسی ساتھی کے پاس کجاوہ نہیں تھا۔

(۳٤٤۲۱) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ هَاهُنَا ، إِذَا هُوَ بِمَسْلَحَةٍ لأَهْلِ فَارِسَ ، عَلَيْهِمْ رَجُلٌ يُقَالَ لَهُ : هزارَ مَرد ، قَالَ : فَذَكَرُوا مِنْ عِظَمِ خَلقِهِ وَشَجَاعَتِهِ ، قَالَ : فَقَتَلَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ثُمَّ دَعَا بِغَدَائِهِ فَتَغَدَّى وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى جِيفَتِهِ ، يَعْنِي جَسَدَهُ.

(۳۴۴۲۱) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فارس کو فتح کرنے کے لئے آئے تو معلوم ہوا کہ یہاں ایک آدمی ہے جس کا نام ہزار مرد ہے۔ اس کے بارے میں لوگوں نے بتایا کہ وہ بہت بہادر اور توانا ہے۔ حضرت خالد نے اسے قتل کیا اور پھر اس کا کھانا منگوا کر اس کی لاش کے پاس بیٹھ کر کھایا۔

(۳٤٤۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ كَتَبَ :

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ وَمَلأَ فَارِسَ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمَ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ، أَمَّا بَعْدُ : فَإِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْكُمَ الإِسْلاَمَ، فَإِنْ أَقْرَرْتُمْ بِهِ فَلَكُمْ مَا لأَهْلِ الإِسْلاَمِ، وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الإِسْلاَمِ ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ، فَإِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْكُمَ الْجِزْيَةَ ، فَإِنْ أَقْرَرْتُمْ بِالْجِزْيَةِ ، فَلَكُمْ مَا لأَهْلِ الْجِزْيَةِ، وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الْجِزْيَةِ ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ ، فَإِنَّ عِنْدِي رِجَالاً تُحِبُّ الْقِتَالَ كَمَا تُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ.

(۳۴۴۲۲) حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم: خالد بن ولید کی طرف سے رستم، مہران اور فارس کے سرداروں کے نام۔ ہدایت کی اتباع کرنے والوں پر سلامتی ہو۔ میں تمہارے سامنے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حمد وصلوۃ کے بعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم اسلام قبول کر لو تو تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو اہل اسلام کے لئے ہے اور تم پر وہ سب باتیں لازم ہوں گی جو مسلمانوں پر لازم ہیں۔ اگر تم اسلام قبول کرنے سے انکار کرو تو میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم جزیہ ادا کرو، اگر تم جزیہ ادا کرنے لگو تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جو جزیہ ادا کرنے والوں کو ملتی

ہے اور تم پر ہر وہ چیز لازم ہوگی جو جزیہ ادا کرنے والوں پر لازم ہوتی ہے۔ اور اگر تم انکار کردو تو میرے پاس ایسے مرد ہیں جو قتال کو ایسے پسند کرتے ہیں جیسے فارس والے شراب کو پسند کرتے ہیں۔

(٣٤٤٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ بِالْحِيرَةِ ، عَنْ يَوْمِ مُؤْتَةِ.

(۳۴۴۲۳) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حیرہ میں غزوہ موتہ کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنا ہے۔

(٣) فِي قِتَالِ أَبِي عُبَيْدٍ مِهرانَ ، وَكَيْفَ كَانَ أَمْرُهُ ؟

حضرت ابوعبید (ابن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ) کی مہران میں جنگ اور اس کی تفصیلات کا بیان

(٣٤٤٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ :كَانَ مِهْرَانُ أَوَّلَ السَّنَةِ ، وَكَانَتِ الْقَادِسِيَّةُ فِي آخِرِ السَّنَةِ ، فَجَاءَ رُسْتُمُ ، فَقَالَ :إِنَّمَا كَانَ مِهْرَانُ يَعْمَلُ عَمَلَ الصِّبْيَانِ.

(۳۴۴۲۴) حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ مہران سے جنگ سال کے شروع میں اور جنگ قادسیہ سال کے آخر میں ہوئی۔ رستم نے کہا تھا کہ مہران بچوں والا کام کیا کرتا تھا۔

(٣٤٤٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :كَانَ أَبُو عُبَيْدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَبَرَ الْفُرَاتَ إِلَى مِهْرَانَ ، فَقَطَعُوا الْجِسْرَ خَلْفَهُ ، فَقَتَلُوهُ هُوَ وَأَصْحَابَهُ ، قَالَ :فَأَوْصَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ :فَرَثَاهُ أَبُو مِحْجَنٍ الثَّقَفِيُّ ، فَقَالَ :

أَمْسَى أَبُو جَبْرٍ خَلاَءَ بُيُوتُهُ ... بِمَا كَانَ يَغْشَاهُ الْجِيَاعُ الأَرَامِلُ
أَمْسَى أَبُو عَمْرٍو لَدَى الْجِسْرِ مِنْهُمُ ... إِلَى جَانِبِ الأَبْيَاتِ حزمٌ وَنَائِلُ
وَمَا زِلْتَ حَتَّى كُنْتَ آخِرَ رَائِحٍ ... وَقُتِّلَ حَوْلِي الصَّالِحُونَ الأَمَاثِلُ
وَحَتَّى رَأَيْتُ مُهْرَتِي مُزْبَئِرَّةً ... لَدَى الْفِيلِ يَدْمَى نَحْرُهَا الشَّوَاكِلُ

(۳۴۴۲۵) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ ابوعبید بن مسعود نے مہران کی طرف جانے کے لئے دریائے فرات کو عبور کیا، دشمنوں نے ان کے گذرنے کے بعد پل کو توڑ دیا اور انہیں اور ان کے ساتھیوں کو شہید کردیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر ابومحجن کو ان کی یاد میں اشعار کہنے کا حکم دیا اور انہوں نے اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے: ''ابوجبر کا گھر ویران ہوگیا اور وہاں بھوکی بیوائیں ہیں۔ پل کے پاس بنوعمرو کناروں پر بے سروسامان پڑے ہیں۔ میں زندہ بچ جانے والوں میں سے آخری ہوں اور میرے پاس نیک لوگوں کو شہید کیا گیا۔ میرے گھوڑے کا خون بہا اور ایسا بہا کہ ہر خاص و عام راستے پر اس کا خون تھا''

(٣٤٤٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : عَبَرَ أَبُو عُبَيْدِ بْنُ مَسْعُودٍ يَوْمَ مِهْرَانَ فِي أُنَاسٍ ، فَقُطِعَ بِهِمَ الْجِسْرَ ، فَأُصِيبُوا ، قَالَ : قَالَ قَيْسٌ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ مِهْرَانَ ، قَالَ أُنَاسٌ فِيهِمْ خَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ لِجَرِيرٍ : يَا جَرِيرُ ، لاَ وَاللهِ ، لاَ نَرِيمُ عَرْصَتِنَا هَذِهِ ، فَقَالَ : اُعْبُرْ يَا جَرِيرُ بِنَا إِلَيْهِمْ ، فَقُلْتُ : أَتُرِيدُونَ أَنْ تَفْعَلُوا بِنَا مَا فَعَلُوا بِأَبِي عُبَيْدٍ ؟ إِنَّا قَوْمٌ لَسْنَا بِسُبَّاحٍ ، أَنْ نَبْرَحَ ، أَوْ أَنْ نَرِيمَ الْعَرْصَةَ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ، فَعَبَرَهُ الْمُشْرِكُونَ فَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ مِهْرَانُ وَهُوَ عِنْدَ النَّخِيلَةِ.

(۳۴۴۲۶) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبید بن مسعود مہران کی جنگ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے۔ ان کے گزرنے کے بعد پل کو کاٹ دیا گیا اور وہ شہید کر دیئے گئے۔ حضرت قیس فرماتے ہیں کہ مہران کی جنگ میں کچھ لوگوں نے جن میں حضرت خالد بن عرفطہ بھی شامل تھے۔ حضرت جریر سے کہا کہ اے جریر! ہم تو اپنی جگہ ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اے جریر! ہمیں یہ دریا عبور کرنا چاہئے۔ میں نے کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ وہ ہمارے ساتھ بھی وہی کچھ کریں جو انہوں نے ابوعبید کے ساتھ کیا ہے۔ ہم ایک ایسی قوم ہیں جو تیرا کی نہیں جانتی۔ ہم اپنا علاقہ اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ نہ فرما دے۔ پس مشرکین نے اسے عبور کیا اور اس دن مہران مارا گیا اس وقت وہ نخیلہ نامی مقام میں تھا۔

(٣٤٤٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ لِي جَرِيرٌ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى مِهْرَانَ ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَيْثُ اقْتَتَلُوا ، فَقَالَ لِي : لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِيمَا هَاهُنَا فِيَّ مِثْلُ حَرِيقِ النَّارِ ، يَطْعَنُونِي مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بِنَيَازِكِهِمْ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ الْهَلَكَةَ جَعَلْتُ أَقُولُ : يَا فَرَسِي ، أَلاَ يَا جَرِيرُ ، فَسَمِعُوا صَوْتِي فَجَائَتْ قَيْسٌ ، مَا يَرُدُّهُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَخَلَّصُونِي ، قُلْتُ : فَلَقَدْ عَبَرْتُ شَهْرًا ، مَا أَرْفَعُ لِي جَنْبًا مِنْ أَثَرِ النَّيَازِكِ . قَالَ : قَالَ قَيْسٌ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَخُوضُ دِجْلَةَ ، وَإِنَّ أَبْوَابَ الْمَدَائِنِ لَمُغْلَقَةٌ.

(۳۴۴۲۷) .... ❶

(٣٤٤٢٨) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ أَبُو عُبَيْدٍ ، وَهُزِمَ أَصْحَابُهُ ، قَالَ عُمَرُ : أَنَا فِئَتُكُمْ.

(۳۴۴۲۸) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوعبید شہید کر دیئے گئے اور ان کے ساتھی شکست کھا گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں تمہاری طرف سے بدلہ لوں گا۔

(٣٤٤٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لَمَّا بَلَغَ عُمَرُ قَتْلَ أَبِي عُبَيْدٍ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : إِنْ كُنْتُ لَهُ فِئَةً ، لَوِ انْحَازَ إِلَيَّ.

---

❶ اس اثر کا مضمون واضح نہیں ہوا۔ محقق مصنف ابن ابی شیبہ محمد عوامہ اس حدیث کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: وفي الخبر كلمات لم اتبينها۔

(۳۴۴۲۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابوعبید ثقفی کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر مجھے موقع ملا تو میں ان کا بدلہ لوں گا۔

۳٤٤٣٠) حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَشْيَاخُ النَّخَعِ ؛ أَنَّ جَرِيرًا لَمَّا قَتَلَ مِهْرَانَ نَصَبَ ، أَوْ رَفَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُمْحٍ.

(۳۴۴۳۰) حضرت حنش بن حارث نخعی قبیلہ کے بزرگوں سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جریر نے جب مہران کو قتل کیا تو اس کے سر کو ایک نیزے پر نصب کر دیا تھا۔

۳٤٤٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ يَوْمَ أَبِي عُبَيْدٍ ، وَقَدْ قُطِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلاَهُ ، وَهُوَ يَقُولُ : ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِ : مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : امْرُؤٌ مِنَ الأَنْصَارِ.

(۳۴۴۳۱) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابوعبید کی شہادت کے دن ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے تھے۔ وہ قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ ان کے پاس سے گزرنے والے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک انصاری ہوں۔

(٤) فِي أَمْرِ الْقَادِسِيَّةِ وَجَلُولاَءَ

جنگ قادسیہ اور جنگ جلولاء کا بیان

۳٤٤٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْقَادِسِيَّةَ ، وَكَانَ سَعْدٌ عَلَى النَّاسِ ، وَجَاءَ رُسْتُمُ ، فَجَعَلَ عَمْرَو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ الزُّبَيْدِيُّ يَمُرُّ عَلَى الصُّفُوفِ ، وَيَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ، كُونُوا أُسُودًا أَشِدَّاءَ ، فَإِنَّمَا الأَسَدَ مَنْ أَغْنَى شَأْنَهُ ، إِنَّمَا الْفَارِسِيَّ تَيْسٌ بَعْدَ أَنْ يُلْقِيَ نَيْزَكَهُ ، قَالَ : وَكَانَ مَعَهُمْ أَسْوَارٌ لاَ تَسْقُطُ لَهُ نُشَّابَةٌ ، فَقُلْنَا لَهُ : يَا أَبَا ثَوْرٍ ، اتَّقِ ذَاكَ ، قَالَ : فَإِنَّا لَنَقُولُ ذَاكَ إِذْ رَمَانَا فَأَصَابَ فَرَسَهُ ، فَحَمَلَ عَمْرٌو عَلَيْهِ فَاعْتَنَقَهُ ، ثُمَّ ذَبَحَهُ ، فَأَخَذَ سَلَبَهُ ، سِوَارَيْ ذَهَبٍ كَانَا عَلَيْهِ ، وَمِنْطَقَةً وَقَبَاءَ دِيبَاجٍ.

وَفَرَّ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ ، فَأَخْبَرَهُمْ ، فَقَالَ : إِنَّ النَّاسَ فِي هَذَا الْجَانِبِ ، وَأَشَارَ إِلَى بَجِيلَةَ ، قَالَ : فَرَمَوْا إِلَيْنَا سِتَّةَ عَشَرَ فِيلاً ، عَلَيْهَا الْمُقَاتِلَةُ ، وَإِلَى سَائِرِ النَّاسِ فِيلَيْنِ ، قَالَ : فَكَانَ سَعْدٌ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ : ذُبُّوا عَنْ بَجِيلَةَ . قَالَ قَيْسٌ : وَكُنَّا رُبُعَ النَّاسِ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ ، فَأَعْطَانَا عُمَرُ رُبُعَ السَّوَادِ ، فَأَخَذْنَاهُ ثَلاَثَ سِنِينَ.

فَوَفَدَ بَعْدَ ذَلِكَ جَرِيرٌ إِلَى عُمَرَ ، وَمَعَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَلَا تُخْبِرَانِي عَنْ مَنْزِلَيْكُمْ هَذَيْنِ ؟ وَمَعَ ذَلِكَ إِنِّي لَأَسْأَلُكُمَا ، وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ فِي وُجُوهِكُمَا أَيَّ الْمَنْزِلَيْنِ خَيْرٌ ؟ قَالَ :فَقَالَ جَرِيرٌ :أَنَا أُخْبِرُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَمَّا أَحَدُ الْمَنْزِلَيْنِ فَأَدْنَى نَخْلَةً مِنَ السَّوَادِ إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ ، وَأَمَّا الْمَنْزِلُ الآخَرُ فَأَرْضُ فَارِسَ، وَعَكُّهَا وَحَرُّهَا وَبَقُّهَا ، يَعْنِي الْمَدَائِنَ ، قَالَ :فَكَذَّبَنِي عَمَّارٌ ، فَقَالَ : كَذَبْتَ ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ أَكْذَبُ . قَالَ :ثُمَّ قَالَ :أَلَا تُخْبِرُونِي عَنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا ، أَمُجْزِءٌ هُوَ ؟ قَالُوا :لَا وَاللهِ ، مَا هُوَ بِمُجْزِءٍ ، وَلَا كَافٍ ، وَلَا عَالِمٍ بِالسِّيَاسَةِ ، فَعَزَلَهُ وَبَعَثَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ.

(۳۴۴۳۲) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں جنگ قادسیہ میں مسلمانوں کی طرف سے شریک تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اس جنگ میں مسلمانوں کے امیر تھے۔ رستم اپنی فوج کو لے کر آیا تو حضرت عمرو بن معدی کرب زبیدی مسلمانوں کی صفوں میں سے گزرے اور ان سے کہا کہ اے مہاجرین کی جماعت! بہادر شیر بن جاؤ، اصل شیر وہ ہے جو اپنی جان کی پروا نہ کرے۔ فارسیوں کا مزاج ہے کہ جب وہ اپنا نیزہ ڈال دیں تو بکرے کی طرح ہیں۔ ان کے علاقے کے گرد بڑی بڑی دیواریں ہیں جن سے تیر تجاوز نہیں کرتے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اے ابوثور! ان سے بچ کر رہنا۔ پھر ہم نے تیر چلائے، ایک تیر فارسیوں کے بادشاہ کے گھوڑے کو لگا، پھر حضرت عمرو نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کا سامان حاصل کر لیا جس میں سونے کے دو کنگن تھے، ایک چادر تھی اور ایک ریشم کا چوغہ تھا۔

(۲) ثقیف کا ایک آدمی بھاگا اور اس نے جا کر مشرکین کو خبر دے دی اور اس نے بجیلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ لوگ اس طرف سے آ رہے ہیں، پھر انہوں نے ہماری طرف سولہ ہاتھی بھیجے جن پر جنگجو سوار تھے۔ اور تمام لوگوں کی طرف دو ہاتھی بھیجے۔ حضرت سعد اس دن فرما رہے تھے کہ بجیلہ سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ حضرت قیس فرماتے ہیں کہ ہم جنگ قادسیہ میں لوگوں کا ایک چوتھائی تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں آلاتِ جنگ کا چوتھائی حصہ دیا اور ہم نے تین سال اسے استعمال کیا۔

(۳) اس کے بعد حضرت جریر حضرت عمار بن یاسر کی معیت میں ایک وفد کے ساتھ حضرت عمر کے پاس آئے۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ تم دونوں نے مجھے اپنے ان دو گھروں کے بارے میں نہیں بتایا۔ اس کے باوجود میں تم سے سوال کرتا ہوں اور میں تمہارے چہروں سے اندازہ کر سکتا ہوں کہ دونوں میں سے کون سا گھر بہتر ہے؟ حضرت جریر نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں آپ کو خبر دیتا ہوں۔ ایک گھر تو وہ ہے جو سرزمین عرب سے کم کھجوریں دینے والا ہے اور دوسرا گھر سرزمین فارس ہے، اس کی گرمی، اس کی تپش اور اس کی وسیع وادی یعنی مدائن ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمار نے میری تکذیب کی اور کہا کہ آپ نے جھوٹ بولا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں تمہارے امیر کے بارے میں بتاؤں کہ کیا وہ تمہارے لئے کافی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ نہ تو وہ کافی ہیں اور نہ ہی سیاست کے رموز کو جانتے ہیں۔ پھر حضرت عمر نے انہیں معزول کر کے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو امیر بنا کر بھیج دیا۔

(۳۴۴۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ سَعْدٌ قَدِ اشْتَكَى قُرْحَةً فِي رِجْلِهِ يَوْمَئِذٍ ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَى الْقِتَالِ ، قَالَ : فَكَانَتْ مِنَ النَّاسِ انْكِشَافَةٌ ، قَالَ : فَقَالَتِ امْرَأَةُ سَعْدٍ ، وَكَانَتْ قَبْلَهُ تَحْتَ الْمُثَنَّى بْنِ حَارِثَةَ الشَّيْبَانِيِّ : لاَ مُثَنَّى لِلْخَيْلِ ، فَلَطَمَهَا سَعْدٌ ، فَقَالَتْ : جُبْنًا وَغَيْرَةً ، قَالَ : ثُمَّ هَزَمْنَاهُمْ.

(۳۴۴۳۳) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاؤں پر ایک پھوڑا نکل آیا اور وہ قتال کے لئے نہ جا سکے۔ لوگوں میں ایک بے چینی تھی۔ حضرت سعد کی زوجہ جو کہ پہلے مثنیٰ بن حارثہ شیبانی کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے کہا کہ گھڑ سواروں کے لئے کوئی مثنیٰ نہیں ہے! اس پر حضرت سعد نے انہیں تھپڑ مارا۔ اس نے کہا کہ بزدلی اور غیرت کی وجہ سے!!! راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے دشمنوں کو شکست دے دی۔

(۳۴۴۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةَ سَعْدٍ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا : سَلْمَى بِنْتَ خَصَفَةَ ، امْرَأَةُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي شَيْبَانَ ، يُقَالَ لَهُ : الْمُثَنَّى بْنُ الْحَارِثَةِ ، وَأَنَّهَا ذَكَرَتْ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ مُثَنَّى فَلَطَمَهَا سَعْدٌ ، فَقَالَتْ : جُبْنٌ وَغَيْرَةٌ.

(۳۴۴۳۴) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کی ایک بیوی جن کا نام سلمیٰ بنت خصفہ تھا، وہ بنوشیبان کے ایک شخص مثنیٰ بن حارثہ کے نکاح میں رہ چکی تھیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت سعد کے سامنے مثنیٰ کا ذکر کیا تو حضرت سعد نے انہیں تھپڑ مارا۔ انہوں نے کہا بزدلی اور غیرت کی وجہ سے مارتے ہو!!!

(۳۴۴۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُتِيَ سَعْدٌ بِأَبِي مِحْجَنٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَقَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ ، فَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْقَيْدِ ، قَالَ : وَكَانَ بِسَعْدٍ جِرَاحَةٌ ، فَلَمْ يَخْرُجْ يَوْمَئِذٍ إِلَى النَّاسِ ، قَالَ : وَصَعِدُوا بِهِ فَوْقَ الْعُذَيْبِ لِيَنْظُرَ إِلَى النَّاسِ ، قَالَ : وَاسْتَعْمَلَ عَلَى الْخَيْلِ خَالِدَ بْنَ عُرْفُطَةَ ، فَلَمَّا الْتَقَى النَّاسُ ، قَالَ أَبُو مِحْجَنٍ :

كَفَى حُزْنًا أَنْ تُرْدَى الْخَيْلُ بِالْقَنَا ... وَأُتْرَكُ مَشْدُودًا عَلَيَّ وَثَاقِيَا

فَقَالَ لابْنَةِ خَصَفَةَ ، امْرَأَةِ سَعْدٍ : أَطْلِقِينِي وَلَكِ عَلَيَّ إِنْ سَلَّمَنِيَ اللَّهُ أَنْ أَرْجِعَ حَتَّى أَضَعَ رِجْلِي فِي الْقَيْدِ ، وَإِنْ قُتِلْتُ اسْتَرَحْتُمْ ، قَالَ : فَحَلَّتْهُ حِينَ الْتَقَى النَّاسُ.

قَالَ : فَوَثَبَ عَلَى فَرَسٍ لِسَعْدٍ يُقَالَ لَهَا : الْبَلْقَاءُ ، قَالَ ، ثُمَّ أَخَذَ رُمْحًا ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَجَعَلَ لاَ يَحْمِلُ عَلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْعَدُوِّ إِلاَّ هَزَمَهُمْ ، قَالَ : وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ : هَذَا مَلَكٌ ، لِمَا يَرَوْنَهُ يَصْنَعُ ، قَالَ : وَجَعَلَ سَعْدٌ يَقُولُ : الضَّبْرُ ضَبْرُ الْبَلْقَاءِ ، وَالطَّعْنُ طَعْنُ أَبِي مِحْجَنٍ ، وَأَبُو مِحْجَنٍ فِي الْقَيْدِ.

قَالَ ، فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ ، رَجَعَ أَبُو مِحْجَنٍ حَتَّى وَضَعَ رِجْلَيْهِ فِي الْقَيْدِ ، فَأَخْبَرَتْ بِنْتُ خَصَفَةَ سَعْدًا بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ، قَالَ : فَقَالَ سَعْدٌ : وَاللهِ لاَ أَضْرِبُ الْيَوْمَ رَجُلاً أَبْلَى اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى يَدَيْهِ مَا أَبْلاَهُمْ ،

قَالَ : فَخَلَّى سَبِيلَهُ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو مِحْجَنٍ : قَدْ كُنْتُ أَشْرَبُهَا حَيْثُ كَانَ يُقَامُ عَلَيَّ الْحَدُّ ، فَأَظْهَرُ مِنْهَا
فَأَمَّا إِذْ بَهْرَجْتَنِي فَلَا وَاللهِ لَا أَشْرَبُهَا أَبَدًا.

(۳۴۴۳۵) حضرت محمد بن سعد فرماتے ہیں کہ قادسیہ کی جنگ کے دوران ایک دن ابو مجحن شاعر کو شراب پینے کے جرم میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس لایا گیا۔ حضرت سعد نے اسے بیڑیوں میں باندھنے کا حکم دے دیا۔ اس وقت حضرت سعد زخمی تھے اور لوگوں کے پاس نہ جا سکتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے مجاہدین کی نگرانی کے لئے عذیب نامی چشمے کے علاقے کو منتخب کیا اور معائنہ کرنے لگے۔ آپ نے خالد بن عرفطہ کو گھڑ سواروں کا قائد بنایا تھا۔ جب جنگ شروع ہوئی تو ابو مجحن نے ایک شعر کہا جس کا ترجمہ ہے کہ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ تم گھڑ سواروں کو ہلاک کر رہے ہو اور مجھے بیڑیوں میں جکڑ رکھا ہے۔

(۲) پھر اس نے حضرت سعد کی بیوی بنت خصفہ سے کہا کہ تم مجھے آزاد کردو میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر زندہ رہا تو واپس آ کر خود اپنی بیڑی میں خود کو جکڑ لوں گا اور اگر مار دیا گیا تو رحمت کی دعا کی درخواست کروں گا۔ پھر بنت خصفہ نے اس کھول دیا اور ادھر میدان کارزار گرم ہو چکا تھا۔

(۳) اس نے ایک چھلانگ لگائی تو حضرت سعد کے بلقاء نامی گھوڑے پر سوار ہوا، ایک نیزہ پکڑا اور دشمنوں پر حملہ کر دیا وہ جہاں جاتا تھا دشمنوں کو شکست دے دیتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ بادشاہ ہے! اور حضرت سعد فرما رہے تھے کہ چھلانگ تو میرے گھوڑے بلقاء کی ہے اور نیزہ چلانا ابو مجحن کا ہے جب کہ ابو مجحن تو قید میں ہے!!

(۴) جب دشمن کو شکست ہوگئی تو ابو مجحن واپس آیا اور خود کو بیڑی میں جکڑ لیا۔ بنت خصفہ نے سارا واقعہ حضرت سعد کو بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ایسے آدمی پر حد جاری نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی۔ پھر حضرت سعد نے ابو مجحن کو آزاد کر دیا۔ اس پر ابو مجحن نے کہا کہ جب مجھ پر حد قائم کی جاتی تھی تو میں شراب پیتا تھا اور حد کے ذریعہ پاک ہو جاتا تھا اور اب جبکہ آپ نے مجھ سے حد معاف کر دی ہے تو خدا کی قسم میں شراب نہیں پیوں گا۔

(۳٤٤٣٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَاءَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ حَتَّى نَزَلَ الْقَادِسِيَّةَ وَمَعَهُ النَّاسُ ، قَالَ : فَمَا أَدْرِي لَعَلَّنَا أَنْ لَا نَزِيدَ عَلَى سَبْعَةِ آلَافٍ ، أَوْ ثَمَانِيَةِ آلَافٍ ، بَيْنَ ذَلِكَ ، وَالْمُشْرِكُونَ سِتُّونَ أَلْفًا ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، مَعَهُمَ الْفُيُولُ ، قَالَ : فَلَمَّا نَزَلُوا ، قَالُوا لَنَا : ارْجِعُوا فَإِنَّا لَا نَرَى لَكُمْ عَدَدًا ، وَلَا نَرَى لَكُم قُوَّةً ، وَلَا سِلَاحًا ، فَارْجِعُوا ، قَالَ : قُلْنَا : مَا نَحْنُ بِرَاجِعِينَ ، قَالَ : وَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ بِنَبْلِنَا ، وَيَقُولُونَ : دُوك ، يُشَبِّهُونَهَا بِالْمُغَازَلِ ، قَالَ : فَلَمَّا أَبَيْنَا عَلَيْهِمْ ، قَالُوا : ابْعَثُوا إِلَيْنَا رَجُلًا عَاقِلًا يُخْبِرُنَا بِالَّذِي جَاءَ بِكُمْ مِنْ بِلَادِكُمْ ، فَإِنَّا لَا نَرَى لَكُمْ عَدَدًا ، وَلَا عُدَّةً.

قَالَ : فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : أَنَا ، قَالَ : فَعَبَرَ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَجَلَسَ مَعَ رُسْتُمَ عَلَى السَّرِيرِ ، قَالَ : فَنَخَرُوا وَنَخَرُوا حِينَ جَلَسَ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ ، قَالَ : قَالَ الْمُغِيرَةُ : وَاللَّهِ مَا زَادَنِي فِي مَجْلِسِي هَذَا ، وَلَا نَقَصَ

صَاحِبُكُمْ ، قَالَ : فَقَالَ : أَخْبِرُونِي مَا جَاءَ بِكُمْ مِنْ بِلاَدِكُمْ ، فَإِنِّي لاَ أَرَى لَكُمْ عَدَدًا ، وَلاَ عُدَّةً ؟ قَالَ : فَقَالَ : كُنَّا قَوْمًا فِي شَقَاءٍ وَضَلاَلَةٍ ، فَبَعَثَ اللَّهُ فِينَا نَبِيَّنَا ، فَهَدَانَا اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ ، وَرَزَقَنَا عَلَى يَدَيْهِ ، فَكَانَ فِيمَا رَزَقَنَا حَبَّةٌ ، زَعَمُوا أَنَّهَا تَنْبُتُ بِهَذِهِ الأَرْضِ ، فَلَمَّا أَكَلْنَا مِنْهَا ، وَأَطْعَمْنَا مِنْهَا أَهْلِينَا ، قَالُوا : لاَ خَيْرَ لَنَا حَتَّى تَنْزِلُوا هَذِهِ الْبِلاَدَ فَنَأْكُلُ هَذِهِ الْحَبَّةَ.

قَالَ : فَقَالَ رُسْتُمُ : إِذًا نَقْتُلُكُمْ ، قَالَ : فَقَالَ : فَإِنْ قَتَلْتُمُونَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ ، وَإِنْ قَتَلْنَاكُمْ دَخَلْتُمَ النَّارَ ، وَإِلاَّ أَعْطَيْتُمَ الْجِزْيَةَ ، قَالَ : فَلَمَّا قَالَ أَعْطَيْتُمَ الْجِزْيَةَ ، قَالَ : صَاحُوا وَنَخَرُوا ، وَقَالُوا : لاَ صُلْحَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ : أَتَعْبُرُونَ إِلَيْنَا ، أَوْ نَعْبُرُ إِلَيْكُمْ ؟ قَالَ : فَقَالَ رُسْتُمُ : بَلْ نَعْبُرُ إِلَيْكُمْ ، قَالَ : فَاسْتَأْخَرَ عَنْهُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى عَبَرَ مِنْهُمْ مَنْ عَبَرَ ، قَالَ : فَحَمَلَ عَلَيْهِمَ الْمُسْلِمُونَ فَقَتَلُوهُمْ وَهَزَمُوهُمْ.

قَالَ حُصَيْنٌ : كَانَ مَلِكُهُمْ رُسْتُمُ مِنْ أَهْلِ آذَرْبِيجَانَ.

قَالَ حُصَيْنٌ : وَسَمِعْتُ شَيْخًا مِنَّا ، يُقَالَ لَهُ : عُبَيْدُ بْنُ جَحْشٍ : قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَمْشِي عَلَى ظُهُورِ الرِّجَالِ ، نَعْبُرُ الْخَنْدَقَ عَلَى ظُهُورِ الرِّجَالِ ، مَا مَسَّهُمْ سِلاَحٌ ، قَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ : وَوَجَدْنَا جِرَابًا فِيهِ كَافُورٌ ، قَالَ : فَحَسِبْنَاهُ مِلْحًا ، لاَ نَشُكُّ فِيهِ أَنَّهُ مِلْحٌ ، قَالَ : فَطَبَخْنَا لَحْمًا ، فَطَرَحْنَا مِنْهُ فِيهِ ، فَلَمَّا لَمْ نَجِدْ لَهُ طَعْمًا ، فَمَرَّ بِنَا عِبَادِيٌّ مَعَهُ قَمِيصٌ ، قَالَ : فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُعْبِرِينَ ، لاَ تُفْسِدُوا طَعَامَكُمْ ، فَإِنَّ مِلْحَ هَذِهِ الأَرْضِ لاَ خَيْرَ فِيهِ ، هَلْ لَكُمْ أَنْ أُعْطِيَكُمْ فِيهِ هَذَا الْقَمِيصَ ، قَالَ : فَأَعْطَانَا بِهِ قَمِيصًا ، فَأَعْطَيْنَاهُ صَاحِبًا لَنَا فَلَبِسَهُ ، قَالَ : فَجَعَلْنَا نُطِيفُ بِهِ وَنُعْجَبُ ، قَالَ : فَإِذَا ثَمَنُ الْقَمِيصِ حِينَ عَرَفْنَا الثِّيَابَ دِرْهَمَانِ. قَالَ : وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَشَرْتُ إِلَى رَجُلٍ ، وَإِنَّ عَلَيْهِ لَسِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ ، وَإِنَّ سِلاَحَهُ تَحْت فِي قَبْرٍ مِنْ تِلْكَ الْقُبُورِ ، وَأَشَرْتُ إِلَيْهِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا ، قَالَ : فَمَا كَلَّمَنَا وَلاَ كَلَّمْنَاهُ حَتَّى ضَرَبْنَا عُنُقَهُ ، فَهَزَمْنَاهُمْ حَتَّى بَلَغُوا الْفُرَاتَ ، قَالَ : فَرَكِبْنَا فَطَلَبْنَاهُمْ فَانْهَزَمُوا حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى سُورَاءَ ، قَالَ : فَطَلَبْنَاهُمْ فَانْهَزَمُوا حَتَّى أَتَوُا الصَّرَاةَ ، قَالَ : فَطَلَبْنَاهُمْ فَانْهَزَمُوا حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى الْمَدَائِنِ ، قَالَ : فَنَزَلْنَا كُوثَى ، قَالَ : وَمَسْلَحَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ بِدَيْرِى مِنَ الْمَسَالِحِ تَأْتِيهِمْ خَيْلُ الْمُسْلِمِينَ فَتُقَاتِلُهُمْ ، فَانْهَزَمَتْ مَسْلَحَةُ الْمُشْرِكِينَ ، حَتَّى لَحِقُوا بِالْمَدَائِنِ.

وَسَارَ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى شَاطِءِ دِجْلَةَ ، وَعَبَرَ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كَلْوَاذَى ، أَوْ مِنْ أَسْفَلَ مِنَ الْمَدَائِنِ ، فَحَصَرُوهُمْ حَتَّى مَا يَجِدُونَ طَعَامًا ، إِلاَّ كِلاَبَهُمْ وَسَنَانِيرَهُمْ ، قَالَ : فَتَحَمَّلُوا فِي لَيْلَةٍ حَتَّى أَتَوْا جَلُولاَءَ ، قَالَ : فَسَارَ إِلَيْهِمْ سَعْدٌ بِالنَّاسِ ، وَعَلَى مُقَدِّمَتِهِ هَاشِمُ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : وَهِيَ الْوَقْعَةُ الَّتِي كَانَتْ ، قَالَ : فَأَهْلَكَهُمَ اللَّهُ ، وَانْطَلَقَ فَلُّهُمْ إِلَى نَهَاوَنْدَ . قَالَ : وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ : إِنَّ الْمُشْرِكِينَ لَمَّا انْهَزَمُوا

مِنْ جَلُولاَءَ أَتَوْا نَهَاوَنْد ، قَالَ : فَاسْتَعْمَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبُصْرَةِ مُجَاشِعَ بْنَ مَسْعُودٍ السُّلَمِيَّ ، قَالَ : فَأَتَاهُ عَمْرو بْنَ مَعْدِي كَرِبَ ، فَقَالَ لَهُ : أَعْطِنِي فَرَسَ مِثْلِي ، وَسِلاَحَ مِثْلِي ، قَالَ : نَعَمْ ، أُعْطِيكَ مِنْ مَالِي ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ : وَاللهِ لَقَدْ هَاجَيْنَاكُمْ فَمَا أَفْحَمْنَاكُمْ ، وَقَاتَلْنَاكُمْ فَمَا أَجْبَنَّاكُمْ ، وَسَأَلْنَاكُمْ فَمَا أَبْخَلْنَاكُمْ. قَالَ حُصَيْنٌ : وَكَانَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَلَى كَسْكَرَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ كَسْكَرَ مَثَلُ رَجُلٍ شَابٍّ عِنْدَ مُومِسَةٍ ، تُلَوَّنُ لَهُ وَتُعَطَّرُ ، وَإِنِّي أَنْشُدُك بِاللهِ لَمَا عَزَلْتَنِي عَنْ كَسْكَرَ ، وَبَعَثْتَنِي فِي جَيْشٍ مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ : سِرْ إِلَى النَّاسِ بِنَهَاوَنْد ، فَأَنْتَ عَلَيْهِمْ.

قَالَ : فَسَارَ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَالْتَقَوْا ، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ ، قَالَ : وَأَخَذَ سُوَيْد بْنُ مُقَرِّنٍ الرَّايَةَ ، فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُمْ ، وَأَهْلَكَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ ، فَلَمْ تَقُمْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ.

قَالَ : وَكَانَ أَهْلُ كُلِّ مِصْرٍ يَسِيرُونَ إِلَى عَدُوِّهِمْ وَبِلاَدِهِمْ.

قَالَ حُصَيْنٌ : لَمَّا هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ مِنَ الْمَدَائِنِ ، لَحِقَهُمْ بِجَلُولاَءَ ، ثُمَّ رَجَعَ وَبَعَثَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَسَارَ حَتَّى نَزَلَ الْمَدَائِنَ ، قَالَ : وَأَرَادَ أَنْ يَنْزِلَهَا بِالنَّاسِ ، فَاجْتَوَاهَا النَّاسُ وَكَرِهُوهَا ، فَبَلَغَ عُمَرُ أَنَّ النَّاسَ كَرِهُوهَا ، فَسَأَلَ : هَلْ تَصْلَحُ بِهَا الإِبِلُ ؟ قَالُوا : لاَ ، لأَنَّ بِهَا الْبَعُوضَ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : فَإِنَّ الْعَرَبَ لاَ تَصْلَحُ بِأَرْضٍ لاَ تَصْلَحُ بِهَا الإِبِلُ ، قَالَ : فَرَجَعُوا ، قَالَ : فَلَقِيَ سَعْدٌ عِبَادِيًّا ، قَالَ : فَقَالَ : أَنَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَرْضٍ ارْتَفَعَتْ مِنَ الْبَقَّةِ ، وَتَطَأْطَأَتْ مِنَ السَّبْخَةِ ، وَتَوَسَّطَتِ الرِّيفَ ، وَطَعَنَتْ فِي أَنْفِ التَّرِيَةِ ، قَالَ أَرْضٌ بَيْنَ الْحِيرَةِ وَالْفُرَاتِ.

(۳۴۴۳۶) حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اپنا لشکر لے کر قادسیہ پہنچے۔ میرے خیال میں ہم لوگ سات یا آٹھ ہزار سے زائد نہیں تھے۔ جبکہ مشرک دشمن ساٹھ ہزار سے زائد تھے۔ ان کے پاس ہاتھی بھی تھے۔ جب وہ میدان میں اترے تو انہوں نے ہم سے کہا کہ واپس چلے جاؤ، نہ تمہارے پاس تعداد ہے، نہ قوت ہے اور نہ ہی اسلحہ۔ واپس چلے جاؤ۔ ہم نے کہا کہ ہم واپس نہیں جائیں گے۔ وہ ہمارے تیروں کو دیکھ کر بھی ہنستے تھے اور انہیں چرخے سے تشبیہ دیتے تھے۔ جب ہم نے ان کی بات ماننے اور واپس جانے سے انکار کر دیا تو انہوں نے کہا کہ کسی سمجھدار آدمی کو ہمارے پاس بھیجو جو تمہاری آمد کے مقصد کو ہمارے لئے واضح کر دے کیونکہ ہم تو نہ تم میں کوئی تعداد دیکھتے ہیں اور نہ ہی کوئی قوت!

(۲) اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میں ان کے پاس جاتا ہوں۔ حضرت مغیرہ ان کے پاس گئے اور جا کر رستم کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گئے۔ یہ بات رستم کو اور اس کے ساتھیوں کو بہت ناگوار محسوس ہوئی۔ حضرت مغیرہ نے کہا کہ میرے یہاں بیٹھنے سے نہ تو میری عزت میں اضافہ ہوا ہے اور نہ تمہارے بادشاہ کی شان میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ رستم نے کہا کہ مجھے بتاؤ کہ تم اپنے

شہر سے یہاں کیوں آئے ہو کیونکہ میں تم میں نہ کوئی تعداد دیکھتا ہوں اور نہ ہی قوت؟ اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک ایسی قوم تھے جو بدبختی اور گمراہی کا شکار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک نبی کو بھیجا جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے ہمیں روزی بھی عطا کی۔ جو روزی ان کی وجہ سے ہمیں ملی اس میں ایک ایسا غلہ تھا جس کے بارے میں لوگوں کو خیال ہے کہ وہ اس سرزمین میں پیدا ہوتا ہے۔ جب ہم نے اسے کھایا اور اپنے گھر والوں کو کھلایا تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے لئے اس وقت تک کوئی بھلائی نہیں جب تک ہم اس سرزمین میں جا کر اس غلے کو نہ کھالیں۔

(۳) رستم نے کہا کہ پھر ہم تمہیں قتل کریں گے۔ حضرت مغیرہ نے کہا کہ اگر تم ہمیں قتل کرو گے تو ہم جنت میں داخل ہوں گے اور اگر ہم نے تمہیں قتل کیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔ لڑائی نہ ہونے کی صورت میں تمہیں جزیہ دینا ہوگا۔ جب حضرت مغیرہ نے کہا کہ تمہیں جزیہ دینا ہوگا تو وہ لوگ چیخنے لگے اور شدید غصے کا اظہار کرنے لگے۔ اور کہا کہ تمہاری اور ہماری صلح نہیں ہوگی۔ پھر حضرت مغیرہ نے فرمایا کہ تم ہماری طرف پیش قدمی کرتے ہو یا ہم تمہاری طرف بڑھیں؟ رستم نے کہا کہ ہم تمہاری طرف آتے ہیں۔ پس مسلمان پیچھے ہوئے اور ان میں سے جس نے آگے بڑھنا تھا آگے بڑھا اور مسلمانوں نے ان پر حملہ کیا، انہیں قتل کیا اور انہیں شکست دے دی۔ راوی حضرت حصین فرماتے ہیں کہ ان کے بادشاہ رستم کا تعلق آذربائیجان سے تھا۔

(۴) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک بزرگ عبید بن جحش کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہم آدمیوں کی پشتوں پر چل رہے تھے اور آدمیوں کی پشتوں پر خندق عبور کر رہے تھے۔ انہیں کسی ہتھیار نے چھوا تک نہیں تھا، انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ ہمیں ایک شیشی میں کچھ کافور ملی، ہم نے سمجھا کہ یہ نمک ہے۔ چنانچہ ہم نے گوشت پکایا اور اس پر اسے چھڑکا لیکن ہمیں کچھ ذائقہ محسوس نہ ہوا۔ ہمارے پاس سے ایک قمیص میں ملبوس ایک عیسائی راہب گزرا اور اس نے کہا کہ اے عرب کے لوگو! اپنا کھانا خراب نہ کرو۔ اس سرزمین کے نمک میں کوئی خیر نہیں۔ کیا میں تمہیں اسکے بدلے یہ قمیص دے دوں۔ چنانچہ ہم نے وہ شیشی ایک قمیص کے بدلے اسے دے دی اور وہ قمیص اپنے ایک ساتھی کو دی اور وہ اس نے پہن لی۔ ہم اسے گھمانے لگے اور خوش ہونے لگے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ اس قمیص کی قیمت دو درہم ہے۔

(۵) عبید بن جحش نامی بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جس نے دو کنگن پہن رکھے تھے، اسکا ہتھیار ایک قبر میں تھا۔ میں نے اسے باہر نکلنے کو کہا وہ باہر نکلا، نہ اس نے ہم سے بات کی اور نہ ہم نے اس سے بات کی اور ہم نے اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے انہیں شکست دے دی اور وہ فرات چلے گئے۔ ہم نے انہیں تلاش کیا اور شکست خوردہ ہو کر سورا، تک چلے گئے۔ پھر ہم نے انہیں تلاش کیا، انہیں شکست دی تو وہ صراۃ چلے گئے، پھر ہم نے انہیں تلاش کیا، انہیں شکست دی تو وہ مدائن چلے گئے۔ پھر ہم کوثی نامی جگہ ٹھہرے، وہاں مشرکین کے مسلح جنگجو تھے۔ مسلمانوں کے گھڑ سواروں نے ان سے جنگ کی تو وہ شکست کھا کر مدائن چلے گئے۔

(۶) پھر مسلمان چلے اور دریائے دجلہ کے کنارے جا کر پڑاؤ ڈالا۔ پھر مسلمانوں کی ایک جماعت نے کلواذی یا اس کی نچلی

جانب سے مدائن کو عبور کیا اور کافروں کا محاصرہ کرلیا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس کھانے کے لئے ان کے کتوں اور بلیوں کے سوا کچھ نہ بچا۔ پھر ایک رات کے بعد وہ جلولاء آئے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر چلے اور حضرت ہاشم بن عتبہ لوگوں کے آگے تھے۔ اس کے بعد اللہ نے دشمنوں کو ہلاک کردیا اور ان میں سے کچھ لوگ نہاوند چلے گئے۔ حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ جب مشرکین کو جلولاء میں شکست ہوگئی تو وہ نہاوند چلے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں پر حضرت حذیفہ بن یمان کو اور بصرہ والوں پر مجاشع بن مسعود سلمی کو حاکم بنا دیا۔ پھر حضرت عمرو بن معدی کرب ان کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے میرے گھوڑے جیسا گھوڑا اور میرے ہتھیار جیسا ہتھیار دو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں تمہیں اپنے مال میں سے دیتا ہوں۔ پھر عمرو بن معدیکرب نے ان سے کہا کہ ہم نے تمہاری ہجو کی لیکن ہم نے تمہیں خاموش نہ کرایا۔ ہم نے تم سے قتال کیا لیکن ہم نے تمہیں بزدل نہ کیا اور ہم نے تم سے سوال کیا لیکن ہم نے تمہیں بخیل نہ بنایا۔

(۷) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن مقرن کسکر کے حاکم تھے۔ انہوں نے حضرت عمر کو خط لکھا جس میں انہوں نے تحریر کیا کہ اے امیر المؤمنین! میری اور کسکر کی مثال اس نوجوان کی سی ہے جو کسی فاحشہ عورت کے پاس ہو اور وہ عورت اس کے لیے زیب و زینت اختیار کرے اور خوشبو لگائے۔ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے کسکر سے معزول کر کے کسی لشکر میں بھیج دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب میں فرمایا کہ تم نہاوند چلے جاؤ اور تم وہاں کے لشکر کے امیر ہو۔

(۸) حضرت نعمان بن مقرن وہاں فوج سے جاملے اور مشرکین سے لڑائی کی اور وہ پہلے شہید ثابت ہوئے۔ پھر سوید بن مقرن نے جھنڈا اٹھایا اور اللہ پاک نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔ اور مشرکین کو ہلاک فرمادیا اور اس کے بعد سے ان کی کوئی جماعت نہ اٹھا سکی۔ ہر شہر والے اپنے دشمنوں اور ان کے شہروں کی طرف جایا کرتے تھے۔

(۹) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ جب مشرکین کو مدائن میں شکست ہوگئی تو وہ جلولاء میں مسلمانوں کے ساتھ مل گئے تھے۔ پھر وہ واپس آگئے اور حضرت عمار بن یاسر کو بھیج دیا۔ وہ چلے اور مدائن پہنچے۔ اور ارادہ کیا کہ لوگوں کو وہاں اتاریں۔ وہاں لوگوں کی صحت خراب ہوگئی اور انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ لوگوں نے اس جگہ کو پسند نہیں کیا۔ تو آپ نے سوال کیا کہ کیا اونٹ وہاں ٹھیک رہتے ہیں؟ آپ کو بتایا گیا کہ نہیں کیونکہ وہاں مچھر بہت ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرب اس جگہ ٹھیک نہیں رہتے جہاں اونٹ ٹھیک نہ رہتے ہوں۔ پھر لوگ وہاں سے واپس آگئے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک عیسائی راہب کو ملے۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی سرزمین کے بارے میں بتاتا ہوں جو نشیب سے بلند ہے، ٹیلے سے کم تر ہے۔ اس کی آب و ہوا معتدل ہے اور وہ تمام مخلوق کے لئے عمدہ ہے۔ اور وہ حیرہ اور فرات کے درمیان کی سرزمین ہے۔

(۳٤٤٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى سَعْدٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ : إِنِّي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ أَهْلَ الْحِجَازِ وَأَهْلَ الْيَمَنِ ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمَ الْقِتَالَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَقَّؤُوا ، فَأَسْهِمْ لَهُمْ.

(۳۴۴۳۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کے نام ایک خط لکھا جس میں لکھا

کہ میں آپ کی طرف حجاز والوں کو اور یمن والوں کو بھیج رہا ہوں، ان میں سے جو قتال کے قابل ہو اسے مال غنیمت میں سے حصہ دیجئے۔

(۳۴۴۳۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ ، عَنْ نُعَیْمِ بْنِ أَبِی هِنْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ یَوْمَ الْقَادِسِیَّةِ : اللَّهُمَّ إِنَّ حُدَیة سَوْدَاءُ بَذِیةٌ ؟ فَزَوِّجْنِی الْیَوْمَ مِنَ الْحُورِ الْعِینِ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقُتِلَ ، قَالَ : فَمَرُّوا عَلَیْهِ وَهُوَ مُعَانِقٌ رَجُلٍ عَظِیمٍ.

(۳۴۴۳۸) حضرت نعیم بن ابی ہند فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ایک آدمی نے دعا کی کہ اے اللہ! میری بیوی حدیہ کالی اور دیہاتن ہے آج میری شادی موٹی آنکھوں والی حور سے کر دے۔ پھر وہ میدان جنگ میں آگے بڑھا اور شہید ہو گیا۔ جب لوگوں کا اس کی نعش کے پاس سے گزر ہوا تو وہ ایک بہت بڑے پہلوان سے لپٹا ہوا تھا۔

(۳۴۴۳۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : مَرُّوا عَلَی رَجُلٍ یَوْمَ الْقَادِسِیَّةِ وَقَدْ قُطِعَتْ یَدَاهُ وَرِجْلاَهُ ، وَهُوَ یُفْحَصُ وَهُوَ یَقُولُ : ﴿مَعَ الَّذِینَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِینَ وَحَسُنَ أُولَئِکَ رَفِیقًا﴾، قَالَ : فَقَالَ : مَا أَنْتَ یَا عَبْدَ اللهِ؟ قَالَ : أَنَا امْرُؤٌ مِنَ الأَنْصَارِ.

(۳۴۴۳۹) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ قادسیہ کی جنگ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے تھے۔ وہ قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے: ﴿مَعَ الَّذِینَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِینَ وَحَسُنَ أُولَئِکَ رَفِیقًا﴾ ان کے پاس سے گزرنے والے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک انصاری ہوں۔

(۳۴۴۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : أَمَرَنِی عُمَرُ أَنْ أُنَادِیَ بِالْقَادِسِیَّةِ : لاَ یُنْبَذُ فِی دُبَّاءَ ، وَلاَ حَنْتَمٍ ، وَلاَ مُزَفَّتٍ.

(۳۴۴۴۰) حضرت براء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے مجھے حکم دیا کہ میں قادسیہ میں یہ اعلان کروں کہ کدو کے بنے ہوئے برتن، لکڑی کے برتن اور تارکول چڑھے برتن میں نبیذ نہیں بنائی جائے گی۔

(۳۴۴۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِیقٍ ، قَالَ : جَائَنَا کِتَابُ أَبِی بَکْرٍ بِالْقَادِسِیَّةِ ، وَکَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الأَرْقَمِ.

(۳۴۴۴۱) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ قادسیہ میں ہمارے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خط آیا اور وہ حضرت عبد اللہ بن ارقم نے لکھا تھا۔

(۳۴۴۴۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ الْعَبْدِیِّ ، عَنْ شِبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْقَادِسِیَّةِ قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ فَدَعَا إِلَی الْمُبَارَزَةِ ، فَذَکَرَ مِنْ عِظَمِهِ ، فَقَامَ إِلَیْهِ رَجُلٌ قَصِیرٌ ، یُقَالَ

لَهُ :شِبْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ الْفَارِسِيُّ هَكَذَا ، يَعْنِي احْتَمَلَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ الأَرْضَ فَصَرَعَهُ ، قَالَ فَأَخَذَ شِبْرٌ خِنْجَرًا كَانَ مَعَ الْفَارِسِيِّ ، فَقَالَ بِهِ فِي بَطْنِهِ هَكَذَا ، يَعْنِي فَخَضْخَضَهُ ، قَالَ :ثُمَّ انْقَلَبَ عَلَيْهِ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ بِسَلَبِهِ إِلَى سَعْدٍ ، فَقُوِّمَ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، فَنَفَلَهُ سَعْدٌ إِيَّاهُ.

(۳۴۴۴۲) حضرت شبر بن علقمہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں اہل فارس کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے مقابلے کی دعوت دی۔ اس نے اپنی بہادری کا ذکر کیا۔ پھر ایک چھوٹے قد کے آدمی جن کا نام شبر بن علقمہ تھا۔ وہ اس کی طرف آگے بڑھے، اس فارسی پہلوان نے شبر کو اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ شبر نے اس فارسی پہلوان کا خنجر پکڑا، اور اس کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ پھر اسے مار ڈالا پھر اس کا سامان لے کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار درہم کی قیمت لگائی اور اسے مال غنیمت کے طور پر دے دیا۔

(۳٤٤٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شِبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :بَارَزْتُ رَجُلاً يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ مِنَ الأَعَاجِمِ فَقَتَلْتُهُ ، وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ ، فَأَتَيْتُ بِهِ سَعْدًا ، فَخَطَبَ سَعْدٌ أَصْحَابَهُ ، ثُمَّ قَالَ :هَذَا سَلَبُ شِبْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، وَإِنَّا قَدْ نَفَلْنَاهُ إِيَّاهُ.

(۳۴۴۴۳) حضرت شبر بن علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ قادسیہ میں ایک عجمی سے لڑائی کی اور اسے قتل کر دیا۔ پھر میں اس سامان لے کر حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس آیا۔ حضرت سعد نے اپنے ساتھیوں میں اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ شبر کا لایا ہو سامان ہے اور بارہ ہزار درہم سے بہتر ہے۔ اور ہم نے اسے مال غنیمت کے طور پر دے دیا۔

(۳٤٤٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَمَّنْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ ، قَالَ :بَيْنَا رَجُلٌ يَغْتَسِلُ إِذْ فَحَصَ لَهُ الْمَاءُ التُّرَابَ عَنْ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَتَى سَعْدًا فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ :اجْعَلْهَا فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۴۴۴) حضرت حصین جنگ قادسیہ میں شریک ہونے والے ایک مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی غسل کر رہا تھا کہ اسے پانی میں سونے کی ایک اینٹ ملی، وہ اس نے لا کر حضرت سعد کو دے دی۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ اسے مال غنیمت میں رکھ دو۔

(۳٤٤٤٥) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَمَّنْ أَدْرَكَ ذَاكَ ؛ أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى جَارِيَةً مِنَ الْمَغْنَمِ ، قَالَ :فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهَا قَدْ خَلُصَتْ لَهُ ، أَخْرَجَتْ حُلِيًّا كَثِيرًا كَانَ مَعَهَا ، قَالَ :فَقَالَ الرَّجُلُ :مَا أَدْرِي مَا هَذَا ، حَتَّى آتِيَ سَعْدًا فَأَسْأَلَهُ ، فَقَالَ :اجْعَلْهُ فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۴۴۵) حضرت حصین جنگ قادسیہ میں شریک ہونے والے ایک مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے مال غنیمت سے ایک باندی خریدی۔ جب باندی نے دیکھا کہ وہ اس کی ہو چکی ہے تو اس نے بہت سا زیور نکال کر اسے دے دیا۔ اس آدمی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اس زیور کا کیا حکم ہے۔ پھر وہ حضرت سعد کے پاس لے کر آیا اور اس کے بارے میں سوال کیا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ اسے مسلمانوں کے مال غنیمت میں رکھ دو۔

(۳۴۴۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : بَاعَ سَعْدٌ طَسْتًا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ مِنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ عُمَرَ بَلَغَهُ هَذَا عَنْك فَوَجَدَ عَلَيْك ، قَالَ : فَلَمْ يَزَلْ يَطْلُبُ إِلَى النَّصْرَانِيِّ ، حَتَّى رَدَّ عَلَيْهِ الطَّسْتَ وَأَخَذَ الأَلْفَ.

(۳۴۴۴۶) حضرت اسود بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد نے اہل حیرہ کے ایک آدمی سے ایک طشت ایک ہزار درہم کا خریدا۔ انہیں بتایا گیا کہ حضرت عمر کو اس بات کی اطلاع ہوئی ہے اور وہ آپ پر سخت ناراض ہیں۔ اس کے بعد حضرت سعد اس نصرانی کو تلاش کرتے رہے اور اسے ڈھونڈ کر طشت اسے واپس دیا اور ایک ہزار درہم حاصل کئے۔

(۳۴۴۴۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حدَّثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْيَاخُ الْحَيِّ، قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِاللهِ: لَقَدْ أَتَى عَلَى نَهْرِ الْقَادِسِيَّةِ ثَلاَثُ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ، مَا يَجْرِي إِلاَّ بِالدَّمِ، مِمَّا قَتَلْنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

(۳۴۴۴۷) حضرت جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ایک دن قادسیہ کے دریا میں تین گھنٹے تک پانی کی جگہ خون بہتا رہا اور یہ ان مشرکوں کا خون تھا جنہیں ہم نے قتل کیا تھا۔

(۳۴۴۴۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا مِنَ الْيَمَنِ نَزَلْنَا الْمَدِينَةَ ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ ، فَطَافَ فِي النَّخْعِ وَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النَّخْعِ ، إِنِّي أَرَى السَّرْوَ فِيكُمْ مُتَرَبِّعًا، فَعَلَيْكُمْ بِالْعِرَاقِ وَجُمُوعِ فَارِسَ، فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لاَ، بَلَ الشَّامُ نُرِيدُ الْهِجْرَةَ إِلَيْهَا ، قَالَ : لاَ ، بَلَ الْعِرَاقُ ، فَإِنِّي قَدْ رَضِيتُهَا لَكُمْ ، قَالَ : حَتَّى قَالَ بَعْضُنَا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ، قَالَ : فَلاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ، عَلَيْكُمْ بِالْعِرَاقِ ، قَالَ : فِيهَا جُمُوعُ الْعَجَمِ ، وَنَحْنُ أَلْفَانِ وَخَمْسُ مِئَةٍ ، قَالَ : فَأَتَيْنَا الْقَادِسِيَّةَ ، فَقُتِلَ مِنَ النَّخْعِ وَاحِد ، وَكَذَا وَكَذَا رَجُلاً مِنْ سَائِرِ النَّاسِ ثَمَانُونَ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا شَأْنُ النَّخْعِ ، أُصِيبُوا مِنْ بَيْنِ سَائِرِ النَّاسِ ؟ أَفَرَّ النَّاسُ عَنْهُمْ ؟ قَالُوا : لاَ ، بَلْ وَلَّوا عُظْمَ الأَمْرِ وَحْدَهُمْ.

(۳۴۴۴۸) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ جب ہم یمن سے واپس آئے اور مدینہ منورہ ٹھہرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے قبیلہ نخع والوں میں ایک چکر لگایا اور ان سے فرمایا کہ اے نخع والو! میں تم میں عزت کو اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ تم عراق یا فارس چلے جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! ہم تو شام کی طرف ہجرت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ نہیں عراق ٹھیک ہے۔ میں تمہارے لئے عراق سے راضی ہوں۔ ہم میں سے بعض نے کہا کہ اے امیر المومنین! دین میں سختی نہیں ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ دین میں سختی نہیں ہے تمہارے لئے عراق ٹھیک ہے۔ اس میں عجم کی جماعتیں ہیں اور ہم صرف اڑھائی ہزار ہیں۔ پھر ہم قادسیہ آئے اور نخعی لوگوں میں سے صرف ایک آدمی شہید ہوا جبکہ باقی لوگوں میں سے اسی افراد مارے گئے۔ حضرت عمر کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا نخعی لوگوں نے کیا کیا کہ باقی لوگوں میں سے وہی شہید ہوئے، کیا لوگ انہیں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ لوگوں نے بتایا نہیں بلکہ وہ مشکل کاموں میں اپنی مرضی سے کودے تھے۔

(۳٤٤٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَرَّتِ النَّخَعُ بِعُمَرَ ، فَأَتَاهُمْ فَتَصَفَّحَهُمْ ، وَهُمْ أَلْفَانِ وَخَمْسُ مِئَةٍ ، وَعَلَيْهِمْ رَجُلٌ ، يُقَالُ لَهُ : أَرْطَاةُ ، فَقَالَ : إِنِّي لأَرَى السَّرْوَ فِيكُمْ مُتَرَبِّعًا ، سِيرُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَقَالُوا : لاَ ، بَلْ نَسِيرُ إِلَى الشَّامِ ، قَالَ : سِيرُوا إِلَى الْعِرَاقِ ، فَقَالُوا : لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ، فَقَالَ : سِيرُوا إِلَى الْعِرَاقِ ، فَلَمَّا قَدِمُوا الْعِرَاقَ جَعَلُوا يَحْبِسُونَ الْمُهْرَ فَيَذْبَحُونَهُ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ : أَصْلِحُوا ، فَإِنَّ فِي الأَمْرِ مَعْقِلاً ، أَوْ نَفَسًا.

(۳۴۴۴۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نخعی لوگوں کے پاس سے گزرے اور انہیں گنا تو وہ اڑھائی ہزار تھے۔ ان کے سربراہ کا نام ارطاۃ تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تم میں عزت کو اترتے ہوئے دیکھتا ہوں تم عراق میں اپنے بھائیوں کے پاس چلے جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ نہیں ہم تو شام کی طرف جائیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم عراق کی طرف جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ دین میں زبردستی نہیں ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم عراق کی طرف جاؤ۔ پس وہ عراق کی طرف گئے تو انہوں نے وہاں گھوڑے کے بچے کو پکڑ کر ذبح کرنا شروع کر دیا۔ حضرت عمر نے انہیں خط لکھا: تم درست ہو جاؤ۔ اس لیے کہ ایسے معاملہ میں جان اہم ہے۔

(۳٤٤٥۰) وَسَمِعْت أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ ، يَقُولُ : كَانَتْ بَنُو أَسَدٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ أَرْبَعَ مِئَةٍ ، وَكَانَتْ بَجِيلَةُ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ ، وَكَانَتِ النَّخَعُ أَلْفَيْنِ وَثَلاَثَ مِئَةٍ ، وَكَانَتْ كِنْدَةُ نَحْوَ النَّخَعِ ، وَكَانُوا كُلُّهُمْ عَشَرَةَ آلاَفٍ ، وَلَمْ يَكُنْ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَقَلَّ مِنْ مُضَرَ.

(۳۴۴۵۰) حضرت ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں بنو اسد چار سو، بجیلہ تین ہزار، نخعی دو ہزار تین سو، اور کندہ والے بھی اتنے ہی تھے۔ یہ سب لوگ کل دس ہزار تھے اور لوگوں میں قبیلہ مضر سے کم کوئی نہ تھا۔

(۳٤٤٥۱) سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ فَضَّلَهُمْ ، فَأَعْطَى بَعْضَهُمْ أَلْفَيْنِ ، وَبَعْضَهُمْ سِتَّ مِئَةٍ.

(۳۴۴۵۱) حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے انہیں زیادہ دیا بعض کو دو ہزار اور بعض کو چھ سو۔

(۳٤٤٥۲) وَذَكَرَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ ، قَالَ : أَهْلُ الْقَادِسِيَّةِ.

(۳۴۴۵۲) حضرت ابو بکر بن عیاش قرآن مجید کی آیت ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قادسیہ والے ہیں۔

(۳٤٤٥۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى سَعْدٍ وَغَيْرِهِ مِنْ أُمَرَاءِ الْكُوفَةِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَقَدْ جَائَنِي مَا بَيْنَ الْعُذَيْبِ وَحُلْوَانَ ، وَفِي ذَلِكُمْ مَا يَكْفِيكُمْ إِنَ اتَّقَيْتُمْ وَأَصْلَحْتُمْ ، قَالَ : وَكَتَبَ : اجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ مَفَازَةً.

(۳۴۴۵۳) حضرت ابو بکر بن عمرو بن عتبہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت سعد اور کوفہ کے دوسرے امراء کو خط لکھا کہ میرے پاس عذیب اور حلوان کے درمیان کا علاقہ آیا ہے۔ یہ تمہارے لئے کافی ہے اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور درستی سے چلو۔ اور اپنے

اور اپنے دشمنوں کے درمیان خلا رکھو۔

(٣٤٤٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَوْنِ بن عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مُرَّ عَلَى رَجُلٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَقَدِ انْتَثَرَ بَطْنُهُ ، أَوْ قَصَبُهُ ، قَالَ لِبَعْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِ : ضُمَّ إِلَيَّ مِنْهُ ، أَدْنُو قِيدَ رُمْحٍ ، أَوْ رُمْحَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : فَمَرَّ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ.

(۳۴۴۵۴) حضرت عون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ایک مسلمان مجاہد کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور اس کی انتڑیاں باہر نکل آئی تھیں۔ اس نے اپنے پاس سے گزرنے والے ایک شخص سے کہا کہ میری انتڑیوں کو اندر کر دو اور مجھے چلاؤ تا کہ میں اللہ کے راستے میں تھوڑا اور آگے بڑھ سکوں۔ چنانچہ اس آدمی نے ایسا ہی کیا۔

(٣٤٤٥٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَصْحَابَ عُبَيْدٍ يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْقَادِسِيَّةِ ، وَفِيهِمْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ.

(۳۴۴۵۵) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے عبید کے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ قادسیہ کی نبیذ پی رہے تھے اور ان میں عمرو بن میمون بھی تھے۔

(٣٤٤٥٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، قَالَ : اشْتَرَى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَرْضًا مِنَ نَشَاسْتَجَ ، نَشَاسْتَجُ بَنِي طَلْحَةَ ، هَذَا الَّذِي عِنْدَ السَّيْلَحِينِ ، فَأَتَى عُمَرُ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ أَرْضًا مُعْجَبَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : مِمَّنِ اشْتَرَيْتَهَا ؟ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ؟ اشْتَرَيْتَهَا مِنْ أَهْلِ الْقَادِسِيَّةِ ؟ قَالَ طَلْحَةُ : وَكَيْفَ اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَهْلِ الْقَادِسِيَّةِ كُلِّهِمْ ، قَالَ : إِنَّكَ لَمْ تَصْنَعْ شَيْئًا ، إِنَّمَا هِيَ فَيْءٌ.

(۳۴۴۵۶) حضرت مطرف نقل کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے کوفہ میں سیلحین سے زمین کا ایک ٹکڑا خریدا۔ پھر وہ حضرت عمر کے پاس آئے اور ان سے اس کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ میں نے ایک عمدہ اور خوبصورت زمین خریدی ہے۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ تم نے کس سے خریدی ہے؟ کوفہ والوں سے؟ کیا تم نے قادسیہ والوں سے خریدی ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں نے تمام قادسیہ والوں سے خریدی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم نے کچھ نہیں کیا یہ تو مال غنیمت ہے۔

(٣٤٤٥٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَمَّنْ يَذْكُرُ ؛ أَنَّ أَهْلَ الْقَادِسِيَّةِ رَغَمُوا الأَعَاجِمَ حَتَّى قَاتَلُوا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ.

(۳۴۴۵۷) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ قادسیہ کے مجاہدین نے عجمیوں کو مقابلے کی دعوت دی اور ان سے تین دن تک لڑائی کی۔

(٣٤٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : اخْتَلَفَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَتَفَاخَرَا ، فَقَالَ الْكُوفِيُّ : نَحْنُ أَصْحَابُ يَوْمِ الْقَادِسِيَّةِ ، وَيَوْمِ كَذَا وَكَذَا ، وَقَالَ الشَّامِيُّ : نَحْنُ أَصْحَابُ يَوْمِ الْيَرْمُوكِ ، وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :

كِلاَكُمَا لَمْ يَشْهَدْهُ اللَّهُ هُلْكَ عَادٍ ، وَثَمُودَ ، وَلَمْ يُؤَامِرْهُ اللَّهُ فِيهِمَا إِذْ أَهْلَكَهُمَا ، وَمَا مِنْ قَرْيَةٍ أَحْرَى أَنْ تَدْفَعَ عَظِيمَةً مِنْهَا ، يَعْنِي الْكُوفَةَ.

(۳۴۴۵۸) حضرت ربیع بن عمیلہ فرماتے ہیں کہ کوفہ اور شام کے دو آدمیوں کا باہم مناظرہ ہوا، کوفی نے کہا کہ ہم قادسیہ کی جنگ میں شریک ہونے والے ہیں اور فلاں فلاں لڑائی لڑنے والے ہیں۔ شامی نے کہا کہ ہم نے یرموک کی لڑائی لڑی ہے اور فلاں فلاں لڑائی میں شریک ہوئے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے وہ وقت نہیں دیکھا جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد اور قوم ثمود کو ہلاک کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا تو ان کی ایک دوسرے پر افضلیت کو نہیں دیکھا تھا۔ کوفہ کی بستی سے بڑھ کر کوئی بستی ایسی نہیں جسے کوئی بڑی ذمہ داری سونپی جائے۔

(۳٤٤٥٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ رِيَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُمْ أَصَابُوا قَبْرًا بِالْمَدَائِنِ ، فَوَجَدُوا فِيهِ رَجُلاً عَلَيْهِ ثِيَابٌ مَنْسُوجَةٌ بِالذَّهَبِ ، وَوَجَدُوا مَعَهُ مَالاً ، فَأَتَوْا بِهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : أَنْ أَعْطِهِمْ ، وَلاَ تَنْتَزِعْهُ.

(۳۴۴۵۹) حضرت ریاح فرماتے ہیں کہ مسلمان مجاہدین کو مدائن میں ایک قبر ملی، جس میں ایک آدمی تھا جس کے بدن پر سونے کی تاروں والے کپڑے اور بہت سا مال تھا۔ مجاہدین اسے حضرت عمار بن یاسر کے پاس لائے۔ حضرت عمار نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب کو خط لکھا۔ حضرت عمر نے انہیں حکم دیا کہ یہ سارا مال مجاہدین کو دے دو۔

(۳٤٤٦٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ السَّائِبَ بْنَ الأَقْرَعِ عَلَى الْمَدَائِنِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ فِي مَجْلِسِهِ ، إِذْ أُتِيَ بِتِمْثَالٍ مِنْ صُفْرٍ كَأَنَّهُ رَجُلٌ قَائِلَ بِيَدَيْهِ هَكَذَا ، وَبَسَطَ يَدَيْهِ وَقَبَضَ بَعْضَ أَصَابِعِهِ ، فَقَالَ : هَذَا لِي ، هَذَا مِمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيَّ ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ عَامِلٌ مِنْ عُمَّالِ الْمُسْلِمِينَ ، فَاجْعَلْهُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۴۶۰) حضرت محمد بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے سائب بن اقرع کو مدائن کا حاکم بنایا۔ ایک دن وہ اپنی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ان کے پاس تانبے کا ایک تھال لایا گیا جو آدمی کے ہاتھ کی شکل کا بنا ہوا تھا۔ سائب بن اقرع نے اس تھال میں ہاتھ ڈالا اور ایک مٹھی بھر کر کہا کہ یہ میرا ہے یہ اللہ نے مجھے عطا کیا ہے۔ پھر انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر کو خط لکھا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم تو محض مسلمانوں کے ایک گورنر ہو، یہ سب کچھ مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرادو۔

(۳٤٤٦١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّ عَمَّارًا أَصَابَ مَغْنَمًا ، فَقَسَّمَ بَعْضَهُ وَكَتَبَ يَعْتَذِرُ إِلَى عُمَرَ يُشَاوِرُهُ ، قَالَ : بَيْعُ النَّاسِ إِلَى قُدُومِ الرَّاكِبِ.

(۳۴۴۶۱) حضرت نعمان بن حمید فرماتے ہیں کہ حضرت عمار کو کچھ مال غنیمت ملا اور اس کا کچھ حصہ آپ نے تقسیم کر دیا۔ پھر انہوں نے حضرت عمر سے معذرت کرنے اور مشورہ لینے کے لئے حضرت عمر کو خط لکھا۔ آپ نے فرمایا کہ سوار کے آنے تک لوگوں

کورو کے رکھو۔

(٣٤٤٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ شِبْلِ بْنِ عَوْفٍ : كَانَ مِنْ أَهْلِ الْقَادِسِيَّةِ ، وَكَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۳۴۴۶۲) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ شبل بن عوف اہل قادسیہ میں سے ہیں اور داڑھی کو زرد کرتے تھے۔

(٣٤٤٦٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مِلْحَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ ثَرْوَانَ ، قَالَ : كَانَ سَلْمَانُ أَمِيرَ الْمَدَائِنِ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، قَالَ : يَا زَيْدُ ، قُمْ فَذَكِّرْ قَوْمَكَ.

(۳۴۴۶۳) حضرت سلمان مدائن کے امیر تھے۔ جمعے کے دن وہ فرماتے کہ اے زید اٹھو اور اپنی قوم کو نصیحت کرو۔

(٣٤٤٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ عَلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ دِرْعٌ سَابِغٌ.

(۳۴۴۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ابن ام مکتوم پر ایک لمبی چادر تھی۔

(٣٤٤٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اخْتَلَفْتُ أَنَا وَسَعْدٌ بِالْقَادِسِيَّةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۳۴۴۶۵) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں میرے اور حضرت سعد کے درمیان موزوں پر مسح کے بارے میں اختلاف ہوا تھا۔

(٣٤٤٦٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْقَادِسِيَّةِ ، أَوْ مِهْرَانَ ، أَوْ بَعْضِ تِلْكَ الْمُشَاهِدِ فَأَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ هَلَكْتُ ، فَرَرْتُ ، فَقَالَ عُمَرُ : كَلاَّ ، أَنَا فِئَتُكَ.

(۳۴۴۶۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی قادسیہ یا مہران کی جنگ سے فرار ہوا اور حضرت عمر کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں ہلاک ہوگیا، میں میدانِ جنگ سے فرار ہوگیا۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا ہرگز نہیں میں تمہاری مدد کروں گا۔

(٣٤٤٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْوَلِيدُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ أَلْفَيْنِ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَدْ شَهِدُوا الْقَادِسِيَّةَ فِي أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، وَكَانَتْ رَايَاتِهِمْ فِي يَدِ سِمَاكٍ صَاحِبِ الْمَسْجِدِ.

(۳۴۴۶۷) حضرت سماک بن حرب فرماتے ہیں کہ بنو اسد کے دو ہزار لوگ قادسیہ کی لڑائی میں شریک تھے اور ان کے جھنڈے مسجد والے سماک کے ہاتھ میں تھے۔

(٣٤٤٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : سَأَلَ صُبَيْحٌ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ وَأَنَا أَسْمَعُ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ أَدْرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَسْلَمْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَدَّيْتُ إِلَيْهِ ثَلاَثَ صَدَقَاتٍ ، وَلَمْ أَلْقَهُ ، وَغَزَوْتُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ غَزَوَاتٍ ، شَهِدْتُ فَتْحَ

الْقَادِسِيَّةِ، وَجَلُولاَءَ ، وَتُسْتَرَ ، وَنَهَاوَنْد ، وَالْيَرْمُوكَ ، وَآذَرْبِيْجَانَ ، وَمِهْرَانَ ، وَرُسْتُمَ ، فَكُنَّا نَأْكُلُ السَّمْنَ وَنَتْرُكُ الْوَدَكَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الظُّرُوفِ ؟ فَقَالاَ :لَمْ نَكُنْ نَسْأَلُ عَنْهَا ، يَعْنِي طَعَامَ الْمُشْرِكِينَ.

(ابن سعد ۹۷۔ مسند ۶۲۸)

(۳۴۴۶۸) حضرت عاصم احول فرماتے ہیں کہ صبیح نے ابو عثمان نہدی سے سوال کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اسلام لایا تھا اور تین مرتبہ آپ کی طرف زکوٰۃ بھی بھجوائی تھی، لیکن میری حضور سے ملاقات نہیں ہوئی۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مختلف لڑائیوں میں حصہ لیا، میں قادسیہ، جلولاء، تستر، نہاوند، یرموک، آذربائیجان، مہران اور رستم کی لڑائی میں شریک رہا۔ ہم چربی کھایا کرتے تھے اور تیل چھوڑ دیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے مشرکین کے برتنوں میں کھانے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ان کے بارے میں سوال نہیں کیا کرتے تھے۔

(۳۴۴۶۹) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ضُرِبَ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ لِلْعَبِيدِ بِسِهَامِهِمْ كَمَا ضُرِبَ لِلأَحْرَارِ.

(۳۴۴۶۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں قادسیہ میں آزاد لوگوں کی طرح غلاموں کو بھی حصہ دیا گیا تھا۔

(۳۴۴۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :لَمَّا جَاءَ وَفْدُ الْقَادِسِيَّةِ حَبَسَهُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ ، قَالَ :تَقُولُونَ :الْتَقَيْنَا فَهَزَمْنَا ، بَلِ اللَّهُ الَّذِي هَزَمَ وَفَتَحَ.

(۳۴۴۷۰) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ جب قادسیہ کا وفد آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین دن تک انہیں ملاقات کی اجازت نہ دی، پھر انہیں اجازت دی تو فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ ہم لڑے اور ہم نے دشمن کو شکست دی حالانکہ فتح اور شکست دینے والا تو اللہ ہے۔

(۳۴۴۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جميعُ بْنُ عُمَيْرٍ التَّيْمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :شَهِدْتُ جَلُولاَءَ فَابْتَعْتُ مِنَ الْغَنَائِمِ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا ، فَقَدِمْتُ بِهَا عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ قُلْتُ :ابْتَعْتُ مِنَ الْغَنَائِمِ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا ، فَقَالَ :يَا صَفِيَّةُ ، احْتَفِظِي بِمَا قَدِمَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَنْ تُخْرِجِي مِنْهُ شَيْئًا ، قَالَتْ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ طَيِّبٍ ؟ قَالَ :ذَاكَ لَكِ.

قَالَ:فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :أَرَأَيْتَ لَوِ انْطُلِقَ بِي إِلَى النَّارِ ، أَكُنْتَ مُفْتَدِيَّ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، وَلَوْ بِكُلِّ شَيْءٍ أَقْدِرُ عَلَيْهِ ،

قَالَ :فَإِنِّي كَأَنِّي شَاهِدُكَ يَوْمَ جَلُولاَءَ وَأَنْتَ تُبَايِعُ ، وَيَقُولُونَ :هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَابْنُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَأَكْرَمُ أَهْلِهِ عَلَيْهِ ، وَأَنْتَ كَذَلِكَ ، قَالَ :فَإِنْ يُرَخِّصُوا عَلَيْكَ بِمِئَةٍ ، أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَنْ يُغْلُوا عَلَيْكَ بِدِرْهَمٍ ، وَإِنِّي قَاسِمٌ ، وَسَأُعْطِيكَ مِنَ الرِّبْحِ أَفْضَلَ مَا يَرْبَحُ رَجُلٌ

مِنْ قُرَیْشٍ ، أُعْطِیكَ رِبْحَ الدِّرْهَمِ دِرْهَمًا ، قَالَ : فَخَلَّی عَلَیَّ سَبْعَةَ أَیَّامٍ ، ثُمَّ دَعَا التُّجَّارَ فَبَاعَهُ بِأَرْبَعِ مِئَةِ أَلْفٍ ، فَأَعْطَانِی ثَمَانِینَ أَلْفًا ، وَبَعَثَ بِثَلاَثِ مِئَةِ أَلْفٍ وَعِشْرِینَ أَلْفًا إِلَی سَعْدٍ ، فَقَالَ : اقْسِمْ هَذَا الْمَالَ بَیْنَ الَّذِینَ شَهِدُوا الْوَقْعَةَ ، فَإِنْ كَانَ مَاتَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، فَابْعَثْ بِنَصِیبِهِ إِلَی وَرَثَتِهِ. (ابو عبید ۶۳۶)

(۳۴۴۷۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جلولاء کی جنگ میں شریک ہوا اور میں نے مال غنیمت سے چالیس ہزار حاصل کئے۔ پھر میں نے وہ حضرت عمر کی خدمت میں پیش کئے، انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے مال غنیمت سے حاصل کئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اے صفیہ! جو چیز عبداللہ بن عمر لائے ہیں اس کی حفاظت کرو۔ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم نے اس میں سے کچھ نہیں نکالنا۔ انہوں نے کہا اے امیر المومنین! اگر کوئی چیز غیر طیب ہو تو؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے ہے۔

(۲) پھر حضرت عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر سے فرمایا کہ اگر مجھے آگ کی طرف لے جایا جارہا ہو تو کیا تم یہ چیز فدیہ دے کر مجھے چھڑاؤ گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں ضرور ایسا کروں گا بلکہ ہر وہ چیز جو میرے پاس ہو میں فدیے میں دے دوں گا۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ جلولاء کی جنگ میں لوگوں نے تمہارا خیال رکھا، تمہارے ہاتھ پر بیعت کی اور کہا کہ یہ عبداللہ بن عمر ہیں، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابی ہیں۔ امیر المومنین کے بیٹے ہیں، ان کے معزز ترین فرد ہیں اور آپ واقعی ایسے ہیں۔ وہ آپ کو سو درہم کی رعایت کریں یہ انہیں زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ وہ آپ سے ایک درہم زیادہ وصول کریں۔ میں تقسیم کرتا ہوں میں تمہیں قریش کے ہر آدمی سے زیادہ نفع دوں گا۔ پھر آپ نے تاجروں کو بلایا اور ان کی چیزیں چار لاکھ کی بیچ دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے اسی ہزار دیئے اور تین لاکھ بیس ہزار حضرت سعد کو بھجوا دیئے اور فرمایا کہ یہ مال ان مجاہدین میں تقسیم کردو جو جنگ میں شریک تھے۔ اگر ان میں سے کوئی مرچکا ہو تو اس کے ورثہ کو دے دو۔

(۳۴۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَرِّعِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : لَمَّا فَتَحَ سَعْدٌ جَلُولاَءَ أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ أَلْفَ أَلْفٍ ، فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ آلاَفِ مِثْقَالَ ، وَلِلرَّاجِلِ أَلْفَ مِثْقَالٍ.

(۳۴۴۷۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد نے جلولاء کو فتح کیا تو مسلمانوں کو لاکھوں کے حساب سے مال غنیمت حاصل ہوا۔ آپ نے گھڑ سوار کو تین ہزار اور پیدل کو ایک ہزار مثقال عطا فرمائے۔

(۳۴۴۷۳) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : أُتِیَ عُمَرُ بِغَنَائِمَ مِنْ غَنَائِمِ جَلُولاَءَ ، فِیهَا ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ ، فَجَعَلَ یَقْسِمُهَا بَیْنَ النَّاسِ ، فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ ، یُقَالَ لَهُ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ : یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ ، اُكْسُنِی خَاتَمًا ، فَقَالَ : اذْهَبْ إِلَی أُمِّكَ تَسْقِیكَ شَرْبَةً مِنْ سَوِیقٍ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا أَعْطَانِی شَیْئًا.

(۳۴۴۷۳) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس جلولاء کا مال غنیمت لایا گیا اس میں سونا اور چاندی بھی موجود تھے۔

آپ وہ مال غنیمت لوگوں میں تقسیم کررہے تھے کہ ان کے ایک بیٹے جن کا نام عبد الرحمن تھا، وہ آئے اور عرض کیا اے امیر المومنین! مجھے ایک انگوٹھی دے دیجئے۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں ستو کا شربت پلائے گی۔ آپ نے انہیں کچھ نہ دیا۔

(٣٤٤٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الأَرْقَمِ صَاحِبَ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ ، يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، عِنْدَنَا حِلْيَةٌ مِنْ حِلْيَةِ جَلُولاَءَ ، وَآنِيَةُ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، فَرَ فِيهَا رَأْيَك ، فَقَالَ : إِذَا رَأَيْتَنِي فَارِغًا فَآذِنِّي ، فَجَاءَ يَوْمًا ، فَقَالَ : إِنِّي أَرَاكَ الْيَوْمَ فَارِغًا ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : ابْسُطْ لِي نِطْعًا فِي الْجِسْرِ ، فَبَسَطَ لَهُ نِطْعًا ، ثُمَّ أَتَى بِذَلِكَ الْمَالِ ، فَصُبَّ عَلَيْهِ ، فَجَاءَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّك ذَكَرْتَ هَذَا الْمَالَ ، فَقُلْتَ : ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ﴾ وَقُلْتَ : ﴿لِكَيْلاَ تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ ، وَلاَ تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ اللَّهُمَّ إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ إِلاَّ أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَ لَنَا ، اللَّهُمَّ أَنْفِقْهُ فِي حَقٍّ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ.

(۳۴۴۷۴) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن ارقم مسلمانوں کے بیت المال کے امیر تھے۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! ہمارے پاس جلولاء کا زیور اور وہاں کے سونے وچاندی کے برتن ہیں۔ ان کے بارے میں اپنی رائے فرمادیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مجھے فارغ دیکھو تو اس بارے میں بتانا۔ ایک دن وہ حاضر ہوئے اور کہا کہ اے امیر المومنین! آج آپ فارغ ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایک چٹائی بچھاؤ۔ ایک چٹائی بچھائی گئی اور اس پر وہ سارا مال ڈالا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے اللہ تو نے اس مال کا ذکر کیا ہے اور تو نے فرمایا ہے ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ﴾ اور تو نے فرمایا ہے ﴿لِكَيْلاَ تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ ، وَلاَ تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ اے اللہ ہمارے بس میں یہ نہیں ہے کہ ہم اس چیز پر خوش نہ ہوں جو تو نے ہمارے لیے مزین فرمائی ہے۔ اے اللہ اسے حق کے راستے میں خرچ فرما اور میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(٣٤٤٧٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَعْوَنَةَ الْعَامِرِيِّ ، قَالَ : أَصَبْتُ قَبَاءً مَنْسُوجًا بِالذَّهَبِ مِنْ دِيبَاجٍ يَوْمَ جَلُولاَءَ ، فَأَرَدْتُ بَيْعَهُ فَأَلْقَيْتُهُ عَلَى مَنْكِبِي ، فَمَرَرْتُ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ : تَبِيعُ الْقَبَاءَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : بِكَمْ ؟ قُلْتُ : بِثَلاَثِ مِئَةِ دِرْهَمٍ ، قَالَ : إِنَّ ثَوْبَك لاَ يَسْوِي ذَلِكَ ، وَإِنْ شِئْتَ أَخَذْتُهُ ، قُلْتُ : قَدْ شِئْتُ ، قَالَ : فَأَخَذَهُ.

(۳۴۴۷۵) حضرت سمرہ بن جعونہ عامری فرماتے ہیں کہ مجھے جلولاء کی لڑائی میں ریشم کی بنی ہوئی اور سونے کی کڑھائی شدہ ایک قباء ملی۔ میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا اور اسے اپنے کندھے پر رکھا۔ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے مجھ

سے پوچھا کہ کیا تم اس قباء کو بیچنا چاہتے ہو؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو انہوں نے پوچھا کہ کتنے میں بیچو گے۔ میں نے کہا کہ تین سو درہم میں۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا یہ کپڑا اتنے کا نہیں ہے۔ اگر تم چاہو تو میں لے لوں۔ میں نے کہا میں چاہتا ہوں پھر انہوں نے وہ قباء لے لی۔

(۳۴۴۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَيَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أُتِيَ عُمَرُ مِنْ جَلُولاَءَ بِسِتَّةِ آلَفِ آلَفٍ ، فَفَرَضَ الْعَطَاءَ.

(۳۴۴۷۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس جلولاء سے ساٹھ لاکھ آئے۔ آپ نے اس میں سے سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔

(۳۴۴۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الأَعْرَجِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ :اخْتَلَفْتُ أَنَا وَسَعْدٌ فِي ذَلِكَ وَنَحْنُ بِجَلُولاَءَ.

(۳۴۴۷۷) حضرت حکم بن اعرج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جلولاء میں میرے اور حضرت سعد کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوا تھا۔

(۳۴۴۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وِقَاءِ بْنِ إِيَاسٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ فِي غَزَاةٍ، إِمَّا فِي جَلُولاَءَ ، وَإِمَّا فِي نَهَاوَنْد ، قَالَ :فَمَرَّ رَجُلٌ وَقَدْ جَنَى فَاكِهَةً ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ ، فَمَرَّ سَلْمَانُ فَسَبَّهُ ، فَرَدَّ عَلَى سَلْمَانَ وَهُوَ لاَ يَعْرِفُهُ ، قَالَ :فَقِيلَ :هَذَا سَلْمَانُ ، قَالَ :فَرَجَعَ إِلَى سَلْمَانَ يَعْتَذِرُ إِلَيْهِ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ :مَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ قَالَ :ثَلاَثٌ ؛ مِنْ عَمَاكَ إِلَى هُدَاكَ ، وَمِنْ فَقْرِكَ إِلَى غِنَاكَ ، وَإِذَا صَحِبْتَ الصَّاحِبَ مِنْهُمْ تَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِ ، وَيَأْكُلُ مِنْ طَعَامِكَ ، وَيَرْكَبُ دَابَّتَكَ فِي أَنْ لاَ تَصْرِفَهُ عَنْ وَجْهٍ يُرِيدُهُ.

(۳۴۴۷۸) حضرت ابوظبیان فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ وہ جلولاء کا غزوہ تھا یا نہاوند کا۔ ایک آدمی نے وہاں کسی باغ سے کچھ پھل توڑے تھے، اور اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر رہا تھا۔ وہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو حضرت سلمان نے اسے برا بھلا کہا۔ وہ حضرت سلمان کو جانتا نہ تھا لہٰذا اس نے جواباً انہیں برا بھلا کہا۔ اسے کسی نے بتایا کہ حضرت سلمان ہیں۔ پھر وہ حضرت سلمان کے پاس گیا اور ان سے معذرت کی۔ پھر اس نے سوال کیا کہ اے ابوعبد اللہ! ہمارے لئے اہل ذمہ کی املاک میں سے کتنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین چیزیں: تمہارے نابینا پن سے تمہاری ہدایت تک، تمہارے فقر سے تمہارے غنا تک اور جب تم ان میں کسی کا ساتھ اختیار کرو تو ان کے کھانے میں سے کھاؤ اور وہ تمہارے کھانے میں سے کھائے۔ اور وہ تمہاری سواری پر سوار ہو اور تم اس کو اس جگہ سے نہ روکو جہاں وہ جانا چاہتا ہے۔

(۵) فِي تَوجِيهِ النُّعمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ إِلَى نَهَاوَنْدَ

حضرت نعمان بن مقرن کی نہاوند کی جانب روانگی کا بیان

(۳۴۴۷۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ؛ أَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَى عُمَرَ خَبَرَ نَهَاوَنْد وَابْنَ مُقَرِّن ، وَأَنَّهُ كَانَ يَسْتَنْصِرُ ، وَأَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَرَوْنَ مِنَ اسْتِنْصَارِهِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ ذِكْرٌ إِلاَّ نَهَاوَنْد وَابْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ : فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ : مَا بَلَغَكُمْ عَنْ نَهَاوَنْد وَابْنِ مُقَرِّن ، قَالُوا : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ : لاَ شَيْءَ ، قَالَ : فَنُمِيَتْ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا ذِكْرُكَ نَهَاوَنْدَ وَابْنَ مُقَرِّن ؟ فَإِنْ جِئْتَ بِخَبَرٍ فَأَخْبِرْنَا. قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ الْفُلاَنِي ، خَرَجْتُ بِأَهْلِي وَمَالِي ، مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ، حَتَّى نَزَلْنَا مَوْضِعَ كَذَا وَكَذَا ، فَلَمَّا ارْتَحَلْنَا إِذَا رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ لَمْ أَرَ مِثْلَهُ ، فَقُلْنَا : مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ ؟ قَالَ : مِنَ الْعِرَاقِ ، قُلْنَا : فَمَا خَبَرُ النَّاسِ ، قَالَ : الْتَقَوْا ، فَهَزَمَ اللَّهُ الْعَدُوَّ ، وَقُتِلَ ابْنُ مُقَرِّن ، وَلاَ وَاللهِ ما أَدْرِي مَا نَهَاوَنْدُ وَلاَ ابْنُ مُقَرِّن ، قَالَ : أَتَدْرِي أَيَّ يَوْمٍ ذَاكَ مِنَ الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ : لاَ وَاللهِ ، مَا أَدْرِي ، قَالَ : لَكِنِّي أَدْرِي ؛ فَعَدَّ مَنَازِلَك ، قَالَ : ارْتَحَلْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ، فَنَزَلْنَا مَوْضِعَ كَذَا وَكَذَا ، فَعَدَّ مَنَازِلَهُ ، قَالَ : ذَاكَ يَوْمُ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجُمُعَةِ ، وَلَعَلَّك أَنْ تكُونَ لَقِيتَ بَرِيدًا مِنْ بُرُدِ الْجِنِ ، فَإِنَّ لَهُمْ بُرُدًا ، قَالَ : فَمَضَى مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ الْخَبَرُ بِأَنَّهُمَ الْتَقَوْا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ.

(۳۴۴۷۹) حضرت عاصم بن کلیب جرمی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نہاوند اور حضرت نعمان بن مقرن کی خبر آنے میں دیر ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بارے میں لوگوں سے پوچھا کرتے تھے، لیکن نہاوند اور ابن مقرن کی کوئی خبر انہیں حاصل نہ ہوئی۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا کہ تمہیں نہاوند اور ابن مقرن کے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ کیا خبر ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اس دیہاتی کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ تم نے نہاوند اور ابن مقرن کا ذکر کیوں کیا تھا؟ اگر تمہارے پاس کوئی خبر ہے تو ہمیں بتا دو۔ اس دیہاتی نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں فلاں بن فلاں ہوں اور میں فلاں قبیلے سے ہوں۔ میں اپنے اہل وعیال اور مال کو لے کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلا ہوں۔ ہم نے فلاں فلاں جگہ قیام کیا ہے۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ہم نے سرخ اونٹ پر ایک ایسا آدمی دیکھا جو ہم نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ ہم نے اس سے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ میں عراق سے آیا ہوں۔ ہم نے کہا کہ وہاں لوگوں کی کیا خبر ہے؟ اس نے کہا کہ وہاں جنگ ہوئی ہے، اللہ نے دشمن کو شکست دے دی اور ابن مقرن شہید ہو گئے۔ خدا کی قسم میں نہاوند اور ابن مقرن کو نہیں جانتا۔ حضرت عمر نے اس سے پوچھا کہ کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کون سا دن تھا؟ اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے کس کس جگہ قیام کیا ہے۔ مجھے اپنے قیام کی جگہیں بتاؤ۔ اس نے کہا کہ ہم فلاں دن نکلے تھے اور ہم

نے فلاں فلاں جگہ قیام کیا تھا۔ اس طرح دن کو معلوم کرلیا گیا۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ شاید تم جنوں کے کسی قاصد سے ملے تھے۔ پھر کچھ عرصہ گزرا تو نہاوند کی خبر آ گئی اور وہ جنگ اسی دن ہوئی تھی۔

(٣٤٤٨٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَبْطَأَ عَلَى عُمَرَ خَبَرَ نَهَاوَنْد وَخَبَرَ النُّعْمَانِ ، فَجَعَلَ يَسْتَنْصِرُ.

(۳۴۴۸۰) حضرت کلیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس نہاوند اور حضرت نعمان بن مقرن کی خبر آنے میں دیر ہوگئی تو آپ لوگوں سے اس بارے میں مدد طلب کرتے تھے۔

(٣٤٤٨١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَوْفٍ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا عِنْدَ عُمَرَ إِذْ آتَاهُ رَسُولُ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنِ النَّاسِ ؟ قَالَ : فَذَكَرُوا عِنْدَ عُمَرَ مَنْ أُصِيبَ يَوْمَ نَهَاوَنْدَ ، فَقَالُوا : قُتِلَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَآخَرُونَ لاَ نَعْرِفُهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : لكِنَّ اللَّهَ يَعْرِفُهُمْ ، قَالُوا : وَرَجُلٌ شَرَى نَفْسَهُ ، يَعْنُونَ عَوْفَ بْنَ أَبِي حَيَّةَ أَبَا شُبَيْلٍ الأَحْمَسِيَّ ، فَقَالَ مُدْرِكُ بْنُ عَوْفٍ : ذَاكَ وَاللهِ خَالِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، يَزْعُمُ النَّاسُ أَنَّهُ أَلْقَى بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : كَذَبَ أُولَئِكَ ، وَلَكِنَّهُ مِنَ الَّذِينَ اشْتَرَوْا الآخِرَةَ بِالدُّنْيَا ، قَالَ إِسْمَاعِيلُ : وَكَانَ أُصِيبَ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَاحْتُمِلَ وَبِهِ رَمَقٌ ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ حَتَّى مَاتَ.

(۳۴۴۸۱) حضرت مدرک بن عوف احمسی کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس تھا کہ ان کے پاس حضرت نعمان بن مقرن کا قاصد آیا۔ حضرت عمر نے اس سے لوگوں کے بارے میں سوال کیا۔ اس نے نہاوند کی جنگ میں شہید ہونے والے مجاہدین کا تذکرہ کیا۔ اور بتایا کہ فلاں بن فلاں شہید ہوگئے اور کچھ اور لوگ بھی ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے۔ حضرت عمر نے فرمایا لیکن اللہ انہیں جانتا ہے۔ اس جنگ کے بعض عینی شاہدین نے بتایا کہ ایک آدمی بہت بہادری سے لڑا جس کا نام عوف بن ابی حیہ ابوشبیل احمسی ہے۔ یہ سن کر مدرک بن عوف نے کہا کہ خدا کی قسم! اے امیر المؤمنین وہ میرے ماموں ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ انہوں نے خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے بدلے آخرت کو خرید لیا۔ حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ جب وہ زخمی ہوئے تو روزہ کی حالت میں تھے۔ ان میں زندگی کی رمق باقی تھی۔ انہیں پانی پیش کیا گیا لیکن انہوں نے پینے سے انکار کردیا اور اسی حال میں انتقال کر گئے۔

(٣٤٤٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِنَعْيِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَجَعَلَ يَبْكِي.

(۳۴۴۸۲) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نعمان بن مقرن کی شہادت کی خبر لایا تو آپ نے سر پر ہاتھ رکھا اور رونا شروع کردیا۔

(٣٤٤٨٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ : إِنِّي لَأَذْكُرُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ نَعَى النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ.

(٣٤٤٨٣) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت نعمان بن مقرن کی شہادت کی خبر آئی۔

(٣٤٤٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ حَيْثُ فُتِحَتْ نَهَاوَنْد ، أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ سَبَايَا مِنْ سَبَايَا الْيَهُودِ ، قَالَ : وَأَقْبَلَ رَأْسُ الْجَالُوتِ يُفَادِي سَبَايَا الْيَهُودِ ، قَالَ : وَأَصَابَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَارِيَةً بُسْرة صَبِيحَة ، قَالَ : فَأَتَانِي ، فَقَالَ : هَلْ لَكَ أَنْ تَمْشِيَ مَعِي إِلَى هَذَا الإِنْسَانِ عَسَى أَنْ يُثَمِّنَ لِي بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ ؟ قَالَ : فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، فَدَخَلَ عَلَى شَيْخٍ مُسْتَكْبِرٍ لَهُ تُرْجُمَانٌ ، فَقَالَ لِتُرْجُمَانِهِ : سَلْ هَذِهِ الْجَارِيَةَ ، هَلْ وَقَعَ عَلَيْهَا هَذَا الْعَرَبِيُّ ؟ قَالَ : وَرَأَيْتُهُ غَارَ حِينَ رَأَى حُسْنَهَا ، قَالَ : فَرَاطَنَهَا بِلِسَانٍ فَفَهِمْتِ الَّذِي قَالَ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَثِمْت بِمَا فِي كِتَابِكَ بِسُؤَالِكَ هَذِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا وَرَاءَ ثِيَابِهَا ، فَقَالَ لِي : كَذَبْتَ ، مَا يُدْرِيك مَا فِي كِتَابِي ؟ قُلْتُ : أَنَا أَعْلَمُ بِكِتَابِكَ مِنْك ، قَالَ : أَنْتَ أَعْلَمُ بِكِتَابِي مِنِّي ؟ قُلْتُ : أَنَا أَعْلَمُ بِكِتَابِكَ مِنْك ، قَالَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، قَالَ : فَانْصَرَفْتُ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

قَالَ : فَبَعَثَ إِلَيَّ رَسُولاً بِعَزْمَةٍ لَتَأْتِيَنِي ، قَالَ : وَبَعَثَ إِلَيَّ بِدَابَّةٍ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ لَعَمْرُ اللهِ احْتِسَابًا رَجَاءَ أَنْ يُسْلِمَ ، فَحَبَسَنِي عِنْدَهُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، أَقْرَأُ عَلَيْهِ التَّوْرَاةَ وَيَبْكِي ، قَالَ : وَقُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ وَاللهِ لَهُوَ النَّبِيُّ الَّذِي تَجِدُونَهُ فِي كِتَابِكُمْ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : كَيْفَ أَصْنَعُ بِالْيَهُودِ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ الْيَهُودَ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا ، قَالَ : فَغَلَبَ عَلَيْهِ الشَّقَاءُ وَأَبَى أَنْ يُسْلِمَ. (بخاری ٣١٥٩)

(٣٤٤٨٤) حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب نہاوند فتح ہوا تو بہت سے جنگی قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔ ایک مالدار شخص ان قیدیوں کا فدیہ دے کر انہیں چھڑا رہا تھا۔ ایک مسلمان کو ایک بہت خوبصورت اور جوان باندی ملی تھی۔ وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میرے ساتھ اس مالدار کی طرف چلو شاید وہ مجھے اس باندی کی قیمت دے دے۔

(٢) چنانچہ میں اس کے ساتھ چلا، ہم ایک مغرور بوڑھے کے پاس پہنچے جس کا ایک ترجمان تھا۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس باندی سے سوال کرو کہ کیا اس عربی نے اس سے جماع کیا ہے؟ وہ اس باندی کے حسن کو دیکھ کر غیرت میں آ گیا تھا۔ اس نے باندی سے اپنی زبان میں کچھ مجہول بات کی جسے میں سمجھ گیا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تو نے اس باندی سے اس کی خفیہ بات کے بارے میں سوال کر کے اپنی کتاب کی روشنی میں گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، تمہیں کیا معلوم کہ میری کتاب میں کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں تمہاری کتاب کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس نے کہا کہ کیا تم میری کتاب کو مجھ سے

زیادہ جانتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں میں تمہاری کتاب کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عبداللہ بن سلام ہیں۔ پھر اس دن میں واپس آ گیا۔

(۳) پھر اس نے میری طرف ایک قاصد کو بھیجا اور مجھے تاکید کے ساتھ اپنے پاس بلایا۔ میں اس کے پاس اس نیت سے گیا کہ شاید وہ اسلام قبول کر لے اور میرے نامہ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ ہو جائے۔ اس نے مجھے اپنے پاس تین دن تک روکے رکھا۔ میں اسے تورات پڑھ کر سناتا تھا اور وہ روتا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ واللہ یہ وہی نبی ہیں جن کا ذکر تم تورات میں پاتے ہو۔ اس نے کہا کہ پھر میں یہود کا کیا کروں؟ میں نے کہا کہ اللہ کے مقابلے میں وہ تمہارے کسی کام نہیں آسکتے۔ بہرحال اس پر بدبختی غالب آ گئی اور اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(٣٤٤٨٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ شَاوَرَ الْهُرْمُزَانِ فِي فَارِسَ وَأَصْبَهَانَ وَآذَرْبَيْجَانَ ، فَقَالَ : أَصْبَهَانُ الرَّأْسِ ، وَفَارِسُ وَآذَرْبَيْجَانُ الْجَنَاحَانِ ، فَإِنْ قَطَعْت أَحَدَ الْجَنَاحَيْنِ مَالَ الرَّأْسُ بِالْجَنَاحِ الآخَرِ ، وَإِنْ قَطَعْتِ الرَّأْسَ وَقَعَ الْجَنَاحَانِ ، فَابْدَأْ بِالرَّأْسِ ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا هُوَ بِالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ يُصَلِّي ، فَقَعَدَ إِلَى جَنْبِهِ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ : مَا أُرَانِي إِلاَّ مُسْتَعْمِلُك ، قَالَ : أَمَّا جَابِيًا فَلا ، وَلَكِنْ غَازِيًا ، قَالَ : فَإِنَّك غَازٍ ، فَوَجَّهَهُ وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ أَنْ يَمُدُّوهُ . قَالَ : وَمَعَهُ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ، وَعَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ ، وَحُذَيْفَةُ ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، وَابْنُ عُمَرَ ، وَالأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ .

قَالَ : فَأَرْسَلَ النُّعْمَانُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ إِلَى مَلِكِهِمْ ، وَهُوَ يُقَالُ لَهُ : ذُو الْحَاجِبَيْنِ ، فَقَطَعَ إِلَيْهِمْ نَهَرَهُمْ ، فَقِيلَ لِذِي الْحَاجِبَيْنِ : إِنَّ رَسُولَ الْعَرَبِ هَاهُنَا ، فَشَاوَرَ أَصْحَابَهُ ، فَقَالَ : مَا تَرَوْنَ ؟ أَقْعُدُ لَهُ فِي بَهْجَةِ الْمُلْكِ وَهَيْئَةِ الْمُلْكِ ، أَوْ أَقْعُدُ لَهُ فِي هَيْئَةِ الْحَرْبِ ؟ قَالُوا : لاَ ، بَلَ اقْعُدْ لَهُ فِي بَهْجَةِ الْمُلْكِ ، فَقَعَدَ عَلَى سَرِيرِهِ ، وَوَضَعَ التَّاجَ عَلَى رَأْسِهِ ، وَقَعَدَ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ سِمَاطَيْنِ ، عَلَيْهِمَ الْقِرَطَةُ وَأَسَاوِرُةُ الذَّهَبِ وَالدِّيبَاجِ ، قَالَ : فَأَذِنَ لِلْمُغِيرَةِ ، فَأَخَذَ بِضَبْعِهِ رَجُلاَنِ ، وَمَعَهُ رُمْحُهُ وَسَيْفُهُ ، قَالَ : فَجَعَلَ يَطْعُنُ بِرُمْحِهِ فِي بُسُطِهِمْ يُخْرِقُهَا لِيَتَطَيَّرُوا ، حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : فَجَعَلَ يُكَلِّمُهُ ، وَالتُّرْجُمَانُ يُتَرْجِمُ بَيْنَهُمَا : إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ أَصَابَكُمْ جُوعٌ وَجُهْدٌ ، فَجِئْتُمْ ، فَإِنْ شِئْتُمْ مِرْنَاكُمْ وَرَجَعْتُمْ .

قَالَ : فَتَكَلَّمَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنَّا أَذِلَّةً يَطَؤُنَا النَّاسُ وَلاَ نَطَؤُهُمْ ، وَنَأْكُلُ الْكِلاَبَ وَالْجِيفَةَ ، وإِنَّ اللَّهَ ابْتَعَثَ مِنَّا نَبِيًّا ، فِي شَرَفٍ مِنَّا ، أَوْسَطَنَا حَسَبًا ، وَأَصْدَقَنَا حَدِيثًا ، قَالَ : فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا بَعَثَهُ بِهِ ، فَأَخْبَرَنَا بِأَشْيَاءَ وَجَدْنَاهَا كَمَا قَالَ ، وَإِنَّهُ وَعَدَنَا فِيمَا وَعَدَنَا أَنَا سَنَمْلِكُ مَا هَاهُنَا وَنَغْلِبُ عَلَيْهِ ، وَإِنِّي أَرَى هَاهُنَا بَزَّةً وَهَيْئَةً ، مَا أَرَى مَنْ خَلْفِي

بِتَارِكِيهَا حَتَّى يُصِيبُوهَا . قَالَ :ثُمَّ قَالَتْ لِي نَفْسِي :لَوْ جَمَعْتَ جَرَامِيزَكَ فَوَثَبْتَ فَقَعَدْتَ مَعَ الْعِلْجِ عَلَى سَرِيرِهِ حَتَّى يَتَطَيَّرَ ، قَالَ :فَوَثَبْتُ وَثْبَةً ، فَإِذَا أَنَا مَعَهُ عَلَى سَرِيرِهِ ، فَجَعَلُوا يَطَؤُونِي بِأَرْجُلِهِمْ وَيَجُرُّونِي بِأَيْدِيهِمْ ، فَقُلْتُ :إِنَّا لاَ نَفْعَلُ هَذَا بِرُسُلِكُمْ ، فَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ ، أَوِ اسْتَحْمَقْتُ فَلاَ تُؤَاخِذُونِي ، فَإِنَّ الرُّسُلَ لاَ يُفْعَلُ بِهِمْ هَذَا.

فَقَالَ الْمَلِكُ :إِنْ شِئْتُمْ قَطَعْنَا إِلَيْكُمْ ، وَإِنْ شِئْتُمْ قَطَعْتُمْ إِلَيْنَا ، فَقُلْتُ :لاَ ، بَلْ نَحْنُ نَقْطَعُ إِلَيْكُمْ ، قَالَ : فَقَطَعْنَا إِلَيْهِمْ فَتَسَلْسَلُوا كُلَّ خَمْسَةٍ ، وَسَبْعَةٍ ، وَسِتَّةٍ ، وَعَشَرَةٍ فِي سِلْسِلَةٍ ، حَتَّى لاَ يَفِرُّوا ، فَعَبَرْنَا إِلَيْهِمْ فَصَافَفْنَاهُمْ ، فَرَشَقُونَا ، حَتَّى أَسْرَعُوا فِينَا ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ لِلنُّعْمَانِ :إِنَّهُ قَدْ أَسْرَعَ فِي النَّاسِ ، قَدْ خَرَجُوا ، قَدْ أَسْرَعَ فِيهِمْ ، فَلَوْ حَمَلْتَ ؟ قَالَ النُّعْمَانُ :إِنَّكَ لَذُو مَنَاقِبَ ، وَقَدْ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَكِنْ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ ، انْتَظَرَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ ، وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ ، وَيَنْزِلَ النَّصْرُ.

ثُمَّ قَالَ :إِنِّي هَازٌّ لِوَائِي ثَلاَثَ هَزَّاتٍ ، فَأَمَّا أَوَّلُ هَزَّةٍ فَلْيَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ وَلْيَتَوَضَّا ، وَأَمَّا الثَّانِيَةُ نَظَرَ رَجُلٌ إِلَى شِسْعِهِ وَرَمَّ مِنْ سِلاَحِهِ ، فَإِذَا هَزَزْتُ الثَّالِثَةَ فَاحْمِلُوا ، وَلاَ يَلْوِيَنَّ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ ، وَإِنْ قُتِلَ النُّعْمَانُ فَلاَ يَلْوِيَنَّ عَلَيْهِ أَحَد ، وَإِنِّي دَاعِيَ اللَّهَ بِدَعْوَةٍ ، فَأَقْسَمْتُ عَلَى كُلِّ امْرِءٍ مِنْكُمْ لَمَّا أَمَّنَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ ارْزُقَ النُّعْمَانَ الْيَوْمَ الشَّهَادَةَ فِي نَصْرٍ وَفَتْحٍ عَلَيْهِمْ ، قَالَ :فَأَمَّنَ الْقَوْمُ ، قَالَ :وَهَزَّ ثَلاَثَ هَزَّاتٍ ، قَالَ :ثُمَّ نَثَلَ دِرْعَهُ ، ثُمَّ حَمَلَ وَحَمَلَ النَّاسُ ، قَالَ :وَكَانَ أَوَّلَ صَرِيعٍ ، قَالَ مَعْقِلٌ :فَأَتَيْتُ عَلَيْهِ ، فَذَكَرْتُ عَزْمَتَهُ ، فَلَمْ أَلْوِ عَلَيْهِ ، وَأَعْلَمْتُ عَلَمًا حَتَّى أَعْرِفَ مَكَانَهُ ، قَالَ :فَجَعَلْنَا إِذَا قَتَلْنَا الرَّجُلَ شُغِلَ عَنَّا أَصْحَابُهُ بِهِ.

قَالَ :وَوَقَعَ ذُو الْحَاجِبَيْنِ عَنْ بَغْلَةٍ لَهُ شَهْبَاءَ ، فَانْشَقَّ بَطْنُهُ ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَأَتَيْتُ مَكَانَ النُّعْمَانِ وَبِهِ رَمَقٌ ، فَأَتَيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَغَسَلْتُ عَنْ وَجْهِهِ ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ :مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ ، قَالَ :مَا فَعَلَ النَّاسُ ؟ قُلْتُ :فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ :لِلَّهِ الْحَمْدُ ، اُكْتُبُوا بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، وَفَاضَتْ نَفْسُهُ ، وَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى الأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ أُمِّ وَلَدِهِ :هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ النُّعْمَانُ عَهْدًا ، أَمْ عِنْدَكَ كِتَابٌ ؟ قَالَ :سَفَطٌ فِيهِ كِتَابٌ ، فَأَخْرَجُوهُ ، فَإِذَا فِيهِ :إِنْ قُتِلَ النُّعْمَانُ فَفُلاَنٌ ، وَإِنْ قُتِلَ فُلاَنٌ فَفُلاَنٌ.

قَالَ حَمَّادٌ ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ :فَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ، قَالَ :ذَهَبْتُ بِالْبِشَارَةِ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :مَا فَعَلَ النُّعْمَانُ ؟ قُلْتُ :قُتِلَ ، قَالَ :وَمَا فَعَلَ فُلاَنٌ ؟ قُلْتُ :قُتِلَ ، قَالَ :مَا فَعَلَ فُلاَنٌ ؟ قُلْتُ :قُتِلَ ، وَفِي ذَلِكَ يَسْتَرْجِعُ ، قُلْتُ :وَآخَرُونَ لاَ أَعْلَمُهُمْ ، قَالَ :لاَ تَعْلَمُهُمْ ، لَكِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُمْ.

(۳۴۴۸۵) حضرت معقل بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہرمزان سے فارس، اصبہان اور آذربائیجان کے بارے میں مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اصبہان کی مثال سر کی سی ہے اور فارس اور آذربائیجان کی مثال بازوؤں کی سی ہے۔ اگر آپ ایک بازو کو کاٹ دیں گے تو سر دوسرے بازو کے سہارے باقی رہے گا اور اگر آپ سر کو کاٹ دیں گے تو بازو خود ہی گر جائیں گے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں گئے تو دیکھا کہ حضرت نعمان بن مقرن نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ان کے قریب بیٹھ گئے، جب انہوں نے نماز پوری کر لی تو حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں امیر بنانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ اگر کسی علاقے کا بنانا ہے تو میں راضی نہیں اور اگر جہاد پر بھیجنے کا بنانا ہے تو مجھے قبول ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جہاد کے لئے امیر بن کر جاؤ گے۔ آپ نے انہیں روانہ فرمایا اور اہل کوفہ سے فرمایا کہ ان کی مدد کرو۔ ان کے ساتھ زبیر بن عوام، عمرو بن معدی کرب، حضرت حذیفہ، مغیرہ بن شعبہ، بن عمر اور اشعث بن قیس بھی تھے۔

(۲) حضرت نعمان بن مقرن نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو ان کے بادشاہ کے پاس بھیجا جس کا نام ''ذوالحاجبین'' تھا۔ اسے بتایا گیا کہ عربوں کا قاصد آرہا ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ میں اس کے ساتھ بادشاہوں کے انداز میں بیٹھوں یا جنگجو کے انداز میں؟ انہوں نے مشورہ دیا کہ بادشاہوں کے انداز میں بیٹھو۔ پس وہ اپنے تخت پر بیٹھا اور اپنے سر پر تاج رکھا۔ اس کے شہزادے بھی اس کے آس پاس بیٹھ گئے جن کے کانوں میں بالیاں اور ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے اور ان کے جسموں پر ریشم کا لباس تھا۔ حضرت مغیرہ کو ملاقات کی اجازت ملی، آپ کو دو آدمیوں کے پہرے میں لایا گیا، آپ کی تلوار اور آپ کا نیزہ آپ کے ہاتھ میں تھے۔ حضرت مغیرہ نے اپنے نیزے سے ان کے قالین میں سوراخ کر دیئے تا کہ وہ اس سے بدفالی لیں۔ وہ بادشاہ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ دونوں کے درمیان ایک شخص ترجمان تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اے اہل عرب تمہیں بھوک اور تکلیف نے ستایا ہے اور تم ہماری طرف آ لپکے ہو، اگر تم چاہو تو ہم تمہیں مال دے کر واپس بھیج دیتے ہیں۔

(۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ نے گفتگو شروع کی، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر فرمایا کہ ہم عرب ذلیل لوگ تھے۔ لوگ ہم پر ظلم ڈھاتے تھے لیکن ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔ ہم کتے اور مردار کھاتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک ایسے نبی کو مبعوث فرمایا جن کی بعثت سے ہمیں عزت بخشی، وہ خاندان کے اعتبار سے سب سے بہتر اور گفتگو کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دین عطا فرمایا اور جو باتیں آپ نے فرمائیں وہ سب سچ ثابت ہوئیں۔ انہوں نے ہم سے ایک وعدہ یہ بھی کیا تھا کہ فلاں فلاں علاقے کے مالک بنیں گے اور لوگوں پر غالب آئیں گے۔ میں تمہارے اس علاقے میں بہت زیب وزینت اور آرائش دیکھ رہا ہوں اور جو لوگ میرے پیچھے ہیں وہ کبھی ان چیزوں سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں چھلانگ لگا کر اس کے تخت پر بیٹھ جاؤں تو یہ اس سے بدفالی لیں گے۔ پس میں نے چھلانگ لگائی اور بادشاہ کے ساتھ اس کے تخت پر جا بیٹھا۔ وہ مجھے اپنی ٹانگوں سے مارنے لگے اور اپنے ہاتھوں سے کھینچنے لگے۔ میں نے کہا کہ ہم تمہارے قاصدوں کے ساتھ ایسا نہیں کریں گے۔ اگر میں نے نادانی کی ہے تو تم مجھے سزا نہ دو کیونکہ قاصدوں کے ساتھ ایسا نہیں کیا جاتا۔

(۴) بادشاہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم تم پر حملہ کریں اور اگر تم چاہو تو تم ہم پر حملہ کردو۔ میں نے کہا کہ ہم تم پر حملہ کریں گے۔ پس لوگ پانچ، سات، چھ اور دس کی ٹولیوں میں تقسیم ہو گئے تا کہ بھاگ نہ سکیں۔ ہم ان کی طرف بڑھے اور ان کے سامنے صف بنا کر کھڑے ہو گئے۔ وہ تیزی سے ہماری طرف دوڑے۔ حضرت مغیرہ نے حضرت نعمان سے کہا کہ وہ جلدی سے آگئے ہیں، وہ نکل پڑے ہیں اگر آپ حملہ کردیں تو بہتر ہے۔ حضرت نعمان نے کہا کہ آپ بہت سے فضائل اور مناقب والے ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت سے غزوات میں شریک رہے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے کہ آپ دن کے شروع حصے میں قتال نہیں فرماتے تھے، جب سورج زائل ہو جاتا، ہوا چلنے لگتی اور مدد نازل ہوتی تو پھر آپ قتال کرتے تھے۔

(۵) پھر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنا جھنڈا تین مرتبہ ہلاؤں گا۔ جب میں پہلی مرتبہ جھنڈے کو حرکت دوں ہر شخص اپنی حاجت کو پورا کر کے وضو کرلے۔ جب میں دوسری مرتبہ جھنڈا ہلاؤں تو ہر شخص اپنا ہتھیار اٹھالے اور جب میں تیسری مرتبہ جھنڈا ہلاؤں تو حملہ کردینا۔ کوئی شخص کسی کی طرف متوجہ نہ ہو، اگر نعمان بھی مار دیا جائے تو کوئی اسکی طرف بھی متوجہ نہ ہو۔ میں اللہ کی طرف بلانے والا ہوں۔ میں ہر شخص کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اس چیز کی حفاظت کرے جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ نعمان کو آج مدد اور کامیابی والی شہادت عطا فرما۔ اس پر لوگوں نے آمین کہا۔ پھر انہوں نے جھنڈے کو تین مرتبہ ہلایا۔ پھر آپ نے ذرہ پہنی اور حملہ کردیا اور لوگوں نے بھی حملہ کردیا۔ اس جنگ میں سب سے پہلے حضرت نعمان شہید ہوئے۔ حضرت معقل فرماتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے ان کی قسم کا ذکر کیا۔ میں ان کے پاس نہ ٹھہرا اور ان کی جگہ پر نشان لگا دیا تا کہ میں ان کی جگہ پہچان لوں۔ پس جب ہم کسی آدمی کو قتل کرتے تو اس کی وجہ سے اس کے ساتھی ہم سے غافل ہو جاتے تھے۔

(۶) ان کا بادشاہ ذوالحاجبین اپنی ایک مادہ خچر پر سوار تھا، وہ اس سے گرا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح یاب فرمادیا۔ پھر میں حضرت معقل کے پاس آیا اور میں نے دیکھا کہ ان میں زندگی کی ایک رمق تھی۔ میں ان کے پاس پانی کا ایک برتن لایا اور میں نے ان کا چہرہ دھویا۔ انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ معقل بن یسار ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ لڑائی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح یاب فرمادیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجو۔ پھر ان کی روح پرواز کر گئی۔ پھر لوگ اشعث بن قیس کے پاس جمع ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت نعمان کی ام ولد کے بیٹے کو پیغام بھیج کر پوچھو کہ کیا حضرت نعمان نے آپ کو کوئی عہد دیا ہے یا کوئی خط دیا ہے۔ انہوں نے ایک خط نکالا اس میں لکھا تھا کہ اگر نعمان شہید ہو جائیں تو فلاں کو امیر بنادیا جائے اور اگر فلاں بھی شہید ہو جائے تو فلاں کو امیر بنادیا جائے۔

(۷) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ میں اس جنگ کی فتح کی خوشخبری دینے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نعمان کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ شہید ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ فلاں کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ فلاں کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت عمر نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ میں نے کہا کہ کچھ لوگ اور بھی شہید ہوئے ہیں جنہیں میں نہیں جانتا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

(٣٤٤٨٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَمَّا حَمَلَ النُّعْمَانُ ، قَالَ : وَاللهِ مَا وَطِئْنَا كَتِفَيْهِ حَتَّى ضُرِبَ فِي الْقَوْمِ.

(۳۴۴۸۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جب حضرت نعمان نے حملہ کیا تو خدا کی قسم ابھی ہم نے پوری طرح حملہ بھی نہیں کیا تھا کہ لوگوں کے درمیان وہ نشانہ بن گئے۔

(٣٤٤٨٧) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : شَاوَرَ عُمَرُ الْهُرْمُزَانَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ عَفَّانَ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : فَأَتَاهُمَ النُّعْمَانُ بِنَهَاوَنْد ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ نَهَرٌ ، فَسَرَّحَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، فَعَبَرَ إِلَيْهِمَ النَّهَرَ ، وَمَلِكُهُمْ يَوْمَئِذٍ ذُو الْحَاجِبَيْنِ.

(۳۴۴۸۷) حضرت معقل بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے ہرمزان سے مشورہ کیا۔ (پھر انہوں نے عفان جیسی حدیث نقل کی) اس میں یہ اضافہ ہے: حضرت نعمان انہیں لے کر نہاوند گئے اور ان کے اور لوگوں کے درمیان دریا تھا۔ حضرت مغیرہ نے لوگوں کو دریا عبور کرایا اور اس وقت ان کا بادشاہ ذوالحاجبین تھا۔

(٣٤٤٨٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ؛ وَقَعَ لَهُ فِي سَهْمِهِ عَجُوزٌ يَهُودِيَّةٌ ، فَمَرَّ بِرَأْسِ الْجَالُوتِ ، فَقَالَ : يَا رَأْسَ الْجَالُوتِ ، تَشْتَرِي مِنِّي هَذِهِ الْجَارِيَةَ ؟ فَكَلَّمَهَا فَإِذَا هِيَ عَلَى دِينِهِ ، قَالَ : بِكَمْ ؟ قَالَ : بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، قَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهَا ، فَحَلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : لاَ يُنْقِصُهُ ، فَسَارَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ بِشَيْءٍ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَى تُفَادُوهُمْ﴾ الآيَةَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : أَنْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : لَتَشْتَرِيَنَّهَا ، أَوْ لَتَخْرُجَنَّ مِنْ دِينِكَ ، قَالَ : قَدْ أَخَذْتُهَا ، قَالَ : فَهَبْ لِي مَا شِئْتَ ، قَالَ : فَأَخَذَ مِنْهُ أَلْفَيْنِ ، وَرَدَّ عَلَيْهِ أَلْفَيْنِ.

(۳۴۴۸۸) حضرت ربیع بن خثیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام کو نہاوند کے مال غنیمت کے حصے میں ایک بوڑھی یہودن ملی۔ وہ اسے لے کر یہودیوں کے ایک مالدار سردار کے پاس سے گزرے اور اس سے کہا کہ کیا اس کو خریدو گے۔ اس نے بڑھیا سے بات کی تو اسے معلوم ہوا کہ وہ اس کے دین پر ہے۔ اس نے پوچھا کہ کتنے میں بیچو گے؟ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ چار ہزار میں۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے قسم کھائی کہ وہ اس سے کم نہیں کریں گے۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام سے اس نے سرگوشی کی اور قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَى تُفَادُوهُمْ﴾ پھر اس نے کہا کہ تم عبداللہ بن سلام ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر اس سے کہا کہ یا تو یہ باندی مجھے بیچو یا اپنے دین سے نکل جاؤ۔ اس نے کہا کہ میں نے اس باندی کو لے لیا تم جو چاہو اس کی قیمت میں سے مجھے ہدیہ کر دو۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے دو ہزار لے لئے اور دو ہزار اسے واپس کر دیئے۔

(٣٤٤٨٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَوْدِيُّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ يُقَالَ لَهُ :حُمَمَةُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خَرَجَ إِلَى أَصْبَهَانَ غَازِيًا فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنَّ حُمَمَةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ يُحِبُّ لِقَائَك ، فَإِنْ كَانَ حُمَمَةُ صَادِقًا فَاعْزِمْ لَهُ بِصِدْقِهِ ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَاعْزِمْ لَهُ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَرِهَ ، اللَّهُمَّ لاَ تَرُدَّ حُمَمَةَ مِنْ سَفَرِهِ هَذَا ، قَالَ : فَأَخَذَهُ الْمَوْتُ ، فَمَاتَ بِأَصْبَهَانَ ، قَالَ :فَقَامَ أَبُو مُوسَى ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَلاَ إِنَّا وَاللهِ مَا سَمِعْنَا فِيمَا سَمِعْنَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا بَلَغَ عِلْمُنَا إِلاَّ أَنَّ حُمَمَةَ شَهِيدٌ.

(۳۴۴۸۹) حضرت حمید بن عبد الرحمٰن حمیری فرماتے ہیں کہ ایک صحابی جن کا نام ''حممہ'' تھا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اصبہان کی طرف جہاد کی نیت سے نکلے۔ انہوں نے اس غزوہ میں دعا کی کہ اے اللہ! حممہ سمجھتا ہے کہ وہ تجھ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اگر حممہ سچا ہے تو اس کے سچ کو صادر فرمادے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو بھی اس کا فیصلہ فرمادے خواہ وہ اس کو ناپسند ہی کیوں نہ کرے۔ اے اللہ! حممہ کو اس سفر سے واپس نہ بھیج۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد از اں اصبہان میں ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں کہا کہ اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور ہمارے علم کے مطابق حممہ شہید ہیں۔

(۳٤٤۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ :حاصَرْنَا مَدِينَةَ نَهَاوَنْد ، فَأَعْطَيْت مُعَضِّدًا ثَوْبًا لِي فَاعْتَجَرَ بِهِ ، فَأَصَابَهُ حَجَرٌ فِي رَأْسِهِ ، فَجَعَلَ يَمْسَحُهُ وَيَنْظُرُ إِلَيَّ وَيَقُولُ :إِنَّهَا لِصَغِيرَةٍ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُبَارِكُ فِي الصَّغِيرَةِ.

(۳۴۴۹۰) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے شہر نہاوند کا محاصرہ کیا اور میں نے حضرت معضد کو اپنا ایک کپڑا دیا اور انہوں نے اس کی پگڑی باندھی۔ ان کے سر میں ایک پتھر آن لگا۔ وہ اپنے سر کو ملنے لگے اور میری طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ یہ بہت چھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ چھوٹے میں برکت عطا فرمائے گا۔

(۳٤٤۹۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الصَّلْتِ ، وَأَبِي مُسَافِعٍ ، قَالَ :كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَحْنُ مَعَ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ :إِذَا لَقِيتُمَ الْعَدُوَّ فَلاَ تَفِرُّوا ، وَإِذَا غَنِمْتُمْ فَلاَ تَغُلُّوا ، فَلَمَّا لَقِينَا الْعَدُوَّ ، قَالَ النُّعْمَانُ لِلنَّاسِ :لاَ تُوَاقِعُوهُمْ ، وَذَلِكَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ، حَتَّى يَصْعَدَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْمِنبَرَ يَسْتَنْصِرُ ، قَالَ :ثُمَّ وَاقَعْنَاهُمْ ، فَأُقْعِصَ النُّعْمَانُ ، وَقَالَ :سَجُّونِي ثَوْبًا ، وَأَقْبِلُوا عَلَى عَدُوِّكُمْ ، وَلاَ أُهَوِّلَنَّكُمْ ، قَالَ :فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْنَا ، قَالَ :وَأَتَى عُمَرَ الْخَبَرُ ؛ أَنَّهُ أُصِيبَ النُّعْمَانُ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ، وَرِجَالٌ لاَ نَعْرِفُهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :لَكِنَّ اللَّهَ يَعْرِفُهُمْ.

(۳۴۴۹۱) حضرت صلت اور حضرت ابومسافع کہتے ہیں کہ ہم نعمان بن مقرن کے پاس تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب کا خط آیا، جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ جب تم دشمن کا سامنا کرو تو مت بھاگنا، جب تمہیں مال ملے تو خیانت نہ کرنا۔ پس جب ہمارا

دشمن سے سامنا ہوا تو حضرت نعمان نے لوگوں سے کہا کہ ان پر ابھی حملہ نہ کرنا۔ (وہ جمعہ کا دن تھا) جب تک امیر المومنین منبر پر اللہ سے مدد کی دعا نہ کرلیں۔ پھر ہم نے دشمن پر چڑھائی کی اور حضرت نعمان فوراہی موت کی زد میں آ گئے۔ انہوں نے شدید زخمی ہونے کے بعد کہا کہ مجھ پر ایک کپڑا ڈال دو اور دشمن پر ٹوٹ پڑو اور میری وجہ سے کمزور نہ ہونا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمادی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی کہ حضرت نعمان اور فلاں فلاں لوگ شہید ہو گئے ہیں اور کچھ ایسے لوگ بھی جنہیں ہم نہیں جانتے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ لیکن اللہ انہیں جانتا ہے۔

(٣٤٤٩٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ ، يَقُولُ : سَمِعْت أَبَا مَالِكٍ وَأَبَا مُسَافِعٍ مِنْ مُزَيْنَةَ يُحَدِّثَانِ ؛ أَنَّ كِتَابَ عُمَرَ أَتَاهُمْ مَعَ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ بِنَهَاوَنْد : أَمَّا بَعْدُ ، فَصَلُّوا الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا ، وَإِذَا لَقِيتُمَ الْعَدُوَّ فَلاَ تَفِرُّوا ، وَإِذَا ظَفِرْتُمْ فَلاَ تَغُلُّوا.

(۳۴۴۹۲) حضرت ابو مالک اور ابو مسافع کہتے ہیں کہ ہم نہاوند میں حضرت نعمان بن مقرن کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا، جب دشمن سے سامنا ہو تو پیٹھ مت پھیرنا اور جب کامیاب ہو جاؤ تو خیانت نہ کرنا۔

(٣٤٤٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عن عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ : اسْتَشِرْ وَاسْتَعِنْ فِي حَرْبِكَ بِطُلَيْحَةَ ، وَعَمْرِو بْنِ مَعْدِى كَرِبَ ، وَلاَ تُوَلِّيهِمَا مِنَ الأَمْرِ شَيْئًا ، فَإِنَّ كُلَّ صَانِعٍ هُوَ أَعْلَمُ بِصِنَاعَتِهِ.

(۳۴۴۹۳) حضرت عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت نعمان بن مقرن کو خط میں لکھا کہ لڑائی میں حضرت طلیحہ اور حضرت عمرو بن معدی کرب سے مشورہ اور مدد لیتے رہنا۔ لیکن انہیں کوئی ذمہ داری نہ سونپنا۔ کیونکہ ہر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو خوب جانتا ہے۔

(٣٤٤٩٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَلَى جُنْدِ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، وَأَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ عَلَى جُنْدِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

(۳۴۴۹۴) حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن مقرن کوفہ کے لشکر کے اور حضرت ابو موسیٰ اشعری بصرہ کے لشکر کے امیر تھے۔

(٦) فِي بَلَنْجَرَ

بلنجر کی لڑائی کا بیان

(٣٤٤٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بَلَنْجَرَ ،

فَحَرَّجَ عَلَيْنَا أَنْ نَحْمِلَ عَلَى دَوَابِّ الْغَنِيمَةِ ، وَرَخَّصَ لَنَا فِي الْغِرْبَالِ وَالْحَبْلِ وَالْمُنْخُلِ.

(۳۴۴۹۵) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ ہم بلنجر کی لڑائی میں سلمان بن ربیعہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ہمیں مال غنیمت کے جانوروں پر سوار ہونے سے منع کیا اور ہمیں مال غنیمت کے ڈھول، رسی اور چھانی استعمال کرنے کی اجازت دی۔

(۳۴۴۹۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صُحَارٍ ، قَالَ : غَزَوْنَا بَلَنْجَرَ فَجُرِحَ أَخِي ، قَالَ : فَحَمَلْتُهُ خَلْفِي ، فَرَآنِي حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : أَخِي جُرِحَ ، نَرْجِعُ قَابِلاً نَفْتَحُهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : لاَ وَاللهِ ، لاَ يَفْتَحُهَا عَلَيَّ أَبَدًا ، وَلاَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ ، وَلاَ الدَّيْلَمَ.

(۳۴۴۹۶) حضرت مالک بن صحار فرماتے ہیں کہ ہم نے بلنجر کی لڑائی میں حصہ لیا۔ اس میں میرا بھائی زخمی ہوگیا۔ میں نے اسے اپنی کمر پر سوار کیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میرا بھائی ہے، زخمی ہوگیا ہے۔ ہم اگلے سال اسے فتح کرنے کے لئے آئیں گے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھ پر فتح نہیں فرمائے گا نہ قسطنطنیہ کو اور نہ دیلم کو۔

(۳۴۴۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صُحَارٍ ، قَالَ : غَزَوْنَا بَلَنْجَرَ فَلَمْ يَفْتَحُوهَا ، فَقَالُوا : نَرْجِعُ قَابِلاً فَنَفْتَحُهَا ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : لاَ تُفْتَحُ هَذِهِ ، وَلاَ مَدِينَةَ الْكُفْرِ ، وَلاَ الدَّيْلَمَ ، إِلاَّ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۴۹۷) حضرت مالک بن صحار فرماتے ہیں کہ ہم نے بلنجر کے جہاد میں حصہ لیا۔ لیکن ہمیں فتح حاصل نہ ہوئی۔ لوگوں نے کہا کہ ہم اگلے سال اسے فتح کرنے کے لئے آئیں گے۔ اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ علاقہ، کفر کا شہر اور دیلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ایک آدمی کے ہاتھ پر فتح ہوں گے۔

(۳۴۴۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا غَزَا سَلْمَانُ بَلَنْجَرَ أَصَابَ فِي قِسْمَتِهِ صُرَّةً مِنْ مِسْكٍ ، فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَوْدَعَهَا امْرَأَتَهُ ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، قَالَ لاِمْرَأَتِهِ وَهُوَ يَمُوتُ : أَرِينِي الصُّرَّةَ الَّتِي اسْتَوْدَعْتُكِ ، فَأَتَتْهُ بِهَا ، فَقَالَ : ائْتِينِي بِإِنَاءٍ نَظِيفٍ ، فَجَائَتْ بِهِ ، فَقَالَ : أَدِيفِيهِ ، ثُمَّ انْضَحِي بِهِ حَوْلِي ، فَإِنَّهُ يَحْضُرُنِي خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ ، لاَ يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ ، وَيَجِدُونَ الرِّيحَ ، ثُمَّ قَالَ : اُخْرِجِي عَنِّي وَتَعَاهَدِينِي ، فَخَرَجْتُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَى.

(۳۴۴۹۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان نے جب بلنجر کے علاقے میں جہاد میں حصہ لیا تو ان کے حصے میں مشک کی ایک تھیلی آئی جو انہوں نے اپنی بیوی کے پاس امانت کے طور پر رکھوا دی۔ پھر اپنے مرض الوفات میں انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ وہ تھیلی مجھے لا دو۔ پھر آپ نے ایک صاف برتن منگوایا اور اپنی بیوی سے فرمایا کہ اس خوشبو میں پانی ملا کر اسے میرے اردگرد چھڑک دو، کیونکہ میرے پاس اللہ کی ایسی مخلوق (فرشتے) آرہی ہے جو کھانا نہیں کھاتے لیکن خوشبو محسوس کرتے ہیں۔ پھر تم باہر چلی

جاؤ۔ان کی بیوی یہ عمل کر کے باہر چلی گئیں جب واپس آئیں تو ان کا انتقال ہو چکا تھا۔

(٣٤٤٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بِبَلَنْجَرَ ، فَرَأَيْتُ هِلاَلَ شَوَّالٍ يَوْمَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ ، لَيْلَةَ ثَلاَثِينَ ضُحًى ، قَالَ : فَقَالَ : أَرِنِيهِ ، فَأَرَيْتُهُ ، فَأَمَرَ النَّاسَ فَافْطَرُوا.

(۳۴۴۹۹) حضرت رکین کے والد فرماتے ہیں کہ ہم سلمان بن ربیعہ کے ساتھ بلنجر میں تھے۔ میں نے رمضان کے انتیس روزے رکھنے کے بعد تیسویں دن چاشت کے وقت چاند دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ، میں نے انہیں چاند دکھایا تو انہوں نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دے دیا۔

(٣٤٥٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ سَمِعَ أَبَاهُ وَعَمَّهُ يَذْكُرَانِ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : قَتَلْتُ بِسَيْفِي هَذَا مِئَةَ مُسْتَلْئِمٍ، كُلُّهُمْ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ ، مَا قَتَلْتُ مِنْهُمْ رَجُلاً صَبْرًا.

(۳۴۵۰۰) حضرت سلمان فرماتے تھے کہ میں نے اپنی اس تلوار سے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے وہ سب اللہ کے غیر کی عبادت کرتے تھے۔ میں نے اس سے کسی صبر کرنے والے آدمی کو قتل نہیں کیا۔

(٣٤٥٠١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لاَ يَفْتَحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةَ ، وَلاَ الدَّيْلَمَ ، وَلاَ الطَّبَرِسْتَانَ إِلاَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

(۳۴۵۰۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ قسطنطنیہ، دیلم اور طبرستان بنو ہاشم کے ایک آدمی کے ہاتھ پر فتح ہوں گے۔

(٧) فِي الْجَبَلِ صلحٌ هُوَ ، أَوْ أُخِذَ عَنْوَةً

جبل کا بیان، آیا وہ صلح سے حاصل ہوا تھا یا زبردستی لیا گیا تھا

(٣٤٥٠٢) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ حَسَنٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، قَالَ: صَالَحَ أَهْلَ الْجَبَلِ كُلَّهُمْ، لَمْ يُؤْخَذْ شَيْءٌ مِنَ الْجَبَلِ عَنْوَةً.

(۳۴۵۰۲) حضرت مجالد فرماتے ہیں کہ تمام اہل جبل نے صلح کی تھی اور جبل کا کوئی حصہ زبردستی نہیں لیا گیا تھا۔

(٣٤٥٠٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدٍ ، عَنْ حسن ، عَنْ مُطَرِّف ، قَالَ : مَا فَوْقَ حُلْوَانَ فَهُوَ ذِمَّةٌ، وَمَا دُونَ حُلْوَانَ مِنَ السَّوَادِ فَهُوَ فَيْءٌ ، قَالَ : سَوَادُنَا هَذَا فَيْءٌ.

(۳۴۵۰۳) حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ حلوان سے اوپر کا حصہ ذمہ میں ہے اور حلوان کے علاوہ فیٔ ہے اور ہمارا یہ علاقہ فیٔ ہے۔

(٣٤٥٠٤) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنَ افْتَتَحَ تَكْرِيتَ فَصَالَحْنَاهُمْ عَلَى أَنْ يَبْرُزُوا لَنَا سُوقًا ، وَجَعَلْنَا لَهُمَ الأَمَانَ ، قَالَ : فَأَبْرَزُوا لَنَا سُوقًا ، قَالَ : فَقُتِلَ قَيْنٌ مِنْهُمْ ، فَجَاءَ قَسُّهُمْ ، فَقَالَ : أَجَعَلْتُمْ لَنَا ذِمَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذِمَّةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ،

وَذِمَّتَكُمْ ، ثُمَّ أَخْفَرْتُمُوهَا ؟ فَقَالَ أَمِيرُنَا :إِنْ أَقَمْتُمْ شَاهِدَيْنِ ذَوَىْ عَدْلٍ عَلَى قَاتِلِهِ أَقَدْنَاكُمْ بِهِ وَإِنْ شِئْتُمْ حَلَفْتُمْ وَأَعْطَيْنَاكُمَ الدِّيَةَ وَإِنْ شِئْتُمْ حَلَفْنَا لَكُمْ وَلَمْ نُعْطِكُمْ شَيْئًا. قَالَ :فَتَوَاعَدُوا لِلْغَدِ ، فَحَضَرُوا ، فَجَاءَ قَسُّهُمْ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ ، وَمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْكُرَ حَتَّى ذَكَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ قَالَ :أَوَّلُ مَا يُبْدَأُ بِهِ مِنَ الْخُصُومَاتِ الدِّمَاءُ ، قَالَ :فَيَخْتَصِمُ ابْنَا آدَمَ ، فَيَقْضِي لَهُ عَلَى صَاحِبِهِ، ثُمَّ يُؤْخَذُ الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ ، حَتَّى يَنْتَهِيَ الأَمْرُ إِلَى صَاحِبِنَا وَصَاحِبِكُمْ ، قَالَ :فَيُقَالَ لَهُ :فِيمَ قَتَلْتَنِي ؟ قَالَ :فَلاَ نُحِبُّ أَنْ يَكُونَ لِصَاحِبِكُمْ عَلَى صَاحِبِنَا حُجَّةٌ ، أَنْ يَقُولَ :قَدْ أَخَذَ أَهْلُكَ مِنْ بَعْدِكَ دِيَتَكَ.

(۳۴۵۰۴) حضرت ابوعلاء فرماتے ہیں کہ میں بھی تکریت کی فتح میں شامل تھا۔ ہم نے ان سے اس بات پر صلح کی کہ وہ ہمیں مال کی ایک مقررہ مقدار دیں اور ہم ان کو امان دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ہمیں مال دے دیا۔ پھر ان میں سے ایک شخص کو کسی نے قتل کر دیا تو ان کا راہب ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کیا تم نے اپنے نبی ﷺ اور اپنے امیر المومنین اور اپنا عہد نہیں دیا تھا، پھر تم نے اس عہد کی پاسداری نہیں کی؟! ہمارے امیر نے کہا کہ تم اس کے قاتل پر دو عادل گواہ پیش کر دو تو ہم قاتل تمہارے حوالے کر دیں گے اور اگر تم چاہو تو قسم کھالو ہم تمہیں فدیہ دے دیں گے اور اگر تم چاہو تو ہم قسم کھالیں اس صورت میں تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

پس اگلے دن کی ملاقات طے ہوئی، ان کا پادری آیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، زمین وآسمان کا تذکرہ کیا، قیامت کے دن کا ذکر کیا پھر اس نے کہا کہ خصومات میں سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا۔ آدم علیہ السلام کے دو بیٹے فریق ہوں گے اور ایک کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے گا۔ پھر ایک ایک کر کے خون کا حساب ہوگا معاملہ ہمارے اور تمہارے ساتھی تک آپہنچے گا۔ پس مقتول قاتل سے کہے گا کہ تو نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ تمہارا ساتھی ہمارے ساتھی کو یہ جواب دے کر خاموش کرادے کہ تیرے بعد والوں نے تیری دیت وصول کر لی تھی۔

(۸) ما ذُكِرَ فِي تُسْتَرَ

تستر کا بیان

(۳٤٥٠٥) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَ أَبُو مُوسَى بِالنَّاسِ عَلَى الْهُرْمُزَانِ وَمَنْ مَعَهُ بِتُسْتَرَ ، قَالَ :أَقَامُوا سَنَةً ، أَوْ نَحْوَهَا لاَ يَخْلُصُونَ إِلَيْهِ ، قَالَ :وَقَدْ كَانَ الْهُرْمُزَانُ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ دَهَاقِنَتِهِمْ وَعُظَمَائِهِمْ فَانْطَلَقَ أَخُوهُ حَتَّى أَتَى أَبَا مُوسَى ، فَقَالَ :مَا تَجْعَلُ لِي إِنْ دَلَلْتُكَ عَلَى الْمَدْخَلِ ؟ قَالَ :سَلْنِي مَا شِئْتَ ، قَالَ :أَسْأَلُكَ أَنْ تَحْقِنَ دَمِي وَدِمَاءَ أَهْلِ بَيْتِي ، وَتُخْلِي بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَا فِي أَيْدِينَا مِنْ أَمْوَالِنَا وَمَسَاكِنِنَا ، قَالَ :فَذَاكَ لَكَ ، قَالَ :ابْغِنِي إِنْسَانًا سَابِحًا ذَا عَقْلٍ وَلُبٍّ يَأْتِيكَ بِأَمْرٍ بَيِّنٍ.

قَالَ :فَأَرْسَلَ أَبُو مُوسَى إِلَى مَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ السَّدُوسِيِّ ، فَقَالَ لَهُ :ابْغِنِي رَجُلاً مِنْ قَوْمِكَ سَابِحًا ذَا عَقْلٍ وَلُبٍ وَلَيْسَ بِذَاكَ فِي خَطَرِهِ فَإِنْ أُصِيبَ كَانَ مُصَابُهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ يَسِيرًا وَإِنْ سَلَّمَ جَاءَنَا بِثَبْتٍ فَإِنِّي لاَ أَدْرِي مَا جَاءَ بِهِ هَذَا الدِّهْقَانُ ، وَلاَ آمَنُ لَهُ وَلاَ أَثِقُ بِهِ.

قَالَ :فَقَالَ :مَجْزَأَةُ :قَدْ وَجَدْتُ ، قَالَ :مَنْ هُوَ ؟ فَأْتِ بِهِ ، قَالَ :أَنَا هُوَ ، قَالَ أَبُو مُوسَى :يَرْحَمُكَ اللَّهُ مَا هَذَا أَرَدْتُ ، فَابْغِنِي رَجُلاً ، قَالَ :فَقَالَ :مَجْزَأَةُ بْنُ ثَوْرٍ :وَاللهِ لاَ أَعْمِدُ إِلَى عَجُوزٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ أَفْدِي ابْنَ أُمِّ مَجْزَأَةَ بِابْنِهَا ، قَالَ :أَمَا إِذْ أَبَيْتَ فَتَيَسَّرْ.

فَلَبِسَ ثِيَابَ بِيَاضٍ ، وَأَخَذَ مِنْدِيلاً ، وَأَخَذَ مَعَهُ خِنْجَرًا ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الدِّهْقَانِ حَتَّى سَبَحَ فَأَجَازَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَأَدْخَلَهُ مِنْ مَدْخَلِ الْمَاءِ ، حَيْثُ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :فَأَدْخَلَهُ فِي مَدْخَلٍ شَدِيدٍ ، يَضِيقُ بِهِ أَحْيَانًا حَتَّى يَنْبَطِحَ عَلَى بَطْنِهِ وَيَتَّسِعَ أَحْيَانًا فَيَمْشِي قَائِمًا وَيَحْبُو فِي بَعْضِ ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَقَدْ أَمَرَهُ أَبُو مُوسَى أَنْ يَحْفَظَ طَرِيقَ بَابِ الْمَدِينَةِ ، وَطَرِيقَ السُّورِ ، وَمَنْزِلَ الْهُرْمُزَانِ فَانطَلَقَ بِهِ الدِّهْقَانُ حَتَّى أَرَاهُ طَرِيقَ السُّورِ وَطَرِيقَ الْبَابِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ إِلَى مَنْزِلِ الْهُرْمُزَانِ وَقَدْ كَانَ أَبُو مُوسَى أَوْصَاهُ أَنْ لاَ تَسْبِقَنِي بِأَمْرٍ.

فَلَمَّا رَأَى الْهُرْمُزَانَ قَاعِدًا وَحَوْلَهُ دَهَاقِنَتُهُ ، وَهُوَ يَشْرَبُ ، فَقَالَ لِلدِّهْقَانِ :هَذَا الْهُرْمُزَانِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ: هَذَا الَّذِي لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ مِنْهُ مَا لَقُوا أَمَا وَاللهِ لأُرِيحَنَّهُمْ مِنْهُ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ الدِّهْقَانُ :لاَ تَفْعَلْ ، فَإِنَّهُمْ يَتَحَرَّزُونَ وَيَحُولُونَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ دُخُولِ هَذَا الْمَدْخَلِ فَأَبَى مَجْزَأَةُ إِلاَّ أَنْ يَمْضِيَ عَلَى رَأْيِهِ عَلَى قَتْلِ الْعِلْجِ فَأَدَارَهُ الدِّهْقَانُ وَأَلاصهُ أَنْ يَكُفَّ عَنْ قَتْلِهِ فَأَبَى فَذَكَرَ الدِّهْقَانُ قَوْلَ أَبِي مُوسَى لَهُ :اتَّقِ أَنْ لاَ تَسْبِقَنِي بِأَمْرٍ ، فَقَالَ :أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَكَ صَاحِبُكَ أَنْ لاَ تَسْبِقَهُ بِأَمْرٍ ؟ فَقَالَ :هَاه ، أَمَا وَاللهِ ، لَوْلاَ هَذَا لأُرِيحَنَّهُمْ مِنْهُ فَرَجَعَ مَعَ الدِّهْقَانِ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَأَقَامَ يَوْمَهُ حَتَّى أَمْسَى ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي مُوسَى ، فَنَدَبَ أَبُو مُوسَى النَّاسَ مَعَهُ فَانْتَدَبَ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَنَيِّفٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَلْبَسَ الرَّجُلَ ثَوْبَيْنِ لاَ يَزِيدَ عَلَيْهِ وَسَيْفُهُ فَفَعَلَ الْقَوْمُ ، قَالَ : فَقَعَدُوا عَلَى شَاطِئِ النَّهَرِ يَنْتَظِرُونَ مَجْزَأَةَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ ، وَهُوَعِنْدَ أَبِي مُوسَى يُوصِيهِ وَيَأْمُرُهُ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ :وَلَيْسَ لَهُمْ هُمْ غَيْرُهُ ، يُشِيرُ إِلَى الْمَوْتِ لأَنْظُرَنَّ مَا يَصْنَعُ ، وَالْمَائِدَةُ مَوْضُوعَةٌ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :فَكَأَنَّهُ اسْتَحَيَى أَنْ لاَ يَتَنَاوَلَ مِنَ الْمَائِدَةِ شَيْئًا ، قَالَ :فَتَنَاوَلَ حَبَّةً مِنْ عِنَبٍ فَلاَكَهَا فَمَا قَدَرَ عَلَى أَنْ يُسِيغَهَا ، فَأَخَذَهَا رُوَيْدًا ، فَنَبَذَهَا تَحْتَ الْخِوَانِ وَوَدَّعَهُ أَبُو مُوسَى وَأَوْصَاهُ ، فَقَالَ مَجْزَأَةُ لأَبِي مُوسَى :إِنِّي أَسْأَلُكَ شَيْئًا فَأَعْطِنِيهِ ، قَالَ :لاَ تَسْأَلُنِي شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَيْتُكَهُ ، قَالَ :فَأَعْطِنِي سَيْفَكَ أَتَقَلَّدُهُ إِلَى سَيْفِي فَدَعَا لَهُ بِسَيْفِهِ ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

فَذَهَبَ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى كَانَ فِي وَسَطٍ مِنْهُمْ ، فَكَبَّرَ وَوَقَعَ فِي الْمَاءِ ، وَوَقَعَ الْقَوْمُ جَمِيعًا ، قَالَ :يَقُولُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ :كَأَنَّهُمَ الْبُطُّ فَسَبَحُوا حَتَّى جَازُوا ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمَا إِلَى النَّقْبِ الَّذِي يَدْخُلُ الْمَاءُ مِنْهُ فَكَبَّرَ ، ثُمَّ دَخَلَ ، فَلَمَّا أَفْضَى إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَنَظَرَ لَمْ يَتِمّ مَعَهُ ، إِلاَّ خَمْسَةٌ وَثَلاَثُونَ ، أَوْ سِتَّةٌ وَثَلاَثُونَ رَجُلاً ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ :أَلاَ أَعُودُ إِلَيْهِمْ فَأُدْخِلَهُمْ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، يُقَالَ لَهُ الْجَبَانُ لِشَجَاعَتِهِ :غَيْرُك فَلْيَقُلْ هَذَا يَا مَجْزَأَةُ إِنَّمَا عَلَيْك نَفْسُك ، فَامْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ ، فَقَالَ لَهُ :أَصَبْتَ فَمَضَى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ إِلَى الْبَابِ فَوَضَعَهُمْ عَلَيْهِ ، وَمَضَى بِطَائِفَةٍ إِلَى السُّورِ وَمَضَى بِمَنْ بَقِيَ حَتَّى صَعِدَ إِلَى السُّورِ فَانْحَدَرَ عَلَيْهِ عِلْجٌ مِنَ الأَسَاوِرَةِ وَمَعَهُ نَيزك ، فَطَعَنَ مَجْزَأَةَ فَأَثْبَتَهُ ، فَقَالَ لهم مَجْزَأَةُ :امْضُوا لأَمْرِكُمْ لاَ يَشْغَلَنَّكُمْ عَنِّي شَيْءٌ فَأَلْقَوْا عَلَيْهِ بَرْذَعَةً ، لِيَعْرِفُوا مَكَانَهُ وَمَضَوْا وَكَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى السُّورِ وَعِنْدَ بَابِ الْمَدِينَةِ ، وَفَتَحُوا الْبَابَ وَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى عَادَتِهِمْ حَتَّى دَخَلُوا الْمَدِينَةَ ، قَالَ :قِيلَ لِلْهُرْمُزَانِ :هَذِهِ الْعَرَبُ قَدْ دَخَلُوا ، قَالَ :لاَ شَكَّ أَنَّهُمَا قَدْ دَحَسُوهَا عَلَيْهِمْ ، قَالَ :مِنْ أَيْنَ دَخَلُوا ؟ أَمِنَ السَّمَاءِ ، قَالَ :وَتَحَصَّنَ فِي قَصَبَةٍ لَهُ. وَأَقْبَلَ أَبُو مُوسَى يَرْكُضُ عَلَى فَرَسٍ لَهُ عَرَبِيٍّ ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ :لَكِنْ نَحْنُ يَا أَبَا حَمْزَةَ لَمْ نَصْنَعَ الْيَوْمَ شَيْئًا وَقَدْ فَرَغُوا مِنَ الْقَوْمِ ، قَتَلُوا مَنْ قَتَلُوا وَأَسَرُوا مَنْ أَسَرُوا وَأَطَافُوا بِالْهُرْمُزَانِ بِقَصَبَتِهِ ، فَلَمْ يَخْلُصُوا إِلَيْهِ حَتَّى أَمَّنُوهُ ، وَنَزَلَ عَلَى حُكْمِ عُمرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :فَبَعَثَ بِهِمْ أَبُو مُوسَى مَعَ أَنَسٍ بِالْهُرْمُزَانَ وَأَصْحَابِهِ فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنَسٌ :مَا تَرَى فِي هَؤُلاَءِ ؟ أُدْخِلُهُمْ عُرَاةً مُكَتَّفِينَ ، أَوْ آمُرُهُمْ فَيَأْخُذُونَ حُلِيَّهُمْ وَبِزّتِهِمْ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ لَوْ أَدْخَلْتَهُمْ كَمَا تَقُولُ عُرَاةً مُكَتَّفِينَ ، لَمْ يَزِيدُوا عَلَى أَنْ يَكُونُوا أَعْلاَجًا وَلَكِنْ أَدْخِلْهُمْ عَلَيْهِمْ حُلِيُّهُمْ وَبِزّتِهِمْ حَتَّى يَعْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَأَخَذُوا بِزّتِهِمْ وَحُلِيَّهُمْ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ الْهُرْمُزَانُ لِعُمَرَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَيَّ كَلاَمَ أُكَلِّمَكَ ؟ أَكَلاَمُ رَجُلٍ حَيٍّ لَهُ بَقَاءَ أَوْ كَلاَمُ رَجُلٍ مَقْتُولٍ ؟ قَالَ :فَخَرَجَتْ مِنْ عُمَرَ كَلِمَةٌ لَمْ يُرِدْها ، تَكَلَّمَ فَلاَ بَأْسَ عَلَيْكَ ، فَقَالَ لَهُ الْهُرْمُزَانُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَدْ عَلِمْتَ كَيْفَ كُنَّا وَكُنْتُمْ ، إِذْ كُنَّا عَلَى ضَلاَلَةٍ جَمِيعًا كَانَتِ الْقَبِيلَةُ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ تَرَى نُشَابَةَ بَعْضِ أَسَاوِرَتِنَا فَيَهْرُبُونَ الأَرْضِ الْبَعِيدَةِ ، فَلَمَّا هَدَاكُمَ اللَّهُ ، فَكَانَ مَعَكُمْ لَمْ نَسْتَطِعْ نُقَاتِلَهُ فَرَجَعَ بِهِمْ أَنَسٌ.

فَلَمَّا أَمْسَى عُمَرُ أَرْسَلَ إِلَى أَنَسٍ :أَنَ اغْدُ عَلَيَّ بِأَسْرَاك أَضْرِبُ أَعْنَاقَهُمْ فَأَتَاهُ أَنَسٌ ، فَقَالَ :وَاللهِ يَا عُمَرُ مَا ذَاكَ لَكَ ، قَالَ :وَلِمَ ؟ قَالَ :إِنَّك قَدْ قُلْتَ لِلرَّجُلِ :تَكَلَّمَ فَلاَ بَأْسَ عَلَيْك ، قَالَ :لَتَأْتِينِي عَلَى هَذَا بِبُرْهَانٍ ، أَوْ لأَسُوؤَنَّكَ ، قَالَ :فَسَأَلَ أَنَسٌ الْقَوْمَ جُلَسَاءَ عُمَرَ ، فَقَالَ :أَمَا قَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ تَكَلَّمَ فَلاَ بَأْسَ عَلَيْكَ ؟

قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :فَكَبَّرَ ذَلِكَ عَلَى عُمَرَ ، قَالَ :إِمَا لاَ فَأَخْرَجَهُمْ عَنِّي فَسَيَّرَهُمْ إِلَى قَرْيَةٍ ، يُقَالَ لَهَا :دَهْلَكَ فِي الْبَحْرِ ، فَلَمَّا تَوَجَّهُوا بِهِمْ رَفَعَ عُمَرُ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اكْسِرْهَا بِهِمْ ثَلاَثًا فَرَكِبُوا السَّفِينَةَ ، فَانْدَقَّتْ بِهِمْ وَانْكَسَرَتْ وَكَانَتْ قَرِيبَةً مِنَ الأَرْضِ فَخَرَجُوا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ :لَوْ دَعَا أَنْ يُغْرِقَهُمْ لَغَرِقُوا وَلَكِنْ إِنَّمَا قَالَ :اكْسِرْهَا بِهِمْ ، قَالَ :فَأَقَرَّهُمْ.

(۳۴۵۰۵) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ مجاہدین کو لے کر ہرمزان کی سرکوبی کے لئے تستر پر حملہ آور ہوئے تو انہوں نے یہاں ایک سال تک قیام کیا لیکن فتح یاب نہ ہو سکے۔ ہرمزان نے اس دوران تستر کے ایک معزز اور سرکردہ آدمی کو قتل کرادیا۔ مقتول کا بھائی ایک دن حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اگر میں آپ کو ہرمزان کے قلعے میں داخل ہونے کا راستہ بتادوں تو کیا انعام پاؤں گا؟ حضرت ابوموسیٰ نے کہا تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ آپ میرا اور میرے گھر والوں کا خون معاف کردیں، مجھے اور میرے گھر والوں کو مال واسباب لے کر نکلنے دیں۔ حضرت ابوموسیٰ نے اس کی حامی بھرلی۔ اس نے کہا کہ اب مجھے کوئی ایسا آدمی دیجئے جو تیراکی جانتا ہو اور عقل مند ہو۔ وہ آپ کے پاس واضح خبر لائے گا۔

(۲) حضرت ابوموسیٰ نے مجزأۃ بن ثور سدوسی کو بلایا اور ان سے کہا کہ اپنی قوم میں سے کوئی ایسا آدمی دیجئے جو تیراکی جانتا ہو اور خوب عقل مند ہو، لیکن وہ ایسا اہم آدمی نہ ہو جس کی شہادت مسلمانوں کے لیے مایوسی کا سبب ہو۔ اگر وہ سلامت رہا تو ہمارے پاس خبر لے آئے گا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ آدمی کیا چاہتا ہے، نہ مجھے اس پر اعتماد ہے۔

(۳) حضرت مجزأۃ نے کہا کہ وہ شخص مل گیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ہوں۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے، میں یہ نہیں چاہتا، مجھے کوئی اور آدمی دیجئے۔ حضرت مجزأۃ بن ثور نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں بکر بن وائل کی اس بڑھیا پر بھی اعتماد نہیں کرتا جس نے ام مجزأۃ کے بیٹے پر اپنے بیٹے کو فدا کردیا۔ بہرحال اگر آپ مناسب سمجھیں تو موقع عنایت فرمائیں۔

(۴) حضرت مجزأۃ نے سفید کپڑے پہنے اور ایک رومال اور ایک خنجر ہمراہ لے لیا۔ پھر اس آدمی کے ساتھ چلے، راستے میں ایک ندی کو تیر کر عبور کیا۔ پھر ندی کے راستے سے ان کے قلعے میں داخل ہوئے۔ بعض اوقات راستہ اتنا تنگ ہوجاتا کہ پیٹ کے بل چلنا پڑتا اور بعض اوقات راستہ کھل جاتا تو قدموں پر چلتے۔ بعض اوقات گھٹنوں کے بل چلتے۔ یہاں تک کہ شہر میں داخل ہوگئے۔ حضرت ابوموسیٰ نے انہیں حکم دیا تھا کہ شہر کے دروازے کا راستہ اور اس کی فصیل کا راستہ اور ہرمزان کے گھر کو یاد رکھیں۔ وہ آدمی انہیں لے گیا اور انہیں فصیل کا راستہ، دروازے کا راستے اور ہرمزان کا گھر دکھادیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت مجزأۃ کو وصیت کی تھی کہ خود سے کوئی کارروائی نہ کرنا جب تک مجھے علم نہ ہوجائے۔

(۵) جب حضرت مجزأۃ نے دیکھا کہ ہرمزان اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا شراب پی رہا ہے تو انہوں نے اس آدمی سے کہا کہ یہ ہرمزان ہے؟ اس نے کہا ہاں یہی ہے۔ حضرت مجزأۃ نے کہا کہ یہی وہ شخص ہے جس نے مسلمانوں کو تکلیف پہنچائی ہے۔ میں

اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ اس آدمی نے کہا کہ ایسا نہ کرو۔ اس کی حفاظت پر مامور لوگ تمہیں اس تک پہنچنے بھی نہیں دیں گے مسلمان بھی قلعہ میں داخل نہ ہوسکیں گے۔ حضرت مجزأۃ اپنی بات پر اڑے رہے۔ اس آدمی نے بہت سمجھایا بالآخر حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کی نصیحت یاد دلائی تو حضرت مجزأۃ رک گئے اور پھر اس آدمی کے گھر آگئے اور شام تک وہیں رہے۔

(۶) اگلے دن حضرت ابوموسیٰ کے پاس گئے، انہوں نے حضرت مجزأۃ کے ہمراہ تین سو سے زائد مجاہدین کا دستہ روانہ فرمایا انہیں حکم دیا کہ ہر شخص صرف دو کپڑے پہنے اور تلوار ہمراہ رکھے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر سب مجاہدین نہر کے کنارے بیٹھ حضرت مجزأۃ کا انتظار کرنے لگے، حضرت مجزأۃ حضرت ابوموسیٰ کے پاس تھے اور احکام و ہدایات لے رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو موت کے سوا کسی چیز کی چاہت نہ تھی۔ وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے کہ دستر خو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے بچھا ہوا تھا، لیکن حضرت مجزأۃ اس بات میں شرم محسوس کر رہے تھے کہ دستر خوان سے کوئی چیز لیں انہوں نے انگور کا ایک دانہ اٹھایا لیکن اسے بھی نگلنے کی ہمت نہ ہوئی اور اسے آہستگی سے نکال کر نیچے رکھ دیا۔ حضرت ابوموسیٰ انہیں نصیحتیں کیں اور انہیں رخصت کر دیا۔ رخصت ہوتے ہوئے حضرت مجزأۃ نے حضرت ابوموسیٰ سے کہا کہ میں آپ سے ایک ح مانگوں تو کیا آپ مجھے عطا فرمائیں گے۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ آپ نے جب بھی مجھ سے کوئی چیز مانگی ہے میں نے آپ پیش کی ہے۔ حضرت مجزأۃ نے کہا کہ مجھے اپنی تلوار دے دیجئے۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ نے اپنی تلوار ان کو دے دی۔

(۷) پھر حضرت مجزأۃ مجاہدین کے ساتھ آملے اور اللہ اکبر کہہ کر پانی میں کود گئے۔ پیچھے سب لوگ بھی پانی میں کود گئے۔ حضر عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ وہ بطخوں کی طرح پانی میں تیر رہے تھے۔ انہوں نے ندی کو عبور کیا، پھر اس سوراخ کی طرف بڑھے جس سے پانی اندر جا رہا تھا۔ جب وہ شہر کے قریب پہنچے تو ان کے ساتھ صرف پینتیس یا چھتیس آدمی تھے۔ انہوں نے ا ساتھیوں سے کہا کہ میں واپس جا کر انہیں بھی لے آتا ہوں۔ اس پر ایک کوفی آدمی جنہیں جبان کہا جاتا تھا انہوں نے کہا کہ آپ کو بات نہیں کرنی چاہئے، آپ اپنی ذمہ داری کو ادا کیجئے جو حکم آپ کو ملا ہے اس کو کر گزریئے۔ حضرت مجزأۃ نے کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو۔

(۸) پھر آپ نے ایک دستے کو دروازے کی طرف اور ایک کو فصیل کی طرف مقرر فرمایا اور باقیوں کو لے کر فصیل پر چڑھ گئے اتنے میں اساورہ قوم کا ایک جنگجو ہاتھ میں نیزہ لئے حملہ آور ہوا اور اس نے وہ نیزہ حضرت مجزأۃ کو مار دیا۔ حضرت مجزأۃ نے لوگو سے کہا کہ میری فکر مت کرو۔ مجاہدین نے ان پر ایک علامت لگا دی تا کہ ان کی جگہ کو جان سکیں۔ پھر مسلمانوں نے فصیل اور شہر دروازے پر کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا اور دروازہ کھول دیا اور مسلمان شہر میں داخل ہو گئے۔ ہرمزان کو بتایا گیا کہ عرب لوگ داخل ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ لوگ کہاں سے داخل ہوئے ہیں؟ کیا آسمان سے آگئے ہیں؟ پھر وہ اپنے ایک خفیہ تہہ خانے میں پن گزین ہو گیا۔

(۹) حضرت ابوموسیٰ اپنے ایک عربی گھوڑے پر سوار تشریف لائے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، وہ لوگو کے امیر تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے ابوحمزہ آج تو ہم نے کچھ نہیں کیا۔ وہ قوم سے فارغ ہو گئے، قتل ہونے والے قتل ہو گئے اور

نے والے قید ہو گئے۔ پھر انہوں نے ہرمزان کے خفیہ مکان کا محاصرہ کیا اور جب تک اسے امان نہ مل گئی اس تک رسائی حاصل نہ
ی۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہرمزان اور اس کے ساتھیوں کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر کی طرف بھیج دیا۔
رت انس نے ملاقات سے پہلے حضرت عمر کے پاس آدمی کو بھیج کر ان سے پوچھا کہ انہیں بس ضروری لباس کے ساتھ حاضر
مت کیا جائے یا ان کے شاہانہ لباس کے ساتھ انہیں لایا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھجوایا کہ اگر تم انہیں صرف ضروری لباس
ساتھ لاؤ گے تو لوگوں کے نزدیک وہ عجمی پہلوانوں سے زیادہ کچھ نہ ہوں گے۔ تم انہیں ان کی شان وشوکت کے حلیہ میں لاؤ
لہ مسلمانوں کو معلوم ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کتنا فائدہ عطا کیا ہے۔ پس وہ لوگ شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ حضرت عمر کی
مت میں حاضر ہوئے۔

(۱۰ ہرمزان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین! میں آپ سے کون سا کلام کروں؟ ایک زندہ آدمی کا سا کلام
س کی زندگی بخشی جائے گی یا ایک مردہ کا سا کلام؟ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ جملہ نکل گیا کہ تم بات کرو، تمہارا کوئی
ان نہیں ہوگا۔ اس پر ہرمزان نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ جانتے ہیں کہ ہم کیا تھے اور آپ کیا تھے؟ ہم سب گمراہی میں
۔ عرب کے قبائل جب ہمارے پہلوانوں کو دیکھتے تھے تو دور بھاگ جاتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت عطا کی تو تمہیں
ماز و نصیب ہوا کہ ہم تم سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(۱ شام کو حضرت عمر نے حضرت انس کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ صبح اپنے قیدیوں کو میرے پاس لانا میں ان کی گردنیں مار
ں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ کیوں؟ حضرت انس نے کہا کہ آپ نے
ں آدمی سے کہا تھا کہ تم بات کرو، تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔
رت انس نے حضرت عمر کے ہم نشینوں سے پوچھا کہ کیا انہوں نے یہ نہیں کہا تھا؟ سب نے جواب دیا کہ کہا تھا۔ اس پر حضرت عمر
بہت افسوس ہوا اور آپ نے فرمایا کہ اگر انہیں قتل نہیں کرنا تو پھر انہیں یہاں سے لے جاؤ اور دہلک نامی بستی میں چھوڑ دو۔ جس
لئے سمندر کے راستے سے گزر کر جانا پڑتا ہے۔ جب وہ لوگ اس بستی کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ
ئے اور تین مرتبہ یہ دعا کی کہ اے اللہ اس کشتی کو توڑ دے۔ جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی ٹوٹ گئی، لیکن وہ کنارے کے
ب تھے لہٰذا سب بچ گئے۔ اس پر ایک مسلمان نے کہا کہ اگر حضرت عمر ان کے غرق ہونے کی دعا کرتے تو وہ سب غرق ہو جاتے
ن چونکہ انہوں نے کشتی کے ٹوٹنے کی دعا کی تھی اس لئے کشتی ٹوٹ گئی۔

۲٤٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ :قَالَ :حَاصَرْنَا تُسْتَرَ فَنَزَلَ الْهُرْمُزَانُ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ
فَبَعَثَ بِهِ أَبُو مُوسَى مَعِي ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ سَكَتَ الْهُرْمُزَانِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :تَكَلَّمْ ، فَقَالَ :
أَكَلامُ حَيٍّ أَمْ كَلامُ مَيِّتٍ ؟ قَالَ :تَكَلَّمْ فَلاَ بَأْسَ ، قَالَ :إِنَّا وَإِيَّاكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ مَا خَلَّى اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
فَإِنَّا كُنَّا نَقْتُلُكُمْ وَنُقْصِيكُمْ وَأَمَّا إِذْ كَانَ اللَّهُ مَعَكُمْ لَمْ يَكُنْ لَنَا بِكُمْ يَدَانِ ، فَقَالَ عُمَرُ :مَا تَقُولُ يَا أَنَسُ ؟

قُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَرَكْتُ خَلْفِي شَوْكَةً شَدِيدَةً وَعَدَدًا كَثِيرًا إِنْ قَتَلْتَهُ أَيِسَ الْقَوْمُ مِنَ الْحَيَاةِ ، وَكَانَ أَشَدَّ لِشَوْكَتِهِمْ وَإِنِ اسْتَحْيَيْتَهُ طَمِعَ الْقَوْمُ.

فَقَالَ :يَا أَنَسُ اسْتَحْيِي قَاتِلَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ وَمَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ ، فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَبْسُطَ عَلَيْهِ قُلْتُ :لَيْسَ إِلَى قَتْلِهِ سَبِيلٌ ، فَقَالَ عُمَرُ :لِمَ ؟ أَعْطَاكَ ؟ أَصَبْتَ مِنْهُ ؟ قُلْتُ :مَا فَعَلْتُ ، وَلَكِنَّكَ قُلْتَ لَهُ :تَكَلَّمْ فَلاَ بَأْسَ، قَالَ :لَتَجِيئَنِّي بِمَنْ يَشْهَدُ ، أَوْ لأَبْدَأَنَّ بِعُقُوبَتِكَ ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ ، فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ قَدْ حَفِظَ مَا حَفِظْتُ فَشَهِدَ عِنْدَهُ فَتَرَكَهُ ، وَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ وَفَرَضَ لَهُ.

(۳۴۵۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تستر کا محاصرہ کیا تو ہرمزان نے حضرت عمر کی خلافت کے سامنے سر تسلیم خم کرلیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہرمزان کے ساتھ مجھے حضرت عمر کی طرف بھیجا۔ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہرمزان نے کوئی بات نہ کی اور خاموش رہا۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ بات کرو۔ اس نے کہا کہ زندہ شخص کی بات کروں یا مردہ کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم بات کرو تم پر کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا کہ اے اہل عرب اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور تمہارے درمیان بہت فرق کردیا ہے، ایک وقت وہ تھا جب ہم تمہیں قتل کرتے تھے اور تم پر غالب آتے تھے۔ اور جب اللہ تمہارے ساتھ ہوگیا تو اب ہمارا تم پر زور نہیں چلتا۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ اے انس تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے اپنے پیچھے زبردست طاقت اور بڑی تعداد چھوڑی ہے۔ اگر آپ اس کو قتل کردیں گے تو لوگ زندگی سے مایوس ہوجائیں گے اور یہ ان کی قوت کے لئے سخت ہوگا اور اگر آپ اسے زندہ چھوڑیں گے تو لوگ لالچ کریں گے۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا میں براء بن مالک اور مجزأۃ بن ثور کے قاتل کو زندہ چھوڑ دوں! حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب میں نے دیکھا کہ وہ اسے قتل کردیں گے تو میں نے کہا کہ آپ اسے قتل نہیں کرسکتے؟ انہوں نے فرمایا کیوں؟ کیا تم نے اس سے کوئی مالی مدد لے لی ہے؟ میں نے کہا میں نے ایسا نہیں کیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ تم بات کرو تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم اس بات پر گواہ پیش کرو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔ پس میں گواہ کی تلاش میں نکلا تو مجھے حضرت زبیر ملے، انہیں بھی وہ بات یاد تھی جو مجھے یاد تھی۔ انہوں نے اس بات کی گواہی دی تو حضرت عمر نے ہرمزان کو چھوڑ دیا اور بعد میں اس نے اسلام قبول کرلیا اور حضرت عمر نے اس کا وظیفہ مقرر کردیا۔

(۳۴۵۰۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ غَزَا مَعَ أَبِي مُوسَى حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ قَدِمُوا تُسْتَرَ ، رُمِيَ الأَشْعَرِيُّ فَصُرِعَ فَقُمْتُ مِنْ وَرَائِهِ بِالتُّرْسِ حَتَّى أَفَاقَ ، قَالَ :فَكُنْتُ أَوَّلَ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ أَوْقَدَ فِي بَابِ تُسْتَرَ نَارًا ، قَالَ :فَلَمَّا فَتَحْنَاهَا وَأَخَذْنَا السَّبْيَ ، قَالَ أَبُو مُوسَى :اخْتَرْ مِنَ الْجُنْدِ عَشَرَةَ رَهْطٍ لِيَكُونُوا مَعَكَ عَلَى هَذَا السَّبْيِ ، حَتَّى نَأْتِيَكَ ، ثُمَّ مَضَى وَرَاءَ ذَلِكَ فِي الأَرْضِ ، حَتَّى فَتَحُوا مَا فَتَحُوا مِنَ الأَرْضِينَ ، ثُمَّ رَجَعُوا عَلَيْهِ فَقَسَّمَ أَبُو مُوسَى بَيْنَهُمَ الْغَنَائِمَ ، فَكَانَ يَجْعَلُ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ

وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا وَكَانَ لاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ وَلَدِهَا عِنْدَ الْبَيْعِ.

(۳۴۵۰۷) حضرت شہاب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ جہاد کیا۔ جس دن ہم تستر پہنچے، حضرت اشعری کو تیر لگا اور وہ زمین پر گر گئے۔ میں ان کے پیچھے کمان لے کر کھڑا ہو گیا۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ میں عرب میں سے پہلا شخص ہوں جس نے تستر کے دروازے پر آگ جلائی ہے۔ جب ہم نے تستر کو فتح کر لیا اور قیدی پکڑ لئے تو حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ فوج میں سے دس آدمیوں کا انتخاب کرلو کہ وہ ہماری واپسی تک ان قیدیوں کی نگرانی کے لئے تمہارے ساتھ رہیں۔ پھر وہ آگے بڑھے اور بہت سے علاقے فتح کر کے واپس آگئے۔ حضرت ابوموسیٰ نے مجاہدین کے درمیان مال غنیمت کو تقسیم کیا، وہ گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیتے تھے اور جب کسی قیدی عورت کو فروخت کرتے تو اس کو اس کے بچے سے جدا نہ کرتے تھے۔

(۳۴۵۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ أَوْقَدَ فِي بَابِ تُسْتَرَ وَرُمِيَ الأَشْعَرِيُّ فَصُرِعَ ، فَلَمَّا فَتَحُوهَا وَأَخَذُوا السَّبْيَ ، أَمَّرَنِي عَلَى عَشَرَةٍ مِنْ قَوْمِي ، وَنَفَّلَنِي بِرَجُلٍ سِوَى سَهْمِي وَسَهْمِ فَرَسِي قَبْلَ الْغَنِيمَةِ.

(۳۴۵۰۸) حضرت شہاب فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے تستر کے دروازے پر آگ جلائی۔ حضرت اشعری کو تیر لگا اور وہ زمین پر گر گئے۔ جب تستر کا دروازہ کھولا گیا اور دشمنوں کو قیدی بنایا گیا تو حضرت ابوموسیٰ نے مجھے دس لوگوں پر امیر بنا دیا، اور انہوں نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے مجھے میرے اور میرے گھوڑے کے حصے کے علاوہ ایک آدمی کا حصہ دیا۔

(۳۴۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَيْحَانَ ، قَالَ : شَهِدَتْ تُسْتَرَ مَعَ أَبِي مُوسَى أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، أَوْ خَمْسٌ فَكُنَّ يَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى فَأَسْهَمَ لَهُنَّ أَبُو مُوسَى.

(۳۴۵۰۹) حضرت خالد بن سیحان فرماتے ہیں کہ تستر میں حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ جہاد میں چار یا پانچ عورتیں بھی شریک تھیں جو پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کرتی تھیں، حضرت ابوموسیٰ نے انہیں بھی مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(۳۴۵۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ قَالَ : شَهِدْتُ فَتْحَ تُسْتَرَ مَعَ الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : فَأَصَبْنَا دَانْيَالَ بِالسُّوسِ ، قَالَ : فَكَانَ أَهْلُ السُّوسِ إِذَا أَسْنَتُوا أَخْرَجُوهُ فَاسْتَسْقَوْا بِهِ وَأَصَبْنَا مَعَهُ سِتِّينَ جَرَّةً مُخَتَّمَةً ، قَالَ : فَفَتَحْنَا جَرَّةً مِنْ أَدْنَاهَا ، وَجَرَّةً مِنْ أَوْسَطِهَا ، وَجَرَّةً مِنْ أَقْصَاهَا فَوَجَدْنَا فِي كُلِّ جَرَّةٍ عَشَرَةَ آلاَفٍ ، قَالَ هَمَّامٌ : مَا أَرَاهُ قَالَ إِلاَّ عَشَرَةَ آلاَفٍ ، وَأَصَبْنَا مَعَهُ رَيْطَتَيْنِ مِنْ كَتَّانٍ وَأَصَبْنَا مَعَهُ رَبْعَةً فِيهَا كِتَابٌ وَكَانَ أَوَّلُ رَجُلٍ وَقَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَلْعَنْبَرِ ، يُقَالَ لَهُ : حُرْقُوصٌ ، قَالَ : فَأَعْطَاهُ الأَشْعَرِيُّ الرَّيْطَتَيْنِ ، وَأَعْطَاهُ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، قَالَ : ثُمَّ إِنَّهُ طَلَبَ إِلَيْهِ الرَّيْطَتَيْنِ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمَا عَلَيْهِ ، وَشَقَّهُمَا عَمَائِمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ.

قَالَ : وَكَانَ مَعَنَا أَجِيرٌ نَصْرَانِيٌّ يُسَمَّى نُعَيْمًا ، فَقَالَ : بِيعُونِي هَذِهِ الرَّبْعَةَ بِمَا فِيهَا ، قَالُوا : إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا

ذَهَبٌ ، أَوْ فِضَّةٌ ، أَوْ كِتَابُ اللهِ ، قَالَ : فَإِنَّ الَّذِي فِيهَا كِتَابُ اللهِ فَكَرِهُوا أَنْ يَبِيعُوهُ الْكِتَابَ فَبِعْنَاهُ الرَّبْعَةَ بِدِرْهَمَيْنِ وَوَهَبْنَا لَهُ الْكِتَابَ ، قَالَ قَتَادَةُ : فَمِنْ ثُمَّ كُرِهَ بَيْعُ الْمَصَاحِفِ ،لأَنَّ الأَشْعَرِيَّ وَأَصْحَابَهُ كَرِهُوا بَيْعَ ذَلِكَ الْكِتَابِ.

قَالَ هَمَّامٌ : فَزَعَمَ فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو تَمِيمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى الأَشْعَرِيِّ : أَنْ يُغَسِّلُوا دَانْيَالَ بِالسِّدْرِ وَمَاءِ الرَّيْحَانِ ، وَأَنْ يُصَلِّي عَلَيْهِ ، فَإِنَّهُ نَبِيٌّ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لاَ يَلِيهِ إِلاَّ الْمُسْلِمُونَ.

(۳۴۵۱۰) حضرت مطرف بن مالک فرماتے ہیں کہ میں تستر کی فتح میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ مقام سوس میں ہمیں حضرت دانیال علیہ السلام کی قبر ملی۔ اہل سوس کا معمول تھا کہ جب ان کے یہاں قحط آتا تو وہ ان کے ذریعے بارش طلب کیا کرتے تھے۔ ہمیں ان کے ساتھ ساٹھ گھڑے ملے جن کے منہ مہر سے بند کئے گئے تھے۔ ہم نے ایک گھڑے کو نیچے سے، ایک کو درمیان سے اور ایک کو اوپر سے کھولا تو ہر گھڑے میں دس ہزار درہم تھے۔ ساتھ ہمیں روئی کے کپڑے کے دو بنڈل ملے اور کتابوں کی ایک الماری ملی۔ سب سے پہلے بلعنبر کے ایک آدمی نے حملہ کیا تھا جس کا نام حرقوس تھا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اسے دو بنڈل اور دو سو درہم دیئے۔ بعد میں اس سے یہ دو بنڈل واپس مانگے گئے تو اس نے دینے سے انکار کر دیا اور اسے کاٹ کر اپنے ساتھیوں کو عمامے بنا دیئے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس جنگ میں ہمارے ساتھ ایک نصرانی مزدور تھا جس کا نام ''نُعیم'' تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے یہ الماری بیچ دو۔ اس سے کہا گیا کہ اگر اس میں سونا یا چاندی یا اللہ کی کتاب نہ ہو تو لے لو۔ دیکھا گیا تو اس میں اللہ کی کتاب تھی۔ لہٰذا لوگوں نے کتاب کے بیچنے کو ناپسند خیال کیا اور الماری اسے دو درہم میں بیچ دی اور کتاب اسے ہدیہ کر دی۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے مصاحف کی بیع کو مکروہ خیال کیا جانے لگا کیونکہ حضرت اشعری اور ان کے ساتھیوں نے اسے مکروہ خیال کیا تھا۔

حضرت ابوتمیمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ کو خط لکھا کہ حضرت دانیال کی قبر کو بیری اور ریحان کے پانی سے غسل دو اور ان کی نماز جنازہ پڑھو، کیونکہ انہوں نے دعا کی تھی کہ صرف مسلمان ہی ان کے وارث بنیں۔

(۳٤٥١١) حَدَّثَنَا شَاذَانُ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُمْ لَمَّا فَتَحُوا تُسْتَرَ ، قَالَ : وَجَدْنَا رَجُلاً أَنْفُهُ ذِرَاعٌ فِي التَّابُوتِ كَانُوا يَسْتَظْهِرُونَ ، أَوْ يَسْتَمْطِرُونَ بِهِ فَكَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِذَلِكَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : إِنَّ هَذَا نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، وَالنَّارُ لاَ تَأْكُلُ الأَنْبِيَاءَ أَوِ الأَرْضُ لاَ تَأْكُلُ الأَنْبِيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنِ انْظُرْ أَنْتَ وَرَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ ، يَعْنِي أَصْحَابَ أَبِي مُوسَى ، فَادْفِنُوهُ فِي مَكَانٍ لاَ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُكُمَا ، قَالَ : فَذَهَبْتُ أَنَا ، وَأَبُو مُوسَى فَدَفَنَّاهُ.

(۳۴۵۱۱) حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہم نے تستر کو فتح کیا تو ہم نے دیکھا کہ وہاں ایک آدمی کی قبر ہے جس کا جسم سلامت ہے۔ وہ لوگ اس کے ذریعے بارش طلب کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ نے اس بارے میں حضرت عمر کو خط لکھا تو حضرت عمر نے

جواب میں فرمایا کہ یہ کسی نبی کی قبر ہے کیونکہ زمین انبیاء کے جسم کو نہیں کھاتی۔ اور انہیں کسی ایسی جگہ دفن کردو جہاں تمہارے اور تمہارے ایک ساتھی کے سوا کوئی نہ جانتا ہو۔ چنانچہ میں اور حضرت ابوموسیٰ ان کی میت کو لے کر گئے اور اسے دفن کردیا۔

(٣٤٥١٢) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ حَبِيبٍ أَبِي يَحْيَى ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ زَيْدٍ ، وَكَانَتْ عَيْنُهُ أُصِيبَتْ بِالسُّوسِ ، قَالَ : حَاصَرْنَا مَدِينَتَهَا ، فَلَقِينَا جَهْدًا ، وَأَمِيرُ الْجَيْشِ أَبُو مُوسَى وَأَخَذَ الدِّهْقَانُ عَهْدَهُ وَعَهْدَ مَنْ مَعَهُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى : اعْزِلْهُمْ فَجَعَلَ يَعْزِلُهُمْ ، وَجَعَلَ أَبُو مُوسَى يَقُولُ لأَصْحَابِهِ : إِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَخْدَعَهُ اللَّهُ عَنْ نَفْسِهِ فَعَزَلَهُمْ وَبَقِيَ عَدُوُّ اللهِ فَأَمَرَ بِهِ أَبُو مُوسَى فَنَادَى وَبَذَلَ لَهُ مَالاً كَثِيرًا فَأَبَى وَضَرَبَ عُنُقَهُ.

(۳۴۵۱۲) حضرت حبیب بن ابی یحییٰ فرماتے ہیں کہ سوس کی لڑائی میں حضرت خالد بن زید کی آنکھ شہید ہوگئی تھی۔ ہم نے سوس کا محاصرہ کیا، اس دوران ہمیں بہت مشقت اٹھانا پڑی۔ لشکر کے امیر حضرت ابوموسیٰ تھے۔ وہاں کے ایک آدمی نے اپنا اور اپنے اہل وعیال کا امان حاصل کیا تو حضرت ابوموسیٰ نے اس سے فرمایا کہ دشمنوں سے الگ ہوجا۔ اس نے اپنے اہل وعیال کو محفوظ مقام پر پہنچانا شروع کردیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ دھوکہ دے۔ چنانچہ وہ اپنے اہل کو محفوظ کرکے پھر لڑائی کے لئے دشمنوں کے ساتھ ہولیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے حکم دیا کہ اسے گرفتار کرکے لایا جائے، وہ لایا گیا اور اس نے اپنی جان کے بدلے بہت سا مال دینے کی فرمائش کی، لیکن حضرت ابوموسیٰ نے انکار کردیا اور اس کی گردن اڑادی۔

(٣٤٥١٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ حَبِيبٍ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، بِنَحْوِهِ.

(۳۴۵۱۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٣٤٥١٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : شَهِدْتُ فَتْحَ تُسْتَرَ مَعَ الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : فَلَمْ أُصَلِّ صَلاَةَ الصُّبْحِ حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ، وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلاَةِ الدُّنْيَا جَمِيعًا.

(۳۴۵۱۴) حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں تستر کی لڑائی میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھا۔ ایک دن میری صبح کی نماز قضا ہوگئی اور میں آدھا دن گزرنے تک نماز نہ پڑھ سکا۔ مجھے اس نماز کے بدلے ساری دنیا بھی مل جائے تو مجھے خوشی نہ ہوگی۔

(٣٤٥١٥) حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي مَرْزُوقُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو فَرْقَدٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى يَوْمَ فَتَحْنَا سُوقَ الأَهْوَازِ فَسَعَى رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَعَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَلْفَهُ ، قَالَ : فَبَيْنَا هُوَ يَسْعَى وَيَسْعَيَانِ إِذْ قَالَ أَحَدُهُمَا لَهُ : مَتَّرْسْ فَقَامَ الرَّجُلُ فَأَخَذَاهُ فَجَائَا بِهِ أَبَا مُوسَى ، وَأَبُو مُوسَى يَضْرِبُ أَعْنَاقَ الأُسَارَى ، حَتَّى انْتَهَى الأَمْرُ إِلَى الرَّجُلِ ، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ : إِنَّ هَذَا جُعِلَ لَهُ الأَمَانُ ، قَالَ أَبُو مُوسَى : وَكَيْفَ جُعِلَ لَهُ الأَمَانُ ؟ قَالَ : إِنَّهُ كَانَ يَسْعَى ذَاهِبًا فِي الأَرْضِ ، فَقُلْتُ لَهُ مَتَّرْسْ ، فَقَامَ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى : وَمَا مَتَّرْسْ ؟ قَالَ : لاَ تَخَفْ ، قَالَ : هَذَا أَمَانٌ خَلِّيَا سَبِيلَهُ ، قَالَ : فَخَلَّيْنَا سَبِيلَ الرَّجُلِ.

(۳۴۵۱۵) حضرت ابوفرقد فرماتے ہیں کہ جب ہم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اہواز کے بازار کو فتح کیا تو مشرکین کا

ایک آدمی بھاگا۔ دو مسلمان بھی اس کے پیچھے بھاگے، دوڑتے ہوئے ایک مسلمان نے اس سے کہا ''مترس'' یہ سن کر وہ رک گیا، انہوں نے اسے پکڑ لیا اور حضرت ابوموسیٰ کے پاس لے آئے۔ حضرت ابوموسیٰ قیدیوں کے سر قلم کر رہے تھے، جب اس آدمی کی باری آئی تو اسے پکڑنے والے مسلمانوں نے کہا کہ اسے امان دی گئی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ نے پوچھا کہ اسے کیسے امان دی گئی؟ اس آدمی نے کہا کہ یہ بھاگ رہا تھا میں نے اسے کہا ''مترس'' تو یہ کھڑا ہو گیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے پوچھا کہ مترس کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا کہ اس کا مطلب ہے مت ڈرو۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ یہ امان ہے۔ اس آدمی کو جانے دو۔ لہٰذا اس آدمی کو آزاد کر دیا گیا۔

(۳٤٥١٦) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سديسٍ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ الأَمِيرِ الأُبُلَّةَ فَظَفَرْنَا بِهَا ، ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الأَهْوَازِ وَبِهَا نَاسٌ مِنَ الزَّطِّ وَالأَسَاوِرَةِ فَقَاتَلْنَاهُمْ قِتَالاً شَدِيدًا فَظَفَرْنَا بِهِمْ وَأَصَبْنَا سَبْيًا كَثِيرًا ، فَاقْتَسَمْنَاهُمْ فَأَصَابَ الرَّجُلُ الرَّأْسَ وَالاِثْنَيْنِ فَوَقَعْنَا عَلَى النِّسَاءِ فَكَتَبَ أَمِيرُنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِالَّذِي كَانَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّهُ لاَ طَاقَةَ لَكُمْ بِعِمَارَةِ الأَرْضِ خَلُّوا مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ السَّبْيِ وَلاَ تُمَلِّكُوا أَحَدًا مِنْهُمْ أَحَدًا وَاجْعَلُوا عَلَيْهِمْ مِنَ الْخَرَاجِ قَدْرَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ الأَرْضِ ، فَتَرَكْنَا مَا فِي أَيْدِينَا مِنَ السَّبْيِ ، فَكَمْ مِنْ وَلَدٍ لَنَا غَلَبَهُ الْهِمَاسُ وَكَانَ فِيمَنْ أَصَبْنَا أُنَاسٌ مِنَ الزَّطِّ يَتَشَبَّهُونَ بِالْعَرَبِ ، يُوفِرُونَ لِحَاهُمْ ، وَيَأْتَزِرُونَ وَيَحْتَبُونَ فِي مَجَالِسِهِمْ فَكَتَبَ فِيهِمْ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : أَنْ أَدْنِهِمْ مِنْك فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَأَلْحِقْهُ بِالْمُسْلِمِينَ ، فَلَمَّا بُلُوا بِالنَّاسِ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ بَأْسٌ وَكَانَتِ الأَسَاوِرَةُ أَشَدَّ مِنْهُمْ بَأْسًا فَكَتَبَ فِيهِمْ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : أَنْ أَدْنِهِمْ مِنْك ، فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَأَلْحِقْهُ بِالْمُسْلِمِينَ.

(۳٤٥١٦) حضرت سدیس عدوی فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے امیر کے ساتھ ابلہ کی لڑائی میں حصہ لیا۔ وہاں ہم کامیاب ہوئے، پھر ہم اہواز گئے، وہاں سوڈان اور اساورہ کے لوگ تھے۔ ہم نے ان سے زبردست لڑائی کی اور ہم کامیاب ہو گئے۔ اس میں بہت سے قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور ہم نے انہیں آپس میں تقسیم کر لیا۔ بعض لوگوں کو ایک اور بعض کو دو قیدی ملے۔ ہم نے اپنی مملوکہ عورتوں سے جماع بھی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ہمیں خط لکھا جس میں تحریر تھا کہ تمہیں ان قیدیوں پر قبضہ جمانے کا کوئی حق نہیں، سب قیدیوں کو آزاد کر دو اور تم ان میں سے کسی کے مالک نہیں ہو۔ ان کے پاس جتنی زمین ہے اس کے بقدر ان سے خراج لو۔ چنانچہ اس حکم کے آنے کے بعد ہم نے سب قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ جن سوڈانی لوگوں پر ہم غالب آئے تھے ان میں سے بہت سے عربوں کے مشابہ تھے۔ لمبی داڑھی رکھتے تھے، ازار باندھتے تھے اور ٹانگوں کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھتے تھے۔ ان کے بارے میں حضرت عمر کو خط لکھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو اپنے قریب کرو، ان میں سے جو اسلام قبول کر لے اسے مسلمانوں کے ساتھ شامل کر دو۔ جب وہ لوگوں کے ساتھ گھل مل جائیں گے تو ان میں سختی نہیں رہے گی۔ اساورہ ان سے زیادہ زور آور تھے۔ ان کے بارے میں بھی حضرت عمر کو لکھا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ ان کو قریب کرو جو اسلام قبول کر لے اسے مسلمانوں کے ساتھ ملا دو۔

۳۴۵۱۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُهَلَّبِ، قَالَ: أَغَرْنَا عَلَى مَنَاذِرَ وَأَصَبْنَا مِنْهُمْ وَكَأَنَّهُ كَانَ لَهُمْ عَهْدٌ فَكَتَبَ عُمَرُ: رُدُّوا مَا أَصَبْتُمْ مِنْهُمْ ، قَالَ: فَرَدُّوا ، حَتَّى رَدُّوا النِّسَاءَ الْحَبَالَى.

(۳۴۵۱۷) حضرت مہلب فرماتے ہیں کہ ہم نے اہل مناذر پر چڑھائی کی اوران پر غلبہ پالیا۔ ان کا مسلمانوں کے ساتھ عہد تھا۔ جس کی وجہ سے حضرت عمر نے ہمیں خط میں لکھا کہ تم نے ان کا جو کچھ حاصل کیا ہے واپس کردو حتی کہ ان کی وہ عورتیں بھی واپس کردو جو حاملہ ہو چکی ہیں۔

۳۴۵۱۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ ذَا صَوْتٍ وَنِكَايَةٍ عَلَى الْعَدُوِّ مَعَ أَبِي مُوسَى فَغَنِمُوا مَغْنَمًا ، فَأَعْطَاهُ أَبُو مُوسَى نَصِيبَهُ وَلَمْ يُوفِهِ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهُ إِلاَّ جَمِيعًا فَضَرَبَهُ عِشْرِينَ سَوْطًا وَحَلقَهُ فَجَمَعَ شَعَرَهُ ، وَذَهَبَ إِلَى عُمَرَ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ جَرِيرٌ: وَأَنَا أَقْرَبُ النَّاسِ مِنْهُ فَأَخْرَجَ شَعَرَهُ مِنْ جِبْنِهِ فَضَرَبَ بِهِ صَدْرَ عُمَرَ ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ لَوْلاَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقَ لَوْلاَ النَّارُ ، فَقَالَ: مَالِكَ ؟ فَقَالَ: كُنْتُ رَجُلاً ذَا صَوْتٍ وَنِكَايَةٍ عَلَى الْعَدُوِّ فَغَنِمْنَا مَغْنَمًا وَأَخْبَرَهُ بِالأَمْرِ ، وَقَالَ: حَلَقَ رَأْسِي وَجَلَدَنِي عِشْرِينَ سَوْطًا ، يَرَى أَنَّهُ لاَ يُقْتَصَّ مِنْهُ ، فَقَالَ عُمَرُ: لأَنْ يَكُونَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَلَى مِثْلِ صَرَامَةِ هَذَا ، أَحَبَّ مِنْ جَمِيعِ مَا أُفِيء عَلَيْنَا ، قَالَ: فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى: سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ أَخْبَرَنِي بِكَذَا وَكَذَا وَإِنِّي أُقْسِمُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ فَعَلْتَ بِهِ مَا فَعَلْتَ فِي مَلأٍ مِنَ النَّاسِ، لَمَا جَلَسْتَ فِي مَلأٍ مِنْهُمْ ، فَاقتصّ مِنْك وَإِنْ كُنْتَ فَعَلْتَ بِهِ مَا فَعَلْتَ فِي خَلاَءٍ ، فَاقْعُدْ لَهُ فِي خَلاَءٍ ، فَيُقْتَصَّ مِنْك ، فَقَالَ لَهُ النَّاسُ: اُعْفُ عَنْهُ ، فَقَالَ: لاَ وَاللهِ ، لاَ أَدَعُهُ لأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ، فَلَمَّا دَفَعَ إِلَيْهِ الْكِتَابُ ، قَعَدَ لِلْقِصَاصِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، وَقَالَ: قَدْ عَفَوْتُ عَنْه. وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا: فَأَعْطَاهُ أَبُو مُوسَى بَعْضَ سَهْمِهِ وَقَدْ قَالَ أَيْضًا جَرِيرٌ: وَأَنَا أَقْرَبُ الْقَوْمِ مِنْهُ ، قَالَ: وَقَالَ أَيْضًا: قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ لِلَّهِ.

(۳۴۵۱۸) حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ کے ساتھیوں میں ایک آدمی بہت بہادر اور دلیر تھا۔ جب مسلمانوں کو مال غنیمت حاصل ہوا تو حضرت ابوموسیٰ نے اسے اس کا حصہ پورا نہ دیا۔ اس نے کم حصہ لینے سے انکار کردیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اسے بیس کوڑے لگوائے اور اس کا سر مونڈ دیا۔ اس نے اپنے بال جمع کئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بال ان کے سینے پر مارے اور کہا کہ خدا کی قسم! اگر وہ نہ ہوتی! حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ سچ کہتا ہے کہ اگر جہنم نہ ہوتی۔ پھر حضرت عمر نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے ساری بات بتائی اور کہا کہ حضرت ابوموسیٰ کا خیال ہے کہ ان سے اس کا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ لوگوں کے درمیان برابری کرنا میرے نزدیک مال غنیمت کے حصول سے بہتر ہے۔

پھر حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ کو خط لکھا جس میں سلام کے بعد فرمایا کہ فلاں بن فلاں نے مجھے یہ خبر دی ہے اور میں

تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اس کے ساتھ یہ زیادتی لوگوں کے سامنے کی ہے تو لوگوں کے سامنے بیٹھ کر اسے بدلہ دو اور اگر تنہائی میں کی ہے تو تنہائی میں اسے بدلہ دو۔ لوگوں نے حضرت عمر سے درخواست کی کہ انہیں معاف فرما دیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں انصاف کو کسی کے لئے پس پشت نہیں ڈال سکتا۔ جب خط انہیں ملا تو وہ بدلے کے لئے بیٹھے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا لیکن اس آدمی نے کہا کہ میں نے آپ کو معاف کر دیا۔

(٣٤٥١٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ لَمَّا فَتَحُوا تُسْتَرَ وَضَعُوا بِهَا وَضَائِعَ الْمُسْلِمِينَ وَتَقَدَّمُوا لِقِتَالِ عَدُوِّهِمْ ، قَالَ : فَغَدَرَ بِهِمْ دِهْقَانُ تُسْتَرَ ، فَأَحْمَى لَهُمْ تَنُورًا وَعَرَضَ عَلَيْهِمْ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَالْخَمرِ ، أَوِ التَّنُّورِ ، قَالَ : فَمِنْهُمْ مِنْ أَكَلَ فَتَرِكَ ، قَالَ فَعَرَضَ عَلَى نُهَيْبِ بْنِ الْحَارِثِ الضَّبِّيِّ ، فَأَبَى فَوُضِعَ فِي التَّنُّورِ ، قَالَ : ثُمَّ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ رَجَعُوا فَحَاصَرُوا أَهْلَ الْمَدِينَةِ حَتَّى صَالَحُوا الدِّهْقَانَ ، فَقَالَ ابْنُ أَخٍ لِنُهَيْبٍ لِعَمِّهِ : يَا عَمَّاهُ هَذَا قَاتِلُ نُهَيْبٍ ، قَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ لَهُ ذِمَّةً ، قَالَ سِمَاكٌ : بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بَلَغَهُ ذَلِكَ ، فَقَالَ : يَرْحَمُهُ اللَّهُ ، وَمَا عَلَيْهِ لَوْ كَانَ أَكَلَ.

(۳۴۵۱۹) حضرت سماک بن سلمہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے تستر کو فتح کیا اور دشمن سے قتال کے لئے آگے بڑھ گئے تو وہاں کے ایک مالدار آدمی نے مسلمان مجاہدین سے غداری کی اور انہیں گرفتار کر لیا۔ پھر اس نے ایک تنور جلایا اور ان کے ساتھ خنزیر کا گوشت اور شراب رکھی اور ان سے کہا کہ یا تو یہ کھا لو یا تنور میں ڈال دیئے جاؤ گے۔ چنانچہ جس نے شراب پی لی اور خنزیر کا گوشت کھا لیا اسے چھوڑ دیا گیا۔ حضرت نہیب بن حارث کے سامنے یہ چیزیں پیش کی گئیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اور اس پر انہیں تنور میں ڈال دیا گیا مسلمان جب جنگی مہمات سے واپس آئے اور شہر کا محاصرہ کیا اور تستر والوں سے صلح ہوئی تو اس مالدار آدمی سے بھی صلح ہوگئی۔ ایک دن حضرت نہیب کے بھتیجے نے اپنے چچا سے کہا کہ اے چچا جان یہ آدمی نہیب کا قاتل ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اب یہ لوگ مسلمانوں کے عہد میں آچکے ہیں اس لئے اب ہم انہیں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جب اس سارے واقعہ کی اطلاع حضرت عمر کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہیب پر رحم فرمائے اگر وہ مجبوری میں جان بچانے کے لئے وہ چیزیں کھا لیتے تو کوئی گناہ نہ ہوتا۔

(٣٤٥٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : حَاصَرْنَا تَوَجَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ، يُقَالُ لَهُ : مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالَ : فَلَمَّا فَتَحْنَاهَا ، قَالَ : وَعَلَيَّ قَمِيصٌ خَلَقٌ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ إِلَى قَتِيلٍ مِنَ الْقَتْلَى الَّذِينَ قَتَلْنَا مِنَ الْعَجَمِ ، قَالَ فَأَخَذْتُ قَمِيصَ بَعْضِ أُولَئِكَ الْقَتْلَى ، قَالَ : وَعَلَيْهِ الدِّمَاءُ ، قَالَ : فَغَسَلْتُهُ بَيْنَ أَحْجَارٍ وَدَلَكْتُهُ حَتَّى أَنْقَيْتُهُ وَلَبِسْتُهُ وَدَخَلْتُ الْقَرْيَةَ ، فَأَخَذْتُ إِبْرَةً وَخُيُوطًا ، فَخِطْتُ قَمِيصِي فَقَامَ مُجَاشِعٌ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ لاَ تَغُلُّوا شَيْئًا مَنْ غَلَّ شَيْئًا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَوْ كَانَ مِخْيَطًا.

قَالَ : فَانْطَلَقْتُ إِلَى ذَلِكَ الْقَمِيصِ فَنَزَعْتُهُ ، وَانْطَلَقْتُ إِلَى قَمِيصِي ، فَجَعَلْتُ أَفْتُقُهُ ، حَتَّى وَاللهِ يَا بُنَيَّ جَعَلْتُ أَخْرِقُ قَمِيصِي تَوَقِّيًا عَلَى الْخَيْطِ أَنْ يَنْقَطِعَ فَانْطَلَقْتُ بِالْقَمِيصِ وَالإِبْرَةِ وَالْخيوطِ الَّذِي كُنْتُ أَخَذْتُهُ مِنَ الْمُقَاسِمِ ، فَأَلْقَيْتُهُ فِيهَا ، ثُمَّ مَا ذَهَبْتُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى رَأَيْتُهُمْ يَغُلُّونَ الأَوسَاق فَإِذَا قُلْتُ : أَيَّ شَيْءٍ هَذَا ؟ قَالُوا : نَصِيبُنَا مِنَ الْفَيْءِ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا.

(۳۴۵۲۰) حضرت کلیب جرمی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نے توج نامی علاقے کا محاصرہ کیا تو ہماری قیادت بنوسلیم کے مجاشع بن مسعود کے ہاتھ تھی۔ جب ہم نے توج کو فتح کیا تو اس وقت میرے بدن پر ایک پرانی قمیص تھی۔ میں ایک عجمی مقتول کے پاس گیا اور میں نے اس کی قمیص اتاری، اسے دھویا اور صاف کر کے پہن کے بستی میں داخل ہوا۔ بستی میں سے میں نے ایک سوئی اور دھاگا لیا اور اپنی قمیص کو سی لیا۔ اس کے بعد حضرت مجاشع نے مجاہدین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اے لوگو! کسی قسم کی خیانت نہ کرو، جس نے خیانت کی اسے قیامت کے دن خیانت کا حساب چکانا ہوگا خواہ وہ ایک سوئی ہی کیوں نہ ہو۔

پھر میں نے اس قمیص کو اتارا اور اپنی قمیص کے اس حصہ کو دوبارہ پھاڑ دیا جو اس دھاگے سے سیا تھا۔ پھر میں نے وہ سوئی اور دھاگا وہیں رکھ دیئے جہاں سے اٹھائے تھے۔ پھر میں نے اپنی زندگی میں وہ زمانہ دیکھا جب لوگ وسق کے وسق میں خیانت کرتے تھے، اگر ان سے کہا جائے کہ یہ کیا کر رہے ہو تو کہتے ہیں کہ غنیمت میں ہمارا حصہ اس سے زیادہ ہے۔

(۳٤٥٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَتْحُ تُسْتَرَ وَتُسْتَرُ مِنْ أَرْضِ الْبَصْرَةِ سَأَلَهُمْ : هَلْ مِنْ مُغْرِبَةٍ ، قَالُوا : رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَأَخَذْنَاهُ ، قَالَ : مَا صَنَعْتُمْ بِهِ؟ قَالُوا : قَتَلْنَاهُ ، قَالَ : أَفَلاَ أَدْخَلْتُمُوهُ بَيْتًا ، وَأَغْلَقْتُمْ عَلَيْهِ بَابًا ، وَأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيفًا ، ثُمَّ اسْتَتَبْتُمُوهُ ثَلاَثًا فَإِنْ تَابَ وَإِلاَّ قَتَلْتُمُوهُ؟ ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ لَمْ أَشْهَدْ ، وَلَمْ آمُرْ ، وَلَمْ أَرْضَ إِذْ بَلَغَنِي ، أَوْ حِينَ بَلَغَنِي.

(۳۴۵۲۱) حضرت محمد بن عبد الرحمن کے والد فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تستر کی فتح کی خبر ملی تو آپ نے پوچھا کہ کیا وہاں کوئی عجیب بات پیش آئی؟ آپ کو بتایا گیا کہ ایک مسلمان مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملا، ہم نے اس پکڑ لیا۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ تم نے پھر اس کا کیا کیا؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے قتل کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے اسے قید میں کیوں نہ رکھا، تمہیں چاہئے تھا کہ اسے تین دن قید میں رکھتے، اسے روزانہ ایک روٹی دیتے اور اسلام میں واپس آنے کا کہتے۔ اگر وہ توبہ کر لیتا تو ٹھیک وگرنہ تم اسے قتل کر دیتے۔ پھر حضرت عمر نے دعا کی کہ اے اللہ! تو گواہ رہنا میں نے اس کا حکم بھی نہیں دیا اور میں اس پر راضی بھی نہیں ہوں۔

(۳٤٥٢٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ ، قَالَ : حَاصَرْنَا مَدِينَةً بِالأَهْوَازِ فَافْتَتَحْنَاهَا وَقَدْ كَانَ ذكر صُلْحٍ فَأَصَبْنَا نِسَاءً فَوَقَعْنَا عَلَيْهِنَّ فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْنَا : خُذُوا أَوْلاَدَهُمْ وَرُدُّوا إِلَيْهِمْ نِسَائَهُمْ ، وَقَدْ كَانَ صَالَحَ بَعْضَهُمْ.

(۳۴۵۲۲) حضرت مہلب بن ابی صفرہ کہتے ہیں کہ ہم نے اہواز کا محاصرہ کیا اور پھر اسے فتح کرلیا۔ وہاں صلح کا ذکر چلا اور ہم نے کچھ عورتوں کو قیدی بنا کر ان سے جماع کیا تھا۔ پھر یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اپنی اولاد حاصل کرلو اور ان کی عورتیں انہیں واپس کردو۔

(٣٤٥٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَدِّيَ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ ، قَالَ :ضُرِبَ عَلَيْنَا بَعْثٌ إِلَى إِصْطَخْرَ فَجَعَلَ الْفَارِسَ لِلْقَاعِدِ.

(۳۴۵۲۳) حضرت محمد بن حاطب فرماتے ہیں کہ ہمیں اصطخر کی طرف بھیجا گیا اور فارس کو قاعد کے لئے بنایا گیا۔

(٣٤٥٢٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ كَيْسَانَ ، قَالَ سَمِعْتُ شُوَيْسًا الْعَدَوِيَّ يَقُولُ :غَزَوْتُ مَيْسَانَ فَسَبَيْتُ جَارِيَةً ، فَنَكَحْتُهَا حَتَّى جَاءَ كِتَابٌ مِنْ عُمَرَ :رُدُّوا مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْ سَبْيِ مِيسَانَ فَرَدَدْتُ فَلاَ أَدْرِي عَلَى أَيِّ حَالٍ رُدَّتْ ، حَامِلٌ ، أَوْ غَيْرُ حَامِلٍ ؟ حَتَّى يَكُونَ أَعْمَرَ لِقُرَاهُمْ ، وَأَوْفَرَ لِخَرَاجِهِمْ.

(ابو عبید ۳۷۸)

(۳۴۵۲۴) حضرت شویس عدوی کہتے ہیں کہ میں نے میسان کی جنگ میں حصہ لیا، میں نے ایک باندی کو قیدی بنایا اور اس سے نکاح کیا۔ پھر ہمارے پاس حضرت عمر کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ میسان کے قیدیوں کو واپس کردو، میں نے اس باندی کو واپس کردیا اور میں نہیں جانتا کہ وہ حاملہ تھی یا نہیں تھی۔ یہ ان کی بستی کے لئے زیادہ آبادی اور زیادہ خراج کی وصولی کا سبب تھا۔

(٩) مَا حَفِظْتُ فِي الْيَرْمُوكِ

جنگ یرموک کی کچھ باتیں

(٣٤٥٢٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِيَاضًا الأَشْعَرِيَّ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ ، وَعَلَيْنَا خَمْسَةُ أُمَرَاءَ :أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَابْنُ حَسَنَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعِيَاضٌ ، وَلَيْسَ عِيَاضٌ هَذَا بِالَّذِي حَدَّثَ عَنْهُ سِمَاكٌ ، قَالَ :وَقَالَ عُمَرُ :إِذَا كَانَ قِتَالٌ فَعَلَيْكُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ ، قَالَ : فَكَتَبْنَا إِلَيْهِ :إِنَّهُ قَدْ جَاشَ إِلَيْنَا الْمَوْتُ وَاسْتَمْدَدْنَاهُ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيْنَا :إِنَّهُ قَدْ جَائَنِي كِتَابُكُمْ تَسْتَمِدُّونَنِي وَإِنِّي أَدُلُّكُمْ عَلَى مَنْ هُوَ أَعَزُّ نَصْرًا وَأَحْضَرُ جُنْدًا ، فَاسْتَنْصِرُوهُ ، وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نُصِرَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي أَقَلَّ مِنْ عِدَّتِكُمْ ، فَإِذَا أَتَاكُمْ كِتَابِي هَذَا فَقَاتِلُوهُمْ، وَلاَ تُرَاجِعُونِي ، قَالَ :فَقَاتَلْنَاهُمْ، فَهَزَمْنَاهُمْ ، وَقَتَلْنَاهُمْ فِي أَرْبَعَةِ فَرَاسِخَ ، قَالَ : وَأَصَبْنَا أَمْوَالاً ، قَالَ :فَتَشَاوَرْنَا فَأَشَارَ عَلَيْنَا عِيَاضٌ أَنْ نُعْطِيَ كُلَّ رَأْسٍ عَشَرَةً.

قَالَ :وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ :مَنْ يُرَاهِنُنِي ؟ قَالَ :فَقَالَ شَابٌّ :أَنَا ، إِنْ لَمْ تَغْضَبْ ، قَالَ :فَسَبَقَهُ ، قَالَ :فَرَأَيْتُ

عَقِيصَتَيْ أَبِي عُبَيْدَةَ تَنْقُزَانِ ، وَهُوَ خَلْفَهُ عَلَى فَرَسٍ عَرَبِيٍّ.

(۳۴۵۲۵) حضرت عیاض اشعری کہتے ہیں کہ میں جنگ یرموک میں شریک تھا، اس میں ہمارے پانچ امیر تھے: حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت یزید بن ابی سفیان، حضرت ابن حسنہ، حضرت خالد بن ولید اور حضرت عیاض۔ اور حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ جب لڑائی ہو تو حضرت ابوعبیدہ کی اطاعت کو لازم پکڑنا۔ پھر اس لڑائی میں ہم شدید خطرات میں گھر گئے تو ہم نے حضرت عمر سے مدد طلب کی۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ تمہارا خط مجھے ملا ہے جس میں تم نے مجھ سے مدد مانگی ہے۔ میں تمہیں اس اللہ سے مدد مانگنے کو کہتا ہوں جس کی مدد زیادہ غالب ہے اور جس کا لشکر زیادہ مضبوط ہے اور حضور صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے غزوہ بدر میں تم سے کم تعداد کے ساتھ دشمن کو شکست دی تھی، جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچ جائے تو میری طرف رجوع نہ کرنا۔ اس خط کے ملنے کے بعد ہم نے خوب لڑائی کی اور دشمن کو شکست دے دی۔ ہم نے چار فرسخ تک ان سے لڑائی کی اور بہت سا مال حاصل کیا۔ پھر ہم نے آپس میں مال کی تقسیم کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت عیاض نے مشورہ دیا کہ ہر ایک کو دس دیئے جائیں۔

پھر حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا کہ مجھ سے کون دوڑ لگائے گا۔ ایک نوجوان نے کہا کہ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں آپ کے ساتھ دوڑ لگاتا ہوں۔ پھر وہ نوجوان آگے نکل گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابوعبیدہ اپنے عربی گھوڑے پر اس نوجوان کے پیچھے تھے اور ان کے بالوں کی مینڈھیاں اڑ رہی تھیں۔

(٣٤٥٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَجُلاً يُرِيدُ أَنْ يَشْتَرِيَ نَفْسَهُ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ، وَامْرَأَةٌ تُنَاشِدُهُ ، فَقَالَ : رُدُّوا عَنِّي هَذِهِ فَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّهُ يُصِيبُهَا الَّذِي أُرِيدُ مَا نَفِسْتُ عَلَيْهَا إِنِّي وَاللهِ لَئِنْ اسْتَطَعْتُ لاَ يَمْضِي يَوْمٌ يَزُولُ هَذَا مِنْ مَكَانِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جَبَلٍ ، فَإِنْ غَلَبْتُمْ عَلَى جَسَدِي فَخُذُوهُ ، قَالَ قَيْسٌ : فَمَرَرْنَا عَلَيْهِ ، فَرَأَيْنَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَتِيلاً فِي تِلْكَ الْمَعْرَكَةِ.

(۳۴۵۲۶) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ جنگ یرموک میں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی جان فدا کرنے کو تیار تھا اور اس کی بیوی اسے واسطے دے کر روک رہی تھی۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اسے مجھ سے دور کرو، میں اس کے لئے ہرگز نہیں رک سکتا۔ حضرت قیس فرماتے ہیں کہ بعد میں ہم نے اس کو دیکھا کہ وہ اس معرکہ میں شہید ہو گیا تھا۔

(٣٤٥٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ؛ أَنَّهُ لَمْ يُسْمَعْ صَوْتٌ أَشَدَّ مِنْ صَوْتِهِ ، وَهُوَ تَحْتَ رَايَةِ ابْنِهِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ، وَهُوَ يَقُولُ : هَذَا يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللهِ اللَّهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ ، يَعْنِي أَبَا سُفْيَانَ.

(۳۴۵۲۷) حضرت سعید بن مسیب نقل کرتے ہیں کہ جنگ یرموک میں ابوسفیان کی آواز سے بلند آواز کسی کی نہ تھی، وہ اپنے بیٹے کے جھنڈے کے نیچے کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے۔ اے اللہ! اپنی مدد کو نازل فرما۔

(٣٤٥٢٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :

اخْتَلَفَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، فَتَفَاخَرَا ، فَقَالَ الْكُوفِيُّ : نَحْنُ أَصْحَابُ يَوْمِ الْقَادِسِيَّةِ وَيَوْمِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ الشَّامِيُّ :نَحْنُ أَصْحَابُ الْيَرْمُوكِ وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا.

(۳۴۵۲۸) حضرت حذیفہ سے منقول ہے کہ ایک کوفی اور ایک شامی شخص کا باہم تفاخر ہوا، کوفی نے کہا کہ ہم قادسیہ والے اور فلاں فلاں لڑائی والے ہیں، شامی نے کہا کہ ہم یرموک والے اور فلاں فلاں لڑائی والے ہیں۔

(٣٤٥٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :شَهِدْنَا الْيَرْمُوكَ ، فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَرَ ، وَعَلَيْنَا الدِّيبَاجُ وَالْحَرِيرُ فَأَمَرَ فَرُمِينَا بِالْحِجَارَةِ ، قَالَ :فَقُلْنَا :مَا بَلَغَهُ عَنَّا ؟ قَالَ :فَنَزَعْنَاهُ ، وَقُلْنَا كَرِهَ زِيَّنَا ، فَلَمَّا اسْتَقْبَلْنَا رَحَّبَ بِنَا ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّكُمْ جِئْتُمُونِي فِي زِيِّ أَهْلِ الشِّرْكِ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْضَ لِمَنْ قَبْلَكُمَ الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ.

(۳۴۵۲۹) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ہم یرموک کی لڑائی سے واپس آئے تو حضرت عمر ہمارے استقبال کے لئے آئے۔ اس وقت ہمارے جسم پر ریشم کا لباس تھا۔ حضرت عمر نے لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں پتھر مارے جائیں۔ ہم نے کہا کہ انہیں ہمارے بارے میں نہ جانے کیا خبر ملی ہے؟ پھر ہم نے ریشم کے کپڑے اتار دیئے اور کہا کہ انہیں ہمارا یہ حلیہ ناپسند آیا ہے۔ پھر جب ہم گئے تو انہوں نے ہمارا استقبال کیا اور فرمایا کہ پہلے تم مشرکین کے حلیے میں آئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں کے لئے بھی ریشم کو پسند نہیں کیا ہے۔

(٣٤٥٣٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ ، فَأَصَابَ النَّاسُ أَعْنَابًا وَأَطْعِمَةً ، فَأَكَلُوا وَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَأْسًا.

(۳۴۵۳۰) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں یرموک کی لڑائی میں شریک تھا، وہاں لوگوں کو کھجوریں اور غلے ملے، وہ انہوں نے کھائے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھا۔

(٣٤٥٣١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ:لَمَّا أَسْلَمَ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ ، لاَ أَتْرُكُ مَقَامًا قُمْتُهُ لأَصُدَّ بِهِ عَنْ سَبِيلِ اللهِ ، إِلاَّ قُمْتُ مِثْلَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَلاَ أَتْرُكُ نَفَقَةً أَصُدَّ بِهَا عَنْ سَبِيلِ اللهِ، إِلاَّ أَنْفَقْتُ مِثْلَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْيَرْمُوكِ نَزَلَ فَتَرَجَّلَ ، فَقَاتَلَ قِتَالاً شَدِيدًا ، فَقُتِلَ فَوُجِدَ بِهِ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ ، مِنْ بَيْنِ طَعْنَةٍ ، وَضَرْبَةٍ ، وَرَمْيَةٍ.

(۳۴۵۳۱) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ جب عکرمہ بن ابو جہل نے اسلام قبول کیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ کے راستے سے روکنے کے لئے جو طریقہ کار اختیار کیا تھا میں وہ ہر طریقہ اللہ کے راستے میں اختیار کروں گا اور جتنا مال میں نے اللہ کے راستے سے روکنے کے لئے خرچ کیا تھا اتنا ہی مال میں اللہ کے راستے میں خرچ کروں گا۔ جنگ یرموک میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سواری سے اتر کر پیدل لڑے اور زبردست لڑائی کی، پھر وہ شہید ہو گئے اور ان کے جسم پر نیزوں، تلواروں اور تیروں کے ستر سے زیادہ نشانات تھے۔

(۱۰) فِي تَوْجِيهِ عُمَرَ إِلَى الشَّامِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شام کی طرف لشکر کی روانگی

(۳۴۵۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا أَتَى أَبُو عُبَيْدَةَ الشَّامَ حُصِرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ، وَأَصَابَهُمْ جَهْدٌ شَدِيدٌ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ ، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ لَمْ تَكُنْ شِدَّةٌ إِلاَّ جَعَلَ اللَّهُ بَعْدَهَا فَرَجًا وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ وَكَتَبَ إِلَيْهِ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو عُبَيْدَةَ : سَلاَمٌ ، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ اللَّهَ ، قَالَ : ﴿إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ عُمَرُ بِكِتَابِ أَبِي عُبَيْدَةَ ، فَقَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنَّمَا كَتَبَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعَرِّضُ بِكُمْ ، وَيَحُثُّكُمْ عَلَى الْجِهَادِ.

قَالَ زَيْدٌ : قَالَ أَبِي : فَإِنِّي لَقَائِمٌ فِي السُّوقِ ، إِذْ أَقْبَلَ قَوْمٌ مُبَيِّضِينَ ، قَدْ هَبَطُوا مِنَ الثَّنِيَّةِ ، فِيهِمْ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ يُبَشِّرُونَ ، قَالَ : فَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَبْشِرْ بِنَصْرِ اللهِ وَالْفَتْحِ ، فَقَالَ عُمَرُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، رُبَّ قَائِلٍ لَوْ كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ.

(۳۴۵۳۲) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوعبیدہ شام آئے تو وہ اور ان کے ساتھی گھیر لئے گئے اور انہیں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت عمر نے ان کی طرف خط لکھا جس میں سلام کے بعد تحریر کیا کہ اللہ نے ہر پریشانی کے بعد آسانی رکھی ہے۔ کوئی ایک پریشانی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی۔ آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت بھی ان کی طرف لکھ بھیجی ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوعبیدہ نے انہیں جواب میں تحریر کیا ﴿إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ﴾ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ کا خط لوگوں کو سنایا اور ان سے فرمایا کہ اے مدینہ والو! حضرت ابوعبیدہ تمہیں جہاد کی ترغیب دے رہے ہیں۔

حضرت زید فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ میں بازار میں کھڑا تھا کہ کچھ لوگ وادی سے اترتے ہوئے آئے، ان میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اور وہ فتح کی خوشخبری دے رہے تھے۔ میں بھی خوشی میں باہر آیا اور حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین اللہ کی مدد اور فتح کی خوشخبری ہو۔ حضرت عمر نے اللہ اکبر کہا۔ کسی کہنے والے نے کہا کہ کاش خالد بن ولید ہوتے۔

(۳۴۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ قَيْسٍ الْبَجَلِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا عَزَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَاسْتَعْمَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الشَّامِ ، قَامَ خَالِدٌ ، فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ

وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَعْمَلَنِي عَلَى الشَّامِ ، حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَثْنِيَّةً وَعَسَلاً عَزَلَنِي وَآثَرَ بِهَا غَيْرِي ، قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ مِنْ تَحْتِهِ ، فَقَالَ : اصْبِرْ أَيُّهَا الأَمِيرُ فَإِنَّهَا الْفِتْنَةُ ، قَالَ : فَقَالَ خَالِدٌ : أَمَا وَابْنُ الْخَطَّابِ حَيٌّ فَلاَ وَلَكِنْ إِذَا كَانَ النَّاسُ بِذِي بَلَى وَبِذِي بَلَى وَحَتَّى يَأْتِيَ الرَّجُلُ الأَرْضَ يَلْتَمِسُ فِيهَا مَا لَيْسَ فِي أَرْضِهِ ، فَلاَ يَجِدُهُ.

(۳۴۵۳۳) حضرت عزرہ بن قیس بجلی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر نے حضرت خالد بن ولید کو معزول کر دیا اور شام میں حضرت ابوعبیدہ کو حاکم مقرر کر دیا تو حضرت خالد نے خطبہ دیا، اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ بے شک امیر المومنین نے مجھے شام پر عامل مقرر کیا، پھر جب مکھن اور شہد رہ گیا تو مجھے معزول کر کے مجھ پر کسی دوسرے کو ترجیح دے دی۔ اس پر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے امیر صبر کیجئے، یہ ایک فتنہ ہے۔ حضرت خالد نے فرمایا کہ جب تک حضرت عمر حیات ہیں تب تک تو کوئی فتنہ نہیں، پھر جب لوگ بغیر امیر کے ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی ایک سرزمین میں آئے گا اور اس میں وہ چیز تلاش کرے گا جو اس کی سرزمین میں نہیں ہے لیکن وہ اسے نہیں پائے گا۔

(٣٤٥٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ ، لَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ : لأَنْزِعَنَّ خَالِدًا ، وَلأَنْزِعَنَّ الْمُثَنَّى حَتَّى يَعْلَمَا أَنَّ اللَّهَ يَنْصُرُ دِينَهُ لَيْسَ إِيَّاهُمَا.

(۳۴۵۳۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو حضرت خالد بن ولید کی بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں خالد اور مثنیٰ کو معزول کر دوں گا تا کہ ان دونوں کو معلوم ہو جائے کہ اللہ اپنے دین کی مدد کرتا ہے ان دونوں کی نہیں کرتا۔

(٣٤٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ عُمَرَ الشَّامَ ، أَنَاخَ بَعِيرَهُ ، وَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ، فَأَلْقَيْتُ فَرْوَتِي بَيْنَ شُعْبَتَيَ الرَّحْلِ ، فَلَمَّا جَاءَ رَكِبَ عَلَى الْفَرْوَةِ فَلَقِيَنَا أَهْلَ الشَّامِ يَتَلَقَّوْنَ عُمَرَ ، فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ فَجَعَلْتُ أُشِيرُ لَهُمْ إِلَيْهِ ، قَالَ : يَقُولُ عُمَرَ : تَطْمَحُ أَعْيُنُهُمْ إِلَى مَرَاكِبَ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ ، يُرِيدُ مَرَاكِبَ الْعَجَمِ.

(۳۴۵۳۵) حضرت عمر کے خادم حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت عمر کے ساتھ شام آئے تو انہوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں نے کجاوے میں پوستین بچھا دی، جب وہ واپس آئے تو پوستین پر سوار ہوئے۔ پھر ہم اہل شام کو ملے وہ مجھ سے حضرت عمر کا پوچھتے تھے تو میں ان کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ ان کی صورتحال دیکھ کر حضرت عمر فرماتے تھے کہ ان کی آنکھیں ان سواریوں کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہیں جو درستی سے خالی ہیں۔ یعنی عجمیوں کی سواریوں کی طرف۔

(٣٤٥٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ اسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوْ رَكِبْتَ بِرْذَوْنًا ، يَلْقَاكَ عُظَمَاءُ النَّاسِ وَوُجُوهُهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : لاَ أَرَاكُمْ هَاهُنَا إِنَّمَا الأَمْرُ مِنْ هَاهُنَا ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

(۳۴۵۳۶) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو لوگوں نے ان کا استقبال کیا، وہ اپنے اونٹ پر سوار تھے، لوگوں نے کہا کہ امیر المومنین! اگر آپ اعلیٰ نسل کے گھوڑے پر سوار ہوتے تو اچھا ہوتا، کیونکہ آپ سے یہاں کے بڑے اور سرکردہ لوگ ملیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ معاملات یہاں نہیں بلکہ وہاں طے ہوتے ہیں اور آپ نے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

(٣٤٥٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ بِلاَلٌ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ بِالشَّامِ ، وَحَوْلَهُ أُمَرَاءُ الأَجْنَادِ جُلُوسًا ، فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، فَقَالَ : هَا أَنَا ذَا عُمَرُ ، فَقَالَ لَهُ بِلاَلٌ : إِنَّك بَيْنَ هَؤُلاَءِ وَبَيْنَ اللهِ ، وَلَيْسَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللهِ أَحَدٌ ، فَانْظُرْ عَنْ يَمِينِكَ ، وَانْظُرْ عَنْ شِمَالِكَ ، وَانْظُرْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْك وَمِنْ خَلْفِكَ إِنَّ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ حَوْلَك ، وَاللهِ إِنْ يَأْكُلُونَ إِلاَّ لُحُومَ الطَّيْرِ ، فَقَالَ عُمَرُ : صَدَقْتَ ، وَاللهِ لاَ أَقُومُ مِنْ مَجْلِسِي هَذَا ، حَتَّى يَتَكَفَّلُوا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مُدَّيْ طَعَامٍ ، وَحَظَّهُمْ مِنَ الْخَلِّ وَالزَّيْتِ فَقَالُوا : ذَاكَ إِلَيْنَا ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ أَوْسَعَ اللَّهُ الرِّزْقَ ، وَأَكْثَرَ الْخَيْرَ ، قَالَ : فَنِعْمَ.

(۳۴۵۳۷) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر شام میں تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، اس وقت حضرت عمر کے آس پاس لشکروں کے قائدین بیٹھے تھے۔ حضرت بلال نے آواز دی اے عمر! حضرت عمر نے فرمایا کہ عمر یہاں ہے۔ حضرت بلال نے ان سے کہا کہ آپ ان لوگوں کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور آپ کے اور اللہ کے درمیان کوئی نہیں، آپ اپنے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھئے، جو لوگ آپ کے اردگرد بیٹھے ہیں یہ صرف پرندوں کا گوشت کھاتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا۔ میں اپنی اس نشست سے اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک ہر مسلمان کو اس بات کا پابند نہ کردوں کہ وہ دو مد غلہ اور سرکہ اور زیتون استعمال کرے۔ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! کیا ہمارے لئے یہ ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رزق کو وسیع اور خیر کو زیادہ کردیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا ہاں۔

(٣٤٥٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الدَّهَاقِينَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ طَعَامًا ، فَأُحِبُّ أَنْ تَجِيءَ فَيَرَى أَهْلُ أَرْضِي كَرَامَتِي عَلَيْك ، وَمَنْزِلَتِي عِنْدَكَ ، أَوْ كَمَا قَالَ ، فَقَالَ : إِنَّا لاَ نَدْخُلُ هَذِهِ الْكَنَائِسَ ، أَوْ هَذِهِ الْبِيَعَ الَّتِي فِيهَا الصُّوَرُ.

(۳۴۵۳۸) حضرت عمر کے غلام حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو ان کے پاس وہاں کے دہاقین میں سے ایک آدمی آیا، اس نے کہا کہ میں نے کھانا تیار کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر آئیں تا کہ میرے علاقے کے لوگوں کو آپ کے نزدیک میرے مقام اور مرتبے کا اندازہ ہو جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم ایسے عبادت خانوں میں داخل نہیں ہوتے جن میں تصاویر ہیں۔

(٣٤٥٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ أَتَتْهُ الْجُنُودُ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَخُفَّانِ وَعِمَامَةٌ ، وَهُوَ آخِذٌ بِرَأْسِ بَعِيرِهِ يَخُوضُ الْمَاءَ ، فَقَالُوا لَهُ : يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ تَلْقَاكَ الْجُنُودُ وَبِطَارِقَةِ الشَّامِ ، وَأَنْتَ عَلَى هَذَا الْحَالِ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّا قَوْمٌ أَعَزَّنَا اللَّهُ بِالإِسْلاَمِ فَلَنْ نَلْتَمِسُ الْعِزَّ بِغَيْرِهِ.

(۳۴۵۳۹) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو آپ کے پاس بہت سے لشکر آئے ، حضرت عمر کے جسم پر ازار، موزے اور عمامہ تھا، آپ نے اپنے اونٹ کو پکڑ رکھا تھا اور اسے پانی پلا رہے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین ! آپ کے پاس بہت سے لوگ اور شام کے حکمران آرہے ہیں اور آپ اس حال میں ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے عزت عطا فرمائی ہے، ہم اسلام کے علاوہ کسی چیز میں عزت تلاش نہیں کریں گے۔

(٣٤٥٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : جِئْتُ عُمَرَ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ ، فَوَجَدْتُه قَائِلاً فِي خِبَائِهِ ، فَانْتَظَرْته فِي فَيْءِ الْخِبَاءِ ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَضَوَّرَ مِنْ نَوْمِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي رُجُوعِي مِنْ غَزْوَةِ سَرْغَ ، يَعْنِي حِينَ رَجَعَ مِنْ أَجْلِ الْوَبَاءِ.

(۳۴۵۴۰) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے خیمے میں دن کے وقت آرام فرما رہے تھے، میں نے خیمے کے سائے میں ان کا انتظار کیا۔ جب وہ بیدار ہوئے تو میں نے ان کی آواز سنی وہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! سرغ کے غزوہ سے میری واپسی کو معاف فرما۔ یعنی جب وہ وباء کی وجہ سے وہاں سے واپس آئے تھے۔

(٣٤٥٤١) حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أُسير بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لَمَّا أَتَى عُمَرُ الشَّامَ ، أُتِيَ بِبِرْذَوْنٍ ، فَرَكِبَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا هَزَّهُ نَزَلَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : قَبَّحَك اللَّهُ ، وَقَبَّحَ مَنْ عَلَّمَك.

(۳۴۵۴۱) حضرت اسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے تو آپ کے پاس سواری کے لئے ایک عجمی نسل کا گھوڑا لایا گیا، آپ اس پر سوار ہوئے تو وہ کانپنے لگا، آپ اس سے نیچے اتر گئے اور فرمایا کہ اللہ تیرا برا کرے اور اس کا بھی برا کرے جس نے تجھے سدھایا ہے۔

(٣٤٥٤٢) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : لاَ أَعْرِفَنَّ رَجُلاً طَوَّلَ لِفَرَسِهِ فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ ، قَالَ : فَأَتَى بِغُلاَمٍ يُحْمَلُ ، قَدْ ضَرَبَتْهُ رِجْلُ فَرَسٍ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : مَا سَمِعْت مَقَالَتِي بِالأَمْسِ ، قَالَ : بَلَى ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : فَمَا حَمَلَك عَلَى مَا صَنَعْتَ ؟ قَالَ : رَأَيْتُ مِنَ الطَّرِيقِ خَلْوَةً ، قَالَ : مَا أَرَاكَ تَعْتَذِرُ بِعُذْرٍ ، مَنْ رَجُلاَنِ يَحْتسبَانِ عَلَى هَذَا ، فَيُخْرِجَانِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَيُوَسِّعَانِهِ ضَرْبًا ؟ وَالْقَوْمُ سُكُوتٌ ، لاَ يُجِيبُهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، قَالَ : ثُمَّ أَعَادَ مَقَالَتَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَرَى فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ كَرَاهَةَ أَنْ تَفْضَحَ صَاحِبَهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ لأَهْلِ الْغُلاَمِ : انْطَلِقُوا بِهِ فَعَالِجُوهُ فَوَاللهِ لَئِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ لأَجْعَلَنَّكَ نَكَالاً ، قَالَ : فَبَرِءَ الْغُلاَمُ وَعَافَاهُ اللَّهُ.

(۳۴۵۴۲) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے تو آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص لوگوں کے درمیان اپنے گھوڑے کی لگام کو ڈھیلا نہ کرے۔ پھر اگلے دن آپ کے پاس ایک غلام لایا گیا جس کو اس کے گھوڑے نے لات ماری تھی۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ کیا کل تم نے میری بات نہیں سنی تھی؟ اس نے کہا اے امیر المومنین! میں نے آپ کی بات سنی تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر تم نے ایسی حرکت کیوں کی؟ اس نے کہا کہ میں نے راستہ خالی دیکھا تو جانور کی رسی ڈھیلی کردی۔ پھر حضرت عمر نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کون دو آدمی اسے مسجد سے باہر لے جا کر اسے سزا دیں گے۔ یہ بات سن کر کسی نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے پھر اپنی بات دہرائی تو حضرت ابوعبیدہ نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! لوگوں کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ ان کا ساتھی یوں رسوا ہو۔ پھر حضرت عمر نے غلام کے رشتہ داروں سے کہا کہ اسے لے جاؤ اور اس کا علاج کراؤ۔ اگر آئندہ کسی نے یہ حرکت کی تو میں اسے سزا دوں گا۔ پھر وہ لڑکا درست ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے عافیت عطا فرمائی۔

(٣٤٥٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لَهُ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَجَعَ مِنَ الشَّامِ حِينَ سَمِعَ أَنَّ الْوَبَاءَ بِهَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ ، وَقَالَ : إِنَّمَا أُخْبِرَ أَنَّ الصَّائِفَةَ لاَ تُخْرِجُ الْعَامَ فَرَجَعَ.

(۳۴۵۴۳) حضرت محمد سے کسی نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر نے سنا کہ شام میں وباء ہے تو وہاں سے واپس آ گئے۔ اس پر انہوں نے اس بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ وہ اس لئے واپس آئے تھے کیونکہ ان سے کہا گیا کہ گرمی میں جنگ والے اس سال نہیں نکلیں گے، اس پر وہ واپس آ گئے۔

(٣٤٥٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّحَبِيِّ ، وَمُحَمَّدٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ كِتَابًا فَقَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ بِالْجَابِيَةِ : مِنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ : سَلاَمٌ عَلَيْكَ ، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ لَمْ يُقِمْ أَمْرَ اللهِ فِي النَّاسِ ، إِلاَّ حَصِيفُ الْعَقْلِ بَعِيدُ الْقُوَّةَ لاَ يَطَّلِعُ النَّاسُ مِنْهُ عَلَى عَوْرَةٍ ، وَلاَ يَحْنِقُ فِي الْحَقِّ عَلَى جِرَّتِهِ وَلاَ يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ ، وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ.

(۳۴۵۴۴) حضرت عروہ بن رویم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو خط لکھا، جو حضرت ابوعبیدہ نے جابیہ میں لوگوں کو پڑھ کر سنایا، اس میں تحریر تھا: اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے ابوعبیدہ کے نام، تم پر سلامتی ہو، لوگوں میں اللہ کے حکم کو وہی شخص نافذ کرسکتا ہے جس کی عقل روشن ہو اور قوت خوب ہو، لوگ اس کے رازوں پر واقف نہ ہوسکیں اور وہ حق کے نفاذ میں گھبراتا نہ ہو اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرے۔ تم پر سلامتی ہو۔

(٣٤٥٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ كَانَ قَمِيصُهُ قَدْ تَجَوَّبَ عَنْ مُقْعَدَتِهِ ؛ قَمِيصٌ سُنْبُلاَنِيٌّ غَلِيظٌ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى صَاحِبِ أَذْرَعَاتٍ ، أَوْ أَيْلَةٍ ، قَالَ : فَغَسَلَهُ وَرَقَّعَهُ وَخَيَّطَ لَهُ قَمِيصَ قُبْطِرِي فَجَائَهُ بِهِمَا ، فَأَلْقَى إِلَيْهِ الْقُبْطَرِي فَأَخَذَهُ عُمَرُ فَمَسَّهُ ، فَقَالَ : هَذَا لَيِّنٌ فَرَمَى بِهِ إِلَيْهِ ، وَقَالَ : أَلْقِ إِلَيَّ قَمِيصِي ، فَإِنَّهُ أَنْشَفُهُمَا لِلْعَرَقِ.

(۳۴۵۴۵) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو ان کی قمیص پیچھے کی جانب سے پھٹی ہوئی تھی، وہ ایک موٹی سنبلانی قمیص تھی۔ آپ نے وہ قمیص درزی کے پاس بھیجی وہ اس نے دھوکر رفو کی اور ان کے لئے ایک قبطری قمیص سی دی اور ان کی طرف دونوں قمیصوں کو لایا۔ اور قبطری قمیص آپ کی خدمت میں پیش کی۔ حضرت عمر نے اسے چھوا اور فرمایا کہ یہ نرم ہے۔ پھر آپ نے وہ قمیص اس کی طرف پھینک دی اور اس سے کہا میری قمیص مجھے دے دو وہ پسینے کو زیادہ جذب کرنے والی ہے۔

(۳٤٥٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرَ الشَّامَ ، أَتَى مِحْرَابَ دَاوُدَ ، فَصَلَّى فِيهِ ، فَقَرَأَ سُورَةَ ص ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى السَّجْدَةِ سَجَدَ.

(۳۴۵۴۶) حضرت ابو مریم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو حضرت داود علیہ السلام کی جائے نماز میں نماز ادا کی اور سورۃ ص کی تلاوت کی، جب آیت سجدہ پر پہنچے تو سجدہ کیا۔

(۳٤٥٤٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ سَارَ إِلَى الشَّامِ يَوْمَ الْخَازِرِ فَالْتَقَيْنَا وَهَبَّ الرِّيحُ عَلَيْهِمْ فَأَدْبَرُوا فَقَتَلْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَيْلَتَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا، قَالَ: فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ، يَعْنِي ابْنَ الأَشْتَرِ : إِنِّي قَتَلْتُ الْبَارِحَةَ رَجُلاً ، وَإِنِّي وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ طِيبٍ ، وَمَا أُرَاهُ إِلاَّ ابْنُ مَرْجَانَةَ شَرَّقَتْ رِجْلاَهُ وَغَرَّبَ رَأْسُهُ ، أَوْ شَرَّقَ رَأْسُهُ وَغَرَّبَتْ رِجْلاَهُ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ فَنَظَرْت ، فَإِذَا هُوَ وَاللهِ ، يَعْنِي عُبَيْدِ اللهِ بْنَ زِيَادٍ.

(۳۴۵۴۷) حضرت ابو جویریہ جرمی کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو یوم خازر کو شام کی طرف گئے تھے۔ جب ہمارا دشمن سے سامنے ہوا تو ٹھنڈی ہوا چلی اور وہ سب ٹھنڈ سے گھبرا گئے، ہم نے شام سے لے کر صبح تک ان سے قتال کیا۔ ابراہیم بن اشتر نے بتایا کہ میں نے گزشتہ رات ایک آدمی کو قتل کیا اور مجھے اس سے اچھی خوشبو آئی۔ میرے خیال میں وہ ابن مرجانہ تھا۔ وہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوا اس کے پاؤں مشرق کی طرف اور سر مغرب کی طرف یا سر مشرق کی طرف اور پاؤں مغرب کی طرف ہو گئے تھے۔ پس میں گیا اور میں نے دیکھا تو وہ وہی یعنی عبید اللہ بن زیاد تھا۔

(۳٤٥٤٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ وَائِلٍ ، أَوْ وَائِلِ بْنِ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ شَهِدَ الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلاَءَ ، قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَفِيكُمْ حُسَيْنٌ ؟ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَبْشِرْ بِالنَّارِ ، فَقَالَ : بَلْ رَبٌّ غَفُورٌ ، وَشَفِيعٌ مُطَاعٌ ، قَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : ابْنُ حُوَيْزَةَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ حُزَّهُ إِلَى النَّارِ ، قَالَ : فَذَهَبَ ، فَنَفَرَ بِهِ فَرَسُهُ عَلَى سَاقَيْهِ ، فَتَقَطَّعَ ، فَمَا بَقِيَ مِنْهُ غَيْرُ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ.

(۳۴۵۴۸) حضرت ابن وائل یا وائل بن علقمہ فرماتے ہیں کہ میں کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کیا تم میں حسین ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا تمہیں جہنم کی خبر دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا رب معاف کرنے والا ہے اور سفارشی کی بات مانی جاتی ہے۔ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں ابن حویزہ ہوں۔ حضرت حسین نے اسے بد دعا دی اور کہا کہ اے اللہ اسے جہنم کی طرف کھینچ کر لے جا۔ اس کے بعد جب وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا تو اس کا گھوڑا بدک گیا اور ندھا دھند بھاگنے لگا، گھوڑے نے اسے ایسا گھسیٹا کہ گھوڑے کی زین میں اس کے پاؤں کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔

کِتَابُ التاریخ

(۳٤٥٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ، وَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، وَتُوفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً. (ابن سعد ۱۹۱)

(۳۴۵۴۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر تینتالیس سال کی عمر میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا آپ مکہ مکرمہ میں دس سال رہے اور مدینہ منورہ میں دس سال رہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

(۳٤٥٥٠) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ ، قَالَ :مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. (مسلم ۱۸۲۷۔ احمد ۹۶)

(۳۴۵۵۰) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک وفات کے وقت تریسٹھ سال حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی تریسٹھ سال تھی اور میں بھی تریسٹھ سال کا ہو چکا ہوں۔

(۳٤٥٥١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَكَانَ بِالْمَدِينَةِ عَشْراً ، فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. (بخاری ۳۸۵۱۔ ترمذی ۳۶۲۱)

(۳۴۵۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی چالیس سال کی عمر میں نازل ہوئی پھر آپ تیرہ

سال مدینہ منورہ میں رہے اور دس سال مکہ مکرمہ میں اور وفات کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

(٣٤٥٥٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ. (مسلم ١٨٢٧۔ ترمذی ٣٦٥٠)

(۳۴۵۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔

(٣٤٥٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ وَهو ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، وَأَقَامَا بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۵۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سال کی عمر میں بعثت ہوئی آپ پندرہ سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے اور وفات کے وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

(٣٤٥٥٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ ، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ عَشْرِ سِنِينَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرِ سِنِينَ.

(۳۴۵۵۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی آپ دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں رہے۔

(٣٤٥٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَسْلَمَ الزُّبَيْرُ ، وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشْرَ سَنَةً ، وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقُتِلَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۵۵۵) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سولہ سال کی عمر میں اسلام لائے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی بھی غزوہ میں پیچھے نہ رہے اور جب شہید ہوئے تو ان کی عمر ساٹھ سال سے اوپر تھی۔

(٣٤٥٥٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلى أَبْنَاءَ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، وَعُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ نَيِّفٍ وَسَبْعِينَ.

(ابن ابی عاصم ٦٢،

(۳۴۵۵۶) حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات شیخین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک وفات کے وقت تریسٹھ سال تھی اور حضرت عثمان کی عمر ستر سے کچھ زائد تھی۔

(٣٤٥٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :وَمَا الْمُحْكَمَ ؟ قَالَ :الْمُفَصَّلَ. وزاد غَيْرُ هُشَيْمٍ :وَقُبِضَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ.

(۳۴۵۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تفصیلات کو جمع فرمایا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ المحکم سے کیا مراد ہے؟ فرمایا تفصیلات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت میں دس سال کا تھا۔

(۳٤٥٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ ، وَتُوُفِّيَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ. (بخاری ٥١٦٦۔ مسلم ١٦٠٣)

(۳۴۵۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا، اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا۔

(۳٤٥٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ ، قَالَ : وُلِدْتُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، وَقُبِضَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ. (طبرانی ١٠٦٠)

(۳۴۵۵۹) حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اس وقت میری ولادت ہوئی اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال تھی۔

(۳٤٥٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنْ جَدَّه سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ وُلِدَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، قَالَ : فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَفَلَ فِي فِيهِ ، وَمَسَحَ عَلَى وَجْهِهِ ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ.

(۳۴۵۶۰) حضرت سنان بن سلمہ الھذلی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت سنان بن سلمہ جنگ حنین کے دن پیدا ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منگوایا اور ان کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

(۳٤٥٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هُشَيْمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ.

(۳۴۵۶۱) حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اس وقت ان کی عمر پچپن برس تھی۔

(۳٤٥٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، قَالَ : أُصِيبَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ ، لأَرْبَعٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

(۳۴۵۶۲) حضرت معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بدھ کے روز زخمی کیا گیا ذی الحجہ کا مہینہ ختم ہونے میں چار دن باقی تھے۔

(۳٤٥٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَ أَسْلَمَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِرْهَمٍ.

(۳۴۵۶۳) حضرت ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جس دن مسلمان ہوئے ان کی ملکیت میں چالیس ہزار دراہم تھے۔

(٣٤٥٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَا
وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ ، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ.

(۳۴۵۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی جب ان کے ساتھ ہوئی تو ان کی عمر چھ سال تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(٣٤٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ : كُنْتُ فِي
بَطْنِ الْمَرْأَةِ يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۴۵۶۵) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن میں ماں کے پیٹ میں تھا۔

(٣٤٥٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي ، وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ
خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي.

(۳۴۵۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا میں اس وقت چودہ سال کا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھ کر واپس کر دیا، اور غزوہ خندق کے دن مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی آپ نے مجھے جہاد کی اجازت عنایت فرمادی۔

(٣٤٥٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَ
أَرْبَعِينَ رَجُلاً وَإِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً.

(۳۴۵۶۷) حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے۔

(٣٤٥٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ
أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، قَالَ : فَذُكِرَ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ ، وَقَا
أَبُو بَكْرٍ.

(۳۴۵۶۸) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے راوی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا ابوبکر پہلے اسلام لانے والے ہیں۔

(٣٤٥٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ الْحَنَفِيَّةِ : أَبُو بَكْرٍ كَ
أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلاَمًا ؟ قَالَ : لاَ.

(۳۴۵۶۹) حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ سے عرض کیا لوگوں میں حضرت ابوبکر پہلے اسلام لا نے والے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔

(٣٤٥٧٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الإِسْلاَمَ سَبْعَةٌ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَبِلاَلٌ ، وَخَبَّابٌ ، وَصُهَيْبٌ ، وَعَمَّارٌ ، وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ عَمُّهُ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ قَوْمُهُ ، وَأُخِذَ الآخَرُونَ فَأُلْبِسُوا أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ ، وَصَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى بَلَغَ الْجَهْدُ مِنْهُمْ كُلَّ مَبْلَغٍ ، فَأَعْطَوْهُمْ مَا سَأَلُوا ، فَجَاءَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَوْمُهُ بِأَنْطَاعِ الأَدَمِ فِيهَا الْمَاءُ ، فَأَلْقَوْهُمْ فِيهَا ، ثُمَّ حَمَلُوهُ بِجَوَانِبِهِ ، إِلاَّ بِلاَلاً ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ جَاءَ أَبُو جَهْلٍ ، فَجَعَلَ يَشْتُمُ سُمَيَّةَ وَيَرْفُثُ ، ثُمَّ طَعَنَهَا فِي قُبُلِهَا ، فَهِيَ أَوَّلُ شَهِيدٍ اُسْتُشْهِدَ فِي الإِسْلاَمِ ، إِلاَّ بِلاَلا ، فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ حَتَّى مَلُّوا فَجَعَلُوا فِي عُنُقِهِ حَبْلاً ، ثُمَّ أَمَرُوا صِبْيَانَهُمْ ، فَاشْتَدُّوا بِهِ بَيْنَ أَخْشَبَيْ مَكَّةَ ، وَجَعَلَ يَقُولُ : أَحَدٌ أَحَدٌ.

(۳۴۵۷۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے سات خوش نصیب ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت بلال، حضرت خباب، حضرت صہیب، حضرت عمار اور حضرت عمار کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے سے ان کے چچا نے روکا ہوا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تکلیف دینے سے ان کی قوم والوں نے باقی تمام مسلمانوں کو کفار پکڑ لیتے اور لوہے کے طوق ان کے گلوں میں ڈال کر ان کو سورج کی تپش میں جھلسنے کے لئے ڈال دیتے یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنی پوری کوشش کر لی۔ پھر جو انہوں نے مانگا وہ ان کو دیا گیا پھر ان میں سے ہر ایک کے پاس ان کی قوم کے لوگ آئے چمڑے کا تھیلا لے کر جس میں پانی تھا، انہوں نے اس میں ڈال دیا اور پھر ان کے پہلوں سے پکڑ کر اٹھایا سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جب شام ہوئی تو ابوجہل آیا اور اس نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو گالیاں دینا اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور ان کی شرم گاہ میں نیزہ مار کر شہید کر دیا، یہ پہلی شہیدہ تھیں جو اسلام میں شہید ہوئیں سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ان کو اللہ کی راہ میں خوب تکلیف (تذلیل) دی گئی یہاں تک کہ کفار بھی تنگ آ کر اکتا گئے، انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی گردن میں رسی ڈال دی اور پھر بچوں کو حکم دیا تو وہ ان کو لے کر مکہ کی گلیوں میں گھماتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ احد احد فرماتے جاتے۔

(٣٤٥٧١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَعْطَوْهُمْ مَا سَأَلُوا ، إِلاَّ خَبَّابًا ، فَجَعَلُوا يُلْزِقُونَ ظَهْرَهُ بِالرَّضْفِ حَتَّى ذَهَبَ مَاءَ مَتْنَيْهِ.

(۳۴۵۷۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو انہوں نے مانگا ان کو دیا سوائے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے وہ ان کی پشت کو گرم پتھر کے ساتھ لگاتے اور آپ کو اذیت دیتے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے خصیوں کا پانی ختم ہو گیا۔

(٣٤٥٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ خَبَّابٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَكَانَ مِمَّنْ يُعَذَّبُ فِي اللهِ.

(۳۴۵۷۲) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے اور ان کو اللہ کی راہ میں بہت

تکالیف دی گئیں۔

(۳٤٥٧۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ كُرْدُوسًا يَقُولُ ، أَلاَ إِنَّ خَبَّابَ بْنَ الأَرَتِّ أَسْلَمَ سَادِسَ سِتَّةٍ ، كَانَ لَهُ سُدُسُ الإِسْلاَمِ.

(۳۴۵۷۳) حضرت کردوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب بن الارت چھٹے نمبر پر اسلام لانے والوں میں سے تھے آپ کیلئے اسلام کا چھٹا حصہ تھا۔

(۳٤٥٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : عُرِضْتُ أَنَا ، وَابْنُ عُمَرَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتَصْغَرَنَا ، وَشَهِدْنَا يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۴۵۷۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے ہمیں چھوٹا سمجھا، پھر ہم دونوں غزوہ احد میں شریک ہوئے۔

(۳٤٥٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : سَأَلَ صُبَيْحٌ أَبَا عُثْمَانَ : رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: أَسْلَمْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَدَّيْت إِلَيْهِ ثَلاَثَ صَدَقَاتٍ، وَلَمْ أَلْقَهُ. (ابن سعد ۹۷)

(۳۴۵۷۵) حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صبیح نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہوگیا تھا اور تین دفعہ ان کو زکوۃ بھی ادا کی لیکن ان سے ملاقات نہ ہوسکی۔

(۳٤٥٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۵۷۶) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ وصول کرنے والا آیا۔

(۳٤٥٧٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَاب ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَغَزَوْت فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ ، أَوْ ثَلاَثًا وَأَرْبَعِينَ ، مَا بَيْنَ غَزْوَةٍ إِلَى سَرِيَّةٍ. (احمد ۳۱۴ـ طبرانی ۸۲۰۵)

(۳۴۵۷۷) حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے دور میں تینتیس اور تینتالیس غزوات اور سرایا میں شریک ہوا۔

(۳٤٥٧٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا ، يَقُولُ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۵۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا کی۔

(٣٤٥٧٩) أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَلِيٍّ :أَكَرِهْتَ إِمَارَتِي ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :إِنِّي كُنْتُ فِي هَذَا الأَمْرِ قَبْلَكَ.

(۳۴۵۷۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا آپ کو میری خلافت ناپسند ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس معاملہ میں میں آپ سے پہلے ہوں۔

(٣٤٥٨٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ.

(۳۴۵۸۰) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا جو کہ بیعت رضوان والوں میں سے تھے۔

(٣٤٥٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَادِسَ سِتَّةٍ ، مَا عَلَى الأَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرُنَا.

(۳۴۵۸۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود کو چھ میں سے چھٹا دیکھا، زمین پر ہمارے علاوہ کوئی اور مسلمان نہ تھا۔

(٣٤٥٨٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرٍ الْفَهْمِيَّ ، يَقُولُ :قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُدَيْسٍ الْبَلَوِيُّ ، وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، فَصَعِدَ الْمِنبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ عُثْمَانَ . قَالَ أَبُو ثَوْرٍ :فَدَخَلْنَا عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : إِنِّي لَرَابِعُ الإِسْلاَمِ.

(۳۴۵۸۲) حضرت ابوثور الفہمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن ابن عدیس رضی اللہ عنہ جو بیعت رضوان میں شریک تھے ہمارے پاس تشریف لائے، اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا: حضرت ابوثور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو وہ اس وقت محصور تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چوتھے نمبر پر اسلام لانے والا ہوں۔

(٣٤٥٨٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءُ ، وَوَضَعَ زُهَيْرٌ يَدَهُ عَلَى عُنْفَقَتِهِ ، قِيلَ لأَبِي جُحَيْفَةَ :مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :أَبْرِي النَّبْلَ وَأَرِيشُهَا.

(۳۴۵۸۳) حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان بال سفید تھے۔ حضرت ابوجحیفہ سے پوچھا گیا کہ اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تیروں کے پھل بناتا تھا۔

(٣٤٥٨٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :تَمَارَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ وَرَجُلٌ مِنْ

هَمْدَانَ ، فَقَالَ الْهَمْدَانِيُّ : أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَا ، بَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، وَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، فَقَالَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ الْبَجَلِيُّ : أَنَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا ، حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ : تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، وَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، وَأَنَا ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ. (مسلم ۱۸۲۷)

(۳۴۵۸۴) حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ اور ایک ہمدانی شخص کا ایک بات پر اختلاف ہوگیا کہ ہمدانی نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے تھے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر سے بڑے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ حضرت عامر بن سعد البجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، مجھ سے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تریسٹھ سال کی عمر میں شہید ہوئے اور میری عمر آج ستاون سال ہے۔

(٣٤٥٨٥) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرًا ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ ، وَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، وَقُتِلَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ.

(۳۴۵۸۵) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سات سال کی عمر میں اسلام لائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ستائیس سال تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ستاون سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

(٣٤٥٨٦) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، أَوْ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَوَّلَ إِسْلَامًا ؟ فَقَالَ : أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ :

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ ... فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا ... إِلا النَّبِيَّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
وَالثَّانِيَ التَّالِيَ الْمَحْمُودَ مَشْهَدُهُ ... وَأَوَّلَ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

(حاکم ۶۴۔ ابن عساکر ۳۹)

(۳۴۵۸۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ سب سے پہلے کون مسلمان ہوا تھا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا آپ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار نہیں سنے۔ (ترجمہ) جب تم کسی

اعتماد بھائی کا ذکر کرنا چاہو تو حضرت ابوبکر اور ان کے کارناموں کا ذکر کرو۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام مخلوق میں بہتر، متقی، ...ل کرنے والے وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔ مقام و مرتبہ کے اعتبار سے دوسرے اور رسولوں کی تصدیق میں پہلے ہیں۔

۳٤٥٨٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ : قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلاَمٌ شَابٌّ : لاَ تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ ، وَلاَ عَصَبٍ.

(۳۴۵۸۷) حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے رسول اکرم ﷺ کا مکتوب گرامی پڑھا گیا میں اس وقت جوان تھا، اس میں تحریر تھا کہ: مردار کی کھال اور گوشت سے نفع مت اٹھاؤ۔

۳٤٥٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا مُصَدِّقًا ، فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا ، فَرَدَّهَا فِي فُقَرَائِنَا ، فَكُنْتُ غُلاَمًا يَتِيمًا لاَ مَالَ لِي ، فَأَعْطَانِي قَلُوصًا.

(۳۴۵۸۸) حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا بھیجا، انہوں نے ہمارے مالداروں سے صدقہ وصول کر کے ہمارے فقراء میں تقسیم کر دیا، میں اس وقت یتیم لڑکا تھا اور میرے پاس مال نہیں تھا، انہوں نے مجھے بھی ایک جوان اونٹنی دی۔

۳٤٥٨٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۵۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی، آپ ﷺ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے دس سال مدینہ میں رہے، اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

۳٤٥٩۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ ، فَقَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۲۲۷۸۔ ابن ماجہ ۴۱۵۶)

(۳۴۵۹۰) حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا مجھے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ساتواں اسلام قبول کرنے والا دیکھا گیا۔

۳٤٥٩۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : بُعِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، وَتُوُفِّيَ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً. (مسلم ۱۸۲۵۔ احمد ۲۴۰)

(۳۴۵۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا کی گئی، آپ دس سال مکہ میں رہے، اور دس سال مدینہ میں رہے، اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔

(٣٤٥٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ وَقَدْ أَتَى عَلَيْهِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ سَنَةٍ ، وَإِنَّ لِحْيَيْهِ لَيَضْطَرِبَانِ مِنَ الْكِبَرِ ، وَرَأَيْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ ، وَقَدْ أَتَى عَلَيْهِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَمِئَةُ سَنَةٍ.

(۳۴۵۹۲) حضرت اسماعیل بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس سال تھی، اور ان کی داڑھی بڑھاپے کی وجہ سے گر رہی تھی، اور میں نے ابوعمرو الشیبانی کو دیکھا اس وقت ان کی عمر ایک سو ستر سال تھی۔

(٣٤٥٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ فِي الْمَسْجِدِ ، تَخْتَلِجُ لَحْيَاهُ مِنَ الْكِبَرِ وَهُوَ يَقُولُ : أَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ.

(۳۴۵۹۳) حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ کو مسجد میں دیکھا ان کی داڑھی بڑھاپے کی وجہ سے تھرتھرا رہی تھی، فرمایا کہ میری عمر ایک سو بیس سال ہے۔

(٣٤٥٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : قَالَ لِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ : يَا سُلَيْمَانُ ، لَوْ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ هُرَّابٌ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ يَوْمَ بُزَاخَةَ ، فَوَقَعْتُ عَنِ الْبَعِيرِ ، فَكَادَتْ تَنْدَقُّ عُنُقِي ، فَلَوْ مِتُّ يَوْمَئِذٍ كَانَتِ النَّارُ.

(۳۴۵۹۴) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے سلیمان! اگر تو مجھے دیکھ لیتا جنگ بزاخہ کے دن میں حضرت خالد بن ولید سے بھاگنے والوں میں شامل تھا، میں ایک کنویں میں گر پڑا، قریب تھا کہ میں مر جاتا اگر میں مرتا تو میں جہنم میں ہوتا۔

(٣٤٥٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ : كُنْتُ يَوْمَئِذٍ ابْنَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً.

(۳۴۵۹۵) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس دن میں گیارہ سال کا تھا۔

(٣٤٥٩٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا.

(۳۴۵۹۶) حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللھم عافنا واعف عنا فرماتے ہوئے سنا۔

(٣٤٥٩٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِلاَّ طُهْرٌ.

(۳۴۵۹۷) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے درمیان فاصلہ نہ تھا سوائے ایک طہر کے۔

(٣٤٥٩٨) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبُ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : آخِرُهُمْ مَوْتًا بِالْمَدِينَةِ جَابِرُ بْنُ

عَبْدِ اللهِ ، وَآخِرُهُمْ مَوْتًا بِالْبَصْرَةِ أَنَسُ بْنُ مَالِكَ ، وَآخِرُهُمْ مَوْتًا بِالْكُوفَةِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى.

(۳۴۵۹۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں سب سے آخر میں حضرت جابر بن عبداللہ کا انتقال ہوا، بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور کوفہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا۔

(٣٤٥٩٩) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، وَأَنَّ عُمَرَ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ إِحْدَى وَخَمْسِينَ ، وَأَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ تِسْعٍ ، أَوْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ.

(۳۴۵۹۹) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کا پینسٹھ سال کی عمر میں انتقال ہوا، حضرت عمر اکسٹھ سال کی عمر میں شہید ہوئے، حضرت عثمان ستر یا اسی سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

(٣٤٦٠٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا نُعِيَ عَبْدُ اللهِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَا خَلَّفَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

(۳۴۶۰۰) حضرت حریث بن ظہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو جب حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر دی گئی تو فرمایا: ان کے بعد ان جیسا نہیں آ سکتا۔

(٣٤٦٠١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : تُوُفِّيَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَلِيَهُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ.

(۳۴۶۰۱) حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات کے بعد حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ ان کے ولی بنے۔

(٣٤٦٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ : أَبُو كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ فِي جِنَازَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ : الْيَوْمَ مَاتَ رَبَّانِيُّ الْعِلْمِ.

(۳۴۶۰۲) حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے جنازے کے وقت ارشاد فرمایا: آج علم کا ماہر اور عالم فوت ہو گیا۔

(٣٤٦٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ : جَلَسْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ظِلِّ الْقَصْرِ ، فِي جِنَازَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : لَقَدْ دُفِنَ الْيَوْمَ عِلْمٌ كَثِيرٌ.

(۳۴۶۰۳) حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جنازے کے موقع پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک عمارت (محل) کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کے دن بہت بڑا علم (عالم) دفن کر دیا گیا۔

(٣٤٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : مَرُّوا بِجِنَازَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى أَبِي جُحَيْفَةَ ، فَقَالَ : اسْتَرَاحَ وَاسْتُرِيحَ مِنْهُ.

(۳۴۶۰۴) حضرت یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن کا جنازہ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے لے کے گزرے تو آپ نے فرمایا: انہوں نے سکون پایا اور ان سے لوگوں نے سکون حاصل کیا۔

(٣٤٦٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : أَخْبَرْتُ الشَّعْبِيَّ بِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : رَحِمَهُ اللَّهُ ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يُخَلِّفْ خَلْفَهُ مِثْلَهُ ، أَمَا إِنَّهُ مَيِّتًا أَفْقَهُ مِنْهُ حَيًّا.

(۳۴۶۰۵) حضرت ابن ابجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع دی تو فرمایا، اللہ ان پر رحم فرمائے، ان کے مثل دوبارہ نہیں آسکتا، بیشک وہ مرتے وقت زندہ حالت سے زیادہ فقیہ تھے۔

(٣٤٦٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : أَخْبَرْتُ الْحَسَنَ بِمَوْتِ الشَّعْبِيِّ ، فَقَالَ : رَحِمَهُ اللَّهُ ، وَاللهِ إِنْ كَانَ مِنَ الإِسْلاَمِ لَبِمَكَانٍ.

(۳۴۶۰۶) حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن کو حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع دی تو فرمایا: اللہ ان پر رحم فرمائے، خدا کی قسم اسلام میں ان کا بڑا مقام ومرتبہ تھا۔

(٣٤٦٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي السُّوقِ ، فَنُعِيَ إِلَيْهِ حُجْر ، فَأَطْلَقَ حُبْوَتَهُ وَقَامَ ، وَغَلَبَهُ النَّحِيبُ.

(۳۴۶۰۷) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بازار میں تھے ان کو حجر کی وفات کی اطلاع دی گئی تو اپنی چادر اتاری اور کھڑے ہوگئے اور ان پر آہ وزاری (رونے) کا غلبہ ہوگیا۔

(٣٤٦٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِنَعْيِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَجَعَلَ يَبْكِي.

(۳۴۶۰۸) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا ان کو نعمان بن مقرن کی وفات کی اطلاع دی، آپ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور رونا شروع کردیا۔

(٣٤٦٠٩) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : هَلَكَ إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ ، قَالَ الأَعْمَشُ : وَهَلَكَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ.

(۳۴۶۰۹) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا اڑتالیس سال کی عمر میں انتقال ہوا حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا چھیالیس سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

(٣٤٦١٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ لِي : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : مِنْ مُزَيْنَةَ ، قَالَ : إِنِّي لأَذْكُرُ يَوْمَ نَعْيِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النُّعْمَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

(۳۴۶۱۰) حضرت ایاس بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے مجھ سے پوچھا آپ کون ہو؟ میں نے کہا مزینہ سے ہوں، فرمایا میں آپ کو وہ منظر یاد دلاتا ہوں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر حضرت نعمان کے انتقال کی اطلاع دی گئی۔

(٣٤٦١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدٌ ، أَمَرَتْ عَائِشَةُ أَنْ يَمُرَّ بِهِ عَلَيْهَا ، فَتَسْتَغْفِرُ لَهُ.

(۳۴۶۱۱) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم فرمایا کہ ان کا جنازہ ان کے پاس سے لے کر جایا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کیلئے دعائے مغفرت فرمائی۔

(٣٤٦١٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : قَرَأْتُ الْقُرْآنَ بَعْدَ وَفَاةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۴۶۱۲) حضرت ابوالعالیہ نے فرمایا: میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بیس سال میں قرآن پڑھا ہے۔

(٣٤٦١٣) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَقَدْ بَلَغْتُ ثَمَانِينَ سَنَةً وَأَنَا أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيَّ النِّسَاءُ.

(۳۴۶۱۳) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری عمر اسی سال کی ہوئی تو میں ڈرتا تھا جس چیز سے عورتیں مجھ سے ڈرتی تھیں۔

(٣٤٦١٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عُثْمَانَ : أَتَتْ عَلَيَّ نَحْوٌ مِنْ ثَلاَثِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ.

(۳۴۶۱۴) حضرت ابوعثمان نے فرمایا: میری عمر ایک سو تیس سال جتنی ہوگئی ہے۔

(٣٤٦١٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ ، يَقُولُ : كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَعْبُدُ حَجَرًا ، فَسَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي : يَا أَهْلَ الرِّحَالِ ، إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ هَلَكَ فَالْتَمِسُوا رَبًّا ، قَالَ : فَخَرَجْنَا عَلَى كُلِّ صَعْبٍ وَذَلُولٍ ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ نَطْلُبُ إِذَا نَحْنُ بِمُنَادٍ يُنَادِي : إِنَّا قَدْ وَجَدْنَا رَبَّكُمْ ، أَوْ شَبَهَهُ ، قَالَ : فَجِئْنَا ، فَإِذَا حَجَرٌ ، فَنَحَرْنَا عَلَيْهِ الْحُمُرَ.

(۳۴۶۱۵) حضرت ابوعثمان النہدی فرماتے ہیں کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں پتھروں کی پوجا کرتے تھے، ہم نے ایک منادی کی آواز سنی کہ اے قافلہ والو! تمہارا رب ہلاک ہوگیا، اپنے رب کو لازم پکڑو، ہم لوگ سواری پر سوار ہو کر نکلے، ہم اسی طرح تلاش کر رہے تھے کہ اچانک منادی کی آواز آئی ہم نے تمہارے رب کو پالیا ہے، راوی کہتے ہیں کہ ہم اس جگہ آئے تو وہ ایک پتھر تھا تو ہم نے اس پر گدھے کو قربان کیا۔

(٣٤٦١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، وَكَانَ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ.

(۳۴۶۱۶) حضرت شبیل بن عوف رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت کا دور پایا تھا

(٣٤٦١٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ : مَتَى عَهْدُكَ بِالْمَدِينَةِ ؟ قَالَ : مَا لِي بِهَا عَهْدٌ بَعْدَ صِفِّينَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَمَتَى احْتَلَمْتَ ؟ قَالَ : بَعْدَ صِفِّينَ بِعَامٍ.

(۳۴۶۱۷) حضرت ابورجاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: آپ مدینہ میں کتنے عرصہ تک رہے؟ انہوں نے فرمایا: جنگ صفین کے بعد سے میرا رابطہ مدینہ سے ٹوٹ گیا۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: آپ بالغ کب ہوئے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جنگ صفین سے ایک سال بعد۔

(٣٤٦١٨) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَانَ عُمْرُ آدَمَ أَلْفَ سَنَةٍ ، وَكَانَ عُمْرُ دَاوُد سِتِّينَ سَنَةً ، فَقَالَ آدَم : أَيْ رَبِّ ، زِدْهُ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَأَكْمَلَ لآدَمَ أَلْفَ سَنَةٍ ، وَأَكْمَلَ لِدَاوُدَ مِئَةَ سَنَةٍ.

(احمد ۲۵۱۔ ابن سعد ۲۸)

(۳۴۶۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم کی عمر ایک ہزار سال تھی، حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر ساٹھ سال تھی، حضرت آدم نے فرمایا اے اللہ میری عمر میں سے چالیس سال داؤد کو عطا کر دے، حضرت آدم علیہ السلام کی عمر مکمل ایک ہزار سال کر دی گئی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر سو سال مکمل کر دی گئی۔

(٣٤٦١٩) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بُعِثَ نُوحٌ لأَرْبَعِينَ سَنَةً ، وَلَبِثَ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إلاَّ خَمْسِينَ عَامًا يَدْعُوهُمْ ، وَعَاشَ بَعْد الطُّوفَانِ سِتِّينَ سَنَةً ، حَتَّى كَثُرَ النَّاسُ وَفَشَوْا. (حاکم ۵۴۵)

(۳۴۶۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے، اور نو سو پچاس سال اپنی قوم کو دعوت دی، اور طوفان کے بعد ساٹھ سال زندہ رہے یہاں تک کہ لوگ بہت زیادہ ہو گئے اور پھیل گئے پورے عالم میں۔

(٣٤٦٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ اخْتَتَنَ بِالْقَدُّومِ ، وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ ، وَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِينَ سَنَةٍ.

(۳۴۶۲۰) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ختنے قدوم میں ایک سو بیس سال کی عمر میں ہوئے اور اس کے بعد اسی برس زندہ رہے۔

(٣٤٦٢١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أُلْقِيَ يُوسُفُ فِي الْجُبِّ وَهُوَ ابْنُ سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَكَانَ فِي الْعُبُودِيَّةِ وَالْمِلْكِ وَالسِّجْنِ ، ثَمَانِينَ سَنَةً ، ثُمَّ جُمِعَ لَهُ شَمْلُهُ ، فَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلاَثًا وَعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۴۶۲۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو سترہ سال کی عمر میں کنویں میں پھینکا گیا، حضرت یوسف غلامی، بادشاہت اور جیل میں اسی برس رہے پھر ان کے لیے بادشاہت وحشت کو جمع کر دیا گیا، اس کے بعد تیئس سال زندہ رہے۔

(٣٤٦٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : قِيلَ لِلْعَبَّاسِ : أَنْتَ أَكْبَرُ ، أَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي ، وَأَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهُ.

(۳۴۶۲۲) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے تھے یا آپ رضی اللہ عنہ؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ مجھ سے بڑے تھے لیکن میں ان سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

(۳٤٦۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قِيلَ لأَبِي وَائِلٍ : أَنْتَ أَكْبَرُ ، أَوْ رَبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ ؟ قَالَ : أَنَا أَكْبَرُ مِنْهُ سِنًّا ، وَهُوَ أَكْبَرُ مِنِّي عَقْلاً.

(۳۴۶۲۳) حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ بڑے ہیں یا ربیع بن خثیم؟ تو فرمایا میں ان سے عمر میں بڑا ہوں اور وہ مجھ سے عقل میں بڑے ہیں۔

(۳٤٦۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : اسْتَكْمَلَ أَبُو بَكْرٍ بِخِلاَفَتِهِ سِنَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۶۲۴) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پر مکمل کیا اور تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال ہوا۔

(۳٤٦۲٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ : هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللهِ شَيْئًا؟ قَالَ : لاَ أَذْكُرُ مِنْهُ شَيْئًا.

(۳۴۶۲۵) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کو حضرت عبداللہ سے سنی ہوئی کوئی بات یاد ہے؟ فرمایا کچھ نہیں یاد۔

(۳٤٦۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ يُصَبُّ عَلَيْهِ مِنْ إِبْرِيقٍ.

(۳۴۶۲۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر جگ سے پانی لیا یا جارہا تھا۔

(۳٤٦۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ قَضَى بِالْكُوفَةِ هَاهُنَا سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِي ، جَلَسَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لاَ يَأْتِيه خَصْمٌ.

(۳۴۶۲۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت سلیمان بن ربیعہ کوفہ میں قاضی بن کر تشریف لائے، چالیس دن تک بیٹھے رہے ان کے پاس کوئی جھگڑا لے کر نہیں آیا۔

(۳٤٦۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ، وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ. (بخاری ۳۸۹۴۔ مسلم ۱۰۳۹)

(۳۴۶۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ چھ سال کی عمر میں میرا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح ہوا، اور نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی۔

(٣٤٦٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ آدَمَ وَنُوحٍ عَشَرَةُ أَقْرُنٍ ، كُلُّهَا عَلَى الإِسْلاَمِ.

(۳۴۶۲۹) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان دس زمانے گزرے سب اسلا پر تھے۔

(٣٤٦٣٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْهُذَلِيَّ يَسْأَلُ جَعْفَرًا : كَمْ كَانَ لِعَلِيٍّ حِينَ هَلَكَ . قَالَ : قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ ، ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ ، وَمَاتَ لَهَا الْحَسَنُ ، وَقُتِلَ لَهَا الْحُسَيْنُ.

(۳۴۶۳۰) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر شہادت کے وقت کتنی تھی؟ فرمایا اٹھاون سال کی عمر میں شہید ہوئے، اتنی ہی عمر میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔

(٣٤٦٣١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۳۴۶۳۱) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یوم التشریق کے درمیانی ایام میں شہید ہوئے۔

(٣٤٦٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ : تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، وَقَالَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

(۳۴۶۳۲) حضرت محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم اٹھارہ ماہ کی عمر میں فوت ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اس کیلئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔

(٣٤٦٣٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَالأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ فِي الشُّرْطَةِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، لَيَالِيَ مُصْعَبٍ.

(۳۴۶۳۳) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں میں اور اسود بن یزید عمرو بن یزید کے ساتھ پولیس میں تھے۔ حضرت مصعب کے زمانہ میں۔

(٣٤٦٣٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَلَبَ وَصَرَّ. (ابوداؤد ۱۰۷۷۔ احمد ۱۹)

(۳۴۶۳۴) حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں آ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا اور جانور کا تھن باندھ دیا۔

(٣٤٦٣٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ يَمُرُّ إِلَى امْرَأَةٍ لَهُ مِنْ

بَنِی أَسَدٍ ، وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ.

(۳۴۶۳۵) حضرت حنش بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ کو دیکھا جب بنی اسد کی اپنی اہلیہ کے پاس سے گزرے اس وقت ان کی عمر ایک سو ستائیس برس تھی۔

(٣٤٦٣٦) وذَكَرُوا أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِى تُوفِي وَهُو ابْن ثَلاث وستين ، وَمَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ ، فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ.

(۳۴۶۳۶) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تریسٹھ سال کی عمر میں سن چوالیس ہجری میں حضرت معاویہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔

(٣٤٦٣٨) وَمَاتَ الْعَبَّاسُ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ.

(۳۴۶۳۷) حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔

(٣٤٦٣٨) وَمَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي آخِرِ إِمْرَةِ عُثْمَانَ.

(۳۴۶۳۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عثمان کے دور خلافت کے آخر میں ہوا۔

(٣٤٦٣٩) وَمَاتَ حُذَيْفَةُ حِينَ جَاءَ قَتْلُ عُثْمَانَ.

(۳۴۶۳۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات اس وقت ہوئی جب حضرت عثمان شہید کیے گئے۔

(٣٤٦٤٠) وَمَاتَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ،

(۳۴۶۴۰) اور حضرت جابر بن زید۔

(٣٤٦٤١) وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِي جُمُعَةٍ ، سَنَةِ ثَلاَثٍ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۴۱) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کا انتقال ترانوے ہجری میں جمعہ کے دن ہوا۔

(٣٤٦٤٢) وَمَاتَ ابْنُ عُمَرَ سَنَةَ ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ.

(۳۴۶۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا انتقال تہتر ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٤٣) وَمَاتَتْ عَائِشَةُ ،

(۳۴۶۴۳) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔

(٣٤٦٤٤) وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ.

(۳۴۶۴۴) اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا انتقال اٹھاون ہجری میں انتقال ہوا۔

(٣٤٦٤٥) وَمَاتَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَثَمَانِينَ.

(۳۴۶۴۵) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کا انتقال پچاسی ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٤٦) وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ ، فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ ، قَتَلَهُ سِنَانُ بْنُ أَنَسٍ النَّخَعِيُّ الْوَهْبِيلِيُّ ، لَعَنَهُ اللَّهُ ، وَجَاءَ بِرَأْسِهِ خَوَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الأَصْبُحِيُّ إِلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ.

(۳۴۶۴۶) حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن علی دس محرم کو اکسٹھ ہجری میں شہید ہوئے سنان بن انس ملعون نے ان کو شہید کیا اور خولی بن یزید الاصبحی آپ کا سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لے کر آیا۔

(٣٤٦٤٧) وَقُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَنَةَ ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ.

(۳۴۶۴۷) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ تہتر ہجری میں شہید ہوئے۔

(٣٤٦٤٨) وَمَاتَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فِي سَنَةِ ، ثَمَانِينَ.

(۳۴۶۴۸) حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کا اسی ہجری میں انتقال ہوا۔

(٣٤٦٤٩) وَتُوُفِّيَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۶۴۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال اڑسٹھ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥٠) وَمَاتَ شُرَيْحٌ فِي سَنَةِ ثَلاَث وَسَبْعِينَ.

(۳۴۶۵۰) حضرت شریح کا انتقال تہتر ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥١) وَمَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن حسین کا انتقال بانوے ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥٢) وَمَاتَ أَبُو جَعْفَرٍ فِي سَنَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۵۲) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو چودہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥٣) وَمَاتَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي سَنَةِ ثَلاَثٍ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۵۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال ترانوے ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥٤) وَمَاتَ مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۵۴) حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو چھ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥٥) وَمَاتَ أَبُو بُرْدَةَ ،

(۳۴۶۵۵) حضرت ابو بردہ۔

(٣٤٦٥٦) وَالشَّعْبِيُّ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۵۶) اور حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو چار ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥٧) وَمَاتَ أَبُو بُرْدَةَ وَهُوَ ابْنُ نَيِّفٍ وَثَمَانِينَ سَنَة.

(۳۴۶۵۷) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کا انتقال اسی سال سے کچھ زائد عمر میں ہوا۔

(۳٤٦٥٨) وَقُتِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۵۸) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ پچانوے ہجری میں شہید ہوئے۔

(۳٤٦٥٩) وَمَاتَ إِبْرَاهِيمُ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۵۹) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا چھیانوے ہجری میں انتقال ہوا۔

(۳٤٦٦٠) وَمَاتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۰) حضرت عمر بن عبدالعزیز کا انتقال ایک سو ایک ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٦١) وَمَاتَ الْحَسَنُ ،

(۳۴۶۶۱) اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ۔

(۳٤٦٦٢) وَابْنُ سِيرِينَ فِي سَنَةِ عَشْرٍ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۲) اور حضرت ابن سیرین کا انتقال ایک سو دس ہجری میں۔

(۳٤٦٦٣) وَمَاتَ سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فِي زَمَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ.

(۳۴۶۶۳) حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت سلیمان بن عبدالملک کے دور میں ہوا۔

(۳٤٦٦٤) وَمَاتَ مُجَاهِدٌ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۴) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو دو ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٦٥) وَمَاتَ الضَّحَّاكُ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۵) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو پانچ ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٦٦) وَمَاتَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ سَنَةَ ثَمَانٍ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۶) حضرت محمد بن کعب القرظی کا انتقال ایک سو آٹھ ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٦٧) وَمَاتَ طَلْحَةُ الْيَامِيُّ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۷) حضرت طلحہ الیامی رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو بارہ ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٦٨) وَمَاتَ زُبَيْدٌ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۸) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو بائیس ہجری میں ہوا۔

(۳٤٦٦٩) وَمَاتَ سَلَمَةُ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۹) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو اکیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧٠) وَمَاتَ مَنْصُورٌ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَثَلاَثِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۰) حضرت منصور رضی اللہ کا انتقال ایک سو بتیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧١) وَمَاتَ قَتَادَةُ ،

(۳۴۶۷۱) حضرت قتادہ رضی اللہ

(٣٤٦٧٢) وَنَافِعٌ ، فِي سَنَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۲) اور حضرت نافع رضی اللہ کا انتقال ایک سو سترہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧٣) وَمَاتَ الْحَكَمُ فِي سَنَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۳) حضرت حکم کا انتقال ایک سو پندرہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧٤) وَمَاتَ أَبُو قَيْسٍ ،

(۳۴۶۷۴) حضرت ابو قیس رضی اللہ

(٣٤٦٧٥) وَوَاصِلٌ ،

(۳۴۶۷۵) حضرت واصل رضی اللہ

(٣٤٦٧٦) وَحَمَّادٌ ، فِي سَنَةِ عِشْرِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۶) اور حضرت حماد کا انتقال ایک سو بیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧٧) وَمَاتَ أَبُو صَخْرَةَ فِي سَنَةِ ، ثَمَانَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۷) ابو صخرہ رضی اللہ کا انتقال ایک سو اٹھارہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧٨) وَمَاتَ حَبِيبٌ فِي سَنَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۸) حضرت حبیب رحمہ اللہ کا انتقال ایک سو انیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧٩) وَمَاتَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فِي سَنَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۹) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ کا انتقال ایک سو سترہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٠) وَتُوُفِّيَ عَطَاءٌ فِي سَنَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۰) حضرت عطاء رضی اللہ کا انتقال ایک سو پندرہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨١) وَمَاتَ مُغِيرَةُ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَثَلاَثِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۱) حضرت مغیرہ رضی اللہ کا انتقال ایک سو چھتیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٢) وَمَاتَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ،

(۳۴۶۸۲) حضرت عبد الملک بن ابو سلیمان رضی اللہ عنہ۔

(٣٤٦٨٣) وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۳) اور ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو پینتالیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٤) وَمَاتَ أَبُو إِسْحَاقَ ،

(۳۴۶۸۴) حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ

(٣٤٦٨٥) وَجَابِرٌ الْجُعْفِيُّ فِي سَنَةِ ثَمَانَ وَعِشْرِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۵) اور حضرت جابر الجعفی کا انتقال ایک سو اٹھائیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٦) وَمَاتَ مِسْعَرٌ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۶) حضرت مسعر ایک سو پچپن ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٦٨٧) وَمَاتَ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۷) حضرت علی بن صالح رضی اللہ عنہ ایک سو چوّن ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٦٨٨) وَمَاتَ الثَّوْرِيُّ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَسِتِّينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۸) حضرت ثوری کا انتقال ایک سو اکسٹھ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٩) وَمَاتَ شُعْبَةُ فِي سَنَةِ سِتِّينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۹) حضرت شعبہ کا انتقال ایک سو ساٹھ ہجری میں ہوا۔

(١) باب

باب

(٣٤٦٩٠) وَوَلِيَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ سَنَتَيْنِ وَنِصْفاً ، وَتُوُفِّيَ مِنْ مُهَاجِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ.

(۳۴۶۹۰) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اڑھائی سال خلیفہ رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بارہویں سال ان کا انتقال ہوا۔

(٣٤٦٩١) وَوَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَشْرَ سِنِينَ وَنِصْفاً ، وَقُتِلَ سَنَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ مِنْ مُهَاجِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي ذِي الْحِجَّةِ .

(۳۴۶۹۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دس سال چھ ماہ خلیفہ رہے اور ماہ ذی الحجہ تیئس ہجری کو شہید ہوئے۔

(٣٤٦٩٢) وَوَلِيَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةٍ ، وَقُتِلَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلاَثِينَ فِي ذِي الْحِجَّةِ.

(۳۴۶۹۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بارہ برس خلیفہ رہے، اور پینتیس ہجری کو ماہ ذی الحجہ میں شہید ہوئے۔

(٣٤٦٩٣) وَوَلِيَ عَلِيٌّ خَمْسَ سِنِينَ ، وَقُتِلَ فِي سَنَةِ أَرْبَعِينَ مِنْ مُهَاجِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، فِي لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، وَمَاتَ لَيْلَةَ الأَحَدِ.

(۳۴۶۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ پانچ برس خلیفہ رہے، اور چالیس ہجری کو شہید ہوئے اکیس رمضان المبارک جمعہ کا دن تھا۔

(٣٤٦٩٤) وَوَلِيَ مُعَاوِيَةُ عِشْرِينَ إِلاَّ شَيْئًا ، وَمَاتَ سَنَةَ سِتِّينَ مِنَ الْمُهَاجِرِ.

(۳۴۶۹۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیس سال سے کچھ کم عرصہ خلیفہ رہے اور ساٹھ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔

(٣٤٦٩٥) وَوَلِيَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَلاَثَ سِنِينَ وَنِصْفًا.

(۳۴۶۹۵) یزید بن معاویہ تین سال چھ ماہ حاکم رہا۔

(٣٤٦٩٦) وَكَانَتْ فِتْنَةُ ابْنِ الزُّبَيْرِ تِسْعَ سِنِينَ.

(۳۴۶۹۶) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی آزمائش نو برس رہی۔

(٣٤٦٩٧) وَوَلِيَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ نَحْوًا مِنْ تِسْعَةِ أَشْهُرٍ ، أَوْ عَشْرَةٍ.

(۳۴۶۹۷) مروان بن حکم نو یا دس ماہ حاکم رہا۔

(٣٤٦٩٨) وَوَلِيَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً.

(۳۴۶۹۸) عبد الملک بن مروان چودہ برس خلیفہ رہا۔

(٣٤٦٩٩) وَوَلِيَ الْوَلِيدُ تِسْعَ سِنِينَ.

(۳۴۶۹۹) ولید نو برس خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٠) وَوَلِيَ سُلَيْمَانُ ،

(۳۴۷۰۰) سلیمان خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠١) وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَنَتَيْنِ وَنِصْفًا.

(۳۴۷۰۱) اور حضرت عمر بن عبد العزیز دونوں دو سال اور چھ ماہ خلیفہ رہے۔

(٣٤٧٠٢) وَوَلِيَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عِشْرِينَ سَنَةً إِلاَّ أَشْهُرًا.

(۳۴۷۰۲) ہشام بن عبد الملک ایک ماہ کم بیس سال خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٣) وَوَلِيَ الْوَلِيدُ بْنُ يَزِيدَ نَحْوًا مِنْ سَنَتَيْنِ.

(۳۴۷۰۳) ولید بن یزید دو سال خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٤) وَوَلِيَ يَزِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ.

(۳۴۷۰۴) یزید بن ولید بن عبد الملک چھ ماہ خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٥) وَوَلِيَ إِبْرَاهِيمُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

(۳۴۷۰۵) ابراہیم بن ولید چالیس راتیں خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٦) وَوَلِيَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ خَمْسَ سِنِينَ ، وَهُوَ الَّذِي أُخِذَتِ الْخِلاَفَةُ مِنْهُ.

(۳۴۷۰۶) مروان بن محمد بن مروان پانچ سال خلیفہ رہا، پھر اس سے خلافت چھین لی گئی۔

(٢) الْوُلاَةُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

بنو ہاشم کے حکمرانوں کا ذکر

(٣٤٧٠٧) وَوَلِيَ أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَرْبَعَ سِنِينَ وَنِصْفًا.

(۳۴۷۰۷) ابوعباس عبد اللہ بن محمد چار سال چھ ماہ خلیفہ رہے۔

(٣٤٧٠٨) وَوَلِيَ أَبُو جَعْفَرٍ ، وَاسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۴۷۰۸) ابوجعفر عبد اللہ بن محمد بائیس سال خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٩) وَوَلِيَ الْمَهْدِيُّ عَشْرَ سِنِينَ.

(۳۴۷۰۹) مہدی دس برس خلیفہ رہا۔

(٣٤٧١٠) وَوَلِيَ مُوسَى بْنُ الْمَهْدِيِّ سَنَةً وَشَهْراً.

(۳۴۷۱۰) موسیٰ بن مہدی ایک سال ایک ماہ خلیفہ رہا۔

(٣٤٧١١) وَوَلِيَ هَارُونُ ثَلاَثًا وَعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۴۷۱۱) ہارون تیئیس برس خلیفہ رہا۔

(٣٤٧١٢) وَوَلِيَ الْمَأْمُونُ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ سَنَةً إِلاَّ شَهْرًا.

(۳۴۷۱۲) مامون ایک ماہ کم بائیس برس خلیفہ رہا۔

(٣) باب

باب

(٣٤٧١٣) وَذَكَرَ ابْنُ إِدْرِيسَ :قَالَ سَأَلْتُ إِسْرَائِيلَ :أَبُو إِسْحَاقَ ابْنُ كَمْ مَاتَ ؟ قَالَ :مَاتَ ابْنُ سِتٍّ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۷۱۳) حضرت ابوادریس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسرائیل سے دریافت کیا کہ ابواسحاق کتنے برس کی عمر میں فوت

ہوئے؟ فرمایا چھیانوے برس کی عمر میں انتقال ہوا۔

(٣٤٧١٤) وَكَانَ الشَّعْبِيُّ أَكْبَرَ مِنْهُ بِسَنَتَيْنِ.

(۳۴۷۱۴) حضرت شعبی ان سے دو سال بڑے تھے۔

(٣٤٧١٥) وَقُتِلَ طَلْحَةُ

(۳۴۷۱۵) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

(٣٤٧١٦) وَالزُّبَيْرُ فِي رَجَبٍ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلاَثِينَ.

(۳۴۷۱۶) اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ چھتیس ہجری میں شہید ہوئے۔

(٣٤٧١٧) وَمَاتَ مَسْرُوقٌ فِي سَنَةِ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۷۱۷) حضرت مسروق تریسٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧١٨) وَمَاتَ الأَسْوَدُ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ.

(۳۴۷۱۸) حضرت اسود چھتر ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧١٩) وَمَاتَ عَبِيدَةُ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۷۱۹) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ چونسٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٠) وَمَاتَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَسِتِّينَ.

(۳۴۷۲۰) علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ باسٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢١) وَمَاتَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ.

(۳۴۷۲۱) عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ پچھتر ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٢) وَمَاتَ أَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَخَمْسِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۲) ابو عون الثقفی رضی اللہ عنہ ایک سو اکیاون ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٣) وَمَاتَ مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَخَمْسِينَ وَمِئَةٍ ، أَوَّلَهَا.

(۳۴۷۲۳) مالک بن مغول کا بھی اسی ہجری میں انتقال ہوا۔

(٣٤٧٢٤) وَمَاتَ إِسْرَائِيلُ فِي سَنَةِ سِتِّينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۴) اسرائیل ایک سو ساٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٥) وَمَاتَ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ

(۳۴۷۲۵) قیس بن ربیع اور

(٣٤٧٢٦) وَجَعْفَرُ الأَحْمَرُ ، فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَسِتِّينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۶) جعفر الاحمر ایک سوسڑسٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٧) وَمَاتَ شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۷) شریک بن عبداللہ ایک سوستتر ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٨) وَمَاتَ مُجَاهِدُ بْنُ جَبْرٍ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۸) مجاہد بن جبر ایک سودو ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٩) وَمَاتَ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۳۴۷۲۹) ربعی بن حراش حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے۔

(٤) باب الكنى

کنیتوں کا بیان

(٣٤٧٣٠) - بَلَغَنَا : أَنَّ اسْمَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ : عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ.

(۳۴۷۳۰) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عثمان تھا۔

(٣٤٧٣١) وَاسْمَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ : عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجَرَّاحِ.

(۳۴۷۳۱) ابوعبیدۃ بن الجراح کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا۔

(٣٤٧٣٢) وَاسْمَ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ : جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ.

(۳۴۷۳۲) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا نام جندب بن جنادہ تھا۔

(٣٤٧٣٣) وَاسْمَ أَبِي الدَّرْدَاءِ : عُوَيْمِرٌ.

(۳۴۷۳۳) ابوالدرداء کا نام عویمر تھا۔

(٣٤٧٣٤) وَاسْمَ أَبِي قَتَادَةَ : الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ.

(۳۴۷۳۴) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا نام حارث بن ربعی تھا۔

(٣٤٧٣٥) وَاسْمَ أَبِي مَحْذُورَةَ : سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ.

(۳۴۷۳۵) ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا نام سمرہ بن معیر تھا۔

(٣٤٧٣٦) وَاسْمَ أَبِي الْيَسَرِ : كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۷۳۶) ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو تھا۔

(٣٤٧٣٧) وَاسْمَ أَبِی أُسَيْدَ :مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ رَبِيعَةَ.

(۳۴۷۳۷) ابواسید کا نام مالک بن ربیعہ بن سعد بن ربیعہ تھا۔

(٣٤٧٣٨) وَاسْمَ أَبِی بُرْزَةَ :نَضْلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ.

(۳۴۷۳۸) ابو برزہ کا نام نضلہ بن عبید تھا۔

(٣٤٧٣٩) وَاسْمَ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ :سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۷۳۹) ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک تھا۔

(٣٤٧٤٠) وَاسْمَ أَبِی الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ :مَالِكُ بْنُ التَّيْهَانِ.

(۳۴۷۴۰) ابوالہیثم بن التیہان کا نام مالک بن التیہان تھا۔

(٣٤٧٤١) وَاسْمَ أَبِی أَيُّوبَ :خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ.

(۳۴۷۴۱) ابوایوب کا نام خالد بن زید تھا۔

(٣٤٧٤٢) وَاسْمَ أَبِی مَسْعُودٍ :عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۷۴۲) ابومسعود کا نام عقبہ بن عمرو تھا۔

(٣٤٧٤٣) وَأَبُو الْمَلِيحِ :عَامِرُ بْنُ أُسَامَةَ.

(۳۴۷۴۳) ابوالملیح کا نام عامر بن اسامہ تھا۔

(٣٤٧٤٤) وَأَبُو مُوسَى الأَشْعَرِیُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ.

(۳۴۷۴۴) ابوموسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس تھا۔

(٣٤٧٤٥) وَاسْمَ أَبِی أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ :الصُّدَیُّ بْنُ عَجْلاَنَ.

(۳۴۷۴۵) ابوامامہ الباہلی کا نام الصدی بن عجلان تھا۔

(٣٤٧٤٦) وَاسْمَ أَبِی أُمَامَةَ الأَنْصَارِیِّ :أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ.

(۳۴۷۴۶) ابوامامہ انصاری رضی اللہ عنہ کا نام اسعد بن زرارہ تھا۔

(٣٤٧٤٧) وَاسْمَ أَبِی دُجَانَةَ :سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ.

(۳۴۷۴۷) ابودجانہ کا نام سماک بن خرشہ تھا۔

(٣٤٧٤٨) وَاسْمَ أَبِی بَكْرَةَ :نُفَيْعُ بْنُ الْحَارِثِ.

(۳۴۷۴۸) ابوبکرہ کا نام نفیع بن حارث تھا۔

(٣٤٧٤٩) وَاسْمَ أَبِی هُرَيْرَةَ :عَبْدُ شَمْسٍ.

(۳۴۷۴۹) ابو ہریرہ کا نام عبد شمس تھا۔

(٣٤٧٥٠) وَأَبُو طَلْحَةَ الأَنْصَارِيُّ :زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ.

(۳۴۷۵۰) ابوطلحہ انصاری کا نام زید بن سہل تھا۔

(٣٤٧٥١) وَأَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ :هَانِءُ بْنُ نِيَارٍ.

(۳۴۷۵۱) ابو بردہ ابن نیار کا نام ھانی بن نیار تھا۔

(٣٤٧٥٢) وَأَبُو أُحَيْحَةَ :سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ.

(۳۴۷۵۲) ابواحیحہ کا نام سعید بن العاص تھا۔

(٣٤٧٥٣) عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اسْمُهُ :شَيْبَةُ.

(۳۴۷۵۳) عبدالمطلب، کا نام شیبہ تھا۔

(٣٤٧٥٤) وَهَاشِمٌ اسْمُهُ :عَمْرٌو.

(۳۴۷۵۴) ہاشم کا نام عمرو تھا۔

(٣٤٧٥٥) وَعَبْدُ مَنَافٍ الْكَبِيرُ :الْمُغِيرَةُ.

(۳۴۷۵۵) عبد مناف الکبیر کا نام مغیرہ تھا۔

(٣٤٧٥٦) وَاسْمَ أَبِي لَهَبٍ :عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

(۳۴۷۵۶) ابولہب کا نام عبدالعزی بن عبدالمطلب تھا۔

(٣٤٧٥٧) أَبُو جُحَيْفَةَ :وَهْبٌ السُّوَائِيُّ.

(۳۴۷۵۷) ابوجحیفہ کا نام وھب السوائی تھا۔

(٣٤٧٥٨) أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ الْيَمَانِ :حُسَيْلُ بْنُ جَابِرٍ.

(۳۴۷۵۸) ابوحذیفہ بن الیمان کا نام حسیل بن جابر تھا۔

(٣٤٧٥٩) وَاسْمَ أَبِي وَائِلٍ :شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ.

(۳۴۷۵۹) ابووائل کا نام شقیق بن سلمہ تھا۔

(٣٤٧٦٠) وَأَبُو الأَحْوَصِ :عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْجُشَمِيُّ.

(۳۴۷۶۰) ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک الجشمی تھا۔

(٣٤٧٦١) وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبٍ.

(۳۴۷۶۱) ابوعبدالرحمن السلمی کا نام عبداللہ بن حبیب تھا۔

(٣٤٧٦٢) أَبُو الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِيُّ :سَعِيدُ بْنُ فَيْرُوز.
(۳۴۷۶۲)ابوالبختری کا نام سعید بن فیروز تھا۔
(٣٤٧٦٣) وَاسْمَ أَبِي رَزِينٍ :مَسْعُودٌ.
(۳۴۷۶۳)ابورزین کا نام مسعود تھا۔
(٣٤٧٦٤) وَأَبُو ظَبْيَانِ :حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُب.
(۳۴۷۶۴)ابوظبیان کا نام حصین بن جندب تھا۔
(٣٤٧٦٥) وَأَبُو الزَّعْرَاءِ :عَبْدُ اللهِ بْنُ هَانِئٍ.
(۳۴۷۶۵)ابوالزعراء کا نام عبداللہ بن ھانی تھا۔
(٣٤٧٦٦) وَأَبُو الزَّعْرَاءِ الْجُشَمِيُّ :عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو.
(۳۴۷۶۶)ابوالزعراء الجشمی کا نام عمرو بن عمرو تھا۔
(٣٤٧٦٧) أَبُو سُفْيَانَ :طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.
(۳۴۷۶۷)ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع تھا۔
(٣٤٧٦٨) وَأَبُو صَالِحٍ صَاحِبُ الأَعْمَشِ :ذَكْوَانُ.
(۳۴۷۶۸)ابوصالح صاحب الاعمش کا نام ذکوان تھا۔
(٣٤٧٦٩) وَأَبُو صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ صَاحِبُ الْكَلْبِيِّ :بَاذَانُ.
(۳۴۷۶۹)ابوصالح صاحب الکلبی کا نام باذان تھا۔
(٣٤٧٧٠) أَبُو صَالِحٍ الْحَنَفِيُّ :مَاهَانُ.
(۳۴۷۷۰)ابوصالح الحنفی کا نام ماھان تھا۔
(٣٤٧٧١) أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ :سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ.
(۳۴۷۷۱)ابوعمرو الشیبانی کا نام سعد بن ایاس تھا۔
(٣٤٧٧٢) أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِي :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بن مُلّ.
(۳۴۷۷۲)ابوعثمان النھدی کا نام عبداللہ بن مل تھا۔
(٣٤٧٧٣) أَبُو قِلاَبَةَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ.
(۳۴۷۷۳)ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید تھا۔
(٣٤٧٧٤) أَبو الوَدَّاك :جَبْرُ بْنُ نَوْف.

(۳۴۷۷۴) ابوالوداک کا نام جبر بن نوف تھا۔

(۳۴۷۷۵) أَبُو كَاهِلٍ: قَيْسُ بْنُ عَائِذٍ، وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۷۷۵) ابوکاھل کا نام قیس بن عائذ تھا اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی زیارت بھی کی تھی۔

(۳۴۷۷٦) أَبُو السَّفَرِ: سَعِيدُ بْنُ يُحْمِدَ.

(۳۴۷۷۶) ابوالسفر کا نام سعید بن یحمد تھا۔

(۳۴۷۷۷) أَبُو الأَسْوَدِ الدُّؤَلِيُّ: ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ.

(۳۴۷۷۷) ابوالاسود الدولی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان تھا۔

(۳۴۷۷۸) أَبُو حَكِيمٍ الْمُزَنِيُّ: عَقِيلُ بْنُ مُقَرِّنٍ.

(۳۴۷۷۸) ابوحکیم المزنی کا نام عقیل بن مقرن تھا۔

(۳۴۷۷۹) أَبُو سَرِيحَةَ: حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ.

(۳۴۷۷۹) ابوسریحہ کا نام حذیفہ بن اسید الغفاری تھا۔

(۳۴۷۸۰) أَبُو عَمْرَةَ: مَعْقِلٌ.

(۳۴۷۸۰) ابوعمرہ کا نام معقل تھا۔

(۳۴۷۸۱) أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي: عَلِيُّ بْنُ دَاوُد.

(۳۴۷۸۱) ابوالمتوکل کا نام علی بن داؤد تھا۔

(۳۴۷۸۲) أَبُو الْكَنُودِ الأَزْدِيُّ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُوَيْمِرٍ.

(۳۴۷۸۲) ابوالکنود الازدی کا نام عبداللہ بن عویمر تھا۔

(۳۴۷۸۳) أَبُو عَطِيَّةَ الْهَمْدَانِيُّ: مَالِكُ بْنُ عَامِرٍ.

(۳۴۷۸۳) ابوعطیہ الھمدانی کا نام مالک بن عامر تھا۔

(۳۴۷۸٤) أَبُو بُرْدَةَ الأَشْعَرِيُّ: عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۷۸۴) ابوبردہ الاشعری کا نام عامر بن عبداللہ تھا۔

(۳۴۷۸٥) أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ: هُرْمُزُ.

(۳۴۷۸۵) ابوخالد کا نام ہرمز تھا۔

(۳۴۷۸٦) أَبُو مَعْمَرٍ: عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ.

(۳۴۷۸۶) ابومعمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ تھا۔

(٣٤٧٨٧) أَبُو صُفْرَةَ :سَارِقُ بْنُ ظَالِمٍ.

(۳۴۷۸۷)ابوصفرہ کا نام سارق بن ظالم تھا۔

(٣٤٧٨٨) أَبُو الطُّفَيْلِ :عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ.

(۳۴۷۸۸)ابوطفیل کا نام عامر بن واثلہ تھا۔

(٣٤٧٨٩) أَبُو الْقَعْقَاعِ الْجَرْمِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ خَالِدٍ.

(۳۴۷۸۹)ابوالقعقاع الجرمی کا نام عبداللہ بن خالد تھا۔

(٣٤٧٩٠) أَبُو الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيُّ :رُفَيْعٌ.

(۳۴۷۹۰)ابوالعالیہ الریاحی کا نام رفیع تھا۔

(٣٤٧٩١) وَأَبُو الْعَالِيَةِ :زِيَادُ بْنُ فَيْرُوز.

(۳۴۷۹۱)ابوالعالیہ کا نام زیاد بن فیروز تھا۔

(٣٤٧٩٢) وَأَبُو الضُّحَى :مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ.

(۳۴۷۹۲)ابوالضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح تھا۔

(٣٤٧٩٣) أَبُو عِيسَى :يَحْيَى بْنُ رَافِعٍ.

(۳۴۷۹۳)ابوعیسیٰ کا نام یحییٰ بن رافع تھا۔

(٣٤٧٩٤) أَبُو الْحَلاَلُ الْعَتَكِيُّ :رَبِيعَةُ بْنُ زُرَارَةَ.

(۳۴۷۹۴)ابوالحلال العتکی کا نام ربیعہ بن زرارہ تھا۔

(٣٤٧٩٥) أَبُو الْجَلْدِ :جَيْلاَنُ بْنُ فَرْوَةَ.

(۳۴۷۹۵)ابوالجلد کا نام جیلان بن فروہ تھا۔

(٣٤٧٩٦) أَبُو جَمْرَةَ :نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ.

(۳۴۷۹۶)ابوجمرہ کا نام نصر بن عمران تھا۔

(٣٤٧٩٧) أَبُو حَمْزَةَ الأَسَدِيُّ :عَمَّارَ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ.

(۳۴۷۹۷)ابوحمزہ الاسدی کا نام عمار بن ابی عطاء تھا۔

(٣٤٧٩٨) وَأَبُو حَمْزَةَ الأَعْوَرُ :مَيْمُونٌ.

(۳۴۷۹۸)ابوحمزہ کا نام میمون تھا۔

(٣٤٧٩٩) وَأَبُو حَمْزَةَ الثَّمَالِيُّ :ثَابِتٌ.

(۳۴۷۹) ابوحمزہ الثمالی کا نام ثابت تھا۔

(٣٤٨٠٠) وَأَبُو التَّيَّاحِ الضُّبَعِيُّ: يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۸۰۰) ابو التیاح الضبعی کا نام یزید بن حمید تھا۔

(٣٤٨٠١) أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ.

(۳۴۸۰۱) ابوعمران الجونی کا نام عبد الملک بن حبیب تھا۔

(٣٤٨٠٢) أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ: طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

(۳۴۸۰۲) ابوتمیمہ الہجیمی کا نام طریف بن مجالد تھا۔

(٣٤٨٠٣) أَبُو لَبِيدٍ: لِمَازَةُ بْنُ زَبَّارٍ.

(۳۴۸۰۳) ابولبید کا نام لمازہ بن زبار تھا۔

(٣٤٨٠٤) أَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ: هَرِمٌ.

(۳۴۸۰۴) ابوالعجفاء کا نام ہرم تھا۔

(٣٤٨٠٥) أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ: حُدَيْرُ بْنُ كُرَيْبٍ.

(۳۴۸۰۵) ابوالزاہریہ کا نام حدیر بن کریب تھا۔

(٣٤٨٠٦) أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۸۰۶) ابومسلم الخولانی کا نام عبد اللہ بن عبد اللہ تھا۔

(٣٤٨٠٧) أَبُو حَازِمٍ الْمَدِينِيُّ: سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ.

(۳۴۸۰۷) ابوحازم المدینی کا نام سلمہ بن دینار تھا۔

(٣٤٨٠٨) أَبُو الزِّنَادِ: عَبْدُ اللهِ بْنُ ذَكْوَانَ.

(۳۴۸۰۸) ابوالزناد کا نام عبد اللہ بن ذکوان تھا۔

(٣٤٨٠٩) أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِئُ: يَزِيدُ بْنُ الْقَعْقَاعِ.

(۳۴۸۰۹) ابوجعفر القاری کا نام یزید بن القعقاع تھا۔

(٣٤٨١٠) أَبُو الْحُوَيْرِثِ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ.

(۳۴۸۱۰) ابوالحویرث کا نام عبد الرحمن بن معاویہ تھا۔

(٣٤٨١١) أَبُو الْخَلِيلِ: صَالِحُ بْنُ مَرْيَمَ.

(۳۴۸۱۱) ابوالخلیل کا نام صالح بن ابومریم تھا۔

(۳٤٨١٢) أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ :عَمْرٌو.

(۳۴۸۱۲) ابونعامة کا نام عمرو تھا۔

(۳٤٨١٣) أَبُو السَّلِيلِ :ضُرَيْبُ بْنُ نُفَيْرٍ.

(۳۴۸۱۳) ابوالسلیل کا نام ضریب بن نفیر تھا۔

(۳٤٨١٤) أَبُو مُرَايَةَ الْعِجْلِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۸۱۴) ابومرایہ العجلی کا نام عبداللہ بن عمرو تھا۔

(۳٤٨١٥) أَبُو السَّوارِ الْعَدَوِيُّ :حَسَّانُ بْنُ حُرَيْثٍ.

(۳۴۸۱۵) ابوالسوار العدوی کا نام حسان بن حریث تھا۔

(۳٤٨١٦) وَيُقَالَ :أَبُو قَتَادَةَ الْعُدَوِيُّ :تَمِيمُ بْنُ نُذَيْرٍ.

(۳۴۸۱۶) ابوقتادہ العدوی کا نام تمیم بن نذیر تھا۔

(۳٤٨١٧) أَبُو عَاصِمٍ الْغَطَفَانِيُّ :عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ.

(۳۴۸۱۷) ابوعاصم الغطفانی کا نام علی بن عبیداللہ تھا۔

(۳٤٨١٨) وَأَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ :عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :عِمْرَانُ بْنُ مِلْحَانَ.

(۳۴۸۱۸) ابورجاء العطاردی کا نام عمران بن عبداللہ اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ عمران بن ملحان نام تھا۔

(۳٤٨١٩) أَبُو نَضْرَةَ :مُنْذِرُ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۸۱۹) ابونضرہ کا نام منذر بن مالک تھا۔

(۳٤٨٢٠) أَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِي :بَكْرٌ.

(۳۴۸۲۰) ابوالصدیق الناجی کا نام بکر تھا۔

(۳٤٨٢١) أَبُو هُنَيْدَةَ :حُرَيْثُ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۸۲۱) ابوھنیدہ کا نام حریث بن مالک تھا۔

(۳٤٨٢٢) أَبُو أَيُّوبَ الأَزْدِيُّ :يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۸۲۲) ابوایوب الازدی کا نام یحیٰ بن مالک تھا۔

(۳٤٨٢٣) أَبُو حَسَّانَ الأَعْرَجُ :مُسْلِمٌ.

(۳۴۸۲۳) ابوحسان الاعرج کا نام مسلم تھا۔

(۳٤٨٢٤) أَبُو مِجْلَزٍ :لاَحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۸۲۴) ابومجلز کا نام لاحق بن حمید تھا۔

(٣٤٨٢٥) أَبُو الزُّبَيْرِ :مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ.

(۳۴۸۲۵) ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم تھا۔

(٣٤٨٢٦) والزُّهْرِي :مُحَمَّد بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ.

(۳۴۸۲٦) زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب تھا۔

(٣٤٨٢٧) أَبُو مَعْشَرٍ :زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ.

(۳۴۸۲۷) ابومعشر کا نام زیاد بن کلیب تھا۔

(٣٤٨٢٨) وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الشَّقَرِيُّ :سَلَمَةُ بْنُ تَمَّامٍ.

(۳۴۸۲۸) ابوعبداللہ الشقری کا نام سلمہ بن تمام تھا۔

(٣٤٨٢٩) أَبُو الْجَحَّافِ :دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ.

(۳۴۸۲۹) ابوالجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف تھا۔

(٣٤٨٣٠) وَأَبُو حُصَيْنٍ :عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ.

(۳۴۸۳۰) ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم تھا۔

(٣٤٨٣١) أَبُو إِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ :عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۸۳۱) ابواسحاق کا نام عمرو بن عبداللہ تھا۔

(٣٤٨٣٢) وَأَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ :سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوزٍ.

(۳۴۸۳۲) ابواسحاق الشیبانی کا نام سلیمان بن فیروز تھا۔

(٣٤٨٣٣) أَبُو جَبَرَةَ :شِيْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۸۳۳) ابوجبرہ کا نام شیحہ بن عبداللہ تھا۔

(٣٤٨٣٤) أَبُو الْوَازِعِ الرَّاسِبِيُّ :جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۸۳۴) ابوالوازع الراسبی کا نام جابر بن عمرو تھا۔

(٣٤٨٣٥) أَبُو الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ :يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ.

(۳۴۸۳۵) ابوالعلاء بن الشخیر کا نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر تھا۔

(٣٤٨٣٦) أَبُو فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيُّ :عُرْوَةُ بْنُ الْحَارِثِ.

(۳۴۸۳٦) ابوفروہ الہمدانی کا نام عروہ بن حارث تھا۔

(٣٤٨٣٧) أَبُو فَرْوَةَ الْجُهَنِیُّ :مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ.

(۳۴۸۳۷) ابوفروہ الجہنی کا نام مسلم بن سالم تھا۔

(٣٤٨٣٨) أَبُو الْجُوَیْرِیَةِ الْجَرْمِیُّ :حِطَّانُ بْنُ خُفَافٍ.

(۳۴۸۳۸) ابوالجویریہ الجرمی کا نام حطان بن خفاف تھا۔

(٣٤٨٣٩) أَبُو رَیْحَانَةَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ مَطَرٍ.

(۳۴۸۳۹) ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر تھا۔

(٣٤٨٤٠) أَبُو حَازِمٍ الأَشْجَعِیُّ :سَلْمَانُ.

(۳۴۸۴۰) ابوحازم الاشجعی کا نام سلمان تھا۔

(٣٤٨٤١) أَبُو رَزِینٍ الْعُقَیْلِیُّ :لَقِیطُ بْنُ عَامِرٍ.

(۳۴۸۴۱) ابورزین العقیلی کا نام لقیط بن عامر تھا۔

(٣٤٨٤٢) أَبُو الْغَرِیفِ :عُبَیْدُ اللهِ بْنُ خَلِیفَةَ.

(۳۴۸۴۲) ابوالغریف کا نام عبیداللہ بن خلیفہ تھا۔

(٣٤٨٤٣) أَبُو رَوْقٍ :عَطِیَّةُ بْنُ الْحَارِثِ.

(۳۴۸۴۳) ابوروق کا نام عطیہ بن حارث تھا۔

(٣٤٨٤٤) أَبُو الْیَقْظَانِ :عُثْمَانُ بْنُ عُمَیْرٍ.

(۳۴۸۴۴) ابوالیقظان کا نام عثمان بن عمیر تھا۔

(٣٤٨٤٥) أَبُو عَمْرٍو الشَّعْبِیُّ :عَامِرُ بْنُ شَرَاحِیلَ.

(۳۴۸۴۵) ابوعمرو الشعبی کا نام عامر بن شراحیل تھا۔

(٣٤٨٤٦) أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِیُّ :سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ.

(۳۴۸۴۶) ابومالک الاشجعی کا نام سعد بن طارق تھا۔

(٣٤٨٤٧) أَبُو حَیَّانَ التَّیْمِیُّ :یَحْیَى بْنُ سَعِیدٍ.

(۳۴۸۴۷) ابوحیان التیمی کا نام یحیٰ بن سعید تھا۔

(٣٤٨٤٨) أَبُو قَیْسٍ الأَوْدِیُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ.

(۳۴۸۴۸) ابوقیس الاودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان تھا۔

(٣٤٨٤٩) أَبُو مَیْسَرَةَ :عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِیلَ.

۳۴۸)ابومیسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل تھا۔

٣٤) أَبُو جَعْفَرٍ الْفَرَّاءُ : كَيْسَانُ.

۳۴۸)ابوجعفر الفراء کا نام کیسان تھا۔

٣٤) الأَوْزَاعِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو ، وَيُكَنَّى أَبَا عَمْرٍو.

۳۴۸)الاوزاعی کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو اور کنیت ابوعمرو تھی۔

٣٤٨) الإِفْرِيقِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ زِيَادٍ.

۳۴۸)الافریقی کا نام عبدالرحمٰن بن زیاد تھا۔

٣٤) أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ.

۳۴۸)ابوجعفر کا نام محمد بن علی بن حسین ہے جن سے امام زہری روایت کرتے ہیں۔

٣٤٨) أَبُو جَمِيلَةَ :سُنَيْنٌ السُّلَمِيُّ.

۳۴۸)ابوجمیلہ کا نام سنین السلمی تھا۔

٣٤) أَبُو بِشْرٍ :جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ.

۳۴۸)ابوبشر کا نام جعفر بن ایاس تھا۔

٣٤٨) أَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ :مُحَمَّدُ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ.

۳۴۸)ابوعون الثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ تھا۔

٣٤٨) أَبُو عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ :مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ.

۳۴۸)ابوعاصم الثقفی کا نام محمد بن ابوایوب تھا۔

٣٤) أَبُو الْعَنْبَسِ :سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ.

۳۴۸)ابوالعنبس کا نام سعید بن کثیر تھا۔

٣٤) أَبُو سِنَانٍ :ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ.

۳۴۸)ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ تھا۔

٣٤) أَبُو سِيدَانَ الْغَطَفَانِيُّ :عُبَيْدُ بْنُ طُفَيْلٍ.

۳۴۸)ابوسیدان...... کا نام عبید بن طفیل تھا۔

٣٤) أَبُو كِبْرَانَ الْجَرْمِيُّ :الْحَسَنُ بْنُ عُقْبَةَ.

۳۴)ابوکبران الجرمی کا نام الحسن بن عقبہ تھا۔

(٣٤٨٦٢) أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ :عِيسَى بْنُ مَاهَانَ.

(۳۴۸۶۲) ابوجعفر الرازی کا نام عیسی بن ماهان تھا۔

(٣٤٨٦٣) أَبُو يَعْلَى الثَّوْرِيُّ :مُنْذِرٌ.

(۳۴۸۶۳) ابویعلی الثوری کا نام منذر تھا۔

(٣٤٨٦٤) أَبُو نُوحٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ فِطْرٌ :الْقَاسِمُ الأَنْصَارِيُّ.

(۳۴۸۶۴) ابونوح جن سے فطر روایت کرتے ہیں ان کا نام القاسم الانصاری تھا۔

(٣٤٨٦٥) أَبُو الْمُغِيرَةِ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو إِسْحَاقَ :عُبَيْدٌ.

(۳۴۸۶۵) ابومغیرہ جن سے ابواسحاق روایت کرتے ہیں ان کا نام عبید تھا۔

(٣٤٨٦٦) السُّدِّيُّ :إِسْمَاعِيلُ.

(۳۴۸۶۶) السدی کا نام اسماعیل ہے۔

(٣٤٨٦٧) أَبُو الْمِقْدَامِ :ثَابِتُ بْنُ الْمِقْدَامِ.

(۳۴۸۶۷) ابوالمقدام کا نام ثابت بن المقدام تھا۔

(٣٤٨٦٨) الْجَرِيرِيُّ :سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ.

(۳۴۸۶۸) الجریری کا نام سعید بن ایاس تھا۔

(٣٤٨٦٩) وَأَبُو مَسْلَمَةَ :سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ.

(۳۴۸۶۹) ابومسلمہ کا نام سعید بن یزید تھا۔

(٣٤٨٧٠) أَبُو الْمِنْهَالِ :سَيَّارُ بْنُ سَلاَمَةَ.

(۳۴۸۷۰) ابوالمنھال کا نام سیار بن سلامہ تھا۔

(٣٤٨٧١) أَبُو نَصْرٍ :حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ.

(۳۴۸۷۱) ابونصر کا نام حمید بن ہلال تھا۔

(٣٤٨٧٢) أَبُو الْعَلاَءِ :هِلاَلُ بْنُ خَبَّابٍ.

(۳۴۸۷۲) ابوالعلاء کا نام ہلال بن خباب تھا۔

(٣٤٨٧٣) أَبُو الْمُخَارِقِ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ :مَغْرَاءُ.

(۳۴۸۷۳) ابوالمخارق کا نام مغراء تھا۔

(٣٤٨٧٤) أَبُو إِيَاسٍ :مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ.

(۳۴۸۷۴) ابوایاس کا نام معاویہ بن قرہ تھا۔

(٣٤٨٧٥) أَبُو خِفَافٍ صَاحِبُ أَبِي إِسْحَاقَ :نَاجِيَةُ الْعَدَوِيُّ.

(۳۴۸۷۵) ابوخفاف کا نام ناجیہ العدوی تھا۔

(٣٤٨٧٦) ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ.

(۳۴۸۷۶) ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ ابن ابی ملیکہ تھا۔

(٣٤٨٧٧) أَبُو أُسَامَةَ اسْمُهُ :زَيْدٌ.

(۳۴۸۷۷) ابواسامہ کا نام زید تھا۔

(٣٤٨٧٨) ابْنُ بُحَيْنَةَ ، اسْمُهُ :عَبْدُ اللهِ.

(۳۴۸۷۸) ابن بحینہ کا نام عبداللہ تھا۔

(٣٤٨٧٩) أَبُو الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيُّ :سُلَيْمُ بْنُ أَسْوَدَ.

(۳۴۸۷۹) ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود تھا۔

(٣٤٨٨٠) أَبُو الْحَسَنِ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، هُوَ :هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ.

(۳۴۸۸۰) ابوالحسن جن سے عمرو بن مرہ روایت کرتے ان کا نام ہلال بن یساف ہے۔

(٣٤٨٨١) أَبُو يَعْفُورٍ الْعَبْدِيُّ :وَقْدَانُ الأَكْبَرُ.

(۳۴۸۸۱) ابویعفور العبدی کا نام وقدان الاکبر تھا۔

(٣٤٨٨٢) أَبُو يَعْفُورٍ الْعَامِرِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدٍ.

(۳۴۸۸۲) ابویعفور العامری کا نام عبدالرحمن بن عبید تھا۔

(٣٤٨٨٣) أَبُو ثَابِتٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو يَعْفُورٍ :أَيْمَنُ.

(۳۴۸۸۳) ابوثابت جن سے ابویعفور روایت کرتے ہیں ان کا نام ایمن تھا۔

(٣٤٨٨٤) أَبُو الشَّعْثَاءِ :جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ.

(۳۴۸۸۴) ابوالشعثاء کا نام جابر بن زید تھا۔

(٣٤٨٨٥) أَبُو حَازِمٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ إِسْمَاعِيلُ :نَبْتل.

(۳۴۸۸۵) ابوحازم جن سے اسماعیل روایت کرتے ہیں ان کا نام نبتل تھا۔

(٣٤٨٨٦) وَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۸۸۶) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن تھا۔

(٣٤٨٨٧) أَبُو الْمُهَلَّبِ ، صَاحِبُ عَوْفٍ :عُمَر بْنُ مُعَاوِيَةَ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ.

(۳۴۸۸۷)ابوالمھلب کا نام عمر بن معاویہ تھا، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن معاویہ ہے۔

(٣٤٨٨٨) أَبُو مُحَارِبٍ :مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۸۸۸)ابومحارب کا نام مسلم بن عمرو ہے۔

(٣٤٨٨٩) أَبُو الْخَلِيلِ :صَالِحٌ.

(۳۴۸۸۹)ابوالخلیل کا نام صالح تھا۔

(٣٤٨٩٠) أَبُو الْعَالِيَةِ الْكُوفِيُّ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو إِسْحَاقَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ.

(۳۴۸۹۰)ابوالعالیہ کوفی جن سے ابواسحاق روایت کرتے ہیں ان کا نام عبداللہ بن سلمہ الھمدانی تھا۔

(٣٤٨٩١) أَبُو الأَشْهَبِ :جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ.

(۳۴۸۹۱)ابوالاشھب کا نام جعفر بن حیان تھا۔

(٣٤٨٩٢) أَبُو هِلاَلٍ الرَّاسِبِيُّ :مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ.

(۳۴۸۹۲)ابو ہلال کا نام محمد بن سلیم تھا۔

(٣٤٨٩٣) أَبُو الْمُعْتَمِرِ :يَزِيدُ بْنُ طَهْمَانَ.

(۳۴۸۹۳)ابومعتمر کا نام یزید بن طہمان تھا۔

(٣٤٨٩٤) وَالْمَسْعُودِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ.

(۳۴۸۹۴)المسعودی کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ تھا۔

(٣٤٨٩٥) وَأَبُو الْعُمَيْسِ :عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۸۹۵)ابوالعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ تھا۔

(٣٤٨٩٦) اسْمُ أَبِي سَهْلٍ :عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ.

(۳۴۸۹۶)ابوسہل کا نام عوف بن ابی جمیلہ تھا۔

(٣٤٨٩٧) أَبُو جَعْفَرٍ الْخِطْمِيُّ :عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ.

(۳۴۸۹۷)ابوجعفر الخطمی کا نام عمیر بن یزید تھا۔

(٣٤٨٩٨) أَبُو تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۸۹۸)ابوتمیم الجیشانی کا نام عبداللہ بن مالک تھا۔

(٣٤٨٩٩) أَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ ، اسْمُهُ :دَيْلَمٌ.

(۳۴۸۹۹) ابووھب الجیشانی کا نام دیلم تھا۔

(۳٤۹۰۰) أَبُو حَرِيزٍ ، اسْمُهُ :عَبْدُ اللهِ بْنُ حُسَيْنٍ.

(۳۴۹۰۰) ابوحریز کا نام عبداللہ بن حسین تھا۔

(۳٤۹۰۱) أَبُو فَاخِتَةَ ، مَوْلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ :سَعِيدُ بْنُ عِلاَقَةَ.

(۳۴۹۰۱) ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ تھا۔

(۳٤۹۰۲) أَبُو رَجَاءٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ :مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ.

(۳۴۹۰۲) ابورجاء جن سے شعبہ اور ابن علیہ روایت کرتے ہیں ان کا نام محمد بن سیف تھا۔

(۳٤۹۰۳) أَبُو الْمُعْتَمِرِ صَاحِبُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، اسْمُهُ :حَنَشٌ.

(۳۴۹۰۳) ابومعتمر کا نام حنش تھا۔

(۳٤۹۰٤) وَسَمِعْتُ مَنْ يَذْكُرُ :أَنَّ أَبَا حَمْزَةَ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ :سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ.

(۳۴۹۰۴) ابوحمزہ جن سے اسماعیل روایت کرتے ہیں ان کا نام سعد بن عبیدہ تھا۔

(۳٤۹۰٥) الْبَهِيُّ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ السُّدِّيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، اسْمُهُ :عَبْدُ اللهِ.

(۳۴۹۰۵) البھی جن سے السدی اور اسماعیل روایت کرتے ہیں ان کا نام عبداللہ ہے۔

(۳٤۹۰٦) ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، اسْمُهُ :عَبْدُ اللهِ.

(۳۴۹۰۶) ابن ابی نجیح کا نام عبداللہ تھا۔

(۳٤۹۰۷) وَالَّذِي رَوَى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ أَبُو مُسْلِمٍ ، اسْمُهُ :الأَغَرُّ.

(۳۴۹۰۷) ابومسلم جن سے عطا بن ثابت روایت کرتے ہیں ان کا نام الاغر تھا۔

(۳٤۹۰۸) أَبُو عَبْدِ اللهِ الْبَرَّادُ ، اسْمُهُ :سَالِمٌ.

(۳۴۹۰۸) ابوعبداللہ البراد کا نام سالم تھا۔

(۳٤۹۰۹) أَبُو مُوسَى الَّذِي رَوَى عَنْهُ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ ، اسْمُهُ :يُحَنَّسُ.

(۳۴۹۰۹) ابوموسیٰ جن سے راشد بن سعد روایت کرتے ہیں ان کا نام یحنس تھا۔

(۳٤۹۱۰) الأَعْمَشُ :سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ.

(۳۴۹۱۰) الاعمش کا نام سلیمان بن مہران تھا۔

(۳٤۹۱۱) أَبُو كَثِيرٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، اسْمُهُ :يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْنَةَ السُّحَيْمِيُّ.

(۳۴۹۱۱) ابوکثیر جو ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں ان کا نام یزید بن عبدالرحمن بن اذینہ السحیمی تھا۔

(٣٤٩١٢) أَبُو زُمَيْلٍ :سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ.

(۳۴۹۱۲) ابوزمیل کا نام سماک الحنفی تھا۔

(٣٤٩١٣) أَبُو النَّجَاشِيِّ ، مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، اسْمُهُ :عَطَاءٌ.

(۳۴۹۱۳) ابوالنجاشی کا نام عطاء تھا۔

(٣٤٩١٤) أَبُو كُدَيْنَةَ :يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ.

(۳۴۹۱۴) ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن المھلب تھا۔

(٣٤٩١٥) اسْمُ أَبِي تِحْيَى :حُكَيْم بْنُ سَعْدٍ.

(۳۴۹۱۵) ابی تحیی کا نام حکیم بن سعد تھا۔

(٣٤٩١٦) أَبُو يَزِيدَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ :وَقَاءُ بْنُ إِيَاسٍ.

(۳۴۹۱۶) ابویزید جن سے سفیان روایت کرتے ہیں ان کا نام وقاء بن ایاس تھا۔

(٣٤٩١٧) أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ :يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۹۱۷) ابوخالد الدالانی کا نام یزید بن عبدالرحمٰن تھا۔

(٣٤٩١٨) أَبُو الْفُرَاتِ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو حَيَّانَ :شَدَّادُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ.

(۳۴۹۱۸) ابوالفرات جن سے ابوحیان روایت کرتے ہیں ان کا نام شداد بن ابی العالیہ تھا۔

(٣٤٩١٩) أَبُو طَلْقٍ :عَدِيُّ بْنُ حَنْظَلَةَ.

(۳۴۹۱۹) ابوطلق کا نام عدی بن حنظلہ تھا۔

(٣٤٩٢٠) أَبُو سَلْمَانَ صَاحِبُ مِسْعَرٍ ، اسْمُهُ :يَزِيدُ.

(۳۴۹۲۰) ابوسلمان کا نام یزید تھا۔

(٣٤٩٢١) الْهِزْهَازِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَبْدُ اللهِ ، اسْمُهُ :هَانِيءٌ.

(۳۴۹۲۱) الھز ھاز کا نام ھانی تھا۔

(٣٤٩٢٢) وَاسْمُ أَبِي عُمَرَ ، صَاحِبِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :دِينَارٌ ، مَوْلَى بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ.

(۳۴۹۲۲) ابوعمر جوکہ ابن الحنفیہ کے صاحب تھے ان کا نام دینار تھا۔

(٣٤٩٢٣) اسْمُ أَبِي سِنَانٍ الأَسَدِيِّ :وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۹۲۳) ابوسنان الاسدی کا نام وھب بن عبداللہ تھا۔

(٣٤٩٢٤) أَبُو عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ ، اسْمُهُ :زَيْدٌ.

(۳۴۹۲۴)ابوعیاش الزرقی کا نام زید تھا۔

(٣٤٩٢٥) أُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، اسْمُهَا :أُمُّ جُنْدُبٍ.

(۳۴۹۲۵)ام سلیمان بن عمرو بن الاحوص کا نام ام جندب تھا۔

(٣٤٩٢٦) أَبُو سَعِيدٍ الأَحْمُسِيُّ :الْمُخَارِقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۹۲۶)ابوسعید الاحمسی کا نام المخارق بن عبداللہ تھا۔

(٣٤٩٢٧) أَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ :عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ.

(۳۴۹۲۷)ابوھارون العبدی کا نام عمارہ بن جوین تھا۔

(٣٤٩٢٨) أَبُو الْعُبَيْدِيْنُ :مُعَاوِيَةَ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ حُصَيْنٍ.

(۳۴۹۲۸)ابوالعبیدین کا نام معاویہ بن سبرہ بن حصین تھا۔

(٣٤٩٢٩) وَاسْمُ أَبِي عِيَاضٍ :عَمْرُو بْنُ الأَسْوَدِ الْعَنْسِيُّ.

(۳۴۹۲۹)ابوعیاض کا نام عمرو بن الاسود العنسی تھا۔

(٣٤٩٣٠) وَاسْمُ أَبِي إِدْرِيسَ الْمَرْهَبِيِّ سَوَّارٌ.

(۳۴۹۳۰)ابوادریس المرھبی کا نام سوار تھا۔

(٣٤٩٣١) أَبُو قَتَادَةَ الْعَدَوِيُّ :تَمِيمُ بْنُ نَذِيرٍ.

(۳۴۹۳۱)ابوقتادہ العدوی کا نام تمیم بن نذیر تھا۔

(٣٤٩٣٢) أَبُو هُبَيْرَةَ :حُرَيْثُ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۹۳۲)ابوھبیرہ کا نام حریث بن مالک تھا۔

(٣٤٩٣٣) أَبُو هُبَيْرَةَ :يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ الأَنْصَارِيُّ.

(۳۴۹۳۳)ابوھبیرہ کا نام یحییٰ بن عباد الانصاری تھا۔

(٣٤٩٣٤) أَبُو الْجَوْزَاءِ ، اسْمُهُ :أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّبَعِيُّ.

(۳۴۹۳۴)ابوالجوزاء کا نام اوس بن عبداللہ الربعی تھا۔

(٣٤٩٣٥) أَبُو الدَّهْمَاءِ :قِرْفَةُ بْنُ بُهَيْسٍ.

(۳۴۹۳۵)ابوالدھماء کا نام قرفہ بن بھیس تھا۔

(٣٤٩٣٦) أَبُو هَمَّامٍ :الْوَلِيدُ بْنُ قَيْسٍ السَّكُونِيُّ.

(۳۴۹۳۶)ابوہمام کا نام ولید بن قیس السکونی تھا۔

(٣٤٩٣٧) أَبُو إِبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيُّ ، يَقُولُونَ :هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ.

(۳۴۹۳۷) ابوابراہیم الانصاری کا نام عبداللہ بن ابی قتادہ تھا۔

(٣٤٩٣٨) اسْمُ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيُّ :إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلاَءِ.

(۳۴۹۳۸) ابوھارون الغنوی کا نام ابراہیم بن العلاء تھا۔

(٣٤٩٣٩) اسْمُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ : كَنَّازُ بْنُ حُصَيْنٍ.

(۳۴۹۳۹) ابومرثد الغنوی کا نام کناز بن حصین تھا۔

(٣٤٩٤٠) أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيُّ :عَائِذُ اللهِ.

(۳۴۹۴۰) ابوادریس الخولانی کا نام عائذ اللہ تھا۔

(٣٤٩٤١) اسْمُ أَبِي غَلاَّب :يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ.

(۳۴۹۴۱) ابوغلاب کا نام یونس بن جبیر تھا۔

(٣٤٩٤٢) اسْمُ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءُ : كُلْثُومُ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ.

(۳۴۹۴۲) ابوالعالیہ البراء کا نام کلثوم تھا۔

(٣٤٩٤٣) وَاسْمُ أَبِي الْجَهْمِ :صُبَيْحٌ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَصْحَابُنَا.

(۳۴۹۴۳) ابوالجہم کا نام صبیح تھا، جن سے ہمارے اصحاب روایت کرتے ہیں۔

(٣٤٩٤٤) أَبُو قُدَامَةَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ سِمَاكٌ ، اسْمُهُ :النُّعْمَانُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۹۴۴) ابوقدامہ جن سے سماک روایت کرتے ہیں ان کا نام نعمان بن حمید تھا۔

(٣٤٩٤٥) أَبُو إِسْرَائِيلَ الْعَبْسِيُّ ، اسْمُهُ :إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ.

(۳۴۹۴۵) ابواسرائیل العبسی کا نام اسماعیل بن اسحاق تھا۔

(٣٤٩٤٦) أَبُو مَالِكٍ الأَشْعَرِيُّ ، اسْمُهُ :عَمْرٌو.

(۳۴۹۴۶) ابومالک کا نام عمرو تھا۔

(٣٤٩٤٧) ابْنُ حَوَالَةَ ، اسْمُهُ :عَبْدُ اللهِ.

(۳۴۹۴۷) ابن الحوالہ کا نام عبداللہ تھا۔

(٣٤٩٤٨) أُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْعٍ ، اسْمُهَا :الرَّبَابُ.

(۳۴۹۴۸) ام رائح بنت صلیع کا نام رباب تھا۔

(٣٤٩٤٩) أَبُو زَيْدٍ الأَنْصَارِيُّ ، اسْمُهُ :عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ.

(۳۴۹۴۹) ابوزید الانصاری کا نام عمرو بن اخطب تھا۔

(٣٤٩٥٠) اسْمُ أَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ :يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ.

(۳۴۹۵۰) ابوعمر البھرانی کا نام یحییٰ بن عبید تھا۔

(٣٤٩٥١) اسْمُ أَبِي بَلْجٍ الْفَزَارِيِّ :يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ.

(۳۴۹۵۱) ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابوسلیم تھا۔

(٣٤٩٥٢) اسْمُ أَبِي الْجُلاَسِ :عُقْبَةُ بْنُ سَيَّارٍ.

(۳۴۹۵۲) ابوالجلاس کا نام عقبہ بن سیار تھا۔

(٣٤٩٥٣) اسْمُ أَبِي هَمَّامٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ :عَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ.

(۳۴۹۵۳) ابوہمام جن سے یعلی بن عطاء روایت کرتے ہیں ان کا نام عبداللہ بن یسار تھا۔

(٣٤٩٥٤) اسْمُ أَبِي قَزَعَةَ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ :سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ الْبَاهِلِيُّ.

(۳۴۹۵۴) ابوقزعہ کا نام جن سے حماد بن سلمہ روایت کرتے ہیں سوید بن حجیر الباھلی تھا۔

(٣٤٩٥٥) اسْمُ ابْنِ مُنَبِّهٍ :وَهْبٌ.

(۳۴۹۵۵) ابن منبہ کا نام وھب تھا۔

(٣٤٩٥٦) اسْمُ أُمِّ الْفَضْلِ :لُبَابَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ.

(۳۴۹۵۶) ام فضل کا نام لبابہ بنت الحارث تھا۔

(٣٤٩٥٧) اسْمُ أَبِي نَعَامَةَ الْحَنَفِيِّ :قَيْسُ بْنُ عَبَايَةَ.

(۳۴۹۵۷) ابونعامہ الحنفی کا نام قیس بن عبایہ تھا۔

(٣٤٩٥٨) أَبُو نَعَامَةَ الشَّقَرِيُّ :عَبْدُ رَبِّهِ.

(۳۴۹۵۸) ابونعامہ الشقری کا نام عبدربہ تھا۔

(٣٤٩٥٩) أَبُو عَقِيلٍ :بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ.

(۳۴۹۵۹) ابوعقیل کا نام بشیر بن عقبہ تھا۔

(٣٤٩٦٠) أَبُو طِوَالَةَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ.

(۳۴۹۶۰) ابوطوالہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر تھا۔

(٣٤٩٦١) أَبُو مَوْدُودٍ :عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ.

(۳۴۹۶۱) ابومودود کا نام عبدالعزیز بن ابی سلیمان تھا۔

(٣٤٩٦٢) اسْمُ أَبِي فِرَاسٍ ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ :يَزِيدُ بْنُ رَبَاحٍ.

(۳۴۹۶۲)ابوفراس کا نام یزید بن رباح تھا۔

(٣٤٩٦٣) أَبُو الزِّنْبَاعِ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو حَيَّانَ :صَدَقَةُ بْنُ صَالِحٍ.

(۳۴۹۶۳)ابوالزنباع کا نام صدقہ بن صالح تھا۔

(٣٤٩٦٤) اسْمُ أَبِي مُعَاوِيَةَ :مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ.

(۳۴۹۶۴)ابومعاویہ کا نام محمد بن خازم تھا۔

(٣٤٩٦٥) اسْمُ أَبِي الأَحْوَصِ :سَلاَّمُ بْنُ سُلَيْمٍ.

(۳۴۹۶۵)ابوالاحوص کا نام سلام بن سلیم تھا۔

(٣٤٩٦٦) اسْمُ أَبِي الْمُهَزِّمِ :يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ.

(۳۴۹۶۶)ابوالمھزم کا نام یزید بن سفیان تھا۔

(٣٤٩٦٧) اسْمُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ :عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ.

(۳۴۹۶۷)ابوعبداللہ الجدلی کا نام عبد بن عبد تھا۔

(٣٤٩٦٨) مَاتَ أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ فِي سَنَةِ مِئَةٍ ، وَاسْمُهُ :هُرْمُزُ.

(۳۴۹۶۸)ابوخالد کا انتقال سو ہجری میں ہوا ان کا نام ہرمز تھا۔

(٣٤٩٦٩) وَيَذْكُرُونَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :وُلِدْتُ فِي سَنَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۴۹۶۹)حضرت سعید بن المسیب حضرت عمر کی خلافت کے دوسال کے بعد پیدا ہوئے۔

(٣٤٩٧٠) وَيَذْكُرُونَ :أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الأَزْدِيَّ ، صَاحِبُ قَتَادَةَ :يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۹۷۰)ابوایوب الازدی کا نام یحییٰ بن مالک تھا۔

(٣٤٩٧١) وَاسْمُ أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ :هِنْدٌ.

(۳۴۹۷۱)ام ھانی بنت ابوطالب کا نام ہند تھا۔

(٣٤٩٧٢) وَأُمُّ حَكِيمٍ بِنْتِ الزُّبَيْرِ ، اسْمُهَا :ضُبَاعَةُ.

(۳۴۹۷۲)ام حکیم بنت زبیر کا نام ضباعہ تھا۔

(٣٤٩٧٣) وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْمُقْدَامِ.

(۳۴۹۷۳)ابوحمید الساعدی کا نام عبدالرحمٰن بن سعد بن المقدام تھا۔

(٣٤٩٧٤) أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ ، اسْمُهَا :أَمَةُ بِنْتُ خَالِدٍ.

(۳۴۹۷۴) ام خالد بنت خالد کا نام امہ بنت خالد ہے۔

(٣٤٩٧٥) وَيَذْكُرُونَ : أَنَّ اسْمَ أَبِي مَعْبَدٍ ، مَوْلَى ابْنَ عَبَّاسٍ : نَافِذٌ.

(۳۴۹۷۵) ابومعبد کا نام نافذ ذکر کیا جاتا ہے۔

(٣٤٩٧٦) وَيَذْكُرُونَ : أَنَّ اسْمَ أَبِي يَحْيَى الأَعْرَجِ : مِصْدَعٌ ، مَوْلَى مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ.

(۳۴۹۷۶) ابویحییٰ الاعرج کا نام مصدع ہے۔

(٣٤٩٧٧) وَيَذْكُرُونَ : أَنَّ اسْمَ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ : نُسَيْبَةُ.

(۳۴۹۷۷) ام عطیہ الانصاریہ کا نام نسیبہ تھا۔

(٣٤٩٧٨) أَبُو عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيُّ : عَرِيبُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۹۷۸) ابوعمار الھمدانی کا نام عریب بن حمید تھا۔

(٣٤٩٧٩) أَبُو نَوْفَلِ بْنُ أَبِي عَقْرَبٍ ، اسْمُهُ : مُعَاوِيَةُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ.

(۳۴۹۷۹) ابونوفل بن ابوعقرب کا نام معاویہ بن مسلم بن ابوعقرب تھا۔

(٣٤٩٨٠) أَبُو صِرْمَةَ : مَالِكُ بْنُ قَيْسٍ الْقَارِيءُ.

(۳۴۹۸۰) ابوصرمہ کا نام مالک بن قیس القاری تھا۔

(٣٤٩٨١) أَبُو السَّوْدَاءِ : عَمْرُو بْنُ عِمْرَانَ.

(۳۴۹۸۱) ابوالسوداء کا نام عمرو بن عمران تھا۔

(٣٤٩٨٢) وَبَلَغَنِي : أَنَّ اسْمَ أَبِي قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ : عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ.

(۳۴۹۸۲) ابوقیس بن ابوحازم کا نام عوف بن حارث تھا۔

(٣٤٩٨٣) وَبَلَغَنِي : أَنَّ اسْمَ ابْنِ مِرْبَعٍ : زَيْدُ بْنُ مِرْبَعٍ.

(۳۴۹۸۳) ابن مربع کا نام زید بن مربع تھا۔

(٣٤٩٨٤) وَاسْمُ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ : لاَشِرُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۹۸۴) ابوثعلبہ الخشنی کا نام لاشر بن حمید تھا۔

(٣٤٩٨٥) وَاسْمُ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيِّ : عَبْدُ اللهِ بْنُ ثُوَبٍ.

(۳۴۹۸۵) ابومسلم الخولانی کا نام عبداللہ بن ثوب تھا۔

(٣٤٩٨٦) الْهَيْثَمُ بْنُ الأَسْوَدِ يُكَنَّى : أَبَا الْعُرْيَانِ.

(۳۴۹۸۶) الھیثم بن الاسود کی کنیت ابوعریان تھی۔

(۳٤۹۸۷) وَطَاوُوسٌ يُكَنَّى :أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۹۸۷) طاؤس کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔

(۳٤۹۸۸) عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يُكَنَّى :أَبَا يَزِيدَ.

(۳۴۹۸۸) عقیل بن ابی طالب کی کنیت ابو یزید تھی۔

(۳٤۹۸۹) سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۹۸۹) سلمان فارسی کا نام ابوعبداللہ تھا۔

(۳٤۹۹۰) صُهَيْبٌ :أَبُو يَحْيَى.

(۳۴۹۹۰) صہیب کا نام ابو یحییٰ تھا۔

(۳٤۹۹۱) عطاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ يُكَنَّى :بِأَبِي مُعَاذٍ.

(۳۴۹۹۱) عطاء بن ابی میمونہ کی کنیت ابومعاذ تھی۔

(۳٤۹۹۲) نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَامِرٌ ، يُكَنَّى :بِأَبِي يَحْيَى.

(۳۴۹۹۲) نعیم بن زیاد جن سے عامر روایت کرتے ہیں ان کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔

(۳٤۹۹۳) مُوسَى بْنُ يَزِيدَ بْنِ مُوهَبٍ يُكَنَّى :بِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۹۹۳) موسیٰ بن یزید بن موہب کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔

(۳٤۹۹٤) مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ :أَبُو عِيسَى.

(۳۴۹۹۴) موسیٰ بن طلحہ کی کنیت ابوعیسیٰ تھی۔

(۳٤۹۹٥) مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ كُنْيَتُهُ :أَبُو الضُّحَى.

(۳۴۹۹۵) مسلم بن صبیح کی کنیت ابوالضحیٰ تھی۔

(۳٤۹۹٦) اسْمُ أَبِي عَطِيَّةَ ، صَاحِبِ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ :عَمْرُو بْنُ أَبِي جُنْدُبٍ.

(۳۴۹۹۶) ابوعطیہ کا نام عمرو بن ابی جندب تھا۔

(۳٤۹۹۷) يَزِيدُ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ عِمْرَانُ ، يُكَنَّى :بِأَبِي الْبَزَرِيِّ.

(۳۴۹۹۷) یزید جن سے عمران روایت کرتے ہیں ان کی کنیت ابوالبز ری ہے۔

(۳٤۹۹۸) زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ :أَبُو عَائِشَةَ.

(۳۴۹۹۸) زید بن صوحان کی کنیت ابوعائشہ تھی۔

(۳٤۹۹۹) كُنْيَةُ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ :أَبُو الْمُعْتَمِرِ.

) مورق العجلی کی کنیت ابو معتمر تھی۔

عمْرُو بْنُ عَبَسَةَ :أَبُو نَجِيحٍ.

) عمرو بن عبسہ کی کنیت ابونجیح تھی۔

ذُكِرَ :أَنَّ أَبا الْجَوْزَاءِ قُتِلَ فِى سَنَةَ ثَلاَثٍ وَثَمَانِينَ فِى الْجَمَاجِمِ ،

) ابوالجوزاء تیراسی ہجری میں مقام جماجم میں شہید ہوئے۔

وَعُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْغَافِرِ ،

۲) عقبہ بن عبدالغافر

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ غَالِبٍ.

۳) اورعبداللہ بن غالب

وَذُكِرَ :أَنَّ مُطَرِّفًا أَكْبَرُ مِنَ الْحَسَنِ بِعِشْرِينَ سَنَةً

۳) مطرف حضرت حسن سے بیس سال بڑے تھے۔

وَكَانَ أَخُوهُ أَبُو الْعَلاَءِ أَكْبَرَ مِنَ الْحَسَنِ بِعَشْرِ سِنِينَ

۳) اوران کے بھائی ابوالعلاء حسن سے دس سال بڑے تھے۔

) وَمَاتَ مُطَرِّفٌ بَعْدَ طَاعُونِ الْجَارِفِ.

۳) مطرف طاعون میں فوت ہوئے ،(تباہی مچانے والے طاعون میں فوت ہوئے)۔

) وَمَاتَ أَبُو نَضْرَةَ ، وَأَبُو مِجْلَزٍ ، وَبَكْرٌ قَبْلَ الْحَسَنِ بِقَلِيلٍ.

۲) ابونضرہ، ابومجلز اور بکر حضرت حسن سے کچھ عرصہ قبل فوت ہوئے۔

) وَذُكِرَ :أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ أَكْبَرَ مِنْ مُحَمَّدٍ بِعَشْرِ سِنِينَ.

۲) حضرت حسن محمد سے دس سال بڑے تھے۔

(۵) حِكَايَات

حکایات

) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ إِذَا لَقِيتُ عُبَيْدَ اللهِ ، كَأَنَّمَا أُفَجِّرُ بِهِ بَحْرًا.

۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب میری حضرت عبداللہ سے ملاقات ہوئی تو گویا میں ان کے ذریعہ سمندر کو جاری کر

ہے۔

(۳۵۰۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : لَمْ يَلْقَ الضَّحَّاكُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، إِنَّمَا لَ
سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِالرَّيِّ ، فَأَخَذَ عَنْهُ التَّفْسِيرَ.

(۳۵۰۱۰) حضرت عبدالملک بن میسرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات نہیں ہوئی، حضرت س
بن جبیر رضی اللہ عنہ کی ان سے مقام ری میں ملاقات ہوئی اوران سے تفسیر سیکھی۔

(۳۵۰۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ دُفِنَتْ لَيْلاً.

(۳۵۰۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

(۳۵۰۱۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّ
قَالَ : مَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ فِي أَرْضٍ إِلَى جَنْبِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ رَأْسَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، يَكُونُ عِنْدَهَا صُلْحٌ
قَالَ : فَكَانَتْ جَمَاعَةُ مُعَاوِيَةَ عِنْدَ رَأْسِ الأَرْبَعِينَ.

(۳۵۰۱۲) حضرت عبداللہ بن مغفل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام ایک زمین سے گزرے اور فرمایا: یہ چالیس ہجری کی ا
ہے اس میں صلح ہوئی ہے راوی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت چالیس ہجری کے شروع میں تھی۔

(۳۵۰۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُشَاشٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ الضَّحَّاكَ : رَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ : لاَ

(۳۵۰۱۳) حضرت مشاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
ملاقات کی ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔

(۳۵۰۱۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَاتَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَر
وَعَلِيٌّ وَلَمْ يَجْمَعُوا الْقُرْآنَ.

(۳۵۰۱۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا لیکن وہ قرآن جمع
کرسکے۔

(۳۵۰۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ وَجَدَ عَلَيْهِ الْحَسَنُ وَجْدًا شَدِيدًا
فَكُلِّمَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ : مَا سَمِعْتُ اللَّهَ عَابَ عَلَى يَعْقُوبَ الْحُزْنَ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : لَمَّا تُوُفِّيَ عُتْبَةُ ب
مَسْعُودٍ وَجَدَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ ، فَلَمَّا كُلِّمَ فِي ذَلِكَ ، قَالَ : أَمَا وَاللهِ إِذْ قَضَى اللَّهُ مَا قَضَى ، مَا أُحِبُّ أَن
دَعَوْتُهُ فَأَجَابَنِي.

(۳۵۰۱۵) حضرت یونس سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن ابوالحسن کا جب انتقال ہوا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ بہت سخت غمگین اور پریش
ہوئے، ان سے اس کے بارے میں کہا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے نہیں سنا کہ اللہ نے حضرت یعقوب کی پریشانی اور غم کو
حضرت یوسف کی جدائی پر لاحق ہوئی تھی اس کی عیب بیان فرمایا ہو، حضرت حسن نے فرمایا: جب حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقا

ہوا، تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے، جب ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو فرمایا: خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے جب فیصلہ فرما دیا جو فیصلہ فرمایا تو میں اس بات کو نہیں پسند کرتا کہ میں اس کے بارے میں دعا کروں اور میری دعا قبول کی جائے۔

(٣٥٠١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حُدِّثْتُ ؛ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَتَيْنِ.

(۳۵۰۱۶) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ نے دو سال حضور اکرم ﷺ کی خدمت فرمائی۔

(٣٥٠١٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ طَافَ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فِي خِرْقَةٍ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ. (ابن ابی عاصم ۱۲۱)

(۳۵۰۱۷) حضرت ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کپڑے میں لپیٹ کر حضور ﷺ کے پاس لے گئے، یہ پہلے بچے تھے جو اسلام پر پیدا ہوئے تھے، (مدینہ میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے)۔

(٣٥٠١٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو دَاوُد الأَعْمَى عَلَى قَتَادَةَ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالُوا لَهُ : هَذَا يَرْوِي عَنْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا ، قَالَ : هَذَا كَانَ سَائِلاً قَبْلَ الْجَارِفِ ، لاَ يَعْرِضُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا ، فَوَاللهِ مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، وَسَعِيد بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً ، إِلاَّ سَعِيدٌ ، عَنْ سَعْدٍ.

(۳۵۰۱۸) حضرت ہمام فرماتے ہیں کہ حضرت ابو داؤد جو نابینا تھے حضرت قتادۃ کے پاس گئے، جب وہ ان کے پاس سے نکلے تو لوگوں نے حضرت قتادہ سے فرمایا: یہ شخص اٹھارہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتا ہے، حضرت قتادہ نے فرمایا: یہ تباہی پھیلا دینے والے طاعون سے پہلے سوال کرنے والا تھا۔ یہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا خدا کی قسم حضرت حسن اور حضرت سعید بن میسّب نے بالمشافہہ کسی بدری صحابی سے روایت نہیں کی، سوائے حضرت سعید کے جو حضرت سعد سے روایت کرتے ہیں۔

(٣٥٠١٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي عُبَيْدَةَ : أَكَانَ عَبْدُ اللهِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ ؟ قَالَ : لاَ.

(۳۵۰۱۹) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبیدہ سے پوچھا: کیا لیلۃ الجن میں حضرت عبداللہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھے؟ فرمایا نہیں۔

(٣٥٠٢٠) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ذُكِرَ ذَلِكَ لِعَلْقَمَةَ ، فَقَالَ : وَدِدْتُ أَنَّ صَاحِبَنَا كَانَ مَعَهُ. (مسلم ۳۳۳)

(۳۵۰۲۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ سے اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: میرا خیال ہے کہ ہمارے ساتھی حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔

(٣٥٠٢١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : قُلْتُ : كَمْ أَدْرَكَ الْحَسَنُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : ثَلاَثِينَ وَمِئَةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : كَمْ أَدْرَكَ ابْنُ سِيرِينَ ؟ قَالَ : ثَلاَثِينَ.

(۳۵۰۲۱) حضرت فضل سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کتنے صحابہ سے ملاقات کی؟ فرمایا ایک سوتیس صحابہ سے، میں نے پوچھا کہ حضرت ابن سیرین نے کتنے صحابہ سے ملاقات کی ہے؟ فرمایا تیس سے۔

(۳۵۰۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى ، قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ عَلَى زَيْنَبَ ، وَكَانَتْ أَوَّلَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۰۲۲) حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھا ازواج مطہرات میں سے یہ پہلی خاتون تھیں جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انتقال ہوا تھا۔

(۳۵۰۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِسَنَتَيْنِ ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ ، ثُمَّ نَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ، وبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ.

(۳۵۰۲۳) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ سے دو سال قبل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح ہوا اس وقت وہ چھ برس کی تھیں اور نو برس کی عمر تک رخصت ہوئی۔

(۳۵۰۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ ، يَقُولُ :وُلِدْتُ لِسَنَتَيْنِ مِنْ إِمْرَةِ عُثْمَانَ ، قَالَ شَرِيكٌ :وَدَفَنَّاهُ أَيَّامَ الْخَوَارِجِ.

(۳۵۰۲۴) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کی خلافت کے دوسرے سال میں میں پیدا ہوا، حضرت شریک نے فرمایا: ان کو خوارج کے دنوں میں دفن کیا گیا۔

(۳۵۰۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ : إِنَّهُ تَأْتِينَا كُتُبٌ مَا نَعْرِفُ تَأْرِيخَهَا ، فَأَرِّخْ ، فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَرِّخْ لِمَبْعَثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَرِّخْ لِمَوْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ عُمَرُ :أُؤَرِّخُ لِمُهَاجِرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنَّ مُهَاجَرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ ، فَأَرَّخَ.

(۳۵۰۲۵) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہمارے پاس آپ کے مکتوب گرامی آئے ہیں ہمیں ان کی تاریخ کا علم نہیں ہوتا لہٰذا آپ ہمارے لیے تاریخ کا تعین کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا، بعض صحابہ نے رائے دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تاریخ مقرر کی جائے، اور دیگر بعض صحابہ کی رائے تھی کہ حضور رضی اللہ عنہ کی وفات سے تاریخ مقرر کی جائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے تاریخ مقرر کروں گا کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والی ہے، پس انہوں نے ہجرت سے تاریخ مقرر فرمائی۔

(٦) بَابٌ

باب

(٣٥٠٢٦) أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ :عَبْدُ اللهِ.

(۳۵۰۲۶) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ تھا۔

(٣٥٠٢٧) عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ :أَبُو بَكْرٍ.

(۳۵۰۲۷) عبداللہ بن زبیر کی کنیت ابوبکر تھی۔

(٣٥٠٢٨) عمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :أَبُو حَفْصٍ.

(۳۵۰۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوحفص تھی۔

(٣٥٠٢٩) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ :أَبُو عَبْدِ اللهِ ، وَيُكَنَّى :بِأَبِي عَمْرٍو.

(۳۵۰۲۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ اور حضرت ابوعمرو تھی۔

(٣٥٠٣٠) حُذَيْفَةُ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۳۰) حضرت حذیفہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(٣٥٠٣١) الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۳۱) زبیر بن عوام کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(٣٥٠٣٢) جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ :أَبُو عَبْدِ اللهِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰۳۲) جریر بن عبداللہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی، اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ابوعمرو رضی اللہ عنہ تھی۔

(٣٥٠٣٣) عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ :أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۵۰۳۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔

(٣٥٠٣٤) ابْنُ عُمَرَ :أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۵۰۳۴) ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔

(٣٥٠٣٥) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ :أَبُو الْحَسَنِ.

(۳۵۰۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالحسن تھی۔

(٣٥٠٣٦) سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ :أَبُو إِسْحَاقَ.

(۳۵۰۳۶) سعد بن ابی وقاص کی کنیت ابواسحاق تھی۔

(٣٥٠٣٧) عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ :أَبُو الْفَضْلِ.
(۳۵۰۳۷) عباس بن عبد المطلب کی کنیت ابوالفضل تھی۔
(٣٥٠٣٨) عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ :أَبُو الْعَبَّاسِ.
(۳۵۰۳۸) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیت ابوعباس تھی۔
(٣٥٠٣٩) أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ :أَبُو الْمُنْذِرِ.
(۳۵۰۳۹) ابی بن کعب کی کنیت ابوالمنذر تھی۔
(٣٥٠٤٠) عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ :أَبُو نُجَيْدٍ.
(۳۵۰۴۰) عمران بن حصین کی کنیت ابونجید تھی۔
(٣٥٠٤١) خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ :أَبُو أَيُّوبَ.
(۳۵۰۴۱) حضرت خالد بن زید کی کنیت ابوایوب تھی۔
(٣٥٠٤٢) عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو :أَبُو مَسْعُودٍ.
(۳۵۰۴۲) عقبہ بن عامر کی کنیت ابومسعود تھی۔
(٣٥٠٤٣) أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ :أَبُو حَمْزَةَ.
(۳۵۰۴۳) انس بن مالک کی کنیت ابوحمزہ تھی۔
(٣٥٠٤٤) الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ :أَبُو مُحَمَّدٍ.
(۳۵۰۴۴) حسن بن علی کی کنیت ابومحمد تھی۔
(٣٥٠٤٥) الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ :أَبُو مُحَمَّدٍ.
(۳۵۰۴۵) اشعث بن قیس کی کنیت ابومحمد تھی۔
(٣٥٠٤٦) الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.
(۳۵۰۴۶) حسین بن علی کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔
(٣٥٠٤٧) الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ :أَبُو عَمْرٍو.
(۳۵۰۴۷) مقداد بن الاسود کی کنیت ابوعمرو تھی۔
(٣٥٠٤٨) حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ :أَبُو عُمَارَةَ.
(۳۵۰۴۸) حمزہ بن عبد المطلب کی کنیت ابوعمارہ تھی۔
(٣٥٠٤٩) مُعَاوِيَةُ :أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۵۰۴۹) معاویہ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔

(۳٥٠٥٠) عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۵۰) عبدالرحمٰن بن عوف کی کنیت ابومحمد تھی۔

(۳٥٠٥١) خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ :أَبُو سُلَيْمَانَ.

(۳۵۰۵۱) حضرت خالد بن ولید کی کنیت ابوسلیمان تھی۔

(۳٥٠٥٢) عَمَّارٌ :أَبُو الْيَقْظَانِ.

(۳۵۰۵۲) عمار کی کنیت ابوالیقظان تھی۔

(۳٥٠٥٣) طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۵۳) طلحہ بن عبیداللہ کی کنیت ابومحمد تھی۔

(۳٥٠٥٤) الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۵۴) مغیرہ بن شعبہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(۳٥٠٥٥) سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ،

(۳۵۰۵۵) سعد بن مالک

(۳٥٠٥٦) وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ :أَبُو سَعِيدٍ.

(۳۵۰۵٦) اور عمرو بن حریث کی کنیت ابوسعید تھی۔

(۳٥٠٥٧) عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۵۷) عمرو بن العاص کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(۳٥٠٥٨) مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ :أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ.

(۳۵۰۵۸) مروان بن حکم کی کنیت ابوعبدالملک تھی۔

(۳٥٠٥٩) شُرَيْحٌ :أَبُو أُمَيَّةَ.

(۳۵۰۵۹) شریح کی کنیت ابوامیہ تھی۔

(۳٥٠٦٠) سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ :أَبُو أُمَيَّةَ.

(۳۵۰٦۰) سوید بن غفلہ کی کنیت ابوامیہ تھی۔

(۳٥٠٦١) الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ :أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰٦۱) الاسود بن یزید کی کنیت ابوعمرو تھی۔

(٣٥٠٦٢) عَلْقَمَةُ :أَبُو شِبْلٍ.

(۳۵۰۶۲) علقمہ کی کنیت ابوشبل تھی۔

(٣٥٠٦٣) مَسْرُوقٌ :أَبُو عَائِشَةَ.

(۳۵۰۶۳) مسروق کی کنیت ابوعائشہ تھی۔

(٣٥٠٦٤) ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ :أَبُو الْقَاسِمِ.

(۳۵۰۶۴) ابن الحنفیہ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

(٣٥٠٦٥) سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۶۵) سعید بن مسیّب کی کنیت ابومحمد تھی۔

(٣٥٠٦٦) عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ :أَبُو الْوَلِيدِ.

(۳۵۰۶۶) عبداللہ بن معقل کی کنیت ابوالولید تھی۔

(٣٥٠٦٧) سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۶۷) سعید بن جبیر کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(٣٥٠٦٨) مُجَاهِدٌ :أَبُو الْحَجَّاجِ.

(۳۵۰۶۸) مجاہد کی کنیت ابوالحجاج تھی۔

(٣٥٠٦٩) عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۶۹) عطاء بن ابی رباح کی کنیت ابومحمد تھی۔

(٣٥٠٧٠) إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ :أَبُو وَاثِلَةَ.

(۳۵۰۷۰) ایاس بن معاویہ کی کنیت ابوواثلہ تھی۔

(٣٥٠٧١) ابْنُ سِيرِينَ :أَبُو بَكْرٍ.

(۳۵۰۷۱) ابن سیرین کی کنیت ابوبکر تھی۔

(٣٥٠٧٢) الْحَسَنُ :أَبُو سَعِيدٍ.

(۳۵۰۷۲) حسن کی کنیت ابوسعید تھی۔

(٣٥٠٧٣) الشَّعْبِيُّ :أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰۷۳) شعبی کی کنیت ابوعمرو تھی۔

(٣٥٠٧٤) إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ :أَبُو عِمْرَانَ.

(۳۵۰۷۴) ابراہیم نخعی کی کنیت ابوعمران تھی۔

(٣٥.٧٥) عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى :أَبُو عِيسَى.

(۳۵۰۷۵) عبدالرحمن بن ابی لیلی کی کنیت ابوعیسیٰ تھی۔

(٣٥.٧٦) عَبْدُ اللهِ بْنُ عُكَيْمٍ :أَبُو مَعْبَدٍ.

(۳۵۰۷۶) عبداللہ بن حکیم کی کنیت ابومعبد تھی۔

(٣٥.٧٧) الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۷۷) حکم بن عتیبہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(٣٥.٧٨) حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ :أَبُو إِسْمَاعِيلَ.

(۳۵۰۷۸) حماد بن ابی سلیمان کی کنیت ابواسماعیل تھی۔

(٣٥.٧٩) الْمُهَلَّبُ بْنُ أَبِي صُفْرَةَ :أَبُو سَعِيدٍ.

(۳۵۰۷۹) مہلب بن ابی صفرہ کی کنیت ابوسعید تھی۔

(٣٥.٨٠) وَاقِعُ بْنُ سَحْبَانَ :أَبُو عَقِيلٍ.

(۳۵۰۸۰) واقع بن سحبان کی کنیت ابوعقیل تھی۔

(٣٥.٨١) عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ :أَبُو مُعَاذٍ.

(۳۵۰۸۱) عطاء بن ابی میمونہ کی کنیت ابومعاذ تھی۔

(٣٥.٨٢) سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ :أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰۸۲) سعد بن معاذ کی کنیت ابوعمرو تھی۔

(٣٥.٨٣) عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ :أَبُو إِبْرَاهِيمَ.

(۳۵۰۸۳) عمرو بن شعیب کی کنیت ابوابراہیم تھی۔

(٣٥.٨٤) عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۸۴) عبداللہ بن عمرو کی کنیت ابومحمد تھی۔

(٣٥.٨٥) عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ ، يُكْنَى :بِأَبِي الْوَلِيدِ.

(۳۵۰۸۵) عبداللہ بن حارث کی کنیت ابوالولید تھی۔

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

(۱) ما ذُكِرَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ ، وَمَا فِيهَا مِمَّا أُعِدَّ لأَهْلِهَا

جنت کی صفات اور جنتیوں کیلئے جن چیزوں کا وعدہ ہے ان کا بیان

(٣٥.٨٦) عَنِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَرْضُ الْجَنَّةِ مِنْ وَرِقٍ ، وَتُرَابُهَا مِسْكٌ ، وَأُصُولُ شَجَرِهَا ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ ، وَأَفْنَانُهَا لُؤْلُؤٌ وَزَبَرْجَدٌ وَيَاقُوتٌ ، وَالْوَرَقُ وَالثَّمَرُ تَحْتَ ذَلِكَ ، فَمَنْ أَكَلَ قَائِمًا لَمْ يُؤْذِهِ ، وَمَنْ أَكَلَ جَالِسًا لَمْ يُؤْذِهِ ، وَمَنْ أَكَلَ مُضْطَجِعًا لَمْ يُؤْذِهِ : ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾.

(طبری ۲۹)

(۳۵۰۸۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین چاندی کی، اس کی مٹی مشک کی، اس کے درختوں کی جڑیں سونے اور چاندی کی، اس کی شاخیں موتی، زبرجد اور یاقوت کی ہیں، اس کے پتے اور پھل اس کے نیچے ہیں، جو کھڑے ہو کر کھائے اس کو بھی نقصان نہیں، جو بیٹھ کر کھائے اس کو بھی نقصان نہیں اور جو لیٹ کر کھائے اس کو بھی نقصان نہ دے گا، پھر ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾ تلاوت فرمائی۔

(٣٥.٨٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنَّةِ : كَيْفَ هِيَ ؟ قَالَ : مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَحْيَى لاَ يَمُوتُ ، وَيَنْعَمُ لاَ يَبْأَسُ ، وَلاَ تَبْلَى ثِيَابُهُ ، وَلاَ يَبْلَى شَبَابُهُ ، قِيلَ : يَارَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ بِنَاؤُهَا ؟ قَالَ : لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ ، وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ ، مِلاَطُهَا مِسْكٌ ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ ، وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ.

(مسلم ۲۱۸۱۔ احمد ۳۶۹)

(۳۵۰۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ کیسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنت میں داخل ہوگا، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اس کو موت نہ آئے گی، اس کو جو نعمتیں ملیں گی وہ ختم نہ ہوں گی نہ کپڑے خراب ہوں گے نہ جوانی ختم (بوسیدہ) ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس کی تعمیر کیسی ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی اینٹیں سونے اور چاندی کی ہیں اس کا گارا مشک کا ہے، اس کی شاخیں موتی اور جواہرات اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔

(۳۵۰۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ : دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ.

(مسلم ۲۲۴۳۔ احمد ۴)

(۳۵۰۸۸) ابن صیاد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید آٹا اور خالص مشک کی ہے۔

(۳۵۰۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَمَسَّ بِيَدِهِ مَنْ خَلَقَهُ غَيْرَ ثَلاثَةِ أَشْيَاءَ ؛ غَرَسَ الْجَنَّةَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ جَعَلَ تُرَابَهَا الْوَرْسَ وَالزَّعْفَرَانَ ، وَجِبَالَهَا الْمِسْكَ ، وَخَلَقَ آدَمَ بِيَدِهِ ، وَكَتَبَ التَّوْرَاةَ لِمُوسَى.

(۳۵۰۸۹) حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف تین چیزوں کو اپنے ہاتھ سے چھوا ہے جنت کے درخت اپنے ہاتھ سے لگائے اس کی مٹی ورس اور زعفران کی اور اس کے پہاڑ مشک کے بنائے حضرت آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے توراۃ ہاتھ سے لکھی۔

(۳۵۰۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَفَجَّرُ مِنْ جَبَلٍ مِنْ مِسْكٍ. (ابو نعیم ۳۰۶)

(۳۵۰۹۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنت کی نہریں مشک کے پہاڑ سے جاری ہوتی ہیں۔

(۳۵۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَجْرِي فِي غَيْرِ أُخْدُودٍ ، وَثَمَرُهَا كَالْقِلاَلِ ، كُلَّمَا نُزِعَتْ ثَمَرَةٌ عَادَتْ أُخْرَى ، وَالْعُنْقُودُ اثْنَا عَشَرَ ذِرَاعًا.

(۳۵۰۹۱) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کی نہریں بغیر کنویں (گڑھے) کے جاری ہیں، اور اس کے پھل ٹوکریوں کی طرح ہیں جب بھی کوئی پھل توڑا جائے اس کی جگہ دوسرا پھل آ جاتا ہے اس کے انگور کا خوشہ بارہ زراع کا ہے۔

(۳۵۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو ، قَالَ : الْعُنْقُودُ أَبْعَدُ مِنْ صَنْعَاءَ. (ابن حبان ۷۴۱۶۔ طبرانی ۳۱۲)

(۳۵۰۹۲) حضرت عبداللہ بن عمرو ارشاد فرماتے ہیں کہ انگور صنعاء سے زیادہ دور نکلے ہوئے ہیں۔

(۳۵.۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :سَعَفُ الْجَنَّةِ مِنْهُ كِسْوَتُهُمْ وَمُقَطَّعَاتُهُمْ ، قَالَ :وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَثَمرُهَا لَيْسَ لَهُ عَجَمٌ. (حاکم ۴۷۵)

(۳۵۰۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کی کھجور اس سے ان کے کپڑے اور چھوٹا لباس ہوگا، فرمایا جنت کے پھل کی گٹھلی نہ ہوگی۔

(۳۵.۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى﴾، قَالَ: صَبْرُ الْجَنَّةِ، يَعْنِي وَسَطَهَا، عَلَيْهَا فُضُولُ السُّنْدُسِ وَالإِسْتَبْرَقِ.

(۳۵۰۹۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سدرۃ المنتہیٰ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ جنت کا درمیان ہے اس پر باریک اور موٹی ریشم کا لباس ہے۔

(۳۵.۹۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ تُبَيْعٍ ابْنِ امْرَأَةِ كَعْبٍ ، قَالَ :تُزْلَفُ الْجَنَّةُ ، ثُمَّ تُزَخْرَفُ ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَيْهَا مِنْ خَلْقِ اللهِ مِنْ مُسْلِمٍ ، أَوْ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ إِلاَّ رَجُلاَنِ ؛ رَجُلٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ، أَوْ رَجُلٌ قَتَلَ مُعَاهَدًا مُتَعَمِّدًا.

(۳۵۰۹۵) حضرت تبیع ابن امراۃ کعب سے مروی ہے کہ جنت کو قریب کیا جائے گا پھر اس کو سجایا جائے گا، اللہ کی تمام مخلوق خواہ وہ مسلمان ہو، یہودی ہو یا عیسائی جنت کو دیکھیں گے، سوائے دو بدنصیبوں کے ایک وہ شخص جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے، دوسرا وہ شخص جو کسی معاہد کو (جس سے معاہدہ ہے) جان بوجھ کر قتل کر دے۔

(۳۵.۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانِ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :الشَّجَرُ وَالنَّخْلُ أُصُولُهَا وَسُوقُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالذَّهَبُ ، وَأَعْلاَهَا الثَّمَرُ. (ترمذی ۲۵۲۵۔ ابو یعلی ۶۱۶۷)

(۳۵۰۹۶) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ پھلوں اور کھجور کے درختوں کی جڑیں اور ان کے بازار موتی اور سونے کے ہوں گے، اور اس کے اوپر پھل ہوں گے۔

(۳۵.۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانِ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :الشَّجَرُ وَالنَّخْلُ أُصُولُهَا وَسُوقُهَا اللُّؤْلُؤُ.

(۳۵۰۹۷) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ درخت، کھجور، ان کی جڑیں اور بازار موتی کے ہوں گے۔

(۳۵.۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى السِّدْرَةِ إِذَا وَرَقُهَا أَمْثَالُ آذَانِ الْفِيَلَةِ ، وَإِذَا نَبْقُهَا أَمْثَالُ الْقِلاَلِ ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَهَا تَحَوَّلَتْ ، فَذَكَرْتُ الْيَاقُوتَ. (احمد ۱۴۸)

(۳۵۰۹۸) حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا، اس کے پتے ایک خاص پودے کی طرح ہیں، اور اس کے پھل ٹوکرے کی مانند ہیں، پھر اس کو ڈھانپ لیا جس کا اللہ نے حکم دیا ڈھانپنے کا، پھر وہاں سے منتقل ہو گیا پس مجھے یاقوت یاد ہے۔

(۳۵۰۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَسَّانَ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ؛ فِي قَوْلِهِ : (طُوبَى) ، قَالَ : هِيَ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ، لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ دَارٌ إِلاَّ يُظِلُّهُمْ غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِهَا ، فِيهَا مِنْ أَلْوَانِ الثَّمَرِ ، وَيَقَعُ عَلَيْهَا طَيْرٌ أَمْثَالُ الْبُخْتِ ، قَالَ : فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ الطَّائِرَ دَعَاهُ ، فَيَجِيءُ حَتَّى يَقَعَ عَلَى خِوَانِهِ ، قَالَ : فَيَأْكُلُ مِنْ أَحَدِ جَانِبَيْهِ قَدِيدًا ، وَمِنَ الآخَرِ شِوَاءً ، ثُمَّ يَعُودُ كَمَا كَانَ ، فَيَطِيرُ. (ابو نعیم ۶۸۔ طبری ۷ /۱۴۷)

(۳۵۰۹۹) حضرت مغیث ابن سمی، اللہ کے ارشاد ''طوبیٰ'' کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ جنت کا ایک درخت ہے جنت کا کوئی گھر ایسا نہیں ہے مگر اس کی ٹہنیوں نے اس پر سایہ کیا ہوا ہے اس میں طرح طرح کے پھل ہیں اس پر اونٹ کے مثل پرندے ہیں جب کوئی جنتی کسی پرندے کو کھانے کی خواہش کرے گا تو اس کو پکارے گا، وہ پرندہ خود بخود اس کے دسترخوان پر آ جائے گا، پھر وہ کھائے گا اس کی ایک جانب گوشت پکا ہوا اور دوسری جانب بھنا ہوگا، پھر وہ دوبارہ لوٹ جائے گا اور وہ پرندہ اسی طرح اڑنا شروع کر دے گا۔

(۳۵۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ سَابِطٍ ، يَقُولُ : إِنَّ الرَّسُولَ يَجِيءُ إِلَى الشَّجَرَةِ مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ : إِنَّ رَبِّي يَأْمُرُكِ تَفَتَّقِي لِهَذَا مَا شَاءَ ، فَإِنَّ الرَّسُولَ لَيَجِيءُ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ الْحُلَّةَ ، فَيَقُولُ : قَدْ رَأَيْتُ الْحُلَلَ فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذِهِ.

(۳۵۱۰۰) ابن سابط سے مروی ہے کہ ایک رسول جنت کے درختوں میں سے ایک درخت کے پاس آئے گا، اور عرض کرے گا کہ میرے رب! کا حکم ہے کہ تو اس پر برسائے جو یہ چاہے پھر وہ رسول جنتیوں میں سے ایک شخص کو لے کر آئے گا وہ درخت اس پر عمدہ پوشاکیں برسائے گا وہ جنتی کہے گا کہ میں نے اس سے عمدہ پوشاکیں پہلے نہیں دیکھیں۔

(۳۵۱۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : طُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ، لَوْ أَنَّ رَاكِبًا رَكِبَ جَذَعَةً ، أَوْ حِقَّةً فَأَطَافَ بِهَا ، مَا بَلَغَ الْمَوْضِعَ الَّذِي رَكِبَ مِنْهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ.

(۳۵۱۰۱) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے اگر کوئی سوار اونٹ پر سوار ہو کر اس کے گرد چکر لگانا چاہے تو وہ چکر مکمل ہونے سے پہلے بوڑھا ہو جائے گا چکر مکمل نہ ہوگا۔

(۳۵۱۰۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَشْتَهِي الثَّمَرَةَ ، فَتَجِيءُ حَتَّى تَسِيلَ فِي فِيهِ ، وَإِنَّهَا فِي أَصْلِهَا فِي الشَّجَرَةِ.

(۳۵۱۰۲) حضرت عمرو بن قیس سے مروی ہے کہ جنتی شخص پھل کھانا چاہے گا اور وہ درخت کے پاس آئے گا پھل خود ٹوٹ کر اس

کے منہ میں آ جائے گا۔ حالانکہ وہ درخ میں ہوگا۔

(٣٥١٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْجَنَّةُ سَجْسَجٌ لاَ قُرَّ فِيهَا ، وَلاَ حَرَّ.

(۳۵۱۰۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنت کا موسم معتدل ہے، نہ سردی ہے نہ گرمی۔

(٣٥١٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا مَا فِيهَا بَيْعٌ ، وَلاَ شِرَاءٌ ، إِلاَّ الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا ، وَإِنَّ فِيهَا لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ ، يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَرَ الْخَلاَئِقُ مِثْلَهَا ، يَقُلْنَ : نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلاَ نَبِيدُ ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلاَ نَسْخَطُ ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلاَ نَبْؤُسُ فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا ، وَكُنَّا لَهُ. (ترمذی ۲۵۵۰)

(۳۵۱۰۴) حضرت علی سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے اس میں بیع و شراء نہ ہوگی اس میں مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوں گی جب کسی جنتی کو کوئی صورت اچھی معلوم ہوگی تو وہ اسی طرح ہو جائے گا۔ جنت میں اجتماع ہوگا حوروں کیلئے وہ بلند آواز سے بولیں گی، لوگوں نے ان کی طرح پہلے کسی کو نہ دیکھا ہوگا وہ کہیں گی کہ: ہم ہمیشہ کیلئے ہیں ہم ختم نہ ہوں گی ہم ہمیشہ خوش رہیں گی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ خواشگوار رہیں گی تنگ حال نہ ہوں گی پس خوشخبری ہے ان کیلئے جن کی ہم ہیں اور جو ہمارے لیے ہیں۔

(٣٥١٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا ، وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا ، قَالَ : فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ : لِمَنْ هِيَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هِيَ لِمَنْ طَيَّبَ الْكَلاَمَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ ، وَأَفْشَى السَّلاَمَ ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

(۳۵۱۰۵) حضرت علی سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا کمرہ ہے جس کا اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہے اور باہر کا حصہ اندر سے ایک اعرابی یہ سن کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کمرہ کس کیلئے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا وہ کمرہ اس کیلئے ہے جو عمدہ کلام کرے (سچ بولے) بھوکوں کو کھلانا کھلائے، سلام کو عام کرے اور رات میں جس وقت لوگ آرام کر رہے ہوں وہ نماز پڑھے۔

(٣٥١٠٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ : فِيهَا مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلاَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ خَطَرَ.

وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِئَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهُ ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ ولَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ الآيَة. (مسلم ۲۱۷۵۔ احمد ۳۳۴)

(۳۵۱۰۶) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور کسی دل پر ان کا خیال تک نہیں گزرا اگر تم چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو۔ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ اور جنت میں ایک درخت ہے ایک (تیز) سوار سو سال تک اس کے سایہ میں دوڑتا رہے تو بھی اس کو ختم نہیں کر سکتا، اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ اور جنت میں ایک کوڑے کی بقدر کی جگہ بھی دنیا و مافیھا سے بہتر ہے، اگر چاہو یہ آیت پڑھ لو، ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾

(۳۵۱۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ، جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾. (ترمذی ۳۲۹۲۔ احمد ۴۳۸)

(۳۵۱۰۷) حضرت ابو ہریرہ سے ماقبل کا مضمون اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۵۱۰۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَقُولُونَ : انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى السُّوقِ ، فَيَأْتُونَ جِبَالاً مِنَ الْمِسْكِ ، أَوْ جِبَالاً مِنْ مِسْكٍ ، أَوْ كُثْبَانًا مِنْ مِسْكٍ ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا ، فَتُدْخِلُهُمْ مَنَازِلَهُمْ ، فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ : لَقَدَ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا ، وَيَقُولُونَ لأَهْلِيهِمْ مِثْلَ ذَلِكَ. (بیهقی ۳۷۵)

(۳۵۱۰۸) حضرت انس سے مروی ہے کہ جنتی کہیں گے کہ ہمیں بازار لے چلو، پھر وہ مشک کے پہاڑوں پر آئیں گے، یا مشک کے ٹیلوں پر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا بھیجے گا، پھر وہ اپنے گھروں میں داخل ہوں گے تو ان کے گھر والے ان سے کہیں گے ہمارے بعد تمہارے حسن میں اضافہ ہو گیا ہے اور وہ جنتی بھی اپنے گھر والوں سے اسی طرح کہیں گے۔

(۳۵۱۰۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَبَّاحِ بن عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْجَزَّارِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ طَيْرَ الْجَنَّةِ أَمْثَالُ الْبُخَاتِيِّ.

(۳۵۱۰۹) حضرت یحییٰ بن جزار سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کے پرندے بختی اونٹوں کی طرح ہیں۔

(۳۵۱۱۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتَ يَوْمًا الْجَنَّةَ

وَمَا فِيهَا مِنَ الْكَرَامَةِ ، فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ : إِنَّ فِيهَا لَطَيْرًا أَمْثَالَ الْبُخْتِ.

(۳۵۱۱۰) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے جنت کی نعمتوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا: جنت میں بختی اونٹوں کی مثل پرندے ہیں۔

(۳۵۱۱۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : الْجَنَّةُ مَطْوِيَّةٌ مُعَلَّقَةٌ بِقُرُونِ الشَّمْسِ ، تُنْشَرُ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً ، وَأَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ كَالزَّرَازِيرِ ، يَتَعَارَفُونَ ، يُرْزَقُونَ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۱۱) حضرت عبداللہ بن عمرو ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت لپٹی ہوئی سورج کے زمانوں کے ساتھ متعلق ہے، سال میں ایک مرتبہ پھیلتی ہے مومنوں کی ارواح زرازہ چڑیا کی طرح پرندوں میں ہیں، وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور جنت کے پھلوں سے رزق حاصل کرتے ہیں۔

(۳۵۱۱۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ ، قَالَ : سُئِلَ مُجَاهِدٌ ، فَقِيلَ لَهُ : هَلْ فِي الْجَنَّةِ سَمَاعٌ قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرًا لَهَا سَمَاعٌ لَمْ يَسْتَمِعِ السَّامِعُونَ إِلَى مِثْلِهِ.

(۳۵۱۱۲) حضرت مجاہد سے دریافت کیا گیا کہ کیا جنت میں سماع (گانا وغیرہ) ہوگا آپ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جو ایسی مخصوص آواز میں گاتا ہے سننے والوں نے اس کی طرح نہ سنا ہوگا۔

(۳۵۱۱۳) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾ ، قَالَ : أَلْفُ قَصْرٍ مِنْ لُؤْلُؤٍ أَبْيَضَ ، تُرَابُهُ الْمِسْكُ ، وَفِيهِنَّ مَا يُصْلِحُهُنَّ.

(۳۵۱۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کی آیت ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سفید موتی کے ہزار محل ہیں۔

(۳۵۱۱٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مَنْ لَهُ أَلْفُ قَصْرٍ ، فِيهِ سَبْعُونَ أَلْفَ خَادِمٍ ، لَيْسَ مِنْهُنَّ خَادِمٌ إِلاَّ فِي يَدِهَا صَحْفَةٌ سِوَى مَا فِي يَدِ صَاحِبَتِهَا ، لا يَفْتَحُ بَابَهُ بِشَيْءٍ يُرِيدُهُ ، لَوْ ضَافَهُ جَمِيعُ أَهْلِ الدُّنْيَا لأَوْسَعَهُمْ.

(۳۵۱۱۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے ادنیٰ جنتی کا مرتبہ بھی اتنا ہوگا کہ اس کے ہزار محل ہوں گے جن میں ستر ہزار خدام ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں رکابی ہوگی اس رکابی کے علاوہ جو اس کے ساتھیوں کے پاس ہے، اس دروازہ کسی چیز کے ساتھ نہیں کھولے گا جس کا وہ ارادہ کرے گا اگر وہ سارے دنیا والوں کی مہمان نوازی بھی کرنا چاہے تو ان کیلئے اتنی کشادگی ہوگی۔

(٣٥١١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : طُولُ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ تِسْعُونَ مِيلاً ، وَطُولُ الْمَرْأَةِ ثَلاَثُونَ مِيلاً ، وَمَقْعَدُهَا جَرِيبٌ ، وَإِنَّ شَهْوَتَهُ لَتَجْرِي فِي جَسَدِهَا سَبْعِينَ عَامًا ، تَجِدُ اللَّذَّةَ. (احمد ٥٣٧)

(٣٥١١٥) حضرت ابن جبیر ارشاد فرماتے ہیں کہ جنتی مردوں کی لمبائی نوے میل ہوگی اور جنتی خواتین کی تیس میل ہوگی اور ان کی مقعد چار قفیز کے برابر ہوگی ان کی شہوت ان کے جسم میں ستر سال تک جاری ہوگی جس کی لذت وہ محسوس کریں گے۔

(٣٥١١٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِئَةَ عَامٍ ، وَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ كَعْبًا ، فَقَالَ : صَدَقَ ، وَالَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى لِسَانِ مُوسَى ، وَالْفُرْقَانَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَوْ أَنَّ رَجُلاً رَكِبَ حِقَّةً ، أَوْ جَذَعَةً ، ثُمَّ أَدَارَ بِأَصْلِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ ، مَا بَلَغَهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرِمًا ، إِنَّ اللَّهَ غَرَسَهَا بِيَدِهِ ، وَنَفَخَ فِيهَا مِنْ رُوحِهِ ، وَإِنَّ أَفْنَانَهَا مِنْ وَرَاءِ سُورِ الْجَنَّةِ ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ نَهْرٌ إِلاَّ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ.

(٣٥١١٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے سوار سو سال تک اس کے سایہ میں دوڑ کر اس کی لمبائی ختم نہیں کر سکتا، اگر چاہو تو قرآن کریم کی آیت ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ پڑھ لو۔ حضرت کعب تک یہ بات پہنچی تو حضرت کعب نے فرمایا قسم اس خدا کی جس نے حضرت موسیٰ پر تورات نازل فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر قرآن نازل فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے اگر کوئی سوار اونٹ پر سوار ہو اور پھر اس درخت کی جڑوں تک پہنچنا چاہے تو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو کر گر پڑے اللہ تعالیٰ نے اس درخت کو اپنے ہاتھوں سے بویا ہے اور اس میں اپنی روح پھونکی ہے اس درخت کے کنارے جنت کی فصیل کے پیچھے ہیں اور جنت کی تمام نہریں اس درخت کی جڑوں سے جاری ہوتی ہیں۔

(٣٥١١٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الْخَيْمَةَ دُرَّةٌ ، طُولُهَا سِتُّونَ مِيلاً ، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ ، لاَ يَرَاهُمْ غَيْرُهُمْ. (بخاری ٣٢٤٣۔ مسلم ٢٣)

(٣٥١١٧) حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں موتی کا ایک خیمہ ہے جو ساٹھ میل لمبا ہے اس کے ہر ایک زاویہ پر مومن کیلئے اس کی گھر والی ہے جن کو اس کے علاوہ کوئی نہیں دیکھے گا۔

(٣٥١١٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَدَا مِعْصَمُهَا ، لَذَهَبَ بِضَوْءِ الشَّمْسِ.

(٣٥١١٨) حضرت کعب نے فرمایا: ایک جنت کی حور اپنی مینڈھی کی چمک دنیا میں ظاہر کر دے تو سورج کی روشنی ختم (ماند پڑ جائے)

ہو جائے۔

(۳۵۱۱۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ كَفَّهَا ، لأَضَائَتْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ. (بخاری ۶۵۶۸۔ ترمذی ۱۶۵۱)

(۳۵۱۱۹) حضرت ضحاک سے مروی ہے کہ اگر جنت کی حور اپنی ہتھیلی ظاہر کر دے تو آسمان وزمین کا درمیانی حصہ روشن ہو جائے۔

(۳۵۱۲۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنَّهُ لَيُوجَدُ رِيحُ الْمَرْأَةِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِينَ سَنَةً.

(۳۵۱۲۰) حضرت مجاہد ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کی حور کی خوشبو پچاس برس کی مسافت پر بھی محسوس ہوگی۔ (آئے گی)۔

(۳۵۱۲۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ أَنَسًا ، يَقُولُ :إِنَّ الْحُورَ الْعِينَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَغَنَّيْنَ، يَقُلْنَ :نَحْنُ الْخَيْرَاتُ الْحِسَانُ حُبِسْنَا لأَزْوَاجٍ كِرَامٍ. (طبرانی ۶۴۹۳)

(۳۵۱۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت کی حوریں گائیں گی وہ کہیں گی ہم نیک سیرت اور خوبصورت ہیں ہمارے لیے ہمارے معزز خاوند کافی ہیں۔

(۳۵۱۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَلْبَسُ سَبْعِينَ حُلَّةً مِنْ حَرِيرٍ ، فَيُرَى بَيَاضُ سَاقِهَا ، وَحُسْنُ سَاقِهَا ، وَمُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ كُلِّهِ ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ ، أَلاَ وَإِنَّمَا الْيَاقُوتُ حَجَرٌ ، فَإِنْ أَخَذْتَ سِلْكًا وَجَعَلْتَهُ فِي ذَلِكَ الْحَجَرِ ، ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ ، رَأَيْتَ السِّلْكَ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ.

(ترمذی ۲۵۳۳)

(۳۵۱۲۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کی حور ریشم کے ستر کپڑے پہنے گی، اس میں سے بھی اس کی پنڈلی کی سفیدی نظر آئے گی، اور اس کی پنڈلی کا گودا بھی اس میں مکمل نظر آئے گا، یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ یاقوت تو ایک پتھر ہے، اگر آپ ایک دھاگا لیں اور اس کو اس پتھر پر رکھیں، پھر اس کو چنیں تو آپ اس دھاگے کو اس پتھر کے پیچھے سے دیکھیں گے۔

(۳۵۱۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَزْدِيِّ ، أَوْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، شَكَّ هَمَّامٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :فِي الْجَنَّةِ مِنْ عَتَاقِ الْخَيْلِ وَكِرَامِ النَّجَائِبِ يَرْكَبُهَا أَهْلُهَا ، وَقَالَ : الْحِنَّاءُ سَيِّدُ رَيْحَانِ الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۲۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: جنت میں عمدہ گھوڑے اور بہترین اونٹ ہیں جن پر جنتی سواری کریں گے، اور فرمایا حناء جنت کی خوشبوؤں کی سردار ہے۔

(۳۵۱۲٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي رَجُلٌ أُحِبُّ الْخَيْلَ ، فَهَلْ فِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ ؟ فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ ، إِنْ يُدْخِلْكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَلا تَشَاءُ أَنْ تَرْكَبَ فَرَساً مِنْ يَاقُوتٍ يَطِيرُ بِكَ فِي أَيِّ الْجَنَّةِ شِئْتَ ، إِلا فَعَلْتَ ، قَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ فِي الْجَنَّةِ إِبِلٌ ؟ فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ ، إِنْ يُدْخِلْكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَلَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ. (بیهقی ۳۹۵۔ احمد ۳۵۲)

(۳۵۱۲۴) حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں داخل فرمادیا تو پھر آپ جس گھوڑے پر سوار ہونا چاہیں گے سوار ہو جائیں گے اور وہ گھوڑا یاقوت کا ہوگا جو آپ کو لے کر اڑے گا اور جس جنت میں چاہو گے وہ آپ کو لے جائے گا اس شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! اللہ اگر آپ کو جنت میں داخل فرمادے تو اس میں ہر وہ چیز ہے جس کی آپ کو خواہش ہو اور جس میں آپ کی آنکھوں کی لذت ہو۔

(۳۵۱۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ لَقِيطِ بْنِ الْمُثَنَّى الْبَاهِلِيِّ ، قَالَ :قِيلَ :يَا أَبَا أُمَامَةَ ، يَتَزَاوَرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَاللهِ عَلَى النَّجَائِبِ ، عَلَيْهَا الْمَيَاثِرِ. (عبدالرزاق ۲۰۸۸۰)

(۳۵۱۲۵) حضرت ابوامامہ سے دریافت کیا گیا کہ جنتی لوگ سیر کریں گے؟ حضرت ابوامامہ نے فرمایا: ہاں خدا کی قسم تیز اونٹوں پر جن پر ریشمی زین ہوگی۔

(۳۵۱۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُؤْتَى بِالْكَأْسِ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ زَوْجَتِهِ ، فَيَشْرَبُهَا ، ثُمَّ يَلْتَفِتُ إِلَى زَوْجَتِهِ فَيَقُولُ :قَدَ ازْدَدْتِ فِي عَيْنِي سَبْعِينَ ضِعْفًا حُسْناً.

(۳۵۱۲۶) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک جنتی اپنی اہلیہ کے پاس بیٹھا ہوگا اس کے پاس پیالہ لایا جائے گا وہ اس میں سے مشروب پیئے گا پھر اپنی اہلیہ کی طرف متوجہ ہوگا پھر وہ کہے گا آپ کا حسن میری نظر میں ستر گنا زیادہ بڑھ گیا ہے۔

(۳۵۱۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْمُحَلِّمِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِئَةِ رَجُلٍ فِي الأَكْلِ ، وَالشُّرْبِ ، وَالْجِمَاعِ ، وَالشَّهْوَةِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ :فَإِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :حَاجَةُ أَحَدِكُمْ عَرَقٌ يَفِيضُ مِنْ جِلْدِهِ ، فَإِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمُرَ.

(احمد ۳۶۷۔ دارمی ۲۸۲۵)

(۳۵۱۲۷) حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی شخص کو کھانے پینے اور جماع اور شہوت کیلئے سو آدمیوں کی طاقت عطا کی جائے گی ایک یہودی شخص نے کہا جو شخص کھائے گا پیے گا اس کو قضائے حاجت کی تو ضرورت پیش آئے گی؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی حاجت اس طرح پوری ہوگی کہ اس کو پسینہ آئے گا اس پسینہ کی وجہ سے اس کا پیٹ خالی ہو جائے گا۔

(۳۵۱۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْهَ مَا قَدْ أَطْلَعَكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ الآيَةَ ، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَؤُهَا : قُرَّاتِ أَعْيُنٍ.

(مسلم ۲۱۷۵۔ ابن ماجه ۴۳۲۸)

(۳۵۱۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں، کسی کے دل پر خیال بھی نہیں گزرا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے مزید فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر اطلاع دے چکا ہے اگر چاہو تو قرآن میں پڑھ لو ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو قُرَّاتِ أَعْيُنٍ پڑھتے تھے۔

(۳۵۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ، ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلَ ، لاَ يَتَغَوَّطُونَ ، وَلاَ يَبُولُونَ ، وَلاَ يَتَمَخَّطُون ، وَلاَ يَبْزُقُونَ ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ ، وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَعْنِي الْعُودَ ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ ، أَخْلاَقُهُمْ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا. (مسلم ۲۱۷۹۔ احمد ۲۵۳)

(۳۵۱۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا وہ چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے پھر ان کے بعد جو داخل ہوں گے وہ آسمان کے بہت زیادہ روشن ستاروں کی طرح ہوں گے، پھر ان کے بعد کچھ رتبے ہوں گے، نہ وہ قضائے حاجت کریں گے اور نہ پیشاب کریں گے نہ ناک صاف کریں گے اور نہ وہ تھوکیں گے ان کی کنگھی سونے کی ہوگی اور ان کی دھونی عود ہندی کی ہوگی ان کا پسینہ مشک کا، ان کے اخلاق ایک شخص کے اخلاق جیسے ہوں گے، حضرت آدم (ان کے والد) کی طرح ساٹھ زراع قد ہوگا۔

(۳۵۱۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَهْلُ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ ، وَلاَ يَتَغَوَّطُونَ ، وَلاَ يَبُولُونَ ، وَلاَ يَبْزُقُونَ ، وَلاَ يَتَمَخَّطُون ، طَعَامُهُمْ

جُشَاءٌ، وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ. (مسلم ۲۱۸۱۔ احمد ۳۱۶)

(۳۵۱۳۰) حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں کھائیں گے پییں گے، نہ قضائے حاجت کریں گے نہ پیشاب کریں گے، نہ تھوکیں گے نہ ناک صاف کریں گے، ان کے کھانا کا ہضم ہونا ایک ڈکار ہوگی ان کا پسینہ مشک کے پسینہ کی مانند ہوگا۔

(۳۵۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ، لَرَجُلٌ لَهُ دَارٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ ، مِنْهَا غُرَفُهَا وَأَبْوَابُهَا.

(ترمذی ۲۵۶۲۔ احمد ۷۶)

(۳۵۱۳۱) حضرت ابن عمیر سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک ادنیٰ جنتی کا جنت میں رتبہ یہ ہوگا کہ اس کیلئے ایک موتی کا گھر ہوگا جس کی کھڑکیاں اور دروازے ہوں گے۔

(۳۵۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَيُؤْتَى بِغَدَائِهِ فِي سَبْعِينَ أَلْفِ صَحْفَةٍ ، فِي كُلِّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ لَيْسَ كَالآخَرِ ، فَيَجِدُ لِلآخِرِ لَذَّةَ أَوَّلِهِ ، لَيْسَ فِيهِ رَذْلٌ.

(۳۵۱۳۲) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ادنیٰ جنتی کا مرتبہ قیامت کے دن اتنا ہوگا کہ اس کے پاس صبح کے وقت ستر ہزار پلیٹیں لائی جائیں گی ہر پلیٹ کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا، وہ دوسرے میں بھی پہلے والی لذت پائے گا، اس میں رزالت نہ ہوگی۔

(۳۵۱۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ، مَنْ يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ ، فَيُقَالَ لَهُ :ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ ، وَيُلَقَّنُ كَذَا وَكَذَا ، فَيُقَالَ لَهُ :ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ. (احمد ۴۵۰۔ دارمی ۲۸۲۹)

(۳۵۱۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ادنیٰ مرتبہ والے جنتی کا رتبہ یہ ہوگا کہ وہ جس چیز کی اللہ سے تمنا کرے گا اس کو کہا جائے گا یہ بھی تیرے لیے ہے اور اسی کے مثل اور بھی ہو، اس کو مزید تلقین کی جائے گی اس کی کہ تمہارے لیے یہ بھی ہے اور اسی کے مثل اور بھی ہے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ بھی تیرے لیے ہے اور اسی کے مثل دس گنا اور بھی۔

(۳۵۱۳٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ ابْجَر ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ، مَنْ يَنْظُرُ فِي مُلْكِهِ أَلْفَيْ عَامٍ ، يَرَى أَقْصَاهُ كَمَا يَرَى أَدْنَاهُ ، وَإِنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ، مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ اللهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ. (ترمذی ۲۵۵۳۔ احمد ۶۴)

(۳۵۱۳۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ادنیٰ جنتی کا جنت میں یہ رتبہ ہوگا اپنی ملکیت کو دیکھے گا دو ہزار سال تک اس کی انتہاء کو دیکھے گا جیسے اس کے قریب کو دیکھ رہا ہو، اور افضل جنتی کا رتبہ یہ ہوگا کہ وہ روزانہ دو مرتبہ اللہ کا دیدار کرے گا۔

(٣٥١٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُمَيْرٍ الأَلْهَانِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ : إِنَّ الصَّحَابَةَ (......).

(۳۵۱۳۵) حضرت کثیر بن مرہ الحضرمی سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٥١٣٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَجِيءُ فَتُشْرِفُ عَلَيْهِ النِّسَاءُ ، فَيَقُلْنَ : يَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ ، مَا أَنْتَ بِمَنْ خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِهِ بِأَوْلَى بِكَ مِنَّا ، فَيَقُولُ : وَمَنْ أَنْتُنَّ ؟ فَيَقُلْنَ : نَحْنُ مِنَ اللاَّئِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ، جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾.

(۳۵۱۳۶) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی کو لایا جائے گا تو اس کو حوریں دیکھیں گی اور کہیں گی اے فلاں بن فلاں! وہ پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ حوریں کہیں گی ہم ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ، جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾.

(٣٥١٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، وَمَا لاَ يَعْلَمُهُ مَلَكٌ ، وَلاَ مُرْسَلٌ ، قَالَ : وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا : ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۵۱۳۷) حضرت عبد اللہ سے مروی ہے کہ تو راۃ میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے پہلو کثرت عبادت کی وجہ سے بستروں سے جدا رہے ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سنا نہیں اور کسی دل پر ان کا خیال تک نہیں گزرا، جن کی کسی فرشتہ یا رسول کو بھی خبر نہیں اور ہم پڑھتے ہیں: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ الخ الآيَة.

(٣٥١٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : ﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ حَتَّى إِذَا انْتَهَوْا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَجَدُوا عِنْدَ بَابِهَا شَجَرَةً ، يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ سَاقِهَا عَيْنَانِ ، فَيَأْتُونَ إِحْدَاهُمَا كَأَنَّمَا أُمِرُوا بِهَا فَيَتَطَهَّرُونَ مِنْهَا ، فَتَجْرِي عَلَيْهِمْ بِنَضْرَةِ النَّعِيمِ ، قَالَ : فَلاَ تَتَغَيَّرُ أَبْشَارُهُمْ بَعْدَهَا أَبَدًا ، وَلاَ تَشْعَثُ شُعُورُهُمْ بَعْدَهَا أَبَدًا ، كَأَنَّمَا دُهِنُوا بِالدِّهَانِ ، قَالَ : ثُمَّ يَعْمِدُونَ إِلَى الأُخْرَى ، فَيَشْرَبُونَ مِنْهَا ، فَتَذْهَبُ بِمَا فِي بُطُونِهِمْ مِنْ أَذًى أَوْ قَذًى.

وَتَتَلَقَّاهُمَ الْمَلاَئِكَةُ ، فَيَقُولُونَ: ﴿سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ، فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ ، قَالَ : وَيَتَلَقَّى كُلُّ غِلْمَانٍ صَاحِبَهُمْ ، يُطِيفُونَ بِهِ ، فِعْلَ الْوِلْدَانِ بِالْحَمِيمِ يَقْدَمُ مِنَ الْغَيْبَةِ :أَبْشِرْ ، قَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ مِنَ الْكَرَامَةِ كَذَا ، قَالَ :وَيَسْبِقُ غِلْمَانٌ مِنْ غِلْمَانِهِ إِلَى أَزْوَاجِهِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، فَيَقُولُونَ لَهُنَّ :هَذَا فُلاَنٌ ، بِاسْمِهِ فِي الدُّنْيَا ، قَدْ أَتَاكُنَّ ، قَالَ : فَيَقُلْنَ : أَنْتُمْ رَأَيْتُمُوهُ ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَيَسْتَخِفُّهُنَّ الْفَرَحُ ، حَتَّى يَخْرُجْنَ إِلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ.

قَالَ :وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، فَإِذَا نَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ، وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ، وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ، فَيَتَّكِءُ عَلَى أَرِيكَةٍ مِنْ أَرَائِكِهِ ، قَالَ : فَيَنْظُرُ إِلَى تَأْسِيسِ بُنْيَانِهِ ، فَإِذَا هُوَ قَدْ أُسِّسَ عَلَى جَنْدَلِ اللُّؤْلُؤِ ، بَيْنَ أَصْفَرَ ، وَأَحْمَرَ ، وَأَخْضَرَ ، وَمِنْ كُلِّ لَوْنٍ ، قَالَ :ثُمَّ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى سَقْفِهِ ، فَلَوْلا أَنَّ اللَّهَ قَدَّرَهُ لَهُ ، لأَلَمَّ بِبَصَرِهِ أَنْ يَذْهَبَ بِالْبُرْقِ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا ، وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلاَ أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾. (ابو نعیم ٢٨١)

(٣٥١٣٨) حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن کریم آیت ﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ جب جنتی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچیں گے تو اس کے دروازے کے پاس ایک درخت پائیں گے اس کی جڑوں سے دو چشمے جاری ہوں گے وہ جنتی انہی میں سے ایک پر آئیں گے جیسا کہ ان کو حکم دیا گیا ہو اور پھر وہ اس سے طہارت حاصل کریں گے، پھر ان پر نضرۃ النعیم کا پانی چلایا جائے گا پھر اس کے بعد ان کے بدن میں تبدیلی نہ آئے گی پھر اس کے بعد پراگندہ نہ ہوں گے گویا کہ ان پر تیل یا روغن ملا ہو پھر وہ دوسرے چشمے پر آئیں گے اور اس میں سے پییں گے، اس کے پینے کی وجہ سے ان کے پیٹ کی ہر قسم کی بیماری اور تکلیف دور ہو جائے گی۔

٢۔ فرشتوں کی ان سے ملاقات ہوگی فرشتے ان سے کہیں گے ﴿سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ، فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ راوی فرماتے ہیں: خوشخبری ہے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے کرامت تیار کر رکھی ہے، پھر ان کے غلاموں میں سے کچھ غلام ان کی حوروں کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے یہ فلاں ہے (ان کے دنیا کے نام کے ساتھ پکاریں گے) تمہارے پاس آئیں گے، وہ حوریں پوچھیں گی تم نے ان کو دیکھا ہے؟ وہ کہیں گے کہ جی ہاں، پس وہ حوریں خوشی کو ہلکا سمجھیں گی اور دروازے کی دہلیز سے نکل جائیں گی۔

٣۔ وہ جنتی جنت میں داخل ہوگا تکیے لگے ہوں گے پیالے رکھے ہوں گے، کپڑے بکھرے ہوں گے، وہ ان میں سے ایک تکیہ پر ٹیک لگائے گا، پھر وہ ان کی بنیادوں کی طرف دیکھے گا، ان کی بنیادیں زرد سرخ اور سبز رنگ کے بڑے موتیوں سے رکھی گئیں ہیں، پھر وہ چھت کی طرف دیکھے گا، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو قدرت نہ دی ہوتی تو اس چمک کی وجہ سے اس کی بینائی زائل ہو جاتی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا ، وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلاَ أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾۔

(٣٥١٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :وَالَّذِي أَنْزَلَ

الْكِتَابَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَزْدَادُونَ جَمَالاً وَحُسْنًا ، كَمَا يَزْدَادُونَ فِي الدُّنْيَا قَبَاحَةً وَهِرَمًا.

(۳۵۱۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قسم اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا جنتیوں کے حسن وجمال میں اضافہ ہوتا رہے گا جیسے دنیا میں بدصورتی اور بڑھاپے میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۳۵۱٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا ، مُرْدًا ، بيضًا ، جِعَادًا ، مُكَحَّلِينَ ، أَبْنَاءَ ثَلاَثٍ وَثَلاَثِينَ ، عَلَى خَلْقِ آدَمَ ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي عَرْضِ سَبْعِ أَذْرُعٍ.

(ترمذی ۲۵۳۹۔ احمد ۳۴۳)

(۳۵۱۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم پر بال نہ ہوں گے، سر کے بال گھنگریالے ہوں گے اور آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہوگا، تینتیس سال کے جوان ہوں گے ان کے قد کی لمبائی ساٹھ گز اور چوڑائی سات گز ہوگی۔

(۳۵۱٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : يَقُولُ غِلْمَانُ أَهْلِ الْجَنَّةِ : مِنْ أَيْنَ نَقْطِفُ لَكَ ؟ مِنْ أَيْنَ نَسْقِيكَ ؟.

(۳۵۱۴۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنتیوں کے خدام لڑکے کہیں گے کہاں سے تمہارے لیے پھل توڑ کر لائیں اور کہاں سے آپ کو جام پلائیں؟

(۳۵۱٤۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ؛ أَنَّ مُوسَى ، أَوْ غَيْرَهُ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، قَالَ : يَا رَبِّ ، كَيْفَ يَكُونُ هَذَا مِنْك ؟ أَوْلِيَاؤُك فِي الأَرْضِ خَائِفُونَ يُقْتَلُونَ ، وَيُطْلَبُونَ وَيُقَطَّعُون ، وَأَعْدَاؤُك يَأْكُلُونَ مَا شَاؤُوا ، وَيَشْرَبُونَ مَا شَاؤُوا ، وَنَحْوَ هَذَا ، فَقَالَ : انْطَلِقُوا بِعَبْدِي إِلَى الْجَنَّةِ ، فَيَنْظُرُ مَا لَمْ يَرَ مِثْلَهُ قَطُّ ، إِلَى أَكْوَابٍ مَوْضُوعَةٍ ، وَنَمَارِقَ مَصْفُوفَةٍ وَزَرَابِيِّ مَبْثُوثَةٍ ، وَإِلَى الْحُورِ الْعِينِ ، وَإِلَى الثِّمَارِ ، وَإِلَى الْخَدَمِ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ ، فَقَالَ : مَا ضَرَّ أَوْلِيَائِي مَا أَصَابَهُمْ فِي الدُّنْيَا إِذَا كَانَ مَصِيرُهُمْ إِلَى هَذَا ؟ ثُمَّ قَالَ : انْطَلِقُوا بِعَبْدِي ، فَانْطَلِقْ بِهِ إِلَى النَّارِ ، فَيَخْرُجُ مِنْهَا عُنُقٌ فَصُعِقَ الْعَبْدُ ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ : مَا نَفَعَ أَعْدَائِي مَا أَعْطَيْتُهُمْ فِي الدُّنْيَا إِذَا كَانَ مَصِيرُهُمْ إِلَى هَذَا ؟ قَالَ : لاَ شَيْءَ.

(۳۵۱۴۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابو الھذیل سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا اے اللہ! یہ معاملہ آپ کی طرف سے کیسا عجیب ہوتا ہے؟ آپ کے دوست (نیک لوگ) دنیا میں خوفزدہ رہتے ہیں ان کو قتل کیا جاتا ہے، ان کو پکڑا جاتا ہے پھر ان کے ٹکڑے کیے جاتے ہیں اور آپ کے دشمن جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں پیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے

ارشاد فرمایا: میرے بندے کو جنت کی سیر کرواؤ، حضرت موسیٰ علایِسَّلام نے وہاں وہ نعمتیں دیکھیں جو اس سے پہلے نہ دیکھی تھیں، رکھے ہوئے پیالے، سیدھے رکھے ہوئے تکیے اور بکھرے ہوئے کپڑے، اور حور عین اور مختلف پھل اور خدام جیسے کہ وہ چھپے ہوئے موتی ہوں ان سب کی سیر کروائی گئی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب میرے دوستوں کا ٹھکانا یہ ہو تو دنیا میں جو بھی تکالیف انہیں پہنچے ان کو نقصان ہے؟ پھر ارشاد فرمایا: میرے بندے کو جہنم کی سیر کرواؤ، چنانچہ حضرت موسیٰ علایِسَّلام کو جہنم لے جایا گیا، اس میں ایک جماعت دیکھی، ان کو دیکھ کر حضرت موسیٰ علایِسَّلام بے ہوش ہوگئے، پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرے دشمنوں کا ٹھکانہ یہ ہو تو پھر دنیا میں ان کو جو بھی نعمتیں ملیں ان کو فائدہ ہے؟ حضرت موسیٰ علایِسَّلام نے ارشاد فرمایا کچھ بھی نہیں۔

(٣٥١٤٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَاضِيَ الرَّيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا ، مِنْ يَوْمِ خُلِقَ يَصُوغُ حُلِيَّ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، وَلَوْ أَنَّ قُلْبًا مِنْ حُلِيِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أُخْرِجَ لَذَهَبَ بِضَوْءِ شُعَاعِ الشَّمْسِ ، فَلَا تَسْأَلُوا بَعْدَهَا عَنْ حُلِيِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(احمد ١٦٩)

(۳۵۱۴۳) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے، جس دن سے اس کو پیدا کیا گیا ہے وہ جنتیوں کیلئے زیور تیار کر رہا ہے اور قیامت تک تیار کرتا رہے گا، اگر ان زیورات میں سے ایک کنگن بھی دنیا پر ظاہر کر دیا جائے تو سورج کی روشنی ماند پڑ جائے، پس اس کے بعد جنت کے زیورات کے متعلق سوال نہ کرنا۔

(٣٥١٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :فِي الْجَنَّةِ جِمَاعٌ مَا شَاؤُوا، وَلَا وَلَدٌ ، قَالَ :فَيَلْتَفِتُ فَيَنْظُرُ النَّظْرَةَ ، فَتَنْشَأُ لَهُ الشَّهْوَةُ ، ثُمَّ يَنْظُرُ النَّظْرَةَ فَتَنْشَأُ لَهُ شَهْوَةٌ أُخْرَى.

(۳۵۱۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جنتی جتنا مرضی چاہے ہمبستری کرے اولاد نہ ہوگی، وہ ایک لمحے کیلئے پلٹے گا تو اس کیلئے دوبارہ شہوت پیدا ہو جائے گی پھر ایک لمحے کیلئے توقف کے بعد اس کیلئے دوبارہ شہوت پیدا ہو جائے گی۔

(٣٥١٤٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَفِي الْجَنَّةِ وَلَدٌ ؟ قَالَ :إِنْ شَاؤُوا. (ترمذی ٢٥٦٣۔ احمد ٩)

(۳۵۱۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا جنت میں اولاد ہوگی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چاہیں تو ہو جائے گی۔

(٣٥١٤٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولاً الْجَنَّةَ ، رَجُلٌ كَانَ يَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُزَحْزِحَهُ عَنِ النَّارِ ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ ، فَقَالَ :يَا رَبِّ ، أَدْنِنِي مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ ، فَقِيلَ :يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَسْأَلْ أَنْ تُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ ؟ قَالَ :يَا رَبِّ ،

وَمَنْ مِثْلُك ، فَأَدْنِنِي مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ ، فَقِيلَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَسْأَلْ أَنْ تُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ؟ قَالَ : وَمَنْ مِثْلُك، فَأَدْنِنِي مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ.

فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ ، فَقَالَ : أَدْنِنِي مِنْهَا لأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا ، وَآكُلَ مِنْ ثَمَرِهَا ، قَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَقُلْ ؟ فَقَالَ : يَا رَبِ ، وَمَنْ مِثْلُك ، فَأَدْنِنِي مِنْهَا ، فَرَأَى أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : يَا رَبِ ، أَدْنِنِي مِنْهَا ، فَقَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَقُلْ ؟ حَتَّى قَالَ : يَا رَبِّ ، وَمَنْ مِثْلُك ، فَأَدْنِنِي.

فَقِيلَ : أُعْدُ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : الْعَدْوُ : الشَّدُّ ، فَلَكَ مَا بَلَغَتْهُ قَدَمَاك وَرَأَتْهُ عَيْنَاك ، قَالَ : فَيَعْدُو حَتَّى إِذَا بَلَّحَ ، يَعْنِي أَعْيَا ، قَالَ : يَا رَبِ ، هَذَا لِي ، وَهَذَا لِي ؟ فَيُقَالَ : لَكَ مِثْلُهُ وَأَضْعَافُهُ ، فَيَقُولُ : قَدْ رَضِيَ عَنِّي رَبِّي ، فَلَوْ أَذِنَ لِي فِي كِسْوَةِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَطَعَامِهِمْ لأَوْسَعْتُهُمْ. (طبرانی ۱۴۳)

(۳۵۱۴۶) حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اس آخری شخص کو بھی جانتا ہوں جس کو جنت میں داخل کیا جائے گا وہ شخص ہوگا جو اللہ سے سوال کرے گا کہ اس کو جہنم سے نکال دیا جائے یہاں تک کہ جب جنتیوں کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور جہنمی لوگ جہنم میں داخل ہو جائیں یہ ان کے درمیان ہوگا وہ عرض کرے گا اے اللہ! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے اس کو کہا جائے گا اے ابن ادم! کیا تو نے سوال نہیں کیا تھا کہ تجھ کو جہنم سے نکال دیا جائے؟ وہ عرض کرے گا اے اللہ! آپ کی طرح کون ہوسکتا ہے مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے، اس کو کہا جائے گا اے ابن ادم! کیا تو نے سوال نہیں کیا تھا کہ تجھ کو جہنم سے نکال دیا جائے؟ وہ عرض کرے گا آپ کی طرح کون ہے اے اللہ! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔

پھر وہ جنت کے دوازے کے پاس درخت دیکھے گا تو عرض کرے گا، مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کرسکوں اور امن کا پھل کھا سکوں اللہ فرمائیں گے ابن آدم! کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ پھر سوال نہ کروں گا؟ وہ عرض کرے گا اے اللہ! آپ کی طرح کون ہوسکتا ہے مجھے اس کے قریب کر دے، پھر وہ اس سے بھی اعلیٰ دیکھے گا تو عرض کرے گا اے میرے اللہ! مجھے اس کے قریب کر دے اللہ فرمائے گا اے ابن آدم! کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ دوبارہ سوال نہ کروں گا؟ وہ عرض کرے گا اللہ جی! آپ کی طرح کون ہوسکتا ہے مجھے اس کے قریب کر دے، اس کو کہا جائے گا جنت کی طرف دوڑ جتنی جنت پر تیرے قدم پڑیں اور تیری آنکھیں جتنی جنت کو دیکھے وہ تیرے لیے ہے وہ دوڑے گا یہاں تک کہ تھک کر چکنا چور ہو جائے گا تو عرض کرے گا اے اللہ! کیا یہ اور وہ میرے لیے ہے؟ اللہ فرمائے گا اس کے مثل اور اس سے دوگنا بھی تیرے لیے ہے، وہ عرض کرے گا میرا رب مجھ سے راضی ہو گیا، اگر مجھے دنیا والوں کے لباس اور ان کی خوراک کی اجازت دی جائے تو میں اس پر قادر ہوسکتا ہوں۔

(۳۵۱۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ،

رَجُلٌ صَرَفَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ ، وَمُثِّلَ لَهُ شَجَرَةٌ ذَاتُ ظِلٍّ ، فَقَالَ : أَىْ رَبِّ ، قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ أَكُونُ فِي ظِلِّهَا ، فَقَالَ اللَّهُ : هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ ، فَقَالَ : لاَ ، وَعِزَّتِكَ ، فَقَدَّمَهُ اللَّهُ إِلَيْهَا ، وَمُثِّلَ لَهُ شَجَرَةٌ أُخْرَى ذَاتُ ظِلٍّ وَثَمَرَةٍ ، فَقَالَ : أَىْ رَبِّ ، قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ لأَكُونَ فِي ظِلِّهَا وَآكُلَ مِنْ ثَمَرِهَا ، فَقَالَ اللَّهُ : هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ ، فَقَالَ : لاَ ، وَعِزَّتِكَ ، فَيُقَدِّمُهُ اللَّهُ إِلَيْهَا ، فَتُمَثَّلُ لَهُ شَجَرَةٌ أُخْرَى ذَاتُ ظِلٍّ وَثَمَرٍ وَمَاءٍ ، فَيَقُولُ : أَىْ رَبِّ ، قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ ، أَكُونُ فِي ظِلِّهَا ، وَآكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا ، وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ، فَيَقُولُ : هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ ، فَيَقُولُ : لاَ ، وَعِزَّتِكَ لاَ أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ ، فَيُقَدِّمُهُ اللَّهُ إِلَيْهَا.

قَالَ : فَيَبْرُزُ لَهُ بَابُ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ : أَىْ رَبِّ ، قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَأَكُونُ تَحْتَ نِجَافِ الْجَنَّةِ وَأَنْظُرُ إِلَى أَهْلِهَا ، فَيُقَدِّمُهُ اللَّهُ إِلَيْهَا ، فَيَرَى أَهْلَ الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا ، فَيَقُولُ : أَىْ رَبِّ ، أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ، فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَإِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قَالَ : هَذَا لِي وَهَذَا لِي ، فَيَقُولُ اللَّهُ : تَمَنَّ ، فَيَتَمَنَّى ، وَيُذَكِّرُهُ اللَّهُ : سَلْ مِنْ كَذَا وَكَذَا ، حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الأَمَانِي ، قَالَ اللَّهُ : هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ ، قَالَ : ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ ، فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، فَتَقُولاَنِ لَهُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اخْتَارَكَ لَنَا ، وَاخْتَارَنَا لَكَ ، فَيَقُولُ : مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ. (مسلم ۱۷۵۔ احمد ۲۷)

(۳۵۱۴۷) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ادنیٰ جنتی کا رتبہ جنت میں یہ ہوگا کہ اللہ ایک شخص کا چہرہ جہنم سے جنت کی طرف پھیر دیں گے، اس کیلئے ایک سایہ دار درخت ظاہر کیا جائے گا وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب فرما دے تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر تجھے اس کے قریب کر دوں تو کیا تو اس کے علاوہ مجھ سے کچھ سوال کرے گا وہ عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم نہیں کروں گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو درخت کے قریب فرما دے گا پھر اس کو ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو سایہ دار اور پھل دار ہوگا وہ شخص عرض کرے گا اے اللہ! مجھے اس درخت کے قریب فرما دے تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں اور اس کا پھل کھا سکوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تجھے یہ عطا کر دوں تو اس کے علاوہ مجھ سے دوبارہ کچھ سوال کرے گا وہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم نہیں اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب فرما دے گا پھر اس کیلئے ایک اور درخت ظاہر کیا جائے گا جو سایہ دار پھل دار اور پانی والا ہوگا وہ شخص عرض کرے گا اے اللہ! مجھے اس درخت کے قریب فرما دے تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں اور اس کا پھل کھا سکوں اور اس کا پانی پی سکوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر تجھے دے دوں تو کیا تو دوبارہ مجھ سے سوال کرے گا وہ شخص عرض کرے گا تیری عزت کی قسم اس کے علاوہ سوال نہ کروں گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب فرما دے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جنت کے دروازے کو ظاہر فرمائے گا تو وہ شخص عرض کرے گا اے اللہ! مجھے جنت کے

دروازے کے قریب فرمادے تاکہ میں اس کی چوکھٹ کے نیچے بیٹھ کر اس کے رہنے والوں کو دیکھ سکوں اللہ تعالیٰ اس کو قریب فرما دے گا پھر وہ شخص جنتی لوگوں کو اور جنت کی نعمتوں کو دیکھے گا تو وہ شخص عرض کرے گا اللہ جی مجھے جنت میں داخل فرمادے۔

اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادے گا جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو کہے گا یہ میرے لیے ہے اور یہ بھی میرے لیے ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو خواہش کر وہ خواہش کرے گا، اللہ پاک اس کو یاد دلائیں گے کہ یہ یہ سوال کر، یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہشات مکمل ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ بھی تیرے لیے ہے اور اس کی مثل دس گنا اور بھی پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا تو اس کے پاس اس کی دو بیویاں جو حور عین میں سے ہوں گی آئیں گی اور کہیں گی تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے آپ کو ہمارے لیے اور ہمیں آپ کے لیے منتخب کیا وہ جنتی کہے گا جس طرح مجھے عطا کیا گیا ہے اس جیسا کسی کو عطا نہیں کیا گیا ہے۔

(٣٥١٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَن وَفْدًا﴾ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : هَلْ تَدْرُونَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ يُحْشَرُونَ ؟ أَمَا وَاللهِ مَا يُحْشَرُونَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ ، وَلَكِنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ بِنُوقٍ لَمْ تَرَ الْخَلاَئِقُ مِثْلَهَا ، عَلَيْهَا رِحَالُ الذَّهَبِ ، وَأَزِمَّتُهَا الزَّبَرْجَدُ ، فَيَجْلِسُونَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ بِهِمْ حَتَّى يَقْرَعُوا بَابَ الْجَنَّةِ. (طبری ۱۶)

(۳۵۱۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کس چیز پر ان کو جمع کیا جائے گا؟ خدا کی قسم ان کو قدموں کے بل (چل کر) نہیں جمع کیا جائے گا بلکہ وہ ایسے اونٹوں پر آئیں گے جن کے مثل لوگوں نے پہلے دیکھا نہ ہوگا ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے، ان کی لگامیں زبرجد کی ہوں گی وہ متقین ان پر بیٹھیں ہوں گے پھر وہ جانوران کو لے کر چلیں گے یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازوں کو کھٹکھٹائیں گے۔

(٣٥١٤٩) حَدَّثَنَا قُرَادُ أَبُو نُوحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَن وَفْدًا﴾ ، عَلَى الإِبِلِ. (طبری ۱۲۷)

(۳۵۱۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ اونٹوں پر جمع کئے جائیں گے۔

(٣٥١٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبِيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا ، فَيُقَالَ لَهُ : انْطَلِقْ فَادْخُلَ الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، فَيَجِدُ النَّاسَ قَدَ اتَّخَذُوا الْمَنَازِلَ ، قَالَ : فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ : يَا رَبِ ، قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ ، قَالَ : فَيُقَالَ لَهُ : أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَيُقَالَ لَهُ : تَمَنَّ ، فَيَتَمَنَّى ، فَيُقَالَ : لَكَ ذَلِكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةُ أَضْعَافِ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَقُولُ لَهُ : أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ ؟ قَالَ : فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

(بخاری ۶۵۷۱۔ مسلم ۱۷۴)

(۳۵۱۵۰) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اشاد فرمایا: میں اس آخری شخص کو بھی جانتا ہوں جو جہنم سے نکلے گا یہ وہ شخص ہوگا جو جہنم سے گھسٹتا ہوا نکلے گا اس کو کہا جائے گا چلو اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جائے گا اور جنت میں داخل ہو جائے گا وہ وہاں جائے گا تو لوگ پہلے ہی رتبہ حاصل کر چکے ہوں گے۔ وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا اے اللہ! لوگوں نے تو اپنے رتبے حاصل کر لیے ہیں اس سے کہا جائے گا کیا تجھے وہ زمانہ یاد ہے جس میں تو تھا؟ وہ عرض کرے گا جی اس سے کہا جائے گا تو تمنا اور خواہش کر وہ خواہش کرے گا اس سے کہا جائے گا جو تو نے خواہش کی ہے یہ بھی تیرے لیے ہے اور دنیا سے دس گنا زیادہ بھی تیرے لیے ہے وہ شخص عرض کرے گا اے اللہ! آپ بادشاہ ہو کر مجھ سے مزاق کر رہے ہیں؟ راوی فرماتے ہیں کہ یہ بات بیان کر کے آنحضرت ﷺ اتنا مسکرائے کہ آپ کی داڑھیں مبارک میں نے دیکھیں۔

(۳۵۱۵۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، وَالثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ، لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا زَوْجَتَانِ ، عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً ، يَبْدُو مُخُّ سَاقَيْهَا مِنْ وَرَائِهَا. (ترمذی ۲۵۲۲)

(۳۵۱۵۱) حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں کے چاند جیسے ہوں گے اور دوسرا گروہ موتی کی طرح چمکتے ہوئے تاروں کی طرح ہوں گے ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی کے ستر جوڑے ہوں گے اور ان کی پنڈلی کے اندر کا گودا ان ستر جوڑوں میں بھی نظر آ رہا ہوگا۔

(۳۵۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ ، مَا لأَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ؟ قَالَ : رَجُلٌ يَبْقَى فِي الدِّمْنَةِ حَيْثُ يُحْبَسُ النَّاسُ ، قَالَ : فَيُقَالُ لَهُ : قُمْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ ، قَالَ : أَيْنَ أَدْخُلُ وَقَدْ سَبَقَنِي النَّاسُ ؟ قَالَ : فَيُقَالُ لَهُ : تَمَنَّ أَرْبَعَةَ مُلُوكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا ، مِمَّنْ كُنْتَ تَتَمَنَّى مِثْلَ مُلْكِهِمْ وَسُلْطَانِهِمْ ، قَالَ : فَيَقُولُ : فُلاَنٌ ، قَالَ : فَيَعُدُّ أَرْبَعَةً ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : تَمَنَّ بِقَلْبِكَ مَا شِئْتَ ، قَالَ : فَيَتَمَنَّى ، قَالَ : ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : اِشْتَهِ مَا شِئْتَ ، قَالَ : فَيَشْتَهِي ، قَالَ : فَيُقَالُ : لَكَ هَذَا وَعَشَرَةُ أَضْعَافِهِ ، قَالَ ، فَقَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ ، فَمَا لأَهْلِ صَفْوَتِكَ ؟ قَالَ : فَقِيلَ : هَذَا الَّذِي أَرَدْتُ ، قَالَ : خَلَقْتُ كَرَامَتَهُمْ وَعَمِلْتُهَا بِيَدِي ، وَخَتَمْتُ عَلَى خَزَائِنِهَا مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ، جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾. (مسلم ۱۷۷۔ ترمذی ۳۱۹۸)

(۳۵۱۵۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ! ادنیٰ جنتی کا رتبہ کیا ہوگا؟ فرمایا ایک شخص جانوروں کے باڑہ میں باقی رہے گا (کوڑے خانے میں) اس طور پر کہ لوگوں نے اس کو محبوس کیا ہوگا، اس کو حکم ہوگا جنت میں داخل ہو جاؤ وہ عرض کرے گا کہاں سے داخل ہو جاؤں لوگوں نے تو مجھ سے سبقت کر لی ہے؟ اس کو کہا جائے گا دنیا کے چار

بادشاہوں کی بادشاہت اور سلطنت کے بقدر تمنا اور خواہش کرو وہ کہے گا فلاں بادشاہ پس وہ چار بادشاہوں کو گنے گا پھر اس کو کہا جائے گا اپنے دل میں جو جو چاہے خواہش کرو وہ تمنا کرے گا پھر اس کو کہا جائے گا جو چاہو خواہش کرلے، وہ خواہش کرے گا پھر اس کو کہا جائے گا یہ سب بھی تیرے لیے ہے اور دس گنا اور بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ! آپ کے مخلص دوستوں کیلئے کیا نعمتیں ہیں؟ ان سے کہا گیا، یہ ہے جو میں نے ارادہ کیا ہے میں نے ان کے اکرام کیلئے بنایا ہے اور اپنے ہاتھ سے بنا کر ان پر مہر لگادی ہے جن نعمتوں کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سنا نہیں اور کسی بشر کے دل پر ان کا خیال تک نہیں گزرا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

(۳۵۱۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ : إِنَّ لأَهْلِ عِلِّيِّينَ كُوًى يُشْرِفُونَ مِنْهَا ، فَإِذَا أَشْرَفَ أَحَدُهُمْ أَشْرَقَتِ الْجَنَّةُ ، قَالَ : فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَدْ أَشْرَفَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ.

(۳۵۱۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ علیین والوں کیلئے کھڑکیاں ہوں گی جہاں سے وہ دیکھیں گے جب انہیں اور سے کوئی جنتی دیکھے گا تو اس کی وجہ سے جنت روشن ہو جائے گی جنتی لوگ کہیں گے علیین میں سے کسی نے دیکھا ہے۔

(۳۵۱۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ ، أَوْسَوْطُهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (عبدالرزاق ۲۰۸۸۸)

(۳۵۱۵۴) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کی کمان یا کوڑے کی مقدار جنت میں جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۳۵۱۵۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ﴾ قَالَ : الْحَبْرُ السَّمَاعُ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۵۵) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر قرآن کریم کی آیت ﴿فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ الحبر سے مراد جنت میں سماع ہے گانا سننا ہے۔

(۳۵۱۵٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَشْرَفَتْ عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ لَمَلأَتِ الأَرْضَ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ، وَلَنَصِيفُ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، هَلْ تَدْرُونَ مَا النَّصِيفُ ؟ هُوَ الْخِمَارُ. (بخاری ۲۷۹۶۔ ترمذی ۱۶۵۱)

(۳۵۱۵۶) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر جنتی حوروں میں سے کوئی حور زمین والوں پر جھانک لے تو ساری زمین مشک کی خوشبو سے بھر جائے، جنتی عورت کا نصیف دنیا و مافیہا سے بہتر ہے کیا تمہیں معلوم ہے نصیف سے کیا مراد ہے؟ وہ اوڑھنی ہے۔

٣٥١٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَشِبْرٌ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (ابن ماجه ۴۳۲۹)

(۳۵۱۵۷) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بالشت جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

٣٥١٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ، رَجُلٌ لَهُ أَلْفُ قَصْرٍ ، مَا بَيْنَ كُلِّ قَصْرَيْنِ مَسِيرَةُ سَنَةٍ ، يُرَى أَقْصَاهَا كَمَا يُرَى أَدْنَاهَا ، فِي كُلِّ قَصْرٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَالرَّيَاحِينِ وَالْوِلْدَانِ مَا يَدْعُو بِشَيْءٍ إِلاَّ أُتِيَ بِهِ. (طبری ۲۹)

(۳۵۱۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک ادنیٰ جنتی کا رتبہ یہ ہوگا کہ ایک شخص کے ہزار محل ہوں گے اور ہر دو محلوں کے درمیان ایک سال کا فاصلہ ہوگا وہ دیکھے اس کی انتہاء کو جیسے ان کے قریب کو دیکھے گا ہر محل میں حور عین، خوشبودار پودے اور غلمان ہوں گے جو بھی وہ طلب کریں گے وہ ان کو پیش کر دیا جائے گا۔

٣٥١٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : قَالَ مُغِيثُ بْنُ سُمَيٍّ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ قُصُورًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَقُصُورًا مِنْ فِضَّةٍ ، وَقُصُورًا مِنْ يَاقُوتٍ ، وَقُصُورًا مِنْ زَبَرْجَدٍ ، جِبَالُهَا الْمِسْكُ ، وَتُرَابُهَا الوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ. (ابو نعیم ٦٨)

(۳۵۱۵۹) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ جنت میں کچھ محل سونے کے، کچھ چاندی کے، کچھ یاقوت کے، کچھ زبرجد کے ہیں، اس کے پہاڑ مشک کے اور مٹی ورس اور زعفران کی ہے۔

٣٥١٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : إِنَّ قَائِلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، لَيَقُولُ : انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى السُّوقِ ، فَيَأْتُونَ جِبَالاً مِنْ مِسْكٍ ، فَيَجْلِسُونَ فَيَتَحَدَّثُونَ. (عبدالرزاق ۲۰۸۸۱)

(۳۵۱۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنتیوں میں ایک کہے گا، ہمیں بازار لے چلو، پھر وہ مشک کے پہاڑوں پر آئیں گے اور وہاں بیٹھ کر باہم گفتگو کریں گے۔

٣٥١٦١) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّهُ يُقْسَمُ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ شَهْوَةُ مِئَةٍ ، وَأَكْلُهُمْ وَنَهْمَتُهُمْ ، فَإِذَا أَكَلَ سُقِيَ شَرَابًا طَهُورًا ، يَخْرُجُ مِنْ جِلْدِهِ رَشْحًا كَرَشْحِ الْمِسْكِ ، ثُمَّ تَعُودُ شَهْوَتُهُ. (ابن جریر ۲۹)

(۳۵۱۶۱) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک جنتی شخص کو سو بندوں کی شہوت عطا کی جائے گی ان کا کھانا اور ان کی ضرورت اور خواہش، جب وہ کھائے گا تو اس کو پاکیزہ شراب پلائی جائے گی جس کی وجہ سے اس کے بدن سے مشک کی طرح پسینہ نکلے گا اور اس کی شہوت اور خواہش دوبارہ از سر نو لوٹ آئے گی۔

٣٥١٦٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: يُجْمَعُونَ ، فَيُقَالُ: أَيْنَ فُقَرَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَمَسَاكِينُهَا ؟ قَالَ: فَيَبْرُزُونَ ، فَيُقَالُ: مَا عِنْدَكُمْ
فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ ، ابْتَلَيْتَنَا فَصَبَرْنَا ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ ، قَالَ: وَأُرَاهُ ، قَالَ: وَوَلَّيْتَ الْأَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا
قَالَ: فَيُقَالُ: صَدَقْتُمْ ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ سَائِرِ النَّاسِ بِزَمَنٍ ، وَتَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الْأَمْوَالِ
وَالسُّلْطَانِ ، قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ: تُوضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ ، وَيُظَلَّلُ عَلَيْهِمَ الْغَمَامُ
وَيَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمُ أَقْصَرَ عَلَيْهِمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ. (ابن حبان ۷۴۱۹)

(۳۵۱۶۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن سب کو جمع کیا جائے گا پھر پکارا جائے گا اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ پھر ان کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا تمہارے پاس کیا ہے کیا لے کر آئے ہو؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں مختلف مصیبتوں میں آزمایا ہم ثابت قدم رہے آپ کو معلوم ہے راوی فرماتے ہیں کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں، آپ نے اموال اور بادشاہت کو ہم سے پھیرے رکھا ان کو کہا جائے گا تم نے سچ کہا، ان کو تمام لوگوں سے قبل جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور حساب و کتاب کی شدت مالداروں اور بادشاہوں پر باقی رہے گی، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اس دن مومنین کہاں ہوں گے؟ فرمایا ان کیلئے نور کی کرسی رکھی جائے گی، ان پر بادلوں کا سایہ ہوگا، اور وہ دن ان پر دن کی گھڑی سے بھی کم وقت میں گزر جائے گا۔

(۳۵۱۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدِمَهُ الْمَدِينَةَ ، فَسَأَلَهُ: مَا أَوَّلُ مَا يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ آنِفًا: أَنَّ أَوَّلَ مَا يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ، زِيَادَةَ كَبِدِ حُوتٍ. (بخاری ۳۳۲۹)

(۳۵۱۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مدینہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت فرمایا کہ جنتی لوگ پہلی چیز کیا کھائیں گے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ جنتی لوگوں کی سب سے پہلے خوراک مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا۔

(۳۵۱۶٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: رُئِيَ فِي الْجَنَّةِ كَهَيْئَةِ الْبُرَاقِ فَقِيلَ: مَا هَذَا ؟ قِيلَ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ تَحَوَّلَ مِنْ غُرْفَةٍ إِلَى غُرْفَةٍ.

(۳۵۱۶۴) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ جنت میں براق کی طرح کی سواری دیکھی جائے گی پوچھا جائے گا یہ کیا ہے؟ کہا جائے گا علیین میں سے ایک شخص ایک کمرے سے دوسرے کمرے کی طرف جا رہا ہے۔

(۳۵۱۶٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ﴾ قَالَ: الْغُرْفَةُ الْجَنَّةُ.

(۳۵۱۶۵) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ غرفہ سے مراد جنت ہے۔

۳۵۱۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ عَلَى الْمِنْبَرِ : ﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ﴾ ، فَقَالَ :وَهَلْ تَدْرُونَ مَا جَنَّاتُ عَدْنٍ ؟ قَالَ :قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ لَهُ خَمْسَةُ آلاَفِ بَابٍ ، عَلَى كُلِّ بَابٍ خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، لاَ يَدْخُلُهُ إِلاَّ نَبِيٌّ ، هَنِيئًا لِصَاحِبِ الْقَبْرِ ، وَأَشَارَ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَصِدِّيقٌ هَنِيئًا لأَبِي بَكْرٍ ، وَشَهِيدٌ وَأَنَّى لِعُمَرَ بِالشَّهَادَةِ ، ثُمَّ قَالَ :وَالَّذِي أَخْرَجَنِي مِنْ مَنْزِلِي ، إِنَّهُ لَقَادِرٌ عَلَى أَنْ يَسُوقَهَا إِلَيَّ.

(۳۵۱۶۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر قرآن کریم کی آیت جنات عدن تلاوت فرمائی اور فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو جنات عدن کیا ہیں؟ فرمایا وہ جنت میں ایک محل ہے جس کے پانچ ہزار دروازے ہیں اور ہر دروازے پر پچیس ہزار حوریں ہیں اس میں صرف نبی داخل ہوں گے، مبارک خوشخبری ہے اس قبر والے کیلئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف اشارہ فرمایا اور اس میں صدیق داخل ہوں گے خوشخبری حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے اور اس میں شہید داخل ہوں گے اور بیشک میں شہادت کا منتظر ہوں وَأَنَّى لِعُمَرَ بِالشَّهَادَةِ پھر فرمایا، قسم اس ذات کی جس نے مجھے میرے گھر سے نکالا وہ اس بات پر قادر ہے کہ اس شہادت کو میری طرف لے آئے۔

۳۵۱۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ﴾ ، قَالَ :بُطْنَانُ الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۶۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنات عدن سے مراد جنت کا درمیان ہے۔

۳۵۱۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :إِنَّ فِي الْجَنَّةِ يَاقُوتَةً لَيْسَ فِيهَا صَدْعٌ ، وَلاَ وَصْلٌ ، فِيهَا سَبْعُونَ أَلْفَ دَارٍ ، فِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، لاَ يَدْخُلُهَا إِلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، أَوْ إِمَامٌ عَادِلٌ ، أَوْ مُحَكَّمٌ فِي نَفْسِهِ ، قَالَ :قُلْنَا :يَا كَعْبُ ، وَمَا الْمُحَكَّمُ فِي نَفْسِهِ ؟ قَالَ :الرَّجُلُ يَأْخُذُهُ الْعَدُوُّ ، فَيُحَكِّمُونَهُ بَيْنَ أَنْ يَكْفُرَ ، أَوْ يَلْزَمَ الإِسْلاَمَ فَيُقْتَلُ ، فَيَخْتَارُ أَنْ يَلْزَمَ الإِسْلاَمَ.

(۳۵۱۶۸) حضرت کعب سے مروی ہے کہ جنت میں ایک یاقوت ہے جس میں نہ سوراخ ہے اور نہ ہی جوڑ ہے جنت میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار حوریں ہیں اس میں صرف نبی، صدیق، شہید، عادل بادشاہ یا وہ شخص داخل ہوگا جو اپنے نفس پر فیصلہ کرنے والا ہوگا راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اے کعب؟ محکم فی نفسہ کون شخص ہے؟ فرمایا وہ شخص جس کو دشمن پکڑ لیں پھر اس کو اختیار دیں کہ وہ کفر اختیار کر لے یا پھر اسلام کو لازم پکڑے تو اس کو شہید کر دیا جائے اور وہ اسلام پر ثابت قدم رہنے کو لازم پکڑے۔

۳۵۱۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، يُبْلِغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ ،

الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا. (مسلم ۱۴۵۸۔ احمد ۲۰۳)

(۳۵۱۶۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصاف کرنے والے لوگ قیامت کے دن الرحمٰن کے داہنی جانب نور کے منبروں پر ہوں گے، رحمٰن کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں منصفین وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں میں، اھل وعیال کے ساتھ اور جس چیز میں ان کو ولایت دی جائے اس میں انصاف کریں۔

(۳۵۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ الْمُقْسِطِينَ فِي الدُّنْيَا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ ، بِمَا أَقْسَطُوا فِي الدُّنْيَا. (احمد ۲۰۳)

(۳۵۱۷۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انصاف کرنے والے قیامت کے دن اپنے انصاف کی وجہ سے رحمٰن کے سامنے موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔

(۳۵۱۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى.

(۳۵۱۷۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازوں کے کواڑ کا درمیانی فاصلہ اتنا ہوگا جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے یا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے، یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر ارشاد فرمائی۔

(۳۵۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ (ح) وَعَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ ، فَقَالَ : إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ لَمَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ عَامًا ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَوْمٌ وَلَيْسَ مِنْهَا بَابٌ إِلاَّ وَهُوَ كَظِيظٌ. (مسلم ۲۲۷۹۔ احمد ۶۱)

(۳۵۱۷۲) حضرت خالد بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: جنت کے دروازوں کے کواڑ کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور ضرور بضرور جنت کے دروازوں پر ایک دن آئے گا ہر دروازہ بھرا ہوا ہوگا۔

(۳۵۱۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيِ الْجَنَّةِ أَرْبَعُونَ خَرِيفًا لِلرَّاكِبِ الْمُجِدِّ ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظُ الزِّحَامِ

(۳۵۱۷۳) حضرت کعب سے مروی ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس خریف ہے سرگرم اور تیز سوار کیلئے اور ان پر ایک دن ایسا آئے گا وہ ازدحام کی وجہ سے بھر جائیں گے۔

(۳۵۱۷۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، قَالَ : دَارُ الْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ ، فِيهَا أَرْبَعُونَ بَيْتًا ، فِي وَسَطِهَا شَجَرَةٌ تُنْبِتُ الْحُلَلَ ، فَيَأْتِيهَا فَيَأْخُذُ بِإِصْبَعِهِ

سَبْعِينَ حُلَّةً مُنْطَقَةً بِاللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ.

(۳۵۱۷۴) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت میں مومن کا گھر موتیوں کا ہوگا، اس میں چالیس کمرے ہوں گے ان کے درمیان ایک درخت ہے جس پر کپڑے لگتے ہیں وہ جنتی اس درخت کے پاس آئے گا اور اپنی انگلی پر ستر جوڑے پکڑے گا، جن کی پٹی موتیوں اور مرجان کے ساتھ ہوگی۔

(۳۵۱۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : أَصْحَابُ الأَعْرَافِ يُنْتَهَى بِهِمْ إِلَى نَهْرٍ ، يُقَالَ لَهُ : الْحَيَاةُ ، حَافَاتُهُ قَصَبُ ذَهَبٍ ، قَالَ : أُرَاهُ قَالَ : مُكَلَّلٌ بِاللُّؤْلُؤِ ، فَيَغْتَسِلُونَ مِنْهُ اغْتِسَالَةً ، فَتَبْدُو فِي نُحُورِهِمْ شَامَةٌ بَيْضَاءُ ، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَغْتَسِلُونَ ، فَكُلَّمَا اغْتَسَلُوا ازْدَادَتْ بَيَاضًا ، فَيُقَالَ لَهُمْ : تَمَنَّوْا مَا شِئْتُمْ ، فَيَتَمَنَّوْنَ مَا شَاؤُوا ، فَيُقَالَ : لَكُمْ مَا تَمَنَّيْتُمْ وَسَبْعُونَ ضِعْفًا ، فَهُمْ مَسَاكِينُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (طبری ۱۹۱)

(۳۵۱۷۵) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحاب الاعراف کو نہر حیات پر لایا جائے گا، ان کے کنارے سونے کے بانسوں کے ہوں گے۔ موتیوں کا تاج پہنے ہوئے، وہ اس نہر میں نہائیں گے جس کی وجہ سے ان کی گردن سفید ہو جائے گی اور پھر وہ دوبارہ لوٹیں گے اور نہائیں گے، جب بھی نہائیں گے ان کی سفیدی میں اضافہ ہوگا، ان سے کہا جائے گا جو چاہو تمنا کرو، وہ جو چاہیں گے تمنا کریں گے، ان سے کہا جائے گا تمہارے لیے وہ سب ہے جس کی تم نے تمنا کی اور ستر گنا اور بھی ہے، یہ لوگ مساکین اہل الجنۃ میں سے ہیں۔

(۳۵۱۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ﴾ ، قَالَ : قُصِرَ طَرْفُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ ، فَلاَ يُرِدْنَ غَيْرَهُمْ.

(۳۵۱۷۶) حضرت مجاہد قرآن کریم کی آیت ﴿فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کی آنکھیں ان کے خاوندوں پر لگی ہوں گی وہ ان کے علاوہ کسی کو دیکھنے کا ارادہ نہ کریں گی۔

(۳۵۱۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ ، قَالَ : أَلْوَانُهُنَّ كَالْيَاقُوتِ وَاللُّؤْلُؤِ فِي صَفَائِهِ.

(۳۵۱۷۷) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے رنگ یاقوت کی مانند اور نکھار میں موتیوں کی مانند ہوں گے۔

(۳۵۱۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ جُرْمُوزٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ ، يَقُولُ : ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ قَالَ : كَأَنَّهُنَّ اللُّؤْلُؤُ فِي الْخَيْطِ.

(۳۵۱۷۸) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

گویا کہ وہ لڑی میں موتیوں کی طرح ہیں۔

(٣٥١٧٩) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمًا أَبَا عُبَيْدِاللهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾، قَالَ: يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الثِّيَابِ، كَمَا يُرَى الْخَيْطُ فِي الْيَاقُوتَةِ.

(۳۵۱۷۹) حضرت مجاہد ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کی پنڈلیوں کی سفیدی کپڑوں کے اندر سے نظر آئے گی جیسے موتیوں کے اندر سے لڑی نظر آتی ہے۔

(٣٥١٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ ﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ﴾، قَالَ: يُجَامِعْهُنَّ.

(۳۵۱۸۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ﴾ سے مراد ہے ہمبستری کرنا۔

(٣٥١٨١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: يَطَأْهُنَّ.

(۳۵۱۸۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وطی کرنا مراد ہے۔

(٣٥١٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَوَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ؛ ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾، قَالَ: خَضْرَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

(۳۵۱۸۲) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ گہرے سبز رنگ دیکھنے میں خوش منظر۔

(٣٥١٨٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: خَضْرَوَانِ.

(۳۵۱۸۳) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ سبز رنگ کے ہوں گے۔

(٣٥١٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾: خَضْرَاوَانِ.

(۳۵۱۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی تفسیر منقول ہے۔

(٣٥١٨٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾، قَالَ: خَضْرَاوَانِ مِنْ رِيِّهِمَا.

(۳۵۱۸۵) حضرت مجاہد سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(٣٥١٨٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

(۳۵۱۸۶) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سیاہ ہوں گے۔

(٣٥١٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطِيَّةَ، قَالَ: خَضْرَاوَانِ.

(۳۵۱۸۷) حضرت عطیہ فرماتے ہیں کہ سبز ہوں گے۔

(٣٥١٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : خَضْرَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

(۳۵۱۸۸) حضرت عطاء سے بھی حضرت ابو صالح کی مثل منقول ہے۔

(٣٥١٨٩) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: ﴿نَضَّاخَتَانِ﴾ بِكُلِّ خَيْرٍ.

(۳۵۱۸۹) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت نضا ختان کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خیر کے ہوں گے۔

(٣٥١٩٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: ﴿نَضَّاخَتَانِ﴾، بِالْمَاءِ وَالْفَاكِهَةِ.

(۳۵۱۹۰) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ چشمے پانی اور پھلوں کے ہوں گے۔

(٣٥١٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ ، قَالَ :فِي كُلِّ خَيْمَةٍ خَيْرٌ.

(۳۵۱۹۱) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر خیر کے مکان میں ہوں گے۔

(٣٥١٩٢) حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ؛ ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾، قَالَ:عَذَارَى الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۹۲) حضرت ابو صالح قرآن کریم کی آیت ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنت کی دوشیزائیں مراد ہیں۔

(٣٥١٩٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْخَيْمَةُ لُؤْلُؤَةٌ مُجَوَّفَةٌ ، فَرْسَخٌ فِي فَرْسَخٍ ، لَهَا أَرْبَعَةُ آلاَفِ مِصْرَاعٍ مِنْ ذَهَبٍ.

(۳۵۱۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ موتیوں کا خیمہ ہوگا اور اندر سے خالی اور کشادہ ہوگا اتنا کشادہ کہ فرسخ میں ہو، اس کے چار ہزار سونے کے کواڑ ہوں گے۔

(٣٥١٩٤) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ :عَذَارَى الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۹۴) حضرت ابو صالح قرآن کریم کی آیت ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنت کی دوشیزائیں مراد ہے۔

(٣٥١٩٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛أَنَّهُ قَالَ فِي : ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ :دُرٌّ مَجُوفٌ ، أَوْ مُجَوَّفٌ. (طبری ۲۷)

(۳۵۱۹۵) حضرت ابومجلز سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کے متعلق فرمایا اندر سے

خالی موتی کی طرح ہیں۔

(۳۵۱۹۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ: دُرٌّ مُجَوَّفٌ.

(۳۵۱۹۶) حضرت عبداللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۵۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْبُصْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ ، فَرْسَخٌ فِي فَرْسَخٍ ، فِيهِ أَرْبَعَةُ آلاَفِ مِصْرَاعٍ.

(ابن جرير ۲۷)

(۳۵۱۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ موتیوں کا خیمہ ہوگا اور اندر سے خالی اور کشادہ ہوگا اتنا کشادہ کہ فرسخ میں ہو، اس کے چار ہزار سونے کے کواڑ ہوں گے۔

(۳۵۱۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾، قَالَ: دُرٌّ مُجَوَّفٌ.

(۳۵۱۹۸) حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اندر سے خالی موتی کی طرح۔

(۳۵۱۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَزْنِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ، يَقُولُ: الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ.

(۳۵۱۹۹) عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ خیمہ اندر سے خالی موتی کی طرح ہوگا۔

(۳۵۲۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾، قَالَ :مَحْبُوسَاتٌ.

(۳۵۲۰۰) حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خیموں میں رہنے والی۔

(۳۵۲۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ :فِي الْحِجَالِ.

(۳۵۲۰۱) حضرت محمد بن کعب سے مروی ہے کہ پازیب میں ہوں گی۔

(۳۵۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ: دُرٌّ مُجَوَّفٌ.

(۳۵۲۰۲) حضرت ضحاک رحمہ اللہ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اندر سے خالی موتی کی طرح ہوگا۔

(۳۵۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ.

(۳۵۲۰۳) حضرت مجاہد سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۵۲۰۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ﴾ ، قَالَ :الرَّفْرَفُ رِيَاضُ الْجَنَّةِ ، وَالْعَبْقَرِيُّ عَتَاقُ الزَّرَابِيِّ.

(۳۵۲۰۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ الرفرف سے مراد ریاض الجنۃ (جنت کے باغات) اور عبقری سے مراد ہے نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے ہوئے۔

(۳۵۲۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :الرَّفْرَفُ الْمَحَابِسُ ، وَالْعَبْقَرِيُّ الزَّرَابِيُّ.

(۳۵۲۰۵) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ الرفرف سے مراد نیچے بچھانے والا کپڑا اور عبقری سے مراد مسند ہے۔

(۳۵۲۰۶) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ﴾ ، قَالَ :فُضُولُ الْمَحَابِسِ وَالْبُسُطِ وَالْفُرُشِ.

(۳۵۲۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کی آیت ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زائد چادریں اور مسندیں ہوں گی۔

(۳۵۲۰۷) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ﴾ قَالَ:الدِّيبَاجُ.

(۳۵۲۰۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں عبقری حسان سے مراد ریشم ہے۔

(۳۵۲۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ﴾ ، قَالَ :الْبُسُطُ ، كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هِيَ الْبُسُطُ.

(۳۵۲۰۸) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مسند مراد ہے زمانہ جاہلیت میں کہتے تھے مسندیں۔

(۳۵۲۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :الإِسْتَبْرَقُ الدِّيبَاجُ الْغَلِيظُ.

(۳۵۲۰۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ الاستبرق سے مراد ہے موٹا ریشم۔

(۳۵۲۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :الإِسْتَبْرَقُ الدِّيبَاجُ الْغَلِيظُ.

(۳۵۲۱۰) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۳۵۲۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْجَنَّةُ مِئَةُ دَرَجَةٍ ، بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلاَهَا دَرَجَةً ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ ، وَمِنْهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الأَرْبَعَةِ ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ الْجَنَّةَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ. (احمد ۳۱۶۔ ترمذی ۲۵۳۰)

(۳۵۲۱۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے سو درجات ہیں ہر دو درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے، جنت کا سب سے اوپر والا درجہ جنت الفردوس ہے، اس کے اوپر عرش ہے اور اس سے چار نہریں بہتی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو۔

(۳۵۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ، قَالَ : لاَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ فِي قَفَا بَعْضٍ.

(۳۵۲۱۲) حضرت مجاہد ؒ قرآن کریم کی آیت ﴿عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنتی بعض بعض کی پشت کو نہ دیکھیں گے۔

(۳۵۲۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ ﴿لاَ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلاَ يُنْزِفُونَ﴾ ، قَالَ : لاَ تُصَدَّعُ رُؤُوسُهُمْ ، وَلاَ تُنْزَفُ عُقُولُهُمْ.

(۳۵۲۱۳) حضرت سعید بن جبیر ؒ قرآن کریم کی آیت ﴿لاَ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلاَ يُنْزِفُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نہ سروں میں درد ہوگا اور نہ ہی ان کی عقلیں زائل ہوں گی۔

(۳۵۲۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ﴾ ، قَالَ : خَمْرٌ بَيْضَاءُ ، ﴿لاَ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلاَ يُنْزِفُونَ﴾ ، قَالَ : لاَ تُصَدَّعُ رُؤُوسُهُمْ ، وَلاَ يَعْتَرِيهَا.

(۳۵۲۱۴) حضرت مجاہد قرآن کریم کی آیت (وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سفید شراب ہوگی اور ﴿لاَ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلاَ يُنْزِفُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے ان کے سر میں درد نہ ہوگا اور نہ ہی نشہ چڑھے گا۔

(۳۵۲۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُتْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿مَوْضُونَةٍ﴾ ، قَالَ أَحَدُهُمَا : الْمُرْمَلَة ، وَقَالَ الآخَر : الْمَرْمُولَةُ بِالذَّهَبِ.

(۳۵۲۱۵) حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ قرآن کریم کی آیت ﴿مَوْضُونَةٍ﴾ کا مطلب ہے کہ ان کو بنایا ہوگا سونے کی تاروں کے ساتھ۔

(۳۵۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي الأَشْرَسِ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ : قَالَ : تَجِيءُ الطَّيْرُ فَتَقَعُ عَلَى الشَّجَرَةِ ، فَيَأْكُلُ مِنْ أَحَدِ جَنْبَيْهِ قَدِيدًا ، وَمِنَ الآخَرِ شِوَاءً.

(۳۵۲۱۶) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ جنت میں پرندہ آئے گا اور درخت پر یا دسترخوان پر بیٹھے گا پس وہ جنتی اس کے ایک پہلو سے شوربے والا گوشت کھائے گا اور دوسرے پہلو سے بھنا ہوا۔

(۳۵۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ (وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ) ، قَالَ : لَوْ خَرَّ مِنْ أَعْلاَهَا فِرَاشٌ ، لَهَوَى إِلَى قَرَارِهَا كَذَا وَكَذَا خَرِيفًا.

(۳۵۲۱۷) حضرت ابو امامہ قرآن کریم کی آیت (وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر اس کے اوپر سے ایک بچھونا اس کی تہہ کی طرف گرے تو وہ اتنے اتنے خریف (موسم/عرصہ) بعد تہہ تک پہنچے گا۔

(۳۵۲۱۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ ﴿قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ﴾ ، قَالَ : يَتَنَاوَلُ الرَّجُلُ مِنْ

فَوَاكِهَهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

(۳۵۲۱۸) حضرت براء ﴿قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جنتی آدمی اپنی جگہ کھڑے کھڑے پھل تناول کرے گا۔

(۳۵۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ ﴿دَانِيَةٌ﴾ ، قَالَ :أُدْنِيَتْ مِنْهُمْ.

(۳۵۲۱۹) حضرت براء ﴿دَانِيَةٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ پھل ان کے قریب کردیئے جائیں گے۔

(۳۵۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾ ، قَالَ :ذُلِّلَتْ لَهُمْ ، يَأْخُذُونَ مِنْهَا حَيْثُ شَاؤُوا.

(۳۵۲۲۰) حضرت براء ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ اس کے پھل جہاں سے چاہیں گے توڑ لیں گے۔

(۳۵۲۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْعَبْقَرِيُّ الدِّيبَاجُ الْغَلِيظُ.

(۳۵۲۲۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ العبقری سے مراد موٹا ریشم ہے۔

(۳۵۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنٍ ، قَالَ لَهَا :تَكَلَّمِي ، فَقَالَتْ :قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. (بزار ۳۵۰۷)

(۳۵۲۲۲) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ رب العزت نے جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا میرے ساتھ کلام کر جنت بولی مومنین کامیاب ہوگئے۔

(۳۵۲۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿عَلَى الأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ﴾ ، قَالَ :السُّرُرُ عَلَيْهَا الْحِجَالُ.

(۳۵۲۲۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ﴿عَلَى الأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ﴾ سے مراد ہے کہ مسہریوں پر ہوں گے جن پر پازیب ہوں گے۔

(۳۵۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ﴾ ، قَالَ :هِيَ الْخَمْرُ.

(۳۵۲۲۴) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد شراب ہے۔

(۳۵۲۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ:الرَّحِيقُ الْخَمْرُ.

(۳۵۲۲۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ الرحیق سے مراد شراب ہے۔

(۳۵۲۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿مَخْتُومٍ﴾ ، قَالَ : مَمْزُوجٍ ، ﴿خِتَامُهُ مِسْكٌ﴾ قَالَ :طَعْمُهُ وَرِيحُهُ ، ﴿تَسْنِيمٍ﴾ قَالَ :عَيْنٌ فِي الْجَنَّةِ يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ

صِرْفًا ، وَتُمزجُ لأصْحَابِ الْيَمِينِ.

(۳۵۲۲۶) حضرت عبداللہ، مختوم کا مطلب بیان کرتے ہیں کہ اس میں آمیزش ہوگی ختامہ مسک کے متعلق فرماتے ہیں اس کا ذائقہ اور خوشبو مراد ہے، تسنیم کا مطلب ہے کہ جنت میں ایک چشمہ ہے جس میں سے صرف مقربین پانی پئیں گے اور اس میں اصحاب الیمین کیلئے آمیزش کی جائے گی۔

(۳۵۲۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ﴿وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ، عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ﴾ وَتُمْزَجُ لِسَائِرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(۳۵۲۲۷) حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ ﴿وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ، عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ تمام جنت والوں کیلئے اس میں آمیزش کی جائے گی۔

(۳۵۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ﴾ ، قَالَ : خَفَايَا أَخْفَاهَا اللَّهُ لأَهْلِ الْجَنَّةِ.

(۳۵۲۲۸) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کو اللہ نے جنتیوں کے لیے پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔

(۳۵۲۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ (ح) وَعَنْ أَبِي رَوْقٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿خِتَامُهُ مِسْكٌ﴾ ، قَالاَ : آخِرُ طَعْمِهِ.

(۳۵۲۲۹) حضرت ضحاک قرآن کریم کی آیت ختامہ مسک کے متعلق فرماتے ہیں کہ جنتیوں کا آخری کھانا یہ ہوگا۔

(۳۵۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ شَرِيكٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : أُنْبِئْتُ أَنَّ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ ، قَوْمًا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، وَوُجُوهُهُمْ نُورٌ ، عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ خُضْرٌ ، تَغْشَى أَبْصَارُ النَّاظِرِينَ دُونَهم ، لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ ، وَلاَ شُهَدَاءَ ، قَوْمٌ تَحَابُّوا فِي جَلاَلِ اللهِ حِينَ عُصِيَ اللَّهُ فِي الأَرْضِ. (طبرانی ۱۳۶۸۶)

(۳۵۲۳۰) حضرت ابن سابط فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے رحمٰن کے داہنی جانب جب کہ ان کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں نور کے منبروں پر ایک قوم ہوگی جن کے چہرے بھی نورانی ہوں گے اور ان پر سبز کپڑے ہوں گے، دیکھنے والوں کی آنکھیں ان کے دیکھنے سے شب کور ہوں گی وہ نہ تو نبی ہوں گے اور نہ ہی شہداء وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اللہ کیلئے آپس میں محبت کی جب کہ زمین میں اللہ کی نافرمانی کی گئی۔

(۳۵۲۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ الْعُقَيْلِيُّ ؛ أَنَّ الْعَلاَءَ بْنَ زِيَادٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عِبَادٌ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ ،

وَلَا شُهَدَاءَ ، يَغْبِطُهُمَ الأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لِقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ ، عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، يَقُولُ الأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ فَيَقُولُونَ : هَؤُلَاءِ كَانُوا تَحَابُّوا فِي اللهِ عَلَى غَيْرِ أَمْوَالٍ تَعَاطَوْهَا ، وَلَا أَرْحَامٍ كَانَتْ بَيْنَهُمْ. (نسائی ١١٢٣٦)

(٣٥٢٣١) حضرت علاء بن زیاد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے جو انبیاء یا شہداء تو نہ ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے قیامت کے دن اللہ کے قرب کی وجہ سے نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیاء اور شہداء دریافت کریں گے یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کیلئے آپس میں محبت کرتے تھے نہ کہ کسی مال کی وجہ سے جو آپس میں ایک دوسرے کو دیا ہو اور نہ ہی ان کے درمیان کوئی رشتہ داری تھی۔

(٣٥٢٣٢) حَدَّثَنَا عَلِي بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَوْثَرُ نَهَرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ ، هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ.

(٣٥٢٣٢) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کا اللہ نے جنت میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، اس پر خیر کثیر ہے، یہ وہ حوض ہے جس پر میری امت قیامت کے دن آئے گی اس کے برتن کی تعداد ستاروں کے بقدر ہے۔

(٣٥٢٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ ، حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ ، وَمَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالدُّرِّ ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ.

(٣٥٢٣٣) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کے کنارے سونے کے ہیں وہ یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور اس کا پانی اولے سے زیادہ سفید ہے۔

(٣٥٢٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : الْكَوْثَرُ : نَهَرٌ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ ، شَاطِئَاهُ دُرٌّ مُجَوَّفٌ ، وَفِيهِ مِنَ الأَبَارِيقِ وَالآنِيَةِ عَدَدَ النُّجُومِ. (بخاری ٤٩٦٥۔ نسائی ١١٧٠٥)

(٣٥٢٣٤) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کوثر جنت کے کنارے میں ایک نہر ہے اس کے کناروں پر موتی ہیں اور اس میں برتن ہیں اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے۔

(٣٥٢٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَا : سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ ، يَقُولُ : حَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَحَابِّينَ فِيَّ ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ ، وَحَقَّتْ

مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَزَاوِرِينَ فِي ، وَالْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ ، يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ.

(ترمذی ۲۳۹۰۔ احمد ۲۳۶)

(۳۵۲۳۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان پر لازم ہیں جو میرے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں میری محبت لازم ہے ان کیلئے جو میرے لیے آپس میں خرچ کرتے ہیں اور میری محبت لازم ہے ان کیلئے جو میرے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہیں اللہ کیلئے محبت کرنے والے قیامت کے دن عرش کے سایہ تلے نور کے منبروں پر ہوں گے جس دن اس کے عرش کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

(۳۵۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ عَلَى عَمُودٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ ، فِي رَأْسِ الْعَمُودِ سَبْعُونَ أَلْفَ غُرْفَةٍ ، مُشْرِفُونَ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ ، إِذَا اطَّلَعَ أَحَدُهُمْ مَلأَ حُسْنُهُ بُيُوتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، كَمَا تَمْلأُ الشَّمْسُ بِضَوْئِهَا بُيُوتَ أَهْلِ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ : اُخْرُجُوا بِنَا إِلَى الْمُتَحَابِّينَ فِي اللهِ ، قَالَ : فَيَخْرُجُونَ فَيَنْظُرُونَ فِي وُجُوهِهِمْ مِثْلَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ خُضْرٌ ، مَكْتُوبٌ فِي جِبَاهِهِمْ : هَؤُلاَءِ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ. (مسند ۴۱۶)

(۳۵۲۳۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کیلئے محبت کرنے والے قیامت کے دن سرخ یاقوت کے ستونوں پر ہوں گے ستون کے اوپر ستر ہزار کمرے ہوں گے جنتیوں پر جھانکیں گے جب ان میں سے کوئی جھانکے گا تو اس کے حسن سے جنتیوں کے گھر بھر جائیں گے جیسے سورج کی روشنی دنیا والوں کے گھروں کو بھر دیتی ہے پھر ایک جنتی کہے گا اللہ کیلئے آپس میں محبت کرنے والوں کو ہمارے سامنے لاؤ پھر ان کو نکالا جائے گا وہ ان کے چہروں کو دیکھیں گے جیسے چودہویں رات کا چاند ہو ان پر سبز رنگ کا لباس ہوگا، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کیلئے آپس میں محبت کرتے تھے۔

(۳۵۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ ؟ قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا ، فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ ، عَرْضُهُ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ.

(۳۵۲۳۷) حضرت ابوذر رضی اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا اے اللہ کے نبی ﷺ! حوض کوثر کے برتن کیا ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اور اس کے ستارے سے اندھیری رات میں، جو اس میں سے پیے گا اس کو دوبارہ پیاس نہ لگے گی اس کی چوڑائی عمان

سے ایلہ تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

(۳۵۲۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ ، عَنْ ثَوْبَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ سَعَةِ الْحَوْضِ ؟ فَقَالَ : مَا بَيْنَ مَقَامِي هَذَا إِلَى عَمَّان ، مَا بَيْنَهُمَا شَهْرٌ ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهِ ؟ فَقَالَ : أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، يَغُبُّ فِيهِ مِيزَابَانِ مِدَادُهُ ، أَوْ مِدَادُهُمَا مِنَ الْجَنَّةِ ، أَحَدُهُمَا وَرِقٌ ، وَالآخَرُ ذَهَبٌ.

(۳۵۲۳۸) حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے حوض کوثر کی چوڑائی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی چوڑائی یہاں سے لے کر عمان تک ہے اس کا درمیانی فاصلہ ایک مہینہ یا اس جتنا ہے آپ سے اس کے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

(۳۵۲۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ لِي حَوْضًا طُولُهُ مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، أَبْيَضُ مِثْلُ اللَّبَنِ ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ ، وَإِنِّي لأَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۲۳۹) حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک جنت میں میرے لیے ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے لے کر بیت المقدس تک ہے، دودھ کی طرح سفید ہے اس کے برتن ستاروں کی بقدر ہیں اور بیشک قیامت کے دن میرے متبعین دیگر انبیاء سے زیادہ ہوں گے۔

(۳۵۲٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِنَهَرٍ يَجْرِي ، حَافَتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ ، قَالَ : فَضَرَبْتُ بِيَدِيَ الطِّينِ فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ ، فَقُلْتُ : يَا جِبْرِيلُ ، مَا هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ.

(۳۵۲۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں ایک بہتی ہوئی نہر پر آیا جس کے کنارے موتیوں کے تھے، میں نے اپنا ہاتھ مٹی پر مارا تو وہ تیز خوشبو والی مشک تھی، میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ حوض کوثر ہے جو اللہ آپ کو عطا فرمائے گا۔

(۳۵۲٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَنْهَارُ الْجَنَّةِ تُفَجَّرُ مِنْ جَبَلٍ مِنْ مِسْكٍ.

(۳۵۲۴۱) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ جنت کی نہریں مشک کے پہاڑ سے جاری ہوتی ہیں۔

(۳۵۲٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّ اللَّهَ

لَمَّا خَلَقَ الْجَنَّةَ قَالَ لَهَا :تَزَيَّنِي ، فَتَزَيَّنَتْ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا :تَزَيَّنِي ، فَتَزَيَّنَتْ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا :تَكَلَّمِي ، فَقَالَتْ طُوبَى لِمَنْ رَضِيتَ عَنْهُ.

(۳۵۲۴۲) حضرت سعد الطائی سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: میرے لیے مزین ہو جا، وہ مزین ہوگئی پھر اس کو فرمایا میرے لیے مزین ہو جاوہ مزین ہوگی پھر اس سے فرمایا میرے سے کلام کر جنت نے کہا: خوشخبری ہے اس شخص کیلئے جس سے آپ راضی ہو گئے۔

(٣٥٢٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ :اللَّهُمَّ ، الْعَبْدُ مِنْ عَبِيدِكَ يَعْبُدُك ، وَيُطِيعُك ، وَيَجْتَنِبُ سَخَطَك ، تَزْوِي عَنْهُ الدُّنْيَا ، وَتَعْرِضُ لَهُ الْبَلاَءَ ، وَالْعَبْدُ يَعْبُدُ غَيْرَك ، وَيَعْمَلُ بِمَعَاصِيك ، فَتَعْرِضُ لَهُ الدُّنْيَا ، وَتَزْوِي عَنْهُ الْبَلاَءَ ، قَالَ :فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ، أَنَّ الْعِبَادَ وَالْبِلاَدَ لِي ، كُلٌّ يُسَبِّحُ بِحَمْدِي ، فَأَمَّا عَبْدِي الْمُؤْمِنُ ، فَتَكُونُ لَهُ سَيِّئَاتٌ ، فَإِنَّمَا أَعْرِضُ لَهُ الْبَلاَءَ ، وَأَزْوِي عَنْهُ الدُّنْيَا ، فَتَكُونُ كَفَّارَةً لِسَيِّئَاتِهِ ، وَأُجْزِيَهُ إِذَا لَقِيَنِي ، وَأَمَّا عَبْدِي الْكَافِرُ فَتَكُونُ لَهُ الْحَسَنَاتُ ، فَأَزْوِي عَنْهُ الْبَلاَءَ ، وَأَعْرِضُ لَهُ الدُّنْيَا ، فَتَكُونُ جَزَاءً لِحَسَنَاتِهِ ، وَأُجْزِيهِ بِسَيِّئَاتِهِ حِينَ يَلْقَانِي.

(۳۵۲۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیوں میں سے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے اللہ! تیرے بندوں میں سے ایک بندہ تیری عبادت کرتا ہے تیری اطاعت کرتا ہے اور آپ کی ناراضگی سے بچتا ہے، آپ دنیا کو اس سے دور کر کے مصائب اس کے قریب فرمادیتے ہیں اور وہ بندہ جو تیرے غیر کی پوجا کرتا ہے اور تیرے نافرمانی والے اعمال کرتا ہے آپ دنیا اس کے قریب اور مصائب کو اس سے دور کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ سب بندے اور شہر میرے ہیں سب میری تسبیح کرتے ہیں بہر حال مومن بندہ، اس کے کچھ گناہ بھی ہوتے ہیں میں مصائب کو اس کو قریب کر کے دنیا کو اس سے دور کر دیتا ہوں وہ اس کی خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور جب وہ میرے پاس آئے گا میں اس کو بدلہ دوں گا اور میرا کافر بندہ اس کی کچھ نیکیاں بھی ہوتی ہیں میں بلاؤں کو اس سے دور اور دنیا کو قریب کر دیتا ہوں وہ اس کی نیکیوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں اور میں اس کے گناہوں کی سزا اس کو تب دوں گا جب وہ میرے پاس آئے گا۔

(٣٥٢٤٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ لِلعَبْدِ الْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ ، طُولُهَا ثَلاَثُونَ مِيلاً ، لِلعَبْدِ الْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ لاَ يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۳۵۲۴۴) حضرت ابو بکر بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں مومن کیلئے ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی تیس میل ہوگی، مومن کیلئے اس میں اس کے گھر والے ہوں گے، ان میں سے بعض بعض کو نہ

دیکھیں گے۔

۳۵۲٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ أَرْبَعٌ :ثِنْتَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، حِلْيَتُهُمَا وَآنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَثِنْتَانِ مِنْ فِضَّةٍ ، حِلْيَتُهُمَا وَآنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَلَيْسَ بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلاَّ رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ. (بخاری ٤٨٧٨۔ مسلم ١٦٣)

(۳۵۲۴۵) حضرت ابوبکر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت الفردوس چار ہیں دو سونے کی ہیں اس کے زیور، اس کے برتن اور جو کچھ بھی اس میں ہے وہ سونے کا ہے اور دو چاندی کے ہیں اس کے زیور، اس کے برتن اور جو کچھ بھی ہے وہ چاندی کا ہے اور نہیں ہوگا لوگوں کے درمیان اور ان کے اپنے رب کو دیکھنے کے درمیان مگر کبریائی کی چادر اس کے چہرہ پر ہوگی۔

۳۵۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ أَبِي فضَالَةَ ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ﴿جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً﴾ ، قَالَ :سُرَّةُ الْجَنَّةِ ، قَالَ :وَسَطُ الْجَنَّةِ.

(۳۵۲۴۶) حضرت ابوامامہ قرآن کریم کی آیت ﴿جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جنت کے درمیان میں مہمان نوازی ہوگی۔

۳۵۲٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ كَعْبٍ ؛ ﴿جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً﴾ ، قَالَ :جَنَّاتُ الأَعْنَابِ.

(۳۵۲۴۷) حضرت کعب قرآن کریم کی آیت ﴿جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں جنت الاعناب مراد ہے۔ (انگوروں کے باغات)

۳۵۲٤٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ ، فِي مِثْلِ طُولِهِ ، سِتُّونَ ذِرَاعًا ، جُرْدٌ ، مُرْدٌ ، مُكَحَّلُونَ ، أَبْنَاءُ ثَلاَثٍ وَثَلاَثِينَ ، نِسَاؤُهُم أَبْكَار ، وَرِجَالُهُمْ مُرْدٌ.

(۳۵۲۴۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جنتی جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی صورت میں داخل ہوں گے، ساٹھ گز لمبا قد ہوگا، جسم پر بال نہ ہوں گے اور سرمہ لگا ہوگا ان کی عمریں تینتیس برس ہوں گی ان کی بیویاں باکرہ ہوں گی اور ان کے خاوندوں کے جسموں پر بال نہ ہوں گے۔

۳۵۲٤٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:نَخْلُ الْجَنَّةِ جُذُوعُهَا ذَهَبٌ، وَكَرَبُهَا زُمُرُّدٌ وَيَاقُوتٌ ، وَسَعَفُهَا حُلَلٌ ، تُخْرِجُ الرَّطَبَ أَمْثَالَ الْقِلاَلِ ، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَبْيَضَ مِنَ اللَّبَنِ.

(۳۵۲۴۹) حضرت حسن سے مروی ہے کہ جنت کے کھجور کے درختوں کے تنے سونے کے اور اس کی جڑ زمرد اور یاقوت اور اس کے

پتے زیور ہوں گے، کھجوران درختوں سے گنبد کے برابر کھجور حاصل ہوگی جو شہد سے زیادہ میٹھی اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگی۔

(۳۵۲۵۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ ، جِيءَ بِهِمْ فِي السَّلاَسِلِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَ الْجَنَّةَ.

(بخاری ۳۰۱۰۔ ابوداؤد ۲۶۷۰

(۳۵۲۵۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم پر تعجب فرمائے گا جن کو زنجیروں میں جکڑ کر لایا جائے گا یہاں تک کہ ان کو جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

(۳۵۲۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ : ذُكِرَ لَنَا ؛ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، فَصُوِّرَ صُورَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَأُلْبِسَ لِبَاسَهُمْ ، وَحُلِّيَ حُلِيَّهُمْ ، وَرَأَى أَزْوَاجَهُ وَخَدَمَهُ وَمَسَاكِنَهُ فِي الْجَنَّةِ ، فَأَخَذَهُ سُوَارُ فَرَحٍ ، لَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَمُوتَ لَمَاتَ ، قَالَ : فَيُقَالُ : أَرَأَيْتَ سُوَارَ فَرْحَتِكَ هَذِهِ ، فَإِنَّهَا قَائِمَةٌ لَكَ أَبَدًا.

(۳۵۲۵۱) حضرت حمید بن ہلال سے مروی ہے کہ جنتی شخص جب جنت میں داخل ہوگا اس کو جنتیوں کی صورت دی جائے گی، اور اہل جنت کا لباس اس کو پہنایا جائے گا، اور جنتیوں والا زیور پہنایا جائے گا وہ اپنی بیویوں کو، خدمت گاروں کو اور رہائش گاہ کو جنت میں دیکھے گا، اس پر خوشی کا خمار سوار ہو جائے گا اگر اس کیلئے مرنا ممکن ہو، تو وہ اس خوشی کی وجہ سے مرجاتا، اس کو کہا جائے گا، کیا تو نے اپنی خوشی کی انتہا دیکھ لی، یہ خوشی ہمیشہ تیرے لیے رہے گی۔

(۳۵۲۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ لأَهْلِ الْجَنَّةِ سُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ ، فِيهَا كُثْبَانُ الْمِسْكِ ، فَإِذَا خَرَجُوا إِلَيْهَا هَبَّتْ رِيحٌ ، قَالَ حَمَّادٌ : أَحْسِبُهُ ، قَالَ : شَمَالٌ ، فَتَمْلأُ وُجُوهَهُمْ وَثِيَابَهُم وَبُيُوتَهُمْ مِسْكًا ، فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالاً ، قَالَ : فَيَأْتُونَ أَهْلِيهُمْ ، فَيَقُولُونَ لَهُنَّ : لَقَدْ ازْدَدتُم بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالاً ، وَيَقُلْنَ لَهُم : وَأَنْتُمْ قَدِ ازْدَدتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالاً. (مسلم ۲۱۷۸۔ دارمی ۲۸۴۲)

(۳۵۲۵۲) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں جنتیوں کا ایک بازار ہوگا وہ جمعہ کے دن وہاں آئیں گے، وہاں پر مشک کے ٹیلے ہوں گے جب وہ اس کی طرف آئیں گے تو ہوا چلے گی، حضرت حماد فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے وہ شمال ہوگی، ان کے چہرے ان کے کپڑے اور گھر مشک سے بھر جائیں گے، ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے، اور گھر والوں سے کہیں گے کہ ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا ہے، ان کے گھر والے ان سے کہیں گے کہ تمہارے حسن و جمال میں بھی ہمارے بعد اضافہ ہوا ہے۔

(۳۵۲۵۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :

سَأَلْتُ كَعْبًا : مَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى ؟ فَقَالَ : سِدْرَةٌ يَنْتَهِي إِلَيْهَا عِلْمُ الْمَلاَئِكَةِ ، وَعِنْدَهَا يَجِدُونَ أَمْرَ اللهِ لاَ يُجَاوِزُهَا عِلْمُهُمْ ، وَسَأَلْتُهُ عَنْ جَنَّةِ الْمَأْوَى ؟ فَقَالَ : جَنَّةٌ فِيهَا طَيْرٌ خُضْرٌ ، تَرْتَقِي فِيهَا أَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ.

(۳۵۲۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب سے دریافت کیا سدرۃ المنتہیٰ کیا ہے؟ حضرت کعب نے فرمایا: وہ ایک درخت ہے یہاں پر ملائکہ کا علم ختم ہو جاتا ہے وہاں وہ اللہ کا حکم پاتے ہیں وہاں سے ان کا علم تجاوز نہیں کرتا، میں نے ان سے جنت الماوی کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت کعب فرمایا: وہ جنت ہے جس میں سبز پرندے ہیں جس میں شہداء کی روحیں جاتی ہیں۔

(۲) مَا ذُكِرَ فِيمَا أَعَدَّ اللَّهُ لأَهْلِ النَّارِ ، وَشِدَّتِهِ

جہنمیوں کیلئے اللہ نے جو عذاب تیار کیا ہے اس کی شدت کا بیان

(۳۵۲٥٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ خَالِدٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ﴾ قَالَ : جِيءَ بِهَا تُقَادُ بِسَبْعِينَ أَلْفَ زِمَامٍ ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفِ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا. (مسلم ۲۱۸۴۔ ترمذی ۲۵۷۳)

(۳۵۲۵۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جہنم کو ستر ہزار لگاموں میں لایا جائے گا ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔

(۳۵۲٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: تَزْفِرُ جَهَنَّمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ زَفْرَةً، فَلاَ يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلاَ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلاَّ وَقَعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، يَقُول: يَا رَبِّ، نَفْسِي نَفْسِي.

(۳۵۲۵۵) حضرت کعب سے مروی ہے کہ قیامت کے دن جہنم ایک لمبا سانس لے گی تو ہر مقرب فرشتہ اور نبی گھٹنوں کے بل جھک کر کہے گا یا رب نفسی نفسی۔

(۳۵۲٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : إِنَّ لِجَهَنَّمَ كُلَّ يَوْمٍ زَفْرَتَيْنِ ، مَا يَبْقَى شَيْءٌ إِلاَّ سَمِعَهُمَا ، إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ اللَّذَيْنِ عَلَيْهِمَا الْعَذَابُ وَالْحِسَابُ.

(۳۵۲۵۶) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ جہنم ہر دن دو مرتبہ سانس لیتی ہے، جن وانس کے سوا ہر مخلوق اس کو سنتی ہے (جن پر حساب وعذاب ہے وہ نہیں سنتے)۔

(۳۵۲٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: النَّارُ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ، لاَ يُضِيءُ جَمْرُهَا، وَلاَ يَطْفَأُ لَهَبُهَا ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ ، أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾.

(۳۵۲۵۷) حضرت سلمان سے مروی ہے کہ جہنم کی آگ سیاہ ہے اس کی چنگاری روشن نہیں ہے اور اس کا شعلہ بجھتا نہیں ہے، پھر

آپ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ ، أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾.

(٣٥٢٥٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : لَفَحَتْهُمَ النَّارُ لَفْحَةً ، فَمَا أَبْقَتْ لَحْمًا عَلَى عَظْمٍ إِلاَّ أَلْقَتْهُ. (طبرانی ۹۳۶۱)

(۳۵۲۵۸) حضرت ابن ابی الهذیل سے مروی ہے کہ جہنم کی آگ ان کے چہروں کو جھلسا دے گی، کسی بھی ہڈی پر کوئی گوشت باقی نہ بچے گا وہ گوشت گر جائے گا۔

(٣٥٢٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : إِنَّ أَهْلَ النَّارِ نَادَوْا : ﴿يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ ، فَخَلَّى عَنْهُمْ أَرْبَعِينَ عَامًا ، ثُمَّ أَجَابَهُمْ : ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾ قَالَ : فَقَالُوا : ﴿أَخْرِجْنَا مِنْهَا ، فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ ، قَالَ : فَخَلَّى عَنْهُمْ مِثْلَ الدُّنْيَا ، ثُمَّ أَجَابَهُمْ : ﴿اخْسَؤُوا فِيهَا ، وَلاَ تُكَلِّمُونَ﴾ ، قَالَ : فَلَمْ يَنْبِس الْقَوْمُ بَعْدَ ذَلِكَ بِكَلِمَةٍ ، إِنْ كَانَ إِلاَّ الزَّفِيرُ وَالشَّهِيقُ.

(حاکم ۳۹۵)

(۳۵۲۵۹) حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ جہنمی لوگ پکاریں گے ﴿يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ چالیس سال تک ان کو جواب نہ دیا جائے گا پھر ان کو جواب دیا جائے گا کہ ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾ پھر جہنمی کہیں گے ﴿أَخْرِجْنَا مِنْهَا ، فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ پھر ان کو دنیا کی عمر کی بقدر جواب نہ دیا جائے گا اور پھر ان کو کہا جائے گا ﴿اخْسَؤُوا فِيهَا ، وَلاَ تُكَلِّمُون﴾ پھر اس کے بعد ان کے منہ سے سوائے چیخ و پکار کے کوئی اور کلمہ نہ نکلے گا۔

(٣٥٢٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : إِذَا جِيءَ بِالرَّجُلِ إِلَى النَّارِ ، قِيلَ : انْتَظِرْ حَتَّى نُتْحِفَكَ ، قَالَ : فَيُؤْتَى بِكَأْسٍ مِنْ سُمِّ الأَفَاعِي وَالأَسَاوِدِ ، إِذَا أَدْنَاهَا مِنْ فِيهِ نَثَرَتِ اللَّحْمَ عَلَى حِدَةٍ ، وَالْعَظْمَ عَلَى حِدَةٍ. (ابو نعیم ٦٨)

(۳۵۲۶۰) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ جب جہنمی کو جہنم کی طرف لایا جائے گا تو اس کو کہا جائے گا ٹھہرو، تاکہ ہم تجھے تحفہ دیں پھر اس کے پاس سانپ کے زہر کا ایک پیالہ لایا جائے گا جب وہ اس کو منہ کے قریب کرے گا تو اس کا گوشت ایک طرف اور ہڈیاں ایک طرف بکھر جائیں گی۔

(٣٥٢٦١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ؛ ﴿لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ﴾ ، قَالَ : تُلَوِّحُ جِلْدَهُ ، حَتَّى تَدَعَهُ أَشَدَّ سَوَادًا مِنَ اللَّيْلِ.

(۳۵۲۶۱) حضرت ابو رزین رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قرآن کریم کی آیت ﴿لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کا رنگ تبدیل ہو جائے گا یہاں تک کہ رات سے زیادہ سیاہ ہو جائے گا۔

(۳۵۲۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ ، قَالَ : فِي تَوَابِيتَ مُبْهَمَةٍ عَلَيْهِم.

(۳۵۲۶۲) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ: منافقین تابوتوں میں جکڑے جائیں گے۔

(۳۵۲۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَبْوَابُ النَّارِ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ، يُبْدَأُ بِالأَسْفَلِ فَيُمْلأُ ، فَهُوَ أَسْفَلُ السافِلِينَ ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ ، حَتَّى تُمْلأَ النَّارَ.

(۳۵۲۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جہنم کے دروازے ایک دوسرے کے اوپر ہیں سب سے پہلے سب سے نچلے سے ابتدا کی جائے گی اس کو بھرا جائے گا، وہ اسفل السافلین ہے پھر اس کے بعد والے کو پھر اس کے بعد والے کو یہاں تک کہ جہنم کو بھر دیا جائے گا۔

(۳۵۲۶٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : أَتَدْرُونَ كَيْفَ أَبْوَابُ النَّارِ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، نَحْوَ هَذِهِ الأَبْوَابِ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهَا هَكَذَا ، فَوَصَفَ أَطْبَاقًا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ.

(طبری ۱۴)

(۳۵۲۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو جہنم کے دروازے کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں ان دروازوں کی طرح ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ یوں ہیں اس کے بعض طبقات کو بعض کے اوپر رکھا گیا ہے۔

(۳۵۲٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَلَسْنَا إِلَى كَعْبِ الأَحْبَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُحَدِّثُ ، فَجَاءَ عُمَرُ ، فَجَلَسَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ ، فَنَادَاهُ ، فَقَالَ : وَيْحَك يَا كَعْبُ ، خَوِّفْنَا ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّ النَّارَ لَتُقَرَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ، حَتَّى إِذَا أُدْنِيَتْ وَقُرِّبَتْ ، زَفَرَتْ زَفْرَةً مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ ، وَلاَ صِدِّيقٍ ، وَلاَ شَهِيدٍ ، إِلاَّ وَجَثَا لِرُكْبَتَيْهِ سَاقِطًا ، حَتَّى يَقُولَ كُلُّ نَبِيٍّ ، وَكُلُّ صِدِّيقٍ ، وَكُلُّ شَهِيدٍ : اللَّهُمَّ لاَ أُكَلِّفُكَ الْيَوْمَ إِلاَّ نَفْسِي ، وَلَوْ كَانَ لَكَ يَابْنَ الْخَطَّابِ عَمَلُ سَبْعِينَ نَبِيًّا ، لَظَنَنْتَ أَنْ لاَ تَنْجُوَ ، قَالَ عُمَرُ : وَاللهِ إِنَّ الأَمْرَ لَشَدِيدٌ.

(۳۵۲۶۵) حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت کعب بن احبار رحمہ اللہ کے پاس مسجد میں بیٹھے تھے وہ حدیث بیان کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور لوگوں کے کنارے پر تشریف فرما ہو گئے پھر ان کو پکارا اور کہا اے کعب تیرا ناس ہو، آج آپ نے ہمیں خوف زدہ کر دیا حضرت کعب نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قیامت کے دن آگ قریب ہو جائے گی اس کیلئے چیخ و پکار ہو گی یہاں تک کہ جب وہ قریب ہو جائے گی تو وہ ایک مرتبہ سانس لے گی اس کی ہیبت کی وجہ سے تمام انبیاء صدیقین اور شہداء گھٹنوں کے بل جھک جائیں گے، اور پھر ہر نبی صدیق اور

شہید کہے گا: اے اللہ آج میں آپ سے صرف اپنا ہی سوال کرتا ہوں اور اے ابن خطاب! اگر تیرے لیے نبیوں کا عمل بھی ہو پھر بھی تجھے خوف ہوگا کہ تیری نجات نہ ہوگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم معاملہ بہت زیادہ سخت ہے۔

(٣٥٢٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ ، حَتَّى يَعْدِلَ عِنْدَهُمْ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ ، قَالَ فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِالضَّرِيعِ ، لاَ يُسْمِنُ ، وَلاَ يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ، فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغَصَصَ بِالشَّرَابِ ، فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِمَاءٍ مِنْ حَمِيمٍ فِي كَلاَلِيبَ مِنْ حَدِيدٍ ، فَإِذَا أَدْنَوْهُ إِلَى وُجُوهِهِمْ شَوَى وُجُوهَهُمْ ، فَإِذَا أَدْخَلُوهُ بُطُونَهُمْ قَطَّعَ مَا فِي بُطُونِهِمْ ، قَالَ فَيُنَادُونَ : ﴿ادْعُوَا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ الْعَذَابِ﴾ ، قَالَ : فَيُجَابُونَ : ﴿أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ، قَالُوا بَلَى ، قَالُوا فَادْعُوَا ، وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلاَلٍ﴾ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : نَادُوا مَالِكًا ، فَيُنَادُونَ : ﴿يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ ، قَالَ : فَأَجَابَهُمْ : ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾ قَالَ : فَيَقُولُونَ : ادْعُوَا رَبَّكُمْ ، فَلاَ شَيْءَ أَرْحَمُ بِكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : ﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ ، قَالَ فَيُجِيبُهُمْ : ﴿اخْسَؤُوا فِيهَا وَلاَ تُكَلِّمُونَ﴾ ، قَالَ : فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ ، وَيَأْخُذُونَ فِي الْوَيْلِ ، وَالشَّهِيقِ ، وَالثُّبُورِ . (ترمذی ٢٥٨٦۔ دار قطنی ١٠٨٦)

(۳۵۲۶۶) حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے کہ جہنمیوں کو بھوک ستائے گی، پھر وہ مدد طلب کریں گے، ان کی ضریع سے مدد کی جائے گی جو ان کا پیٹ نہیں بھرے گی اور نہ ہی ان کو صحت مند کرے گی وہ پھر مدد طلب کریں گے تو ان کی طعام ذی غصة سے مدد کی جائے گی (جو گلے میں اٹک جاتی ہے) پھر وہ یاد کریں گے کہ گلے میں اٹک جانے والی چیز کو پینے والی چیز سے دور کرتے تھے، پھر وہ طلب کریں گے پھر ان کو لوہے کے برتنوں میں گرم کھولتا پانی پیش کیا جائے گا، جب وہ اس کو قریب کریں گے تو وہ ان کے چہروں کو جلا دے گا، اور جب اس کو پییں گے تو ان کے پیٹ کے تمام اعضاء کو کاٹ ڈالے گا، پھر وہ پکاریں گے ﴿ادْعُوَا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ الْعَذَابِ﴾ ان کو جواب دیا جائے گا کہ ﴿أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ، قَالُوا بَلَى ، قَالُوا فَادْعُوَا ، وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلاَلٍ﴾ پھر وہ کہیں گے مالک کو آواز دو تو وہ کہیں گے ﴿يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ مالک ان کو جواب دے گا ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾ پھر وہ کہیں گے اپنے رب کو پکارو، بیشک تمہارے رب سے زیادہ کوئی چیز رحم کرنے والی تم پر نہیں ہے، پھر وہ کہیں گے ﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ ان کو جواب دیا جائے گا کہ ﴿اخْسَؤُوا فِيهَا وَلاَ تُكَلِّمُونِ﴾ پھر وہ ہلاکت و بربادی اور چیخ و پکار کو لازم پکڑیں گے۔

(٣٥٢٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُلْقَى الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ ، فَيَبْكُونَ حَتَّى تَنْفَدَ الدُّمُوعُ ، قَالَ : ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّمَ ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَصِيرَ

فِي وُجُوهِهِمْ أُخْدُود ، لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهِ السُّفُنُ لَجَرَتْ. (ابن المبارك ۲۹۵)

(۳۵۲٦۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں پر رونا، دھونا ڈال دیا جائے گا، وہ اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسوخشک ہو جائیں گے پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے ان کے چہروں پر گڑھے (کنویں کی مانند) پڑ جائیں گے اگر ان آنسوؤں پر کشتیوں کو چلایا جاتا تو البتہ وہ چل پڑتیں۔

(۳۵۲٦۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُونَ فِي النَّارِ ، حَتَّى لَوْ أُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِي دُمُوعِهِمْ لَجَرَتْ ، ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ الدَّمَ بَعْدَ الدُّمُوعِ ، وَلِمِثْلِ مَا هُمْ فِيهِ يُبْكَى لَهُ. (حاكم ٦۰۵)

(۳۵۲٦۸) حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ جہنمی لوگ جہنم میں روئیں گے یہاں تک کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیوں کو چلایا جاتا تو وہ بھی چل پڑتیں، پھر آنسوؤں کے بعد خون کے آنسو روئیں گے اور اسی کے مثل ان کو رلایا جائے گا۔

(۳۵۲٦۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلاَنِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ ، مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ عَذَابًا مِنْهُ ، وَإِنَّهُ لأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا. (مسلم ۱۹٦۔ احمد ۲۷۴)

(۳۵۲٦۹) حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس کو ہوگا جس کو آگ کے جوتے پہنائیں جائیں گے اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا جیسے ہانڈی ابلتی ہے وہ شخص نہیں دیکھے گا کہ کسی کو اس سے زیادہ سخت عذاب ہو رہا ہو، بیشک وہ سب سے کم اور ہلکے عذاب والا ہوگا۔

(۳۵۲۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا ، لَرَجُلٌ عَلَيْهِ نَعْلاَنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَأَنَّهُ مِرْجَلٌ ، مَسَامِعُهُ جَمْرٌ ، وَأَضْرَاسُهُ جَمْرٌ ، وَأَشْفَارُهُ لَهَبُ النَّارِ ، وَتَخْرُجُ أَحْشَاءُ جَنْبَيْهِ مِنْ قَدَمَيْهِ ، وَسَائِرُهُمْ كَالْحَبِّ الْقَلِيلِ فِي الْمَاءِ الْكَثِيرِ ، فَهُوَ يَفُورُ. (ابو نعيم ۲۷۴)

(۳۵۲۷۰) حضرت عبید اللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں سب سے کم عذاب اس شخص کو ہوگا کہ جس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا اس کے کان انگارے کے ہوں گے اس کی داڑھیں انگارے کی ہوں گی اس کے ہونٹ آگ کے ہوں گے اس کی ایڑیاں پاؤں کی طرف سے نکل جائیں گی۔

(۳۵۲۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ ، يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ. (مسلم ۱۹۵۔ ابو عوانة ۲۸۳)

(۳۵۲۷۱) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس کی حرارت کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا۔

(۳۵۲۷۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ نَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ. (مسلم ۱۳۶۔ احمد ۲۹۰)

(۳۵۲۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا اس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے۔

(۳۵۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، يَقُولُ : أُنْذِرُكُمُ النَّارَ ، حَتَّى سَقَطَ أَحَدُ عِطْفَيْ رِدَائِهِ عَنْ مَنْكِبَيْهِ ، وَهُوَ يَقُولُ أُنْذِرُكُمُ النَّارَ ، حَتَّى لَوْ كَانَ مِنْ مَكَانِي هَذَا لأَسْمَعَ أَهْلَ السُّوقِ ، أَوْ مَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْهُمْ.

(طیالسی ۷۹۲۔ احمد ۲۶۸

(۳۵۲۷۳) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ: تم لوگوں کو آگ سے ڈراتا ہوں یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک آپ کے ایک کندھے سے گر گئی پھر فرمایا: تم لوگوں کو آگ سے ڈراتا ہوں، یہاں تک کہ اگر میری اس جگہ پر ہوتا تو میں بازار والوں کو سنوا دیتا، یا انہیں سے جس کو اللہ چاہتا۔

(۳۵۲۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا ، فَقَالَتْ : رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا ، فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ : نَفَسًا فِي الصَّيْفِ ، وَنَفَسًا فِي الشِّتَاءِ ، فَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ مِنْ زَمْهَرِيرِهَا ، وَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ فِي الصَّيْفِ مِنَ الْحَرِّ مِنْ سَمُومِهَا. (بخاری ۳۲۶۰۔ مسلم ۱۸۵)

(۳۵۲۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی اور کہا! اللہ! میرے بعض حصہ نے بعض کھالیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے دو سانس متعین فرما دیئے، ایک سانس گرمی میں اور ایک سانس سردی میں پس سردی میں جو تم شدت پاتے ہو وہ اس کی سردی کی وجہ سے ہوتی ہے اور گرمیوں میں جو تم گرمی میں شدت پاتے ہو۔ اس کی گرمی کی وجہ سے ہے۔

(۳۵۲۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي قَوْلِهِ ﴿زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ﴾ ، قَالَ : زِيدُوا عَقَارِبَ ، أَذْنَابُهَا كَالنَّخْلِ الطِّوَالِ. (ابویعلیٰ ۲۶۵۹)

(۳۵۲۷۵) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت ﴿زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: زیادہ کر۔

پہلوؤں کو جن کی دُمیں کھجور کے درختوں کی طرح لمبی ہوں گی۔

۳۵۲۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : حُدِّثْتُ عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ فِي جَهَنَّمَ تَنَانِيرَ ، ضِيقُهَا كَضِيقِ زَجِّ رُمْحِ أَحَدِكُمْ فِي الأَرْضِ ، تُطْبَقُ عَلَى قَوْمٍ بِأَعْمَالِهِمْ.

(۳۵۲۷۶) حضرت کعب سے مروی ہے کہ بیشک جہنم میں کئی تنور ہیں ان کی تنگی ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی ایک کے نیزے کا نچلا حصہ ہو لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اس میں ڈالا جائے گا۔

۳۵۲۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عتبَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اخْتَصَمَتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ ، فَقَالَتِ النَّارُ : فِيَّ الْمُتَكَبِّرُونَ ، وَأَصْحَابُ الأَمْوَالِ ، وَالأَشْرَافُ ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ : مَالِي لاَ يَدْخُلُنِي إِلاَّ الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ ؟ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ : أَنْتِ رَحْمَتِي أُدْخِلُكِ مَنْ شِئْتُ ، وَقَالَ لِلنَّارِ : أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ شِئْتُ ، وَكِلاَكُمَا سَأَمْلأُ.

(۳۵۲۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جنت وجہنم کا آپس میں مخاصمہ ہوا، جہنم نے کہا مجھ میں متکبرین مالدار اور عزت دار لوگ ہیں جنت نے کہا مجھ میں صرف ضعفاء اور مساکین داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت کی جگہ ہے جس کو چاہوں گا تجھ میں داخل کروں گے اور جہنم سے فرمایا: تو میرے عذاب کی جگہ ہے جس کو چاہوں گا تیرے ذریعہ عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھر دوں گا۔

۳۵۲۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ لِسَانٌ يَنْطِقُ ، فَيَقُولُ : إِنِّي أُمِرْتُ بِثَلاَثَةٍ : أُمِرْتُ بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ، وَذَكَرَ حَرْفًا آخَرَ ، فَيَنْطَوِي عَلَيْهِمْ ، فَيَقْذِفُهُمْ فِي غَمَرَاتِ جَهَنَّمَ.

(ابو یعلی ۱۱۴۱۔ احمد ۴۰)

(۳۵۲۷۸) حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی زبان ہوگی اور وہ بولے گی کہ مجھے تین کاموں کا حکم دیا گیا ہے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو اللہ کے ساتھ غیر کو شریک ٹھہرائے، اور ہر سرکش متکبر (کو اپنے اندر داخل کروں) اور ایک اور کا ذکر کیا پھر وہ ان پر لیٹ جائے گی اور ان کو جہنم کی مصائب اور سختیوں میں پھینک دے گی۔

۳۵۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّ لِجَهَنَّمَ جِبَابًا ، فِيهَا حَيَّاتٌ أَمْثَالَ أَعْنَاقِ الْبُخْتِ ، وَعَقَارِبُ كَالْبِغَالِ الدُّلْمِ ، قَالَ : فَيَهْرُبُ أَهْلُ جَهَنَّمَ إِلَى تِلْكَ الْجِبَابِ : قَالَ : فَتَأْخُذُ تِلْكَ الْحَيَّاتُ وَالْعَقَارِبُ بِشِفَاهِهِمْ فَتَنْشِطُ مَا بَيْنَ الشَّفْرِ إِلَى الظُّفُرِ ، قَالَ : فَمَا يُنَجِّيهِم إِلاَّ هَرَبٌ إِلَى النَّارِ. (ابو نعیم ۲۹۰)

(۳۵۲۷۹) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ جہنم میں کچھ گڑھے ہیں جن میں بختی اونٹوں کے برابر سانپ ہیں اور سیاہ خچروں کی طرح

بچھو ہیں جہنمی بھاگ کر ان گڑھوں کی طرف جائیں گے تو وہ سانپ اور بچھو ان کو ان کے منہ سے پکڑ لیں گے۔ پس ان کو اس سے نجات نہ ملے گی سوائے آگ کی طرف بھاگ کر جانے کے۔

(۳۵۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يُلْقَى الْجَرَبُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ ، قَالَ : فَيَحْتَكُّونَ حَتَّى تَبْدُوَ الْعِظَامُ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : رَبَّنَا بِمَ أَصَابَنَا هَذَا ؟ قَالَ : فَيُقَالُ : بِأَذَاكُمُ الْمُؤْمِنِينَ.

(۳۵۲۸۰) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ جہنمیوں کو خارش لگ جائے گی وہ خارش کریں گے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہمیں یہ تکلیف کیوں دی گئی؟ ان کو کہا جائے گا کہ مومنوں کو تکلیف دینے کی وجہ سے۔

(۳۵۲۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنْ زَقُّومِ جَهَنَّمَ أُنْزِلَتْ عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ ، لأَفْسَدَتْ عَلَى النَّاسِ مَعَايِشَهُمْ. (بیهقی ۵۴۴۔ احمد ۳۰۱)

(۳۵۲۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ڈال دیا جائے تو لوگوں کا رہن سہن برباد ہو جائے۔

(۳۵۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ صَدِيدِ جَهَنَّمَ دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ ، فَوَجَدَ أَهْلُ الأَرْضِ رِيحَهُ لأَفْسَدَ عَلَيْهِمَ الدُّنْيَا.

(۳۵۲۸۲) حضرت حسن سے مروی ہے کہ اگر جہنم کے کچھ لہو کا ایک ڈول آسمان سے گرا دیا جائے اور زمین والے اس کی بدبو پا لیں تو ان کیلئے دنیا میں رہنا مشکل ہو جائے۔ (دنیا فاسد ہو جائے۔)

(۳۵۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ تَعَوَّذُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ.

(۳۵۲۸۳) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ بیشک تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔

(۳۵۲۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَنَّ حَجَرًا مِثْلَ سَبْعِ خَلِفَاتٍ أُلْقِيَ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ أَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا ، لاَ يَبْلُغُ قَعْرَهَا. (ابویعلی ۴۱۰۳)

(۳۵۲۸۴) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم صَلَّالْلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر حاملہ اونٹنی کے برابر پتھر جہنم کے گڑھے میں پھینکا جائے تو ستر سال تک وہ اس کے آخر تک (گڑھے تک) نہیں پہنچے گا۔

(۳۵۲۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا دَوِيًّا ، فَقَالَ : يَا جِبْرِيلُ ، مَنْ هَذَا ؟ فَقَالَ : حَجَرٌ أُلْقِيَ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ مِنْ سَبْعِينَ خَرِيفًا ، الآنَ حِينَ اسْتَقَرَّ فِي قَعْرِهَا. (ابن ابی الدنیا ١٦)

(۳۵۲۸۵) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن آواز سنی تو دریافت فرمایا اے جبرائیل! یہ کیسی آواز ہے؟ حضرت جبرئیل نے ارشاد فرمایا: ستر سال پہلے ایک پتھر جہنم کے گڑھے میں پھینکا گیا تھا اب وہ اس کی گہرائی تک پہنچا ہے۔

(۳۵۲۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ : إِنَّا يَوْمًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْنَاهُ كَئِيبًا ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، مَالِي أَرَاكَ هَكَذَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَمِعْتُ هَدَّةً لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهَا ، فَأَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا ؟ فَقَالَ : هَذَا صَخْرٌ قُذِفَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا ، فَالْيَوْمَ اسْتَقَرَّ قَرَارُهُ ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ : وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا رَأَيْتُهُ ضَاحِكًا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ حَتَّى وَارَاهُ التُّرَابُ.

(۳۵۲۸۶) حضرت ابو سعید خدری ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نے رسول اکرم ﷺ کو غمگین پایا تو کچھ حضرات نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں آپ کو ایسا کیوں دیکھ رہا ہوں؟ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک آواز سنی اس جیسی آواز پہلے نہ سنی تھی۔ میں نے حضرت جبرئیل سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: ستر سال پہلے جہنم کی گہرائی میں ایک پتھر پھینکا گیا تھا آج وہ اس کی گہرائی میں پہنچا ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو وفات دی، میں نے اس دن کے بعد آپ ﷺ کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

(۳۵۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أُقَيْشٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ ، حَتَّى يَكُونَ أَحَدَ زَوَايَاهَا ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ.

(۳۵۲۸۷) حضرت حارث سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہت سے لوگ آگ کی جہنم میں جلائے جائیں گے اور میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کی شفاعت سے قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

(۳۵۲۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ ﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا﴾ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّهُ يُحْرَقُ أَحَدُهُمْ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ. (ابن ابی الدنیا ۱۱۷)

(۳۵۲۸۸) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں ایک جہنمی کو دن میں ستر ہزار مرتبہ آگ میں جلایا جائے گا۔

(۳۵۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُشَيْنَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : يُعَظَّمُونَ فِي النَّارِ حَتَّى تَصِيرَ شِفَاهُهُمْ إِلَى سُرَرِهِم ، مَقْبُوحُونَ ، يَتَهَافَتُونَ فِي النَّارِ.

(۳۵۲۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل جہنم کو آگ میں ڈالا جائے گا یہاں تک کہ ان کے ہونٹ ان کی ناف تک آ جائے گا۔ وہ آگ میں لوٹ پوٹ ہوں گے۔

(٣٥٢٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الطَّوِيلِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ أَهْلَ النَّارِ يُعَظَّمُونَ فِي النَّارِ ، حَتَّى يَصِيرَ أَحَدُهُمْ مَسِيرَةَ كَذَا وَكَذَا ، وَإِنَّ ضِرْسَ أَحَدِهِمْ لَمِثْلُ أُحُدٍ. (مسلم ۲۱۸۹۔ احمد ۲۶)

(۳۵۲۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل جہنم کو جب جہنم میں ڈالا جائے گا تو ان کا جسم بے تحاشا بڑا ہو جائے گا اور ان کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

(٣٥٢٩١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ ضِرْسَ الْكَافِرِ فِي النَّارِ لَمِثْلُ أُحُدٍ.

(۳۵۲۹۱) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ بے شک جہنم میں کافر کی ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

(٣٥٢٩٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :إِنَّ ضِرْسَ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مِثْلُ أُحُدٍ.

(۳۵۲۹۲) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ بیشک جہنم میں ایک کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

(٣٥٢٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لأَبِي هُرَيْرَةَ :تَدْرِي كَمْ غِلَظُ جِلْدِ الْكَافِرِ ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : لاَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :غِلَظُ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا. (ترمذی ۲۵۷۷۔ حاکم ۵۹۵)

(۳۵۲۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ کافر کی کھال کتنی موٹی ہوگی؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں حضرت عبداللہ نے ارشاد فرمایا: کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس گز ہوگی۔

(٣٥٢٩٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٌ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ :غِلَظُ جِلْدِ الْكَافِرِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا.

(۳۵۲۹۴) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ کافر کی کھال کی موٹائی چالیس گز ہوگی۔

(٣٥٢٩٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقُولُ :أَكْثِرُوا ذِكْرَ النَّارِ ، فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيدٌ ، وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعِيدٌ ، وَإِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيدٌ.

(۳۵۲۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر جہنم کا ذکر فرماتے کہ اس کی گرمی بہت سخت ہے اس کی گہرائی بہت دور ہے اور اس کا گرز لوہے کا ہے۔

(٣٥٢٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنَّ فِي النَّارِ

لَجِبَابًا فِيهَا حَيَّاتٌ كَأَمْثَالِ الْبُخَاتِيِّ ، وَعَقَارِبُ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الدُّلْمِ ، فَيَفِرُّ أَهْلُ النَّارِ مِنَ النَّارِ إِلَى تِلْكَ الْجِبَابِ ، فَتَسْتَقْبِلُهُمَ الْحَيَّاتُ وَالْعَقَارِبُ ، فَتَأْخُذُ شِفَاهَهُمْ وَأَعْيُنَهُمْ ، قَالَ : فَمَا يَسْتَغِيثُونَ إِلاَّ بِالرُّجُوعِ إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّ أَهْوَنَهُمْ عَذَابًا لَمَنْ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ نَعْلاَنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ ، وَأَشْفَارُهُ وَأَضْرَاسُهُ نَارٌ ، وَسَائِرُهُمْ يَمُوجُونَ فِيهَا كَالْحَبِّ الْقَلِيلِ فِي الْمَاءِ الْكَثِيرِ.

(۳۵۲۹۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جہنم میں کچھ گڑھے ہیں جس میں بختی اونٹ کی طرح سانپ اور سیاہ خچروں کی طرح بچھو ہیں، جہنمی آگ سے بھاگ کر ان گڑھوں کی طرف جائیں گے وہاں سانپ اور بچھو ان کا استقبال کریں گے، وہ ان کے منہ اور آنکھوں سے ان کو پکڑیں گے، لیکن ان کی مدد نہ ہوگی سوائے اس کے کہ دوبارہ آگ میں جائیں اور جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو آگ کے جوتے پہنائیں جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا اس کے ہونٹ اور داڑھیں آگ کی ہوں گی وہ سارے جہنمی اس میں ایسے بہیں گے جیسے کہ زیادہ پانی میں تھوڑے سے دانے۔

(۳۵۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ؛ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَمُّكَ أَبُو طَالِبٍ ، يَحُوطُكَ ، وَيَغْضَبُ لَكَ ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ لَفِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ ، وَلَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ.

(بخاری ۳۸۸۳۔ احمد ۲۰۶)

(۳۵۲۹۷) حضرت عباس بن عبدالمطلب نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ کے چچا نے آپ کی حفاظت کی ہے اور آپ کیلئے کفار پر غصہ کیا ہے کیا ان کو بھی عذاب ہوگا؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ٹخنوں تک آگ میں ہیں اگر میں سفارش نہ کرتا تو وہ سب سے نچلے درجہ میں ہوتے۔

(۳۵۲۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى بِلاَلِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا بِلاَلُ ، إِنَّ أَبَاكَ حَدَّثَنِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادِيًا ، يُقَالُ لَهُ : هَبْهَبُ ، حَتْمٌ عَلَى اللهِ أَنْ يُسْكِنَهُ كُلَّ جَبَّارٍ ، فَإِيَّاكَ يَا بِلاَلُ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَسْكُنُهُ. (دارمی ۲۸۱۶۔ ابو یعلی ۷۲۱۳)

(۳۵۲۹۸) محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ میں حضرت بلال بن ابی بردہ کے پاس گیا اور ان سے کہا اے بلال! تیرے والد نے مجھ سے رسول اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی تھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ہبہب ہے اللہ پر لازم ہے کہ سرکش متکبر کو اس میں داخل فرمائے پس اے بلال اس بات سے بچ کہ تو بھی انہیں رہنے والوں میں سے ہو جائے۔

(۳۵۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : أَرْوَاحُ آلِ فِرْعَوْنَ فِي جَوْفِ طَيْرٍ سُودٍ ، تَغْدُو وَتَرُوحُ عَلَى النَّارِ ، فَذَلِكَ عَرْضُهَا. (طبری ۲۴)

(۳۵۲۹۹) حضرت ہزیل سے مروی ہے کہ آل فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کے پیٹ میں ہیں وہ صبح وشام آگ پر آتے ہیں یہ
یہ اس پر پیش ہونا ہے۔

(۳۵۳۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :بَلَغَنِي أُنَاسًا مَعَهُمْ سِيَاطٌ طِوَالٌ ، لاَ يَرْحَمُونَ النَّاسَ ، يُقَالَ لَهُمْ :ضَعُوا سِيَاطَكُمْ وَادْخُلُوا النَّارَ. (ابو یعلی ۱۴۷۹)

(۳۵۳۰۰) حضرت محمد بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بہت سے لوگ جن کے پاس لمبے لمبے کوڑے ہیں اور
لوگوں پر رحم نہیں کرتے ان کو کہا جائے گا اپنے کوڑے پھینک دو اور جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

(۳۵۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِكَعْبٍ :يَا كَعْبُ ، خَوِّفْنَا ، قَالَ نَعَمْ ، يَجْمَعُ اللَّهُ الْخَلاَئِقَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَنْفُذُهُمَ الْبَصَرُ ، وَيَسْمَعُهُمَ الدَّاعِي ، وَيُجَاءُ بِجَهَنَّمَ ، فَا يَوْمَئِذٍ ثَلاَثُ زَفَرَاتٍ ، فَأَوَّلُ زَفْرَةٍ :لاَ تَبْقَى دَمْعَةٌ فِي عَيْنٍ إِلاَّ سَالَتْ حَتَّى يَنْسَكِبَ الدَّمُ ، وَأَمَّا الثَّانِيَةُ :فَ يَبْقَى أَحَدٌ إِلاَّ جَثَا لِرُكْبَتَيْهِ يُنَادِي :رَبِّ نَفْسِي نَفْسِي ، حَتَّى خَلِيلَهُ إِبْرَاهِيمَ ، وَأَمَّا الثَّالِثَةُ :فَلَوْ كَانَ لَكَ يَ عُمَرُ عَمَلُ سَبْعِينَ نَبِيًّا لأَشْفَقْتَ ، حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَيِّ الْفَرِيقَيْنِ تَكُونُ.

(۳۵۳۰۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے فرمایا اے کعب آپ نے ہمیں خوف زدہ کر دیا حضرت کعب نے فرمایا جی ہاں، اللہ
تعالیٰ تمام مخلوق ایک زمین پر جمع فرمائے گا اس دن جہنم تین سانسیں لے گی پہلی سانس کے بعد کسی آنکھ میں آنسو باقی نہ بچے گا یہاں
تک کہ خون بہنے لگے گا دوسری مرتبہ میں تمام انسان گھٹنوں کے بل جھک کر عرض کریں گے یا رب نفسی نفسی یہاں تک کہ اللہ کے خلیل
حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اور تیسری مرتبہ میں اے عمر! اگر تیرے پاس ستر انبیاء کا عمل بھی ہو تو پھر بھی تجھے خوف ہوگا یہاں تک کہ
جان لے کہ تو کس فریق میں سے ہے۔

(۳۵۳۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ﴾ ، قَالَ :مَطَارِقُ.

(۳۵۳۰۲) حضرت ضحاک قرآن کریم کی آیت ﴿وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ مقامع سے مراد
ہتھوڑے ہیں۔

(۳۵۳۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ :الزَّبَانِيَة رُؤُوسُهُمْ فِي السَّمَاءِ ، وَأَرْجُلُهُمْ فِي الأَرْضِ. (طبری ۲۵۷)

(۳۵۳۰۳) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ الزبانیۃ جو ہیں ان کے سر آسمان میں اور پاؤں زمین میں ہوں گے۔

(۳۵۳۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ أُوقِدَتِ النَّارُ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ، ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاحْمَرَّتْ ، ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ فَهِيَ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ. (ترمذی ۲۵۹۱۔ ابن ماجہ ۴۳۲۰)

(۳۵۳۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہنم کی آگ کو ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سفید ہوگئی پھر اس کو ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سرخ ہوگئی پھر اس کو ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی پس وہ آگ سیاہ رات کی طرح ہے۔

(٣٥٣٠٥) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : ﴿وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ﴾ ، قَالَ : جِيءَ بِهَا تُقَادُ بِسَبْعِينَ أَلْفَ زِمَامٍ ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ.

(۳۵۳۰۵) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت (وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ) کے متعلق فرماتے ہیں کہ جہنم کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کو ستر ہزار لگامیں دی ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔

(٣٥٣٠٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ ﴿وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ﴾ قَالَ: أَلْوَانٌ مِنَ الْعَذَابِ.

(۳۵۳۰۶) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ مختلف قسم کے عذاب ہوں گے۔

(٣٥٣٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى حُلَّةً مِنَ النَّارِ : إِبْلِيسُ ، يَضَعُهَا عَلَى حَاجِبِهِ ، وَيَسْحَبُهَا مِنْ خَلْفِهِ ، وَذُرِّيَّتُهُ مِنْ خَلْفِهِ ، وَهُوَ يُنَادِي : يَا ثُبُورَهُ ، وَيُنَادُونَ : يَا ثُبُورَهُمْ ، قَالَ : فَيُقَالُ لَهُمْ : ﴿لاَ تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا﴾. (احمد ۱۵۲۔ طبری ۱۸)

(۳۵۳۰۷) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے، اس کے ماتھے پر رکھا جائے گا اور اس کو پیچھے سے گھسیٹا جائے گا اور اس کی اولاد بھی اس کے پیچھے ہوگی وہ پکارے گا اے ہلاکت اس کی ذریت پکارے گی اے ان کی ہلاکت! ان کو کہا جائے گا کہ ﴿لاَ تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا﴾ ایک نہیں کئی ہلاکتوں کو پکارو۔

(٣٥٣٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾ قَالَ : لَحْمُ السَّاقِينَ.

(۳۵۳۰۸) حضرت ابو صالح قرآن کریم کی آیت ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کی پنڈلیوں کا گوشت مراد ہے۔

(٣٥٣٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، وَالأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾ ، قَالَ : الشَّوَى الأَطْرَافُ.

(۳۵۳۰۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾ سے مراد اعضاء ہیں۔

(٣٥٣١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ ﴿وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى﴾ قَالَ : فِي النَّارِ.

(۳۵۳۱۰) حضرت ابوصالح قرآن کریم کی آیت ﴿وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جب آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(٣٥٣١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ ، قَالَ: قَالَ كَعْبٌ :هَلْ تَدْرُونَ مَا قَوْلُهُ : ﴿وَإِنْ مِنكُمْ إِلاَّ وَارِدُهَا﴾ ؟ فَقَالُوا :مَا كُنَّا نَرَى أَن وُرُودَهَا إِلاَّ دُخُولُهَا ، قَالَ :فَقَالَ :لاَ ، وَلَكِنَّهُ يُجَاءُ بِجَهَنَّمَ فَتُمَدُّ لِلنَّاسِ كَأَنَّهَا مَتْنُ إِهَالَةٍ ، حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ عَلَيْهَا أَقْدَامُ الْخَلاَئِقِ ، بَرُّهُمْ وَفَاجِرُهُمْ ، نَادَاهَا مُنَادٍ :خُذِي أَصْحَابَكِ ، وَذَرِي أَصْحَابِي ، فَتَخْسِفُ بِكُلِّ وَلِيٍّ لَهَا ، لَهِيَ أَعْرَفُ مِنَ الْوَالِدِ بِوَلَدِهِ ، وَيَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ بَرِيَّةً ثِيَابُهُمْ ، قَالَ :وَإِنَّ الْخَازِنَ مِنْ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ مَسِيرَةُ سَنَةٍ ، مَعَهُ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ ، لَهُ شُعْبَتَانِ ، يَدْفَعُ بِهِ الدَّفْعَةَ ، فَيُكَبُّ فِي النَّارِ سَبْعُ مِئَةِ أَلْفٍ ، أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ. (طبری ۱۰۹)

(۳۵۳۱۱) حضرت کعب نے لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے اس قول خداوندی کا کیا مطلب ہے ﴿وَإِنْ مِنكُمْ إِلاَّ وَارِدُهَا﴾؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارے خیال میں اس سے مراد جہنم میں داخل ہونا ہے۔ فرمایا نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم کو لایا جائے گا اور اسے لمبا کر دیا جائے گا۔ جب اس پر سب نیک اور برے لوگ کھڑے ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا اعلان کرے گا کہ اپنے لوگوں کو لے لے اور میرے لوگوں کو چھوڑ دے۔ جہنم جہنمیوں کو دبوچ لے۔ جہنم انہیں اتنا جانتی ہو گی جتنا ماں باپ بھی اولاد کو نہیں پہچانتے۔ مومن اس سے نجات پالیں گے۔ جہنم کے داروغہ کا جسم اتنا بڑا ہے کہ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک سال کی مسافت ہے، اس کے پاس لوہے کے ستون ہیں۔ وہ جس کو ایک مرتبہ مارتا ہے وہ سات لاکھ سال جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے۔

(٣٥٣١٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ؛ ﴿وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلاَ فَوْتَ﴾ قَالَ :أَفْزَعَهُمْ فَلَمْ يَفُوتُوهُ.

(۳۵۳۱۲) حضرت ابن معقل قرآن کریم کی آیت ﴿وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلاَ فَوْتَ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کو ڈرایا جائے گا پس وہ اس سے نہ بچ سکیں گے۔

(٣٥٣١٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْعَظِيمِ الطَّوِيلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ ، فَلاَ يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ ، ثُمَّ تَلاَ :﴿فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾.

(۳۵۳۱۳) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک بڑا اور لمبا آدمی لایا جائے گا اس کو میزان میں تولا جائے گا تو اللہ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہو گا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ﴿فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾.

(٣٥٣١٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ الغُصْنِ ، قَالَ :قَالَ

الْحَسَنُ : إِنَّ الأَغْلاَلَ لَمْ تُجْعَلْ فِي أَعْنَاقِ أَهْلِ النَّارِ لأَنَّهُمْ أَعْجَزُوا الرَّبَّ ، وَلَكِنْ إِذَا طُفِيءَ بِهِم اللَّهَبُ أَرْسَبَتْهُمْ فِي النَّارِ ، قَالَ : ثُمَّ أَجْفَلَ الْحَسَنُ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ.

(۳۵۳۱۴) حضرت حسن سے مروی ہے کہ جہنمیوں کی گردنوں میں طوق نہ ہوں گے کیوں کہ انہوں نے رب کو عاجز پایا لیکن جب چنگاری بجھے گی تو ان کو آگ میں داخل کر دیا جائے گا پھر حضرت حسن زمین پر گر پڑے اور ان پر غشی طاری ہوگئی۔

(۳۵۳۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ : أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَإِذَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، وَكَعْبُ الأَحْبَارِ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ ، فَقَالَ عُبَادَةُ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، جُمِعَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَنْفُذُهُمَ الْبَصَرُ ، وَيُسْمِعُهُمَ الدَّاعِي ، وَيَقُولُ اللَّهُ : ﴿هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالأَوَّلِينَ ، فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ﴾ الْيَوْمَ لاَ يَنْجُو مِنِّي جَبَّارٌ عَنِيدٌ ، وَلاَ شَيْطَانٌ مَرِيدٌ.

قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : إِنَّا نَجِدُ فِي الْكِتَابِ : أَنَّهُ يَخْرُجُ يَوْمَئِذٍ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ ، فَيَنْطَلِقُ مُعْنِقًا ، حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ ، قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى ثَلاَثَةٍ ، أَنَا أَعْرَفُ بِهِمْ مِنَ الْوَالِدِ بِوَلَدِهِ ، وَمِنَ الأَخِ بِأَخِيهِ ، لاَ يُغْنِيهِمْ مِنِّي وَزَرٌ ، وَلاَ تُخْفِيهِمْ مِنِّي خَافِيَةٌ : الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ ، وَكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ، وَكُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ ، قَالَ : فَيَنْطَوِي عَلَيْهِمْ ، فَيَقْذِفُهُمْ فِي النَّارِ قَبْلَ الْحِسَابِ بِأَرْبَعِينَ . قَالَ حُصَيْنٌ : إِمَّا أَرْبَعِينَ عَامًا ، أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

قَالَ : وَيُهْرَعُ قَوْمٌ إِلَى الْجَنَّةِ ، فَتَقُولُ لَهُمَ الْمَلاَئِكَةُ : قِفُوا لِلْحِسَابِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : وَاللهِ مَا كَانَتْ لَنَا أَمْوَالٌ ، وَمَا كُنَّا بِعُمَّالٍ ، قَالَ : فَيَقُولُ اللَّهُ : صَدَقَ عِبَادِي ، أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَى بِعَهْدِهِ ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْحِسَابِ بِأَرْبَعِينَ ، إِمَا قَالَ : عَامًا ، وَإِمَّا يَوْمًا.

(۳۵۳۱۵) حضرت ابوعبداللہ الجدلی فرماتے ہیں کہ جب میں بیت المقدس آیا تو وہاں پر میں نے حضرت عبادہ بن صامت، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو آپس میں گفتگو کرتے ہوئے پایا۔ حضرت عبادہ نے کہا کہ قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ فیصلے کا دن ہے۔ ہم نے تمہیں اور پچھلے لوگوں کو جمع کیا ہے اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو کرو۔ آج مجھ سے کوئی سرکش ظالم اور شیطان نہیں بچ سکتا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں کتاب میں ملتا ہے کہ جہنم سے ایک گردن نکلے گی اور کہے گی کہ اے لوگو! مجھے تین قسم کے گناہ گاروں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ میں انہیں خوب جانتی ہوں۔ انہیں مجھ سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے کی طرف بھیجا گیا ہے۔ ہر ظالم سرکش کی طرف بھیجا گیا ہے اور ہر باغی شیطان کی طرف بھیجا گیا ہے پھر وہ گردن ان لوگوں کو اچک لے گی اور حساب شروع ہونے سے چالیس دن یا چالیس سال پہلے انہیں آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر ایک قوم تیزی سے جنت کی طرف جارہی

ہوگی۔ فرشتے ان سے کہیں گے حساب کے لیے ٹھہرو۔ وہ کہیں گے کہ ہم نہ تو مال دار تھے اور نہ حکمران تھے۔ ہمارا حساب کیسا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں نے سچ کہا۔ میں وعدے کو پورا کرنے والا ہوں۔ جنت میں داخل ہو جاؤ پھر وہ حساب شروع ہونے سے چالیس دن پہلے یا چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(٣٥٣١٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿لاَ جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ ، قَالَ : مَنْسِيُّونَ فِي النَّارِ.

(۳۵۳۱۶) حضرت ضحاک قرآن کریم کی آیت ﴿لاَ جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آگ میں داخل کیا جائے گا۔

(٣٥٣١٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَوْضِيِّ ؛ ﴿وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا﴾ قَالَ : ظِمَاءً.

(۳۵۳۱۷) حضرت الحوضی رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ پیاسے داخل ہوں گے۔

(٣٥٣١٨) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ ﴿وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا﴾ قَالَ: عِطَاشًا.

(۳۵۳۱۸) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بھی وردا کی تفسیر پیاس سے کرتے ہیں۔

(٣٥٣١٩) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، قَالَ : قَالَ قَتَادَةُ : سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ.

(مسلم ۲۱۸۵۔ احمد ۱۰)

(۳۵۳۱۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض لوگوں کو آگ ٹخنوں تک پکڑے گی بعض کو گھٹنوں تک پکڑے گی بعض کو کمر تک اور بعض کو گردن تک آگ پکڑے گی۔

(٣٥٣٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الرَّاسِبِيِّ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَهْدَ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، فَقَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِنَّ الْوُلاَةَ يُجَاءُ بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَقِفُونَ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ ، فَمَنْ كَانَ مِطْوَاعًا لِلَّهِ تَنَاوَلَهُ اللَّهُ بِيَمِينِهِ حَتَّى يُنْجِيَهُ ، وَمَنْ كَانَ عَاصِيًا لِلَّهِ انْخَرَقَ بِهِ الْجِسْرُ إِلَى وَادٍ مِنْ نَارٍ ، يَلْتَهِبُ الْتِهَابًا ، قَالَ : فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى سَلْمَانَ ، وَأَبِي ذَرٍّ ، فَقَالَ لأَبِي ذَرٍّ : أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَاللهِ ، وَبَعْدَ الْوَادِي وَادٍ آخَرَ مِنْ نَارٍ ، قَالَ : وَسَأَلَ سَلْمَانَ فَلَمْ يُخْبِرْهُ بِشَيْءٍ ،

فَقَالَ عُمَرُ :مَنْ يَأْخُذُهَا بِمَا فِيهَا ؟ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ :مَنْ سَلَتَ اللَّهُ أَنْفَهُ وَعَيْنَيْهِ ، وَأَضْرَعَ خَدَّهُ إِلَى الأَرْضِ.

(۳۵۳۲۰) حضرت محمد راسبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے حضرت بشر بن عاصم کو گورنری سونپی تو حضرت بشر نے لکھا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حکمرانوں کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم کے پل پر کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ کے فرماں بردار حکمران کو اللہ تعالیٰ نجات عطا کرے گا اور نافرمان کو جہنم کی وادی میں جلنے کے لیے ڈال دیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے اس بارے میں حضرت سلمان رضی اللہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ سے پوچھا تو حضرت سلمان نے لاعلمی کا اظہار فرمایا اور حضرت ابوذر نے کہا کہ ہاں میں اس حدیث کو جانتا ہوں۔ اور جہنم کی ایک وادی اور بھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ نے پوچھا کہ اس میں کس کو ڈالا جائے گا۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ جس کے ناک اور آنکھوں کو اللہ نے خاک آلود کیا اور اس کے رخسار کو زمین پر مل دیا۔

(۳۵۳۲۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمَ الرُّسُلُ ، فَيُدْخِلُ اللَّهُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَهُ ، وَيُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَصَاهُ ، وَيَبْقَى قَوْمٌ مِنَ الْوِلْدَانِ ، وَالَّذِينَ هَلَكُوا فِي الْفَتْرَةِ ، وَمَنْ غُلِبَ عَلَى عَقْلِهِ ، فَيَقُولُ الله تَبَارَكَ وَتَعَالَى : إِنَّكُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ أَنَّمَا أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَنِي ، وَأَدْخَلْتُ النَّارَ مَنْ عَصَانِي ، وَإِنِّي آمُرُكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا هَذِهِ النَّارَ ، فَيَخْرُجُ لَهُمْ عُنُقٌ مِنْهَا ، فَمَنْ دَخَلَهَا كَانَتْ نَجَاتَهُ ، وَمَنْ نَكَصَ فَلَمْ يَدْخُلْهَا كَانَتْ هَلَكَتَهُ.

(۳۵۳۲۱) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کی طرف رسول بھیجے ہیں ان کا حساب فرمائیں گے، پھر اللہ ان لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا جنہوں نے اس کی اطاعت کی ہے۔ اور جنہوں نے نافرمانی کی ہوگی ان کو جہنم میں داخل فرمائے گا پھر بچے باقی رہ جائیں گے اور وہ لوگ جو فترۃ الوحی کے زمانے میں فوت ہوئے ہوں گے اور وہ لوگ جو مجنوں تھے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بیشک تم نے دیکھ لیا جس نے میری نافرمانی کی اس کو جہنم میں داخل کر دیا پس میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ پھر ان کیلئے اس میں سے ایک گردن نمودار ہوگی پس جو اس میں داخل ہوگا اس کیلئے نجات ہوگی اور جو رکے گا اور داخل نہ ہوگا اس کیلئے ہلاکت ہوگی۔

(۳۵۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :لَمَّا مَرِضَ أَبُو طَالِبٍ ، قَالُوا لَهُ :أَرْسِلْ إِلَى ابْنِ أَخِيك هَذَا ، فَيَأْتِيك بِعَنْقُودٍ مِنْ جَنَّتِهِ ، لَعَلَّهُ يَشْفِيك بِهِ ، قَالَ :فَجَاءَ الرَّسُولُ ، وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ. (ابن ابی حاتم ۸۵۳۶)

(۳۵۳۲۲) حضرت ابوصالح سے مروی ہے کہ جب ابوطالب بیمار ہوئے تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اپنے بھتیجے کے پاس کسی کو بھیجو تاکہ وہ تمہارے پاس جنت سے انگور کا کوئی خوشہ لائے شاید کہ اس سے آپ کو شفا مل جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے

مشرکین پراس کو (جنت کی نعمتوں کو) حرام کردیا ہے۔

(۳۵۳۲۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي الْعَوَّامِ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُونَ : تِسْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ مَلَكٍ ، أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : لاَ ، بَلْ تِسْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا ، قَالَ : وَمِنْ أَيْنَ تَعْلَمُ ذَلِكَ ؟ فَقُلْتُ ، لأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلاَّ فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ ، قَالَ : صَدَقْتَ، بِيَدِ كُلِّ مَلَكٍ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَهَا شُعْبَتَانِ ، فَيَضْرِبُ الضَّرْبَةَ ، فَيَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ ، مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ مَسِيرَةُ كَذَا وَكَذَا.

(۳۵۳۲۳) بنوتمیم کے ایک شخص سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم ابوعوام کے پاس تھے انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾ اور فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو؟ انیس ہزار فرشتے ہیں یا صرف انیس؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا انیس انہوں نے دریافت فرمایا تمہیں کہاں سے معلوم ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اس لیے کہ اللہ فرماتے ہیں ﴿وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلاَّ فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ انہوں نے فرمایا کہ تو نے ٹھیک کہا ہر فرشتہ کے ہاتھ میں ایک ہتھوڑا ہے جو لوہے کا ہے اور اس کے دو کونے ہیں وہ اس سے ایک مرتبہ مارتا ہے تو اس سے ستر ہزار فرشتے گرتے ہیں ہر فرشتے کے دو کندھوں کے درمیان اتنی اتنی مسافت ہوتی ہے۔

(۳۵۳۲٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا : لَهُ نَعْلٌ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ ، وَيَصِيحُ قَلْبُهُ ، وَيَقُولُ : مَا يُعَذَّبُ أَحَدٌ بِأَشَدَّ مِمَّا عُذِّبَ بِهِ.

(۳۵۳۲۴) حضرت حمید سے مروی ہے کہ سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ ابلے گا اور اس کا دل چیخے گا اور پھٹنے کے قریب ہوگا اور وہ کہے گا کہ کسی کو اتنا سخت عذاب نہیں دیا گیا جتنے سخت عذاب میں اس کو مبتلا کیا گیا ہے۔

(۳۵۳۲٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ ﴿فَسُحْقًا لأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ قَالَ : وَادٍ فِي جَهَنَّمَ.

(۳۵۳۲۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿فَسُحْقًا لأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے جہنم کی وادی مراد ہے۔

(۳۵۳۲٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾ قَالَ : كَمَا يُشَيَّطُ الرَّأْسُ عِنْدَ الرَّآسِ. (ابن جرير ١٨)

(۳۵۳۲۶) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جیسے سری فروخت کرنے

والے کے پاس سری کو آگ پر گرم کیا جاتا ہے۔

(۳۵۳۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْهَيْثَمِ ، يَقُولُ :سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا ، تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ، وَلَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضْرَاءَ. (احمد ۳۸۔ ابویعلی ۱۳۲۴)

(۳۵۳۲۷) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کے قبر میں اس پر ننانویں اژدھے مسلط کردیے جائیں گے جو اس کو قیامت تک کاٹتے رہیں گے اگر ان میں سے ایک اژدھا بھی زمین پر پھونک ماردے تو زمین میں سبزہ اگنا ختم ہو جائے۔

(۳۵۳۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ قَالَ : عَلِمُوا أَنَّ كُلَّ غَرِيمٍ مُفَارِقُ غَرِيمَهُ إِلاَّ غَرِيمَ جَهَنَّمَ.

(۳۵۳۲۸) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جان لو ہر قرض خواہ اپنے قرض دار سے جدا ہونے والا ہے سوائے جہنم کے قرض دار کے۔

(۳۵۳۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ﴾ قَالَ :الْجَنَّةُ ، ﴿وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ قَالَ :النَّارُ.

(۳۵۳۲۹) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ﴾ سے مراد ہے جنت اور ﴿وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ سے مراد ہے جہنم۔

(۳۵۳۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :بَعَثَ مُوسَى ، وَهَارُونُ ابْنَيْ هَارُونَ بِقُرْبَانٍ يُقَرِّبَانِهِ ، فَقَالاَ :أَكَلَتْهُ النَّارُ ، وَكَذَبَا ، فَأَرْسَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا نَارًا فَأَكَلَتْهُمَا ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِمَا :هَكَذَا أَفْعَلُ بِأَوْلِيَائِي ، فَكَيْفَ بِأَعْدَائِي ؟.

(۳۵۳۳۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت ہارون کے دو بیٹوں کو قربانی کیلئے بھیجا انہوں نے آ کر جھوٹ بولا کہ اس کو آگ کھا گئی ہے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں پر آگ نازل فرمائی جس نے ان دونوں کو جلا دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اور فرمایا میں اپنے اولیاء کے ساتھ ایسا کرتا ہوں تو اپنے دشمنوں کے ساتھ کیسا معاملہ کروں گا؟!

(۳۵۳۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ هَرِمَ بْنَ حَيَّانَ كَانَ يَقُولُ :لَمْ أَرَ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا ، وَلاَ مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا.

(۳۵۳۳۱) حضرت ہرم بن حیان فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اس آگ کے مثل نہیں دیکھا کہ جس سے بھاگنے والا سویا ہوا ہے اور میں نے جنت کے مثل نہیں دیکھا کہ اس کا طالب سویا ہوا ہے۔

(۳۵۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ الْعُتْوَارِيِّ ، أَحَدَ بَنِي لَيْثٍ ، وَكَانَ فِي حِجْرِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ ، عَلَيْهِ حَسَكٌ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ ، ثُمَّ يَسْتَجِيزُ النَّاسُ ، فَنَاجٍ مُسْلِمٌ ، وَمَخْدُوجٌ بِهِ ثُمَّ نَاجٍ ، وَمُحْتَبَسٌ مَنْكُوسٌ فِيهِ.

فَإِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ ، تَفْقِدُ الْمُؤْمِنُونَ رِجَالاً كَانُوا فِي الدُّنْيَا ، كَانُوا يُصَلُّونَ صَلاَتَهُمْ ، وَيُزَكُّونَ زَكَاتَهُمْ ،وَيَصُومُونَ صِيَامَهُمْ ، وَيَحُجُّونَ حَجَّهُمْ ، وَيَغْزُونَ غَزْوَهُمْ ، فَيَقُولُونَ : أَيْ رَبَّنَا ، عِبَادٌ مِنْ عِبَادِكَ ، كَانُوا مَعَنَا فِي الدُّنْيَا ، يُصَلُّونَ صَلاَتَنَا ، وَيُزَكُّونَ زَكَاتَنَا ، وَيَصُومُونَ صِيَامَنَا ، وَيَغْزُونَ غَزْوَنَا ، لاَ نَرَاهُمْ ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : اذْهَبُوا إِلَى النَّارِ ، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيهَا فَأَخْرِجُوهُ مِنْهَا ، فَيَجِدُونَ قَدْ أَخَذَتْهُمَ النَّارُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى قَدَمَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى رُكْبَتَيْه ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَزَرَتْهُ، وَمِنْهُم مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى ثَدْيَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى عُنُقِهِ، وَلَمْ تَغْشَ الْوَجْهُ، فَيَطْرَحُونَهُمْ فِي مَاءِ الْحَيَاةِ.

قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا مَاءُ الْحَيَاةِ ؟ قَالَ : غُسْلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الزَّرِيعَةُ فِي غُثَاءِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَشْفَعُ الأَنْبِيَاءُ فِيمَنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مُخْلِصًا ، قَالَ : ثُمَّ يَتَحَنَّنُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ عَلَى مَنْ فِيهَا ، فَمَا يَتْرُكُ فِيهَا عَبْدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنَ الإِيمَانِ إِلاَّ أَخْرَجَهُ مِنْهَا. (ابن ماجه ۴۲۸۰۔ احمد ۱۱)

(۳۵۳۳۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پل صراط کو جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔ اس میں سعدان نامی بوٹی جیسے کانٹے ہوں گے۔ پھر لوگ اسے عبور کرنا شروع کریں گے۔ بعض لوگ تو سلامتی کے ساتھ نجات پا لیں گے۔ بعض ایسے ہوں گے جو اس سے مل کر نجات پالیں گے۔ بعض ایسے ہوں گے جو اس میں قید کر لیے جائیں گے اور اس میں پھینک دیے جائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو اہل ایمان کو کچھ ایسے لوگ نظر نہ آئیں گے جو دنیا میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ زکوۃ دیا کرتے تھے۔ روزے رکھا کرتے تھے، حج کرتے تھے اور جہاد کیا کرتے تھے۔ مومن کہیں گے: اے ہمارے رب! آپ کے بعض بندے ایسے ہیں جو دنیا میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ زکوۃ دیا کرتے تھے۔ روزے رکھا کرتے تھے، حج کرتے تھے اور جہاد کیا کرتے تھے۔ لیکن اب وہ ہمیں نظر نہیں آرہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم جہنم کی طرف جاؤ، تمہیں ان میں سے جو نظر آئے اسے نکال لو۔ وہ جہنم کی طرف جائیں گے تو آگ نے لوگوں کو ان کے اعمال کے بقدر پکڑ رکھا ہوگا۔ بعض لوگ ایسے

ہوں گے جن کے قدموں تک آگ ہوگی، بعض کی آدھی پنڈلیوں تک آگ ہوگی۔ بعض کے گھٹنوں تک، بعض کے پیٹ تک، بعض کے سینوں تک اور بعض کی گردن تک آگ میں لپٹا ہوگا۔ پھر انہیں آبِ حیات میں ڈالا جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آبِ حیات کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ پانی جس سے اہل جنت غسل کرتے ہوں گے۔ پھر وہ یوں اگ آئیں گے جیسے پانی میں کھیتی اگتی ہے۔ پھر انبیاء ان لوگوں کی شفاعت کریں گے جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت مزید اہل جہنم پر فرمائیں گے اور ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لیں گے جس کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔

(٣٥٣٣٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سُلَيْمَانَ الْعَصَرِيَّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ صُهْبَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُحْمَلُ النَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنَبَتَا الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفِرَاشِ فِي النَّارِ ، قَالَ :فَيَتَحَنَّنُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ ، قَالَ :ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلْمَلاَئِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ أَنْ يَشْفَعُوا ، فَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ ، وَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ ، فَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مِنْ إيمَان. (احمد ۴۳۔ بزار ۳۶۷۱)

(۳۵۳۳۳) حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو قیامت کے دن پل صراط پر لایا جائے گا۔ لوگ اس پر سے یوں آگ میں گریں گے جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس پر چاہے گا اپنی رحمت فرمائے گا۔ پھر فرشتوں، نبیوں اور شہداء سے کہا جائے گا کہ سفارش کرو۔ وہ سفارش کریں گے اور جہنمیوں کو جہنم سے نکالیں گے۔ پھر سفارش کریں گے پھر نکالیں گے۔ پھر سفارش کریں گے پھر نکالیں گے۔ پھر ہر اس شخص کو نکال لیا جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔

(٣٥٣٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :الصِّرَاطُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ يَرِدُونَ عَلَيْهِ.

(۳۵۳۳۴) عکرمہ فرماتے ہیں کہ صراط جہنم کا ایک پل ہے جس پر سے لوگ گزریں گے۔

(٣٥٣٣٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ :يُوضَعُ الصِّرَاطُ وَلَهُ حَدٌّ كَحَدِّ الْمُوسَى ، فَتَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ :رَبَّنَا مَنْ تُجِيزُ عَلَى هَذَا ؟ فَيَقُولُ :أُجِيزَ عَلَيْهِ مَنْ شِئْتُ.

(۳۵۳۳۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صراط کو رکھا جائے گا اور اس کی دھار استرے کی دھار جیسی ہوگی۔ فرشتے کہیں گے کہ اے ہمارے رب! آپ اس پر سے کس کو گزاریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں جس کو چاہوں گا اس پر سے گزاروں گا۔

(٣٥٣٣٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :يُجَاءُ بِالنَّاسِ إِلَى الْمِيزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَتَجَادَلُونَ عِنْدَهُ أَشَدَّ الْجِدَالِ.

(۳۵۳۳۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو قیامت کے دن میزان کی طرف لایا جائے گا اور وہ سخت جھگڑا کریں گے۔

(۳۵۳۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي تَمِيمُ بْنُ غَيْلاَن بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ : أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ جِيءَ بِجَهَنَّمَ ، قَدْ سَدَّتْ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ ، وَقِيلَ : لَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَخُوضَ النَّارَ ؟ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ نُورٌ اسْتَقَامَ بِكَ الصِّرَاطُ ، فَقَدْ وَاللهِ نَجَوْتَ وَهُدِيتَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ نُورٌ تَشَبَّثَ بِكَ بَعْضُ خَطَاطِيفِ جَهَنَّمَ ، أَوْ كَلاَلِيبِهَا ، أَوْ شَبَابِيثِهَا ، فَقَدْ وَاللهِ رَدِيتَ وَهَوَيْتَ.

(۳۵۳۳۷) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہیں اس دن کی فکر کیوں نہیں جب جہنم کو لایا جائے گا اور وہ دونوں افقوں کو گھیر لے گا۔ اس دن کہا جائے گا کہ تم اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکتے جب تک جہنم کا چکر نہ لگالو۔ اگر تمہارے پاس نور ہوگا تو اس کے ذریعے صراط پر قائم رہو گے اور نجات پاؤ گے۔ اگر نور نہ ہوا تو جہنم کے کونڈے تمہیں پکڑ لیں گے اور تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

(۳۵۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : الصِّرَاطُ دَحْضٌ مَزَلَّةٌ كَحَدِّ السَّيْفِ يَتَكَفَّأُ ، وَالْمَلاَئِكَةُ مَعَهُمَ الْكَلاَلِيبُ ، وَالأَنْبِيَاءُ قِيَامٌ يَقُولُونَ حَوْلَهُ : رَبَّنَا سَلِّمْ سَلِّمْ ، فَبَيْنَ مَخْدُوشٍ ، وَمُكَرْدَسٍ فِي النَّارِ ، وَنَاجٍ مُسَلَّمٍ. (بخاری ۸۰۶۔ مسلم ۱۶۳)

(۳۵۳۳۸) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ پل صراط کی دھار تلوار کی طرح ہے۔ اس کے پاس فرشتے ہوں گے جن کے ہاتھ میں کونڈے ہوں گے۔ انبیاء کھڑے ہوں گے اور اے ہمارے رب سلامتی عطا فرما سلامتی عطا فرما کہہ رہے ہوں گے۔ بعض لوگ زخمی ہوں گے، بعض جہنم میں گریں گے اور بعض نجات پالیں گے۔

كِتَابُ ذِكْرِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

(۱) مَا ذُكِرَ فِي سَعَةِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

اللہ کی رحمت کی وسعت کا بیان

(۳۵۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ :إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي.

(ترمذی ۳۵۴۳ـ احمد ۴۳۳)

(۳۵۳۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب ساری مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔

(۳۵۳۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بن حَنَشٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ كُنْتُمْ لاَ تُذْنِبُونَ ، لَجَاءَ اللَّهُ بِخَلْقٍ يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

(۳۵۳۴۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق لے آئے گا جو گناہ کرے گی اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے گا۔

(۳۵۳۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ لَوْ أَنَّهُ لَمْ يُمْس للهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقٌ يَعْصُون فِيمَا مَضَى ، لَخَلَقَ خَلقاً يَعْصُونَ ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۳۴۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ عزوجل کیلئے ایسی مخلوق نہ ہو جو گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ نئی مخلوق پیدا فرما دے گا جو گناہ کرے گی پھر قیامت کے دن ان کو معاف کر دیا جائے گا۔

(۳۵۳٤۲) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي صِرْمَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

(مسلم ۲۱۰۵۔ ترمذی ۳۵۳۹)

(۳۵۳۴۲) حضرت ابوایوب سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئے گا جو گناہ کرے گی پھر اللہ ان کو معاف فرمائے گا۔

(۳۵۳٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا أُرِيَ إِبْرَاهِيمُ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، رَأَى عَبْدًا عَلَى فَاحِشَةٍ ، فَدَعَا عَلَيْهِ ، فَهَلَكَ ، ثُمَّ رَأَى آخَرَ فَدَعَا عَلَيْهِ ، فَهَلَكَ ، ثُمَّ رَأَى آخَرَ فَدَعَا عَلَيْهِ ، فَهَلَكَ ، فَقَالَ اللَّهُ : أَنْزِلُوا عَبْدِي ، لاَ يُهْلِكُ عِبَادِي.

(۳۵۳۴۳) حضرت سلمان سے مروی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زمین وآسمان کے پوشیدہ (عجائبات) راز دکھلائے گئے، تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص خاتون سے زنا کررہا ہے آپ نے اس کیلئے بددعا کی تو وہ ہلاک ہوگیا پھر ایک اور کو دیکھا اس کیلئے بددعا فرمائی وہ بھی ہلاک ہوگیا پھر ایک تیسرے کو دیکھا اس کیلئے بددعا فرمائی وہ بھی ہلاک ہوگیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میرے بندے کو نیچے لے چلو میرے بندوں کو ہلاک نہ کیا جائے۔

(۳۵۳٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : الْمُؤْمِنُونَ مُسْتَغْنُونَ عَنِ الشَّفَاعَةِ ، إِنَّمَا هِيَ لِلْمُذْنِبِينَ.

(۳۵۳۴۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مومنین تو شفاعت سے مستغنی ہیں شفاعت تو گناہ گاروں کیلئے ہے۔

(۳۵۳٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَدَا اللهِ بُسْطَانِ لِمُسِيءِ اللَّيْلِ أَنْ يَتُوبَ بِالنَّهَارِ ، وَلِمُسِيءِ النَّهَارِ أَنْ يَتُوبَ بِاللَّيْلِ ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. (مسلم ۲۱۱۳۔ نسائی ۱۱۱۸۰)

(۳۵۳۴۵) حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا رکھے ہیں رات کے گناہ گار کیلئے کہ وہ دن میں توبہ کرے اور دن کے گناہ گار کیلئے کہ وہ رات میں توبہ کرے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے۔

(۳۵۳٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَسْتُرُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَسْتُرُهُ بِيَدِهِ ، فَيَقُولُ : تَعْرِفُ مَا هَاهُنَا ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ : أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكَ.

(۳۵۳۴۶) حضرت وائل سے مروی ہے کہ اللہ قیامت کے دن اپنے بندے کے گناہوں پر پردہ فرمائے گا پھر اس کو اپنی رحمت اور ستاری کے پردہ میں چھپا کر اس سے پوچھے گا تو جانتا ہے یہ کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں اے اللہ! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو گواہ ہوجا کہ میں نے تجھے معاف کردیا۔

(٣٥٣٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : خَلَقَ اللَّهُ مِئَةَ رَحْمَةٍ ، فَجَعَلَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ الْخَلاَئِقِ ، كُلُّ رَحْمَةٍ أَعْظَمُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا ، وَبِهَا يَشْرَبُ الطَّيْرُ وَالْوَحْشُ الْمَاءَ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، قَبَضَهَا اللَّهُ مِنَ الْخَلاَئِقِ ، فَجَعَلَهَا وَالتِّسْعَ وَالتِّسْعِينَ لِلْمُتَّقِينَ ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : ﴿رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ، فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ﴾.

(مسلم ٢٠۔ احمد ٤٣٩)

(۳۵۳۴۷) حضرت سلمان سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں پھر ان میں سے ایک رحمت کو مخلوق کے درمیان تقسیم فرمادیا، ہر رحمت زیادہ عظیم ہے جو کچھ آسمان وزمین میں ہے اس سے اسی رحمت میں سے یہ کہ والدہ کا اپنے بچے سے محبت اور رحم کرنا اور اسی کی وجہ سے پرندے اور درندے پانی پیتے ہیں، جب قیامت کا دن آئے گا اللہ تعالیٰ مخلوق سے اس رحمت کو اٹھا لے گا اور اس رحمت کو اور دوسری ننانویں رحمتوں کو متقین کیلئے بنائے گا اس کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے کہ ﴿رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ، فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ﴾

(٣٥٣٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ مِئَةَ رَحْمَةٍ ، فَجَعَلَ فِي الأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً ، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا ، وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ ، وَأَخَّرَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ مِئَةَ رَحْمَةٍ. (ابن ماجه ٤٢٩٤۔ احمد ٥٥)

(۳۵۳۴۸) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس دن اللہ نے زمین وآسمان کو پیدا فرمایا اس دن سو رحمتیں پیدا فرمائیں ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھ دی اسی وجہ سے والدہ اپنی اولاد پر رحم کرتی ہے اور بعض جانور بعض پر رحم کرتے ہیں جب قیامت کا دن آئے گا اللہ تعالیٰ مکمل فرمادے گا اس رحمت کے ساتھ سو رحمتوں کو۔

(٣٥٣٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي ، فَادَّكَرَ يَوْمًا ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ غُفْرَانَكَ ، فَغَفَرَ لَهُ.

(۳۵۳۴۹) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ پہلی امتوں میں ایک شخص تھا جو گناہ کرتا تھا پھر ایک دن اس نے یاد کیا اور کہا اے اللہ! مجھے معاف فرمادے تو معاف فرمانے والا ہے پس اس کو معاف فرمادیا۔

(٣٥٣٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَعْدٍ مَوْلَى طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ ، يُقَالَ لَهُ : الْكِفْلُ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي ، فَأَعْجَبَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا خَمْسِين دِينَارًا ، فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ ارْتَعَدَتْ ، فَقَالَ لَهَا : مَا لَكِ ؟ قَالَتْ : هَذَا عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ ، قَالَ : أَنْتِ تَجْزَعِينَ مِنْ هَذِهِ الْخَطِيئَةِ ، وَأَنَا أَعْمَلُهُ مُذْ كَذَا وَكَذَا؟ وَاللهِ لاَ أَعْصِي اللَّهَ أَبَدًا ، قَالَ : فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ

بَنُو إِسْرَائِيلَ ، قَالُوا :مَنْ يُصَلِّي عَلَى فُلاَنٍ ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ :فَوُجِدَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ ، قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لِلْكِفْلِ.

(ترمذی ۲۴۹۶۔ ابن حبان ۳۸۷)

(۳۵۳۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا گنہگار جس کا نام الکفل تھا۔ اس کو ایک خاتون اچھی لگی تو اس نے اس کو بچاس دینار دیئے جب وہ اس سے غلط کام کا ارادہ کرنے لگا تو وہ خاتون کانپنے لگی الکفل نے پوچھا تجھے کیا ہوا ہے؟ خاتون نے کہا کہ یہ وہ عمل ہے جو میں نے پہلے کبھی نہیں کیا کفل نے کہا کہ تو اس گناہ کو کرنے سے عاجز ہے جب کہ میں اتنی اتنی مدت سے یہ کر رہا ہوں! خدا کی قسم میں آج کے بعد کبھی گناہ نہ کروں گا پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا جب صبح ہوئی تو بنی اسرائیل کے لوگ کہنے لگے کہ فلاں کا جنازہ کون پڑھے گا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس کے دروازے پر لکھا ہوا پایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت فرمادی ہے۔

(۳۵۳۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ :كَانَ رَجُلٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَتِهِ نَحْوًا مِنْ سِتِّينَ سَنَةً ، قَالَ :فَمُطِرَ النَّاسُ ، فَاطَّلَعَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ ، فَرَأَى الْغُدُرَ وَالْخُضْرَةَ ، فَقَالَ: لَوْ نَزَلْتُ فَمَشَيْتُ وَنَظَرْتُ ، فَفَعَلَ ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي إِذْ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَهَا ، فَلَمْ تَزَلْ تُكَلِّمُهُ حَتَّى وَاقَعَهَا، قَالَ :فَوَضَعَ كِيسًا كَانَ عَلَيْهِ ، فِيهِ رَغِيفٌ ، وَنَزَلَ الْمَاءَ يَغْتَسِلُ ، فَحَضَرَ أَجَلُهُ ، فَمَرَّ سَائِلٌ فَأَوْمَأَ إِلَى الرَّغِيفِ فَأَخَذَهُ ، وَمَاتَ الرَّجُلُ ، فَوُزِنَ عَمَلُهُ لِسِتِّينَ سَنَةً ، فَرَجَحَتْ خَطِيئَتُهُ بِعَمَلِهِ ، ثُمَّ وُضِعَ الرَّغِيفُ فَرَجَحَ ، فَغُفِرَ لَهُ. (ابن حبان ۳۷۸)

(۳۵۳۵۱) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا جو ساٹھ سال سے اپنے گرجا گھر میں عبادت کر رہا تھا ایک دن زوردار بارش ہوئی اس نے اپنے گرجا گھر سے جھانکا تو اس نے پانی تالاب اور سبزہ اور ترکاری وغیرہ دیکھیں اس نے کہا اگر میں نیچے اترا تو میں چلوں گا اور دیکھوں گا پھر اس نے اس طرح کیا اس دوران اس کی ملاقات ایک خاتون سے ہوگئی اس نے اس کے ساتھ گفتگو شروع کر دی وہ خاتون اس کے ساتھ مسلسل گفتگو کر رہی تھی یہاں تک کہ وہ غلط کام کر بیٹھا پھر اس نے اپنا تھیلا رکھا جس میں روٹی تھی، بارش آئی جس سے اس نے غسل کیا پھر اس کا مقررہ وقت آن پہنچا وہاں سے ایک سائل گزرا جس کو اس کی روٹی کی سخت ضرورت پڑی تو اس نے وہاں سے روٹی اٹھالی، اور یہ شخص فوت ہو گیا اس کے ساٹھ سال کے اعمال کا وزن کیا گیا تو اس کے گناہوں والا پلڑا جھک گیا پھر وہ روٹی اس میں رکھی گئی تو وہ وزنی ہو گیا تو اس کی مغفرت فرمادی گئی۔

(۳۵۳۵۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَاهِبًا عَبَدَ اللَّهَ فِي صَوْمَعَتِهِ سِتِّينَ سَنَةً ، فَجَائَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ إِلَى جَنْبِهِ ، فَنَزَلَ إِلَيْهَا فَوَاقَعَهَا سِتَّ لَيَالٍ ، ثُمَّ سُقِطَ فِي يَدِهِ ، فَهَرَبَ ، فَأَتَى مَسْجِدًا ، فَأَوَى إِلَيْهِ ، فَمَكَثَ ثَلاَثًا لاَ يَطْعَمُ شَيْئًا ، فَأُتِيَ بِرَغِيفٍ ، فَكَسَرَ نِصْفَهُ ، فَأَعْطَى نِصْفَهُ رَجُلاً عَنْ يَمِينِهِ ، وَأَعْطَى آخَرَ عَنْ يَسَارِهِ ، فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَبَضَ رُوحَهُ ، فَوُضِعَ عَمَلُ

السِّتِّينَ سَنَةً فِي كِفَّةٍ ، وَوُضِعَتِ السَّيِّئَةُ فِي كِفَّةٍ ، فَرَجَحَتِ السَّيِّئَةُ ، ثُمَّ جِيءَ بِالرَّغِيفِ فَرَجَحَ بِالسَّيِّئَةِ.

(۳۵۳۵۲) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ عبداللہ نامی ایک راہب تھا جو ساٹھ سال تک اپنے گرجے میں عبادت کرتا رہا، ایک خاتون اس کے پڑوس میں آئی اس راہب نے اس کے ساتھ چھ راتیں بدکاری کی پھر وہ بھاگ کر مسجد چلا گیا اور وہاں پر ٹھکانہ پکڑ لیا تین دن گزر گئے اس نے کچھ نہ کھایا اس کے پاس ایک روٹی لائی گئی اس نے اس کو دو حصے کر کے آدھی روٹی اپنے دائیں شخص کو دے دی اور آدھی بائیں شخص کو دے دی اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجا جس نے اس کی روح قبض کر لی اس کا ساٹھ سالوں کا عمل ایک ترازو میں رکھا گیا اور اس کے گناہوں کو دوسرے پلڑے میں رکھا تو گناہوں والا پلڑا جھک گیا پھر وہ روٹی رکھی گئی تو وہ پلڑا گناہوں والے پلڑے سے بھاری ہو گیا۔

(۳۵۳۵۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : لَمَّا حَضَرَ أَبَا مُوسَى الْوَفَاةُ ، قَالَ : يَا بَنِيَّ ، اذْكُرُوا صَاحِبَ الرَّغِيفِ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ أُرَاهُ ، قَالَ : سَبْعِينَ سَنَةً ، لاَ يَنْزِلُ إِلاَّ فِي يَوْمِ أَحَدٍ ، قَالَ : فَنَزَلَ فِي يَوْمِ أَحَدٍ ، قَالَ : فَشَبَّهَ ، أَوْ شَبَّ الشَّيْطَانُ فِي عَيْنِهِ امْرَأَةً ، فَكَانَ مَعَهَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَسَبْعَ لَيَالٍ ، قَالَ : ثُمَّ كُشِفَ عَنِ الرَّجُلِ غِطَاؤُهُ فَخَرَجَ تَائِبًا ، فَكَانَ كُلَّمَا خَطَا خُطْوَةً صَلَّى وَسَجَدَ ، قَالَ : فَآوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى دُكَّانٍ عَلَيْهِ اثْنَا عَشَرَ مِسْكِينًا ، فَأَدْرَكَهُ الإِعْيَاءُ ، فَرَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْهُمْ.

وَكَانَ ثَمَّ رَاهِبٌ يَبْعَثُ إِلَيْهِمْ كُلَّ لَيْلَةٍ بِأَرْغِفَةٍ ، فَيُعْطِي كُلَّ إِنْسَانٍ رَغِيفًا ، فَجَاءَ صَاحِبُ الرَّغِيفِ فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ رَغِيفًا ، وَمَرَّ عَلَى ذَلِكَ الَّذِي خَرَجَ تَائِبًا ، فَظَنَّ أَنَّهُ مِسْكِينٌ فَأَعْطَاهُ رَغِيفًا ، فَقَالَ الْمَتْرُوكُ لِصَاحِبِ الرَّغِيفِ : مَا لَكَ لَمْ تُعْطِنِي رَغِيفِي ؟ مَا كَانَ إِلَيَّ عَنْهُ غِنًى ، قَالَ : تُرَانِي أُمْسِكُهُ عَنْكَ ؟ سَلْ : هَلْ أَعْطَيْتُ أَحَدًا مِنْكُمْ رَغِيفَيْنِ ؟ قَالُوا : لاَ ، قَالَ : إِنِّي أُمْسِكُ عَنْكَ ، وَاللهِ لاَ أُعْطِيكَ شَيْئًا اللَّيْلَةَ ، قَالَ : فَعَمَدَ التَّائِبُ إِلَى الرَّغِيفِ الَّذِي دَفَعَهُ إِلَيْهِ ، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلِ الَّذِي تُرِكَ ، فَأَصْبَحَ التَّائِبُ مَيِّتًا ، قَالَ : فَوُزِنَتِ السَّبْعُونَ سَنَةً بِالسَّبْعِ اللَّيَالِي فَلَمْ تَزِنْ ، قَالَ : فَوُزِنَ الرَّغِيفُ بِالسَّبْعِ اللَّيَالِي ، قَالَ : فَرَجَحَ الرَّغِيفُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى : يَا بَنِيَّ اذْكُرُوا صَاحِبَ الرَّغِيفِ.

(۳۵۳۵۳) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ کا وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا اے میرے بیٹو! روٹی والے شخص کو یاد کرو ایک شخص تھا جو اپنے گرجے میں ستر سال سے عبادت کرتا رہا پھر وہ ایک دن اترا تو شیطان اس کی آنکھوں میں عورت کے مشابہ بن کر آیا وہ اس کے ساتھ سات دن اور سات راتیں بدکاری کرتا رہا پھر اس پر اس کی غلطی ظاہر ہوئی تو وہ توبہ کرنے کیلئے نکل پڑا جب بھی قدم اٹھاتا تو نماز پڑھتا اور سجدہ کرتا اور رات کو ایک دکان میں ٹھکانہ پکڑا جس میں بارہ مسکین تھے وہ بہت زیادہ تھک گیا تھا اس نے اپنے آپ کو دو شخصوں کے درمیان ڈال دیا۔

وہاں ایک راہب تھا جو ہر روز ان کی طرف ایک روٹی بھیجتا تھا اور ہر شخص کو ایک روٹی دیتا تھا پھر وہ روٹی والا آیا اور اس نے ہر شخص کو ایک روٹی دی اور اس شخص کے پاس سے بھی گزرا جو توبہ کرنے کیلئے گرجا سے نکلا تھا اس نے خیال کیا کہ وہ بھی مسکین ہے اس کو بھی روٹی دے دی ان میں سے ایک شخص نے جس کو چھوڑ دیا گیا تھا روٹی والے سے کہا کیا ہوا کہ تم نے میری روٹی مجھے نہ دی؟ اس نے کہا کہ پوچھو کیا میں نے تم میں سے کسی کو دو روٹیاں دی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ میں نے تجھ سے روک لیا ہے خدا کی قسم آج رات تجھے کچھ نہ دوں گا، توبہ کرنے والے شخص نے روٹی کی طرف ارادہ کیا جو اس کو دی گئی تھی وہ اس نے اس کو دے دی جس کو چھوڑ دیا گیا تھا، صبح کو وہ توبہ کرنے والا شخص مردہ پایا گیا، اس کے ستر سالوں کی نیکیوں کو ان سات راتوں کے گناہ کے ساتھ تولا گیا تو وہ نہ وزن ہوئیں، پھر اس روٹی کو ان سات راتوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو روٹی والا پلڑا جھک گیا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اس روٹی والے کو یاد کرو۔

(٣٥٣٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَيَعْلَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، قَالَ :مَرَّ عَبْدُ اللهِ عَلَى قَاصٍّ وَهُوَ يَذْكُرُ النَّارَ ، فَقَالَ :يَا مُذَكِّرُ ، لاَ تُقَنِّطَ النَّاسَ : ﴿يَا عِبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ﴾.

(٣٥٣٥٤) حضرت عبداللہ ایک واعظ کے پاس سے گزرے جو جہنم کو یاد کر رہا تھا حضرت عبداللہ نے فرمایا اے یاد کرنے والے لوگوں کو نا امید مت کر اللہ کا ارشاد ہے ﴿يَا عِبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ﴾.

(٣٥٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :لَمَّا رَأَتِ الْمَلاَئِكَةُ بَنِي آدَمَ ، وَمَا يُذْنِبُونَ ، قَالُوا :يَا رَبِّ يُذْنِبُونَ ، قَالَ :لَوْ كُنْتُمْ مِثْلَهُمْ فَعَلْتُمْ كَمَا يَفْعَلُونَ ، فَاخْتَارُوا مِنْكُمْ مَلَكَيْنِ ، قَالَ :فَاخْتَارُوا هَارُوتَ وَمَارُوتَ ، فَقَالَ لَهُمَا تبَارَكَ وَتَعَالَى :إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ رَسُولاً ، وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا أَحَدٌ ، لاَ تُشْرِكَا بِي شَيْئًا ، وَلاَ تَسْرِقَا ، وَلاَ تَزْنِيَا ، قَالَ عَبْدُ اللهِ :قَالَ كَعْبٌ: فَمَا اسْتَكْمَلاَ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى وَقَعَا فِيمَا حُرِّمَ عَلَيْهِمَا. (احمد ١٣٤۔ ابن حبان ٦١٨٦)

(٣٥٣٥٥) حضرت کعب سے مروی ہے کہ جب ملائکہ نے انسانوں کے گناہوں کو دیکھا تو عرض کیا اے اللہ! وہ گناہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم ان کی طرح ہوتے تو وہی کرتے جو وہ کر رہے ہیں پس تم اپنے درمیان میں سے دو فرشتوں کو منتخب کرلو، انہوں نے ہاروت اور ماروت، کو منتخب کرلیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا: تم میرے اور لوگوں کے درمیان پیغامبر ہو، میرے اور تمہارے درمیان کوئی نہیں ہے میرے ساتھ کسی کو شریک مت کرنا، چوری مت کرنا، زنا مت کرنا حضرت عبداللہ نے فرمایا: حضرت کعب نے ارشاد فرمایا پس انہوں نے اس عہد کو پورا نہیں کیا یہاں تک کہ جو ان پر حرام کیا گیا تھا اس میں پڑ گئے۔

(٣٥٣٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سُفْيَانَ الْيَشْكُرِي ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ :أَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ أَلَمَّ بِذَنْبٍ ، فَسَأَلَهُ عَنْهُ ، فَلَهَى عَنْهُ ، وَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ يُحَدِّثُهم ، فَحَانَتْ إِلَيْهِ

نَظْرَةٌ مِنْ عَبْدِ اللهِ ، فَإِذَا عَيْنُ الرَّجُلِ تُهْرَاقُ ، فَقَالَ : هَذَا أَوَانُ هَمِّكَ مَا جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنْهُ ، إِنَّ لِلْجَنَّةِ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ كُلُّهَا تُفْتَحُ وَتُغْلَقُ غَيْرُ بَابِ التَّوْبَةِ ، مُوَكَّلٌ بِهِ مَلَكٌ ، فَاعْمَلْ وَلاَ تَيْأَسْ.

(۳۵۳۵۶) حضرت ابن مسعود کے پاس ایک شخص اپنے گناہوں کی شکایت لے کر حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا حضرت ابن مسعود نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ان سے گفتگو فرمانے لگے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی نظر اس پر پڑی تو وہ رو رہا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ جس مقصد کے لیے تو آیا تھا اب اس کا وقت آ گیا ہے۔ جنت کے سات دروازے ہیں جن میں ہر ایک دروازہ بند ہوتا اور کھلتا ہے، سوائے توبہ کے دروازے کے۔ اس پر ایک فرشتہ مقرر ہے۔ تو عمل کرتا رہ اور مایوس نہ ہو۔

(۳۵۳۵۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ. (ترمذی ۲۴۹۹۔ احمد ۱۹۸)

(۳۵۳۵۷) حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب انسان گنہگار ہیں اور بہترین گنہگار توبہ کرنے والے ہیں۔

(۳۵۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا لَعَنَ إِبْلِيسَ ، سَأَلَهُ النَّظْرَةَ ، فَأَنْظَرَهُ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ، قَالَ : وَعِزَّتِكَ ، لاَ أَخْرُجُ مِنْ جَوْفِ ، أَوْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَا دَامَ فِيهِ الرُّوحُ ، قَالَ : وَعِزَّتِي لاَ أَحْجُبُ عَنْهُ التَّوْبَةَ مَا دَامَ فِيهِ الرُّوحُ.

(۳۵۳۵۸) حضرت ابوقلابہ سے مروی ہے کہ جب اللہ نے ابلیس کو مردود فرمایا اس نے اللہ سے مہلت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک اس کو مہلت عطا فرمادی، شیطان نے کہا اے اللہ مجھے تیری عزت کی قسم جب تک بنی آدم کے جسم میں روح ہے میں ان کو جہنم کی طرف نکالتا رہوں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں توبہ کے ذریعہ ان کے گناہوں پر پردہ ڈالتا رہوں گا جب تک ان کے جسموں میں روح ہے۔

(۳۵۳۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : كَانَ فِي زَبُورِ دَاوُد مَكْتُوبًا : إِنِّي أَنَا اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنَا ، مَلِكُ الْمُلُوكِ ، قُلُوبُ الْمُلُوكِ بِيَدِي ، فَأَيُّمَا قَوْمٍ كَانُوا عَلَى طَاعَةٍ ، جَعَلْتُ الْمُلُوكَ عَلَيْهِمْ رَحْمَةً ، وَأَيُّمَا قَوْمٍ كَانُوا عَلَى مَعْصِيَةٍ ، جَعَلْتُ الْمُلُوكَ عَلَيْهِمْ نِقْمَةً ، لاَ تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِسَبِّ الْمُلُوكِ ، وَلاَ تَتُوبُوا إِلَيْهِمْ ، تُوبُوا إِلَيَّ ، أُعْطِفُ قُلُوبَهُمْ عَلَيْكُمْ.

(۳۵۳۵۹) حضرت مالک سے مروی ہے کہ زبور میں لکھا تھا کہ: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہوں تمام بادشاہوں کا دل میرے قبضہ میں ہے پس جو قوم نیک کام کرتی ہے میں ان پر مہربان بادشاہ مقرر کرتا ہوں اور جو قوم میری نافرمانی کرتی ہے میں بادشاہوں کو ان پر آزمائش بنا دیتا ہوں اپنے آپ کو بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مشغول مت رکھو، ان کی طرف رجوع مت کرو میری طرف رجوع اور توبہ کرو میں ان کو تم پر مہربان کر دوں گا۔

(٣٥٣٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ فِي قَوْمٍ كُفَّارٍ ، وَكَانَ فِيمَا بَيْنَهُمْ قَوْمٌ صَالِحُونَ ، قَالَ : فَطَالَمَا كُنْتُ فِي كُفْرِي هَذَا ، لآتِيَنَّ هَذِهِ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ ، فَأَكُونَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِهَا ، فَانْطَلَقَ ، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ ، فَاحْتَجَّ فِيهِ الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ ، يَقُولُ هَذَا : أَنَا أَوْلَى بِهِ ، وَيَقُولُ هَذَا : أَنَا أَوْلَى بِهِ ، إِذْ قَيَّضَ اللَّهُ لَهُمَا بَعْضَ جُنُودِهِ ، فَقَالَ لَهُمَا : قِيسُوا مَا بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ ، فَأَيَّتُهُمَا كَانَ أَقْرَبَ إِلَيْهَا فَهُوَ مِنْ أَهْلِهَا ، فَقَاسُوا مَا بَيْنَهُمَا ، فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ ، فَكَانَ مِنْهُمْ.

(۳۵۳۶۰) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ تم سے پہلی امت میں ایک شخص کفار کی قوم میں تھا، اوران میں کچھ نیک لوگ بھی تھے اس شخص نے کہا: میں ضرور اس نیک بستی میں آ ؤں گا تا کہ میں بھی نیکوں کاروں میں سے ہو جاؤں وہ اس بستی میں جانے کیلئے چلا تو اس کوموت آ گئی، اس کے متعلق فرشتہ اور شیطان کا جھگڑا ہو گیا ایک کہنے لگا میں اس کا زیادہ مستحق ہوں اور دوسرا کہنے لگا کہ میں زیادہ مستحق ہوں اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اپنے بعض لشکر کے ذریعہ فیصلہ فرمایا اس نے ان سے کہا کہ دونوں بستیوں کا فاصلہ ماپ لو جس بستی کے قریب ہوگا اسی میں سے شمار ہوگا انہوں نے اس کا درمیانی فاصلہ ناپا تو اس کو نیکوکاروں کی بستی کے قریب پایا پس وہ انہی میں سے ہو گیا۔

(٣٥٣٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : حدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : لاَ أُخْبِرُكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ ، وَوَعَاهُ قَلْبِي ، إِنَّ عَبْدًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ، ثُمَّ عُرِضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ ، فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الأَرْضِ ؟ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ ، فَقَالَ : إِنِّي قَتَلْتُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : بَعْدَ قَتْلِ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَفْسًا ؟ قَالَ : فَانْتَضَى سَيْفَهُ فَقَتَلَهُ ، فَأَكْمَلَ بِهِ مِئَةً.

ثُمَّ عُرِضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ ، فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الأَرْضِ ؟ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ ، فَقَالَ : إِنِّي قَتَلْتُ مِئَةَ نَفْسٍ ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ؟ اُخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الْخَبِيثَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ ، قَرْيَةِ كَذَا وَكَذَا ، فَاعْبُدْ رَبَّكَ فِيهَا ، قَالَ : فَخَرَجَ يُرِيدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ ، فَعُرِضَ لَهُ أَجَلُهُ فِي الطَّرِيقِ ، قَالَ : فَاخْتَصَمَ فِيهِ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ ، وَمَلاَئِكَةُ الْعَذَابِ ، فَقَالَ إِبْلِيسُ : أَنَا أَوْلَى بِهِ ، إِنَّهُ لَمْ يَعْصِنِي سَاعَةً قَطُّ ، قَالَ : فَقَالَتْ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ : إِنَّهُ خَرَجَ تَائِبًا.

قَالَ هَمَّامٌ : فَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا فَاخْتَصَمُوا إِلَيْهِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ قَتَادَةَ.

فَقَالَ : انْظُرُوا أَيَّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَتْ أَقْرَبَ إِلَيْهِ فَأَلْحِقُوهُ بِهَا.

قَالَ :فَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ ، قَالَ :فَلَمَّا عَرَفَ الْمَوْتَ احْتَفَزَ بِنَفْسِهِ ، فَقَرَّبَ اللَّهُ مِنْهُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ ، وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةَ الْخَبِيثَةَ ، فَأَلْحَقَهُ بِأَهْلِ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ. (بخاری ۳۴۷۰۔ مسلم ۲۱۱۸)

(۳۵۳۶۱) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے ایک کم سو بندوں کو قتل کیا پھر اس کو توبہ کا خیال آیا اس نے عالم کے متعلق دریافت کیا تو اس کو ایک عالم کے بارے میں خبر دی گئی تو وہ اس عالم کے پاس آیا اور کہا میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا میں توبہ کر سکتا ہوں؟ عالم نے کہا ننانوے قتلوں کے بعد بھی توبہ؟ اس شخص نے اپنی تلوار نکال کر اس کو بھی قتل کر کے سو کی تعداد مکمل کر دی۔ پھر اس کو توبہ کا خیال آیا اس نے کسی عالم کے متعلق دریافت کیا اس کو ایک عالم کا بتایا گیا تو وہ اس عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے سو قتل کیے ہیں کیا میں توبہ کر سکتا ہوں؟ عالم نے اس سے کہا کہ اس بستی سے نکل جا جس میں تو ہے اور کسی نیکوکاروں کی بستی میں چلا جا، فلاں بستی میں چلا جا اور اپنے رب کی عبادت کر وہاں جا کر وہ شخص اس بستی میں جانے کیلئے نکلا، راستے میں اس کی موت کا وقت آ گیا اس کے متعلق رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کا مخاصمہ ہو گیا، ابلیس نے کہا کہ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیوں کہ اس نے کبھی ایک لمحہ بھی میری نافرمانی نہیں کی، رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کے ارادہ سے نکلا تھا، اللہ نے ایک فرشتہ اور بھیجا وہ اپنا جھگڑا اس کے پاس لے گئے، اس فرشتہ نے کہا کہ دونوں بستیوں کو دیکھ لو کونسی بستی اس کے زیادہ قریب ہے جو قریب ہو اس کے ساتھ اس کو ملا دو، جب اس شخص کو اپنی موت کا علم ہوا تو اس نے اپنے آپ کو گھسیٹا اس نیکوکاروں کی بستی کی طرف، اللہ تعالیٰ نے اس کو نیکوکاروں کی بستی کے قریب کر دیا اور اس نے بروں کی بستی کو دور کر دیا پس اس کو نیک لوگوں کی بستی کے ساتھ ملا دیا گیا۔

(۳۵۳۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :حدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ :كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى ؟ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :إنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ ، يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ ، فَيَقُولُ :أَيْ عَبْدِي ، تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا ؟ فَيَقُولُ :نَعَمْ ، أَيْ رَبِّ ، ثُمَّ يَقُولُ:أَيْ عَبْدِي، تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ:نَعَمْ، أَيْ رَبِّ، حَتَّى إذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ ، قَالَ:فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا ، وَقَدْ غَفَرْتُهَا لَكَ الْيَوْمَ ، ثُمَّ يُؤْتَى بِكِتَابِ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ، فَيَقُولُ الأَشْهَادُ:﴿هَؤُلاَءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ، أَلاَ لَعَنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾.

(بخاری ۲۴۴۱۔ مسلم ۲۱۲۰)

(۳۵۳۶۲) حضرت صفوان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ان کے پاس ایک شخص آیا اور دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے النجویٰ کے متعلق کیا سنا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومن کو قریب کریں گے یہاں تک کہ اس پر اپنا دست رحمت رکھ دیں گے اس کو لوگوں سے چھپا دیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے بندے! تو فلاں فلاں گناہوں کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں میرے

رب پھر اللہ تعالیٰ وہی فرمائیں گے اور بندہ اقرار کرے گا یہاں تک کہ جب وہ گناہوں کا اقرار کرے گا اور اس کو یقین ہو جائے گا کہ اب وہ ہلاک ہو گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تجھ پر دنیا میں ساری چادر ڈال رکھی اور آج ان کو معاف کر چکا ہوں پھر اس کے حسنات کا اعمال نامہ دیا جائے گا بہر حال کفار اور منافقین پس گواہ اس کے متعلق کہیں گے کہ ﴿هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾.

(٣٥٣٦٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : يُخْبِرُهُ بِالْعَفْوِ قَبْلَ الذَّنْبِ : ﴿عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ﴾.

(۳۵۳۶۳) حضرت عون فرماتے ہیں اس کو خبر دی جائے گی کہ گناہ سے پہلے ہی مغفرت کر دی گئی ہے۔

(٣٥٣٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ قَرْيَةٍ يَزُورُ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى ، قَالَ : فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ مَلَكًا ، فَجَلَسَ عَلَى طَرِيقِهِ ، فَقَالَ : أَيْنَ تُرِيدُ ؟ فَقَالَ : أُرِيدُ أَخًا لِي أَزُورُهُ فِي اللهِ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ ، فَقَالَ : هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ : لَا ، وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ ، قَالَ : فَإِنِّي رَسُولُ رَبِّكَ إِلَيْكَ ، إِنَّهُ قَدْ أَحَبَّكَ فِيمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ.

(بخاری ۳۵۰۔ مسلم ۸۰

(۳۵۳۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی بستی سے دوسری بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کی نیت سے نکلا اللہ نے اس کیلئے ایک فرشتہ راستہ میں بٹھا دیا، فرشتہ نے اس سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میرا ایک بھائی ہے اللہ کیلئے اس سے ملنے کیلئے اس بستی میں جا رہا ہوں فرشتہ نے کہا کہ کیا اس کے پاس تیری کوئی نعمت ہے جس کی وہ حفاظت کر رہا ہو؟ اس شخص نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ مجھے اس سے اللہ تعالیٰ کیلئے محبت ہے، فرشتہ نے کہا سن میں اللہ کا فرشتہ اور قاصد ہوں تیرے پاس آیا ہوں بیشک اللہ پاک آپ سے محبت فرماتے ہیں اس محبت کی وجہ سے جو تم اپنے بھائی سے اس کیلئے کرتے ہو۔

(٣٥٣٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَتُعْرَضُ عَلَيْهِ ذُنُوبُهُ ، فَيَمُرُّ بِالذَّنْبِ ، فَيَقُولُ : قَدْ كُنْتُ مِنْكَ مُشْفِقًا ، فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ.

(۳۵۳۶۵) حضرت عروہ بن عامر سے مروی ہے کہ ایک شخص پر اس کے گناہوں کو پیش کیا جائے گا وہ اپنے گناہوں کے بوجھ کے ساتھ گزرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تجھ پر بہت مہربان تھا پھر اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

(٣٥٣٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : إِنَّ لِلْمُقْنِطِينَ حَبْسًا يَطَأُ النَّاسُ أَعْنَاقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۳۶۶) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ناامید لوگوں کو روک لیا جائے گا، لوگ ان کی گردنوں کو روندتے ہوئے گزریں گے۔

كِتَابُ الزُّهْدِ

ما ذُكِر فِي زهدِ الأنبياءِ عليهم السلام و كلامهم.

(۱) كَلاَمُ عِيسَى عليه السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باتیں

حَدَّثَنا أبو بَكْر بن أبي شَيْبة :عبد الله بن مُحَمَّد بن إبراهيم العَبْسي الْكُوفِي رحمه الله.

(۳۵۳٦٦) حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَرْفَعُ غَدَاءً لِعَشَاءٍ ، وَلاَ عَشَاءً لِغَدَاءٍ ، وَكَانَ يَقُولُ :إنَّ مَعَ كُلِّ يَوْمٍ رِزْقَهُ ، وَكَانَ يَلْبَسُ الشَّعْرَ وَيَأْكُلُ الشَّجَرَ وَيَنَامُ حَيْثُ أَمْسَى.

(۳۵۳٦۷) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام صبح کے کھانے سے رات کے لئے اور رات کے کھانے سے صبح کے لئے نہیں بچایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے: ہر دن کا رزق اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ آپ بالوں سے بنایا ہوا لباس پہنتے، درختوں پر لگے ہوئے پھل وغیرہ کھالیتے اور جہاں رات ہو جاتی وہیں سو لیتے۔

(۳۵۳٦۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :قَالَ :عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :كُلُوا مِنَ بَقْلِ الْبَرِّيَّةِ ، وَاشْرَبُوا مِنَ الْمَاءِ الْقَرَاحِ ، وَانْجُوا مِنَ الدُّنْيَا سَالِمِينَ.

(۳۵۳٦۸) حضرت شمر بن عطیہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: جنگلی سبزی کھاؤ، سادہ پانی پیو، اور سلامتی کے ساتھ دنیا سے رہائی پا جاؤ۔

(۳۵۳٦۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ يَرْفَعُهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ : قَالَ

لأَصْحَابِهِ :اتَّخِذُوا الْمَسَاجِدَ مَسَاكِنَ ، وَاتَّخِذُوا الْبُيُوتَ مَنَازِلَ ، وَانْجُوا مِنَ الدُّنْيَا بِسَلاَمٍ ، وَكُلُوا مِ بَقْلِ الْبَرِّيَّةِ ، قَالَ :زَادَ فِيهِ الأَعْمَشُ :وَاشْرَبُوا مِنَ الْمَاءِ الْقَرَاحِ.

(۳۵۳۶۹) حضرت ابوصالح کہتے ہیں: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: مسجدوں کو اپنا گھر بنالو اور گھروں کو آر گاہ، اور سلامتی کے ساتھ دنیا سے نجات پا جاؤ اور جنگلی ترکاری کھاؤ۔ ابوصالح کہتے ہیں: اعمش نے یہ روایت ''سادہ پانی پیو'' اضافے کے ساتھ ذکر کی ہے۔

(۳۵۳۷۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ :قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى ابْ مَرْيَمَ :مَا تَأْكُلُ؟ قَالَ :خُبْزَ الشَّعِيرِ ، قَالُوا :وَمَا تَلْبَسُ؟ قَالَ :الصُّوفَ ، قَالُوا :وَمَا تَفْتَرِشُ؟ قَالَ :الأَرْضَ ، قَالُو كُلُّ هَذَا شَدِيدٌ ، قَالَ :لَنْ تَنَالُوا مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ حَتَّى تُصِيبُوا هَذَا عَلَى لَذَّةٍ ، أَوْ قَالَ :عَلَى شَهْوَةٍ.

(۳۵۳۷۰) حضرت علاء بن مسیب کو کسی آدمی نے یہ روایت سنائی۔ اس نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انصار نے ان سے عرض کی آپ کیا کھاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو کی روٹی۔ انہوں نے عرض کیا: آپ پہنتے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اون۔ انہوں نے عرض کیا آپ بچھاتے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: زمین۔ انہوں نے کہا: ان سب کو اختیار کرنا تو بہت مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس وقت تک آسمانوں میں عزت نہیں پا سکتے جب تک تم ان چیزوں کو لذت پر ترجیح نہ دو۔ یا پھر فرمایا: شہوتوں پر (ترجیح نہ دو)۔

(۳۵۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَم لاَ تُكْثِرُوا الْكَلاَمَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَتَقْسُوا قُلُوبُكُمْ ، فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِي بَعِيدٌ مِنَ اللهِ ، وَلَكِنْ لاَ تَعْلَمُونَ ، تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ الْعِبَادِ كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ ، وَانْظُرُوا فِي ذُنُوبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عَبِيدٌ ، فَإِنَّمَا النَّاسُ رَجُلاَنِ :مُبْتَلًى وَمُعَافًى ، فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلاَءِ ، وَاحْمَدُوا اللَّهَ عَلَى الْعَافِيَةِ.

(۳۵۳۷۱) حضرت محمد بن یعقوب کہتے ہیں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نے فرمایا: خدا کے ذکر کے سوا اور کوئی کلام کثرت سے مت کرو، ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اور سخت دل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتے ہیں لیکن تمہیں معلوم نہیں ہوتا۔ لوگوں کے گناہوں کو یوں مت دیکھا کرو جیسے کہ تم ہی رب ہو۔ بلکہ اپنے گناہوں کو یوں دیکھا کرو جیسے تم کوئی غلام ہو۔ کیونکہ لوگوں کی دو ہی حالتیں ہیں۔ ایک وہ جو کسی آزمائش میں مبتلا ہیں اور دوسرے وہ جو عافیت میں ہیں۔ چنانچہ مبتلا لوگوں پر رحم کیا کرو اور عافیت پر اللہ تعالیٰ شکر کیا کرو۔

(۳۵۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :مَرَّتْ بِعِيسَى امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ :طُوبَى لِبَطْنٍ حَمَلَكَ ، وَلِثَدْيٍ أَرْضَعَكَ ، فَقَالَ :عِيسَى :بَلْ طُوبَى لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ.

(۳۵۳۷۲) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس سے ایک عورت گزری تو اس نے کہا: خوش بختی ہو اس بطن کے لئے جس نے تجھے اپنے اندر رکھا، اور ان چھاتیوں کے لئے جنہوں نے تجھے دودھ پلایا۔ تو عیسیٰ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: بلکہ خوش

بختی ہو اس شخص کے لئے جس نے قرآن پڑھا اور اس میں موجود احکامات کی پیروی کی۔

(۳۵۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمَلُوا لِلَّهِ ، وَلاَ تَعْمَلُوا لِبُطُونِكُمْ ، وَانْظُرُوا إِلَى هَذِهِ الطَّيْرِ لاَ تَحْصُدُ ، وَلاَ تَزْرَعُ يَرْزُقُهَا اللَّهُ ، فَإِنْ زَعَمْتُمْ ، أَنَّ بُطُونَكُمْ أَعْظَمُ مِنْ بُطُونِ الطَّيْرِ فَهَذِهِ الْبَقَرُ وَالْحَمِيرُ لاَ تَحْرُثُ ، وَلاَ تَزْرَعُ يَرْزُقُهَا اللَّهُ ، وَإِيَّاكُمْ وَفَضْلُ الدُّنْيَا فَإِنَّهَا عِنْدَ اللهِ رِجْسٌ.

(۳۵۳۷۳) حضرت سالم کہتے ہیں: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرو، اور اپنے پیٹوں کے لئے عمل مت کرو۔ ان پرندوں کو دیکھو، یہ کھیتی باڑی نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ انہیں رزق دیتا ہے۔ اگر تمہیں یہ شبہ ہو کہ تمہارے پیٹ تو ان پرندوں سے بڑے ہیں (اس لئے تمہیں تو کھیتی باڑی کرنی پڑے گی)، تو ان گائے بھینسوں اور گدھوں کو دیکھو یہ بھی زراعت نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ انہیں رزق دیتا ہے۔ دنیا کو بڑی چیز مت سمجھو، بیشک یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک گندگی ہے۔

(۳۵۳۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : طُوبَى لِوَلَدِ الْمُؤْمِنِ ، طُوبَى لَهُ يُحْفَظُونَ مِنْ بَعْدِهِ ، وَقَرَأَ خَيْثَمَةُ : ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾.

(۳۵۳۷۴) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: خوش بختی ہے مومن کی اولاد کے لئے، خوش بختی ہے ان کے لئے، کہ اس (مومن کے انتقال کر جانے) کے بعد بھی (اس کی وجہ سے) ان کی حفاظت کی جاتی ہے۔ یہ کہہ کر خیثمہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾ اور ان دونوں کا باپ نیک آدمی تھا (اس لئے ان کے خزانے کی حفاظت کی گئی)۔

(۳۵۳۷٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ ، قَالَ : قَالَ الْحَوَارِيُّونَ : يَا عِيسَى ، مَا الإِخْلاَصُ لِلَّهِ ؟ قَالَ : أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ الْعَمَلَ لاَ يُحِبُّ أَنْ يَحْمَدَهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ ، وَالْمُنَاصِحُ لِلَّهِ الَّذِي يَبْدَأُ بِحَقِّ اللهِ قَبْلَ حَقِّ النَّاسِ ، يُؤْثِرُ حَقَّ اللهِ عَلَى حَقِّ النَّاسِ ، وَإِذَا عُرِضَ أَمْرَانِ : أَحَدُهُمَا لِلدُّنْيَا ، وَالآخَرُ لِلآخِرَةِ ، بَدَأَ بِأَمْرِ الآخِرَةِ قَبْلَ أَمْرِ الدُّنْيَا.

(۳۵۳۷۵) حضرت ابو ثمامہ کہتے ہیں: (عیسیٰ علیہ السلام کے) انصار نے عرض کیا: اے عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے لئے کسی چیز کو خالص کر دینے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی کا اس حالت میں عمل کرنا کہ وہ یہ بات پسند نہ کرتا ہو کہ اس کے اس عمل پر لوگوں میں سے کوئی اس کی تعریف کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو جانے والا شخص وہ ہے جو لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں لگنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے، اور اللہ تعالیٰ کے حق کو لوگوں کے حق پر ترجیح دے۔ اور جب اس کے پیش نظر دو کام آ جائیں، ان میں سے ایک دنیا (کے فائدے) کے لئے ہو اور دوسرا آخرت (کے فائدے) کے لئے ہو تو وہ آخرت (کے فائدے) کے کام کو دنیا (کے فائدے) کے کام سے پہلے سرانجام دے۔

(۳۵۳۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ

السَّلاَمُ :لَوِ اتَّخَذْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ لِحَاجَتِكَ ، قَالَ :أَنَا أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ أَنْ يَجْعَلَ لِي شَيْئًا يَشْغَلُنِي بِهِ.

(۳۵۳۷۶) حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے عرض کیا: کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ آپ ایک گدھا لے لیں اور اپنی حاجات پوری کرنے کے لئے اس پر سفر کیا کریں۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آتا ہوں اس بات سے کہ وہ مجھے کوئی ایسی چیز عطا فرمائے جو مجھے اس سے غافل کردے۔

(۳۵۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ قَبْلَ الْجَمَاجِمِ مِنْ أَهْلِ الْمَسَاجِدِ، قَالَ :أُخْبِرْتُ أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ أَصْبَحْتُ لاَ أَمْلِكُ لِنَفْسِي مَا أَرْجُو ، وَلاَ أَسْتَطِيعُ عنها دَفْعَ مَا أَكْرَهُ ، وَأَصْبَحَ الْخَيْرُ بِيَدِ غَيْرِي ، وَأَصْبَحْتُ مُرْتَهِنًا بِمَا كَسَبْتُ ، فَلاَ فَقِيرَ أَفْقَرُ مِنِّي ، فَلاَ تَجْعَلْ مُصِيبَتِي فِي دِينِي ، وَلاَ تَجْعَلَ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّي ، وَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لاَ يَرْحَمُنِي.

(۳۵۳۷۷) حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: اہلِ مساجد کے سرداروں سے پہلے مجھے ایک شخص نے یہ بات سنائی۔ اس نے کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میرا یہ حال ہے کہ میں اپنے لئے جو چیز چاہتا ہوں اسے حاصل کرنے پر قادر نہیں ہوں، اور نہ ہی جو چیز مجھے بری لگتی ہے اسے خود سے دور کرنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔ تمام مال ومتاع میرے غیروں کے پاس چلا گیا ہے، اور جو کچھ میں نے کمایا ہے وہ بھی میرے پاس بطورِ امانت ہے۔ خلاصہ یہ کہ کوئی فقیر مجھ سے زیادہ حاجت مند نہیں ہے۔ بس تو مجھے میرے دین کے معاملے میں مت آزما، اور دنیا کو میرا مقصدِ اصلی مت بنا، اور مجھ پر کوئی ایسا شخص مسلط مت فرما جو مجھ پر رحم نہ کرے۔

(۳۵۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَكَانَ غَنِيًّا :تَصَدَّقْ بِمَالِكَ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ ، فَقَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَم عَلَيْهِ السَّلاَمُ :لشدة مَا يَدْخُلُ الْغَنِيُّ الْجَنَّةَ.

(۳۵۳۷۸) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک امیر آدمی سے فرمایا: اپنا مال صدقہ کردے۔ اس آدمی نے اس بات کو ناپسند کیا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: غنی لوگوں کا جنت میں داخلہ بہت مشکل سے ہوگا۔

(۳۵۳۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَتْ مَرْيَمُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ : كُنْت إِذَا خَلَوْت أَنَا وَعِيسَى حَدَّثَنِي وَحَدَّثْتُهُ ، فَإِذَا شَغَلَنِي عَنْهُ إِنْسَانٌ سَبَّحَ فِي بَطْنِي وَأَنَا أَسْمَعُ.

(۳۵۳۷۹) حضرت مجاهد کہتے ہیں: حضرت مریم علیہا السلام نے فرمایا: جب عیسیٰ اور میں تنہا ہوتے تو ہم باتیں کرتے۔ اور جب کوئی انسان میری توجہ اُن کی طرف سے ہٹا دیتا تو وہ میرے پیٹ میں تسبیح فرمانے لگتے اور میں اسے سن رہی ہوتی تھی۔

(۳۵۳۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا تَكَلَّمَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلاَّ بِالآيَاتِ الَّتِي تَكَلَّمَ بِهَا حَتَّى بَلَغَ مَبْلَغَ الصِّبْيَانِ.

(٣٥٣٨٠) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جو کلام آیات میں مذکور ہے اس کے سوا انہوں نے کوئی اور کلام نہیں کیا، حتیٰ کہ وہ (بولنے والے) بچوں کی عمر کے ہو گئے۔

(٣٥٣٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ مُوسَى نَهَاكُمْ عَنِ الزِّنَا ، وَأَنَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ، وَأَنْهَاكُمْ أَنْ تُحَدِّثُوا أَنْفُسَكُمْ بِالْمَعْصِيَةِ ، فَإِنَّمَا مِثْلُ ذَلِكَ كَالْقَادِحِ فِي الْجِذْعِ إِنْ لاَ يَكُونُ يَكْسِرُهُ فَإِنَّهُ يَنْخُرُهُ وَيُضْعِفُهُ ، أَوْ كَالدُّخَانِ فِي الْبَيْتِ إِنْ لاَ يَكُونُ يُحْرِقُهُ ، فَإِنَّهُ يُغَيِّرُ لَوْنَهُ وَيُنَتِّنُهُ.

(٣٥٣٨١) حضرت سالم کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: بیشک موسیٰ نے تمہیں زنا سے روکا تھا اور میں بھی تمہیں اس سے روکتا ہوں۔ اور میں تمہیں اس سے بھی روکتا ہوں کہ تم آپس میں برائی کی باتیں کرو۔ کیونکہ برائی کی باتیں کرنے والا ایسا ہے جیسے شہتیر میں نیزے مارنے والا، جو اس کو توڑتا تو نہیں ہے لیکن کمزور اور بوسیدہ کر دیتا ہے۔ یا پھر وہ کمرے میں بھر جانے والے دھوئیں کی طرح ہے جو اسے جلاتا تو نہیں ہے لیکن اسے بدرنگ اور بدبودار بنا دیتا ہے۔

(٣٥٣٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْحَوَارِيِّينَ : يَا مِلْحَ الأَرْضِ ، لاَ تُفْسِدُوه ، فَإِنَّ الشَّيْءَ إِذَا فَسَدَ لم يُصْلِحُهُ إِلاَّ الْمِلْحُ ، وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ خَصْلَتَيْنِ : الضَّحِكُ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، وَالتَّصَبُّحُ مِنْ غَيْرِ سَهَرٍ.

(٣٥٣٨٢) حضرت خلف بن حوشب کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے انصار سے فرمایا: اے زمین کے بہترین لوگو! اس (زمین) کو فاسد مت کرو۔ کیونکہ جب بھی کوئی چیز فاسد ہو جاتی ہے تو اس کی اصلاح بہترین چیز کے ذریعے کی جاتی ہے۔ اور جان لو کہ تمہارے اندر دو (نازیبا) خصلتیں ہیں: (ایک تو) بے وجہ ہنسنا، اور (دوسری) شب بیداری نہ کرنے کے باوجود صبح کے وقت سوئے رہنا۔

(٣٥٣٨٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أُسْتَاذ ، قَالَ : قَالَ عيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مَعْشَرَ الْحَوَارِيِّينَ : اتَّخِذُوا الْمَسَاجِدَ مَسَاكِنَ ، وَاتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ كَمَنَازِلِ الأَضْيَافِ ، مَا لَكُمْ فِي الْعَالَمِ مِنْ مَنْزِلٍ ، إِنْ أَنْتُمْ إِلاَّ عَابِرُو سَبِيلٍ.

(٣٥٣٨٣) حضرت میمون بن اُستاذ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: اے گروہِ انصار: مسجدوں کو اپنا گھر بنا لو، اور گھروں کو محض مہمان خانوں کی طرح (استعمال کرو)۔ اس دنیا میں تمہارے لئے کوئی ٹھکانہ (مستقل) نہیں ہے، تم تو بس راہگیر ہو۔

(٣٥٣٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَصْنَعُ الطَّعَامَ لأَصْحَابِهِ ، قَالَ : ثُمَّ يَقُومُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ : هَكَذَا فَاصْنَعُوا بِالْقُرَّاءِ.

(۳۵۳۸۴) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے لئے کھانا تیار فرماتے، پھر (کھانے کے دوران اہتمام کی غرض سے) ان کی نگہبانی فرماتے، (ان کے کھانا کھا لینے کے) بعد میں فرماتے: عبادت گزار لوگوں سے اس طرح کا سلوک کیا کرو۔

(۳۵۳۸۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ إِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَهُ السَّاعَةُ صَاحَ ، وَقَالَ : مَا يَنْبَغِي لاِبْنِ مَرْيَمَ أَنْ تُذْكَرَ عِنْدَهُ السَّاعَةُ إِلاَّ صَاحَ ، أَوْ قَالَ : سَكَتَ.

(۳۵۳۸۵) حضرت شعبی سے مروی ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جب قیامت کا ذکر کیا جاتا تو آپ (بے اختیار) چیخ اُٹھتے۔ اور فرماتے: ابنِ مریم کے لئے یہی مناسب ہے کہ جب اس کے پاس قیامت کا ذکر کیا جائے تو وہ (اس گھڑی کی شدت کے خیال سے) چیخ اٹھے۔ یا انہوں نے یہ فرمایا: ابنِ مریم کے لئے یہی مناسب ہے کہ جب اس کے پاس قیامت کا ذکر کیا جائے تو وہ (اس گھڑی کی شدت کے خیال سے) خاموش ہو کر رہ جائے۔

(۳۵۳۸٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا خَالِدٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : لَمَّا رَأَى يَحْيَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، قَالَ لَهُ : أَوْصِنِي ، قَالَ : لاَ تَغْضَبْ ، قَالَ : لاَ أَسْتَطِيع ، قَالَ : لاَ تَقْتَنِ مَالاً ، قَالَ : عَسَى.

(۳۵۳۸٦) حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل کہتے ہیں: جب یحییٰ علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت کا موقع ملا تو انہوں نے ان سے عرض کیا: مجھے نصیحت فرما دیجئے۔ آپ نے (نصیحتا) فرمایا: غصہ مت کیا کر۔ انہوں نے کہا: میں غصہ نہ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: مال جمع مت کر۔ انہوں نے کہا: یہ کر لوں گا۔

(۲) ما ذکر عن داود صلى الله عليه و سلم

حضرت داؤد صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ

(۳۵۳۸۷) حَدَّثَنَا مروان بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْعَمِّيِّ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي ، تَعَالَيْت فَوْقَ عَرْشِكَ ، وَجَعَلْت خَشْيَتَكَ عَلَى مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، فَأَقْرَبُ خَلْقِكَ مِنْك مَنْزِلَةً أَشَدُّهُمْ لَك خَشْيَةً ، وَمَا عِلْمُ مَنْ لَمْ يَخْشَك ، أَوْ مَا حِكْمَةُ مَنْ لَمْ يُطِعْ أَمْرَك.

(۳۵۳۸۷) حضرت عباس العمی کہتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام دعا میں یوں فرمایا کرتے تھے: پاک ہے تو اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تو اپنے عرش پر (اپنی شان کے مناسب) جلوہ نما ہے، آسمان وزمین میں بسنے والوں پر تو نے اپنا رعب

طاری کر رکھا ہے، مخلوق میں جو تجھ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے وہی سب سے زیادہ تجھ سے قریب ہے۔ جو تجھ سے نہ ڈرتا ہو اس کا علم بے کار ہے! یا (پھر فرمایا) جو تیری اطاعت نہ کرتا ہو وہ بے عقل ہے۔

(۳۵۳۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ : مَا رَفَعَ دَاوُد رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَاتَ.

(۳۵۳۸۸) حضرت ابوعبداللہ جدلی کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے تاحیات اپنا سر آسمان کی طرف نہ اُٹھایا۔

(۳۵۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمَّا أَصَابَ دَاوُد الْخَطِيئَةَ ، وَإِنَّمَا كَانَتْ خَطِيئَتُهُ ، أَنَّهُ لَمَّا أَبْصَرَ أَمَرَ بِهَا فَعَزَلَهَا فَلَمْ يَقْرَبْهَا ، فَأَتَاهُ الْخَصْمَانِ فَتَسَوَّرَا الْمِحْرَابَ ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُمَا قَامَ إِلَيْهِمَا ، فَقَالَ : اخْرُجَا عَنِّي ، مَا جَاءَ بِكُمَا إِلَيَّ ، قَالَ : فَقَالاَ : إِنَّمَا نُكَلِّمُك بِكَلاَمٍ يَسِيرٍ ، إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَهَا مِنِّي ، فَقَالَ دَاوُد : وَاللهِ ، إِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُكْسَرَ مِنْهُ مِنْ لَدُنْ هَذَا إِلَى هَذَا ، يَعْنِي مِنْ أَنْفِهِ إِلَى صَدْرِهِ ، قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ : فَهَذَا دَاوُد قَدْ فَعَلَهُ ، فَعَرَفَ دَاوُد ، أَنَّهُ إِنَّمَا يُعْنَى بِذَلِكَ ، وَعَرَفَ ذَنْبَهُ فَخَرَّ سَاجِدًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، ، وَكَانَتْ خَطِيئَتُهُ مَكْتُوبَةً فِي يَدِهِ ، يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِكَيْ لاَ يَغْفُلَ حَتَّى نَبَتَ الْبَقْلُ حَوْلَهُ مِنْ دُمُوعِهِ مَا غَطَّى رَأْسَهُ ، فَنَادَى بَعْدَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا : قَرِحَ الْجَبِينُ وَجَمَدَتِ الْعَيْنُ ، وَدَاوُد لَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ فِي خَطِيئَتِهِ بِشَيْءٍ ، فَنُودِيَ : أَجَائِعٌ فَتُطْعَمُ ، أَوْ عُرْيَانُ فَتُكْسَى ، أَوْ مَظْلُومٌ فَتُنْصَرُ ، قَالَ : فَنَحَبَ نَحْبَةً هَاجَ مَا ثَمَّ مِنَ الْبَقْلِ حِينَ لَمْ يَذْكُرْ ذَنْبَهُ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ غُفِرَ لَهُ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، قَالَ لَهُ رَبُّهُ : كُنْ أَمَامِي ، فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ ذَنْبِي ذَنْبِي ، فَيَقُولُ اللَّهُ : كُنْ مِنْ خَلْفِي ، فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ ذَنْبِي ذَنْبِي ، قَالَ : فَيَقُولُ لَهُ : خُذْ بِقَدَمِي ، فَيَأْخُذُ بِقَدَمِهِ.

(۳۵۳۸۹) حضرت مجاہد کہتے ہیں: جب داؤد علیہ السلام سے لغزش ہوئی، اور ان کی لغزش کا بھی یہ عالم تھا کہ جونہی آپ کو اس کا احساس ہوا، آپ نے اسے ناپسند فرمایا اور ترک کر دیا، اور دوبارہ کبھی اس کے قریب بھی نہ گئے، تو اُن کے پاس دو جھگڑنے والے (اپنا جھگڑا لے کر) آئے، اور دیوار پھلانگ کر عبادت گاہ میں جا گھسے۔ جب آپ نے انہیں دیکھا تو ان کی طرف بڑھے اور فرمایا: چلے جاؤ میرے پاس سے، کس لئے یوں اندر چلے آئے؟ راوی کہتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: ہم آپ سے چھوٹی سی بات کریں گے، یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس (صرف) ایک بھیڑ ہے اور یہ چاہتا ہے کہ وہ (ایک بھیڑ) بھی مجھ سے ہتھیا لے۔ اس پر داؤد علیہ السلام نے فرمایا: بخدا یہ اس لائق ہے کہ اسے یہاں سے یہاں تک۔ یعنی ناک سے سینے تک۔ چیر دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: اس آدمی نے کہا: یہ ہیں داؤد جنھوں نے (اتنی آسانی سے فیصلہ) کر بھی دیا۔

داؤد علیہ السلام سمجھ گئے کہ انہیں تنبیہ کی گئی ہے، اور اپنی خطا کو بھی پہچان گئے۔ چنانچہ آپ چالیس دن اور چالیس راتیں سجدے میں پڑے رہے، اور وہ لغزش آپ کے دستِ مبارک پر یوں تحریر تھی کہ آپ اسے دیکھتے رہتے، تا کہ غافل نہ ہو جائیں۔ (آہ

وزاری کا یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپ کے اردگرد اتنا بلند سبزہ اگ آیا جس نے آپ کے سر کو بھی ڈھانپ لیا۔ چالیس دن کے بعد آپ پکار اٹھے: پیشانی زخم زدہ ہوگئی، آنکھیں خشک ہو کر رہ گئیں، لیکن داؤد کے قضیے کی شنوائی نہیں ہوئی۔ اس پر ندا سنائی دی: کیا بھوکا ہے کہ تجھے کھانا کھلایا جائے، کیا بے لباس ہے کہ تجھے لباس پہنایا جائے، کیا مظلوم ہے کہ تیری مدد کی جائے۔ راوی کہتے ہیں: جب آپ نے دیکھا کہ (اس ندا میں) آپ کی خطا کا ذکر بھی نہیں کیا گیا تو آپ ایسی شدت سے روئے کہ آس پاس اگا ہوا سبزہ بھی خشک ہوگیا۔ (جب داؤد علیہ السلام کی یہ حالت ہوگئی) تو اس وقت آپ کی لغزش معاف فرمادی گئی۔ بس جب قیامت کا دن آئے گا تو ان کے ربِ ذوالجلال ان سے فرمائیں گے: میرے سامنے کھڑے ہو جایئے۔ تو آپ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار میرا گناہ (اس سے مانع ہے) میرا گناہ۔ اللہ جلّ شانہ فرمائیں گے: میرے پیچھے کھڑے ہو جایئے۔ تو آپ (پھر) عرض کریں گے: اے میرے پالنہار میرا گناہ (مجھے حیا دلاتا ہے) میرا گناہ۔ اس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے: میرے قدموں میں آ جایئے۔ تو آپ علیہ السلام قدموں میں آ جائیں گے۔

(٣٥٣٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : دَخَلَ الْخَصْمَانِ عَلَى دَاوُد أَحَدُهُمَا آخِذٌ بِرَأْسِ صَاحِبِهِ.

(۳۵۳۹۰) حضرت ابوالاحوص کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس دو حریف اس حالت میں آئے تھے کہ ایک نے دوسرے کو بالوں سے پکڑا ہوا تھا۔

(٣٥٣٩١) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتْ فِتْنَةُ دَاوُد النَّظَرَ.

(۳۵۳۹۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش دانائی کے ذریعے کی گئی تھی۔

(٣٥٣٩٢) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ ، أَنَّ دَاوُد ، قَالَ : يَا جَبْرَئِيلُ ، أَيُّ اللَّيْلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : مَا أَدْرِي غَيْرَ أَنِّي أَعْلَمُ ، أَنَّ الْعَرْشَ يَهْتَزُّ مِنَ السَّحَرِ.

(۳۵۳۹۲) حضرت سعید جریری سے مروی ہے کہ داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے جرائیل! رات کا کون سا حصہ سب سے بہتر ہے۔ جبرئیل نے جواب دیا: یہ تو میں نہیں جانتا، البتہ مجھے یہ معلوم ہے کہ صبح سے کچھ پہلے کا وقت ایسا ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی رحمت کے جوش سے) عرش بھی جھوم اٹھتا ہے۔

(٣٥٣٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خَالِدٍ الرَّبَعِيِّ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّ فَاتِحَةَ الزَّبُورِ الَّذِي ، يُقَالَ لَهُ : زَبُورُ دَاوُد : رَأْسُ الْحِكْمَةِ خَشْيَةُ الرَّبِّ.

(۳۵۳۹۳) حضرت خالد ربعی کہتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ اس زبور کی ابتدا جسے زبورِ داؤد کہتے ہیں اس جملہ سے ہوتی ہے: ''دانائی کی بنیاد ربِ ذوالجلال کا ڈر ہے۔

(٣٥٣٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ : قُلْ لِلظَّلَمَةِ لاَ تَذْكُرُونِي ، فَإِنَّهُ حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِي ، وَأَنَّ ذِكْرِي إِيَّاهُمْ أَنْ أَلْعَنَهُمْ.

(۳۵۳۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ جل شانہ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: ظالموں سے کہہ دیجئے: میرا ذکر مت کیا کریں، کیونکہ میرا ذکر کرنے والوں کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں بھی ان کا ذکر کروں، اور ان (ظالموں) کے لئے میرا ذکر یہی ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔

(۳۵۳۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنْ أَحِبَّنِي وَأَحِبَّ أَحِبَّائِي ، وَحَبِّبْنِي إِلَى عِبَادِي ، قَالَ : يَا رَبِّ ، أُحِبُّك وَأُحِبُّ أَحِبَّائَك فَكَيْفَ أُحَبِّبُكَ إِلَى عِبَادِكَ ؟ قَالَ : اذْكُرْنِي لَهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَذْكُرُوا مِنِّي إِلاَّ خَيْرًا.

(۳۵۳۹۵) حضرت عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں: اللہ جل شانہ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ مجھ سے محبت کرو اور میرے چاہنے والوں سے بھی محبت کرو اور مجھے میرے بندوں کا محبوب بنا دو۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کے چاہنے والوں سے بھی محبت کرتا ہوں، لیکن میں آپ کو آپ کے بندوں کا محبوب کیسے بناؤں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے سامنے میرا ذکر کیجئے، کیونکہ وہ یقیناً میرا ذکر بھلائی کی باتوں سے ہی کریں گے (تو خود بخود اُن کے دل میں میری محبت پیدا ہو جائے گی)۔

(۳۵۳۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَالَ : قَالَ دَاوُد نَبِيُّ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : كَانَ أَيُّوبُ أَحْلَمَ النَّاسِ وَأَصْبَرَ النَّاسِ وَأَكْظَمَهُ لِغَيْظٍ.

(۳۵۳۹۶) حضرت ابن ابزیٰ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: ایوب (علیہ السلام) لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار تھے، اور سب سے زیادہ صبر کرنے والے تھے، اور سب سے زیادہ اپنے غصہ کو دبانے والے تھے۔

(۳۵۳۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ دَاوُد النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ لاَ مَرَضَ يُضْنِينِي ، وَلاَ صِحَّةَ تُنْسِينِي ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۳۵۳۹۷) حضرت حسن کہتے ہیں: حضرت داؤد نبی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! نہ تو مجھے ایسا مرض لاحق کیجئے جو مجھے بالکل بے کار کر دے، اور نہ ہی ایسی صحت عطا کیجئے جو مجھے (حق سے) غافل کر دے، بلکہ اعتدال والی کیفیت عطا فرمائیے۔

(۳۵۳۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ : كَانَ لِدَاوُدَ نَبِيِّ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَوْمَ يَتَأَوَّهُ فِيهِ فَيَقُولُ : أَوَّه مِنْ عَذَابِ اللهِ ، أَوَّه مِنْ عَذَابِ اللهِ أَوَّه مِنْ عَذَابِ اللهِ ، أَوَّه مِنْ عَذَابِ اللهِ ، ولاَ أَوَّه ، قَالَ : فَذَكَرَهَا ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَجْلِسٍ فَغَلَبَهُ الْبُكَاءُ حَتَّى قَامَ.

(۳۵۳۹۸) حضرت صفوان بن محرز کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام کبھی بہت دردمند ہو جاتے تو فرمایا کرتے: میں عذاب

الٰہی (کے خیال) سے غمگین ہوا جاتا ہوں، میں عذابِ الٰہی (کے خیال) سے غمگین ہوا جاتا ہوں، میں عذابِ الٰہی (کے خیال) سے غمگین ہوا جاتا ہوں، میں عذابِ الٰہی (کے خیال) سے غمگین ہوا جاتا ہوں، اس کے سوا مجھے اور کوئی غم نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک دن کسی مجلس میں آپ علایصلاً کو عذابِ الٰہی کا خیال آ گیا تو آپ پر اس طرح آہ وزاری کا غلبہ ہوا کہ آپ کو وہاں سے اٹھنا پڑا۔

(٣٥٣٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ دَاوُد نَبِيُّ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إذَا ذَكَرَ عِقَابَ اللهِ تَخَلَّعَتْ أَوْصَالُهُ لاَ يَشُدُّهَا إِلاَّ الأَسر ، فَإِذَا ذَكَرَ رَحْمَةَ اللهِ تَرَاجَعَتْ.

(۳۵۳۹۹) حضرت ثابت کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علایصلاً کو جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا خیال آ جاتا تو آپ کا جوڑ جوڑ اپنی جگہ سے اس طرح کھسک جاتا کہ اسے باقاعدہ (فنِ جراحت کے ذریعے) واپس بٹھانا پڑتا۔

(٣٥٤٠٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ ، عَنْ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : لَوْ عُدِلَ بُكَاءُ أَهْلِ الأَرْضِ بِبُكَاءِ دَاوُد مَا عَدَلَهُ.

(۳۵۴۰۰) حضرت بریدہ کہتے ہیں: اگر روئے زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کی آہ وزاری کا مقابلہ کیلئے حضرت داؤد علایصلاً کی آہ وزاری سے کیا جائے، تو (ان لوگوں کی آہ وزاری حضرت داؤد علایصلاً کی آہ وزاری کے) برابر نہ ہوگی۔

(٣٥٤٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : كَانَ فِي زَبُورِ دَاوُد إِنِّي أَنَا اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنَا ، مَلِكُ الْمُلُوك ، قُلُوبُ الْمُلُوكِ بِيَدِي ، فَأَيُّمَا قَوْمٍ كَانُوا عَلَى طَاعَةٍ جَعَلْت الْمُلُوكَ عَلَيْهِمْ رَحْمَةً ، وَأَيُّمَا قَوْمٍ كَانُوا عَلَى مَعْصِيَةٍ جَعَلْت الْمُلُوكَ عَلَيْهِمْ نِقْمَةً ، لاَ تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِسَبِ الْمُلُوكِ ، وَلاَ تَتُوبُوا إِلَيْهِمْ ، تُوبُوا إِلَيَّ أُعَطِّفْ قُلُوبَ الْمُلُوكِ عَلَيْكُمْ.

(۳۵۴۰۱) حضرت مالک بن مغول کہتے ہیں: حضرت داؤد علایصلاً (پر نازل) کی (گئی کتاب) زبور میں تھا: بے شک میں ہی سب کا معبود ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ (میں) بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں۔ بس جو قوم بھی (میری) طاعت گزاری پر (مداومت کرتی) ہوگی، میں بادشاہوں کو ان پر رحم کرنے والا بنا دوں گا۔ اور جو قوم بھی (میری) نافرمانی پر (ڈھٹائی کرتی) ہوگی، میں بادشاہوں کو ان سے انتقام لینے والا بنا دوں گا۔ (تو) بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مت لگے رہو، نہ ہی (اپنی حاجتوں میں) ان کی طرف رجوع کرو، بلکہ میری طرف لوٹ آؤ، میں بادشاہوں کے دلوں کو بھی تمہارے لئے نرم کر دوں گا۔

(٣٥٤٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : قَالَ دَاوُدُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : خُطْبَةُ الأَحْمَقِ فِي نَادِي الْقَوْمِ كَمَثَلِ الَّذِي يَتَغَنَّى عِنْدَ رَأْسِ الْمَيِّتِ.

(۳۵۴۰۲) حضرت عبد الرحمن ابنِ ابزی فرماتے ہیں: نبی داؤد علایصلاً نے فرمایا: لوگوں کی مجلس میں بے وقوف شخص کا تقریر کرنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص میت کے سرہانے کھڑا ہو کر گیت گانے لگے۔

(۳۵٤۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عن الحسن ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إن داود عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ :يَا رَب ، إنَّ بَنِي إسْرَائِيلَ يَسْأَلُونَك بِإبْرَاهِيمَ ، وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ، فَاجْعَلْنِي يَا رَبِّ لَهُمْ رَابِعًا ، قَالَ :فَأَوْحَى اللَّهُ إلَيْهِ :يَا دَاوُد ، إنَّ إبْرَاهِيمَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ فِي سببى فَصَبَرَ فِيَّ وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْك ، وَإِنَّ إسْحَاقَ بَذَلَ مهجة دمه فى سببى فَصَبَرَ ، وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْك ، وَإِنَّ يَعْقُوبَ أَخَذْتُ حَبِيبَهُ حَتَّى ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ فَصَبَرَ ، وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْك.

(۳۵۴۰۳) حضرت احنف بن قیس نبی اکرم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب! بیشک بنی اسرائیل آپ سے ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام (تین نبیوں) کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں، تو آپ مجھے بھی ان کے ساتھ چوتھا بنا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف (یہ) وحی نازل فرمائی: اے داؤد! ابراہیم کو میری (توحید بیان کرنے کی) وجہ سے آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے (اس پر) صبر کیا، اور آپ اس امتحان سے نہیں گزرے۔ اسحٰق ❶ کو میری (رضا کی) خاطر نذرانہ جان پیش کرنا پڑا، تو انہوں نے (بھی اس پر) صبر کیا، اور آپ پر یہ آزمائش نہیں آئی۔ اور یعقوب ان کے تو محبوب کو میں نے ان سے جدا کئے رکھا، یہاں تک کہ (رو رو کر) ان کی آنکھوں میں سفیدی اتر آئی، تو انہوں نے (بھی اس پر) صبر کیا، اور آپ سے یہ ابتلا (بھی) دور رہی۔

(۳۵٤۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :كَانَ إذَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ خَلِّصْنِي مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ نَزَلَتِ الليلة مِنَ السَّمَاءِ إلَى الأَرْضِ ثَلاَثًا ، وَإِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ، قَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي سَهْمًا فِي كُلِّ حَسَنَةٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ ثَلاَثًا ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ :دَعْوَةُ دَاوُد فَلَيِّنُوا بِهَا أَلْسِنَتَكُمْ وَأَشْعِرُوهَا قُلُوبَكُمْ.

(۳۵۴۰۴) حضرت کعب کہتے ہیں: جب افطار کا وقت آتا تو ایک روزہ دار قبلہ رو ہو کر کہتا: اے اللہ! مجھے ہر اس مصیبت سے خلاصی عطا فرما دیجئے جو آج کی رات میں آسمان سے زمین پر نازل ہونے والی ہے۔ (وہ ایسا) تین مرتبہ (کہتا)۔ اور جب سورج کی روشنی پھیلنے لگتی تو کہتا: اے اللہ! ہر اس بھلائی میں میرا حصہ بھی رکھئے جو آسمان سے نازل ہونے والی ہے۔ (وہ ایسا بھی) تین مرتبہ (کہتا) راوی کہتے ہیں: اس شخص سے (ان کلمات کے بارے میں) پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا: یہ داؤد علیہ السلام کی دعا ہے، اس سے اپنی زبانوں کو آسودگی بخشو، اور اپنے دلوں پر اسے چسپاں کرلو۔

(۳۵٤۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَالَ :قَالَ دَاوُد :نِعْمَ الْعَوْنُ الْيَسَارُ عَلَى الدِّينِ ، أَوِ الْغِنَى.

---

❶ مصنف ابن ابی شیبہ کی جلد ۱۶، کے ص ۵۲۰ کی حدیث ۳۲۵۵۵ بھی یہی ہے۔ وہاں اس کتاب کے محقق عوامہ نے، اس حدیث مبارکہ کے حاشیہ میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ نذرانہ جان پیش کرنے والے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تھے نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام، نیز اس حدیث کی سند پر بھی کلام کیا ہے۔ تفصیلات وہاں دیکھئے۔

(۳۵۴۰۵) حضرت ابنِ ابزی کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: بہترین امداد دین پر (چلنے میں) سہولت (ہو جانا) ہے۔ یا (پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا): (بہترین امداد) مالداری ہے۔

(۳۵٤۰٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ دَاوُد: يَا رَبِّ، طَالَ عُمْرِی وَكَبِرَتْ سِنِّي وَضَعُفَ رُكْنِي، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: يَا دَاوُد، طُوبَى لِمَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ.

(۳۵۴۰۶) حضرت مجاہد کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پروردگار! میری حیات طویل ہوگئی ہے، اور میں عمر رسیدہ ہوگیا ہوں، اور میری قوت ماند پڑ گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی: اے داؤد! خوش بخت ہے وہ شخص جس کی عمر طویل ہو جائے اور اس کے اعمال اچھے ہوں۔

(۳) كلام سليمان بنِ داود صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلیمان بن داؤد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں

(۳۵٤۰۷) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَة ، قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد: كُلُّ الْعَيْشِ جَرَّبْنَاهُ لَيِّنَهُ وَشَدِيدَهُ فَوَجَدْنَاهُ يَكْفِي مِنْهُ أَدْنَاهُ.

(۳۵۴۰۷) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا: ہم نے ہر طرح کی زندگی آزما دیکھی ہے، راحت و آرام والی بھی، مصائب و آلام والی بھی، اور ہم نے یہی محسوس کیا کہ (ہم جس حالت میں بھی ہیں) اس سے پتلی حالت میں بھی گزر بسر ہو جاتی ہے۔

(۳۵٤۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَة ، قَالَ: أَتَى مَلَكُ الْمَوْتِ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُد ، وَكَانَ لَهُ صَدِيقًا ، فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ: مَا لَكَ تَأْتِي أَهْلَ الْبَيْتِ فَتَقْبِضُهُمْ جَمِيعًا وَتَدَعُ أَهْلَ الْبَيْتِ إِلَى جَنْبِهِمْ لَا تَقْبِضُ مِنْهُمْ أَحَدًا ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ بِمَا أَقْبِضُ مِنْهَا ، إِنَّمَا أَكُونُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتُلْقَى إِلَيَّ صِكَاكٌ فِيهَا أَسْمَاءٌ.

(۳۵۴۰۸) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس موت کا فرشتہ حاضر ہوا، اور آپ علیہ السلام کا اس سے دوستی کا تعلق تھا۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: تم عجیب ہو! ایک گھر میں آتے ہو اور تمام اہلِ خانہ کی ارواح قبض کر لیتے ہو، جبکہ ان کے پہلو (میں موجود گھر) کے اہلِ خانہ کو (زندہ سلامت) چھوڑ دیتے ہو، ان میں سے ایک کی بھی روح قبض نہیں کرتے (یہ کیا ماجرا ہے)؟ موت کے فرشتہ نے (جواب میں) عرض کیا: مجھے کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ مجھے کس کی روح قبض کرنی ہے۔ میں تو عرش کے نیچے (دست بستہ) ہوتا ہوں، تو ایک پرچی میری جانب گرادی جاتی ہے، اس میں (ان لوگوں کے) نام درج ہوتے ہیں (جن کی مجھے روح قبض کرنا ہوتی ہے)۔

(۳۵٤۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَة ، قَالَ: دَخَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى سُلَيْمَانَ فَجَعَلَ

يَنْظُرُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ جُلَسَائِهِ يُدِيمُ النَّظَرَ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالَ الرَّجُلُ :مَنْ هَذَا ، قَالَ :هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ ، قَالَ :رَأَيْته يَنْظُرُ إِلَيَّ كَأَنَّهُ يُرِيدُنِي ، قَالَ :فَمَا تُرِيدُ ، قَالَ :أُرِيدُ أَنْ تَحْمِلَنِي عَلَى الرِّيحِ حَتَّى تُلْقِيَنِي بِالْهِنْدِ ، قَالَ :فَدَعَا بِالرِّيحِ فَحَمَلَهُ عَلَيْهَا فَأَلْقَتْهُ فِي الْهِنْدِ ، ثُمَّ أَتَى مَلَكُ الْمَوْتِ سُلَيْمَانَ ، فَقَالَ :إنَّك كُنْت تُدِيمُ النَّظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ جُلَسَائِي قَالَ :كُنْتُ أَعْجَبُ مِنْهُ ، أُمِرْت أَنْ أَقْبِضَهُ بِالْهِنْدِ وَهُوَ عِنْدَكَ.

(۳۵۴۰۹) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: موت کا فرشتہ حضرت سلیمان علایسلام کے پاس حاضر ہوا اور آپ علایسلام کے ہم نشینوں میں سے ایک کی جانب ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا۔ جب وہ (وہاں سے) چلا گیا تو اس آدمی نے عرض کیا: یہ کون تھا؟ آپ علایسلام نے فرمایا: یہ موت کا فرشتہ تھا۔ اس نے کہا: مجھے تو وہ یوں میری جانب گھورتا دکھائی دیا کہ بس مجھے ہی لے جانے کا ارادہ ہو۔ آپ علایسلام نے دریافت فرمایا: تو تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے دوشِ ہوا پر ملکِ ہندوستان پہنچا دیں۔ راوی کہتے ہیں: آپ علایسلام نے ہوا کو حکم کیا تو ہوا نے اس شخص کو اٹھا کر ملک ہندوستان میں لے جا ڈالا۔ پھر موت کا فرشتہ (دوبارہ) حضرت سلیمان علایسلام کے پاس حاضر ہوا تو آپ علایسلام نے دریافت فرمایا: تم (کیوں) میرے ہمنشینوں میں سے ایک آدمی کو گھورے جا رہے تھے۔ موت کے فرشتے نے کہا: مجھے اُس پر تعجب ہو رہا تھا، (کیونکہ) مجھے تو حکم ہوا تھا کہ اس کی روح ہندوستان میں قبض کرنی ہے اور وہ آپ کے پاس (بیٹھا) تھا۔

(۳۵٤۱۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاِبْنِهِ :يَا بُنَيَّ ، كَمَا يَدْخُلُ الْوَتِدُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ كَذَلِكَ تَدْخُلُ الْخَطِيئَةُ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي.

(۳۵۴۱۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اپنے بیٹے سے (معاملات میں احتیاط کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے) فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! جیسے کیل (بڑے غیر محسوس انداز میں) دو پتھروں میں گھس جاتا ہے، ایسے ہی خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان بھی (معاملات کی) خرابی (بڑے غیر محسوس انداز میں) داخل ہو جاتی ہے۔

(۳۵٤۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ سَلاَمَانَ بْنِ عَامِرٍ الشَّعْبَانِيِّ ، قَالَ :أَرَأَيْتُمْ سُلَيْمَانَ ، وَمَا أُوتِيَ فِي مُلْكِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَخَشُّعًا لِلَّهِ.

(۳۵۴۱۱) حضرت سلامان بن عامر شیبانی کہتے ہیں: حضرت سلیمان علایسلام اور ان کی سلطنت (کی شان و شوکت) کو دیکھئے! اور ان کی (ایمانی) حالت یہ تھی کہ انہوں نے تا حیات اللہ تعالیٰ کے ڈر سے آسمان کی جانب سر نہ اٹھایا تھا۔

(۳۵٤۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُكَلَّمُ إعْظَامًا لَهُ ، قَالَ :فَلَقَدْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَمَا أَطَاقَ أَحَدٌ يُكَلِّمُهُ.

(۳۵۴۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے رعب و دبدبہ کی بنا پر (کسی سے) ان کے ساتھ بات تک نہ کی جاتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: حتیٰ کہ (ایک شام) ان سے (بے خبری میں) نمازِ عصر بھی جاتی رہی، مگر کسی کی ہمت

نہ ہوئی کہ ان سے کلام (کر کے انہیں مطلع) کر سکتا۔

(۳۵٤۱۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَاتَ ابْنٌ لِسُلَیْمَانَ بْنِ دَاوُد ، فَوَجَدَ عَلَیْهِ وَجْدًا شَدِیدًا حَتَّى عُرِفَ ذَلِکَ فِیهِ وَفِی قَضَائِهِ ، فجاء فَبَرَزَ ذَاتَ یَوْمٍ مَلَکَانِ بَیْنَ یَدَیْهِ لِلْخُصُومِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : إِنِّی بَذَرْت بَذْرًا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ وَاسْتَحْصَدَ مَرَّ هَذَا بِهِ فَأَفْسَدَهُ ، فَقَالَ لِلآخَرِ : مَا تَقُولُ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، أَخَذْت الطَّرِیقَ فَأَتَیْت عَلَى ذَرْعٍ فَنَظَرْت یَمِینًا وَشِمَالا ، فَإِذَا الطَّرِیقُ عَلَیْهِ فَأَخَذْت عَلَیْهِ ، فَقَالَ سُلَیْمَانُ لِلآخَرِ : لِمَ بَذَرْت عَلَى الطَّرِیقِ أَمَا عَلِمْت أَنَّ مَأْخَذَ النَّاسِ عَلَى الطَّرِیقِ ؟ فَقَالَ : یَا سُلَیْمَانُ ، فَلِمَ تَحْزَنُ عَلَى ابْنِکَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّکَ مَیِّتٌ ، وَأَنَّ سَبِیلَ النَّاسِ إِلَى الآخِرَةِ.

(۳۵۴۱۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک بیٹے فوت ہو گئے تو آپ علیہ السلام نے اس پر شدید رنج و غم محسوس کیا۔ حتی کہ ان کی شخصیت اور فیصلوں میں بھی اس کا اثر محسوس کیا گیا۔ چنانچہ ایک دن جب آپ (مجلسِ قضا میں) تشریف لائے تو دو فرشتے (انسانوں کی شکل میں) آپ کی خدمت میں ایک جھگڑے کے تصفیہ کے لئے حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک بولا: میں نے بیج بویا، جب وہ پک کر کاٹنے کے قابل ہو گیا تو یہ (دوسرا شخص) وہاں سے گزرا اور اس کو برباد کر گیا۔ آپ علیہ السلام نے دوسرے سے دریافت فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: یہ سچ کہتا ہے۔ میں راستے پر جا رہا تھا کہ اس کے کھیت پر جا پہنچا، میں نے دائیں بائیں دیکھا مگر راستہ وہی تھا (جس پر اس نے کھیت اگا رکھا تھا)، چنانچہ میں اس (کے کھیت) میں ہی چل پڑا (تو وہ خراب ہو گیا)۔ (یہ سنا) تو سلیمان علیہ السلام نے پہلے شخص سے دریافت فرمایا: تم نے راستے میں کیوں بیج بو دیا تھا؟ کیا تمہیں نہیں معلوم تھا کہ لوگوں نے تو راستے پر سے ہی گزرنا ہوتا ہے؟ اس پر اس شخص نے جواب دیا: اے سلیمان (علیہ السلام)! (اگر ایسا ہے) تو تم کیوں اپنے بیٹے پر (اتنا زیادہ) غمگین ہوتے ہو، حالانکہ تم جانتے ہو کہ ایک دن تم بھی مرنے والے ہو، اور یہ (بھی جانتے ہو) کہ تمام لوگ آخرت کی جانب ہی رواں دواں ہیں۔

(۳۵٤۱٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ زَیْدٍ الْعَمِّیِّ ، عَنْ أَبِی الصِّدِّیقِ النَّاجِی ، أَنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ دَاوُد خَرَجَ بِالنَّاسِ یَسْتَسْقِی ، فَمَرَّ عَلَى نَمْلَةٍ مُسْتَلْقِیَةٍ عَلَى قَفَاهَا رَافِعَةٍ قَوَائِمَهَا إِلَى السَّمَاءِ وَهِیَ تَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنَّا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِکَ لَیْسَ بِنَا غِنًى ، عَنْ رِزْقِکَ ، فَإِمَّا أَنْ تَسْقِیَنَا وَإِمَّا أَنْ تُهْلِکَنَا ، فَقَالَ سُلَیْمَانُ لِلنَّاسِ : ارْجِعُوا فَقَدْ سُقِیتُمْ بِدَعْوَةِ غَیْرِکُمْ.

(۳۵۴۱۴) حضرت ابوصدیق ناجی سے مروی ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام لوگوں کو لے کر (اللہ تعالیٰ سے) بارش کی دعا کرنے نکلے تو آپ کا گزر ایک ایسی چیونٹی پر ہوا جو اپنی ٹانگیں آسمان کی طرف اُٹھائے چت لیٹی کہہ رہی تھی: اے اللہ! میں بھی تیری مخلوقات میں سے (ایک ادنی سی) مخلوق ہوں، میں تیرے رزق سے بے نیاز نہیں ہوں، یا تو مجھے پانی پلا دے، یا پھر مجھے موت

دیدے۔ سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے فوراً کہا: لوٹ چلو، تمہیں کسی اور کی دعا نے ہی سیراب کروادیا ہے۔

(٣٥٤١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :ذُكِرَ عَنْ بَعْضِ الأَنْبِيَاءِ أَنْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تُكَلِّفَنِّي طَلَبَ مَا لَمْ تُقَدِّرْهُ لِي ، وَمَا قَدَّرْت لِي مِنْ رِزْقٍ فَائتني بِهِ فِي يُسْرٍ مِنْك وَعَافِيَةٍ ، وَأَصْلِحْنِي بِمَا أَصْلَحْت بِهِ الصَّالِحِينَ ، فَإِنَّمَا أَصْلَحَ الصَّالِحِينَ أَنْتَ.

(٣٥٤١٥) حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: کسی نبی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے اللہ! مجھے اس چیز کی تلاش کی تکلیف مت دیجئے جو آپ نے میرے مقدر میں لکھی ہی نہیں، اور جو رزق آپ نے میرے مقدر میں لکھ دیا ہے اسے بسہولت و عافیت مجھ تک پہنچا دیجئے۔ اور جس طرح سے آپ نے صالح لوگوں کی اصلاح فرمائی میری بھی اسی طرح سے اصلاح فرما دیجئے۔ کیونکہ (میں جانتا ہوں کہ) صالحین کی اصلاح بھی آپ ہی نے فرمائی ہے۔

(٣٥٤١٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، أَنَّ نَبِيًّا مِنْ أَنْبِيَاءِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ أَهْلُكَ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُكَ الَّذِينَ فِي ظِلِّ عَرْشِكَ ، قَالَ : هُمَ الْبرِيئَةُ أَيْدِيهِمْ ، الطَّاهِرَةُ قُلُوبُهُمْ ، الَّذِينَ يَتَحَابُّونَ بِجَلاَلِي ، الَّذِينَ إذَا ذُكِرُوا ذُكِرْت بِهِمْ وَإِذَا ذُكِرْت ذُكِرُوا بِي ، اللذين يَسْبغُونَ الْوُضُوءَ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَالَّذِينَ يَكْلِفُونَ بِحُبِّي كَمَا يَكْلَفُ الصَّبِيُّ بِالنَّاسِ ، وَالَّذِينَ يَأْوُونَ إِلَى ذِكْرِي كَمَا تَأْوِي الطَّيْرُ إِلَى وُكُرِهَا ، وَالَّذِينَ يَغْضَبُونَ لِمَحَارِمِي إذَا اسْتُحِلَّتْ كَمَا يَغْضَبُ النَّمِرُ إذَا حَرِمَ ، أَوَ قَالَ :حَرِبَ.

(٣٥٤١٦) حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے: اللہ تعالیٰ کے نبیوں (علیہم السلام) میں سے کسی نبی نے فرمایا: تیرے کون سے برگزیدہ بندے ایسے برگزیدہ ہیں جو (روزِ قیامت) تیرے عرش کے سائے تلے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے ہاتھ (ظلم و ستم) سے بری ہیں، جن کے دل پاکیزہ ہیں، جو میری بزرگی کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جب ان کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان (کے میرے ساتھ انتہائی تعلق) کی وجہ سے میرا ذکر بھی کیا جاتا ہے، اور جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو میری (ان پر انتہائی شفقت و مہربانی کی) وجہ سے اُن کا ذکر بھی کیا جاتا ہے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو باوجود (سردی کی) تکلیف کے اپنا وضو مکمل طور پر کرتے ہیں، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو میری محبت کے یوں دیوانے ہیں جیسا بچہ (اپنے شناسا) لوگوں کا دیوانہ ہوتا ہے، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو (تپشِ معاصی سے ڈر کر) میرے ذکر (کی ٹھنڈی چھاؤں) میں یوں پناہ لیتے ہیں جیسے پرندہ اپنے گھونسلے میں پناہ لیتا ہے، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو میری حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھے جانے (یا ان کا ارتکاب کئے جانے) پر یوں غضبناک ہوتے ہیں جیسے چیتا (شکار سے) محروم کئے جانے پر (غضبناک ہوتا ہے)، یا پھر فرمایا: (جیسے چیتا) لڑائی کے وقت (غضبناک ہوتا ہے)۔

(٣٥٤١٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمُبَارَكُ ، عَنِ الْحَسَنِ، أن دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنَ الإِخْوَانَ وَالأَصْحَابَ وَالْجِيرَانَ وَالْجُلَسَاءَ مَنْ إِنْ نَسِيت ذَكَّرُونِي، وَإِنْ ذَكَرْت أَعَانُونِي ، وَأَعُوذُ

بِكَ مِنَ الْأَصْحَابِ وَالإِخْوَانِ وَالْجِيرَانِ وَالْجُلَسَاءِ مَنْ إِنْ نَسِيت لَمْ يُذَكِّرُونِي، وَإِنْ ذَكَرْت لَمْ يُعِينُونِي.

(۳۵۴۱۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ داؤد نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ! آپ مجھے ایسے بھائی، دوست، پڑوسی اور ہم نشین عطا فرما دیجئے کہ اگر مجھ سے (تقاضۂ بشری کے تحت معمولی سی) غفلت (بھی) سرزد ہو جائے تو وہ مجھے اس پر متنبہ کر دیں، اور تنبہ کے عالم میں (نیکی کے کاموں میں) میری معاونت کریں۔ اور مجھے ایسے بھائیوں، دوستوں، پڑوسیوں اور ہم نشینوں سے اپنی پناہ میں لے لیجئے جو نہ تو غفلت پر تنبیہ کریں، اور نہ ہی تنبہ کے وقت اعانت کریں۔

(۳۵٤۱۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللَّهُمَّ لاَ مَرَضَ يُضْنِينِي، وَلاَ صِحَّةَ تُنْسِينِي، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۳۵۴۱۸) حضرت حسن کہتے ہیں: حضرت داؤد نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! نہ تو مجھے ایسا مرض لاحق کیجئے جو مجھے بالکل بے کار کر دے، اور نہ ہی ایسی صحت عطا کیجئے جو مجھے (حق سے) غافل کر دے، بلکہ اعتدال والی کیفیت عطا فرمائیے۔

(۳۵٤۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ: إِنَّ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ كُلَّمَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ، قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ أَخَذْت وَأَنْتَ أَعْطَيْت مَهْمَا تُبْقِي نَفْسِي أَحْمَدُك عَلَى حُسْنِ بَلاَئِك.

(۳۵۴۱۹) حضرت حسن کہتے ہیں: بیشک ایوب علیہ السلام کو جب کوئی آزمائش پیش آتی تو آپ علیہ السلام فرماتے: آپ ہی (اپنی نعمتیں روک لیتے ہیں یا واپس) لے لیتے ہیں، اور آپ ہی (نعمتیں) عطا فرماتے ہیں، آپ جب تک میری سانسوں کی ڈور باندھے رکھیں گے میں آپ کے عمدہ (اندازِ) امتحان پر آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

(۳۵٤۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، قَالَ: بَلَغَنَا، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَزَّأَ الصَّلاَةَ عَلَى بُيُوتِهِ: عَلَى نِسَائِهِ وَوَلَدِهِ، فَلَمْ تَكُنْ تَأْتِي سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلاَّ وَإِنْسَانٌ مِنْ آلِ دَاوُد قَائِمٌ يُصَلِّي، فَعَمَّتْهُنَّ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿اعْمَلُوا آلَ دَاوُد شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِي الشَّكُورُ﴾.

(۳۵۴۲۰) حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں: ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے گھروں میں اپنی بیویوں اور بچوں کے لئے بطورِ مصلّٰی جگہیں مقرر کر رکھی تھیں۔ دن کی کوئی گھڑی ہوتی یا رات کا کوئی پہر، ہر وقت آپ کے اہلِ خانہ میں سے کوئی نہ کوئی شخص (ان مصلوں پر) نماز میں مشغول رہتا۔ چنانچہ یہ آیت (آپ علیہ السلام کے) ان تمام (اہلِ وعیال) کے بارے میں عام ہے (جو اس کارِ خیر میں شریک رہتے تھے: اے آلِ داؤد (اپنے رب کا) شکر بجا لاؤ، اور میرے بندوں میں سے بہت کم لوگ (صحیح معنوں میں) شکر گزار ہیں۔

(۳۵٤۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِلَهِي، لَوْ أَنَّ لِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنِّي لِسَانَيْنِ يُسَبِّحَانِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ مَا قَضَيْنَا نِعْمَةً مِنْ نِعَمِك عَلَيَّ.

(۳۵۴۲۱) حضرت حسن سے مروی ہے کہ نبی حضرت داؤد ﷺ نے فرمایا: میرے معبود برحق! اگر میرے ہر ہر بال کی دو دو زبانیں ہوتیں اور دن رات آپ کی تسبیح میں مشغول ہوتیں، تو بھی آپ کی کسی ادنیٰ سی نعمت کا (شکر بجالانے کا) حق ادا نہ کر پاتیں۔

(٣٥٤٢٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ دَاوُد ، قَالَ : إلَهِي ، مَا جَزَاءُ مِنْ فَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَتِكَ ؟ قَالَ : جَزَاؤُهُ أَنْ أُؤَمِّنَهُ يَوْمَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ.

(۳۵۴۲۲) حضرت ابوعثمان کہتے ہیں: ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: میرے معبودِ برحق! اس شخص کے لئے کیا انعام ہے جس کی آنکھیں آپ کے ڈر سے آنسو بہا دیں؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: اس کا انعام یہ ہے کہ میں اسے بہت بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) کے دن امن میں رکھوں گا۔

(٤) كلام موسى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی حضرت موسیٰ ﷺ کی باتیں

(٣٥٤٢٣) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَبِي يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ حَنْظَلَةَ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَى مُوسَى : أَنَّ قَوْمَكَ زَيَّنُوا مَسَاجِدَهُمْ وَأَخْرَبُوا قُلُوبَهُمْ ، وَتَسَمَّنُوا كَمَا تُسَمَّنُ الْخَنَازِيرُ لِيَوْمِ ذَبْحِهَا ، وَإِنِّي نَظَرْتُ إِلَيْهِمْ فَلَعَنْتُهُمْ ، فَلاَ أَسْتَجِيبُ دُعَائَهُمْ ، وَلاَ أُعْطِيهِمْ مَسَائِلَهُمْ.

(۳۵۴۲۳) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ جو کہ نبی ﷺ کے کاتب ہیں ان کے چچازاد بھائی نے بیان فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: بیشک آپ کی قوم نے مساجد کو (تو) سجا سنوار رکھا ہے، مگر اپنے دلوں کا حال خراب کر رکھا ہے۔ اور (کثرتِ اکل کی وجہ) سے یوں پھول چکے ہیں جیسے خنزیروں کو ذبح کرنے کے لیے موٹا کیا جاتا ہے۔ میں ان (کی اس بری حالت) کو دیکھ کر ان پر لعنت کرتا ہوں، نہ تو میں ان کی دعا قبول کرتا ہوں اور نہ ان کی مطلوبہ چیز انہیں عطا کرتا ہوں۔

(٣٥٤٢٤) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّ دَاوُد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ حَتَّى نَبَتَ مَا حَوْلَهُ خَضْرَاءُ مِنْ دُمُوعِهِ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إلَيْهِ : يَا دَاوُد مَا تُرِيدُ ، تُرِيدُ أَنْ أَزِيدَكَ فِي مَالِكِ وَوَلَدِكَ وَعُمْرِكَ ، قَالَ : يَا رَبِ ، هَذَا ترد عَلَيَّ فَغُفِرَ لَهُ.

(۳۵۴۲۴) حضرت عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت داؤد ﷺ نے (گریہ وزاری کے ساتھ) اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ ان کے آنسوؤں (کی نمی سے) ان کے اردگرد سبزہ اگ آیا۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی: اے داؤد (علیہ السلام) تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے مال واولاد اور عمر میں اضافہ کردوں۔ تو حضرت داؤد علیہ السلام نے (عجز وانکسار کے ساتھ شکوہ کرتے ہوئے) عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا (آپ کے نزدیک میں دنیا سے محبت کرنے والا اور دنیا کو چاہنے والا ہوں

کہ میری طویل آہ وزاری کے نتیجہ میں) آپ نے مجھے یہ جواب دیا؟ بس اسی وقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی مغفرت فرمادی۔

(۳۵٤۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، قَالَ : يَا رَبِّ أَخْبِرْنِي بِأَكْرَمِ خَلْقِكَ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : الَّذِي يُسْرِعُ إِلَى هَوَايَ إِسْرَاعَ النَّسْرِ إِلَى هَوَاهُ ، وَالَّذِي يَكْلَفُ بِعِبَادِي الصَّالِحِينَ كَمَا يَكْلَفُ الصَّبِيُّ بِالنَّاسِ ، وَالَّذِي يَغْضَبُ إِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمِي غَضَبَ النَّمِرِ لِنَفْسِهِ ، فَإِنَّ النَّمِرَ إِذَا غَضِبَ لَمْ يُبَالِ أَكْثَرُ النَّاسُ أَمْ قَلُّوا.

(۳۵۴۲۵) حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کیا: اے میرے رب مجھے بتادیجئے کہ آپ کی مخلوق میں سے کون آپ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ عزت ہے؟ اللہ جل جلالہ نے فرمایا: (میرے نزدیک) وہ شخص (سب سے زیادہ قابلِ احترام ہے) جو میرے احکامات (کو پورا کرنے کے لئے، ذوق وشوق سے ان) کی طرف یوں پیش قدمی کرے جیسے گدھ اپنی خوراک کی طرف (بڑی رغبت اور ذوق وشوق سے) لپکتا ہے۔ اور وہ شخص (بھی میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ عزت ہے) جو میرے نیک بندوں پر یوں فریفتہ ہو جیسے چھوٹا بچہ لوگوں کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اور وہ شخص بھی (بھی میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ عزت ہے) جو میرے احکامات کی خلاف ورزی کئے جانے پر یوں غضب ناک ہو جیسا چیتا اپنے دفاع کے لئے غضبناک ہوتا ہے۔ اور چیتا جب غضبناک ہوتا ہے تو اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ مدمقابل زیادہ تعداد میں ہیں یا کم۔

(۳۵٤۲٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَيْ رَبِّ ، ذَكَرْتَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ، بِمَ أَعْطَيْتَهُمْ ذَاكَ ، قَالَ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَعْدِلْ بِي شَيْئًا إِلاَّ اخْتَارَنِي ، وَإِنَّ إِسْحَاقَ جَادَ بِنَفْسِهِ وَهُوَ بِمَا سِوَاهَا أَجْوَدُ ، وَإِنَّ يَعْقُوبَ لَمْ أَبْتَلِهِ بِبَلاَءٍ إِلاَّ ازْدَادَ بِي حُسْنَ ظَنٍّ.

(۳۵۴۲۶) حضرت عبداللہ بن عبید کے والدِ ماجد کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (اللہ تبارک وتعالیٰ کی خدمت میں) عرض کیا: اے میرے رب! آپ نے حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا ذکر (اپنے محبوب بندوں میں) فرمایا ہے، یہ (مقام ومرتبہ) آپ نے انہیں (ان کے) کس (عمل کی برکت کی) وجہ سے عطا فرمایا؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے (جواب میں) ارشاد فرمایا: بیشک ابراہیم (علیہ السلام) نے جب بھی (کسی معبودِ باطل یا ناجائز کام کو میرے یا میرے حکم کے مقابلے میں آتے دیکھا اور مجبوراً انہوں نے اس سے) میرا موازنہ کیا تو (اس معبودِ باطل اور غیر شرعی کام کو چھوڑ کر میرے حکم کو اور) مجھے ہی اختیار کیا۔ اور اسحاق (علیہ السلام) نے میری رضا کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ [1] پیش کر دیا تھا، اور جان کے علاوہ دیگر اشیاء (کو میری رضا کی خاطر صدقہ وخیرات کی مد میں خرچ کرنے کے سلسلے) میں تو ان کی فیاضی (اس سے بھی) بہت زیادہ تھی۔ اور یعقوب (علیہ السلام کے مجھ پر بھروسہ کا یہ عالم تھا کہ ان) کو میں نے جب بھی آزمایا، میرے ساتھ ان کا حسنِ ظن ہی بڑھا (بدگمانی پیدا نہیں ہوئی)۔

[1] حدیث ۳۵۴۰۳ کا حاشیہ دیکھئے

(۳۵۴۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى : أَىْ رَبِّ ، أَىُّ عِبَادِكَ أَحَبُّ إِلَيْك ، قَالَ : أَكْثَرُهُمْ لِي ذِكْرًا ، قَالَ : أى رب أَىُّ عِبَادِكَ أَغْنَى ؟ قَالَ : الرَّاضِي بِمَا أَعْطَيْته ، قَالَ : أى رب أَىُّ رَبِّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ ؟ قَالَ : الَّذِي يَحْكُمُ عَلَى نَفْسِهِ بِمَا يَحْكُمُ عَلَى النَّاسِ.

(۳۵۴۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کیا): اے میرے پروردگا! آپ کے بندوں میں سے کون آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: سب سے زیادہ میرا ذکر کرنے والا۔ انہوں نے پھر عرض کیا: اے میرے پالنہار! آپ کے بندوں میں سے کون سب سے زیادہ امیر ہے؟ اللہ جل شانہ نے فرمایا: میری عطا (کردہ نعمتوں) پر راضی ہوجانے والا۔ آپ نے پھر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کے بندوں میں سے کون سب سے زیادہ عمدہ فیصلہ کرنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگوں کے لئے ویسا ہی (درست اور برحق) فیصلہ کرے جیسا (درست و برحق) فیصلہ وہ اپنے لئے کرتا ہے۔

(۳۵۴۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى : أَىْ رَبِّ أَقَرِيبٌ أَنْتَ فَأُنَاجِيَك أَمْ بَعِيدٌ فَأُنَادِيَك ؟ قَالَ : يَا مُوسَى ، أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي ، قَالَ ، يَا رَبِّ ، فَإِنَّا نَكُونُ مِنَ الْحَالِ عَلَى حَالٍ نُعَظِّمُك ، أَوْ نُجِلُّك أَنْ نَذْكُرَك عَلَيْهَا ، قَالَ : وَمَا هِيَ ، قَالَ : الْجَنَابَةُ وَالْغَائِطُ ، قَالَ : يَا مُوسَى ، اذْكُرْنِي عَلَى كُلِّ حَالٍ.

(۳۵۴۲۸) حضرت کعب کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے میرے رب! (مجھے بتادیجئے) کیا آپ (مجھ سے اتنا) قریب ہیں کہ (میں جب آپ کی جناب میں کچھ عرض کرنا چاہوں تو) آپ سے سرگوشی میں بات کروں، یا آپ (مجھ سے اتنا) دور ہیں کہ میں (عرضِ حاجات کے وقت) آپ کو (ذرا بلند آواز میں) پکار کے کلام کیا کروں؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میں اپنے ہر یاد کرنے والے کے قریب (ہی) ہوتا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا: اے میرے پروردگار! ہم کبھی ایسی حالت میں بھی ہوتے ہیں جس میں ہم آپ کا ذکر کرنا آپ کے شایانِ شان نہیں سمجھتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: وہ کون سی حالت ہے (جس میں تم میرا ذکر کرنا میرے شایانِ شان نہیں سمجھتے)؟ انہوں نے (جواب میں) عرض کیا: ناپاکی (کی حالت میں) اور قضاء حاجت (کے وقت)۔ اللہ جل جلالہ نے فرمایا: اے موسیٰ ہر حال میں میرا ذکر کیا کرو (البتہ قضاء حاجت ودیگر ایسے مواقع پر جہاں زبان سے ذکر کرنا مناسب نہ ہو دل ہی دل میں ذکر کرلیا جائے)۔

(۳۵۴۲۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى لِرَبِّهِ : يَا رَبِّ ، مَا الشُّكْرُ الَّذِي يَنْبَغِي لَكَ ، قَالَ : لاَ يَزَالُ لِسَانُك رَطْبًا مِنْ ذِكْرِي ، قَالَ : يَا رَبِّ ، إِنِّي أَكُونُ عَلَى حَالٍ أُجِلُّك أَنْ أَذْكُرَك مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْغَائِطِ وَإِرَاقَةِ الْمَاءِ وَعَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، قَالَ : بَلَى ، قَالَ : كَيْفَ أَقُولُ ، قَالَ : قُلْ سُبْحَانَك وَبِحَمْدِكَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ فَاجْنُبْنِي الأَذَى سُبْحَانَك

وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقِنِي الْأَذَى.

(٣٥٤٢٩) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ جل شانہ سے عرض کیا: اے میرے پروردگار! وہ کون سا شکر (ادا کرنے کا طریقہ) ہے جو (قدرے) آپ کے شایانِ شان ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: (وہ طریقہ یہ ہے کہ) آپ کی زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب میں کبھی ایسی حالت میں ہوتا ہوں جس میں آپ کا ذکر کرنا آپ کے شایانِ شان نہیں سمجھتا، جیسے حالت جنابت، قضاء حاجت، غسل کا وقت اور بے وضو ہونے کی حالت میں (تو کیا ایسے حالتوں میں بھی میں آپ کا ذکر کیا کروں)۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا: کیوں نہیں ❶ (ایسی حالت میں بھی دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جا سکتا ہے)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: (ایسے مواقع میں دل ہی دل میں حمد وثنا کے کلمات میں سے) کیسے (کلمات) کہا کروں؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: (یوں) کہو: پاک ہیں آپ (اے اللہ تعالیٰ) اور تعریف آپ (ہی) کے لئے ہے۔ آپ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے تو آپ ہی مجھے گندگی سے دور رکھئے۔ پاک ہیں آپ (اے اللہ تعالیٰ) اور تعریف آپ (ہی) کے لئے ہے۔ آپ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے تو آپ ہی مجھے گندگی سے بچائیے۔

(٣٥٤٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: دَخَلَ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَوْ قَالَ: الْمَلَكُ عَلَى يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فِي السِّجْنِ، فَقَالَ: أَيُّهَا الْمَلَكُ الطَّيِّبُ الرِّيحِ، الطَّاهِرُ الثِّيَابِ، أَخْبِرْنِي عَنْ يَعْقُوبَ، أَوْ مَا فَعَلَ يَعْقُوبُ؟ قَالَ: ذَهَبَ بَصَرُهُ، قَالَ: مَا بَلَغَ مِنْ حُزْنِهِ؟ قَالَ: حُزْنُ سَبْعِينَ ثَكْلَى، قَالَ: مَا أَجْرُهُ؟ قَالَ: أَجْرُ مِئَةِ شَهِيدٍ.

(٣٥٤٣٠) حضرت خلف بن حوشب کہتے ہیں: جبرائیل علیہ السلام- یا وہ کہتے ہیں: کوئی فرشتہ- حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس قید خانہ میں حاضر ہوئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: اے خوش مہک و پاکیزہ فرشتے! مجھے یعقوب علیہ السلام کے بارے میں بتلائیے۔ یا انہوں نے فرمایا: یعقوب علیہ السلام کا کیا عمل تھا؟ فرشتے نے جواب دیا: ان کی بینائی چلی گئی تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے پھر دریافت فرمایا: انہیں کس قدر غم ہوا تھا؟ فرشتے نے جواب دیا: ستر ایسی ماؤں کے غم کے بقدر جن کے بچے گم ہو گئے ہوں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے پھر دریافت فرمایا: ان کے لئے (اس پر) کیا اجر ہے؟ فرشتے نے جواب دیا: (ان کے لئے اس پر) سو شہیدوں کے برابر اجر ہے۔

(٣٥٤٣١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَكَانَ قَدْ قَرَأَ الْكُتُبَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى فِيمَا أَوْحَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي

---

❶ اس مقام پر محقق عوامہ نے بعض دوسرے نسخوں کے حوالے سے ''کیوں نہیں'' (بلا) کی جگہ ''ہرگز نہیں'' (کلا) کا کلمہ نقل کیا ہے۔ اس صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اگلے جملے کا مفہوم یہ ہوگا کہ جن مواقع میں آپ کا ذکر جائز ہے ان مواقع میں کن کلمات کے ساتھ ذکر کروں۔ اور دعا کے کلمات میں ''گندگی'' (الاذی) کی جگہ (تکلیف) کا کلمہ آجائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

إلَیَّ الَّذِینَ یَمْشُونَ فِی الأَرْضِ بالنَّصِیحَۃِ ، وَالَّذِینَ یَمْشُونَ عَلَی أَقْدَامِہِمْ إلَی الْجُمُعَاتِ ، وَالْمُسْتَغْفِرِینَ بالأَسْحَارِ ، أُولَئِکَ الَّذِینَ إذَا أَرَدْتُ أَنْ أُصِیبَ أَہْلَ الأَرْضِ بِعَذَابٍ ، ثُمَّ رَأَیْتُہُمْ کَفَفْتُ عَذَابِی ، وَإِنَّ أَبْغَضَ عِبَادِی إلَیَّ الَّذِی یَقْتَدِی بِسَیِّئَۃِ الْمُؤْمِنِ ، وَلاَ یَقْتَدِی بِحَسَنَتِہِ.

(۳۵۴۳۱) حضرت یزید بن میسرہ (جو کہ کتاب اللہ کا علم رکھتے تھے) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو وحی فرمایا اس میں یہ بھی تھا: بیشک میرے بندوں میں سے وہ لوگ مجھے زیادہ پسندیدہ ہیں جو دنیا میں خیر خواہی کرنے والے ہیں، اور وہ لوگ جو جمعہ کی نمازوں کے لئے چل کر جاتے ہیں، اور سحر کے وقت میں مغفرت طلب کرنے والے۔ جب میرا ارادہ ہوتا ہے کہ میں اہل زمین کو عذاب دوں تو میں ان لوگوں کی وجہ سے ان پر سے عذاب کو ٹال دیتا ہوں۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ وہ لوگ مجھے ناپسند ہیں جو مومن کی برائی کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس کی نیکی کو نہیں دیکھتے۔

(۵) کلام لقمان علیہ السلام

حضرت لقمان علیہ السلام کا کلام

(۳۵٤۳۲) حدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عِیسَی ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاہِدٍ ، قَالَ : کَانَ لُقْمَانُ عَلَیْہِ السَّلاَمُ عَبْدًا أَسْوَدَ ، عَظِیمَ الشَّفَتَیْنِ ، مُشَقَّقَ الْقَدَمَیْنِ.

(۳۵۴۳۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام سیاہ رنگت والے غلام تھے، ان کے ہونٹ موٹے تھے اور پاؤں میں پھٹن (رہا کرتی) تھی۔

(۳۵٤۳۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِیکٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَیْکَۃَ ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ ، قَالَ :قَالَ لُقْمَانُ لاِبْنِہِ :یَا بُنَی ، لاَ یُعْجِبُک رَجُلٌ رَحْبُ الذِّرَاعَیْنِ بِالدَّمِ ، فَإِنَّ لَہُ عِنْدَ اللہِ قَاتِلاً لاَ یَمُوتُ.

(۳۵۴۳۳) حضرت عبید بن عمیر کہتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! کوئی خون سے بھرا ہوا طاقتور آدمی تمہیں تعجب میں مبتلا نہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ایک ایسا قاتل متعین ہے جو کبھی نہیں مرتا۔

(۳۵٤۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ أَبِی الأَشْہَبِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ ، أَنَّ لُقْمَانَ کَانَ یَقُولُ لاِبْنِہِ :یَا بُنَیَّ اتَّقِ اللَّہَ ، لاَ تَرَی النَّاسَ أَنَّک تَخْشَی وَقَلْبُک فَاجِرٌ.

(۳۵۴۳۴) حضرت محمد بن واسع فرماتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے سے فرمایا کرتے تھے: اے میرے بیٹے تو اللہ تعالیٰ سے ڈر (تاکہ) لوگ تجھے اس حالت میں نہ دیکھیں کہ تو (بظاہر تو اللہ تعالیٰ سے) ڈرتا ہو اور تیرا دل گناہوں سے بھرا ہوا ہو۔

(۳۵٤۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ أَبِی الأَشْہَبِ ، قَالَ : حَدَّثَنِی خَالِدُ بْنُ ثَابِتٍ الرَّبَعِیُّ ، قَالَ جَعْفَرٌ :وَکَانَ یَقْرَأُ الْکُتُبَ ، إنَّ لُقْمَانَ کَانَ عَبْدًا حَبَشِیًّا نَجَّارًا ، وَإِنَّ سَیِّدَہُ ، قَالَ لَہُ :اذْبَحْ لِی شَاۃً ، قَالَ :فَذَبَحَ لَہُ شَاۃً ، فَقَالَ:

ائْتِنِی بِأَطْیَبِهَا مُضْغَتَیْنِ ، فَأَتَاهُ بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ ، قَالَ :فَقَالَ :مَا کَانَ فِیهَا شَیْءٌ أَطْیَبَ مِنْ هَذَیْنِ ؟ قَالَ :لاَ ، فَسَکَتَ عَنْهُ مَا سَکَتَ ، ثُمَّ قَالَ :اذْبَحْ لِی شَاةً ، فَذَبَحَ لَهُ شَاةً ، قَالَ :أَلْقِ أَخْبَثَهَا مُضْغَتَیْنِ ، فَأَلْقَی اللِّسَانَ وَالْقَلْبَ ، فَقَالَ لَهُ :قُلْتُ لَکَ ائْتِنِی بِأَطْیَبِهَا ، فَأَتَیْتَنِی بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ ، ثُمَّ قُلْتُ لَکَ :أَلْقِ أَخْبَثَهَا مُضْغَتَیْنِ ، فَأَلْقَیْتَ اللِّسَانَ وَالْقَلْبَ ، فقَالَ :لَیْسَ شَیْءٌ أَطْیَبَ مِنْهُمَا إِذَا طَابَا ، وَلاَ أَخْبَثَ مِنْهُمَا إِذَا خَبُثَا.

(۳۵۴۳۵) حضرت جعفر جو کہ کتابوں کا مطالعہ کرنے والے تھے فرماتے ہیں: بیشک لقمان علیہ السلام حبشہ کے رہنے والے بڑھئی غلام تھے: (ایک مرتبہ) ان کے آقا نے ان سے کہا: میرے لئے بکری ذبح کرو۔ جعفر کہتے ہیں: انہوں نے ان کے لئے بکری ذبح کر دی۔ ان کے آقا نے کہا: اس کے دو بہترین اعضاء میرے لئے لے آؤ۔ تو وہ اس کے پاس دل اور زبان لے آئے۔ جعفر کہتے ہیں: ان کے آقا نے کہا: کیا اس کے اندر اس سے بہتر کوئی چیز نہ تھی؟ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ تو ان کا آقا خاموش ہو گیا اور کچھ عرصہ ایسے ہی گزر گیا۔

پھر (ایک دن) ان کے آقا نے کہا: میرے لئے بکری ذبح کرو۔ تو انہوں نے بکری ذبح کر دی۔ ان کے آقا نے کہا: اس کے دو بدترین اعضاء نکال دو۔ تو انہوں نے اس کا دل اور زبان نکال دی۔ ان کے آقا نے کہا: میں نے تم سے کہا دو بہترین اعضاء لے آؤ تو تم دل اور زبان لے آئے پھر میں نے تم سے کہا کہ اس کے دو بدترین اعضاء لے آؤ تو تم پھر دل اور زبان لے آئے (اس کی کیا وجہ ہے؟)۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا: جب دل اور زبان پاکیزہ ہوں تو ان سے بہتر کوئی چیز (جسم میں) نہیں ہے۔ اور جب دل اور زبان برے ہوں تو ان سے بدتر کوئی چیز (جسم) میں نہیں ہے۔

(۳۵٤۳٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَیَّارٍ ، قَالَ :قِیلَ لِلُقْمَانَ :مَا حِکْمَتُک ؟ قَالَ :لاَ أَسْأَلُ عَمَّا کُفِیت ، وَلاَ أَتَکَلَّفُ مَا لاَ یَعْنِینِی.

(۳۵۴۳۶) حضرت سیار کہتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام سے عرض کیا گیا: آپ کی حکمت (و دانائی کا حاصل) کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں اس چیز کا سوال نہیں کرتا جس کی مجھے حاجت نہ ہو۔ اور ایسا کام نہیں کرتا جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔

(۳۵٤۳۷) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ الْمَکِّیُّ وَمُبَارَکٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ لُقْمَانُ لاِبْنِهِ : یَا بُنَیَّ حَمَلْتُ الْجَنْدَلَ وَالْحَدِیدَ فَلَمْ أَرَ شَیْئًا أَثْقَلَ مِنْ جَارِ سُوءٍ ، وَذُقْتُ الْمِرَارَ کُلَّهُ فَلَمْ أَرَ شَیْئًا أَمَرَّ مِنَ التَّجَبُّرِ.

(۳۵۴۳۷) حضرت حسن کہتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے پتھر اور لوہا اٹھایا ہے، مگر برے پڑوسی سے زیادہ وزنی (یعنی تکلیف دہ) چیز کوئی نہیں دیکھی۔ اور میں نے ہر کڑوی چیز کا ذائقہ دیکھا ہے، مگر تکبر سے زیادہ کڑوی چیز کوئی نہیں دیکھی۔

(۳۵٤۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا یُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَأَلَ مُوسَی

جِمَاعًا مِنَ الْعَمَلِ فَقِيلَ لَهُ :انْظُرْ مَا تُرِيدُ أن يُصَاحِبك بِهِ النَّاسُ فَصَاحِب النَّاسَ بِهِ.

(۳۵۴۳۸) حضرت حسن کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسی بات کے بارے میں سوال کیا جو تمام اعمال کی جامع ہو (کہ اس کے مفہوم میں تمام بھلائیاں شامل ہو جائیں)۔ تو انہیں جواب ملا: غور کیجئے کہ آپ اپنے ساتھ لوگوں کا کیسا معاملہ پسند فرماتے ہیں، پھر لوگوں کے ساتھ بھی ویسا ہی معاملہ کیجئے۔

(٣٥٤٣٩) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ :كَانَ حَاجِبَا يَعْقُوبَ قَدْ وَقَعَا عَلَى عَيْنَيْهِ ، فَكَانَ يَرْفَعُهُمَا بِخِرْقَةٍ ، فَقِيلَ لَهُ :مَا بَلَغَ بِكَ هَذَا ، قَالَ :طُولُ الزَّمَانِ وَكَثْرَةُ الأَحْزَانِ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ :يَا يَعْقُوبُ شَكَوْتَنِي ، قَالَ :يَا رَبِّ خَطِيئَةٌ أَخْطَأْتُهَا فَاغْفِرْهَا.

(۳۵۴۳۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں: حضرت یعقوب علیہ السلام کے ابرو آپ کی آنکھوں پر جھک گئے تھے۔ آپ کپڑے کی ایک دھجی سے انہیں اٹھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان سے عرض کیا گیا: آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی؟ انہوں نے فرمایا: لمبی عمر اور غموں کی کثرت (کی وجہ سے)۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی: اے یعقوب علیہ السلام آپ نے میری شکایت کی ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ بہت بڑی خطا ہے جو مجھ سے سرزد ہوگئی۔ بس آپ میری مغفرت فرما دیجئے۔

(٣٥٤٤٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :جَلَسْت يَوْمًا إِلَى أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ وَهُوَ يَقُصُّ ، فَقَالَ :أَلاَ أُخْبِرُكُمْ مَنْ كَانَ أَطْيَبَ النَّاسِ طَعَامًا ؟ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ نَظَرُوا إِلَيْهِ ، قَالَ :إِنَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا كَانَ أَطْيَبَ النَّاسِ طَعَامًا ، إِنَّمَا كَانَ يَأْكُلُ مَعَ الْوَحْشِ كَرَاهَةَ أَنْ يُخَالِطَ النَّاسَ فِي مَعَايِشِهِمْ.

(۳۵۴۴۰) حضرت ابن شہاب کہتے ہیں: ایک دن میں ابو ادریس خولانی کے پاس بیٹھا تھا اور وہ گفتگو کر رہے تھے۔ چنانچہ فرمانے لگے: کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ عمدہ غذا استعمال کرنے والی ہستی کون سی تھی؟ اس پر انہوں نے لوگوں کو اپنی جانب متوجہ پایا تو فرمایا: یحییٰ بن زکریا علیہما السلام سب سے بہتر غذا استعمال فرماتے تھے، ان کا طرزِ عمل یہ تھا کہ وہ جانوروں کی معیت میں کھا پی لیا کرتے تھے، کیونکہ وہ یہ بات ناپسند فرماتے تھے لوگوں کی (ناجائز) کمائیوں میں شریک ہوں۔

(٣٥٤٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَقَدْ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ :(رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ) وَهُوَ أَكْرَمُ خَلْقِهِ عَلَيْهِ ، وَلَقَدْ كَانَ افْتَقَرَ إِلَى شِقِّ تَمْرَةٍ ، وَلَقَدْ أَصَابَهُ الْجُوعُ حَتَّى لَزِقَ بَطْنُهُ بِظَهْرِهِ.

(۳۵۴۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تحقیق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اے میرے رب بیشک میں اس اچھی چیز کا محتاج ہوں جو آپ میری طرف اتاریں'' حالانکہ آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ معزز تھے۔ اور یقینی

بات ہے کہ آپ کے پاس کھجور کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی نہ تھا۔ اور بھوک کی وجہ سے آپ علیہ السلام کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ آپ کا پیٹ کمر سے جالگا تھا۔

(٣٥٤٤٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ يَدْعُو : اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّبِيَّ. (ابن المبارك ۱۵۱۵)

(۳۵۴۴۲) حضرت عبد اللہ بن اوس فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ایک نبی یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ پاک آپ میری یوں حفاظت فرمائیے جیسے آپ بچے کی حفاظت فرماتے ہیں۔

(٦) ما ذكر عن نبينا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزّهدِ

زھد سے متعلق ہمارے نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات

(٣٥٤٤٣) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بَعْضِ الْمَدَنِيِّينَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: تَعَرَّضَتِ الدُّنْيَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي لَسْت أُرِيدُكِ، قَالَتْ: إِنْ لَمْ تُرِدْنِي فَسَيُرِيدُنِي غَيْرُك.

(۳۵۴۴۳) حضرت عطاء بن یسار کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دنیا (کی غیر ضروری مادی نعمتیں) پیش ہوئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یقیناً مجھے تمہاری کوئی خواہش نہیں ہے۔ تو اس نے کہا: اگر آپ کو میری خواہش نہیں ہے تو عنقریب آپ کے سوا دیگر لوگ میری خواہش کریں گے۔

(٣٥٤٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رَاكِبٍ ، قَالَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا. (احمد ۴۴۱۔ ابویعلی ۵۲۰۷)

(۳۵۴۴۴) حضرت عبد اللہ کہتے ہیں: رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سوار سخت گرم دن میں کسی درخت کے نیچے رکے، پھر اسے چھوڑ کر (اپنی اصل منزل کی جانب) چل دے۔

(٣٥٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ، أَوْ بِبَعْضِ جَسَدِي ، فَقَالَ لِي : يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، كُنْ غَرِيبًا ، أَوْ عَابِرَ سَبِيلٍ ، وَعُدَّ نَفْسَك فِي أَهْلِ الْقُبُورِ ، قَالَ مُجَاهِدٌ : وَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ : إِذَا أَصْبَحْت فَلاَ تُحَدِّثْ نَفْسَك بِالْمَسَاءِ ، وَإِذَا أَمْسَيْت فَلاَ تُحَدِّثْ نَفْسَك بِالصَّبَاحِ ، وَخُذْ مِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ، وَمِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ ، فَإِنَّك لاَ تَدْرِي مَا اسْمُك غَدًا. (احمد ۴۱۔ ابن المبارک ۱۳)

(۳۵۴۴۵) حضرت مجاھد سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا ہاتھ -یا مجھے- پکڑا اور

مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر کسی پردیسی یا راہ رو کی مانند زندگی گزار، اور خود کو اہل قبور میں شمار کر۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں: (یہ روایت بیان کرنے کے بعد) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب صبح ہو جائے تو تم آئندہ شام کے بارے میں مت سوچو اور جب شام ہو جائے تو تم آئندہ صبح کے بارے میں مت سوچو۔ اور اپنی موت (کے آنے) سے پہلے اپنی زندگی سے فائدہ اٹھالو، اور اپنی بیماری (کے آنے) سے پہلے اپنی صحت سے نفع اُٹھالو، کیونکہ یقیناً تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا کیا نام ہوگا (زندہ یا مردہ)۔

(٣٥٤٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُصْلِحُ خُصًّا لَنَا ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ قُلْتُ :خُصٌّ لَنَا وَهي نُصْلِحُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا أَرَى الأَمْرَ إِلاَّ أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ. (ابوداؤد ۵۱۹۴۔ ترمذی ۲۳۳۵)

(۳۵۴۴۶) حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا تو ہم اپنے جھونپڑے کو درست کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہمارا جھونپڑا ہے جسے ہم ٹھیک کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: امر (قیامت یا موت) تو اس (کے صحیح ہونے) سے بھی پہلے آجانے والا ہے (لہٰذا اس کی تیاری کے لئے اپنے اعمال کی اصلاح اور درستی کی بھی فکر کرنی چاہیئے)۔

(٣٥٤٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا أَخَا بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :وَاللهِ مَا الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ كَمَا يَضَعُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ. (مسلم ۲۱۹۳۔ ترمذی ۲۳۲۳)

(۳۵۴۴۷) حضرت مستورد جو کہ بنی فہر سے تعلق رکھتے ہیں کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی قسم آخرت (کے مقابلے) میں (دنیا کی مثال) ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی کو دریا میں ڈبو کر نکال لے، پھر دیکھے کہ (اس دریا کے پانی میں سے اس کی انگلی کے ساتھ لگ کر) کتنا نکلا ہے (بس جو حیثیت دریا کے پانی کے مقابلے میں انگلی پر لگے ہوئے پانی کی ہے وہی حیثیت آخرت کے مقابلے میں دنیا کی ہے)۔

(٣٥٤٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِثْلُهُ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا. (احمد ۲۲۸)

(۳۵۴۴۸) حضرت مستورد سے ایک اور روایت بھی اسی طرح کی منقول ہے لیکن اس میں ''نکال لے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

(٣٥٤٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ وُسَادُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَّكِءُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ. (مسلم ۱۶۵۰۔ ابوداؤد ۴۱۴۳)

(۳۵۴۴۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس تکیہ پر رسول اللہ ﷺ ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی

چھال بھری ہوئی تھی۔

(۳۵٤٥٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو عن يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : عَادَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّابًا ، فَقَالُوا : أَبْشِرْ أَبَا عَبْدِ اللهِ تَرِدُ عَلَى مُحَمَّدٍ عليه الصلاة والسلام الْحَوْضَ ، فَقَالَ : كَيْفَ بِهَذَا وَهَذا أَسْفَلُ الْبَيْتِ وَأَعْلاَهُ ، وَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا كَقَدْرِ زَادِ الرَّاكِبِ. (طبرانی ۳۶۹۵۔ ابو نعیم ۳۶۰)

(۳۵۴۵۰) حضرت یحییٰ بن جعدہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ کرام حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو ان سے کہا: اے ابوعبداللہ خوشخبری لیجئے کہ آپ (روز قیامت) حضور ﷺ کے پاس حوض کوثر پر تشریف لے جائیں گے۔ (یہ سن کر) حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیسے ہوسکتا ہے، جب کہ میرے گھر کی یہ شان وشوکت ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (آگاہ کرتے ہوئے) فرمایا تھا: تمہارے لئے دنیا میں سے اتنا حصہ کافی ہے جتنا ایک مسافر کا توشہ ہوتا ہے۔

(۳۵٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : مَا يُبْكِيك يَا خَالِي ، أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا ، فَقَالَ : فكُلٌّ لاَ ، وَلَكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا ، قَالَ : يَا أَبَا هَاشِمٍ ، إِنَّهَا لَعَلَّهَا تُدْرِكُكُمْ أَمْوَالٌ يُؤْتَاهَا أَقْوَامٌ ، فَإِنَّمَا يَكْفِيك مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُرَانِي قَدْ جَمَعْت. (ترمذی ۲۳۲۷۔ احمد ۴۴۳)

(۳۵۴۵۱) حضرت شقیق کہتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں ابو ہاشم بن عتبہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو ان کے ماموں رونے لگے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اے میرے ماموں آپ کیوں رو رہے ہیں، کیا (مرض کی) تکلیف نے آپ کو رنجیدہ کر رکھا ہے یا دنیا سے (طبعی) لگاؤ نے۔ انہوں نے جواب دیا: ایسی کوئی بات نہیں ہے، بلکہ (مجھے تو اس بات نے رنجیدہ کر رکھا ہے کہ) نبی اکرم ﷺ نے ہمیں وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا: اے ابو ہاشم! تمہیں بھی یقیناً وہ مال و دولت میسر آئے گا جو دیگر (فاتح) اقوام کو میسر آتا ہے، مگر تمہارے لئے تو صرف ایک خادم اور راہ خدا میں (جہاد کے لئے) ایک سواری ہی کافی ہو گی۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ میں (اس سے کہیں زیادہ) مال جمع کر چکا ہوں۔

(۳۵٤٥٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ ، قَالَ : دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى خَالِهِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : وَزَادَ فِيهِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ بِإِسْنَادِهِ : يَا لَيْتَهُ كَانَ بَعْرًا حَوْلَنَا. (ابن ماجه ۴۱۰۳۔ احمد ۲۹۰)

(۳۵۴۵۲) حضرت سمرہ بن سہم کہتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں کے ہاں تشریف لے گئے، اس کے بعد راوی نے گزشتہ واقعہ نقل فرمایا اور کہا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اس روایت میں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ماموں کا یہ قول بھی نقل فرمایا ہے: اے کاش ہمارے چاروں طرف کامل دائمی فقر ہوتا۔

(٣٥٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ، قَالَ : دَخَلَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَلَى سَلْمَانَ يَعُودُهُ فَبَكَى ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : مَا يُبْكِيكَ أَبَا عَبْدِ اللهِ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ، وَتَلْقَاهُ وَتَرِدُ عَلَيْهِ الْحَوْضَ ، فَقَالَ سَلْمَانُ : أَمَا إِنِّي لاَ أَبْكِي جَزَعًا مِنَ الْمَوْتِ ، وَلاَ حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ : لِيَكُنْ بُلْغَةُ أَحَدِكُمْ مِثْلَ زَادِ الرَّاكِبِ ، قَالَ : وَحَوْلِي هَذِهِ الأَسَاوِدَ ، قَالَ : وَإِنَّمَا حَوْلَهُ وِسَادَةٌ وَجَفْنَةٌ وَمَطْهَرَةٌ ، فَقَالَ سَعْدٌ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، اعْهَدْ إِلَيْنَا عَهْدًا نَأْخُذُ بِهِ مِنْ بَعْدِكَ ، فَقَالَ : يَا سَعْد ، اذْكُرَ اللَّهَ عِنْدَ هَمِّكَ إِذَا هَمَمْت ، وَعِنْدَ حُكْمِكَ إِذَا حَكَمْت ، وَعِنْدَ يَدِكَ إِذَا أَقْسَمْتَ. (ابن سعد ٩٠)

(۳۵۴۵۳) حضرت ابوسفیان اپنے مشائخ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں : حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے وہ رونے لگے۔راوی کہتے ہیں: تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: آپ کو کس بات نے رلا دیا؟ حالانکہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حال میں رحلت فرمائی کہ وہ آپ سے راضی تھے، آپ (روز قیامت) ان سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کریں گے اور حوض کوثر پر بھی ان کے پاس تشریف لے جائیں گے۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں موت سے وحشت یا دنیا سے لگاؤ کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ (مجھے تو یہ بات غمگین کئے ہوئے ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں (یہ) وصیت فرمائی تھی: تمہارے گزر بسر کا انحصار صرف اتنی مقدار پر ہونا چاہئے جتنا ایک سوار (مسافر) کا توشہ ہوتا ہے۔ جب کہ میرے اردگرد یہ تکئے رکھے ہوئے ہیں (جو کہ مسافر کے توشہ سے زائد چیز ہے)۔راوی کہتے ہیں: حالانکہ ان کے پاس صرف ایک تکیہ، ایک بڑا پیالہ اور ایک لوٹا رکھا تھا۔ پھر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! آپ بھی ہمیں کوئی وصیت فرمائیں جسے ہم آپ کے بعد اپنائے رکھیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اے سعد! (تین موقعوں پر) اللہ تعالیٰ کو (خصوصیت سے) یاد رکھو، (اول) اس وقت جب تمہیں کوئی غم لاحق ہو، (دوسرا) اس وقت جب تم کوئی فیصلہ کرنے لگو، اور (تیسرا) اس وقت جب تم (شرکاء کے درمیان کوئی ایسی) تقسیم کرنے لگو (جس میں شرعاً برابری لازم ہو)۔

(٣٥٤٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ النَّضْرِيُّ ، عَنْ نَهْشَلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا عِلْمَهُمْ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ ، وَلَكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَى أَهْلِهَا ، سَمِعْت نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ آخِرَتِهِ ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ وَأَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا وَقَعَ. (مسند ۳۴۵)

(۳۵۴۵۴) حضرت اسود کہتے ہیں: عبداللہ نے فرمایا: اگر اہل علم اپنے علم کی حفاظت کریں، اور اس (علم) کو ان ہی لوگوں میں پھیلائیں جو اس کے اہل ہیں، تو وہ اس کے باعث اہل زمانہ پر حکومت کریں۔لیکن انہوں نے وہ علم اہل دنیا میں لٹا ڈالا تا کہ اس

کے ذریعہ ان سے ان کی دنیا (کا مال و دولت اور فوائد) حاصل کریں۔ تو وہ اہل دنیا میں رسوا ہو (کر رہ) گئے۔ میں نے تمہارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (یہ) فرماتے سنا ہے: جس نے اپنی تمام فکروں میں سے ایک (دین کی فکر) کو اختیار کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کے معاملہ میں اس کے لئے کافی ہو جائیں گے۔ اور جس شخص کو (دنیاوی) فکروں اور دنیا کے حالات نے (الجھا کر) متفرق (خواہشات اور آرزوؤں میں مبتلا) کر ڈالا تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پروا نہ ہوگی کہ وہ (مصائب و گمراہی کی) کس وادی میں جا پڑے۔

(۳۵٤٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الإِیمَانَ إِذَا دَخَلَ الْقَلْبَ انْفَسَحَ لَهُ الْقَلْبُ وَانْشَرَحَ ، وَذَكَرَ هَذِهِ الآیَةَ ﴿فَمَنْ یُرِدِ اللَّهُ أَنْ یَهْدِیَهُ یَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ﴾ قَالُوا : یَا رَسُولَ اللهِ ، وَهَلْ لِذَلِكَ مِنْ آیَةٍ یُعْرَفُ بِهَا؟ قَالَ : نَعَمْ ، الإِنَابَةُ إِلَى دَارِ الْخُلُود ، وَالتَّجَافِی عَنْ دَارِ الْغُرُورِ ، وَالاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ الْمَوْتِ. (ابن المبارك ٣١٥)

(۳۵۴۵۵) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایمان دل میں داخل ہوتا ہے تو دل کھل جاتا ہے اور اس میں انشراح پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿فَمَنْ یُرِدِ اللَّهُ أَنْ یَهْدِیَهُ یَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ﴾ لوگوں نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس کی کوئی علامت ہے جس کے ذریعے اسے پہچانا جائے؟ آپ نے فرمایا اس کی علامت آخرت کی طرف رجوع، دھوکے کے گھر سے بیزاری اور موت کے آنے سے پہلے موت کی تیاری ہے۔''

(۳۵٤٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِسْوَرٍ ، قَالَ : تَلاَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ﴿فَمَنْ یُرِدِ اللَّهُ أَنْ یَهْدِیَهُ یَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ﴾ فَقَالُوا : یَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا هَذَا الشَّرْحُ ، قَالَ : نُورٌ یُقْذَفُ بِهِ فِی الْقَلْبِ فَیَنْفَسِحُ لَهُ الْقَلْبُ ، قَالَ : فقیل : فَهَلْ لِذَلِكَ مِنْ أَمَارَةٍ یُعْرَفُ بِهَا، قَالَ : نَعَمْ ، قِیلَ : وَمَا هِیَ ، قَالَ : الإِنَابَةُ إِلَى دَارِ الْخُلُود، وَالتَّجَافِی عَنْ دَارِ الْغُرُورِ، وَالاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ لِقَاءِ الْمَوْتِ. (ابن جریر ٢٧)

(۳۵۴۵۶) حضرت عبداللہ بن مسور فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ﴿فَمَنْ یُرِدِ اللَّهُ أَنْ یَهْدِیَهُ یَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ﴾ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ شرح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک نور ہے جب یہ دل میں آتا ہے تو دل کھل جاتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا اس کی کوئی علامت ہے جس کے ذریعے اسے پہچانا جائے؟ آپ نے فرمایا اس کی علامت آخرت کی طرف توجہ، دھوکے کے گھر سے بیزاری اور مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری ہے۔

(۳٥٤٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ وَیَعْلَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِی ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ لِی النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : انْظُرْ یَا أَبَا ذَرٍّ أَرْفَعَ رَجُلٍ تَرَاهُ فِی الْمَسْجِدِ ، قَالَ : فَنَظَرْت فَإِذَا بِرَجُلٍ عَلَیْهِ حُلَّةٌ ، فَقُلْتُ : هَذَا ، قَالَ : فَقَالَ : انْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٍ تَرَاهُ فِی الْمَسْجِدِ ، قَالَ : فَنَظَرْت فَإِذَا رَجُلٌ عَلَیْهِ أَخْلاَقٌ ، فَقُلْتُ : هَذَا،

فَقَالَ :هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الأَرْضِ مِنْ هَذَا. (احمد ۱۵۷)

(۳۵۴۵۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک مرتبہ فرمایا کہ دیکھ تمہیں مسجد میں سب سے زیادہ عالی شان شخص کون نظر آ رہا ہے؟ میں نے غور کیا تو مسجد میں ایک آدمی ایسا تھا جس کے بدن پر عمدہ لباس تھا۔ میں نے کہا یہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مسجد میں سب سے زیادہ کم تر شخص کون سا ہے؟ میں نے غور کیا تو دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کے جسم پر بوسیدہ لباس ہے میں نے عرض کیا کہ یہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر پہلے جیسوں سے ساری زمین بھی بھر جائے تو یہ دوسرا ان سب سے بہتر ہے۔

(٣٥٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ خَرَشَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (احمد ۱۵۷۔ ابن حبان ۶۸۱)

(۳۵۴۵۸) ایک اور راوی سے یونہی منقول ہے۔

(٣٥٤٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ فَرُّوخَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ :أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَزْهَدُ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ :مَنْ لَمْ يَنْسَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى، وَتَرَكَ أَفْضَلَ زِينَةِ الدُّنْيَا ، وَآثَرَ مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى ، وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا مِنْ أَيَّامِهِ ، وَعَدَّ نَفْسَهُ مِنَ الْمَوْتَى. (بیهقی ۱۰۵۱۵)

(۳۵۴۵۹) حضرت ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دنیا کے معاملہ میں لوگوں میں سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قبروں اور بوسیدہ ہونے کو نہ بھولے۔ اور دنیا کی زینت میں سے افضل کو چھوڑ دے، اور باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دے اور کل کے دن کو اپنے ایام (حیوۃ) میں سے شمار نہ کرے اور اپنے کو مردوں میں شمار کرے۔

(٣٥٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَرَّاحٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلٍ :اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ :حَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ ، وَشَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ. (ابو نعیم ۱۴۸۔ ابن المبارك ۲)

(۳۵۴۶۰) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: ''تم پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھو: اپنی زندگی کو موت سے پہلے، اور اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے، اپنی تونگری کو اپنے فقر سے پہلے، اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے اور اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے۔ (غنیمت جانو)

(٣٥٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أبان بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الأَحْمَسِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ ، قَالَ : قُلْنَا :إِنَّا لَنَسْتَحْيِي يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَيْسَ ذَاكَ ، وَلَكِنَّ مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ حَقَّ

الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ ، وَمَا حَوَى ، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ ، وَمَا وَعَى ، وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى ، وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. (ترمذی ۲۴۵۸۔ احمد ۳۸۷)

(۳۵۴۶۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: ''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کروجیسا کہ حیا کا حق ہے۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو حیا کرتے ہیں۔آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ''یہ حیانہیں بلکہ جوشخص اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرے جیسا کہ حیا کا حق ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ سراوراس میں موجوداعضاء کی حفاظت کرے، اوراس کو چاہیے کہ پیٹ اوراس میں موجوداعضاء کی حفاظت کرے، اوراس کو چاہیے کہ وہ موت اور بوسیدہ ہونے کو یاد کرے اور جوشخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے تو وہ دنیا کی زینت چھوڑ دیتا ہے۔پس جوشخص یہ کام کرلے تو پس تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے میں حق ادا کردیا۔

(٣٥٤٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ، يُقَالَ لَهَا الْعَضْبَاءُ لاَ تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لاَ يَرْتَفِعَ مِنْهَا شَيْءٌ إِلاَّ وَضَعَهُ ، يَعْنِي الدُّنْيَا.

(۳۵۴۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اونٹنی تھی جس کو عضباء کہا جاتا تھا۔ اس اونٹنی سے آگے نہیں گزرا جاسکتا تھا۔پس ایک اعرابی ایک جوان اونٹ پر بیٹھ کر آیا اوراس اونٹنی سے آگے نکل گیا۔تو یہ بات مسلمانوں کو بہت شاق گزری۔انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! عضباء پر سبقت کردی گئی ہے۔جناب نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: ''بیشک یہ بات اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ اس دنیا سے جو چیز بھی بلندی حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیچا (بھی) کریں۔

(٣٥٤٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ ، لَقَدْ رَأَيْت نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلأُ بِهِ بَطْنَهُ.

(مسلم ۳۵۔ احمد ۲۴)

(۳۵۴۶۳) حضرت سماک، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔کہتے ہیں کہ میں نے ان کو یہ کہتے سنا: کیاتم اپنی چاہت والے کھانے اور مشروبات میں نہیں ہو؟ جبکہ میں نے تمہارے نبی کریم ﷺ کواس حالت میں دیکھا ہے کہ ان کے پاس گھٹیا اور خشک کھجوریں بھی اتنی مقدار میں موجود نہیں تھیں کہ جس کے ذریعہ سے وہ اپنا پیٹ بھرلیتے۔

(٣٥٤٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ لِي إِزَارًا غَلِيظًا مِنَ الَّذِي يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الأَكْسِيَةِ الَّتِي تَدْعُونَهَا

الْمُلَبَّدَةَ فَأَقْسَمَتْ لِي :لَقُبِضَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا . (بخاری ۵۸۱۸۔ مسلم ۱۶۴۹)

۳۵۴۶۱) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے ایک موٹا ازار نکال کر دکھایا۔ یہ ازار ان کپڑوں سے بنا ہوا تھا جو یمن میں بنائے جاتے ہیں۔ اُن چادروں میں سے ایک چادر نکالی جس کو تم پیوند لگی چادر کہتے ہو۔ پھر مجھے قسم کھا کر کہا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک انہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی۔

٣٥٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَالِمٍ ، أَوْ فَهْمٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِهَدِيَّةٍ ، فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَجْعَلُهَا فِيهِ ، فَقَالَ : ضَعْهُ بِالْحَضِيضِ ، فَإِنَّمَا هُوَ عَبْدٌ يَأْكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ ، وَيَشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْعَبْدُ ، وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى مِنْهَا كَافِرًا شَرْبَةَ مَاءٍ . (ابن ابی الدنیا ۳۶۵)

۳۵۴۶) قبیلہ بنو سالم ...... یا فہم ...... کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہدیہ لایا گیا۔ پس آپ نے (اردگرد) دیکھا تو آپ کو کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس میں آپ اس کو رکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کو زمین پر (ہی) رکھ دو۔ سو یہ بھی ایک بندہ ہے جو اور بندوں کی طرح کھاتا ہے۔ اور اسی طرح پیتا ہے جس طرح اور بندے پیتے ہیں۔ اور اگر دنیا کا وزن اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر کے بقدر بھی ہوتا تو کوئی کافر دنیا سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پی سکتا۔

٣٥٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ :أَيْ رَسُولَ اللهِ ، أَوْصِنِي ، قَالَ :اعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّك تَرَاهُ وَاعْدُدْ نَفْسَك مِنَ الْمَوْتَى ، وَاذْكُرَ اللَّهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ ، وَإِذَا عَمِلْت السَّيِّئَةَ فَاعْمَلْ بِجَنْبِهَا حَسَنَةً :السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلاَنِيَةُ بِالْعَلاَنِيَةِ . (ھناد ۱۰۹۲)

۳۵۴۶) حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی وصیت فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ کی عبادت یوں کرو کہ گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور تم اپنے نفس کو مردوں میں شمار کرو۔ اور اللہ کا ذکر ہر درخت اور پتھر کے پاس کرو، اور جب تم کوئی گناہ کر بیٹھو تو اس کے پیچھے ہی کوئی نیکی کر لو۔ پوشیدہ کے بدلہ پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلہ اعلانیہ۔

٣٥٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ ، يَعْنِي الْمَوْتَ .

۳۵۴۶) حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''تم لذتوں کو توڑنے والی چیز ...... یعنی موت ...... کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

٣٥٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ ، يَعْنِي

الْمَوْتَ. (احمد ۲۹۳۔ حاکم ۳۲۱)

(۳۵۴۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لذتوں کو توڑ۔
والی چیز...... یعنی موت...... کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

(۳۵٤٦۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : ذُكِرَ رَ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُحْسِنَ عَلَيْهِ الثَّنَاءُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ ذِكْ
لِلْمَوْتِ فَلَمْ يُذْكَرْ ذَلِكَ منه ، فَقَالَ : مَا هُوَ كَمَا تَذْكُرُونَ. (ابو نعیم ۲۹۹)

(۳۵۴۶۹) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہوا اور اس کی ا
تعریف کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اس کا موت کو یاد کرنے کا رویہ کیسا ہے؟'' تو یہ بات ان کے حوالہ سے ذکر نہیں کی گئی۔ا
پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص ایسا نہیں ہے جیسا تم نے ذکر کیا ہے۔

(۳۵٤۷۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَفَى بِالْمَوْتِ مُزَهِّدًا فِي الدُّنْيَا وَمُرَغِّبًا فِي الآخِرَةِ.

(۳۵۴۷۰) حضرت ربیع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے بے رغبتی دلانے
آخرت کا شوق دلانے کے لیے موت ہی کافی ہے۔

(۳۵٤۷۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَوْ شَاءَ
لَجَعَلَكُمْ أَغْنِيَاءَ كُلَّكُمْ ، لاَ فقير فيكم ، ولَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ فُقَرَاءَ كُلَّكُمْ لاَ غَنِيَّ فِيكُمْ وَلَكِنِ ا
بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ. (بیہقی ۱۰۰۷۲)

(۳۵۴۷۱) حضرت حسن، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو
سب لوگوں کو غنی بنا دیتا کہ تم میں کوئی فقیر نہ ہوتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب لوگوں کو فقیر بنا دیتا کہ تم میں کوئی غنی نہ ہوتا۔ لیکن ا
تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائش میں ڈال دیا ہے۔

(۳۵٤۷۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ ا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْقَبْرِ جَثَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْرِ ، قَ
فَاسْتَدَرْتُ فَاسْتَقْبَلْتُهُ ، قَالَ : فَبَكَى حَتَّى بَلَّ الثَّرَى ، ثُمَّ قَالَ : إِخْوَانِي ، لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ فَأَعِدُّو
(ابن ماجہ ۴۱۹۵۔ احمد ۲۴

(۳۵۴۷۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھے۔ پس ج
آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر دوزانو بیٹھ گئے۔...... راوی کہتے ہیں...... میں بھی مڑ گیا اور میں نے آپ

طرف رخ کرلیا۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ رونے لگے یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بھائیو! اس کے مثل عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔ پس تم تیاری کرو۔

۳۵۴۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبْعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلاَّ قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ ، وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبْعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلاَّ قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَإِنَّ الرُّوحَ الأَمِينَ نَفَثَ فِي رُوْعِي ، أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ ، وَلاَ يَحْمِلُكُمَ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ عَلَى أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعَاصِي اللهِ فَإِنَّهُ لاَ يُنَالُ مَا عِنْدَ الله إِلاَّ بِطَاعَتِهِ. (ابن ماجه ۲۱۴۴)

(۳۵۴۷۲) حضرت عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''اے لوگو! کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہیں جنت سے قریب کرے اور جہنم سے تمہیں دور کرے مگر یہ کہ میں نے تمہیں اُس چیز کا حکم دے دیا ہے۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہیں جہنم سے قریب کرے اور جنت سے دور کرے مگر یہ کہ میں نے تمہیں اُس چیز سے منع کر دیا ہے۔ اور روح الامین نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی جان ایسی نہیں ہے جو اپنا رزق پورا کرنے سے پہلے موت کا شکار ہو جائے۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور طلب رزق میں اچھا طریقہ اختیار کرو۔ اور رزق کا سست رو ہو کر آنا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کو اللہ کی نافرمانیوں سے تلاش کرو۔ کیونکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کو اللہ کی اطاعت کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۳۵۴۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ أَصْحَابَ الأُخْدُودِ تَعَوَّذَ بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلاَءِ.

(۳۵۴۷۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اصحاب الاخدود کا ذکر ہوتا تو جناب نبی کریم ﷺ سخت ابتلاء سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

۳۵۴۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي نُعْمَانُ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَتْ لأَبِيهَا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا عَلَيْكَ لَوْ لَبِسْتَ أَلْيَنَ مِنْ ثَوْبِكَ هَذَا وَأَكَلْتَ أَطْيَبَ مِنْ طَعَامِكَ هَذَا ، قَدْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ الأَرْضَ ، وَأَوْسَعَ عَلَيْكَ الرِّزْقَ ؟ قَالَ : سَأُخَاصِمُكِ إِلَى نَفْسِكِ ، أَمَا تَعْلَمِينَ مَا كَانَ يَلْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شِدَّةِ الْعَيْشِ ، وَجَعَلَ يُذَكِّرُهَا شَيْئًا مِمَّا كَانَ يَلْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَبْكَاهَا ، قَالَ : قَدْ قُلْتُ لَكِ إِنَّهُ كَانَ لِي صَاحِبَانِ سَلَكَا طَرِيقًا فَإِنِّي إِنْ سَلَكْتُ غَيْرَ طَرِيقِهِمَا سُلِكَ بِي غَيْرَ طَرِيقِهِمَا ، فَإِنِّي وَاللهِ

لَأُشَارِكَنَّهُمَ فِي مِثْلِ عَيْشِهِمَا الشَّدِيدِ ، لَعَلِّي أُدْرِكُ مَعَهُمَا عَيْشَهُمَا الرَّخِيَّ ، يَعْنِي بِصَاحِبَيْهِ النَّبِيَّ صَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رضی اللَّهُ عَنْهُ. (عبد بن حمید ۳۵۔ ابن المبارک ۵۷۴)

(۳۵۴۷۵) حضرت مصعب بن سعد، حضرت حفصہ بنت عمر کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ نے اپنے والد سے کہا اے امیر المومنین! اگر آپ اپنے ان کپڑوں سے نرم کپڑے پہنیں اور اپنے اس کھانے سے اچھا کھانا کھا تو آپ کے لیے کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر زمین کی فتوحات کو کھول دیا ہے اور آپ پر رزق کو وسعت د ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ جھگڑے میں تمہیں ہی فیصل بناتا ہوں۔ کیا تم اس بات کو نہیں جانتی کہ جنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی کی کتنی سختی کا سامنا کرنا پڑا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیش آنے والے واقعات یاد دلانے شروع کیے۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت حفصہ کو رلا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحق میں نے تمہیں کہا تھا کہ میرے جو دو ساتھی تھے وہ ایک راستہ چل گئے ہیں پس اگر میں ان کے راستے کے علاوہ راستہ پر چلوں میری وجہ سے ان کے راستہ کے علاوہ راستہ چلا جائے گا۔ پس میں...... خدا کی قسم...... البتہ ضرور بالضرور ان کی سخت زندگی کی طر ان کے ساتھ شریک ہوں گا۔ شاید کہ میں ان کے ساتھ ان کی آسودہ زندگی میں بھی پایا جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اپنے دو ساتھیو سے مراد، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔

(٣٥٤٧٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ يَز الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ هَدِيَّةَ الصَّدَفِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : سَمِعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَكْثَرُ مُنَافِقِي أُمَّتِي قُرَّاؤُهَا. (احمد ۱۷۵۔ ابن المبارک ۴۵۱)

(۳۵۴۷۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا: میری امت کے منافقین میں اکثر امت کے قراء ہوں گے۔

(٣٥٤٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَفَعَهُ : ﴿أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ يُذَكِّرُ اللَّهُ لِرُؤْيَتِهِمْ. (طبرانی ۱۲۳۲۵۔ ابن المبارک ۲۱۷)

(۳۵۴۷۷) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ کی تفسیر میں یہ با مرفوعاً روایت ہے کہ ان کو دیکھ کر خدا کی یاد آتی ہو۔

(٣٥٤٧٨) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الأَعْمَالِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللهِ طَالِبًا. (ابن ماجه ۴۲۴۳۔ احمد ۷۰)

(۳۵۴۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا!

چھوٹے چھوٹے اعمال...... گناہوں سے بھی اپنے آپ کو بچاؤ۔ کیونکہ ان کے لیے بھی اللہ کی طرف سے طلب کرنے والا ہوتا ہے۔

(٣٥٤٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ زَادَ جَرِيرٌ :عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوْثَقُ عُرَى الإِيمَانِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ.

(۳۵۴۷۹) حضرت براء بن عازب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایمان کے کڑوں میں سے مضبوط ترین کڑا اللہ کے لیے محبت ہے اور اللہ کے لیے بغض ہے۔

(٣٥٤٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عن حميد ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ :قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ لَك مِنْ مَالِكِ إِلاَّ مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ. (مسلم ۲۲۷۳۔ ترمذی ۲۳۴۲)

(۳۵۴۸۰) حضرت مورق عجلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ کی تلاوت کی۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے تمہارے مال میں سے صرف وہی کچھ مال ہے جو تم نے کھالیا اور ختم کر دیا۔ یا تم نے پہن لیا اور پرانا کر دیا یا تم نے صدقہ کر دیا اور (آگے) چھوڑ دیا۔

(٣٥٤٨١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَشَدُّ الأَعْمَالِ ثَلاَثَةٌ :ذِكْرُ اللهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ ، وَالإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ ، وَالْمُوَاسَاةُ فِي الْمَالِ.

(ابن المبارك ٧٤٤)

(۳۵۴۸۱) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال میں سے شدید اعمال تین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں ذکر کرنا۔ اور اپنے نفس سے انصاف کرنا اور مال میں مؤاسات کرنا۔

(٣٥٤٨٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبَلُ عَمَلَ عَبْدٍ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ. (هناد ١١٢٤)

(۳۵۴۸۲) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کسی بندے کا عمل قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ اس سے راضی ہو جائیں۔

(٣٥٤٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ : ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ قَالَ :بُدِءَ بِي فِي الْخَيْرِ ، وَكُنْت آخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ.

(۳۵۴۸۳) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ جب ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ کی تلاوت کرتے تو فرماتے تھے: میرے ذریعہ سے خیر کا آغاز کیا گیا اور بعثت میں میں ان میں سے آخری ہوں۔

(٣٥٤٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اكْلَفُوا

مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِى مَا مِقْدَارُ أَجَلِهِ.

(۳۵۴۸۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اعمال میں اتنی مشقت برداشت کرو جتنی طاقت تم میں ہو، اس لیے کہ تم میں سے کوئی یہ بات نہیں جانتا کہ اس کی اجل کا وقت کیا ہے۔

(٣٥٤٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : بَلَغَنِى ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا أَخْلَصَ عَبْدٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا إِلاَّ ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ.

(۳۵۴۸۵) حضرت مکحول سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو چالیس صبح خالص کردے مگر یہ کہ حکمت کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔

(٣٥٤٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿ثم لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ قَالُوا : أَىْ رَسُولَ اللهِ عَنْ أَىِّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ ، إِنَّمَا هُمَا الأَسْوَدَانِ : الْمَاءُ وَالتَّمْرُ ، وَسُيُوفُنَا عَلَى رِقَابِنَا وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ ، فَعَنْ أَىِّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ ، قَالَ : إِنَّ ذَلِكَ سَيَكُونُ.

(احمد ۴۲۹۔ هناد ٧٦٨)

(۳۵۴۸۶) حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب جناب نبی کریم ﷺ پر یہ سورۃ ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ - تا - ثم لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا؟ یہ صرف دو ہی ...... نعمتیں ...... ہیں۔ پانی اور کھجور۔ جبکہ ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہیں اور دشمن حاضر ہے۔ تو پھر کون سی نعمتوں کے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا؟ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حالات عنقریب آ جائیں گے۔

(٣٥٤٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِىِّ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَشِىِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَحْسَنَ الْعَبْدُ فَأَلْزَقَ اللَّهُ بِهِ الْبَلاَءَ فَإِنَّ اللَّهَ يُرِيدُ أَنْ يُصَافِيَهُ. (بيهقى ٩٧٩٠۔ هناد ۴۰۱)

(۳۵۴۸۷) حضرت مسلم قرشی، حضرت سعید بن میتب کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اچھا بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ آزمائشوں کو لگا دیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ وہ اس کو خوب صاف کر دیں۔

(٣٥٤٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الإِفْرِيقِىِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَلْفَقْرُ أَزْيَنُ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ عِذَارٍ حَسَنٍ عَلَى خَدِّ الْفَرَسِ. (ابن المبارك ٥٦٨)

(۳۵۴۸۸) حضرت سعد بن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: البتہ فقر مومن کو اس سے بڑھ کر زینت دیتا ہے جتنا کہ گھوڑے کی رخسار پر خوبصورت لگام۔

(۳۵٤۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْخُذُهُ الْعِبَادَةُ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ كَأَنَّهُ الشَّنُّ الْبَالِي ، وَكَانَ أَصْبَحَ النَّاسِ ، فَقِيلَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ، قَالَ :أَفَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا. (بخاری ۴۸۳۷۔ مسلم ۲۱۷۲)

(۳۵۴۸۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کو (اللہ کی) عبادت اس طرح سے مصروف کرتی کہ جب آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو گویا آپ ﷺ بہت پرانے مشکیزہ کی طرح ہوتے، آپ ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ چنانچہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کردیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیا میں شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں۔

(۳۵٤۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا يُدْخِلُ اللَّهُ الْجَنَّةَ مَنْ يَرْجُوهَا ، وَإِنَّمَا يُجَنِّبُ النَّارَ مَنْ يَخْشَاهَا ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ يَرْحَمُ.

(احمد ۱۵۹)

(۳۵۴۹۰) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت میں صرف اس کو داخل کریں گے جو جنت کی امید رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ جہنم سے صرف اس کو بچائیں گے جو اس سے خوف کھاتا ہو اور اللہ تعالیٰ صرف اسی پر رحم کریں گے جو رحم کرتا ہو۔

(۳۵٤۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :وَرُبَّمَا قَالَ :قَالَ أَصْحَابُنَا ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :أَوْصَانِي خَلِيلِي بِسَبْعٍ :حُبِّ الْمَسَاكِينِ ، وَأَنْ أَدْنُوَ مِنْهُمْ ، وَأَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنِّي ، وَلاَ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ فَوْقِي ، وَأَنْ أَصِلَ رَحِمِي وَإِنْ جَفَانِي ، وَأَنْ أُكْثِرَ مِنْ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، وَأَنْ أَتَكَلَّمَ بِمُرِّ الْحَقِّ وأن لاَ تَأْخُذُنِي فِي اللهِ لَوْمَةُ لاَئِمٍ ، وَأَن لاَ أَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا. (مسلم ۱۶۰۹۔ ابن ماجہ ۳۱۸۰)

(۳۵۴۹۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے دوست نے مجھے سات باتوں کی وصیت کی۔ مساکین سے محبت کرنے اور مجھے ان کے قریب ہونے کی وصیت کی۔ اور یہ بات کہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھوں اور اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھوں اور یہ کہ میں رشتہ داروں سے صلہ رحمی کروں اگر چہ وہ میرے ساتھ جفا کریں اور یہ کہ میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھوں اور یہ کہ میں کڑوا سچ بھی کہہ دوں اور یہ کہ اللہ کے معاملہ میں مجھے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ ہو اور یہ کہ میں لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں۔

(۳۵٤۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ أَكْلَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ لَمْ يُنْخَلْ بِلَحْمٍ ، وَشَرِبُوا مِنْ جَدْوَلٍ ، وَقَالَ : هَذِهِ أَكْلَةٌ مِنَ النَّعِيمِ ، تُسْأَلُونَ عنها يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۴۹۲) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے ان چھنے جو کی روٹی گوشت کے ساتھ کھائی اور نہر کا پانی پیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا بھی نعمتوں میں سے ہے۔ قیامت کے دن تم سے اس کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

(٣٥٤٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَزَلَ مَنْزِلاً جرزا مُجْدِبًا ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَنَزَلُوا ، قَالَ : ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْمَعُوا ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالصَّغِيرِ إِلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ إِلَى الْكَبِيرِ وَالشَّيْءِ إِلَى الشَّيْءِ حَتَّى جَمَعُوا سَوَادًا عَظِيمًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذِهِ مِثْلُ أَعْمَالِكُمْ يَا بَنِي آدَمَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

(۳۵۴۹۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے ایک سفر میں تھے۔ پس آپ ﷺ نے پڑاؤ ڈالا ایک ایسی جگہ پر جو قحط زدہ اور بے آب وگیاہ تھی۔ اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اترنے کا حکم دیا۔ پس وہ بھی اتر گئے۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے ان کو جمع ہونے کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں پس آدمی نے چھوٹے کو چھوٹے کی طرف اور بڑے کو بڑے کی طرف اور ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف لانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ایک بہت بڑا جم غفیر جمع ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی آدم! یہ شر اور خیر میں تمہارے اعمال کی مثال ہے۔

(٣٥٤٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ : يُحْبَسُونَ حَتَّى يَبْلُغَ الرَّشْحُ آذَانَهُمْ.

(بخاری ۳۱۔ مسلم ۲۱۹۶)

(۳۵۴۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اُس دن کا ذکر فرمایا جب سب لوگ رب العالمین کے پاس کھڑے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان سے حساب لیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے کانوں تک پسینہ پہنچ جائے گا۔

(٣٥٤٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ أَبِي : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ عِنْدَ لِسَانِ كُلِّ قَائِلٍ ، فَلْيَنْظُرْ عَبْدٌ مَاذَا يَقُولُ. (ابو نعیم ۱۶۰)

(۳۵۴۹۵) حضرت عمر بن ذر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ہر بولنے والے کی زبان کے پاس اللہ تعالیٰ ہے۔ پس بندہ کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا کہتا ہے۔

(٣٥٤٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُطْعِمُ مُؤْمِنًا جَائِعًا إِلاَّ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ ، وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَسْقِي مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَأٍ إِلاَّ سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ، وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَكْسُو مُؤْمِنًا عَارِيًا إِلاَّ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ. (ترمذی ۲۴۴۹۔ احمد ۱۳)

(۳۵۴۹۶) حضرت سعد طائی سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی بندۂ مومن کسی مومن کو کھانا نہیں کھلاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا اور کوئی بھی بندہ مومن کسی مومن کو پیاس کی وجہ سے پانی نہیں پلاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو خالص شراب پلائیں گے اور کوئی بھی مومن کسی مومن کو جو ننگا ہو کپڑا نہیں پہناتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائیں گے۔

(٣٥٤٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، قَالَ : مَا رُئِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا ، أَوْ مُتَبَسِّمًا مُنْذُ نَزَلَتْ : ﴿أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ﴾. (وکیع ۳۶)

(۳۵۴۹۷) حضرت ابوالخلیل صالح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب سے یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) ''تو کیا تم اسی بات پر حیرت کرتے ہو اور (اس کا مذاق بنا کر) ہنستے ہو'' اس کے بعد جناب نبی کریم ﷺ کو ہنستے ہوئے یا مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(٣٥٤٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ : الْفَرَاغُ وَالصِّحَّةُ. (بخاری ۶۴۱۲۔ ترمذی ۲۳۰۴)

(۳۵۴۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں مبتلا ہیں: صحت اور فراغت۔

(٣٥٤٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ.

(۳۵۴۹۹) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے علم نافع کا سوال کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس علم سے پناہ مانگو جو نفع نہ دے۔

(٣٥٥٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ آمُرُكُمْ أَنْ تَكُونُوا قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا.

(۳۵۵۰۰) حضرت ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں یہ حکم نہیں دیتا کہ تم علم دوست عالم (محض) اور تارک دنیا درویش بن جاؤ۔

(٣٥٥٠١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ

اللَّهَ لاَ يَقْبَلُ عَمَلَ عَبْدٍ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ.

(۳۵۵۰۱) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالی بندہ کا عمل قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ اس سے راضی ہو جائیں۔

(٣٥٥٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعِلْمُ عِلْمَانِ :عِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَتِلْكَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ.

(۳۵۵۰۲) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم، دو طرح کے علم ہیں: ایک علم دل میں ہوتا ہے، یہی علم نافع ہے۔ اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے، سو یہ خدا کی اپنے بندوں پر حجت ہے۔

(٣٥٥٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ الطَّحَّانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ رَفَعَهُ ، قَالَ :يَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِمُصَدِّقٍ بِدَارِ الْخُلُودِ وَهُوَ يَسْعَى لِدَارِ الْغُرُورِ ، يَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُخْتَالِ الْفَخُورِ وَإِنَّمَا خُلِقَ مِنْ نُطْفَةٍ ، ثُمَّ يَعُودُ جِيفَةً وَهُوَ بَيْنَ ذَلِكَ لاَ يَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ.

(۳۵۵۰۳) حضرت ابو جعفر مدائنی سے روایت ہے وہ اس کو مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہائے تعجب! پورا تعجب ہے اس آدمی پر جو دار الخلود ...... جنت ...... کی تصدیق کرتا ہے لیکن محنت وہ دار الغرور ...... دنیا ...... کے لیے کرتا ہے۔ ہائے تعجب! پورا تعجب ہے اس شخص پر جو فخر و تکبر کرتا ہے جبکہ وہ محض نطفہ کی پیداوار ہے پھر وہ مردار ہو جائے گا۔ اور اس دوران بھی وہ نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

(٣٥٥٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ فَاجْتَنَحَ بِهِ ، فَقَالَ :لَبَّيْكَ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَةِ.

(۳۵۵۰۴) حضرت عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حج کیا سواری پر تو آپ ﷺ نے اس پر دونوں ہاتھوں پر اوندھا ہو کر تکیہ کی طرح سہارا کیا اور ارشاد فرمایا: میں حاضر ہوں یقیناً زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

(٣٥٥٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْمُؤْمِنُ خُلُقٌ حَسَنٌ ، وَشَرُّ مَا أُعْطِيَ الرَّجُلُ قَلْبُ سُوءٍ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ.

(۳۵۵۰۵) قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کو عطا ہونے والی چیزوں میں سے بہترین چیز اچھا اخلاق ہے۔ اور آدمی کو ملنے والی چیزوں میں سے بدترین چیز خوبصورت شکل میں برا دل ہے۔

(٣٥٥٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ إِلَى الْيَمَنِ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، وَقَالَ :أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ إِلَيْكُمْ ، أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ لاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيمُوا الصَّلاَةَ وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، وَإِنَّمَا هُوَ اللَّهُ وَحْدَهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ ، إِقَامَةٌ فَلاَ ظَعْنَ ، وَخُلُودٌ فَلاَ مَوْتَ.

(ابن المبارك ١٥٢٦۔ حاكم ٨٣)

(۳۵۵۰۶) حضرت شعبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ یمن کی طرف تشریف لائے انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا پس اللہ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی اور آپ نے فرمایا: میں تمہاری طرف اللہ کے رسول ﷺ کا قاصد ہوں یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ کرو اور تم نماز کو قائم کرو اور تم زکوٰۃ کو ادا کرو۔ اس لیے کہ وہ اللہ اکیلا ہی ہے اور جنت وجہنم ٹھہرنے کی جگہ ہیں پس (وہاں سے) کوچ نہیں کرنا اور ہمیشہ کی جگہ ہے۔ پس (وہاں) موت نہیں ہے۔

(۳۵۵۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الإِسْلاَمَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ ، قِيلَ : وَمَنَ الْغُرَبَاءُ ، قَالَ : النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ. (ترمذی ۲۶۲۹۔ احمد ۳۹۸)

(۳۵۵۰۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اسلام نے غربت کی حالت میں ظہور وآغاز کیا تھا اور عنقریب یہ اپنے ظہور وآغاز کی حالت کی طرف عود کرے گا۔ پس غرباء کو خوشخبری ہو۔ عرض کیا گیا غرباء کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مختلف قبائل سے نکالے ہوئے لوگ۔

(۳۵۵۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا كَانَ ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.

(مسلم ۱۳۰۔ ابن ماجہ ۳۹۸۶)

(۳۵۵۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دین کا آغاز غربت کی حالت میں ہوا ہے اور عنقریب یہ پہلی حالت میں عود کر جائے گا۔ پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے۔

(۳۵۵۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، أَوِ ابْنَ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : طُوبَى لِلْغُرَبَاءِ ، قِيلَ : وَمَنَ الْغُرَبَاءُ ، قَالَ : قَوْمٌ يُصْلِحُونَ حِينَ يُفْسِدُ النَّاسَ.

(۳۵۵۰۹) حضرت ابراہیم بن مغیرہ...... یا ابن ابی مغیرہ...... سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خوشخبری ہو غرباء کے لیے'' پوچھا گیا غرباء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے فساد کے وقت اصلاح کرتے ہیں۔

(۳۵۵۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الإِسْلاَمَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.

(۳۵۵۱۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اسلام کا آغاز غربت کی حالت میں ہوا تھا اور یہ عنقریب اپنے آغاز والی حالت کی طرف عود کرے گا۔ پس غرباء کے لیے خوش خبری ہے۔

(۳۵۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيُقَالُ لَهُ :هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری ۶۵۱۵۔ مسلم ۲۱۹۹)

(۳۵۵۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اس پر اس کا ٹھکانہ صبح و شام پیش کیا جاتا ہے۔ اگر یہ شخص اہل جنت میں سے ہے تو جنت سے ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اگر وہ اہل جہنم میں سے ہے تو جہنم سے ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اس کو کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن تجھے اللہ تعالیٰ اٹھائے۔

(۳۵۵۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ :مَا فَعَلَتِ الذَّهَبُ ، فَقُلْتُ :عِنْدِي يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : ائْتِنِي بِهَا ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا ، وَهِيَ مَا بَيْنَ الْخَمْسَةِ إِلَى التِّسْعَةِ فَجَعَلَهَا فِي كَفِّهِ ، فَقَالَ بِهَا ، ثُمَّ قَالَ :مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ بِهَا أَنْ لَوْ لَقِيَ اللَّهَ وَهَذِهِ عِنْدَهُ ، أَنْفِقِيهَا يَا عَائِشَةُ. (احمد ۸۶۔ ابن حبان ۷۱۵)

(۳۵۵۱۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، یہ ارشاد فرمایا: ''سونے کا کیا ہوا؟'' میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ میرے پاس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کو میرے پاس لے آؤ۔ پس میں اس کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ پانچ سے نو کے درمیان تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی ہتھیلی میں رکھا اور اس کو پلٹا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ سونا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا اور وہ اللہ سے جاملتا تو ان کے بارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کیا ہوتا؟ اے عائشہ! تم ان کو خرچ کردو۔

(۳۵۵۱۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ :دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاهِمُ الْوَجْهِ ، فَظَنَنْتُ أَنَّ ذَاكَ مِنْ تَغَيُّرٍ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَاكَ سَاهِمَ الْوَجْهِ ، أَمِنْ عِلَّةٍ ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنِ السَّبْعَةُ الدَّنَانِيرُ الَّتِي أُتِينَا بِهَا أَمْسِ نَسِيتُهَا فِي خُصْمِ الْفِرَاشِ فَبِتُّ وَلَمْ أَقْسِمْهَا. (احمد ۲۹۳۔ ابن حبان ۵۱۶۰)

(۳۵۵۱۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر تھا۔ میں نے خیال کیا کہ یہ (شاید) کسی تبدیلی کی وجہ سے ہے تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر چہرہ دیکھ رہی ہوں۔ کیا یہ کسی بیماری کی وجہ سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔ لیکن اس کی وجہ وہ سات دنانیر ہیں جو کل ہمارے پاس لائے گئے تھے۔ میں ان کو بستر کے کنارے میں (رکھ کر) بھول گیا تھا۔ پس میں نے

ان کو تقسیم کیے بغیر رات گزار دی ہے۔

(۳۵۵۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلاَةِ الْعَصْرِ سَرِيعًا ، فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَعَرَفَ الَّذِي فِي وُجُوهِهِمْ ، فَقَالَ : ذَكَرْتُ تِبْرًا فِي الْبَيْتِ عِنْدَنَا فَخِفْتُ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقَسْمِهِ. (بخاری ۸۵۱۔ احمد ۸)

(۳۵۵۱۴) حضرت عقبہ بن حارث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) عصر کی نماز سے جلدی فارغ ہو کر مڑے تو لوگ آپ کی جلدی کی وجہ سے بہت متعجب ہوئے پھر آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ان کے چہروں میں تعجب محسوس کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اپنے ہاں گھر میں رکھا ہوا ٹکڑا (سونے وغیرہ کا) یاد آ گیا تھا۔ تو مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ وہ رات ہمارے ہاں نہ رہ جائے۔ چنانچہ میں نے اس کو بانٹنے کا حکم دے دیا۔

(۳۵۵۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ فَوَجَدَ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا ، فَلَمْ يَدْخُلْ ، قَالَ : وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ إِلاَّ بَدَأَ بِهَا ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَرَآهَا مُهْتَمَّةً ، فَقَالَ : مَا لَكِ ، قَالَتْ : جَاءَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ ، فَأَتَاهُ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا أَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا ، فَقَالَ : وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا ، أَوْ مَا أَنَا وَالرَّقْمُ ، قَالَ : فَذَهَبَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : قُلْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تَأْمُرُنِي ؟ قَالَ : قل لَهَا : فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلاَنٍ. (بخاری ۲۶۱۳۔ ابوداؤد ۴۱۴۷)

(۳۵۵۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ان کے دروازہ پر پردہ ڈلا ہوا دیکھا۔ تو آپ ﷺ اندر تشریف نہیں لائے۔ راوی کہتے ہیں آپ ﷺ تشریف لاتے تو بہت کم ایسا ہوا ہے کہ آپ ﷺ حضرت فاطمہ کے ہاں پہلے نہ آتے۔ چنانچہ حضرت علی (جب گھر) تشریف لائے تو انہوں نے حضرت فاطمہ کو فکر مند اور مغموم دیکھا تو پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ میری طرف تشریف لائے لیکن میرے پاس اندر تشریف نہیں لائے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! حضرت فاطمہ پر آپ ﷺ کا یہ عمل بہت بھاری گزرا ہے کہ آپ ان کی طرف تشریف لائے اور آپ ان کے پاس اندر داخل نہیں ہوئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور دنیا کیسے؟'' یا فرمایا ''میں اور نقش و نگار کیسے؟'' راوی کہتے ہیں پس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے اور انہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی بات بتا دی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہو اس کو

چاہیے کہ وہ اس کو بنوفلاں کے پاس بھیج دے۔

(۳۵۵۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ فَرَأَى سِتْرًا مَنْشُورًا فَرَجَعَ ، قَالَ :فَأَتَاهُ عَلِيٌّ ، فَقَالَ :أَلَمْ أُخْبِرْك أَنَّك أَتَيْتَ ابْنَتَكَ فَلَمْ تَدْخُلْ ، قَالَ :فَقَالَ :أَفَلَمْ أَرَهَا سَتَرَتْ بَيْتَهَا بِنَفَقَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقِيلَ لِلْحَسَنِ :وَمَا كَانَ ذَلِكَ السِّتْرُ ، قَالَ :قِرَامٌ أَعْرَابِيٌّ ، ثَمَنُهُ أَرْبَعَةُ الدَّرَاهِمَ ، كَانَتْ تَنْشُرُهُ فِي مُؤَخَّرِ الْبَيْتِ.

(۳۵۵۱۶) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ، اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف تشریف لائے تو آپ نے پھیلا ہوا ایک پردہ دیکھا۔ پس آپ ﷺ واپس ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ مجھے یہ کیا خبر ملی ہے کہ آپ اپنی بیٹی کے ہاں تشریف لائے لیکن اندر نہیں آئے؟ راوی کہتے ہیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں نے ان کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے راہِ خدا کے خرچہ سے اپنے گھر پر پردہ لٹکایا ہوا تھا؟'' حضرت حسن سے پوچھا گیا یہ پردہ کون سا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دیہاتی پردہ تھا جس کی قیمت چار دراہم کی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس کو گھر کے پچھلے حصہ میں پھیلا دیتی تھیں۔

(۳۵۵۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ ثَمَنُ مُرُوطِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةً وَنَحْوَ ذَلِكَ.

(۳۵۵۱۷) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے پردوں کی قیمت چھ (درہم) یا اس کے قریب تھی۔

(۳۵۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي وَخَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ.

(۳۵۵۱۸) حضرت سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر جائے اور بہترین ذکر، ذکر خفی ہے۔

(۳۵۵۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ قَعْقَاعٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بن عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا.

(مسلم ۷۳۰۔ بخاری ۶۴۶۰)

(۳۵۵۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو آل محمد ﷺ کے رزق کو قوت...... بقدرِ ضرورت...... بنا دے۔

(۳۵۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شمر ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ سَعْدِ الأَخْرَمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ،

قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ لِتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا ، قَالَ عَبْدُ اللهِ :بِرَاذَانَ مَا بِرَاذَانُ وَبِالْمَدِينَةِ مَا بِالْمَدِينَةِ ؟. (ترمذی ۲۳۲۸۔ احمد ۳۷۷)

(۳۵۵۲۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: ''زمینیں نہ بناؤ، کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں راذان، کیا ہے راذان ،اور مدینہ، کیا ہے مدینہ۔

(۳۵۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ ، أَنَّ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلاَ فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ. (ترمذی ۲۳۷۶۔ احمد ۴۵۶)

(۳۵۵۲۱) حضرت کعب بن مالک کے بیٹے، اپنے والد کے واسطہ سے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں میں چھوڑ آگیا وہ بکریوں میں اس قدر فساد نہیں کرتے جس قدر آدمی کا مال وجاہ پر حریص ہونا اس کے دین کوخراب کرتا ہے۔

(۳۵۵۲۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ :إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ مِنْ نَبَاتِ الأَرْضِ، أَوْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ:يَا رَسُولَ اللهِ ، وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِ ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ وَغَشِيَهُ بُهْرٌ وَعَرَقٌ ، ثُمَّ قَالَ :أَيْنَ السَّائِلُ وَلَمْ يُرِدْ إِلاَّ خَيْرًا ، فَقَالَ :إِنَّ الْخَيْرَ لاَ يَأْتِي إِلاَّ بِالْخَيْرِ ، وَلَكِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا ، أَوْ يُلِمُّ إِلاَّ آكِلَةَ الْخَضِرِ، تَأْكُلُ حَتَّى إِذَا امْتَلأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ، ثُمَّ بَالَتْ، ثُمَّ أَفَاضَتْ فَاجْتَرَّتْ، مَنْ أَخَذَ مَالاً بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَ مَالاً بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ، وَلاَ يَشْبَعُ. (بخاری ۱۴۶۵۔ مسلم ۷۲۷)

(۳۵۵۲۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا...... جبکہ آپ منبر پر تھے...... ''مجھے تم پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ یہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ زمین کے نباتات میں یا زندگی کی رنگینی میں نکالیں گے۔ اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا خیر بھی شر لاتا ہے؟ پس آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔ یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اور آپ ﷺ پر پسینہ اور کپکپی ظاہر ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ''سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے خیر کا ہی ارادہ کیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً خیر تو خیر ہی لاتی ہے لیکن یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ وہ پودے جو بہار میں اگتے ہیں وہ پیٹ کو خوب بھر لینے والے جانوروں کو یا تو مار ڈالتے ہیں یا مارنے کے قریب کر دیتے ہیں، سوائے سبزہ کھانے والے ان جانوروں کے جو پیٹ کے معمولی بھر جانے کے بعد دھوپ میں چلے جاتے ہیں، جگالی کرتے ہیں، غذا کو نرم و ہضم کرتے ہیں، پاخانہ کرتے ہیں اور پھر کھانے کے لیے دوبارہ آجاتے ہیں۔

جو شخص مال کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے لیے اس مال میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص مال کو اس کے حق کے بغیر لیتا ہے تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔

(٣٥٥٢٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ سَنُوطَا ، عَنْ خَوْلَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُورِكَ لَهُ فِيهَا ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِي مَالِ اللهِ وَمَالِ رَسُولِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۳۱۱۸۔ ترمذی ۲۳۷۴)

(٣٥٥٢٣) حضرت خولہ، جناب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ پس جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے، اور اللہ اور اس کے رسول کے مال میں بہت سے غور وخوض کرنے والوں کے لیے بروز قیامت جہنم کی آگ ہے۔

(٣٥٥٢٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ وَسَعِيدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ ، وَلاَ يَشْبَعُ ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. (بخاری ۶۴۴۱۔ مسلم ۷۱۷)

(٣٥٥٢٤) حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے سوال کیا۔ آپ نے مجھے عطا کیا۔ میں نے پھر آپ سے سوال کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھے پھر عطا کیا۔ میں نے پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے سوال کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھے پھر عطا کیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یقیناً یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ پس جو شخص اس کو طیب نفس کے ساتھ لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے۔ اور جو شخص اس مال کو اشراف نفس کی وجہ سے لیتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ اور اس شخص کی مثال اس آدمی کی طرح ہوتی ہے جو کھانا کھاتا ہے لیکن شکم سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ، نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(٣٥٥٢٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوٌ خَضِرٌ ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ.

(٣٥٥٢٥) حضرت معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو کہتے سنا: "بے شک یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے۔ پس جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے۔

(٣٥٥٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَامَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَكَلَتْنَا الضَّبُعُ ، قَالَ : فَدَفَعَهُ النَّاسُ حَتَّى وَقَعَ ، ثُمَّ قَامَ أَيْضًا فَنَادَى بِصَوْتِهِ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنْ ذَلِكَ أَنْ

تُصَبَّ عَلَيْكُمَ الدُّنْيَا صَبًّا ، فَلَيْتَ أُمَّتِي لَا تَلْبَسُ الذَّهَبَ ، فَقُلْتُ لِزَيْدٍ :مَا الصَّبْعُ ، قَالَ :السَّنَةُ.

(احمد ۱۵۲۔ بزار ۳۹۸۴)

(۳۵۵۲۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قحط سالی نے ہمیں کھالیا ہے۔ راوی کہتے ہیں پس لوگوں نے اس کو بٹھایا اور وہ بیٹھ گیا۔ وہ پھر دوبارہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی آواز سے ندا لگائی پھر اس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے التفات فرمایا اور ارشاد فرمایا: مجھے تم پر اس سے بھی زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ تم پر دنیا خوب بہادی جائے، کاش کہ میری اُمت سونا نہ پہنے۔

(۳۵۵۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا رَآنِي ، قَالَ :هُمَ الأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ، فَجِئْت فَجَلَسْت فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْت ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ، مَنْ هُمْ ، قَالَ :هُمَ الأَكْثَرُونَ أَمْوَالاً إِلاَّ مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ، وَعَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ شِمَالِهِ. (مسلم ۲۸۶۔ بزار ۳۹۹۳)

(۳۵۵۲۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''رب کعبہ کی قسم! یہ لوگ بہت گھاٹے والے ہیں۔ پس میں آیا اور میں بیٹھ گیا۔ پس ابھی میں جمنے بھی نہ پایا تھا کہ میں کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ لوگ مال کے اعتبار سے کثرت والے ہیں۔ ہاں مگر جو اپنے مال کو اس طرح اس طرح دے۔ اپنے آگے، اپنے پیچھے، اپنے دائیں اور اپنے بائیں۔

(۳۵۵۲۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَ أُبَشِّرُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ ، خَمْسِمِئَةِ عَامٍ. (ابن ماجه ۴۱۲۴)

(۳۵۵۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے فقیروں کی جماعت! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟'' بیشک مومن فقراء، مالدار مومنین سے نصف یوم یعنی پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

(۳۵۵۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْلَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ.

(احمد ۲۳۶۰۔ دارمی ۲۷۰۸)

(۳۵۵۲۹) حضرت بریدہ اسلمی، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کو دنیا میں سے ایک خادم اور ایک سواری کافی ہے۔

(۳۵۵۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ قَدْ أَلْقَاهَا أَهْلُهَا ، فَقَالَ :لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا. (احمد ۳۲۹۔ ابویعلی ۲۵۸۶)

(۳۵۵۳۰) حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے جس کو اس کے گھر والوں نے پھینک دیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کا زوال، اس سے بھی ہلکا ہے جس قدر کہ یہ بکری اپنے گھر والوں پر۔

(۳۵۵۳۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ سَمِعْت ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَنْبُوذَةٍ ، فَقَالَ :أَتَرَوْنَ هَذِهِ هَيِّنَةً عَلَى أَهْلِهَا ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا. (نسائی ۱۲۲۹۔ احمد ۳۳۶)

(۳۵۵۳۱) حضرت عبداللہ بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے کہ اچانک آپ ﷺ ایک پھینکی ہوئی بکری کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بکری کو اس کے گھر والوں پر ہلکا دیکھ رہے ہو؟'' لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بکری اپنے گھر والوں کے ہاں جتنی ہلکی ہے، اس سے بھی زیادہ دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں بے وقعت (اور ہلکی) ہے۔

(۳۵۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَاةٍ مَيِّتَةٍ ، فَقَالَ :لِمَ تَرَوْنَ أَلْقَى هَذِهِ أَهْلُهَا فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَنْتَفِعُونَ بِهَا وَقَدْ مَاتَتْ ، فَقَالَ :لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا. (بخاری ۹۶۲۔ مسلم ۲۲۷۳)

(۳۵۵۳۲) حضرت جابر ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک مردار بکری پر سے ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''اس بکری کو اس کے گھر والوں نے کیوں پھینک دیا ہے؟'' صحابہ ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ لوگ اس سے منتفع ہوتے جبکہ یہ مر چکی ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس قدر یہ بکری، اپنے گھر والوں پر ہلکی (بے قیمت) ہے، دنیا اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہلکی (اور بے قیمت) ہے۔

(۳۵۵۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِمِئَةِ عَامٍ.
(ترمذی ۲۳۵۳۔ احمد ۲۹۶)

(۳۵۵۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اہل ایمان فقراء، اغنیاء سے نصف یوم ...... یعنی پانچ سو سال ...... قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

(٣٥٥٣٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا.

(مسلم ۱۸۳۲۔ ابن ماجہ ۴۱۹۱)

(۳۵۵۳۴) حضرت موسیٰ بن انس بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم وہ کچھ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔

(٣٥٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؟ قَالَ : عُرَاةً حُفَاةً ، قُلْتُ : وَالنِّسَاءُ ، قَالَ : وَالنِّسَاءُ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا نَسْتَحْي ، قَالَ : الأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ.

(بخاری ۶۵۲۷۔ مسلم ۲۱۹۴)

(۳۵۵۳۵) حضرت قاسم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کے روز لوگوں کو کس طرح اکٹھا کیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ننگے جسم اور ننگے پاؤں۔ میں نے عرض کیا: اور عورتیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتیں بھی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں (ایک دوسرے سے) حیا نہیں آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ معاملہ اس سے سخت ہوگا کہ بعض، بعض کی طرف دیکھے۔

(٣٥٥٣٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ : إِنَّكُمْ مُلاَقُوا اللهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً. (بخاری ۶۵۲۴۔ مسلم ۲۱۹۴)

(۳۵۵۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''یقیناً تم لوگ، اپنے پروردگار سے اس حالت میں ملو گے کہ ننگے جسم، ننگے پاؤں اور غیر مختون ہو گے۔

(٣٥٥٣٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : أَيُّهَا النَّاسُ ، قُولُوا ، وَلاَ تَحْلِفُوا فَإِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ حَدَّثَنِي ، أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلاَثَةِ أَفْوَاجٍ : فَوْجٌ طَاعِمُونَ كَاسُونَ رَاكِبُونَ ، وَفَوْجٌ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ ، وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمَ الْمَلاَئِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ ، قَالَ : قُلْنَا : أَمَّا هَذَانِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُمَا ، فَمَا الَّذِينَ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ ، قَالَ : يُلْقِي اللَّهُ الآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ حَتَّى لاَ يَبْقَى ظَهْرٌ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطِي الْحَدِيقَةَ الْمُعْجِبَةَ بِالشَّارِفِ ذَاتَ الْقَتَبِ فَمَا يَجِدُهَا. (احمد ۱۶۴۔ بزار ۳۸۹۱)

(۳۵۵۳۷) حضرت حذیفہ بن اَسید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بات کہو اور پھر اس کے خلاف نہ کرو۔ کیونکہ مجھے الصادق المصدوق نے بیان کیا ہے کہ ''یقیناً لوگوں کو قیامت کے دن تین گروہوں میں میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ ایک گروہ آسودہ حال کپڑوں میں ملبوس، سواری پر سوار ہوگا اور ایک گروہ پیدل چلتا اور دوڑتا ہوگا اور ایک گروہ کو فرشتے ان کے منہ کے بل گھسیٹ کر لائیں گے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے کہا: ان دو گروہوں کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن چلنے اور دوڑنے والے کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سواریوں پر موت کی آفت کو نازل کردے گا۔ یہاں تک کہ ایک گھنے باغ والا شخص اگر اس کو عبور کرنے کے لیے کسی زین والی اونٹنی پر سوار ہوگا تو وہ اونٹنی اسے پار نہ کر سکے گی۔ (محدثین کے بیان کے مطابق اس جملے کا تعلق آخرت کے احوال سے نہیں ہے)

(۳۵۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ ، فَقَالَ :إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عراة غُرْلاً ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ فَأَوَّلُ الْخَلاَئِقِ يُلْقَى بِثَوْبٍ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :ثُمَّ يُؤْخَذُ بِقَوْمٍ مِنْكُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ :يَا رَبِّ أَصْحَابِي ، فَيُقَالَ :إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ :﴿وَكُنْت عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾. (مسلم ۲۱۹۴۔ ترمذی ۳۱۶۷)

(۳۵۵۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان وعظ کہنے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً تم لوگ اللہ کی طرف ننگے سر، ننگے پاؤں اور غیر مختون حالت میں جمع کیے جاؤ گے۔ ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ مخلوق میں سے سب سے پہلے جس کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ وہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم میں سے بائیں ہاتھ والے لوگوں کو پکڑا جائے گا تو میں کہوں گا۔ اے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں۔ کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا ایجاد کیا۔ یہ لوگ مسلسل اپنی ایڑیوں پر واپس پلٹتے رہے۔ اس پر میں وہی بات کہوں گا جو عبد صالح ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ...... نے کہی تھی۔

(۳۵۵۳۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلاَثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلاَثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ. (بخاری ۶۵۲۲۔ مسلم ۲۱۹۵)

(۳۵۵۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو تین طریقوں سے جمع کیا جائے گا۔ رغبت کرنے والے، خوف کرنے والے اور ایک اونٹ پر دو، اور ایک اونٹ پر تین۔

(۳۵۵۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ : مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ ، قُلْتُ : أَلَيْسَ قَالَ اللَّهُ : ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ قَالَ : لَيْسَ ذَاكَ بِالْحِسَابِ ، إِنَّمَا ذَاكَ الْعَرْضُ ، مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ. (مسلم ۲۲۰۴۔ احمد ۴۷)

(۳۵۵۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی سے حساب لیا گیا قیامت کے دن، اس کو عذاب دیا جائے گا۔ میں نے پوچھا کیا یہ ارشاد خداوندی نہیں ہے: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: '' یہ حساب نہیں ہے یہ تو صرف پیشی ہے جس آدمی سے حساب میں مناقشہ ہوا قیامت کے دن تو اس کو عذاب ہوگا۔

(۳۵۵٤۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ : يُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ كَانَ بَلَاءً فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ اللَّهُ : اصْبُغُوهُ صِبْغَةً فِي الْجَنَّةِ ، فَيُصْبَغُ فِيهَا صِبْغَةً فَيَقُولُ اللَّهُ : يَا ابْنَ آدَمَ ، هَلْ رَأَيْت بُؤْسًا قَطُّ ، أَوْ شَيْئًا تَكْرَهُهُ فَيَقُولُ : لاَ وَعِزَّتِكَ ، مَا رَأَيْت شَيْئًا أَكْرَهُهُ قَطُّ ، ثُمَّ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ : اصْبُغُوهُ صِبْغَةً فِي النَّارِ ، فَيُصْبَغُ فِيهَا فَيَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْت قَطُّ قُرَّةَ عَيْنٍ فَيَقُولُ : لاَ وَعِزَّتِكَ مَا رَأَيْت خَيْرًا قَطُّ.

(مسلم ۲۱۶۲۔ ابن ماجہ ۴۳۲۱)

(۳۵۵۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اہل جنت میں سے ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جو دنیا میں بہت زیادہ مصیبتوں کا شکار ہوگا۔ تو ارشاد خداوندی ہوگا۔ اس آدمی کو جنت میں ایک غوطہ دو۔ چنانچہ اس آدمی کو جنت میں غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے آدم کے بیٹے؟ کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف یا ناپسندیدہ چیز دیکھی ہے؟ وہ جواب دے گا۔ نہیں، آپ کی عزت کی قسم! میں نے کبھی کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھی۔ پھر اس کے بعد اہل جہنم میں سے اس آدمی کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں میں رہا ہوگا۔ ارشاد خداوندی ہوگا۔ اس کو جہنم میں ایک غوطہ دو۔ چنانچہ اس کو جہنم میں غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: اے آدم کے بیٹے! تم نے کبھی آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھی ہے؟ وہ جواب دے گا۔ آپ کی عزت کی قسم! نہیں، میں نے تو کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔

(۳۵۵٤۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِي يَوْمًا : هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُطْعِمُنَا قُلْتُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَضْلٌ مِنَ الطَّعَامِ الَّذِي كَانَ أَمْسِ ، قَالَ : أَلَمْ أَنْهَكَ أَنْ تَدَعَ طَعَامَ يَوْمٍ لِغَدٍ. (احمد ۱۹۸)

(۳۵۵۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے کہا: ''کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو تم ہمیں کھلاؤ؟'' میں نے عرض کیا جی ہاں۔ یا رسول اللہ ﷺ! گزشتہ کل کے کھانے میں سے بچا ہوا موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس بات سے منع نہیں کیا کہ آنے والے کل

کے لیے آج کا کھانا بچا کر رکھو؟''

(٣٥٥٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ. (بخاری ۵۴۱۶۔ مسلم ۲۲۸۱)

(۳۵۵۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات تک کبھی تین دن مسلسل پیٹ بھر کر گندم کے آٹے کی روٹی نہیں کھائی۔

(٣٥٥٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : إِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ الشَّهْرَ ، أَوْ نِصْفَ الشَّهْرِ مَا يَدْخُلُ بَيْتَنَا نَارٌ لِمِصْبَاحٍ ، وَلاَ لِغَيْرِهِ ، فَقُلْتُ : بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعِيشُونَ ، قَالَتْ : بِالأَسْوَدَيْنِ : الْمَاءِ وَالتَّمْرِ ، وَكَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ جَزَاهُمُ اللَّهُ خَيْرًا لَهُمْ مَنَائِحُ فَرُبَّمَا بَعَثُوا إِلَيْنَا مِنْ أَلْبَانِهَا.

(۳۵۵۴۴) حضرت قاسم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ پورا پورا مہینہ یا آدھا مہینہ اس حال میں ٹھہرے رہتے کہ ہمارے گھر میں کوئی آگ ...... چراغ کی ہو یا غیر چراغ کی ...... داخل نہ ہوتی۔ میں نے (قاسم سے) کہا۔ پھر تم لوگ کس چیز کے ذریعہ زندگی گزارتے تھے؟ انہوں نے فرمایا دو چیزوں کے ذریعہ۔ یعنی پانی اور کھجور۔ اور کچھ انصار ہمارے پڑوس میں تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ ان کے پاس اونٹنیاں تھیں تو بسا اوقات وہ ان اونٹنیوں کا دودھ ہماری طرف بھیج دیتے تھے۔

(٣٥٥٤٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بَعْضِ الْمَدَنِيِّينَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : تَعَرَّضَتِ الدُّنْيَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لَسْت أُرِيدُك ، قَالَتْ : إِنْ لَمْ تُرِدْنِي فَسَيُرِيدُنِي غَيْرُك.

(۳۵۵۴۵) حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے سامنے دنیا پیش ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تجھے نہیں چاہتا۔ دنیا نے کہا اگر آپ مجھے نہیں چاہتے تو عنقریب مجھے آپ کے علاوہ لوگ چاہیں گے۔

(٣٥٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ ، وَمَلاَكُ دِينِكُمَ الْوَرَعُ.

(۳۵۵۴۶) حضرت عمرو بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کی فضیلت، عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے اور تمہارے دین کا خلاصہ پرہیزگاری ہے۔

(٣٥٥٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَتَذْكُرُونَ أَهَالِيَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَقَالَ : أَمَّا عِنْدَ ثَلاَثٍ فَلاَ : عِنْدَ الْكِتَابِ ، وَعِنْدَ الْمِيزَانِ ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ.

(ابو داؤد ۴۷۲۲۔ احمد ۱۰۱)

(۳۵۵۴۷) حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو یاد کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین مقامات پر تو نہیں یاد کروں گا۔ نامہ اعمال کے وقت، میزان کے وقت اور پل صراط پر۔

(۳۵۵٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيْنَ تَأْمُرُنِي ، قَالَ : هَاهُنَا ، وَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالاً وَرُكْبَانًا وَتُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ.

(ابن ماجه ۲۵۳٦۔ طبرانی ۹٦۹)

(۳۵۵۴۸) حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے کہاں کا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ فرمایا: ''یقیناً تم لوگ سوار اور پا پیادہ جمع کیے جاؤ گے اور تم اپنے منہ کے بل جمع کیے جاؤ گے۔

(۳۵۵٤۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي وَكِيعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ قَالَ : يَوْمَ الْحَجِّ الأَكْبَرِ ، قَالَ : فَبَكَى عُمَرُ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يُبْكِيكَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَبْكَانِي أَنَّا كُنَّا فِي زِيَادَةٍ مِنْ دِينِنَا ، فَأَمَّا إذ كَمُلَ فَإِنَّهُ لَمْ يَكْمُلْ قَطُّ شَيْءٌ إِلاَّ نَقَصَ ، قَالَ : صَدَقْتَ. (طبری ۸۰)

(۳۵۵۴۹) حضرت ہارون بن ابی وکیع، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ نازل ہوئی راوی کہتے ہیں یہ حج اکبر کا دن تھا۔ کہتے ہیں حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رو پڑے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے پوچھا: ''تمہیں کس بات پر رونا آ رہا ہے؟'' حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس بات نے رلا دیا ہے کہ ہم پہلے اپنے دین میں زیادتی میں (امیدوار) ہوتے تھے۔ پس جب یہ دین کامل ہو گیا تو بات یہ ہے کہ جب بھی کوئی چیز کامل ہوتی ہے تو پھر اس میں نقص آنے لگتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سچ کہہ رہے ہو۔

(۳۵۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ قَطْرَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَةٍ فِي سَبِيلِهِ ، أَوْ مِنْ قَطْرَةِ دُمُوعٍ قَطَرَتْ مِنْ عَيْنِ رَجُلٍ قَائِمٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ، وَمَا مِنْ جُرْعَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ جُرْعَةٍ مُحْزِنَةٍ مُوجِعَةٍ رَدَّهَا صَاحِبُهَا بِحُسْنِ صَبْرٍ وَعَزَاءٍ ، أَوْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَ عَلَيْهَا. (ابن المبارك ٦٧۲۔ عبدالرزاق ۲۰۲۸۹)

(۳۵۵۵۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان دو قطروں سے بڑھ کر کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں ہے۔ ایک خون کا وہ قطرہ جو راہِ خدا میں گرے اور ایک وہ قطرہ جو اس آدمی کی آنکھ سے خوف خدا کی وجہ سے ٹپک پڑے جو درمیان شب میں خدا کے حضور کھڑا ہوا اور ان دو گھونٹوں سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ کو محبوب نہیں ہے۔ ایک تکلیف

دہ اور غمناک گھونٹ جس کو آدمی اچھے صبر اور برداشت کے ذریعہ قبول کرے اور دوسرا غصہ کا گھونٹ جس کو آدمی ضبط کرلے۔

(٣٥٥٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ هِشَام ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتِ الْعِبَادَةُ تَأْخُذُ على النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ كَأَنَّهُ شِنٌّ بَالٍ.

(۳۵۵۵۱) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ پر عبادت کا اس قدر غلبہ ہوتا تھا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لاتے تو آپ ﷺ مثل پرانے مشکیزہ کے محسوس ہوتے۔

(٣٥٥٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لاَ تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ ، وَلاَ يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلاَءٌ ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ شَجَرَةِ الأَرْزِ لاَ تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ.

(۳۵۵۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال، کھیتی کی طرح ہے۔ ہوا اس کو مسلسل ہلاتی رہتی ہے۔ مومن کو بھی مسلسل آزمائشیں پہنچتی رہتی ہیں۔ اور کافر کی مثال، صنوبر کے درخت کی طرح ہے کہ وہ حرکت ہی نہیں کرتا یہاں تک کہ بالکل کاٹ دیا جاتا ہے۔

(٣٥٥٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالاَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابن كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تَفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهِيجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الأَرْزَةِ الْمُجَذِّيَةِ عَلَى أَصْلِهَا ، لاَ يَفِيئُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۳۵۵۵۳) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال، کچی کھیتی کی سی ہے کہ ہوائیں اس کو حرکت دیتی ہیں، کبھی اس کو ٹیڑھا کرتی ہیں اور کبھی اس کو سیدھا کرتی ہیں یہاں تک کہ وہ زرد ہو جاتی ہے اور کافر کی مثال، اس صنوبر کی سی ہے جو زمین میں موجود اپنی جڑ پر سیدھا کھڑا ہوتا ہے۔ کوئی شے اس کو حرکت نہیں دے سکتی یہاں تک کہ وہ ایک ہی مرتبہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

(٣٥٥٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.

(۳۵۵۵۴) حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مومن، مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا بعض، بعض کو مضبوط کرتا ہے۔

(٣٥٥٥٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّحْلَةِ تَأْكُلُ طَيِّبًا وَتَضَعُ طَيِّبًا.

(۳۵۵۵۵) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے جو کھاتی بھی طیب ہے اور نکالتی بھی طیب ہے۔

(۳۵۵۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ.

(بخاری ٦٠١١۔ مسلم ۲۰۰۰)

(۳۵۵۵٦) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمام اہل ایمان کی مثال ایک آدمی کی سی ہے۔ اگر آدمی کا سر شکایت کرتا ہے تو آدمی کا سارا بدن بخار اور شب بیداری میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔

(۳۵۵۵۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْمُؤْمِنُ مِنْ أَهْلِ الإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، يَأْلَمُ الْمُؤْمِنُ لأَهْلِ الإِيمَانِ كَمَا يَأْلَمُ الْجَسَدُ لِمَا فِي الرَّأْسِ. (احمد ۳۴۰۔ طبرانی ۵٦۹۳)

(۳۵۵۵۷) حضرت سہل بن سعد، جناب نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مومن (دیگر) اہل ایمان کے لیے جسم میں بمنزلہ سر کے ہے۔ مومن، اہل ایمان کا دکھ اسی طرح محسوس کرتا ہے جس طرح سر کا دکھ درد بقیہ جسم محسوس کرتا ہے۔

(۳۵۵۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا أَلِمَ بَعْضُهُ تَدَاعَى لِذَلِكَ كُلُّهُ.

(احمد ۲۷۴۔ طیالسی ۷۹۳)

(۳۵۵۵۸) حضرت نعمان بن بشیر جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال، جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا بعض حصہ تکلیف میں ہوتا ہے تو بقیہ جسم بھی اس تکلیف میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۳۵۵۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَرْفَعُ عَبْدٌ نَفْسَهُ إِلاَّ وَضَعَهُ اللَّهُ وَلاَ يَضَعُ عَبْدٌ نَفْسَهُ إِلاَّ رَفَعَهُ اللَّهُ.

(مسلم ۲۰۰۱)

(۳۵۵۵۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اپنے آپ کو اوپر نہیں اٹھاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیچا کر دیتے ہیں اور کوئی آدمی اپنے آپ کو نیچا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے۔

(۳۵۵٦۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ، قَالَ :

إِنِّی أَشْتَهِی أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِی ، قَالَ : فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ : ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا﴾ رَفَعْتُ رَأْسِی ، أَوْ غَمَزَنِی رَجُلٌ إِلَى جَنْبِی فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

(۳۵۵۶۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا: ''تم مجھے قرآن سناؤ۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ کو پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی سے قرآن سنوں۔ راوی کہتے ہیں پس میں نے سورۂ نساء پڑھنی شروع کی۔ یہاں تک کہ جب میں ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا﴾ پر پہنچا میں نے اپنا سر اٹھایا...... یا مجھے پہلو میں بیٹھے آدمی نے متوجہ کیا...... تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔

(۳۵٥٦١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا ، قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ ، قَالَ : مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ.

(۳۵۵۶۱) حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا لوگوں میں کون سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو۔

(۳۵٥٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سلمة بْنِ أَبِی يَزِيدَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَطُولَ عُمُرُهُ وَيَرْزُقَهُ اللَّهُ الإِنَابَةَ إِلَيْهِ.

(احمد ۳۳۳۔ بزار ۳۲۴۰)

(۳۵۵۶۲) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً یہ بات آدمی کی خوش بختی کی علامت ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف رجوع کی توفیق دے دیں۔

(۳۵٥٦٣) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَن أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُكُمْ أَعْمَالاً. (بزار ۱۹۷۱)

(۳۵۵۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں اور ان کے اعمال اچھے ہوں۔

(۳۵٥٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : حَدَّثَنِی إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : جَاءَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ مِنْ بَنِی عُذْرَةَ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَكْفِينِی هَؤُلاَءِ ، قَالَ : فَقَالَ : طَلْحَةُ : أَنَا ، قَالَ : فَكَانُوا عِنْدِی ، قَالَ : فَضُرِبَ عَلَى النَّاسِ بَعْثٌ ، قَالَ : فَخَرَجَ أَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ، ثُمَّ ضُرِبَ بَعْثٌ فَخَرَجَ الثَّانِی فِيهِ فَاسْتُشْهِدَ ، قَالَ :

وَبَقِيَ الثَّالِثُ حَتَّى مَاتَ مَرِيضًا عَلَى فِرَاشِهِ ، قَالَ طَلْحَةُ : فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُهُمْ أَعْرِفُهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَسِيمَاهُمْ ، قَالَ : فَإِذَا الَّذِي مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ دَخَلَ أَوَّلَهُمْ ، وَإِذَا الثَّانِي مِنَ الْمُسْتَشْهِدِينَ عَلَى أَثَرِهِ ، وَإِذَا أَوَّلُهُمْ آخِرُهُمْ ، قَالَ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : فَأَتَيْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلَ مِنْ مُعَمَّرٍ يُعَمَّرُ فِي الإِسْلاَمِ لِتَهْلِيلِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَسْبِيحِهِ وَتَحْمِيدِهِ. (نسائی ۱۰۶۷۴۔ احمد ۱۶۳)

(۳۵۵۶۴) حضرت عبداللہ بن شداد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عذرہ کے تین لوگ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے۔ راوی کہتے ہیں آپ نے پوچھا: ''ان لوگوں کو میری طرف سے کون کفایت کرے گا؟'' راوی کہتے ہیں حضرت طلحہ نے کہا میں۔ طلحہ کہتے ہیں پس وہ میرے پاس ہی تھے۔ کہتے ہیں کہ لوگوں کو ایک سفر میں جانا پڑا۔ راوی کہتے ہیں پس ان میں سے ایک باہر سفر میں گیا اور شہید ہو گیا۔ پھر ایک اور سفر درپیش ہوا تو دوسرا آدمی اس میں شامل ہوا اور وہ بھی شہید ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں تیسرا آدمی رہ گیا یہاں تک کہ وہ اپنے بستر پر ہی بیمار ہو کر مر گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہو گیا ہوں۔ میں ان لوگوں کو ان کے ناموں اور نشانوں سے پہچانتا تھا۔ کہتے ہیں کہ پس جو آدمی اُن میں سے اپنے بستر پر مرا تھا وہ ان دونوں سے پہلے جنت میں داخل ہوا۔ اور دوسرا شہید ہونے والا اس کے بعد آیا۔ اور ان میں سے پہلا شہید ہونے والا، سب سے آخر میں آیا۔ راوی کہتے ہیں یہ دیکھ کر میرے دل میں کچھ خیال سا آیا۔ کہتے ہیں میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں اس معمر آدمی سے زیادہ کسی کو فضیلت نہیں ہے جو اسلام میں عمر گزار کر گیا ہو۔ کیونکہ اس نے لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھا ہے۔

(۳۵۵۶۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ ، قَالَ : مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ ، قَالَ : أَيُّ النَّاسِ شَرٌّ ، قَالَ : مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ. (ترمذی ۲۳۳۰۔ احمد ۴۸)

(۳۵۵۶۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: لوگوں میں سے کون سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: ''جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔ سائل نے پوچھا: لوگوں میں سے سب سے برا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے عمل برے ہوں۔

(۳۵۵۶۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَالآخَرُ

بَعْدَهُ ، فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا قُلْتُمْ ، قَالُوا :دَعَوْنَا اللَّهَ لَهُ اللَّهُمَّ أَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَأَيْنَ صَلاَتُهُ بَعْدَ صَلاَتِهِ وَصِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ وَأَيْنَ عَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ شَكَّ فِي الصَّوْمِ وَالْعَمَلُ الَّذِي بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ. (احمد ۲۱۹۔ ابو داؤد ۲۵۱۶)

(۳۵۵۶۶) حضرت عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ پھر ان میں سے ایک (راہ خدا میں) قتل ہوا اور دوسرا اس کے بعد مرا۔ پھر ہم نے اس کا جنازہ پڑھا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تم نے کیا کہا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم نے اس کے لیے دعا کی ہے کہ اے اللہ! اس کو اس کے ساتھی کے ساتھ ملا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اُس کے (پہلے کے) بعد اس کی نمازیں کہاں جائیں گی؟ اور اس کے روزوں کے بعد اس کے روزے کہاں جائیں گے۔ اور اس کے عمل کے بعد اس کا عمل کہاں جائے گا؟'' راوی کو روزے کے بارے میں شک ہے۔ ''ان دونوں کے درمیان جو عمل ہے وہ زمین و آسمان کے درمیان کی طرح ہے۔

(۳۵۵۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قَالَ الْعَبَّاسُ لأَعْلَمَنَّ مَا بَقَاء رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ لَوَ اتَّخَذْت عَرِيشًا فَكَلَّمْت النَّاسَ ، فَإِنَّهُمْ قَدْ آذَوْك ، قَالَ :لاَ أَزَالُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ يَطَؤُونَ عَقِبِي وَيُنَازِعُونِي رِدَائِي وَيُصِيبُنِي غُبَارُهُمْ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ يُرِيحُنِي مِنْهُمْ.

(بزار ۲۴۶۲۔ دارمی ۷۵)

(۳۵۵۶۷) حضرت عکرمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ضرور بالضرور بتاؤں گا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ہمارے درمیان رہنا کیسا تھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ شامیانہ بنالیں پھر لوگوں سے باتیں کریں۔ کیونکہ لوگ آپ کو تکلیف دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں مسلسل ان کے درمیان ہی رہوں گا۔ یہ لوگ میری ایڑیاں روندتے رہیں گے اور میری چادر کے اندر میرے ساتھ جھگڑتے رہیں گے۔ اور مجھے ان کی گرد لگتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے آرام دے دے۔

(۳۵۵۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْن بُكَيْر ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْوَاسِطِيُّ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَاسِي النَّاسَ بِنَفْسِهِ حَتَّى جَعَلَ يُرَقِّعُ إِزَارَهُ بِالأَدَمِ ، وَمَا جَمَعَ بَيْنَ عَشَاءٍ وَغَدَاءٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وِلاَءً حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ.

(۳۵۵۶۸) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ لوگوں کو اپنی ذات کے ذریعہ تسلی دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے ازار کو چمڑے کے ذریعہ پیوند لگاتے اور آپ ﷺ نے وفات تک کبھی تین دن مسلسل صبح و شام کا کھانا اکٹھا نہیں فرمایا۔

(۳۵۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا

دِينُنَا ، قَالَ :هَذَا دِينُكُمْ ، وَأَيْنَمَا تُحْسِنْ يَكْفِيكَ.

(۳۵۵۶۹) حضرت بہز بن حکیم، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہمارا دین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارا دین ہے۔ جس طرح بھی اس کو خوب صورت کرو تمہیں کفایت کرے گا۔

(۳۵۵۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ قَالَ ، قَبَّحَ اللَّهُ الدُّنْيَا ، قَالَتِ الدُّنْيَا :قَبَّحَ اللَّهُ أَعْصَانَا لَهُ.

(حاکم ۳۱۳)

(۳۵۵۷۰) حضرت مطلب بن حطب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی یہ کہے اللہ تعالیٰ دنیا کو برا کرے، تو دنیا کہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو برا کرے جو اللہ کا نافرمان ہے۔

(۳۵۵۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نِسْطَاسٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ ، وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ لاَ يُرْجَى خَيْرُهُ وَلاَ يُؤْمَنُ شَرُّهُ.

(ترمذی ۲۲۶۳۔ حاکم ۲۶۹)

(۳۵۵۷۱) حضرت سعید المقبری سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں میں سے بہترین آدمی وہ ہے جس کے خیر کی اُمید کی جائے اور اس کے شر سے امن ہو اور لوگوں میں سے بدترین آدمی وہ ہے جس کے خیر کی امید نہ ہو اور شر سے امن نہ ہو۔

زُهْدُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زہد

(۷) كلام أبي بكرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۵۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ :أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ ، وَأَنْ تُثْنُوا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ ،

وَأَنْ تَخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ وَتَجْمَعُوا الإِلْحَافَ بِالْمَسْأَلَةِ ، فَإِنَّ اللَّهَ أَثْنَى عَلَى زَكَرِيَّا وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ ، فَقَالَ : ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ ثُمَّ اعْلَمُوا عِبَادَ اللهِ، أَنَّ اللَّهَ قَدَ ارْتَهَنَ بِحَقِّهِ أَنْفُسَكُمْ ، وَأَخَذَ عَلَى ذَلِكَ مَوَاثِيقَكُمْ ، وَاشْتَرَى مِنْكُمَ الْقَلِيلَ الْفَانِيَ بِالْكَثِيرِ الْبَاقِي ، وَهَذَا كِتَابُ اللهِ فِيكُمْ لاَ تَفْنَى عَجَائِبُهُ وَلاَ يُطْفَأُ نُورُهُ فَصَدِّقُوا بِقَوْلِهِ ، وَانْتَصِحُوا كِتَابَهُ ، وَاسْتَبْصِرُوا فِيهِ لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ ، فَإِنَّمَا خَلَقَكُمْ لِلْعِبَادَةِ ، وَوَكَّلَ بِكُمَ الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ ، يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ، ثُمَّ اعْلَمُوا عِبَادَ اللهِ أَنَّكُمْ تَغْدُونَ وَتَرُوحُونَ فِي أَجَلٍ قَدْ غُيِّبَ عَنْكُمْ عِلْمُهُ ، فَإِنَ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْقَضِيَ الآجَالُ وَأَنْتُمْ فِي عَمَلِ اللهِ فَافْعَلُوا ، وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ إِلاَّ بِاللهِ ، فَسَابِقُوا فِي مَهَلِ آجَالِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ آجَالُكُمْ فَيَرُدَّكُمْ إِلَى أَسْوَأِ أَعْمَالِكُمْ ، فَإِنَّ أَقْوَامًا جَعَلُوا آجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ وَنَسُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَنْهَاكُمْ أَنْ تَكُونُوا أَمْثَالَهُمْ فَالْوَحَاءَ الْوَحَاءَ وَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ ، فَإِنَّ وَرَائَكُمْ طَالِبًا حَثِيثًا مَرُّهُ سَرِيعٌ. (حاکم ۳۸۳)

(۳۵۵۷۲) حضرت عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا: امابعد! بیشک میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس بات کی تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ کی ثنا اس طرح کرو جیسے وہ ثنا کا اہل ہے اور یہ کہ تم خوف کو شوق کے ساتھ ملائے رکھو۔ اور یہ کہ تم خوب چمٹ کر مانگنے کو سوال کے ساتھ جمع کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا اور ان کے گھر والوں کی تعریف کی ہے۔ فرمایا: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ اللہ کے بندو! پھر یہ بات جان لو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانوں کو اپنے حق کے عوض رہن رکھا ہے اور اس پر تم سے پختہ عہد لیے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم سے فنا ہونے والی تھوڑی چیز کے بدلہ میں باقی رہنے والی کثیر چیز دے کر تم سے خریداری کی ہے۔ یہ تم میں اللہ کی کتاب ہے۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے اور اس کا نور بند نہیں ہوتا۔ پس تم اس کے کلام کی تصدیق کرو۔ اور اس کی کتاب سے نصیحت حاصل کرو۔ اور اندھیرے کے دن میں اس سے بصیرت حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں صرف عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اور کراماً کاتبین کو تم پر مقرر فرمایا ہے۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

اللہ کے بندو! پھر یہ بات جان لو۔ تم لوگ ایک مہلت میں صبح وشام گزار رہے ہو جس کا علم تم سے غائب ہے۔ اگر تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ مہلتیں اس طرح سے ختم ہوں کہ تم اللہ کے کام میں ہو۔ تو پس تم یہ کام کرو۔ اور یہ کام تم اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں کر سکتے ہو۔ پس تم اپنی مہلت کے موجود لمحوں میں جلدی کرو۔ قبل اس کے کہ تمہاری عمریں پوری ہو جائیں پھر تمہیں تمہارے برے اعمال کی طرف لوٹا دیا جائے۔ بیشک کچھ لوگوں نے اپنے اوقات کو دوسروں کے لیے کر دیا اور اپنی جانوں کو بھول گئے لیکن میں تمہیں ان جیسا بننے سے منع کرتا ہوں۔ پس جلدی کرو۔ پس جلدی کرو۔ النجاء النجاء کیونکہ تمہارے پیچھے ایک تیز طالب ہے جس کا گزرنا بہت تیز ہے۔

(۳۵۵۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : رَأَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ طَيْرًا وَاقِعًا عَلَى شَجَرَةٍ ،

فَقَالَ : طُوبَى لَكَ يَا طَيْرُ وَاللهِ لَوَدِدْت أَنِّي كُنْت مِثْلَك ، تَقَعُ عَلَى الشَّجَرَةِ وَتَأْكُلُ مِنَ الثَّمَرِ ، ثُمَّ تَطِيرُ وَلَيْسَ عَلَيْك حِسَابٌ ، وَلاَ عَذَابٌ ، وَاللهِ لَوَدِدْت أَنِّي كُنْت شَجَرَةً إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ مَرَّ عَلَيَّ جَمَلٌ فَأَخَذَنِي فَأَدْخَلَنِي فَاهُ فَلاَكَنِي ، ثُمَّ ازْدَرَدَنِي ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي بَعْرًا وَلَمْ أَكُنْ بَشَرًا. (ابن المبارك ۲۴۰)

(۳۵۵۷۳) حضرت ضحاک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرندے کو درخت پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے پرندے! تجھے مبارک ہو۔ خدا کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں تیرے جیسا ہوتا۔ تو درختوں پر بیٹھتا ہے، پھلوں کو کھاتا ہے، پھر اُڑ جاتا ہے۔ تجھے نہ حساب ہے نہ عذاب۔ خدا کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں راستہ کے ایک جانب لگا ہوا درخت ہوتا۔ میرے پاس سے کوئی اونٹ گزرتا۔ مجھے پکڑتا اور اپنے منہ میں ڈال لیتا پھر وہ مجھے چباتا مجھے توڑتا پھر مجھے مینگنی بنا کر نکال دیتا لیکن میں انسان نہ ہوتا۔

(۳۵۵۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنِّي مُوصِيك بِوَصِيَّةٍ إِنْ حَفِظْتَهَا : إِنَّ لِلَّهِ حَقًّا فِي اللَّيْلِ لاَ يَقْبَلُهُ فِي النَّهَارِ ، وَإِنَّ لِلَّهِ حَقًّا فِي النَّهَارِ لاَ يَقْبَلُهُ فِي اللَّيْلِ ، وَأَنَّهُ لاَ يُقْبَلُ نَافِلَةٌ حَتَّى تُؤَدَّى الْفَرِيضَةُ ، وَإِنَّمَا خَفَّتْ مَوَازِينُ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمَ الْبَاطِلَ فِي الدُّنْيَا وَخِفَّتِهِ عَلَيْهِمْ ، وَحُقَّ لِمِيزَانٍ لاَ يُوضَعُ فِيهِ إِلاَّ الْبَاطِلُ أَنْ يَكُونَ خَفِيفًا ، وَإِنَّمَا ثَقُلَتْ مَوَازِينُ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمَ الْحَقَّ فِي الدُّنْيَا وَثِقَلِهِ عَلَيْهِمْ ، وَحُقَّ لِمِيزَانٍ لاَ يُوضَعُ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ الْحَقُّ أَنْ يَكُونَ ثَقِيلاً ، أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ ذَكَرَ أَهْلَ الْجَنَّةِ بِصَالِحِ مَا عَمِلُوا ، وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ ، فَيَقُولُ الْقَائِلُ : لاَ أبلغ هولاء ، وَذَكَرَ أَهْلَ النَّارِ بِسَيِّءِ مَا عَمِلُوا وَرَدَّ عَلَيْهِمْ صَالِحَ مَا عَمِلُوا : فَيَقُولُ الْقَائِلُ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَؤُلاَءِ ، وَذَكَرَ آيَةَ الرَّحْمَةِ وَآيَةَ الْعَذَابِ ، لِيَكُونَ الْمُؤْمِنُ رَاغِبًا رَاهِبًا ، وَلاَ يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ غَيْرَ الْحَقِ ، وَلاَ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ ، فَإِنْ أَنْتَ حَفِظْت قَوْلِي هَذَا فَلاَ يَكُنْ غَائِبٌ أَحَبَّ إِلَيْك مِنَ الْمَوْتِ ، وَلاَ بُدَّ لَك مِنْهُ ، وَإِنْ أَنْتَ ضَيَّعْت قَوْلِي هَذَا فَلاَ يَكُنْ غَائِبٌ أَبْغَضَ إِلَيْك مِنْهُ وَلَنْ تُعْجِزَهُ.

(۳۵۵۷۴) حضرت زبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف آدمی بھیجا اور فرمایا: میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں اگر تم اُسے یاد رکھو تو بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک حق رات کے وقت ہے جس کو اللہ تعالیٰ دن میں قبول نہیں کرتے اور بے شک ایک حق اللہ تعالیٰ کا دن کے وقت ہے جس کو اللہ تعالیٰ رات کے وقت قبول نہیں کرتے۔ اور یہ کہ جب تک فرض ادا نہ ہوں، نفل قبول نہیں ہوتے۔ اور جن لوگوں کے اعمال قیامت کے دن ہلکے ہوں گے ان کے اعمال صرف اس وجہ سے ہلکے ہوں گے کہ انہوں نے دنیا میں باطل کی پیروی کی اور باطل ان کو ہلکا محسوس ہوا۔ اور میزان کے لیے یہ بات حق ہے کہ اس میں باطل ہی رکھا جائے تو وہ ہلکا ہو جائے۔ اور جن لوگوں کے اعمال قیامت کے دن وزنی ہوں گے:

ان کے اعمال صرف اس وجہ سے وزنی ہوں گے کہ انہوں نے دنیا میں حق کی پیروی کی اور حق ان پر بھاری محسوس ہوا۔ اور ایسے میزان کے لیے جس میں بروز قیامت حق رکھا جائے یہی بات لائق ہے کہ وہ بھاری ہو جائے۔

تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے اچھے اعمال کا ذکر کیا ہے اور ان کی غلطیوں سے درگزر کیا ہے۔ پس کہنے والا کہتا ہے میں ان لوگوں کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کے برے اعمال کا ذکر کیا ہے اور ان کے اچھے اعمال کو ان پر رد فرما دیا ہے۔ پس کہنے والا کہتا ہے۔ میں ان لوگوں سے بہتر ہوں اور اللہ تعالیٰ نے رحمت کی آیت کو اور عذاب کی آیت کو ذکر فرمایا تاکہ صاحب ایمان خوف کھانے والا اور شوق رکھنے والا ہو اور خدا پر حق کے سوا کوئی تمنا نہ کرے اور اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ پڑے۔ پس اگر تم نے میری یہ بات یاد رکھی تو پھر کوئی غائب چیز تمہیں موت سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی اور یہ موت تو ضروری ہے۔ اور اگر تم نے میری یہ بات ضائع کی تو پھر کوئی غائب چیز تمہیں موت سے زیادہ مبغوض نہیں ہوگی اور تو موت کو عاجز نہیں کر سکتا۔

(٣٥٥٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَافَقْت أَبَا بَكْرٍ وَكَانَ لَهُ كِسَاءٌ فَدَكِيٌّ يُخِلُّهُ عَلَيْهِ إذَا رَكِبَ ، وَنَلْبَسُهُ أَنَا وَهُوَ إذَا نَزَلْنَا وَهُوَ الْكِسَاءُ الَّذِي عَيَّرَتْهُ بِهِ هَوَازِنُ ، فَقَالُوا : أَذَا الْخِلاَلِ نُبَايِعُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(٣٥٥٧٥) حضرت رافع بن ابی رافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر کے ساتھ مرافقت کی اور ان کے پاس مقام فدک کی ایک چادر تھی جس کو آپ سوار ہو کر سمیٹ لیتے تھے اور جب ہم اترتے تو ہم اس کو پہن لیتے۔ یہ وہی چادر ہے جس کا طعنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قبیلہ ہوازن نے دیا تھا۔ اور انہوں نے کہا کیا ہم اس چادر والے کی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بیعت کریں؟"

(٣٥٥٧٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى﴾ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ أُكَلِّمُك إِلاَّ كَأَخِي السِّرَارِ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ.

(حارث ٩٥٧ـ حاکم ٢٦٢)

(٣٥٥٧٦) حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى﴾ نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مرتے دم تک آپ سے محض سرگوشی کرنے والے آدمی کی طرح ہی کلام کروں گا۔

(٣٥٥٧٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ، كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْطُبُ فَيَذْكُرُ بَدْءَ خَلْقِ الإِنْسَانِ فَيَقُولُ : خُلِقَ مِنْ مَجْرَى الْبَوْلِ مِنْ نَتِنٍ ، فَيَذْكُرُ حَتَّى يَتَقَذَّرَ أَحَدُنَا نَفْسَهُ.

(٣٥٥٧٧) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔ پس انہوں نے

ـان کی تخلیق کا آغاز ذکر کیا تو فرمایا: انسان کو پیشاب کی نالی کی بدبو سے پیدا کیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کا ذکر کرتے رہے ان تک کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے کو گندا سمجھنے لگا۔

٣٥٥٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ عَرْفَجَةَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : ابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا.

(۳۵۵۷۸) حضرت عرفجہ سلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روؤ۔ پس اگر تم رو نہ سکو تو رونے کی ـکل بناؤ۔

٣٥٥٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : وَاللهِ لَئِنْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ تَرَكَا هَذَا الْمَالَ وَهُوَ يَحِلُّ لَهُمَا شَيْءٌ مِنْهُ ، لَقَدْ غُبِنَا وَنَقَصَ رَأْيُهُمَا ، وَايْمُ اللهِ مَا كَانَا بِمَغْبُونَيْنِ ، وَلاَ نَاقِصِي الرَّأْيِ ، وَلَئِنْ كَانَا امْرَأَيْنِ يَحْرُمُ عَلَيْهِمَا مِنْ هَذَا الْمَالِ الَّذِي أَصَبْنَا بَعْدَهُمَا لَقَدْ هَلَكْنَا ، وَايْمُ اللهِ مَا الْوَهْمُ إِلاَّ مِنْ قِبَلِنَا.

(۳۵۵۷۹) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو چھوڑا ہے جبکہ اس مال کا کچھ حصہ تو ان کے لیے حلال تھا۔ تو پھر ان دونوں کو دھوکہ ہوا ہے یا ان کی ائے میں نقص تھا۔ (پھر فرمایا) خدا کی قسم! وہ دونوں دھوکہ کھائے ہوئے نہیں تھے اور نہ ہی وہ ناقص الرائے تھے۔ اور اگر یہ دونوں حضرات ایسے تھے کہ ان پر ہمیں ان کے بعد ملنے والا حرام تھا تو پھر یقیناً ہم ہلاک ہوگئے اور خدا کی قسم! یہ وہم ہمارے حق ـیں ہی ہے۔

٣٥٥٨٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَامَ أَبُو بَكْرٍ خَطِيبًا ، فَقَالَ : أَبْشِرُوا فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُتِمَّ اللَّهُ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى تَشْبَعُوا مِنَ الزَّيْتِ وَالْخُبْزِ.

(۳۵۵۸۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: تمہیں ـشارت ہو کیونکہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو پورا کرے گا یہاں تک کہ تم زیتون کے تیل اور روٹی سے سیراب ہو گے۔

٣٥٥٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : دَخَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ نَاسٌ مِنْ إِخْوَانِهِ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَقَالُوا له : يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَلاَ نَدْعُو لَكَ طَبِيبًا يَنْظُرُ إِلَيْكَ ، قَالَ : قَدْ نَظَرَ إِلَيَّ ، قَالُوا : فَمَاذَا قَالَ لَك ، قَالَ : قَالَ : إِنِّي فَعَّالٌ لِمَا أُرِيد.

(۳۵۵۸۱) حضرت ابوالسفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران ان کے بھائیوں میں سے کچھ ـب ان کی عیادت کے لیے آئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! کیا ہم آپ کے لیے ـکیم کو نہ بلائیں جو آپ کو دیکھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری طرف طبیب نے دیکھ لیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا پھر اس نے آپ

سے کیا کہا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حکیم نے کہا ہے میں نے جو ارادہ کرلیا ہے اس کو ضرور کروں گا۔

(۳۵۵۸۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : أُتِيَ أَبُو بَكْرٍ بِغُرَابٍ وَافِرِ الْجَنَاحَيْنِ فَقَالَ : مَا صِيدَ مِنْ صَيْدٍ ، وَلاَ عَضُدَ مِنْ شَجَرٍ إِلاَّ بِمَا ضَيَّعَتْ مِنَ التَّسْبِيحِ.

(۳۵۵۸۲) حضرت میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بڑے بڑے پروں والا کوا لایا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شکار، شکار نہیں ہوتا اور کوئی درخت کاٹا نہیں جاتا مگر یہ کہ وہ تسبیح کو ضائع کردیتا ہے۔

(۸) کلام عمر بنِ الخطّاب رضی الله عنه

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۵۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمْ مَعَ عُمَرَ الشَّامَ أَنَاخَ بَعِيرَهُ ، وَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فَأَلْقَيْتُ فَرْوَتِي بَيْنَ شُعْبَتَيِ الرَّحْلِ ، فَلَمَّا جَاءَ رَكِبَ عَلَ الْفَرْوِ ، فَلَقِيَنَا أَهْلَ الشَّامِ يَتَلَقَّوْنَ عُمَرَ فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ فَجَعَلْتُ أُشِيرُ لَهُمْ إِلَيْهِ ، قَالَ : يَقُولُ عُمَرُ : تَطْمَ أَعْيُنُهُمْ إِلَى مَرَاكِبِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ يُرِيدُ مَرَاكِبَ الْعَجَمِ.

(۳۵۵۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام گئے۔ انہوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اپنی حاجت کے لیے چلے گئے۔ میں نے سواری کے دونوں حصوں کے درمیان چمڑے کا ملبوس ڈال دیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ رضی اللہ عنہ اُسی چمڑے پر ہی سوار ہو گئے۔ پس ہم اہل شام سے ملے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا۔ وہ دیکھنے لگے تو میں ان کو حضرت عمر کی طرف اشارہ کرکے بتلانے لگا۔ راوی کہتے ہیں حضرت نے فرمایا: ان کی آنکھیں ایسے لوگوں کے مراکب کی طرف للچاتی ہیں جن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد عجمی سواریاں تھیں۔

(۳۵۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ اسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِ فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوْ رَكِبْتَ بِرْذَوْنًا يَلْقَاكَ عُظَمَاءُ النَّاسِ وَوُجُوهُهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ أَلاَ أَرَاكُ هَاهُنَا ، إِنَّمَا الأَمْرُ مِنْ هَاهُنَا ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ خَلُّوا سَبِيلَ جَمَلِي.

(۳۵۵۸۴) حضرت قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے لوگوں نے ان کا استقبال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر تھے۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! اگر آپ غیر عربی گھوڑے پر سوار ہو جاتے کہ لوگوں کے سردار اور رئیس آپ سے ملاقات کریں گے راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں یہاں دکھائی نہیں دوں گا۔ معاملہ وہاں ہوتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ تم لوگ میرے اونٹ کا راستہ چھوڑ دو۔

(۳۵۵۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَ

الشَّامَ أَتَتْهُ الْجُنُودُ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَخُفَّانِ وَعِمَامَةٌ وَهُوَ آخِذٌ بِرَأْسِ بَعِيرِهِ يَخُوضُ الْمَاءَ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، تَلْقَاكَ الْجُنُودُ وَبَطَارِقَةِ الشَّامِ وَأَنْتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّا قَوْمٌ أَعَزَّنَا اللَّهُ بِالإِسْلاَمِ فَلَنْ نَلْتَمِسَ الْعِزَّ بِغَيْرِهِ.

(۳۵۵۸۵) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس بہت سے گروہ حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ پر (اس وقت) ایک ازار، دو موزے اور ایک عمامہ تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کے سر کو پکڑ کر اس کو پانی میں ڈال رہے تھے۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! لشکر آپ سے ملاقات کر رہے ہیں اور شامی یہودی علماء آپ رضی اللہ عنہ سے مل رہے ہیں۔ اور آپ اس حالت میں ہیں۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً ہم وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام سے عزت دی ہے۔ پس ہم اس کے علاوہ کسی چیز سے ہرگز عزت کے متلاشی نہیں ہوں گے۔

(۳۵۵۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ : إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا كَانَ قَمِناً أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِيهِ ، وَمَنْ أَخَذَهَا بِغَيْرِ ذَلِكَ كَانَ كَالآكِلِ الَّذِي لاَ يَشْبَعُ.

(۳۵۵۸۶) حضرت شقیق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں تحریر فرمایا: بیشک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے۔ پس جو آدمی اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا تو وہ اس لائق ہے کہ اس کے لیے اس میں برکت دی جائے اور جو شخص اس کو اس کے بغیر لے گا تو اس کی مثال اس کھانے والے کی سی ہے جو سیر نہ ہوتا ہو۔

(۳۵۵۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : لَمَّا أُتِيَ عُمَرُ بِكُنُوزِ آلِ كِسْرَى فَإِذَا مِنَ الصَّفْرَاءِ وَالْبَيْضَاءِ مَا يَكَادُ أَنْ يَحَارَ مِنْهُ الْبَصَرُ ، قَالَ : فَبَكَى عُمَرُ عِنْدَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : مَا يُبْكِيك يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمُ شُكْرٍ وَسُرُورٍ وَفَرَحٍ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا كَثُرَ هَذَا عِنْدَ قَوْمٍ إِلاَّ أَلْقَى اللَّهُ بَيْنَهُمَ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ.

(۳۵۵۸۷) حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آل کسریٰ کے خزانے لائے گئے تو اس میں اس قدر سونا، چاندی تھا کہ جس سے آنکھیں چندھیانے لگیں۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمر رو پڑے۔ راوی کہتے ہیں حضرت عبد الرحمن نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ کو کس چیز نے رلا دیا ہے؟ یقیناً آج کا دن تو شکر، خوشی اور فرحت کا دن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چیزیں جس قوم کے پاس بھی زیادہ ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان عداوت اور بغض ڈال دیتے ہیں۔

(۳۵۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْت بَيْنَ كَتِفَيْ عُمَرَ أَرْبَعَ رِقَاعٍ فِي قَمِيصِهِ.

(۳۵۵۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دونوں کندھوں کے درمیان ان کی قمیص

میں چار پیوند دیکھے۔

(۳۵۵۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَ
إِلَى أَبِي مُوسَى : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ أَسْعَدَ الرُّعَاةِ مَنْ سَعِدَتْ بِهِ رَعِيَّتُهُ وَإِنَّ أَشْقَى الرُّعَاةِ عِنْدَ اللهِ مَنْ شَقِيَتْ بِ
رَعِيَّتُهُ ، وَإِيَّاكَ أَنْ تَرْتَعَ فَيَرْتَعَ عُمَّالُك ، فَيَكُونَ مِثْلُك عِنْدَ اللهِ مِثْلُ الْبَهِيمَةِ ، نَظَرَتْ إِلَى خَضِرَةٍ ،
الأَرْضِ فَرَتَعَتْ فِيهَا تَبْتَغِي بِذَلِكَ السِّمْنِ ، وَإِنَّمَا حَتْفُهَا فِي سِمْنِهَا ، وَالسَّلاَمُ عَلَيْك.

(۳۵۵۸۹) حضرت سعید بن ابی بردہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ کی طرف خط لکھا: امابعد
پس بے شک خوش بخت ترین چرواہا (ذمہ دار) وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعیت خوشحال ہو اور یقیناً اللہ کے ہاں بد بخت تری
چرواہا (ذمہ دار) وہ ہے جس سے اس کی رعیت بدحال ہو۔ خبردار! تم اس بات سے بچو کہ تم (غلط جگہ) چرنے لگو پھر تمہارے عمال بھی
چرنے لگیں۔ پس تمہاری مثال اللہ کے ہاں جانور کی سی ہوگی جو زمین کے سبزے کی طرف دیکھتا ہے تو اس میں چرنے لگتا ہے اور اس
کا مقصد موٹاپا ہوتا ہے جبکہ اس کے موٹاپے میں ہی اس کی موت ہے۔ والسلام علیک

(۳۵۵۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الرَّعِيَّةُ مُؤَدِّيَةٌ إِلَى الإِمَامِ
أَدَّى الإِمَامُ إِلَى اللهِ ، فَإِذَا رَتَعَ رَتَعُوا.

(۳۵۵۹۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رعایا، امام کی طرف وہی چیز ادا کرے گ
جو چیز امام اللہ کی طرف ادا کرے گا پس جب امام چرنے لگتا ہے تو رعایا بھی چرتی ہے۔

(۳۵۵۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَ
عُمَرُ : لاَ تَعْتَرِضْ فِيمَا لاَ يَعْنِيكَ وَاعْتَزِلْ عَدُوَّك ، وَاحْتَفِظْ مِنْ خَلِيلِكَ إِلاَّ الأَمِينَ فَإِنَّ الأَمِينَ مِنَ الْقَوْمِ
يُعَادِلُهُ شَيْءٌ ، وَلاَ تَصْحَبَ الْفَاجِرَ فَيُعَلِّمَك مِنْ فُجُورِهِ ، وَلاَ تُفْشِ إِلَيْهِ سِرَّك وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِكَ الَّذِي
يَخْشَوْنَ اللَّهَ.

(۳۵۵۹۱) حضرت محمد بن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے غیر متعلقہ کاموں میں
تعرض نہ کرو۔ اور اپنے دشمن سے علیحدہ رہو۔ اور اپنے دوستوں میں سے صرف امانتدار کو خاص کرو۔ کیونکہ لوگوں میں سے امانتد
آدمی کے مقابل کوئی چیز نہیں ہے۔ اور فاجر آدمی کی صحبت نہ پکڑو کہ وہ تمہیں بھی اپنے فجور کی تعلیم دے گا۔ اور تم اس کو اپنا راز نہ بتاؤ
اور تم اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتے ہوں۔

(۳۵۵۹۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ نُعَيْمَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ صَحِيفَ
فَإِذَا فِيهَا مِنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : سَلاَمٌ عَلَيْك أَمَّا بَعْدُ ، فَ
عَهِدْنَاكَ وَأَمْرُ نَفْسِكَ لَكَ مُهِمٌّ ، وَأَصْبَحْت وَقَدْ وُلِّيت أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ أَحْمَرِهَا وَأَسْوَدِهَا ، يَجْلِسُ بَ

يَدَيْكَ الشَّرِيفُ وَالْوَضِيعُ وَالْعَدُوُّ وَالصَّدِيقُ ، وَلِكُلٍّ حِصَّتُهُ مِنَ الْعَدْلِ فَانْظُرْ كَيْفَ أَنْتَ عِنْدَ ذَلِكَ يَا عُمَرُ ، فَإِنَّا نُحَذِّرُكَ يَوْمًا تَعْنُو فِيهِ الْوُجُوهُ ، وَتَجِفُّ فِيهِ الْقُلُوبُ ، وَتُقْطَعُ فِيهِ الْحُجَجُ مَلِكٌ قَهَرَهُمْ بِجَبَرُوتِهِ وَالْخَلْقُ دَاخِرُونَ لَهُ ، يَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عِقَابَهُ ، وَإِنَّا كُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ سَيَرْجِعُ فِي آخِرِ زَمَانِهَا : أَنْ يَكُونَ إِخْوَانُ الْعَلاَنِيَةِ أَعْدَاءَ السَّرِيرَةِ ، وَإِنَّا نَعُوذُ بِاللهِ أَنْ يَنْزِلَ كِتَابُنَا إِلَيْكَ سِوَى الْمَنْزِلِ الَّذِي نَزَلَ مِنْ قُلُوبِنَا ، فَإِنَّا كَتَبْنَا بِهِ نَصِيحَةً لَكَ وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمَا : مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلاَمٌ عَلَيْكُمَا أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّكُمَا كَتَبْتُمَا إِلَيَّ تَذْكُرَانِ أَنَّكُمَا عَهِدْتُمَانِي وَأَمْرُ نَفْسِي لِي مُهِمٌّ وَأَنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ قَدْ وُلِّيتُ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ أَحْمَرِهَا وَأَسْوَدِهَا ، يَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيِ الشَّرِيفُ وَالْوَضِيعُ وَالْعَدُوُّ وَالصَّدِيقُ ، وَلِكُلٍّ حِصَّةٌ مِنْ ذَلِكَ ، وَكَتَبْتُمَا فَانْظُرْ كَيْفَ أَنْتَ عِنْدَ ذَلِكَ يَا عُمَرُ ، وَإِنَّهُ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ عِنْدَ ذَلِكَ لِعُمَرَ إِلاَّ بِاللهِ ، وَكَتَبْتُمَا تُحَذِّرَانِي مَا حُذِّرَتْ بِهِ الأُمَمُ قَبْلَنَا ، وَقَدِيمًا كَانَ اخْتِلاَفُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِآجَالِ النَّاسِ يُقَرِّبَانِ كُلَّ بَعِيدٍ وَيُبْلِيَانِ كُلَّ جَدِيدٍ وَيَأْتِيَانِ بِكُلِّ مَوْعُودٍ حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، وكَتَبْتُمَا تَذْكُرَانِ أَنَّكُمَا كُنْتُمَا تُحَدَّثَانِ ، أَنَّ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ سَيَرْجِعُ فِي آخِرِ زَمَانِهَا : أَنْ يَكُونَ إِخْوَانُ الْعَلاَنِيَةِ أَعْدَاءَ السَّرِيرَةِ ، وَلَسْتُمْ بِأُولَئِكَ ، لَيْسَ هَذَا بِزَمَانِ ذَلِكَ ، وَإِنَّ ذَلِكَ زَمَانٌ تَظْهَرُ فِيهِ الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ ، تَكُونُ رَغْبَةُ بَعْضِ النَّاسِ إِلَى بَعْضٍ لِصَلاَحِ دُنْيَاهُمْ ، وَرَهْبَةُ بَعْضِ النَّاسِ مِنْ بَعْضٍ ، كَتَبْتُمَا بِهِ نَصِيحَةً تَعِظَانِي بِاللهِ أَنْ أُنْزِلَ كِتَابَكُمَا سِوَى الْمَنْزِلِ الَّذِي نَزَلَ مِنْ قُلُوبِكُمَا ، وَأَنَّكُمَا كَتَبْتُمَا بِهِ وَقَدْ صَدَقْتُمَا فَلاَ تَدَعَا الْكِتَابَ إِلَيَّ فَإِنَّهُ لاَ غِنَى لِي عَنْكُمَا وَالسَّلاَمُ عَلَيْكُمَا .

(۳۵۵۹۲) حضرت محمد بن سوقہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت نعیم بن ابی ہند کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے ایک صحیفہ نکال کر دکھایا۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف یہ خط ہے۔ آپ پر سلامتی ہو۔ امابعد! ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں۔ تمہارے لیے تمہاری ذات کا معاملہ بہت اہم ہے۔ آپ اس وقت ایسی حالت میں ہیں کہ آپ کو اس امت کے سرخ اور سفید پر اختیار حاصل ہوا ہے۔ آپ کے سامنے شریف اور گھٹیا آدمی بیٹھتا ہے اور دوست، دشمن بیٹھتا ہے۔ اور ہر ایک کو انصاف میں اس کا حصہ ملتا ہے۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! پس آپ دیکھیں کہ اس وقت آپ کیسے ہو؟ کیونکہ ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن چہرے جھکے ہوں گے اور دل خشک ہو چکے ہوں گے اور اس دن دلیلیں کاٹ دی جائیں گی۔ ایک بادشاہ ہوگا جو لوگوں پر اپنی جبروت کی وجہ سے غالب ہوگا۔ اور مخلوق اس کے لیے ذلیل ہوگی۔ اپنے رب کی رحمت کی امید کرتے ہوں گے اور اس کے عذاب سے خوف کرتے ہوں گے۔ اور ہمیں یہ بات بیان کی جاتی تھی کہ اس امت کے آخر کا معاملہ اس طرح سے لوٹے گا کہ وہ علانیہ طور پر بھائی اور خلوت کے دشمن ہوں گے۔ اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں کہ ہمارا یہ آپ کو خط، اس جگہ کے علاوہ اترے جس جگہ ہمارے دلوں سے اترا ہے۔ کیونکہ ہم نے آپ کو صرف خیر خواہی

کے لیے لکھا ہے۔ والسلام علیک

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو تحریر فرمایا: عمر بن خطاب کی طرف سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے نام۔ آپ دونوں کو سلام ہو۔ اما بعد! تم نے میری طرف خط لکھا ہے اور مجھے یہ بات یاد دلائی ہے کہ تم مجھے نصیحت کر رہے ہو اور میرے لیے میری ذات کا معاملہ بہت اہم ہے اور یہ کہ میں ایسی حالت میں ہوں کہ مجھے اس امت کے سرخ و سیاہ پر اختیار حاصل ہے۔ میرے سامنے شریف اور ذلیل آدمی بیٹھتا ہے اور دوست، دشمن بیٹھتا ہے۔ اور ہر ایک کے لیے اس میں سے حصہ ہے۔ اور تم نے مجھے یہ بات بھی لکھی ہے کہ اے عمر! تم خیال رکھو کہ اس وقت تم کیسے رہتے ہو؟ ایسے وقت میں عمر کے پاس اللہ کی طاقت اور قوت کے علاوہ کسی شے کا سہارا نہیں ہے۔ اور تم نے میری طرف خط لکھ کر مجھے اس بات سے ڈرایا جس سے ہم سے پہلی امتوں کو ڈرایا گیا۔ اور زمانہ قدیم سے یہ دستور ہے کہ گردش لیل ونہار ہر دور کو قریب کر دیتی ہے اور ہر جدید کو بوسیدہ کر دیتی ہے۔ اور ہر موعود کو حاضر کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ لوگ جنت یا جہنم میں اپنی منازل کو لوٹ جاتے ہیں اور تم نے یہ بات لکھ کر بھی مجھے یاد دہانی کروائی کہ تمہیں یہ بات بیان کی جاتی تھی کہ اس امت کا معاملہ آخر زمانہ میں اس طرف لوٹے گا کہ یہ ظاہری طور پر بھائی ہوں گے اور خلوت کے دشمن ہوں گے لیکن تم لوگ ایسے نہیں ہو اور یہ زمانہ بھی وہ نہیں ہے۔ یہ وہ زمانہ ہوگا جس میں خوف اور شوق ظاہر ہوگا۔ بعض لوگوں کا شوق بعض لوگوں کی طرف اپنی دنیا کی بہتری کے لیے ہوگا اور بعض لوگوں سے بعض کا خوف ہوگا۔ تم نے مجھے یہ خط لکھ کر خدا کے نام پر وصیت کی کہ یہ خط اُسی جگہ اُترے جس جگہ تمہارے دلوں سے اُترا ہے۔ تم لوگوں نے یہ خط لکھا ہے اور تم نے سچ لکھا ہے۔ پس تم مجھے خط لکھنا نہ چھوڑنا کیونکہ میرے لیے تمہارے خط کے بغیر چارہ کار نہیں ہے۔ والسلام علیکما

(۳۵۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ تَأْخُذَنِي عَلَى غِرَّةٍ ، أَوْ تَذَرَنِي فِي غَفْلَةٍ ، أَوْ تَجْعَلَنِي مِنَ الْغَافِلِينَ.

(۳۵۵۹۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے دھوکہ لگ جائے یا میں غفلت میں پڑا رہوں یا آپ مجھے غافلین میں ڈال دیں۔

(۳۵۵۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ : وَاللهِ مَا نَخَلْتُ لِعُمَرَ الدَّقِيقَ قَطُّ إِلاَّ وَأَنَا لَهُ عَاصٍ.

(۳۵۵۹۴) حضرت یسار بن نمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کبھی آٹا نہیں چھانا مگر یہ کہ میں نے ان کی (اس معاملہ میں) نافرمانی کی۔

(۳۵۵۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي اللَّيْثِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : امْلِكُوا الْعَجِينَ فَهُوَ أَحَدُ الطَّحْنَيْنِ.

(۳۵۵۹۵) حضرت ابو اللیث انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آٹے کو خوب اچھی طرح

ُوندھو کیونکہ یہ بھی ایک طرح کا پینا ہے۔

(۳۵۵۹٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ رُبَّمَا ذُكِرَ عُمَرَ فَيَقُولُ : وَاللهِ مَا كَانَ بِأَوَّلِهِمْ إِسْلاَمًا ، وَلاَ بِأَفْضَلِهِمْ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَلَكِنَّهُ غَلَبَ النَّاسَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالصَّرَامَةِ فِي أَمْرِ اللهِ ، وَلاَ يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ.

(۳۵۵۹٦) حضرت یونس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تو کہتے خدا کی قسم! یہ حابہ کرام میں سے اسلام لانے میں اول نہ تھے۔ اور بقیہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے راہِ خدا میں خرچ کے معاملہ میں بھی افضل نہ تھے لیکن پھر بھی یہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب پر دنیا سے بے رغبتی، خدا کے حکم میں پختہ عزمی کی وجہ سے غالب تھے۔ اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کرتے تھے۔

(۳۵۵۹۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا ادَّهَنَ عُمَرُ حَتَّى قُتِلَ إِلاَّ بِسَمْنٍ ، أَوْ إِهَالَةٍ ، أَوْ زَيْتٍ مُقَتَّتٍ.

(۳۵۵۹۷) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہید ہونے تک سوائے گھی، چکناہٹ اور مخلوط زیتون کے تیل کے کسی تیل سے نہیں لگایا۔

(۳۵۵۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَمُرُّ بِالآيَةِ فِي وِرْدِهِ فَتَخْنُقُهُ الْعَبْرَةُ فَيَبْكِي حَتَّى يَسْقُطَ ، ثُمَّ يَلْزَمَ بَيْتَهُ حَتَّى يُعَادَ ، يَحْسِبُونَهُ مَرِيضًا.

(۳۵۵۹۸) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ورد میں ایک آیت پر سے گزرتے تو آپ رضی اللہ عنہ کی ہچکی بندھ جاتی۔ آپ اس قدر روتے کہ گر جاتے۔ یہاں تک کہ آپ گھر کے ہو کے رہ جاتے آپ کی عیادت کی جاتی۔ لوگ آپ کو مریض خیال کرنے لگتے۔

(۳۵۵۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَمْشِي فِي طَرِيقٍ وَمَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَرَأَى جَارِيَةً مَهْزُولَةً تَطِيشُ مَرَّةً وَتَقُومُ أُخْرَى ، فَقَالَ : هَا بُؤْسَ لِهَذِهِ هَاهْ ، مَنْ يَعْرِفُ تَيَّاهْ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : هَذِهِ وَاللهِ إِحْدَى بَنَاتِكَ ، قَالَ : بَنَاتِي ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : مَنْ هِيَ ، قَالَ : بِنْتُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وَيْلَك يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، أَهْلَكْتَهَا هَزْلاً ، قَالَ : مَا نَصْنَعُ ، مَنَعْتَنَا مَا عِنْدَكَ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا عِنْدِي عَزَّكَ أَنْ تَكْسِبَ لِبَنَاتِكَ كَمَا تَكْسِبُ الأَقْوَامُ لاَ وَاللهِ مَا لَكَ عِنْدِي إِلاَّ سَهْمُكَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۵۹۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راستہ میں چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت عبداللہ ن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کمزور سی بچی کو دیکھا جو کبھی اٹھتی اور کبھی گرتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہائے، اس کی بدحالی۔ ہائے! اس کو کون جانتا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ خدا کی قسم! یہ آپ کی ہی ایک بچی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

کہا۔ میری بچیوں میں سے۔ حضرت عبداللہ نے کہا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ حضرت عبداللہ نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بچی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے عبداللہ بن عمر! تم اس کو کمزوری سے ہلاک کرو گے۔ عبداللہ نے کہا ہم کریں جو کچھ آپ کے پاس ہے اس کو آپ نے ہم سے روک رکھا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا: میرے پاس کیا ہے؟ تمہیں یہ بات شاق گزرتی ہے کہ جس طرح دیگر لوگ اپنی بیٹیوں کے لیے کماتے ہیں تم بھی اپنی بیٹیوں کے لیے کماؤ۔ نہیں، خدا کی قسم! میرے پاس تمہارے لیے دیگر مسلمانوں کے ساتھ (برابر کا) حصہ ہی ہے۔

(۳۵۶۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ يُسَمِّيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ : حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا وَزِنُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُوزَنُوا ، وَتَزَيَّنُوا لِلْعَرْضِ الأَكْبَرِ ، يَوْمَ تُعْرَضُونَ لاَ تَخْفَى مِنكُمْ خَافِيَةٌ. (ابو نعيم ۵۲)

(۳۵۶۰۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے نفسوں کا خود ہی حساب لو قبل اس کے کہ ان کا حساب لیا جائے اور اپنے نفسوں کا وزن ہونے سے قبل ہی ان کا خود وزن کر لو۔ اور عرض اکبر کے لیے خوب صورت ہو جاؤ۔ جس دن تم پیش کیے جاؤ گے تم میں سے کوئی چیز مخفی نہ رہے گی۔

(۳۵۶۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ سَعْدٌ : أَمَا وَاللهِ مَا كَانَ بِأَقْدَمِنَا إِسْلاَمًا ، وَلاَ أَقْدَمِنَا هِجْرَةً وَلَكِنْ قَدْ عَرَفْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ فَضَلَنَا كَانَ أَزْهَدَنَا فِي الدُّنْيَا يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

(۳۵۶۰۱) حضرت ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت سعد نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ ہم میں سے قدیم الاسلام نہیں تھے اور نہ ہی ہم میں قدیم الہجرت تھے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ کس چیز کی وجہ سے ہم پر فضیلت پا گئے۔ وہ دنیا کے معاملہ میں ہم سب سے زیادہ زاہد تھے۔ حضرت سعد کی مراد، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۵۶۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُيَيَّةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَ اللَّهُ حِكْمَتَهُ ، وَقَالَ : انْتَعِشْ نَعَشَكَ اللَّهُ ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَنْفُسِ النَّاسِ كَبِيرٌ ، وَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَعَظَّمَ وَعَدَا طَوْرَهُ وَهَصَهُ اللَّهُ إِلَى الأَرْضِ ، وَقَالَ اخْسَأْ خَسَأَكَ اللَّهُ ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ وَفِي أَنْفُسِ النَّاسِ صَغِيرٌ حَتَّى لَهُوَ أَحْقَرُ عِنْدَهُمْ مِنْ خِنْزِيرٍ.

(۳۵۶۰۲) حضرت عبیداللہ بن عدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک بندہ جب اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی شان بلند کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اٹھ کھڑا ہو، اللہ تجھے بلند کرے۔ پس یہ آدمی اپنے آپ میں چھوٹا ہوتا ہے اور لوگوں کے ہاں بڑا ہوتا ہے۔ اور بیشک بندہ بڑائی اختیار کرتا ہے اور اپنی حد کو تجاوز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو زمین

پٹخ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: ذلیل ہوجا۔ اللہ نے تجھے ذلیل کیا۔ پس یہ آدمی اپنے آپ میں بڑا ہوتا ہے اور لوگوں کے ہاں چھوٹا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ لوگوں کے ہاں خنزیر سے بھی حقیر ہوجاتا ہے۔

(٣٥٦٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَمَّا نَفَرَ عُمَرُ كَوَّمَ كَوْمَةً مِنْ تُرَابٍ ، ثُمَّ بَسَطَ عَلَيْهَا ثَوْبَهُ وَاسْتَلْقَى عَلَيْهَا.

(۳۵۶۰۳) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے تو مٹی کا ایک ڈھیر اکٹھا کر لیتے پھر اس پر اپنا کپڑا بچھا لیتے اور اس پر لیٹ جاتے۔

(٣٥٦٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ غِفَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَقْبَلْت بِطَعَامٍ أَحْمِلُهُ مِنَ الْجَارِ عَلَى إِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَصَفَّحَهَا عُمَرُ فَأَعْجَبَهُ بَكْرٌ فِيهَا ، قُلْتُ : خُذْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى كَتِفِي ، وَقَالَ : وَاللهِ مَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ.

(۳۵۶۰۴) "قبیلہ غفار کا ایک آدمی، اپنے والد سے روایت کرتا ہے اس کے والد کہتے ہیں کہ میں مقام جار سے صدقہ کے اونٹوں پر کھانا لاد کر لا رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں کو غور سے دیکھا تو ان اونٹوں میں ایک جوان اونٹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پسند آیا۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اس کو لے لیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر مارا اور فرمایا: میں بنو غفار کے آدمی سے زیادہ اس کا حقدار نہیں ہوں۔

(٣٥٦٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ صَحْفَةٌ فِيهَا خُبْزٌ مَفْتُوتٌ فِيهِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ ، قَالَ : فَقَالَ : كُلْ ، قَالَ : فَجَعَلَ يَتْبَعُ بِاللُّقْمَةِ الدَّسَمَ فِي جُنوبِ الصَّحْفَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : كَأَنَّك مُقْفِرٌ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا ذُقْت سَمْنًا ، وَلاَ رَأَيْت لَهُ آكِلاً ، فَقَالَ عُمَرُ : وَاللهِ لاَ أَذُوقُ سَمْنًا حَتَّى يَحْيَا النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَحْيَوْنَ.

(۳۵۶۰۵) حضرت محمد بن یحییٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک پلیٹ تھی جس میں روٹی، گھی میں چورا کی ہوئی تھی کہ ایک دیہاتی قسم کا آدمی آ گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھاؤ، راوی کہتے ہیں: پس اُس نے پلیٹ کے کنارے میں موجود چکناہٹ کے ساتھ لقمہ لگانا شروع کیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا لگتا ہے تم بھوکے ہو؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں نے گھی کو چکھا ہے اور نہ ہی میں نے اس کو کھانے والا دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس وقت تک میں گھی نہیں چکھوں گا جب تک يَحْيَا النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَحْيَوْنَ

(٣٥٦٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : جَالِسُوا التَّوَّابِينَ فَإِنَّهُمْ أَرَقُّ شَيْءٍ أَفْئِدَةً.

(۳۵۶۰۶) حضرت عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ، توبہ کرنے والے کی مجلس

میں بیٹھا کرو کیونکہ یہ دل کو سب سے زیادہ نرم کرنے والی چیز ہے۔

(٣٥٦٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْلاَ أَنْ أَسِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ أَضَعَ جبينى لِلَّهِ فِي التُّرَابِ ، أَوْ أُجَالِسَ قَوْمًا يَلْتَقِطُونَ طَيِّبَ الْكَلاَمِ كَمَا يُلْتَقَطُ التَّمْرُ ، لأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ قَدْ لَحِقْتُ بِاللهِ.

(۳۵۶۰۷) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں راہِ خدا میں چلتا ہوں یا اپنی پیشانی کو اللہ کے لیے مٹی میں رکھتا ہوں یا میں ایسے لوگوں میں بیٹھتا ہوں جو عمدہ کلام کو اس طرح چن لیتے ہیں جیسے کھجور کو چنا جاتا ہے تو پھر مجھے خدا سے ملنا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

(٣٥٦٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ أَرَادَ الْحَقَّ فَلْيَنْزِلْ بِالْبَرَازِ ، يَعْنِي يُظْهِرُ أَمْرَهُ.

(۳۵۶۰۸) ایک بوڑھے سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی حق کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے معاملہ کو ظاہر رکھے۔

(٣٥٦٠٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ : الشِّتَاءُ غَنِيمَةُ الْعَابِدِ.

(۳۵۶۰۹) حضرت ابو عثمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سردیاں، عبادت گزار کے لیے غنیمت ہیں۔

(٣٥٦١٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَشْرَسُ أَبُو شَيْبَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ ، قَالَ : قَالَ احْتَبَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى جُلَسَائِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالُوا : مَا حَبَسَك ، فَقَالَ : غَسَلْت ثِيَابِي ، فَلَمَّا جَفَّتْ خَرَجْت إِلَيْكُمْ.

(۳۵۶۱۰) حضرت عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے اپنے ہم مجلسوں کو روکے رکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ شام کو ان کے پاس آئے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کو کس چیز نے روکا تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے کپڑوں کو دھویا تھا جب وہ خشک ہوئے تو میں تمہارے پاس آیا۔

(٣٥٦١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : إِنَّك لَنْ تَنَالَ الآخِرَةَ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۵۶۱۱) حضرت سفیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: بیشک تم آخرت کو اس سے بہتر کسی چیز سے حاصل نہیں کر سکتے کہ دنیا میں بے رغبتی اختیار کرو۔

(٣٥٦١٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَدِمَ عَلَى عُمَرَ نَاسٌ مِنَ

الْعِرَاقِ فَرَأَى كَأَنَّهُمْ يَأْكُلُونَ تَعْذِيرًا ، فَقَالَ : مَا هَذَا يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ؟ لَوْ شِئْتُ أَنْ يُدَهْمَقَ لِي كَمَا يُدَهْمَقُ لَكُمْ لَفَعَلْتُ ، وَلَكِنَّا نَسْتَبْقِي مِنْ دُنْيَانَا مَا نَجِدُهُ فِي آخِرَتِنَا ، أَمَا سَمِعْتُمُ اللَّهَ قَالَ : ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾.

(۳۵۶۱۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس، عراق کے کچھ لوگ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا کہ گویا وہ کھانا تھوڑا کھا رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل عراق! یہ کیا ہے؟ اگر میں چاہتا کہ جس طرح تمہارے لیے کھانا عمدہ بنایا گیا، میرے لیے بھی بنایا جائے تو میں بنوا سکتا ہوں۔ لیکن ہم اپنی دنیا میں سے بچاتے ہیں جس کو ہم آخرت میں پائیں گے۔ کیا تم نے حق تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا: ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾.

(۳۵٦۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ كَانَ قَمِيصُهُ قَدْ تَجَوَّبَ عَنْ مَقْعَدَتِهِ ، قَمِيصٌ سُنْبُلاَنِيٌّ غَلِيظٌ ، فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى صَاحِبِ أَذْرِعَاتٍ ، أَوْ أَيْلَةٍ ، قَالَ : فَغَسَلَهُ وَرَقَّعَهُ وَخَيَّطَ لَهُ قَمِيصَ قُبْطِرِي ، فَجَاءَ بِهِمَا جَمِيعًا فَأَلْقَى إِلَيْهِ الْقُبْطِرِي ، فَأَخَذَهُ عُمَرُ فَمَسَّهُ ، فَقَالَ : هَذَا أَلْيَنُ ، فَرَمَى بِهِ إِلَيْهِ ، وَقَالَ : أَلْقِ إِلَيَّ قَمِيصِي ، فَإِنَّهُ أَنْشَفُهُمَا لِلْعِرَقِ.

(۳۵۶۱۳) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کی قمیص، بیٹھنے کی جگہ سے پھٹی ہوئی تھی۔ وہ ایک موٹی اور سنبلانی قمیص تھی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ قمیص صاحب اذرعات یا ایلہ کی طرف بھیجی۔ راوی کہتے ہیں پس اُس نے اس قمیص کو دھویا اور اس میں پیوند لگا دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے قبطری قمیص سی گئی۔ پھر ان دونوں قمیصوں کو لے کر آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو قبطری قمیص دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس قمیص کو پکڑا اور اس کو چھوا پھر فرمایا: یہ نرم ہے۔ پھر آپ نے وہ قمیص اُسی آدمی کی طرف پھینک دی اور فرمایا: مجھے میری قمیص دے دو کیونکہ وہ ان دونوں قمیصوں میں سے پسینہ کو زیادہ چوسنے والی ہے۔

(۳۵٦۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقُولُ : يَحْفَظُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ ، كَانَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الأَفْلَحِ نَذَرَ أَنْ لاَ يَمَسَّ مُشْرِكًا ، وَلاَ يَمَسَّهُ مُشْرِكٌ ، فَمَنَعَهُ اللَّهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ كَمَا امْتَنَعَ مِنْهُمْ فِي حَيَاتِهِ.

(۳۵۶۱۴) حضرت عاصم بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والے کی حفاظت کرتا ہے۔ حضرت عاصم بن ثابت بن افلح نے اس بات کی نذر مانی تھی کہ وہ کسی مشرک کو نہیں چھوئیں گے اور کوئی مشرک ان کو نہ چھوئے۔ چنانچہ جس طرح یہ اپنی زندگی میں اس سے بچتے رہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی وفات کے بعد بھی بچایا۔

(۳۵٦۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ قُرَيْعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

يُؤْتَى بِخُبْزِهِ وَلَحْمِهِ وَلَبَنِهِ وَزَيْتِهِ وَبَقْلِهِ وَخَلِّهِ فَيَأْكُلُ ، ثُمَّ يَمُصُّ أَصَابِعَهُ وَيَقُولُ هَكَذَا فَيَمْسَحُ يَدَيْهِ بِيَدَيْهِ وَيَقُولُ :هَذِهِ مَنَادِيلُ آلِ عُمَرَ.

(۳۵۶۱۵) حضرت ربیع بن قریع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس، روٹی، گوشت، دودھ، زیتون، سبزی اور سرکہ لایا جاتا تھا۔ وہ کھانا تناول کرتے پھر اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتے۔ پھر یوں اشارہ کرتے۔ پھر اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے مل لیتے اور فرماتے۔ آلِ عمر رضی اللہ عنہ کے رومال یہی ہیں۔

(۳۵۶۱۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مَلِيحٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَا الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ كَنَفْجَةِ أَرْنَبٍ.

(۳۵۶۱۶) حضرت ابوملیح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حیثیت خرگوش کی ایک چھلانگ کی سی ہے۔

(۳۵۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَر ، قَالَ :حَدَّثَنَا وَدِيعَةُ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ تَعْتَرِضْ لِمَا لاَ يَعْنِيكَ وَاعْتَزِلْ عَدُوَّكَ وَاحْذَرْ صِدِّيقَكَ إِلاَّ الأَمِينَ مِنَ الأَقْوَامِ ، وَلاَ أَمِينَ إِلاَّ مَنْ خَشِيَ اللَّهَ ، وَلاَ تَصْحَبَ الْفَاجِرَ فَتَعَلَّمَ مِنْ فُجُورِهِ ، وَلاَ تُطْلِعْهُ عَلَى سِرِّكَ وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِكَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللَّهَ.

(۳۵۶۱۷) حضرت ودیعہ انصاری بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو بات تمہارے مقصد کی نہ ہو اس سے تعرض نہ کرو۔ اور اپنے دشمن سے علیحدگی رکھو۔ لوگوں میں اپنے دوستوں میں سے امین کے ماسوا سے ڈرو اور امین شخص وہ ہوتا ہے جو خوفِ خدا رکھتا ہو۔ فاجر آدمی سے صحبت نہ رکھو پھر اس کے فجور کو سیکھ جاؤ گے۔ اور اس کو اپنے راز پر مطلع نہ کرو اور اپنے معاملہ میں ان لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوں۔

(۳۵۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ فِي الْعُزْلَةِ رَاحَةٌ مِنْ خُلَطَاءِ السُّوءِ.

(۳۵۶۱۸) حضرت اسماعیل بن امیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خلوت میں برے دوستوں سے راحت ہوتی ہے۔

(۳۵۶۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :قَدِمَ أُنَاسٌ مِنَ الْعِرَاقِ عَلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فَأَتَاهُمْ بِجَفْنَةٍ قَدْ صُنِعَتْ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُمْ خُذُوا قَالَ :فَأَخَذُوا أَخْذًا ضَعِيفًا قَالَ :فَقَالَ لَهُم:قَدْ أَرَى مَا تَقْرَمُونَ إِلَيْهِ، فَأَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُونَ حُلْوًا وَحَامِضًا وَحَارًّا وَبَارِدًا وَقَذْفًا فِي الْبُطُونِ.

(۳۵۶۱۹) حضرت حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عراق سے کچھ لوگ آئے۔ ان میں حضرت جریر بن عبد اللہ بھی تھے۔ راوی کہتے ہیں پھر کوئی ان کے پاس ایک بڑا برتن لے کر آیا جس میں روٹی اور زیتون بنایا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا۔ لے لو راوی کہتے ہیں انہوں نے آرام سے ہلکے سے لیا۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔ تحقیق میں تمہاری گوشت کے لیے شدت خواہش کو دیکھ رہا ہو۔ تم کیا چاہتے ہو؟ کھٹا میٹھا، ٹھنڈا گرم، پیٹوں

میں ڈالنا؟''

(۳۵۶۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ فَكَانُوا إِذَا جَاؤُوا بِلَوْنٍ خَلَطَهُ بِصَاحِبِهِ.

(۳۵۶۲۰) حضرت عمر کے بارے میں روایت ہے کہ انہیں ایک دعوت میں مدعو کیا گیا پس وہ لوگ جب کوئی مختلف شے لاتے تو اس کو اپنے ساتھی کے ساتھ ملا لیتے۔

(۳۵۶۲۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ تِبْنَةً مِنَ الأَرْضِ ، فَقَالَ : لَيْتَنِي هَذِهِ التِّبْنَةُ ، لَيْتَنِي لَمْ أَكُ شَيْئًا ، لَيْتَ أُمِّي لَمْ تَلِدْنِي ، لَيْتَنِي كُنْت نَسْيًا مَنْسِيًّا.

(۳۵۶۲۱) حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو دیکھا کہ انہوں نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا (اور فرمایا: ہائے کاش! میں یہ تنکا ہوتا۔ کاش! میں کچھ نہ ہوتا۔ کاش میری ماں نے مجھے جنا نہ ہوتا۔ کاش! میں بھولا بسرا ہو چکا ہوتا۔

(۳۵۶۲۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَأْسُ عُمَرَ عَلَى حِجْرِي ، فَقَالَ : ضَعْهُ لاَ أُمَّ لَك ، فَقَالَ : وَيْلِي وَيْلُ أُمِّ عُمَرَ إِنْ لَمْ يَغْفِرْ لِي رَبِّي.

(۳۵۶۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر مبارک میری گود میں تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ اس کو (زمین پر) رکھ دو۔ پھر فرمایا: میری ہلاکت! اگر میرے رب نے مجھے معاف نہ کیا تو میری ماں کی ہلاکت۔

(۳۵۶۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ رَبِيعة ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ الْفُجُورَ هَكَذَا وَغَطَّى رَأْسَهُ إِلَى حَاجِبِهِ ، أَلاَ إِنَّ الْبِرَّ هَكَذَا وَكَشَفَ رَأْسَهُ.

(۳۵۶۲۳) حضرت حجیر بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیشک گناہ ایسا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کو اپنی ابروؤں کی طرف جھکا لیا۔ خبردار! بیشک نیکی اس طرح ہے اور آپ نے اپنے سر کو چھپا لیا۔

(۳۵۶۲٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : قَالَ ثَابِتٌ : قَالَ أَنَسٌ : غَلاَ السعر غَلاَ الطَّعَامُ بِالْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ الشَّعِيرَ فَاسْتَنْكَرَهُ بَطْنُهُ ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا هُوَ إِلاَّ مَا تَرَى حَتَّى يُوَسِّعَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۶۲۴) حضرت انس کہتے ہیں کہ قیمتیں بڑھ گئیں، مدینہ منورہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کھانا مہنگا ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کھانا شروع کیا تو وہ ان کے پیٹ کو موافق نہ آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

خدا کی قسم! جب تک اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر وسعت نہ کردیں تب تک یہی کھاؤ گے۔

(۳۵۶۲۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَرَأَى تَمْرَةً مَطْرُوحَةً ، فَقَالَ : خُذْهَا ، قُلْتُ : وَمَا أَصْنَعُ بِتَمْرَةٍ ، قَالَ : تَمْرَةٌ وَتَمْرَةٌ حَتَّى تَجْتَمِعَ ، فَأَخَذْتهَا فَمَرَّ بِمِرْبَدِ تَمْرٍ ، فَقَالَ : أَلْقِهَا فِيهِ.

(۳۵۶۲۵) حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا۔ انہوں نے ایک گری ہوئی کھجور دیکھی تو فرمایا اس کو پکڑ لو۔ میں نے عرض کیا۔ میں اس کھجور کو کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک ایک کھجور ہی جمع ہوتی ہے۔ پس میں نے وہ پکڑ لی پھر آپ رضی اللہ عنہ کھجوروں کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس کھجور کو یہاں پھینک دو۔

(۳۵۶۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ عُمَرَ فَمَا رَأَيْته مُضْطَرِبًا فُسْطَاطًا حَتَّى رَجَعَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَبِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَسْتَظِلُّ ، قَالَ : يَطْرَحُ النِّطْعَ عَلَى الشَّجَرَةِ يَسْتَظِلُّ بِهِ.

(۳۵۶۲۶) حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ باہر نکلا تو میں نے ان کو واپس آنے تک خیمہ لگاتے نہیں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر وہ کس چیز سے سایہ حاصل کرتے تھے؟ استاد نے جواب دیا: چمڑے کو درخت پر ڈال دیتے تھے اور اس سے سایہ حاصل کرتے تھے۔

(۳۵۶۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْ هَلَكَ حَمْلٌ مِنْ وَلَدِ الضَّأْنِ ضَيَاعًا بِشَاطِءِ الْفُرَاتِ خَشِيت أَنْ يَسْأَلَنِي اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۵۶۲۷) حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر دریائے فرات کے کنارہ پر کوئی بھیڑ کا بچہ ہلاک ہو جائے تو مجھے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ کہیں اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال نہ کرے۔

(۳۵۶۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يسير بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لَمَّا أَتَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الشَّامَ أُتِيَ بِبِرْذَوْنٍ فَرَكِبَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا هَزَّهُ نَزَلَ عَنْهُ وَضَرَبَ وَجْهَهُ ، وَقَالَ : قَبَّحَكَ اللَّهُ وَقَبَّحَ مَنْ عَلَّمَك هَذَا.

(۳۵۶۲۸) حضرت یسیر بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ایک عجمی گھوڑا لایا گیا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اس پر سوار ہوئے۔ پھر جب اس نے حرکت کرنا شروع کیا تو آپ اس سے نیچے اتر آئے اور اس کے چہرے کو مارا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تیرا برا کرے اور جس نے تجھے یہ سکھایا ہے اس کا بھی برا ہو۔

(۳۵۶۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى جِذْعٍ فِي دَارِهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فَدَنَوْت مِنْهُ ، فَقُلْتُ : مَا الَّذِي أَهَمَّكَ يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ : هَكَذَا بِيَدِهِ وَأَشَارَ بِهَا ، قَالَ : قُلْتُ : ما الَّذِي يُهِمُّكَ وَاللهِ لَوْ رَأَيْنَا مِنْكَ أَمْرًا نُنْكِرُهُ لَقَوَّمْنَاكَ ، قَالَ : آللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، لَوْ رَأَيْتُمْ مِنِّي أَمْرًا تُنْكِرُونَهُ لَقَوَّمْتُمُوهُ ، فَقُلْتُ : آللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، لَوْ رَأَيْنَا مِنْكَ أَمْرًا نُنْكِرُهُ لَقَوَّمْنَاكَ ، قَالَ : فَفَرِحَ بِذَلِكَ فَرَحًا شَدِيدًا ، وَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِيكُمْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ مَنِ الَّذِي إِذَا رَأَى مِنِّي أَمْرًا يُنْكِرُهُ قَوَّمَنِي.

(۳۵۶۲۹) حضرت حذیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس گیا جبکہ وہ اپنے گھر کی چوکھٹ پر تھے اور اپنے آپ سے باتیں کر رہے تھے۔ میں آپ کے قریب ہوا اور میں نے پوچھا: اے امیر المومنین! کس چیز نے آپ کو فکر مند کر رکھا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ فرما کر کچھ کہا۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: آپ کو کس چیز نے وہم میں ڈالا ہے؟ خدا کی قسم! اگر ہم آپ سے کسی امر منکر کو دیکھیں گے تو ہم آپ کو سیدھا کر دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اگر تم نے مجھ سے کوئی امر منکر دیکھا تو تم مجھے سیدھا کر دو گے؟ میں نے کہا: اس خدا کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ہم نے اگر آپ سے کوئی امر منکر دیکھا تو البتہ ہم آپ کو سیدھا کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ خوش ہو گئے اور فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تمہارے اندر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم پیدا فرمائے جو مجھ سے بھی کوئی امر منکر دیکھیں گے تو مجھے سیدھا کریں گے۔

(۳۵٦۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَأْكُلُ الصَّاعَ مِنَ التَّمْرِ بِحَشَفِهِ.

(۳۵۶۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو کھجور کے صاع میں سے گھٹیا کھجوریں کھاتے دیکھا۔

(۳۵٦۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ آتِي عُمَرَ بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ فَيَقُولُ : يَا أَسْلَمَ حُتَّ عَنِّي قِشْرَهُ فَأَحْشِفُهُ ، فَيَأْكُلُهُ.

(۳۵۶۳۱) حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کے صاع لاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اسلم! اس کے چھلکے مجھ سے ہٹا دو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ گھٹیا کھجور کھا لیتے۔

(۳۵٦۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ عَنِ التَّوْبَةِ النَّصُوحِ ، فَقَالَ: التَّوْبَةُ النَّصُوحُ أَنْ يَتُوبَ الْعَبْدُ مِنَ الْعَمَلِ السَّيِّءِ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُ إِلَيْهِ أَبَدًا.

(۳۵۶۳۲) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے توبہ نصوح کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: توبہ نصوح: یہ ہے کہ آدمی برے کام سے توبہ کرے اور پھر کبھی بھی اس کی طرف نہ لوٹے۔

(۳۵٦۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ ، عَنْ قَوْلِ اللهِ : ﴿وَإِذَا

النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ قَالَ :يُقْرَنُ بَيْنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ مَعَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ ، وَيُقْرَنُ بَيْنَ الرَّجُلِ السُّوءِ مَعَ الرَّجُلِ السُّوءِ فِي النَّارِ.

(۳۵۶۳۳) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت میں نیک آدمی کو نیک آدمی کے ساتھ ملایا جائے گا اور جہنم میں برے آدمی کے ساتھ برے آدمی کو ملایا جائے گا۔

(۳۵۶۳٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي طُعْمَةُ بْنُ غَيْلاَنَ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالَ لَهُ :مِيكَائِيلُ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ إذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ ، قَالَ :قَدْ تَرَى مَقَامِي وَتَعْلَمُ حاجَتِي فَأَرْجِعْنِي مِنْ عِنْدِكَ يَا اللَّهُ بِحَاجَتِي مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجِيبًا مُسْتَجَابًا لِي ، قَدْ غَفَرْت لِي وَرَحِمْتنِي ، فَإِذَا قَضَى صَلاَتَهُ، قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ أَرَى شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا يَدُومُ ، وَلاَ أَرَى حَالاً فِيهَا يَسْتَقِيمُ ، اللهم اجْعَلْنِي أَنْطِقُ فِيهَا بِعِلْمٍ وَأَصْمُت فِيهَا بِحُكْمٍ ، اللَّهُمَّ لاَ تُكْثِرْ لِي مِنَ الدُّنْيَا فَأَطْغَى ، وَلاَ تُقِلَّ لِي مِنْهَا فَأَنْسَى ، فَإِنَّ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى.

(۳۵۶۳۴) میکائیل نامی ایک آدمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رات کو قیام کرتے تو فرماتے۔ تحقیق تو میری جگہ کو دیکھ رہا ہے اور میری ضرورت کو جانتا ہے۔ پس اے اللہ! تو مجھے اپنے پاس سے کامیاب، اور دعا قبول کیا ہوا واپس فرما۔ تحقیق تو نے میری مغفرت فرما دی اور مجھ پر رحمت کی اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے۔ اے اللہ! میں دنیا کی کسی چیز میں دوام نہیں دیکھتا۔ اور میں دنیا کی کسی حالت کی استقامت نہیں دیکھ رہا۔ اے اللہ! تو دنیا میں مجھے علم کے ساتھ بولنے والا بنا دے اور دنیا میں مجھے اپنے حکم کے ساتھ خاموش رہنے والا بنا دے۔ اے اللہ! تو میرے لیے دنیا کو زیادہ نہ کرنا کہ پھر میں سرکش ہو جاؤں اور میرے لیے دنیا اتنی کم بھی نہ کرنا کہ میں بھول جاؤں۔ بے شک اتنی کم دنیا جو کافی ہو اس زیادہ سے بہتر ہے جو غافل کرے۔

(۳۵۶۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ ، فَقُلْتُ :أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَسْلَمْتَ حِينَ كَفَرَ النَّاسُ وَجَاهَدْت مَعَ رَسُولِ اللهِ حِينَ خَذَلَهُ النَّاسُ ، وَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ وَهُوَ عَنْك رَاضٍ ، وَلَمْ يَخْتَلِفُ فِي خِلاَفَتِكَ اثْنَانِ ، وَقُتِلْت شَهِيدًا ، فَقَالَ :أَعِدْ عَلَى ، فَأَعَدْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ :وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ لَوْ أَنَّ لِي مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ لاَفْتَدَيْت بِهِ مِنْ هَوْلِ الْمَطْلَعِ.

(۳۵۶۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو جنت کی بشارت ہو۔ جب دیگر لوگوں نے کفر کیا تب آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ جب دیگر لوگ

ب رسول اللہ ﷺ کو رسوا کر رہے تھے تب آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ کی
ت اس حال میں آئی کہ آپ تم سے راضی تھے۔ اور آپ کی خلافت میں کوئی دو آدمی اختلاف کرنے والے نہیں ہیں اور آپ شہید
ر مر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات دوبارہ کہو۔ چنانچہ میں نے یہ بات آپ کو دوبارہ کہی تو آپ رضی اللہ عنہ نے
رمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اگر میرے پاس زمین پر موجود چیزوں کے برابر سونا چاندی ہوتا تو میں اس
کے ذریعہ قیامت کی ہولناکی سے جان چھڑا لیتا۔

(۹) كلام عليٍّ بنِ أبي طالبٍ رضي الله عنه

حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ کا کلام

٣٥٦٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَسُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمَ اثْنَتَيْنِ : طُولَ الأَمَلِ ، وَاتِّبَاعَ الْهَوَى ، فَإِنَّ طُولَ الأَمَلِ يُنْسِي الآخِرَةَ ، وَإِنَّ اتِّبَاعَ الْهَوَى يَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ ، وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَرَحَّلَتْ مُدْبِرَةً ، وَإِنَّ الآخِرَةَ مُقْبِلَةٌ وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الآخِرَةِ ، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ ، وَلاَ حِسَابَ ، وَغَدًا حِسَابٌ ، وَلاَ عَمَلَ.

(ابن المبارك ٢٥٥)

(۳۵۶۳۶) بنو عامر کے ایک صاحب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر صرف دو چیزوں کا
ف ہے۔ لمبی اُمید، اور خواہشات کی پیروی۔ کیونکہ امید کا لمبا ہونا آخرت کو بھلا دیتا ہے۔ اور خواہشات کی اتباع، حق بات سے
کاوٹ بن جاتی ہے۔ یقیناً دنیا پیٹھ پھیر کر کوچ کر جاتی ہے اور آخرت آ رہی ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ پس تم
ب آخرت کے بیٹے بنو۔ پس آج عمل ہے، حساب نہیں ہے اور کل حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا۔

٣٥٦٣٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ بِمِثْلِهِ.

(۳۵۶۳۷) حضرت مہاجر عامری بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسی روایت کرتے ہیں۔

٣٥٦٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : طُوبَى لِكُلِّ عَبْدٍ نُومَة عَرَفَ النَّاسَ ، وَلَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ ، وَعَرَفَهُ اللَّهُ مِنْهُ بِرِضْوَانٍ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى ، يُجْلِي عَنْهُمْ كُلَّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ ، وَيُدْخِلُهُمَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ، لَيْسَ أُولَئِكَ بِالْمَذَايِيعِ الْبُذُرِ ، وَلاَ بِالْجُفَاةِ الْمُرَائِينَ.

(۳۵۶۳۸) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا: ہر غیر معروف آدمی کے لیے بشارت ہے جو لوگوں کو تو
پہچانتا ہے لیکن لوگ اس کو نہیں پہچانتے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رضا کے ساتھ پہچانتے ہیں۔ یہی لوگ ہدایت کے چراغ ہیں۔ ان
سے ہر اندھیرا فتنہ دور کر دیا جاتا ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے۔ یہ لوگ کے راز ظاہر کرنے والے نہیں ہوتے

اور نہ جفا کرنے اور ریا کاری کرنے والے۔

(۳۵۶۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :خَيْرُ النَّاسِ هَذَا النَّمَطُ الأَوْسَطُ يَلْحَقُ بِهِمَ التَّالِي ، وَيَرْجِعُ إِلَيْهِمَ الْعَالِي.

(۳۵۶۳۹) حضرت زبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے بہترین یہ درمیانے لوگ ہیں۔ پیچھے والے ان سے مل جاتے ہیں اور آگے والے ان کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

(۳۵٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ :كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً وَلَّى أَمْرَهَا رَجُلاً فَأَوْصَاهُ ، فَقَالَ :أُوصِيك بِتَقْوَى اللهِ ، لاَ بُدَّ لَك مِنْ لِقَائِهِ ، وَلاَ مُنْتَهَى لَك دُونَهُ وَهُوَ يَمْلِكُ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ ، وَعَلَيْك بِالَّذِي يُقَرِّبُك إِلَى اللهِ ، فَإِنَّ فِيمَا عِنْدَ اللهِ خَلَفًا مِنَ الدُّنْيَا.

(۳۵۶۴۰) حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب جب کوئی سریہ روانہ فرماتے تو اس پر کسی آدمی کو متولی بناتے اور اس کو وصیت کرتے۔ فرماتے: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ تمہیں اللہ سے ضرور ملنا ہے اور اس سے پیچھے تمہارے لیے منتہی کوئی نہیں ہے۔ وہی دنیا، آخرت کا مالک ہے اور تم ضرور وہ کام کرو جو تمہیں اللہ کے قریب کرے کیونکہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دنیا کے مال کا بھی خلیفہ ہے۔

(۳۵٦٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، أَنَّ نَعْجَةَ عَابَ عَلِيًّا فِي لِبَاسِهِ ، فَقَالَ :يَقْتَدِي الْمُؤْمِنُ وَيَخْشَعُ الْقَلْبُ.

(۳۵۶۴۱) حضرت زید بن وہب سے روایت ہے کہ نعجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس کے بارے میں اعتراض کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مومن اقتداء کرتا ہے اور قلب خشوع کرتا ہے۔

(۳۵٦٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَخْدِمُ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ عَلِيٍّ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ وَهِيَ تَمْتَشِطُ وَسِتْرٌ بَيْنَهَا وَبَيْنِي ، فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهَا حَتَّى تَأْذَنَ لِي ، فَجَاءَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ فَدَخَلاَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَمْتَشِطُ ، فَقَالاَ :إِلاَّ تُطْعِمُونَ أَبَا صَالِحٍ شَيْئًا ، قَالَتْ : بَلَى ، قَالَ :فَأَخْرَجُوا قَصْعَةً فِيهَا مَرَقٌ بِحُبُوبٍ ، فَقُلْتُ :أَتُطْعِمُونِي هَذَا وَأَنْتُمْ أُمَرَاءُ ، فَقَالَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ : يَا أَبَا صَالِحٍ ، فَكَيْفَ لَوْ رَأَيْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأُتِيَ بِأُتْرُنْجٍ فَذَهَبَ حَسَنٌ ، أَوْ حُسَيْنٌ يَتَنَاوَلُ مِنْهُ أُتْرُنْجَةً فَنَزَعَهَا مِنْ يَدِهِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَقُسِّمَ.

(۳۵۶۴۲) حضرت عمرو بن مرہ، حضرت ابوصالح ..... جو حضرت علی کی بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی خدمت کرتے تھے ..... سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت ام کلثوم کے پاس حاضر ہوا وہ کنگھی کر رہی تھیں۔ چنانچہ میں بیٹھ کر ان کا انتظار

رنے لگا یہاں تک کہ انہوں نے مجھے اجازت دی۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ جبکہ وہ کنگھی کر رہی تیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم نے ابوصالح کو کھانا نہیں کھلایا؟ حضرت ام کلثوم نے فرمایا: کیوں نہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے ایک پیالہ نکالا جس میں شوربہ میں دانے ڈالے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: تم لوگ امراء ہو اور مجھے یہ کھانا کھلاتے ہو؟ اس پر حضرت ام کلثوم نے فرمایا: اے ابوصالح! اگر تم امیر المومنین کو دیکھ لو تو پھر تم کیسے ہو؟ مالٹے لائے گئے تو حضرت حسن یا حضرت حسین ان سے مالٹا لینے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ سے مالٹا چھین لیا پھر تقسیم کرنے کا کہا چنانچہ وہ تقسیم کر دیا گیا۔

(٣٥٦٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لأُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ : اكْفِي فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِدْمَةَ خَارِجًا : سِقَايَةَ الْمَاءِ وَالْحَاجَةَ ، وَتَكْفِيكَ الْعَمَلَ فِي الْبَيْتِ : الْعَجْنَ وَالْخَبْزَ وَالطَّحْنَ.

(٣٥٦٤٣) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ فاطمہ بنت اسد سے کہا۔ آپ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر کی خدمت پانی لانا وغیرہ سے کافی ہو جائیں۔ وہ آپ کو گھر کے کام سے آٹا گوندھنا، روٹی پکانا اور چکی چلانا وغیرہ سے کفایت کر لیں گی۔

(٣٥٦٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُهْدِيَتْ فَاطِمَةُ لَيْلَةَ أُهْدِيَتْ إِلَيَّ ، وَمَا تَحْتَنَا إِلاَّ جِلْدُ كَبْشٍ.

(٣٥٦٤٤) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جس رات حضرت فاطمہ مجھے ہدیہ کی گئیں اس رات ہمارے نیچے صرف بنڈھے کی کھال تھی۔

(٣٥٦٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : كَلِمَات لَوْ رَحَلْتُمَ الْمَطِيَّ فِيهِنَّ لأَنْضَيْتُمُوهُنَّ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكُوا مِثْلَهُنَّ : لاَ يَرْجُ عَبْدٌ إِلاَّ رَبَّهُ ، وَلاَ يَخَفْ إِلاَّ ذَنْبَهُ ، وَلاَ يَسْتَحْيِي مَنْ لاَ يَعْلَمُ أَنْ يَتَعَلَّمَ ، وَلاَ يَسْتَحْيِي عَالِمٌ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لاَ يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ : اللَّهُ أَعْلَمُ ، وَاعْلَمُوا أَنَّ مَنْزِلَةَ الصَّبْرِ مِنَ الإِيمَانِ كَمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ ، وَإِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الإِيمَانُ.

(٣٥٦٤٥) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چند باتیں ایسی ہیں کہ اگر تم سواریوں کو چلاؤ تو تم ان باتوں کی مثل پانے سے قبل سواریوں کو ہلاک وفنا کر دو گے۔ بندہ اپنے پروردگار کے سوا کسی سے امید نہ رکھے۔ بندہ صرف اپنے گناہ سے ڈرے۔ جو آدمی نہ جانتا ہو وہ جاننے سے حیا نہ کرے اور جب آدمی سے غیر معلوم بات کا سوال ہو تو اس کو اللہ اعلم کہنے سے حیا نہیں آنی چاہیے۔ اور یہ بات جان لو کہ صبر کا ایمان میں وہی مقام ہے جو جسم میں سر کا ہے۔ پس جب سر چلا جاتا ہے تو جسم چلا جاتا ہے اور جب صبر چلا جاتا ہے تو ایمان چلا جاتا ہے۔

(٣٥٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِطِسْتِ خِوَانٍ

فَالُوذَجٍ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ.

(۳۵۶۴۶) حضرت عدی بن ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دسترخوان پر فالودہ کا طشت لایا گیا
آپ نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔

(٣٥٦٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :اكْظِمُوا الْغَيْ
وَأَقِلُّوا الضَّحِكَ لاَ تَمُجُّهُ الْقُلُوبُ.

(۳۵۶۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں غصہ کو قابو کرو اور ہنسی کو کم کرو دل اس کو گوارا نہیں کرتے۔

(٣٥٦٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي هُذَيْلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ قَمِيصًا ، كُمُّهُ
أَرْسَلَهُ بَلَغَ نِصْفَ سَاعِدِهِ ، وَإِذَا مَدَّهُ لَمْ يُجَاوِزْ ظُفْرَهُ.

(۳۵۶۴۸) حضرت ابن ابوالہذیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک قمیص دیکھی جس کی آستین جب
آپ چھوڑتے تو آپ کی نصف کلائی تک پہنچتی اور جب آپ اس کو کھینچتے تو آپ کے ناخن کو تجاوز نہ کرتی۔

(٣٥٦٤٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ :قَضَى رَسُولُ ا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ بِخِدْمَةِ الْبَيْتِ ، وَقَضَى عَلَى عَلِيٍّ بِمَا كَانَ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ.

(۳۵۶۴۹) حضرت ضمرہ بن حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی پر گھر کے کام کاج کا فیصلہ
فرمایا تھا اور حضرت علی پر گھر سے باہر والا کام۔

(٣٥٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَخْبَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَا أَصْبَ
بِالْكُوفَةِ أَحَدٌ إِلاَّ نَاعِمًا ، وَإِنَّ أَدْنَاهُمْ مَنْزِلَةً مَنْ يَأْكُلُ الْبُرَّ وَيَجْلِسُ فِي الظِّلِّ وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ.

(۳۵۶۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو بھی کوفہ میں ہے وہ ناز ونعم والا ہے۔ اوران میں سے کم تر درجہ کا آد
بھی گندم کھاتا ہے، سایہ میں بیٹھتا ہے اور فرات کا پانی پیتا ہے۔

(٣٥٦٥١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ
قَالَ :خَرَجَ عَلِيٌّ ذَاتَ يَوْمٍ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ :مَنْ يَبْتَاعُ مِنِّي سَيْفِي هَذَا ، فَلَوْ كَانَ عِنْدِي ثَمَنُ إِزَارٍ مَا بِعْتُهُ.

(۳۵۶۵۱) حضرت یزید بن شریک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن اپنی تلوار لے کر نکلے اور فرمایا: کون مجھ سے میری یہ تلوا
خریدے گا؟ اگر میرے پاس ازار کے پیسے ہوتے میں یہ تلوار نہ بیچتا۔

(٣٥٦٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ ﴿إِلاَّ أَصْحَابَ
الْيَمِينِ﴾ قَالَ :هُمْ أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۶۵۲) حضرت زاذان، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ...... ﴿إِلاَّ أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾...... کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے

ہیں کہ یہ مسلمانوں کے بچے ہوں گے۔

(٣٥٦٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمِّي ، عَنْ أُمِّ عُثْمَانَ أُمِّ وَلَدٍ لِعَلِيٍّ ، قَالَتْ : جِئْتُ عَلِيًّا وَبَيْنَ يَدَيْهِ قُرُنْفُلٌ مَكْبُوبٌ فِي الرَّحْبَةِ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هَبْ لابْنَتِي مِنْ هَذَا الْقُرُنْفُلِ قِلاَدَةً ، فَقَالَ : هَكَذَا ، وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ ، أَدْنِي دِرْهَمًا جَيِّدًا ، فَإِنَّمَا هَذَا مَالُ الْمُسْلِمِينَ وَإِلاَّ فَاصْبِرِي حَتَّى يَأْتِيَنَا حَظُّنَا مِنْهُ ، فَنَهَبُ لابْنَتِكَ مِنْهُ قِلاَدَةً.

(٣٥٦٥٣) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ام ولد، ام عثمان سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان کے سامنے صحن میں لونگ کا ڈھیر تھا۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اس لونگ میں سے ایک ہار میری بیٹی کو ہدیہ کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے ٹھونکا۔ ایک عمدہ درہم قریب کرو کیونکہ یہ مسلمانوں کا مال ہے۔ بصورت دیگر صبر کر یہاں تک کہ اس میں سے ہمیں ہمارا حصہ مل جائے پھر ہم اس میں سے تمہاری بیٹی کو ہدیہ کر دیں گے۔

(٣٥٦٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي جَمَعَ الإِيمَانَ وَالْقُرْآنَ مَثَلُ الأُتْرُنْجَةِ الطَّيِّبَةِ الرِّيحِ الطَّيِّبَةِ الطَّعْمِ ، وَمَثَلُ الَّذِي لَمْ يَجْمَعَ الإِيمَانَ وَلَمْ يَجْمَعَ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ خَبِيثَةِ الرِّيحِ وَخَبِيثَةِ الطَّعْمِ.

(٣٥٦٥٤) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص قرآن اور ایمان کو جمع کرتا ہے اس کی مثال مالٹے کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی عمدہ۔ اور جو شخص ایمان کو اور قرآن کو جمع نہیں کرتا اس کی مثال حنظل کی طرح ہے۔ ذائقہ بھی برا، بو بھی بری۔

(٣٥٦٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : قِيلَ لِعَلِيٍّ : مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا حَسَنٍ جَاوَرْتَ الْمَقْبَرَةَ ، قَالَ : إِنِّي أَجِدُهُمْ جِيرَانَ صِدْقٍ ، يَكُفُّونَ السَّيِّئَةَ وَيُذَكِّرُونَ الآخِرَةَ.

(٣٥٦٥٥) حضرت علی سے پوچھا گیا اے ابوالحسن! کیا بات ہے کہ آپ قبرستان والوں کی مجاورت کرتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے انہیں سچا دوست پایا ہے۔ یہ برائی سے روکتے اور آخرت یاد دلاتے ہیں۔

(٣٥٦٥٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَتَعْجِنُ ، وَإِنَّ قُصَّتَهَا لَتَكَادُ تَضْرِبُ الْجَفْنَةَ.

(٣٥٦٥٦) حضرت عطاء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آٹا گوندھا کرتی تھیں اور ان کی پیشانی کے بال آٹے کے برتن میں لگتے تھے۔

(۱۰) کلام ابنِ مسعودٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵٦۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :ذَهَبَ صَفْوُ الدُّنْيَا وَبَقِيَ كَدَرُهَا فَالْمَوْتُ تُحْفَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

(۳۵٦۵۷) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: دنیا کی صفائی چلی گئی اور اس کی کدورت رہ گئی پس موت ہر مسلمان کے لیے تحفہ ہے۔

(۳۵٦۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :الدُّنْيَا كَالثَّغْبِ ذَهَبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ.

(۳۵٦۵۸) حضرت عبداللہ سے روایت ہے دنیا دامن کوہ کی طرح ہے اس کی صفائی چلی گئی ہے اور اس کی کدورت باقی رہ گئی ہے۔

(۳۵٦۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَخَافَ اللَّهَ ، وَبِحَسْبِهِ مِنَ الْجَهْلِ أَنْ يُعْجَبَ بِعَمَلِهِ.

(۳۵٦۵۹) حضرت ابن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی کے علم کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور آدمی کی جہالت کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر خوش رہے۔

(۳۵٦٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا وَمَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا أَضَرَّ بِالآخِرَةِ ، يَا قَوْمِ فَأَضِرُّوا بِالْفَانِي لِلْبَاقِي.

(۳۵٦٦۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص آخرت کا ارادہ رکھتا ہے تو دنیا کا نقصان اٹھاتا ہے اور جو شخص دنیا کا ارادہ کرتا ہے وہ آخرت کا نقصان اٹھاتا ہے۔ اے لوگو! تم باقی کے لیے فانی کا نقصان اٹھالو۔

(۳۵٦٦۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي صُفْرَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوَدِدْت أَنِّي طَيْرٌ فِي مَنْكِبِي رِيشٌ.

(۳۵٦٦۱) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں پرندہ ہوتا میرے مونڈھے میں پر ہوتے۔

(۳۵٦٦۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَيْتَنِي شَجَرَةٌ تُعْضَدُ.

(۳۵٦٦۲) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: کاش کہ میں کوئی درخت ہوتا جس کو کاٹ لیا جاتا۔

(۳۵٦٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيع ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوَدِدْتُ أَنَّ رَوْثَةً انْفَلَقَتْ عَنِّي فَنُسِبْتُ إِلَيْهَا فَسُمِّيت عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوْثَةَ ، وَأَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لِي ذَنْبًا

وَاحِدًا ، إِلاَّ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :لَوَدِدْت أَنِّي عَلِمْت أَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لِي ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

(۳۵۶۶۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ گوبر مجھ سے پھٹ جاتا اور میں اس کی طرف منسوب ہو جاتا۔ مجھے عبداللہ بن روشہ کا نام دیا جاتا اور اللہ تعالیٰ میرا ایک گناہ معاف کر دیتے۔ راوی ابو معاویہ کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ اللہ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ پھر آگے سابقہ حدیث کے مثل بیان کیا۔

(٣٥٦٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَجْعَلَ كَنْزَهُ فِي السَّمَاءِ حَيْثُ لاَ يَأْكُلُهُ السُّوسُ ، وَلاَ يَنَالُهُ السُّرَّقُ فَلْيَفْعَلْ ، فَإِنَّ قَلْبَ الرَّجُلِ مَعَ كَنْزِهِ.

(ابو نعیم ۱۳۵)

(۳۵۶۶۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں تم میں سے جو شخص اس کی استطاعت رکھتا ہو کہ اس کا خزانہ آسمان میں ہو جہاں اس کو سرسری نہ کھائے اور چور نہ پائے تو اس کو ایسا کرنا چاہیے۔ کیونکہ آدمی کا دل اس کے خزانہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

(٣٥٦٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :سَمِعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ صَيْحَةً فَاضْطَجَعَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

(۳۵۶۶۵) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے ایک چیخ سنی تو آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئے۔

(٣٥٦٦٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي آلُ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَوْصَى ابْنَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ :أُوصِيك بِتَقْوَى اللهِ وَلْيَسَعْك بَيْتُك ، وَامْلِكْ عَلَيْك لِسَانَك ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِك.

(۳۵۶۶۶) آلِ عبداللہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو یہ وصیت کی تھی۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تمہارے لیے تمہارا گھر وسیع ہونا چاہیے اور اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھو اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔

(٣٥٦٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوَدِدْت أَنِّي أَعْلَمُ ، أَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لِي ذَنْبًا مِنْ ذُنُوبِي ، وَأَنِّي لاَ أُبَالِي أَيَّ وَلَدِ آدَمَ وَلَدَنِي.

(۳۵۶۶۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ مجھے معلوم ہو جائے اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیا ہے تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ مجھے بنو آدم کی کس اولاد نے جنم دیا ہے۔

(٣٥٦٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : إن من أكثر الناس خطأ يوم القيامة أكثرهم خوضاً في الباطل.

(۳۵۶۶۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: بیشک جنت ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھکی ہوئی ہے اور بے شک جہنم خواہشات سے ڈھکی ہوئی ہے۔ پس جو شخص پردہ سے (پرے) جھانک لیتا ہے تو وہ ماوراء میں چلا جاتا ہے۔

(۳۵۶۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الْجَنَّةَ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ ، وَإِنَّ النَّارَ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ ، فَمَنَ اطَّلَعَ الحِجَاب وَاقِع مَا وَرَائَهُ.

(۳۵۶۶۹) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: بے شک قیامت کے دن سب سے زیادہ خطاؤں والا وہ شخص ہوگا جو باطل میں زیادہ غور وخوض کرتا ہے۔

(۳۵۶۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَثَلُ الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الأَعْمَالِ مَثَلُ قَوْمٍ نَزَلُوا مَنْزِلاً لَيْسَ بِهِ حَطَبٌ وَمَعَهُمْ لَحْمٌ ، فَلَمْ يَزَالُوا يَلْقُطُونَ حَتَّى جَمَعُوا مَا أَنْضَجُوا بِهِ لَحْمَهُمْ.

(۳۵۶۷۰) حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: چھوٹے چھوٹے عملوں کی مثال ایسی ہے جیسے کچھ لوگ کسی جگہ پڑاؤ ڈالیں جہاں پر ایندھن نہ ہو اور ان لوگوں کے پاس گوشت ہو۔ پس یہ لوگ مسلسل چنتے رہیں یہاں تک کہ یہ اتنا ایندھن جمع کرلیں جس پر یہ اپنا گوشت پکالیں۔

(۳۵۶۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : مَرِضَ عَبْدُ اللهِ مَرَضًا فَجَزِعَ فِيهِ فَقُلْنَا : مَا رَأَيْنَاكَ جَزِعْتَ فِي مَرَضٍ مَا جَزِعت فِي مَرَضِكَ هَذَا ، قَالَ : إِنَّهُ أخذني وَقَرَّبَ بِي مِنَ الْغَفْلَةِ.

(۳۵۶۷۱) حضرت علقمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کو ایک خاص مرض لاحق ہوا جس میں انہوں نے جزع کرنا شروع کیا۔ ہم نے عرض کیا ہم نے آپ کو کسی مرض میں ایسی جزع کرتے نہیں دیکھا جیسی آپ نے اس مرض میں جزع کی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مرض مجھ پر غالب ہوگیا اور غفلت کو میرے قریب کردیا۔

(۳۵۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تَعْجَلُوا بِحَمْدِ النَّاسِ وَلا بِذَمِّهِمْ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يُعْجِبُكَ الْيَوْمَ وَيَسُوئُكَ غَدًا ، وَيَسُوئُكَ الْيَوْمَ وَيُعْجِبُكَ غَدًا ، وَإِنَّ الْعِبَادَ يُغَيِّرُونَ وَاللَّهُ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَاللَّهُ أَرْحَمُ بِعَبْدِهِ يَوْمَ يَأْتِيهِ مِنْ أُمٍّ وَاحِدٍ فَرَشَتْ لَهُ فِي أَرْضٍ قِيٍّ ، ثُمَّ قَامَتْ تَلْتَمِسُ فِرَاشَهُ بِيَدِهَا ، فَإِنْ كَانَتْ لَدْغَةٌ كَانَتْ بِهَا وَإِنْ كَانَتْ شَوْكَةٌ كَانَتْ بِهَا.

(۳۵۶۷۲) حضرت قاسم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ فرماتے ہیں لوگوں کی حمد اور لوگوں کی مذمت کی وجہ سے جلد بازی نہ کرو۔ کیونکہ آج کے دن ایک آدمی تمہیں پسند کرے گا اور کل کے دن یہی آدمی تمہیں برا سمجھے گا۔ اور آج (اگر) برا سمجھے گا تو کل تمہیں اچھا سمجھے گا۔ کیونکہ لوگ بدلتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔ جس دن بندہ اللہ کے پاس آئے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر اس ماں سے زیادہ رحم کرنے والے ہوں گے جو ماں بچے کے لیے خالی زمین میں فرش بچھائے پھر اس کے بچھونے کو اپنے ہاتھ سے ٹٹول کر تلاش کرنے لگے چنانچہ اگر کوئی ڈسنا ہوا تو اس کے ہاتھ پر ہوگا اور اگر کوئی کانٹا ہوا تو اس کے ہاتھ پر ہوگا۔

٣٥٦٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَدِدْت أَنِّي مِنَ الدُّنْيَا فَرْدٌ كَالْغَادِي الرَّاكِبِ الرَّائِحِ.

(۳۵۶۷۳) حضرت قاسم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں دنیا میں ایک ایسے فرد کی طرح ہوں جو صبح کو آئے سوار ہو اور چلا جائے۔

٣٥٦٧٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : كَفَى بِخَشْيَةِ اللهِ عِلْمًا ، وَكَفَى بِالاغْتِرَارِ بِهِ جَهْلاً.

(۳۵۶۷۴) حضرت قاسم بن عبدالرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: خدا کے خوف کے لیے علم ہی کافی ہے اور خدا کے بارے میں دھوکہ کے لیے جہالت ہی کافی ہے۔

٣٥٦٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ عَبْدِ اللهِ شَيْءٌ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطِيَهُمَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا ، أَوْ يَدْفَعَ عَنْهُمْ بِهِ سُوءًا إِلاَّ ، أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَلِمَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

(۳۵۶۷۵) حضرت حارث بن سوید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں؟ آل عبداللہ نے کبھی اس حال میں صبح نہیں کی کہ ان کے پاس کوئی چیز ہو جس کے ذریعہ سے یہ اُمید رکھتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اس کے ذریعہ سے خیر دیں یا اس کے ذریعہ ان سے کوئی برائی دور کریں مگر یہ کہ خدا جانتا ہے کہ عبداللہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

٣٥٦٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ الأَخْرَمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ مَا يَضُرُّ عَبْدًا يُصْبِحُ عَلَى الإِسْلاَمِ وَيُمْسِي عَلَيْهِ مَاذَا أَصَابَهُ مِنَ الدُّنْيَا.

(۳۵۶۷۶) حضرت عبداللہ کہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! جو بندہ صبح اس حال میں کرے کہ وہ مسلمان ہو اور شام اس حال میں کرے کہ وہ مسلمان ہو تو اس کو دنیا کی جو حالت بھی ملے، اس کو کوئی نقصان نہیں ہے۔

٣٥٦٧٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَرَصَ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْبَرْدُ ، قَالَ :فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَسْتَحْيِي أَنْ يَجِيءَ فِي الثَّوْبِ الدُّونِ ، أَوِ الْكِسَاءِ الدُّونِ، فَأَصْبَحَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي عَبَايَةٍ ، ثُمَّ أَصْبَحَ فِيهَا ، ثُمَّ أَصْبَحَ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فِيهَا.

(۳۵۶۷۷) حضرت ابو مجلز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو سردی نے تکلیف پہنچائی۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ آدمی اس بات سے حیا کرنے لگا کہ وہ گھٹیا کپڑے یا گھٹیا چادر میں آئے۔ اس پر حضرت ابو عبدالرحمن ایک (دن ایک) جبّہ میں آئے پھر اگلی صبح بھی اسی میں آئے پھر تیسری صبح بھی اسی میں آئے۔

(٣٥٦٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنِّي لاَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ فِي الْخَطَأَ وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ فِي الْعَمْدِ ، إِنِّي لاَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْتَقِلُّوا أَعْمَالَكُمْ ، وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْتَكْثِرُوهَا.

(۳۵۶۷۸) حضرت شعبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے تم پر خطا کرنے میں کوئی خوف نہیں ہے۔ لیکن مجھے تمہارے بارے میں جان بوجھ کر غلطی کا خوف ہے۔ مجھے تم پر اس بات کا خوف نہیں ہے کہ تم اپنے عملوں کو کم سمجھنے لگو لیکن مجھے تم پر اس بات کا خوف ہے کہ تم اعمال کو زیادہ سمجھنے لگو۔

(٣٥٦٧٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : دَعُوا الْحَكَّاكَاتِ فَإِنَّهَا الإِثْمَ.

(۳۵۶۷۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: وسوسوں کو چھوڑ دو کیونکہ یہ گناہ ہیں۔

(٣٥٦٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الْمُؤْمِنُ يَرَى ذَنْبَهُ كَأَنَّهُ صَخْرَةٌ يَخَافُ أَنْ تَقَعَ عَلَيْهِ ، وَالْمُنَافِقُ يَرَى ذَنْبَهُ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلَى أَنْفِهِ فَطَارَ فَذَهَبَ.

(۳۵۶۸۰) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مومن، اپنے گناہ کو یوں خیال کرتا ہے گویا کہ وہ ایک چٹان ہے جس کے بارے میں مومن خوف رکھتا ہے کہ کہیں اس پر گر نہ جائے۔ اور منافق اپنے گناہ کو مکھی کی طرح سمجھتا ہے جو اس کے ناک پر بیٹھی پھر اڑ گئی اور چلی گئی۔

(٣٥٦٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا مَعَ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ رَجُلٌ وَأَشَارَ إِلَى الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَدِدْتُ أَنِّي إِذَا مِتّ لَمْ أُبْعَثْ ، فَقَالَ الْقَاسِمُ بِرَأْسِهِ هَكَذَا ، أَيْ نَعَمْ.

(۳۵۶۸۱) حضرت مالک بن مغول سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے...... اس پر ایک آدمی نے کہا...... اور اس نے حضرت قاسم کی طرف اشارہ کیا...... فرمایا: حضرت عبداللہ نے کہا تھا...... مجھے یہ بات محبوب ہے کہ جب میں مر جاؤں تو پھر مجھے نہ اٹھایا جائے۔ اس پر حضرت قاسم نے اپنے سر سے یوں اشارہ کیا۔ یعنی ہاں۔

(٣٥٦٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : قُولُوا خَيْرًا تُعْرَفُوا بِهِ ، وَاعْمَلُوا بِهِ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ ، وَلاَ تَكُونُوا عُجُلاً مَذَايِيعَ بُذُرًا. (ابن المبارك ١٤٣٨)

(۳۵۶۸۲) حضرت زبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ نے فرمایا: خیر کی بات کہو تو تم خیر کے ذریعہ معروف ہو گے۔ خیر پر عمل کرو تو اہل خیر بن جاؤ گے۔ جلد باز، راز فاش کرنے والے نہ بنو۔

(٣٥٦٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ وَقَفْتُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقِيلَ لِي : نُخَيِّرُكَ مَنْ أَيُّهُمَا تَكُونُ أَحَبَّ إِلَيْكَ ، أَوْ تَكُونُ رَمَادًا ، لاَخْتَرْتُ أَنْ أَكُونَ رَمَادًا.

(۳۵۶۸۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر مجھے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے اور مجھے کہا جائے ...... ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تم ان دونوں میں سے کس میں ہو...... یہ بات تمہیں زیادہ محبوب ہے...... یا یہ کہ تم راکھ ہو جاؤ؟ تو میں راکھ ہونے کو پسند کروں گا۔

(۳۵٦۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مَعْنٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تَفْتَرِقُوا فَتَهْلَكُوا.

(۳۵۶۸۴) حضرت معن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: فرقوں میں نہ پڑو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

(۳۵٦۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :وَدِدْتُ أَنِّي صُولِحْت عَلَى تِسْعِ سَيِّئَاتٍ وَحَسَنَةٍ.

(۳۵۶۸۵) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے ساتھ ایک نیکی اور نو برائیوں پر صلح کر لی جائے۔

(۳۵٦۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الْمُؤْمِنُ يَأْلَف ، وَلاَ خَيْرَ فِيمَنْ لاَ يَأْلَفُ ، وَلاَ يُؤْلَفُ. (ابو نعیم ۲۵۴)

(۳۵۶۸۶) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مومن محبت کرتا ہے اس آدمی میں کوئی خیر نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اُس سے محبت کی جائے۔

(۳۵٦۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لاَ يُحِبُّ ، وَلاَ يُعْطِي الإِيمَانَ إلاَّ مَنْ يُحِبُّ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَعْطَاهُ الإِيمَانَ. (طبرانی ۸۹۹۰)

(۳۵۶۸۷) حضرت مرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دنیا اس کو بھی دیتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اس کو بھی دیتے ہیں جس سے محبت نہیں کرتے۔ لیکن جس سے محبت کرتے ہیں ایمان اسی کو دیتے ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں تو اس کو ایمان دیتے ہیں۔

(۳۵٦۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ سَمِعَهُ مِنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلاَثَةِ دَوَاوِينَ :دِيوَانٌ فِيهِ الْحَسَنَاتُ ، وَدِيوَانٌ فِيهِ النَّعِيمُ ، وَدِيوَانٌ فِيهِ السَّيِّئَاتُ ، فَيُقَابَلُ بِدِيوَانِ الْحَسَنَاتِ دِيوَانُ النَّعِيمِ ، فَيَسْتَفْرِغُ النَّعِيمُ الْحَسَنَاتِ ، وَتَبْقَى السَّيِّئَاتُ مَشِيئَتُهَا إِلَى اللهِ تَعَالَى ، إنْ شَاءَ عَذَّبَ ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ.

(۳۵۶۸۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کو تین دفتروں پر پیش کیا جائے گا۔ ایک دفتر جس میں نیکیاں ہوں گی اور ایک دفتر جس میں نعمتیں ہوں گی اور ایک دفتر جس میں گناہ ہوں گے۔ پس نعمتوں والے دفتر کو نیکیوں والے دفتر کے مقابل لایا جائے گا۔ چنانچہ نیکیاں تو نعمتوں کے بدلے میں فارغ ہو جائیں گی اور خطائیں باقی رہ جائیں گی

جواللہ کی مشیت کے متعلق ہوں گی۔ اگر اللہ چاہے تو عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف کردے۔

(٣٥٦٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : تَعَلَّمُوا تَعْلَمُوا ، فَإِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوا.

(۳۵۶۸۹) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں علم حاصل کرو علم حاصل کرو پھر جب علم حاصل کر چکو تو عمل کرو۔

(٣٥٦٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مَعْنٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُاللهِ: لاَ يُشْبِهُ الزِّيُّ الزِّيَّ حَتَّى تَشْتَبِهَ الْقُلُوبُ الْقُلُوبُ.

(۳۵۶۹۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: ظاہری شکل وصورت، ظاہری شکل وصورت سے مشابہت تب کھاتی ہے جب دل، دل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

(٣٥٦٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي عِيسَى ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ مِنْ رَأْسِ التَّوَاضُعِ أَنْ تَرْضَى بِالدُّونِ مِنْ شَرَفِ الْمَجْلِسِ ، وَأَنْ تَبْدَأَ بِالسَّلاَمِ مَنْ لَقِيت.

(۳۵۶۹۱) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: بیشک تواضع کا بڑا حصہ یہ ہے کہ تم مجلس میں عزت کی جگہ سے کم درجہ جگہ پر راضی ہو جاؤ اور جس سے ملو سلام میں پہل کرو۔

(٣٥٦٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَنْتُمْ أَكْثَرُ صِيَامًا وَأَكْثَرُ صَلاَةً وَأَكْثَرُ جِهَادًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ، قَالُوا : لِمَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانُوا أَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا وَأَرْغَبَ فِي الآخِرَةِ.

(۳۵۶۹۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ؓ سے روزوں میں، نمازوں میں، جہاد میں زیادہ ہو لیکن وہ تم سے بہتر تھے۔ لوگوں نے پوچھا: اے ابو عبدالرحمن! کیوں؟ آپ ؓ نے فرمایا: وہ دنیا میں زیادہ بے رغبت تھے اور آخرت میں زیادہ رغبت کرنے والے تھے۔

(٣٥٦٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : إِنَّمَا هَذِهِ الْقُلُوبُ أَوْعِيَةٌ ، فَاشْغَلُوهَا بِالْقُرْآنِ ، وَلاَ تَشْغَلُوهَا بِغَيْرِهِ.

(۳۵۶۹۳) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں: یہ دل تو صرف برتن ہیں۔ پس تم ان کو قرآن سے بھرو کسی اور چیز سے دلوں کو نہ بھرو۔

(٣٥٦٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَابِسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أبو إِيَاسٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ : إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كَلاَمُ اللهِ ، وَأَوْثَقَ الْعُرَى كَلِمَةُ التَّقْوَى ، وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ ، وَأَحْسَنَ الْقَصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ ، وَأَحْسَنَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَشْرَفَ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللهِ ، وَخَيْرَ الأُمُورِ عَزَائِمُهَا ، وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا ، وَأَحْسَنَ

الْهُدٰى هَدْىُ الأَنْبِيَاءِ ، وَأَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ ، وَأَغَرَّ الضَّلاَلَةِ الضَّلاَلَةُ بَعْدَ الْهُدَى ، وَخَيْرَ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ ، وَخَيْرَ الْهُدَى مَا اتُّبِعَ ، وَشَرَّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ.

۲- وَالْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ، وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى ، وَنَفْسٌ تُنْجِيهَا خَيْرٌ مِنْ أَمَارَةٍ لاَ تُحْصِيهَا ، وَشَرَّ الْعَذِلَةِ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ ، وَشَرَّ النَّدَامَةِ نَدَامَةُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لاَ يَأْتِي الصَّلاَةَ إِلاَّ دبريًّا ، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لاَ يَذْكُرُ اللَّهَ إِلاَّ مُهَاجِرًا ، وَأَعْظَمَ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوبُ ، وَخَيْرَ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ ، وَخَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى ، وَرَأْسَ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ ، وَخَيْرَ مَا أُلْقِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِينُ ، وَالرَّيْبَ مِنَ الْكُفْرِ ، وَالنَّوْحَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ ، وَالْغُلُولَ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ ، وَالْكَنْزَ كَيٌّ مِنَ النَّارِ.

۳- وَالشِّعْرَ مَزَامِيرُ إِبْلِيسَ ، وَالْخَمْرَ جِمَاعُ الإِثْمِ ، وَالنِّسَاءَ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ ، وَالشَّبَابَ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ ، وَشَرَّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا ، وَشَرَّ الْمَآكِلِ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ، وَالسَّعِيدَ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ ، وَالشَّقِيَّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ ، وَإِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ مَا قَنِعَتْ بِهِ نَفْسُهُ ، وَإِنَّمَا يَصِيرُ إِلَى مَوْضِعِ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ وَالأَمْرُ بِآخِرِهِ ، وَأَمْلَكَ الْعَمَلِ بِهِ خَوَاتِمُهُ ، وَشَرَّ الرَّوَايَا رِوَايَا الْكَذِبِ ، وَكُلَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ.

۴- وَسِبَابَ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَقِتَالَهُ كُفْرٌ ، وَأَكْلَ لَحْمِهِ مِنْ مَعَاصِي اللهِ ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ ، وَمَنْ يَتَأَلَّى عَلَى اللهِ يُكَذِّبْهُ ، وَمَنْ يَغْفِرْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ ، وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللَّهُ عَنْهُ ، وَمَنْ يَكْظِمَ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزَايَا يُعْقِبْهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَعْرِفِ الْبَلاَءَ يَصْبِرْ عَلَيْهِ ، وَمَنْ لاَ يَعْرِفْهُ يُنْكِرْهُ ، وَمَنْ يَسْتَكْبِرْ يَضَعْهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَبْتَغِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعَ اللَّهُ بِهِ ، وَمَنْ يَنْوِ الدُّنْيَا تُعْجِزْهُ ، وَمَنْ يُطِعَ الشَّيْطَانَ يَعْصِ اللَّهَ ، وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ يُعَذِّبْهُ.

(۳۵۶۹۴) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے خطبہ میں کہا کرتے تھے: سب سے سچی بات کلام اللہ ہے اور مضبوط ترین کڑا کلمۃ التقویٰ ہے اور بہترین ملت، ملت ابراہیمی ہے اور خوبصورت قصوں میں سے یہ قرآن ہے اور خوبصورت راستہ، سنت محمد ﷺ ہے۔ سب سے زیادہ شرافت والی بات ذکر اللہ ہے۔ بہترین امور میں سے پختہ امر ہے۔ امور میں سے بدترین امور بدعات ہیں اور اچھی ہدایت، انبیاء کی ہدایت ہے۔ سب سے عزت والی موت شہداء کا قتل ہوتا ہے۔ سب سے خطرناک گمراہی، ہدایت کے بعد کی ضلالت ہے۔ بہترین علم وہ ہے جو نفع مند ہو اور بہترین ہدایت وہ ہے جس کی اتباع کی جائے۔ بدترین اندھا پن، دل کا اندھا پن ہے۔

۲۔ اور اوپر کا ہاتھ، نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے جو چیز کم ہو اور کافی ہو اس چیز سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کردے۔ وَنَفْسٌ تُنْجِيهَا خَيْرٌ مِنْ أَمَارَةٍ لاَ تُحْصِيهَا بدترین ملامت موت کے وقت کی ملامت ہے اور بدترین ندامت، قیامت کے دن کی ملامت ہے۔ اور بعض لوگ نماز کے لیے آخری وقت میں آتے ہیں۔ اور بعض اللہ کا ذکر غافل دل کے ساتھ کرتے ہیں۔

غلطیوں میں سے سب سے بڑی غلطی جھوٹی زبان ہے۔ بہترین تونگری، دل کی تونگری ہے۔ بہترین زادتقویٰ ہے۔ حکمت کا بڑا حصہ، خوفِ خدا ہے۔ دلوں میں جو کچھ ڈالا جاتا ہے اس میں سے بہترین چیز یقین ہے اور کفر کے بارے میں شک اور نوحہ، جاہلیت کا عمل ہے۔ خیانت (مالِ غنیمت میں) جہنم کا انگارہ ہے اور خزانہ جہنم کا داغنا ہے۔

۳۔ شعر، شیطان کے باجوں میں سے ہے۔ شراب، گناہوں کا مجموعہ ہے۔ عورتیں، شیطان کی رسیاں ہیں۔ جوانی، جنون کا شعبہ ہے۔ بدترین کمائی، سود کی کمائی ہے اور بدترین کھانا یتیم کا کھانا ہے۔ خوش بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور بدبخت وہ ہے جو بطنِ مادر میں بدبخت لکھا گیا ہے۔ تم میں سے کسی کو اتنی مقدار کافی ہے جس پر اس کا نفس قناعت کرلے۔ کیونکہ لوٹنا تو چار بالشت (زمین) کی طرف ہے۔ معاملہ، آخر کا معتبر ہوتا ہے۔ کسی شے پر عمل کا دارومدار خاتمہ پر ہوتا ہے۔ بدترین روایت کرنے والے، جھوٹ کے روایت کرنے والے ہیں اور جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے۔

۴۔ مومن کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے اور اس کے گوشت کو کھانا خدا کی نافرمانیوں میں سے ہے۔ اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔ جو اللہ پر جرأت کرتا ہے اللہ اسے جھوٹا ثابت کرتا ہے۔ اور جو معاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو معاف کردیتے ہیں اور جو درگزر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی درگزر کرتے ہیں اور جو اپنے غصہ کو قابو کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اجر دیتے ہیں اور جو شخص رزایا پر صبر کرتا ہے اللہ اس کی اعانت کرتے ہیں اور جو آزمائش کو پہچانتا ہے وہ اس پر صبر کرتا ہے اور جو نہیں پہچانتا وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور جو بڑا بنتا ہے اللہ اس کو گرادیتے ہیں اور جو ناموری چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرتے ہیں اور جو دنیا کی چاہت کرتا ہے۔ دنیا اس کو تھکا دیتی ہے اور جو شیطان کی مانتا ہے خدا کی نافرمانی کرتا ہے اور جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے خدا اس کو عذاب دیتا ہے۔

(۳۵۶۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ وَحَقُّ تُقَاتِهِ أَنْ يُطَاعَ فَلاَ يُعْصَى ، وَأَنْ يُذْكَرَ فَلاَ يُنْسَى ، وَأَنْ يُشْكَرَ فَلاَ يُكْفَرُ وَإِيتَاءُ الْمَالِ عَلَى حُبِّهِ أَنْ تُؤْتِيَهُ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَأْمَلُ الْعَيْشَ وَتَخَافُ الْفَقْرَ ، وَفَضْلُ صَلاَةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلاَةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلاَنِيَةِ.

(۳۵۶۹۵) حضرت مرہ بن شراحیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ اور حق تقاتہ یہ ہے کہ فرماں برداری کی جائے۔ نافرمانی نہ کی جائے۔ یاد کیا جائے، بھلایا نہ جائے اور شکر کیا جائے، نافرمانی نہ کی جائے۔ اور مال کا محبت کے باوجود دینا یہ ہے کہ تم مال کو اس حالت میں خرچ کرو جبکہ تم صحت مند، تندرست ہو، تم عیش کرنا چاہتے ہو اور فقر سے ڈرتے ہو اور رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسی ہے جیسے مخفی صدقہ کی اعلانیہ صدقہ پر فضیلت ہوتی ہے۔

(۳۵۶۹۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لاَ تَنْفَعُ الصَّلاَةُ إِلاَّ مَنْ أَطَاعَهَا ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ : ﴿إِنَّ الصَّلاَةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ﴾ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :

ذِکْرُ اللهِ الْعَبْدَ أَكْبَرُ مِنْ ذِكْرِ الْعَبْدِ لِرَبِّهِ.

(۳۵۶۹۶) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نماز اسی کو نفع دیتی ہے جو اس کی اطاعت کرتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ﴾ پھر حضرت عبداللہ نے کہا: اللہ کا بندے کو یاد کرنا، بندہ کا اپنے ربّ کو یاد کرنے سے بڑا ہے۔

(۳۵۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كَفَى بِالْمَرْءِ مِنَ الشَّقَاءِ، أَوْ مِنَ الْخَيْبَةِ أَنْ يَبِيتَ وَقَدْ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ فَيُصْبِحُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ.

(۳۵۶۹۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: آدمی کی بدبختی کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ رات اس حال میں گزارے کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دے پس وہ صبح اس حال میں کرے کہ خدا کا ذکر نہ کرے۔

(۳۵۶۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، قَالَ سَمِعْت عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا﴾ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَلاَ لَيْتَ ذَلِكَ تَمَّ.

(۳۵۶۹۸) حضرت عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن مسعود کے پاس یہ آیت ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا﴾ پڑھی۔ اس پر حضرت عبداللہ نے کہا: خبردار! کاش یہ بات پوری ہوتی۔

(۳۵۶۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ قُرَّةَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلاَّ وَهُوَ ضَيْفٌ، وَمَالُهُ عَارِيَّةٌ، فَالضَّيْفُ مُرْتَحِلٌ وَالْعَارِيَّةُ مُؤَدَّاةٌ.

(۳۵۶۹۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں آج کے دن جس نے بھی صبح کی ہے تو وہ مہمان ہے اور اس کا مال عاریت ہے۔ پس مہمان جانے والا ہے اور عاریت قابل واپسی ہے۔

(۳۵۷۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ تعالى: ﴿يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ﴾ قَالَ: يُؤْتَوْنَ نُورَهُمْ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ، مِنْهُمْ مَنْ نُورُهُ مِثْلُ الْجَبَلِ، وَأَدْنَاهُمْ نُورًا مَنْ نُورُهُ عَلَى إِبْهَامِهِ يُطْفَأُ مَرَّةً وَيَتَقِدُ أُخْرَى.

(۳۵۷۰۰) حضرت عبداللہ سے قول خداوندی ﴿يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: ان لوگوں کو ان کے اعمال کے بقدر نور دیا جائے گا۔ بعض لوگوں کا نور پہاڑ کی طرح ہوگا اور ان میں سے کم ترین نور والا یوں ہوگا کہ اس کا نور اس کے انگوٹھے پر ہوگا۔ کبھی بجھے گا اور کبھی جلے گا۔

(۳۵۷۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ، مَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ، مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ، مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ. (ابن المبارك ۷۴)

(۳۵۷۰۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: دنیا میں خوش حال، آخرت میں خوشحال دنیا میں تنگ حال آخرت میں تنگ حال، دنیا میں خوشحال، آخرت میں تنگ حال آرام وسکون سے ہوگا۔

(۳۵۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ : ﴿تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ قَالَ :التَّوْبَةُ النَّصُوحُ أَنْ يَتُوبَ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُ.

(۳۵۷۰۲) حضرت عبداللہ سے ارشاد خداوندی ﴿تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ کے بارے میں منقول ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: توبۂ نصوح یہ ہے کہ آدمی توبہ کرے پھر اس گناہ کو دوبارہ نہ کرے۔

(۳۵۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا أَضَرَّ بِالآخِرَةِ ، وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا.

(۳۵۷۰۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جو شخص دنیا کا ارادہ کرے تو اس کو آخرت کا نقصان ہوگا اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرے تو اس کو دنیا کا نقصان ہوگا۔

(۳۵۷۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنِّي لأَمْقُتُ الرَّجُلَ أَنْ أَرَاهُ فَارِغًا لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ عَمَلِ الدُّنْيَا ، وَلاَ عَمَلِ الآخِرَةِ.

(۳۵۷۰۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُس آدمی پر سخت غصہ آتا ہے جس کو میں اس طرح فارغ دیکھوں کہ وہ دنیا، آخرت کے کسی کام میں مشغول نہ ہو۔

(۳۵۷۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُنْصِفَ اللَّهَ مِنْ نَفْسِهِ فَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ.

(۳۵۷۰۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے نفس سے اللہ کو پورا حق دلائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس آئے جو اپنے پاس آنے کو پسند کرتے ہوں۔

(۳۵۷۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ مِنْ شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُحْسِنَ بِاللهِ ظَنَّهُ ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، لاَ يُحْسِنُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِاللهِ ظَنَّهُ إِلاَّ أَعْطَاهُ ذَلِكَ ، فَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِيَدِهِ.

(۳۵۷۰۶) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے؟ کسی بندۂ مومن کو اس سے افضل چیز عطا نہیں کی گئی کہ وہ اللہ کے ساتھ حسن ظن کرے اور قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ کوئی بندۂ مومن خدا کے ساتھ حسن ظن نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو خیر دے دیتے ہیں۔ کیونکہ ساری خیر اُسی کے قبضہ میں ہے۔

(۳۵۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَادَ الْجُعْلُ أَنْ

يُعَذَّبَ فِي جُحْرِهِ بِذَنْبِ ابْنِ آدَمَ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا﴾.

(۳۵۷۰۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں قریب ہے کہ بھنورے کو بھی اپنی بل میں ابن آدم کے گناہ کی وجہ سے عذاب دیا جائے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا﴾.

(۳۵۷۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تُغَالِبُوا هَذَا اللَّيْلَ فَإِنَّكُمْ لاَ تُطِيقُونَهُ ، فَإِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنَمْ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِنَّهُ أَسْلَمُ.

(۳۵۷۰۸) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم لوگ اس رات پر غلبہ حاصل نہ کرو کیونکہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پس جب تم میں سے کسی کو اونگھ آئے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے بستر پر سو جائے۔ کیونکہ یہ زیادہ بہتر بات ہے۔

(۳۵۷۰۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ يَتَمَنَّى أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ فِي الدُّنْيَا قُوتًا ، وَمَا يَضُرُّ أَحَدُكُمْ عَلَى أَيِّ حَالٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ مِنَ الدُّنْيَا أَنْ لاَ تَكُونَ فِي النَّفْسِ حَزَازَةٌ ، وَلأَنْ يَعَضَّ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تُطْفَأَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَقُولَ لأَمْرٍ قَضَاهُ اللَّهُ : لَيْتَ هَذَا لَمْ يَكُنْ. (ابو نعیم ۱۳۷۔ احمد ۱۱۷)

(۳۵۷۰۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں لوگوں میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس بات کی خواہش کرے گا کہ وہ دنیا میں جو کچھ کھاتا تھا وہ قوت...... زندگی بچانے کی مقدار کھانا...... ہوتا اور تم میں سے کسی کو دنیا کی صبح و شام...... جس حالت کی بھی ہو...... نقصان نہیں دے گی اگر اس کے دل میں درد نہ ہو۔ اور تم میں سے کوئی انگارے کو پکڑے یہاں تک کہ وہ بجھ جائے یہ کام اس بات سے بہتر ہے کہ آدمی خدا کے کسی فیصلہ شدہ کام کے بارے میں یہ کہے: کاش کہ یہ نہ ہوتا۔

(۳۵۷۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، وَمَا لاَ يَعْلَمُهُ مَلَكٌ ، وَلاَ مُرْسَلٌ ، قَالَ : وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا : ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾.

(۳۵۷۱۰) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: یقیناً یہ بات تورات میں لکھی ہوئی ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جن کے پہلو خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں اور کسی کان نے سنا نہیں اور کسی بندہ کے دل پر ان کا خیال نہیں گزرا اور جن کو کوئی فرشتہ، رسول نہیں جانتا۔ پھر فرمایا: ہم اس بات کو (یہاں) پڑھتے ہیں: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾

(۳۵۷۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، عَنْ عَدَسَةَ الطَّائِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِطَيْرٍ صِيدَ بِشِرَافٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوَدِدْتُ أَنِّي بِحَيْثُ صِيدَ هَذَا الطَّيْرُ ، لاَ يُكَلِّمُنِي بَشَرٌ ، وَلاَ أُكَلِّمُهُ حَتَّى

أَلْقَى اللَّهَ.

(۳۵۷۱۱) حضرت عدسہ طائی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس مقام شراف سے شکار کردہ ایک پرندہ لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں اس مقام پر رہوں جہاں اس پرندہ کو شکار کیا گیا ہے۔ نہ مجھ سے کوئی بشر کلام کرے اور نہ میں کسی بشر سے کلام کروں یہاں تک کہ میں اللہ سے مل جاؤں۔

(۳۵۷۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :انْظُرُوا النَّاسَ عِنْدَ مَضَاجِعِهِمْ ، فَإِذَا رَأَيْتُمَ الْعَبْدَ يَمُوتُ عَلَى خَيْرٍ مَا تَرَوْنَهُ فَارْجُوا لَهُ الْخَيْرَ ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ يَمُوتُ عَلَى شَرِّ مَا تَرَوْنَهُ فَخَافُوا عَلَيْهِ ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ شَقِيًّا وَإِنْ أَعْجَبَ النَّاسَ بَعْضُ عَمَلِهِ قُيِّضَ لَهُ شَيْطَانٌ فَأَرْدَاهُ وَأَهْلَكَهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ الشَّقَاءُ الَّذِي كُتِبَ عَلَيْهِ ، وَإِذَا كَانَ سَعِيدًا وَإِنْ كَانَ النَّاسُ يَكْرَهُونَ بَعْضَ عَمَلِهِ قُيِّضَ لَهُ مَلَكٌ فَأَرْشَدَهُ وَسَدَّدَهُ حَتَّى تُدْرِكَهُ السَّعَادَةُ الَّتِي كُتِبَتْ لَهُ.

(۳۵۷۱۲) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: لوگوں کو ان کی خواب گاہوں کے پاس دیکھو۔ پس جب تم کسی بندے کو بہترین حالت پر مرتے دیکھو تو اس کے لیے خیر کی اُمید رکھو اور جب تم کسی بندے کو بدترین حالت میں مرتے دیکھو تو پھر تم اس پر خوف کرو۔ کیونکہ جب بد بخت ہوتا ہے......تو اگر چہ اس کے بعض اعمال لوگوں کو متعجب کرتے ہیں......تو اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیا جاتا ہے وہ اس کو بہکاتا ہے اور ہلاکت میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ بدبختی اس کو پالیتی ہے جو اس کا مقدر ہوتی ہے اور جب بندہ خوش بخت ہوتا ہے......اگر چہ اس کے بعض اعمال لوگوں کو ناپسند ہوتے ہیں......اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو اس کی راہنمائی کرتا ہے اور راہِ راست پر لگاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو مقدر کی سعادت پالیتی ہے۔

(۳۵۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :تَعَوَّدُوا الْخَيْرَ فَإِنَّمَا الْخَيْرُ فِي الْعَادَةِ.

(۳۵۷۱۳) حضرت ابو الاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: خیر کی عادت بناؤ۔ کیونکہ عادت میں بہتری ہے۔

(۳۵۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا مِنْ نَفْسٍ بَرَّةٍ وَلاَ فَاجِرَةٍ إِلاَّ وَإِنَّ الْمَوْتَ خَيْرٌ لَهَا مِنَ الْحَيَاةِ ، لَئِنْ كَانَ بَرًّا لَقَدْ قَالَ اللَّهُ : ﴿وَمَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِلأَبْرَارِ﴾ وَلَئِنْ كَانَ فَاجِرًا لَقَدْ قَالَ اللَّهُ : ﴿وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾.

(۳۵۷۱۴) حضرت اسود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: نفس اچھا ہو یا برا ہو۔ بہر حال موت اس کے لیے زندگی سے بہتر ہے۔ اگر نفس نیک ہو تو ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَمَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِلأَبْرَارِ﴾ اور اگر نفس برا ہو تو ارشا

خداوندی ہے: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾.

(۳۵۷۱۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي كَنَفٍ ، أَنَّ رَجُلاً رَأَى رُؤْيَا فَجَعَلَ يَقُصُّهَا عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ سَمِينٌ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْقَارِءُ سَمِينًا ، قَالَ الأَعْمَشُ :فَذَكَرْت ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ :سَمِينٌ نَسِيٌّ لِلْقُرْآنِ.

(۳۵۷۱۵) حضرت ابوکنف سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خواب دیکھا۔ چنانچہ اس نے وہ خواب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیان کرنا شروع کیا...... وہ آدمی موٹا تھا...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ قاری موٹا ہو...... راوی اعمش کہتے ہیں...... میں نے یہ روایت حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: موٹا آدمی قرآن کو بھلا دیتا ہے۔

(۳۵۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَعَ كُلِّ فَرْحَةٍ تَرْحَةٌ.

(۳۵۷۱۶) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: ہر خوشی کے ساتھ غم ہوتا ہے۔

(۳۵۷۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِشَرَابٍ، فَقَالَ :أَعْطِهِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :إِنِّي صَائِمٌ ، ثُمَّ قَالَ :أَعْطِهِ الأَسْوَدَ ، فَقَالَ :إِنِّي صَائِمٌ ، حَتَّى مَرَّ بِكُلِّهِمْ ، ثُمَّ أَخَذَهُ فَشَرِبَهُ ، ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالأَبْصَارُ﴾.

(۳۵۷۱۷) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس کوئی مشروب لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مشروب علقمہ کو دے دو۔ علقمہ نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مشروب اسود کو دے دو۔ اسود نے کہا میں روزے سے ہوں۔ یہاں تک کہ سب لوگوں کے پاس سے وہ مشروب ہو آیا پھر آپ نے خود وہ مشروب پکڑا اور اس کو نوش فرمایا پھر یہ آیت پڑھی: ﴿يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالأَبْصَارُ﴾

(۳۵۷۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا شَبَّهْت مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ الثَّغْب شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ ، وَلاَ يَزَالُ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللَّهَ ، وَإِذَا حَاكَ فِي صَدْرِهِ شَيْءٌ أَتَى رَجُلاً فَشَفَاهُ مِنْهُ ، وَايْمُ اللهِ لأَوْشَكَ أَنْ لاَ تَجِدُوهُ.

(۳۵۷۱۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: جس قدر دنیا گزر گئی ہے اس کی مثال اُس کوہِ دامن کی سی ہے جس کی صفائی ختم اور کدورت باقی ہو اور تم میں سے ایک جب تک اللہ سے ڈرے گا خیر پر ہوگا اور جب اس کے دل میں کوئی بات کھٹکے اور وہ آدمی کے پاس آئے اور اس سے شفا پالے۔ خدا کی قسم! ہوسکتا ہے کہ تم اس کو نہ پاؤ۔

(۳۵۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَا حَالٌ أَحَبُّ إِلَى اللهِ يَرَى الْعَبْدَ عَلَيْهَا مِنْهُ وَهُوَ سَاجِدٌ.

(۳۵۷۱۹) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس حالت سے زیادہ کوئی حالت پسند نہیں ہے کہ وہ بندہ کو سجدہ میں دیکھے۔

(۳۵۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ ، وَلَا يُعْطِي الإِيمَانَ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَعْطَاهُ الإِيمَانَ ، فَمَنْ جَبُنَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ ، وَالْعَدُوِّ أَنْ يُجَاهِدَهُ ، وَضَنَّ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۵۷۲۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: یقیناً اللہ تعالیٰ دنیا اس کو دیتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور جس سے محبت نہیں کرتے لیکن ایمان اُسی کو عطا کرتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اس کو ایمان عطا کرتے ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے رات کے وقت مشقت برداشت کرنے سے ڈرتا ہو اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے سے بزدل ہو اور مال کو خرچ کرنے میں بخیل ہو تو وہ کثرت سے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے۔

(۳۵۷۲۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الْجَبَلَ لَيُنَادِي بِالْجَبَلِ : هَلْ مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ مِنْ ذَاكِرٍ لِلَّهِ.

(۳۵۷۲۱) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: بیشک پہاڑ، پہاڑ کو آواز دے کر کہتا ہے۔ کیا آج کے دن تم پر سے کوئی خدا کا ذکر کرنے والا گزرا ہے؟"

(۱۱) كلام أبي الدّرداءِ رضي الله عنه

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۷۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : اعْبُدُوا اللَّهَ كَأَنَّكُمْ تَرَوْنَهُ ، وَعُدُّوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ الْمَوْتَى ، وَاعْلَمُوا أَنَّ قَلِيلاً يُغْنِيكُمْ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ يُلْهِيكُمْ ، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْبِرَّ لَا يَبْلَى ، وَأَنَّ الإِثْمَ لَا يُنْسَى.

(۳۵۷۲۲) حضرت عبداللہ بن مرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔ اور یہ بات جان لو کہ وہ تھوڑا جو تمہیں کفایت کر جائے اس کثیر سے بہتر ہے جو تمہیں غافل کرے اور جان لو کہ نیکی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا۔

(۳۵۷۲۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، قَالَ : جَمَعَ أَبُو

الدَّرْدَاءِ أَهْلَ دِمَشْقَ ، فَقَالَ : اسْمَعُوا مِنْ أَخٍ لَكُمْ نَاصِحٌ : أَتَجْمَعُونَ مَا لَا تَأْكُلُونَ ، وَتُؤَمِّلُونَ مَا لَا تُدْرِكُونَ، وَتَبْنُونَ مَا لَا تَسْكُنُونَ، أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِكُمْ ، فَجَمَعُوا كَثِيرًا وَأَمَّلُوا بَعِيدًا وَبَنَوْا شَدِيدًا، فَأَصْبَحَ جَمْعُهُمْ بُورًا ، وَأَصْبَحَ أَمَلُهُمْ غُرُورًا ، وَأَصْبَحَتْ دِيَارُهُمْ قُبُورًا.

(۳۵۷۲۳) حضرت رجاء بن حیوہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اہل دمشق کو جمع فرمایا پھر ارشاد فرمایا: اپنے خیر خواہ بھائی سے سن لو کیا تم وہ جمع کرتے ہو جس کو تم کھاؤ گے نہیں۔ اور تم اس چیز کی اُمید کرتے ہو جس کو تم پاؤ گے نہیں۔ اور تم وہ کچھ بناتے ہو جس میں تم نے رہنا نہیں ہے۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو تم سے پہلے تھے؟ انہوں نے بہت کچھ جمع کیا اور دور دور کی امیدیں باندھیں۔ اور سخت (عمارتیں) بنائیں۔ پھر ان کی جمع کردہ چیزیں بیکار ہوگئیں اور ان کی اُمیدیں، دھوکہ ہوگئیں اور ان کے گھر قبور بن گئے۔

(۳۵۷۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَا يَمُرُّ عَلَى قَرْيَةٍ إِلَّا قَالَ : أَيْنَ أَهلكِ ؟ ثُمَّ يَقُولُ : ذَهَبُوا وَبَقِيَتِ الأَعْمَالُ.

(۳۵۷۲۴) حضرت حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء، جس بستی پر سے بھی گزرتے، فرماتے تیرے اہل کہاں ہیں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: وہ تو چلے گئے ہیں لیکن اعمال باقی رہ گئے ہیں۔

(۳۵۷۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ قَلَّ حَسَدُهُ وَقَلَّ فَرَحُهُ.

(۳۵۷۲۵) حضرت عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں جو موت کا کثرت سے ذکر کرے گا اس کا حسد کم ہوگا اور اس کی خوشی کم ہوگی۔

(۳۵۷۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : لَا تَفْقَهُ كُلَّ الْفِقْهِ حَتَّى تَمْقُتَ النَّاسَ فِي جَنْبِ اللهِ ، ثُمَّ تَرْجِعَ إِلَى نَفْسِكَ فَتَكُونَ أَشَدَّ لَهَا مَقْتًا.

(۳۵۷۲۶) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں تم اس وقت تک مکمل فقیہ نہیں ہو سکتے جب تک تم خدا کے لیے لوگوں پر غصہ نہ کرو۔ پھر تم اپنے نفس کی طرف لوٹو تو تمہیں نفس پر اور زیادہ غصہ ہو۔

(۳۵۷۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : لَيْسَ الْخَيْرُ أَنْ يَكثر مَالُك وَوَلَدُك ، وَلَكِنَّ الْخَيْرَ أَنْ يَعْظُمَ حِلْمُك ، وَأَنْ يَكْثُرَ عَمَلُك ، وَأَنْ تُبَارِيَ النَّاسَ فِي عِبَادَةِ اللهِ ، فَإِنْ أَحْسَنْت حَمِدْت اللَّهَ ، وَإِنْ أَسَأْت اسْتَغْفَرْت اللَّهَ.

(۳۵۷۲۷) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات خیر نہیں ہے کہ تمہاری اولاد اور مال کثیر ہو جائے بلکہ خیر یہ ہے کہ تیرا حلم بڑھ جائے اور تیرا عمل زیادہ ہو جائے اور خدا کی عبادت میں تو دیگر لوگوں پر سبقت

لے جائے۔ پھر اگر تو اچھا کام کرے تو خدا کی حمد کرے اور اگر تو برا کام کرے تو اللہ سے معافی مانگے۔

(٣٥٧٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ.

(٣٥٧٢٨) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک گھڑی کا غور وفکر رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔

(٣٥٧٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : قِيلَ لَهَا : مَا كَانَ أَفْضَلَ عَمَلِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَتْ : التَّفَكُّرُ.

(٣٥٧٢٩) حضرت سالم بن ابی الجعد، ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اُن (ام درداء رضی اللہ عنہا) سے پوچھا گیا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا افضل ترین عمل کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: تفکر۔

(٣٥٧٣٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : إِنَّ الَّذِينَ لاَ تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ.

(٣٥٧٣٠) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبانیں خدا کے ذکر سے مسلسل تر رہتی ہیں وہ جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ وہ ہنستے ہوں گے۔

(٣٥٧٣١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَا عَوْنٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَقُولُ : مَا بِتُّ مِنْ لَيْلَةٍ فَأَصْبَحْت لَمْ يَرْمِنِي النَّاسُ فِيهَا بِدَاهِيَةٍ إِلاَّ رَأَيْت أَنَّ عَلَيَّ مِنَ اللهِ نِعْمَةً.

(٣٥٧٣١) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ میں نے جو رات بھی اس طرح گزاری ہے کہ صبح کو لوگ مجھے اس رات میں کسی مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ مجھ پر خدا کی نعمت ہے۔

(٣٥٧٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ لأبي الدرداء : يَجِيءُ الشَّيْخُ فَيُصَلِّي ، وَيَجِيءُ الشَّابُّ فَلاَ يُصَلِّي ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : كُلٌّ فِي ثَوَابٍ قَدْ أُعِدَّ لَهُ.

(٣٥٧٣٢) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا: بوڑھا آتا ہے تو نماز پڑھتا ہے اور جوان آتا ہے تو نماز نہیں پڑھتا۔ اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر کوئی ثواب میں ہے اور اسی کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

(٣٥٧٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ ، أَحَبِّهَا إِلَى مَلِيكِكُمْ ، وَأَنْمَاهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَغْزُوا عَدُوَّكُمْ فَيَضْرِبُوا رِقَابَكُمْ وَتَضْرِبُوا رِقَابَهُمْ ، خَيْرٌ مِنْ إِعْطَاءِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ ، قَالُوا : وَمَا هُوَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : ذِكْرُ اللَّهِ ، وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ.

(۳۵۷۳۳) حضرت کثیر بن مرہ حضرمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا۔ کیا میں تمہیں بہترین اعمال کا نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کو زیادہ محبوب ہے اور تمہارے درجات کو زیادہ بڑھانے والا ہے۔ اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے لڑو، وہ تمہاری گردنیں مارے اور تم ان کی گردنیں مارو۔ دراہم و دنانیر دینے سے بہتر ہے؟ لوگوں نے پوچھا: اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ! یہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذکر خدا۔ اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

(٣٥٧٣٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: إِنِّي لآمُرُكُمْ بِالأَمْرِ، وَمَا أَفْعَلُهُ وَلَكِنِّي أَرْجُو فِيهِ الأَجْرَ ، وَإِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَيَّ أَنْ أَظْلِمَهُ الَّذِي لاَ يَسْتَعِينُ عَلَيَّ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۵۷۳۴) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں ایک کام کا حکم دیتا ہوں جبکہ میں اس کو خود نہیں کرتا۔ لیکن میں اس میں اجر کی اُمید رکھتا ہوں اور مجھے کسی پر ظلم کرتے ہوئے اُس بندے پر بہت بغض آتا ہے جو میرے بارے میں صرف خدا سے مدد مانگے۔

(٣٥٧٣٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بِلاَلُ بْنُ سَعْدٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذَكَرَ الدُّنْيَا ، قَالَ : إِنَّهَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا.

(۳۵۷۳۵) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ جب وہ دنیا کا ذکر کرتے تھے تو فرماتے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔

(٣٥٧٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : مَرِضَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَعَادُوهُ فَقَالُوا : أَيَّ شَيْءٍ تَشْتَكِي ، قَالَ : ذُنُوبِي ، قِيلَ : أَيَّ شَيْءٍ تَشْتَهِي ، قَالَ : الْجَنَّةَ ، قِيلَ : نَدْعُو لَكَ الطَّبِيبَ ، قَالَ : هُوَ أَضْجَعَنِي.

(۳۵۷۳۶) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو لوگوں نے ان کی عیادت کی۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کو کس چیز کی شکایت ہے؟ فرمایا: اپنے گناہوں کی۔ پوچھا گیا کس چیز کی چاہت ہے؟ فرمایا: جنت کی۔ کہا گیا ہم آپ کے لیے کوئی طبیب بلائیں؟ فرمایا: اُسی نے تو مجھے بستر پر ڈالا ہے۔

(٣٥٧٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَيْخٌ مِنَّا ، يُقَالَ لَهُ : الْحَكَمُ بْنُ الْفُضَيْلِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : الْتَمِسُوا الْخَيْرَ دَهْرَكُمْ كُلَّهُ ، وَتَعَرَّضُوا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللهِ ، فَإِنَّ لِلَّهِ نَفَحَاتٍ مِنْ رَحْمَتِهِ يُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ، وَسَلُوا اللَّهَ أَنْ يَسْتُرَ عَوْرَاتِكُمْ وَيُؤَمِّنَ رَوْعَاتِكُمْ.

(۳۵۷۳۷) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی پوری زندگی خیر ہی تلاش کرتے رہو اور خدا کی رحمت کے جھونکوں کے سامنے پیش ہوتے رہو کیونکہ اللہ کی رحمت کے کچھ جھونکے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں۔ اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے رازوں کو چھپائے اور تمہارے خوف کو امن دے۔

(۳۵۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :نِعْمَ صَوْمَعَةُ الرَّجُلِ بَيْتُهُ ، يَحْفَظُ فِيهَا لِسَانَهُ وَبَصَرَهُ ، وَإِيَّاكَ وَالسُّوقَ فَإِنَّهَا تُلْغِي وَتُلْهِي.

(۳۵۷۳۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی کا بہترین عبادت خانہ اس کا گھر ہے جس میں وہ اپنی زبان اور اپنی نگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ اور خبردار، بازار سے بچو۔ کیونکہ یہ لغو میں مبتلا کرتا ہے اور غافل کر دیتا ہے۔

(۳۵۷۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :مَنْ يَتَفَقَّدْ يُفْقَد ، وَمَنْ لاَ يُعِدَّ الصَّبْرَ لِفَوَاجِعِ الأُمُورِ يَعْجِزْ ، قَالَ :وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :إنْ قَارَضْت النَّاسَ قَارَضُوك ، وَإِنْ تَرَكْتهمْ لَمْ يَتْرُكُوك ، قَالَ :فَمَا تَأْمُرُنِي ، قَالَ :أَقْرِضْ مِنْ عَرَضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِك.

(۳۵۷۳۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص جائزہ لیتا ہے وہ محروم ہو جاتا ہے اور جو شخص غمگین امور میں صبر نہیں کرتا وہ عاجز ہو جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو لوگوں کو قرض دے گا تو لوگ بھی تجھے قرض دیں گے اور اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو وہ تجھے نہیں چھوڑیں گے۔ راوی نے کہا: پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اپنی عزت سے اپنے فقر کے دن کے لیے قرض لے لے۔

(۳۵۷۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ :بَيْنَمَا أَبُو الدَّرْدَاءِ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَهُ وَسَلْمَانُ عِنْدَهُ إذْ سَمِعَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْقِدْرِ صَوْتًا ، ثُمَّ ارْتَفَعَ الصَّوْتُ بنشيج كَهَيْئَةِ صَوْتِ الصَّبِيِّ ، قَالَ :ثُمَّ نَدَرَتِ الْقِدْرُ فَانْكَفَأَتْ ، ثُمَّ رَجَعَتْ إلَى مَكَانِهَا لَمْ يَنْصَبَّ مِنْهَا شَيْءٌ ، فَجَعَلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُنَادِي :يَا سَلْمَانُ ، انْظُرْ إلَى الْعَجَبِ ، انْظُرْ إلَى مَا لَمْ تَنْظُرْ إلَى مِثْلِهِ أَنْتَ ، وَلاَ أَبُوك ، فَقَالَ سَلْمَانُ :أَمَّا إنَّك لَوْ سَكَتّ لَسَمِعْت مِنْ آيَاتِ اللهِ الْكُبْرَى.

(۳۵۷۴۰) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی ہانڈی کے نیچے آگ جل رہی تھی اور حضرت سلمان ان کے پاس تھے کہ اچانک حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ہانڈی میں سے ایک آواز سنی۔ پھر وہ آواز آنسو نکلنے کی آواز ہوگئی جیسے بچہ کی آواز ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر ہانڈی گرگئی اور اوندھی ہوگئی پھر وہ واپس اپنی جگہ آ گئی لیکن اس میں سے کچھ بھی نہیں گرا تھا۔ پس حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے آواز دینی شروع کی۔ اے سلمان! عجیب بات دیکھو! ایسی چیز دیکھو جس کی مثل نہ تم نے دیکھی نہ تمہارے باپ نے دیکھی۔ حضرت سلمان نے فرمایا: اگر آپ خاموش رہتے تو آپ اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیوں میں سے سنتے۔

(۳۵۷۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :إنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ إذَا وَقَفْت عَلَى الْحِسَابِ أَنْ ، يُقَالَ لِي :قَدْ عَلِمْت فَمَا عَمِلْت فِيمَا عَلِمْت.

(۳۵۷۴۱) حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں حساب کے لیے کھڑا

ہوں تو مجھے جس بات سے سب سے زیادہ خوف ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مجھے کہا جائے تحقیق تجھے علم تھا۔ پس جو تجھے علم تھا تو نے اس میں کیا عمل کیا ہے؟''

(۳۵۷٤۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ :مَرَّ ثَوْرَانِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُمَا يَعْمَلاَنِ ، فَقَامَ أَحَدُهُمَا فَقَامَ الآخَرُ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :إنَّ فِي هَذَا لَمُعْتَبَرًا.

(۳۵۷۴۲) حضرت سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: دو بیل حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ دونوں کام میں جتے ہوئے تھے۔ پھران میں سے ایک کھڑا ہوا تو دوسرا بھی کھڑا ہو گیا اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً اس میں عبرت ہے۔

(۳۵۷٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ :كُنْتُ أَمْشِي مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، مَا تُحِبُّ لِمَنْ تُحِبُّ ، قَالَ :الْمَوْتُ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :فَإِنْ لَمْ يَمُتْ ، قَالَ :يَقِلُّ مَالُهُ وَوَلَدُهُ.

(۳۵۷۴۳) حضرت یعلی بن ولید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہتے ہیں میں نے کہا: اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ! آپ کو جس سے محبت ہے اس کے لیے آپ کیا پسند کرتے ہیں؟ فرمایا: موت۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے آپ سے کہا: لیکن اگر وہ نہ مرے؟ فرمایا: اس کے بچے اور مال کم ہو۔

(۳۵۷٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :أَدْلَجْت ذَاتَ لَيْلَةٍ إلَى الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا دَخَلْت مَرَرْت عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ فَأَجِرْنِي مِنْ عَذَابِكَ ، وَسَائِلٌ فَقِيرٌ فَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ ، لاَ بَرِيءٌ مِنْ ذَنْبٍ فَأَعْتَذِرُ ، وَلاَ ذُو قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرُ ، وَلَكِنِّي مُذْنِبٌ مُسْتَغْفِرٌ ، قَالَ :فَأَصْبَحَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُعَلِّمُهُنَّ أَصْحَابَهُ إعْجَابًا بِهِنَّ.

(۳۵۷۴۴) حضرت عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک رات منہ اندھیرے مسجد کی طرف گیا۔ پس جب میں داخل ہوا تو میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا۔ وہ سجدہ میں تھا اور کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! میں خوفزدہ ہوں، پناہ کا طالب ہوں پس تو مجھے اپنے عذاب سے پناہ دے دے۔ اور میں مانگنے والا فقیر ہوں پس تو مجھے اپنے فضل میں سے رزق دے دے۔ میں گناہ سے بری نہیں ہوں لیکن تو (میرا) عذر قبول کر لے اور نہ میں طاقت ور ہوں لیکن تو میری مدد فرما۔ بلکہ میں گناہگار اور معافی کا طلب گار ہوں۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے صبح کے وقت یہ کلمات اپنے شاگردوں کو سکھانے شروع کر دیئے ان کو اچھا سمجھتے ہوئے۔

(۳۵۷٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الشَّامِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْثَدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَةَ أَبِي الدَّرْدَاءِ تُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَخَرَجْتُمْ تَبْكُونَ لاَ تَدْرُونَ تَنْجُونَ ، أَوْ لاَ تَنْجُونَ.

(۳۵۷۴۵) حضرت سلمان بن مرثد بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اکہ انہوں نے فرمایا: اگر تم وہ کچھ جان لوجو میں جانتا ہوں تو البتہ تم لوگ کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔ اور تم روتے ہوئے نکل پڑو۔ تمہیں معلوم نہ ہو کہ تم نجات پاؤ گے کہ نہیں۔

(۳۵۷٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : إِنْ شِئْتُمْ لأُقْسِمَنَّ لَكُمْ : إِنَّ أَحَبَّ الْعِبَادِ إِلَى اللهِ الَّذِينَ يُحِبُّونَ اللَّهَ وَيُحَبِّبُونَ اللَّهَ إِلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ يُرَاعُونَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ وَالأَظِلَّةَ لِذِكْرِ اللهِ.

(۳۵۷۴۶) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں قسم کھا کر کہہ دیتا ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں سے محبوب ترین وہ بندے ہیں جو اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے بندوں کی محبت کرواتے ہیں۔ جو لوگ شمس وقمر اور ستاروں، سایوں کا خیال اللہ کے ذکر کی وجہ سے رکھتے ہیں۔

(۳۵۷٤۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَهُوَ أَمِيرٌ بِمِصْرَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا عَمِلَ بِطَاعَةِ اللهِ أَحَبَّهُ اللَّهُ ، وَإِذَا أَحَبَّهُ اللَّهُ حَبَّبَهُ إِلَى خَلْقِهِ، وَإِذَا أَبْغَضَهُ الله بَغَّضَهُ إِلَى خَلْقِهِ.

(۳۵۷۴۷) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت مسلمہ بن مخلد کو خط لکھا جبکہ وہ مصر کے امیر تھے۔ امابعد! پس بیشک بندہ جب اللہ کی اطاعت والا عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں تو اس کو اپنی مخلوق میں محبوبیت عطا کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بغض رکھتے ہیں تو اس کو اپنی مخلوق میں سے مبغوض بنا دیتے ہیں۔

(۳۵۷٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ : مَالِي أَرَى عُلَمَائَكُمْ يَذْهَبُونَ ، وَأَرَى جُهَّالَكُمْ لاَ يَتَعَلَّمُونَ ، اعْلَمُوا قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، فَإِنَّ رَفْعَ الْعِلْمِ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ ، مَالِي أَرَاكُمْ تَحْرِصُونَ عَلَى مَا تُكُفِّلَ لَكُمْ بِهِ ، وَتُضَيِّعُونَ مَا وُكِّلْتُمْ بِهِ ، لأَنَا أَعْلَمُ بِشِرَارِكُمْ مِنَ الْبَيْطَارِ بِالْخَيْلِ، هُمُ الَّذِينَ لاَ يَأْتُونَ الصَّلاَةَ إِلاَّ دُبْرًا ، وَلاَ يَسْمَعُونَ الْقُرْآنَ إِلاَّ هَجْرًا ، وَلاَ يَعْتِقُ مُحَرَّرُهُمْ.

(۳۵۷۴۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہارے علماء کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جارہے ہیں اور میں تمہارے جاہل لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ علم حاصل نہیں کرتے؟ علم کے اٹھائے جانے سے قبل علم

حاصل کرو کیونکہ علم کا اٹھنا علماء کا جانا ہے۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں ان چیزوں کے بارے میں حریص دیکھتا ہوں جو تمہارے سپرد کی گئی ہیں؟ میں تم میں شریر لوگوں کو اس سے زیادہ جانتا ہوں جتنا کہ جانوروں کا علاج کرنے والا گھوڑوں کو جانتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کو وقت نکل جانے کے بعد پڑھتے ہیں اور قرآن مجید کو بے رخی کے ساتھ سنتے ہیں اور اپنے غلاموں کو آزاد نہیں کرتے۔

(۳۵۷۴۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: صَعِدَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ جَالِسٌ فَوْقَ بَيْتٍ يَلْتَقِطُ حَبًّا، قَالَ: فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَحْيَا مِنْهُ فَرَجَعَ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: تَعَالَ فَإِنَّ مِنْ فِقْهِكَ رِفْقَكَ بِمَعِيشَتِكَ.

(۳۵۷۴۹) حضرت سالم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس اوپر گیا جبکہ وہ کمرے کے اوپر دانے چن رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ اس آدمی نے آپ سے حیا کرتے ہوئے واپسی کا راستہ لے لیا۔ اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آ جاؤ۔ کیونکہ تمہارا اپنی معیشت میں نرم برتاؤ تمہاری سمجھ داری ہے۔

(۳۵۷۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ ابن مُبَارَكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَأَفَاقَ، فَإِذَا بِلَالٌ ابْنُهُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: قُمْ فَاخْرُجْ عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِمِثْلِ مَضْجَعِي هَذَا مَنْ يَعْمَلُ لِمِثْلِ سَاعَتِي هَذِهِ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ، قَالَتْ، ثُمَّ يُغْمَى عَلَيْهِ فَيَلْبَثُ لُبْثًا، ثُمَّ يُفِيقُ فَيَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهَا حَتَّى قُبِضَ.

(۳۵۷۵۰) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے پھر انہیں ہوش آیا تو ان کے بیٹے حضرت بلال ان کے پاس تھے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اٹھو اور میرے پاس سے باہر چلے جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے اس خواب گاہ کی طرح کس نے کام کیا ہے؟ میری اس گھڑی کی طرح کس نے کام کیا ہے؟ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر آپ پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ آپ کچھ دیر گزارتے پھر آپ کو افاقہ ہوتا اور آپ پھر یہی بات دہراتے۔ چنانچہ آپ یہ بات دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کی جان قبض ہوگئی۔

(۳۵۷۵۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي تَمِيمُ بْنُ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، إِنَّكَ قَدْ أَصْبَحْتَ عَلَى جَنَاحِ فِرَاقِ الدُّنْيَا، فَمُرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ، وَأَذْكُرُكَ بِهِ، فَقَالَ: إِنَّكَ مِنْ أُمَّةٍ مُعَافَاةٍ، فَأَقِمَ الصَّلَاةَ وَأَدِّ الزَّكَاةَ إِنْ كَانَ لَكَ مَالٌ، وَصُمْ رَمَضَانَ وَاجْتَنِبَ الْفَوَاحِشَ، ثُمَّ أَبْشِرْ، فَأَعَادَ الرَّجُلُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَنَفَضَ الرَّجُلُ رِدَائَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ﴾ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: عَلَيَّ بِالرَّجُلِ، فَجَاءَ، فَقَالَ أَبُو

الدَّرْدَاءِ :مَا قُلْتَ؟ قَالَ : كُنْتُ رَجُلاً مُعَلَّمًا عِنْدَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَيْسَ عِنْدِي ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُحَدِّثَنِي بِمَا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ ، فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ إِلاَّ قَوْلاً وَاحِدًا ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ :اجْلِسْ ، ثُمَّ اعْقِلْ مَا أَقُولُ لَكَ :أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَرْضِ إِلاَّ عَرْضُ ذِرَاعَيْنِ فِي طُولِ أَرْبَعِ أَذْرُعٍ ، أَقْبَلَ بِكَ أَهْلُكَ الَّذِينَ كَانُوا لاَ يُحِبُّونَ فِرَاقَكَ وَجُلَسَاؤُكَ وَإِخْوَانُكَ فَأَتْقَنُوا عَلَيْكَ الْبُنْيَانَ وَأَكْثَرُوا عَلَيْكَ التُّرَابَ ، وَتَرَكُوكَ لِمَتَلِّكَ ذَلِكَ ، وَجَائَكَ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ جَعْدَانِ ، أَسْمَاهُمَا مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ ، فَأَجْلَسَاكَ ، ثُمَّ سَأَلاَكَ :مَا أَنْتَ وَعَلَى مَاذَا كُنْتَ ؟ وَمَا تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ قُلْتَ :وَاللهِ مَا أَدْرِي ، سَمِعْتُ النَّاسَ ، قَالُوا :قَوْلاً ، فَقُلْتُ قَوْلَ النَّاسِ ، فَقَدْ وَاللهِ رَدِيتَ وَهَوَيْتَ ، وَإِنْ قُلْتَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ كِتَابَهُ ، فَآمَنْتُ بِهِ ، وَبِمَا جَاءَ بِهِ فَقَدْ وَاللهِ نَجَوْتَ وَهُدِيتَ ، وَلَنْ تَسْتَطِيعَ ذَلِكَ إِلاَّ بِتَثْبِيتٍ مِنَ اللهِ مَعَ مَا تَرَى مِنَ الشِّدَّةِ وَالتَّخْوِيفِ ، ثُمَّ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَرْضِ إِلاَّ مَوْضِعُ قَدَمَيْكَ ، وَيَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفِ سَنَةٍ ، النَّاسُ فِيهِ قِيَامٌ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَلاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّ عَرْشِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَأُدْنِيَتِ الشَّمْسُ ، فَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ الظِّلِّ فَقَدْ وَاللهِ نَجَوْتَ وَهُدِيتَ ، وَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ الشَّمْسِ فَقَدْ وَاللهِ رَدِيتَ وَهَوَيْتَ ، ثُمَّ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ جِيءَ بِجَهَنَّمَ قَدْ سَدَّتْ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ وَقِيلَ :لَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَخُوضَ النَّارَ ، فَإِنْ كَانَ مَعَكَ نُورٌ اسْتَقَامَ بِكَ الصِّرَاطُ فَقَدْ وَاللهِ نَجَوْتَ وَهُدِيتَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ نُورٌ تَشَبَّثَتْ بِكَ بَعْضُ خَطَاطِيفِ جَهَنَّمَ ، أَوْ كَلاَلِيبِهَا ، أَوْ شَبَابِيثِهَا فَقَدْ وَاللهِ رَدِيتَ وَهَوَيْتَ ، فَوَرَبِّ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ مَا أَقُولُ حَقٌّ فَاعْقِلْ مَا أَقُولُ.

(۳۵۷۵۱) حضرت تمیم بن غیلان بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ! یقیناً آ دُاس دنیا سے ایک کنارے پر ہو رہے ہیں پس آپ مجھے کوئی ایسا حکم دیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے اور میں آپ کو اس کے ذریعہ یاد رکھوں۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک درگزر کی ہوئی امت سے ہو۔ پس تم نماز قائم کرو۔ اگر تمہارے پاس مال ہے تو زکوٰۃ ادا کرو۔ اور رمضان کا روزہ رکھو۔ اور فواحش سے اجتناب کرو پھر تمہیں بشارت ہے۔ اس آدمی نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے یہ بات دوبارہ کہی تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے پھر ایسی بات کہی۔ اس پر اس آدمی نے اپنی چادر جھاڑی اور کہا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿وَيَلْعَنُهُمُ اللاَّعِنُونَ﴾ چنانچہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔ پس وہ آدمی آیا تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم نے کیا کہا؟ اس آدمی نے کہا: آپ صاحب علم آدمی ہیں۔ آپ کے پاس وہ علم ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی بات بیان کریں گے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا لیکن آپ نے تو مجھے ایک ہی جواب دیا۔ اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا: بیٹھو اور جو بات میں تمہیں کہنے لگا ہوں اس کو سمجھو۔ تم

اس دن کے بارے میں کہاں ہو جس دن تمہیں زمین سے صرف دو ہاتھ چوڑی اور چار ہاتھ لمبی زمین نصیب ہوگی۔ اور تمہیں تمہارے وہ اہل خانہ لے کر آئیں گے جو تمہاری جدائی پسند نہیں کرتے اور تمہارے وہ ہم مجلس اور بھائی لے کر آئیں گے جو تمہاری جدائی پسند نہیں کرتے۔ پس وہ تم پر اچھی عمارت بنا کر تم پر خوب مٹی ڈال دیں گے اور تمہیں ﴿ذلك بميتك﴾ چھوڑ جائیں گے۔ اور تمہارے پاس دو گھنگریالے بالوں والے کالے، نیلے فرشتے آئیں گے۔ ان کے نام منکر اور نکیر ہوں گے۔ یہ دونوں تمہیں بٹھائیں گے پھر یہ دونوں تم سے پوچھیں گے تم کیا ہو؟ اور تم کس دین پر تھے اور تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ پس اگر تو نے کہا: بخدا! مجھے معلوم نہیں ہے۔ میں تو لوگوں کو سنتا تھا کہ وہ ایک بات کہتے تھے تو میں بھی لوگوں کی طرح کی بات کہتا تھا۔ تو تحقیق تو ہلاک و برباد ہو گیا۔ اور اگر تم نے یہ کہا: یہ اللہ کے رسول محمد ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے۔ اور میں ان پر ایمان لایا ہوں اور جو کچھ یہ لے کر آئے ہیں اس پر بھی ایمان لایا ہوں تو تحقیق تو نجات پا گیا اور راہِ راست پا گیا۔ اور تم اس بات کی خدا کی طرف سے ثابت قدمی کے بغیر ہرگز طاقت نہیں رکھتے۔ اس کے ساتھ ساتھ تم شدت اور تخویف بھی دیکھ رہے ہو۔ پھر تم اس دن کے بارے میں کہاں ہو۔ جس دن تمہیں زمین میں سے صرف اپنے دو قدموں کے بقدر جگہ نصیب ہوگی اور یہ ایسا دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔ اس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور رب العالمین کے عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اور سورج کو قریب کر دیا جائے گا۔ پس اگر تو سایہ والوں میں سے ہوا تو پھر بخدا تو یقیناً نجات پا گیا اور ہدایت پا گیا اور اگر تو دھوپ والوں میں سے ہوا تو پھر بخدا یقیناً تو ہلاک و برباد ہو گیا۔ پھر تو اس دن کے بارے میں کہاں ہے جس دن جہنم کو لایا جائے گا جس نے دونوں اطراف...... مشرق و مغرب ...... کو گھیر رکھا ہوگا اور کہا جائے گا کہ تو ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ تو جہنم کو عبور کرے پس اگر تیرے پاس نور ہوگا تو تو پل صراط پر سیدھا جائے گا۔ پھر تو تحقیق تو نجات پا گیا اور ہدایت حاصل کر گیا اور اگر تیرے پاس نور نہ ہوا تو تیرے ساتھ جہنم کی بعض ابابلیں یا جہنم کے کتے یا وہاں کی کوئی چمٹنے والی چیزیں چمٹ جائیں گی۔ تو پھر تحقیق تو ہلاک و برباد ہو جائے گا۔ ابوالدرداء کے رب کی قسم! میں نے جو کچھ کہا ہے وہ برحق ہے۔ پس جو کچھ میں نے کہا ہے اس کو سمجھو۔

(٣٥٧٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : كُنْت تَاجِرًا قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ زَاوَلْت التِّجَارَةَ وَالْعِبَادَةَ فَلَمْ تَجْتَمِعَا ، فَأَخَذْت الْعِبَادَةَ وَتَرَكْت التِّجَارَةَ.

(٣٥٧٥٢) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جناب نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے تجارت کرتا تھا۔ جب آپ ﷺ کی بعثت ہوئی تو میں نے عبادت اور تجارت کو (اکٹھا کرنے کی) مسلسل مشق کی لیکن یہ دونوں جمع نہیں ہوئے۔ چنانچہ میں نے عبادت کو لے لیا اور تجارت کو چھوڑ دیا۔

(۱۲) ما جاء فِي لزومِ المساجِدِ

مسجدوں کولازم پکڑنے کے بارے میں روایات

(۳۵۷۵۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لابْنِهِ :يَا بُنَى ، لِيَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَكَ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الْمَسَاجِدُ بُيُوتُ الْمُتَّقِينَ ، فَمَنْ يَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَهُ يَضْمَنْ الله لَهُ الرُّوحَ وَالرَّحْمَةَ وَالْجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى الْجَنَّةِ. (بزار ۴۳۴)

(۳۵۷۵۳) حضرت محمد بن واسع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے! مسجد تیرا گھر ہونا چاہیے۔ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا:''مسجدیں متقی لوگوں کا گھر ہیں۔ پس جس کا گھر مسجد ہوتو اللہ تعالیٰ اس کے لیے رحمت وخوشی کا ضامن ہوتا ہے اور جنت کی طرف کے راستہ کے عبور کا ضامن ہوتا ہے۔

(۳۵۷۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ ، أَوْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَا غَدَا ، أَوْ رَاحَ. (بخاری ۶۶۲۔ مسلم ۴۶۳)

(۳۵۷۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جو شخص صبح کو مسجد کی طرف جائے یا شام کو مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیاری کرتے ہیں جب بھی وہ صبح شام مسجد کی طرف جائے۔

(۳۵۷۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ مِنْ عِبَادِ اللهِ أَوْتَادًا ، جُلَسَاؤُهُمُ الْمَلاَئِكَةُ ، فَإِذا فَقَدُوهُمْ سَأَلُوا عَنْهُمْ ، فَإِنْ كَانُوا مَرْضَى عَادُوهُمْ ، وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ. (احمد ۴۱۸)

(۳۵۷۵۵) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ کے بندوں میں سے کچھ لوگ مسجدوں کے کھونٹے ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ پس فرشتے جب ان کو گم پاتے ہیں تو ان کے بارے میں پوچھتے ہیں پھر اگر وہ بیمار ہوں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی ضرورت میں مصروف ہوتے ہیں تو فرشتے ان کی معاونت کرتے ہیں۔

(۳۵۷۵٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْمَسْجِدَ حِصْنٌ حَصِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۵۷۵۶) حضرت عبد الرحمٰن بن معقل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم یہ بات باہم بیان کرتے تھے کہ مسجد، شیطان سے بچنے

کے لیے ایک مضبوط قلعہ ہے۔

(۳۵۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ ، أَنَّ سَلْمَانَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ : إِنَّ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ رَجُلاً قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ حُبِّهَا.

(۳۵۷۵۷) حضرت سلمان نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو خط میں تحریر فرمایا: بیشک عرش کے سایہ میں وہ آدمی (بھی) ہوگا جس کا دل مسجد کی محبت کی وجہ سے مسجد میں اٹکا ہوا ہوتا ہے۔

(۳۵۷۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : الْمَسَاجِدُ بُيُوتُ اللهِ فِي الأَرْضِ ، وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ زَائِرَهُ.

(۳۵۷۵۸) حضرت عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مسجدیں زمین میں اللہ کے گھر ہیں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر یہ بات حق ہوتی ہے کہ وہ اپنی زیارت کرنے والے کا اکرام کرے۔

(۳۵۷۵۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَرِيزٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِدِ لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ ، أَوْ يُعَلِّمُهُ إِلاَّ كَتَبَ الله لَهُ أَجْرُ مُجَاهِدٍ ، لاَ يَنْقَلِبُ إِلاَّ غَانِمًا.

(۳۵۷۵۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو کوئی آدمی بھی مسجد کی طرف کسی خیر کو سیکھنے یا سکھانے کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسے مجاہد کا ثواب لکھتے ہیں جو مالِ غنیمت لے کر ہی لوٹتا ہے۔

(۳۵۷۶۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ فِيهِ كَانَ زَائِرًا للهِ ، وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ زَائِرَهُ. (طبرانی ۶۱۳۹)

(۳۵۷۶۰) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص وضو کرتا ہے اور خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کو آتا ہے تا کہ مسجد میں نماز پڑھے تو یہ شخص اللہ تعالیٰ کا زائر ہوتا ہے اور جس کی زیارت کی جائے اس پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے زائر کا اکرام کرے۔

(۳۵۷۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبِ الأَحْبَارِ ، قَالَ : أَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ : مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِدِ وَيَرُوحُ ، لاَ يَغْدُو ، وَيَرُوحُ إِلاَّ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا ، أَوْ يُعَلِّمَهُ ، أَوْ يَذْكُرَ اللَّهَ ، أَوْ يُذَكِّرَ بِهِ إِلاَّ مَثَلُهُ فِي كِتَابِ اللهِ كَمَثَلِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۵۷۶۱) حضرت کعب احبار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خدا کی کتاب میں پایا کہ جو کوئی بندہ مومن، صبح وشام کو مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا صبح وشام مسجد کی طرف جانا صرف خیر کو سیکھنے یا سکھانے کے لیے ہوتا ہے یا خدا کے ذکر وفکر کے لیے ہوتا ہے تو اس کی مثال خدا کی کتاب میں مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔

(۱۳) کلام أبی عبیدۃ بنِ الجرّاحِ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح کا کلام

(۳۵۷۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى طِنْفِسَةِ رَحْلِهِ مُتَوَسِّدَ الْحَقِيبَةِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَلاَ تُحَدِّثُ ما تحدث أَصْحَابُكَ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هَذَا يُبَلِّغُنِي الْمَقِيلَ.

(۳۵۷۶۲) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح اپنے کجاوہ پر لیٹے ہوئے تھیلے کو تکیہ بنائے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں انہیں حضرت عمر نے کہا آپ ان نئی چیزوں کو استعمال کیوں نہیں کرتے جنھیں آپ کے ساتھی استعمال کرتے ہیں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرا یہ بستر بھی میری نیند پوری کر دیتا ہے۔

(۳۵۷۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، قَالَ : كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَمِيرًا عَلَى الشَّامِ فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي امْرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحْمَرَ ، وَلاَ أَسْوَدَ يَفْضُلُنِي بِتَقْوَى اللهِ إِلاَّ وَدِدْت أَنِّي فِي مِسْلاَخِهِ.

(۳۵۷۶۳) حضرت ثابت بنانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ملک شام کے امیر تھے۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں ایک قریشی مرد ہوں اور خدا کی قسم! میں اپنے سے افضل کسی سرخ یا سیاہ کو نہیں جانتا جو خوف خدا کی وجہ سے مجھ پر فضیلت رکھتا ہو مگر یہ کہ میں اس کی سی زندگی گزارنا پسند کرتا ہوں۔

(۳۵۷٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ نِمْرَانَ بْنِ مِخْمَرٍ الرَّحَبِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ يَسِيرُ فِي الْجَيْشِ وَهُوَ يَقُولُ : أَلاَ رُبَّ مُبَيِّضٍ لِثِيَابِهِ مُدَنِّسٌ لِدِينِهِ ، أَلاَ رُبَّ مُكْرِمٍ لِنَفْسِهِ وَهُوَ لَهَا مُهِينٌ ، إِلاَّ بَادِرُوا السَّيِّئَاتِ الْقَدِيمَاتِ بِالْحَسَنَاتِ الْحَدِيثَاتِ ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَسَاءَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً لَعَلَتْ سَيِّئَاتِهِ حَتَّى تَقْهَرَهُنَّ.

(۳۵۷۶۴) حضرت نمران بن مخمر رحبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح لشکر میں چلے جا رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ خبردار! بہت سے اپنے کپڑوں کو سفید رکھنے والے اپنے دین کو میلا کرنے والے ہوتے ہیں۔ خبردار! بہت سے لوگ جو اپنے نفس کا اکرام کرنے والے ہوتے ہیں وہ اس کو ذلیل کرنے والے ہوتے ہیں۔ خبردار! پرانی برائیوں کے لیے نئی نیکیاں کرو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی ایک زمین وآسمان کے درمیان کو برائی سے بھر دے پھر وہ ایک اچھا عمل کر لے تو یہ نیکی اس کی برائیوں پر غالب آ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ان کو نیچا کر دیتی ہے۔

(۳۵۷۶۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَدِمْت عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَأَنْزَلَنِي فِي نَاحِيَةِ بَيْتِهِ ، وَامْرَأَتُهُ فِي نَاحِيَةٍ وَبَيْنَنَا سِتْرٌ ، فَكَانَ يَحْلِبُ النَّاقَةَ فَيَجِيءُ بِالإِنَاءِ فيضعه فِي يَدَيَّ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الطُّلَقَاءِ :أَتُنْزِلُ هَذَا نَاحِيَةَ بَيْتِكَ مَعَ امْرَأَتِكَ ، فَقَالَ :أُرَاقِبُ بِهِ غير مَنْ لَوْ لَقِيته سَلِيبًا لاَسْتَأْنَى عَلَى كُلِّ مَرْكَبٍ.

(۳۵۷۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے اپنے گھر کے کنارے میں ٹھہرایا۔ جبکہ ان کی بیوی ایک دوسرے کنارے میں تھیں۔ اور ہمارے درمیان ایک پردہ تھا۔ بس آپ اونٹنی کا دودھ نکالتے اور برتن میں لے کر آتے پھر اس کو میرے ہاتھ میں رکھ دیتے۔ اس پر طلقاء میں سے ایک آدمی نے ان سے کہا۔ کیا آپ اس آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ اپنے گھر ٹھہراتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں اس آدمی کو مکمل طور پر پاکدامن سمجھتا ہوں۔

(۳۵۷۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :مَثَلُ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْعُصْفُورِ يَتَقَلَّبُ كَذَا مَرَّةً وَكَذَا مَرَّةً.

(۳۵۷۶۶) حضرت ابوعبیدہ بن جراح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کا دل چڑیا کی طرح ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ ادھر اور ایک مرتبہ اُدھر ہوتا ہے۔

(۱٤) كلام أبي واقدٍ اللّيثيِّ رضى الله عنه

حضرت ابوواقد لیثی کا کلام

(۳۵۷۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ :تَابَعْنَا الأَعْمَالَ أَيُّهَا أَفْضَلُ ، فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا أَعْوَنَ عَلَى طَلَبِ الآخِرَةِ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۵۷۶۷) حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوواقد لیثی کہتے ہیں ہم نے سب اعمال پر متابعت کر کے دیکھا کہ ان میں سے افضل ترین کون سا ہے؟ تو ہم نے دنیا سے بے رغبتی کرنے سے بڑھ کر طلب آخرت پر معاون کوئی کام نہیں پایا۔

(۱٥) كلام الزّبير بنِ العوّامِ رضى الله عنه

حضرت زبیر بن عوام کا کلام

(۳۵۷۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَبِيءٌ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلْيَفْعَلْ.

(۳۵۷۶۸) حضرت قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر بن عوام نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو آدمی عمل صالح کے بارے میں پوشیدگی کر سکے تو اس کو چاہیے کہ وہ یہ کرے۔

(۳۵۷۶۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الزُّبَيْرَ بُعِثَ إِلَى مِصْرَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ بِهَا الطَّاعُونَ ، فَقَالَ :إِنَّمَا جِئْنَاهَا لِلطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ.

(۳۵۷۶۹) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زبیر کو مصر کی طرف بھیجا گیا تو انہیں کہا گیا۔ مصر میں طاعون کی وبا ہے۔ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ہم تو وہاں جا ہی طاعون اور طعن کے لیے رہے ہیں۔

(١٦) كلام ابنِ عمر رضى الله عنه

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٧٧٠) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا مِنَّا أَحَدٌ أَدْرَكَ الدُّنْيَا إِلاَّ مَالَ بِهَا وَمَالَتْ بِهِ غَيْرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

(۳۵۷۷۰) حضرت جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم میں سے کوئی آدمی نہیں تھا جس نے دنیا کو پایا مگر یہ کہ وہ اس کی طرف مائل ہو گیا اور دنیا اس کی طرف مائل ہو گئی سوائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔

(٣٥٧٧١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يُصِيبُ أَحَدٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ نَقَصَ مِنْ دَرَجَاتِهِ عِنْدَ اللهِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ كَرِيمًا.

(۳۵۷۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس آدمی کو بھی دنیا ملے گی تو وہ اس کے خدا کے ہاں درجات میں کمی کر دے گی اگرچہ یہ بندہ اللہ کے ہاں معزز ہو۔

(٣٥٧٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان، عن ابن جريج، عن ابن طاوس، عن أبيه قَالَ:ما رأيت أحدا أتقى من ابن عمر.

(۳۵۷۷۲) حضرت ابن طاوس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ متقی شخص نہیں دیکھا۔

(٣٥٧٧٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ يَكُونُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتَّى لاَ يَحْسُدَ مَنْ فَوْقَهُ وَلاَ يُحَقِّرَ مَنْ دُونَهُ وَلاَ يَبْتَغِي بِعِلْمِهِ ثَمَنًا.

(۳۵۷۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی اہل علم میں سے تب ہوتا ہے جب وہ اپنے سے اوپر والوں پر حسد نہ کرے اور اپنے سے نیچے والوں کو حقیر نہ سمجھے اور اپنے علم کے ذریعہ، مال نہ تلاش کرے۔

(٣٥٧٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ يَبْلُغُ عَبْدٌ

حَقِيقَةَ الإِيمَانِ حَتَّى يُعِدَّ النَّاسَ حَمْقَى فِي دِينِهِ.

(۳۵۷۷۴) حضرت ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ لوگ اس کو اس کے دین کے بارے میں پاگل شمار نہ کرنے لگیں۔

(۳۵۷۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ ذِرَاعَيْهِ ، مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ.

(۳۵۷۷۵) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنی کہنیاں بچھائے ہوئے تھے اور ایسے تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جس میں گھاس بھرا ہوا تھا۔

(۳۵۷۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يَسْتَقْبِلُ الْمُؤْمِنَ عِنْدَ خُرُوجِهِ مِنْ قَبْرِهِ أَحْسَنَ صُورَةٍ رَآهَا قَطُّ ، فَيَقُولُ لَهَا : مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ لَهُ : أَنَا الَّتِي كُنْت مَعَكَ فِي الدُّنْيَا ، لاَ أُفَارِقُ حَتَّى أُدْخِلَكَ الْجَنَّةَ.

(۳۵۷۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کے قبر سے نکلنے کے وقت اس کی دیکھی ہوئی صورتوں میں سے بہترین صورت اس کا استقبال کرے گی۔ مومن اُس سے کہے گا۔ تم کون ہو؟ وہ مومن سے کہے گی میں وہی ہوں جو دنیا میں تیرے ساتھ تھی۔ میں تمہیں جنت میں داخل کروانے تک نہیں چھوڑوں گا۔

(۳۵۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ قِيلَ لاِبْنِ عُمَرَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَالإِيمَانُ أَثْبَتُ فِي قُلُوبِهِم مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي.

(۳۵۷۷۷) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سے پوچھا گیا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ لیکن ان کے دلوں میں ایمان پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا تھا۔

(۳۵۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَآهُ أَحَدٌ ظَنَّ أَنَّ بِهِ شَيْئًا مِنْ تَتَبُّعِهِ آثَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۷۷۸) ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جب کوئی آدمی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرتے دیکھتا تو وہ یہ گمان کرتا کہ ان پر کسی شے کا اثر ہے۔

(۳۵۷۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : مَا وَضَعْت لَبِنَةً على لبنة ، وَلاَ غَرَسْت نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۷۷۹) حضرت عمرو سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ جب سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک قبض ہوئی ہے میں نے ایک اینٹ، اینٹ پر نہیں رکھی اور نہ ہی کوئی درخت لگایا ہے۔

(٣٥٧٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى أَمْيَالٍ صَنَعَهَا مَرْوَانُ مِنْ حِجَارَةٍ.

(٣٥٧٨٠) حضرت ابن عمر کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ان نشانات کے پاس نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے جو مروان نے پتھر سے بنائے تھے۔

(٣٥٧٨١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ السُّلَيْكِ ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ ﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلاَّ أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾ . قَالَ : أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ.

(٣٥٧٨١) حضرت ابوسہل کہتے ہیں کہ میں نے اس آیت ﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾ کے بارے میں حضرت ابن عمر کو سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کے بچوں کا ذکر ہے۔

(٣٥٧٨٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ لِحُمْرَانَ لاَ تَلْقَيَنَّ اللَّهَ بِذِمَّةٍ لاَ وَفَاءَ بِهَا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دِينَارٌ ، وَلاَ دِرْهَمٌ ، إِنَّمَا يُجَازَى النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ.

(٣٥٧٨٢) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے حمران سے فرمایا: تم ایسی ذمہ داری کے ساتھ خدا سے ملاقات نہ کرنا جس کے پورا کرنے کے لیے کچھ نہ ہو کیونکہ قیامت کے دن کوئی درہم و دینار نہیں ہوگا۔ اور لوگوں کو صرف ان کے اعمال کے ذریعہ جزا دی جائے گی۔

(٣٥٧٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِنِّي أَلْفَيْتُ أَصْحَابِي عَلَى أَمْرٍ ، وَإِنِّي إِنْ خَالَفْتُهُمْ خَشِيتُ أَنْ لاَ أَلْحَقَ بِهِمْ.

(٣٥٧٨٣) حضرت ابن عمر کے بارے میں روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو ایک امر پر پایا ہے۔ پس اگر میں ان کی مخالفت کروں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں ان کو نہ مل سکوں۔

(٣٥٧٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿أَوْ خَلْقًا مِمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ﴾ قَالَ : الْمَوْتُ : لَوْ كُنْتُمُ الْمَوْتَ لأَحْيَيْتُكُمْ.

(٣٥٧٨٤) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ﴿أَوْ خَلْقًا مِمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موت۔ اگر تم مردہ ہوتے تو میں تمہیں زندہ کر دیتا۔

(٣٥٧٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ﴿فَلاَ اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ﴾ قَالَ : جَبَلٌ زُلاَلٌ فِي جَهَنَّمَ. (ابن جرير ٢٠١)

(٣٥٧٨٥) حضرت ابن عمر سے ﴿فَلاَ اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ جہنم میں زلال پہاڑ ہے۔

(۳۵۷۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَا تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ قَطُّ إِلاَّ بَكَى : ﴿إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾.

(۳۵۷۸٦) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ جب بھی یہ آیت پڑھتے تو رو پڑتے: ﴿إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾.

(۳۵۷۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَلِيطُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ :رَأْوا بِالْخَيْرِ ، وَلاَ تُرَاؤُوا بِالشَّرِّ.

(۳۵۷۸۷) حضرت ابن عمر نے فرمایا: تم خیر کا مظاہرہ کرو۔ شر کا مظاہرہ نہ کرو۔

(۳۵۷۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ، قَالَ :يُصَلُّونَ.

(۳۵۷۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وَبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں۔

(۳۵۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَعْمَلُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِالشَّيْءِ لاَ يَعْمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ.

(۳۵۷۸۹) حضرت نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو بتا کر ایک کام کرتے تھے جو آپ عام لوگوں میں نہیں کرتے تھے۔

(۳۵۷۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ كُلَّمَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى.

(۳۵۷۹۰) حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت جب بھی بیدار ہوتے تو نماز پڑھتے۔

(۳۵۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قِيلَ لاِبْنِ عُمَرَ :تُوُفِّيَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَتَرَكَ مِئَةَ أَلْفِ درهم ، قَالَ :لَكِنْ لاَ تَتْرُكُهُ.

(۳۵۷۹۱) حضرت میمون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سے کہا گیا۔ حضرت زید بن ثابت فوت ہوئے اور انہوں نے ایک لاکھ درہم چھوڑے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن تم ایک لاکھ درہم مت چھوڑنا۔

(۳۵۷۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ ، عن نافع قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾. (ابو نعيم ۳۰۵)

(۳۵۷۹۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ تو رو پڑے۔

(۳۵۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ يَقُولُ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ يُثْنِيهَا وَيَقُولُ :لَعَلَّ خُفًّا يَقَعُ عَلَى خُفٍّ ، يَعْنِي خُفَّ رَاحِلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۷۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مکہ کے راستہ پر چل رہے تھے کہ انہوں نے اپنی سواری کے سر کو جھکایا اور فرمایا: شاید کہ نشان پر نشان آ جائے یعنی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا نشان۔

(۳۵۷۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :خَالِفُوا سُنَنَ الْمُشْرِكِينَ.

(۳۵۷۹۴) حضرت آدم بن علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کو کہتے سنا۔ مشرکوں کے طریقوں کی مخالفت کرو۔

(۳۵۷۹٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ قَالَ :عَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۳۵۷۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ لا الہ الا اللہ کے بارے میں سوال ہوگا۔

(۳۵۷۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الأَرْضِ تكلمهم﴾ قَالَ :حِينَ لَا يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ ، وَلَا يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (حاکم ۴۸۵)

(۳۵۷۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الأَرْضِ تكلمهم﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ جب لوگ اچھی بات کا حکم نہیں کریں گے اور بری بات سے منع نہیں کریں گے۔

(۳۵۷۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كَرِهَ أَنْ يَتَكَلَّمَ ، أَوْ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِمَّا يُرِيدُ ، أَوْ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ إِلاَّ يَوْمًا كُنْت قَدْ أَخَذْت عَلَيْهِ الْمُصْحَفَ وَهُوَ يَقْرَأُ فَأَتَى عَلَى آية ، فَقَالَ :أَتَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ ؟.

(۳۵۷۹۷) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب قراءت کرتے تو کلام کرنے کو ناپسند کرتے تھے...... یا فرمایا...... فارغ ہونے تک اپنی مراد کی بات نہیں کرتے تھے۔ یا فرمایا...... فارغ ...... ہونے تک کلام نہیں کرتے تھے۔ مگر ایک دن جب میں ان کے پاس مصحف لے کر بیٹھا تھا اور وہ قراءت کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک آیت پر پہنچے تو فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی؟''

(۳۵۷۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُون ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهُوَ مَرِيضٌ يَرون أَنَّهُ يَمُوت ، فَقَالُوا لَهُ :أَبْشِرْ فَإِنَّك قَدْ حَفَرْت الْحِيَاضَ بِعَرَفَاتٍ يَشْرَعُ فِيهَا حَاجُّ بَيْتِ اللهِ ، وَحَفَرْت الآبَارَ بِالْفَلَوَاتِ ، قَالَ :وَذَكَرُوا خِصَالاً مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ

، قَالَ :فَقَالُوا :إِنَّا لَنَرْجُو لَكَ خَيْرًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ لاَ يَتَكَلَّمُ ، فَلَمَّا أَبْطَأَ عَلَيْهِ الْكَلاَمُ ، قَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، مَا تَقُولُ ، فَقَالَ :إِذَا طَابَتِ الْمَكْسَبَةُ زَكَتِ النَّفَقَةُ ، وَسَتَرِدُ فَتَعْلَمُ.

(۳۵۷۹۸) حضرت میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر، اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عامر کے ہاں تشریف لے گئے جبکہ وہ بیمار تھے اور لوگوں کا خیال یہ تھا وہ مر جائیں گے۔ چنانچہ لوگوں نے انہیں کہا تمہیں بشارت ہو کہ تم نے عرفات میں بہت سے حوض بنوائے ہیں جن سے بیت اللہ کے حاجی سیراب ہوں گے۔ اور آپ نے جنگلوں میں کنوے کھدوائے۔ راوی کہتے ہیں لوگوں نے بہت سی خیر کی باتیں ذکر کر دیں۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگ کہنے لگے۔ ان شاء اللہ ہمیں آپ کے لیے خیر کی امید ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ خاموش بیٹھے رہے۔ پھر بعد میں جب آپ نے کلام فرمایا: تو کہا اے ابوعبدالرحمن آپ کیا کہتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کمائی پاکیزہ ہوتی ہے تو خرچ اچھا ہوتا ہے۔ ابو عنقریب تم وارد ہو گے تو پھر تم جان لو گے۔

(۳۵۷۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، قَالَ :مَرَّ ابْنُ عُمَرَ فِي خَرِبَةٍ وَمَعَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : اهْتِفْ ، فَهَتَفَ فَلَمْ يُجِبْهُ ابْنُ عُمَرَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :اهْتِفْ ، فَأَجَابَهُ ابْنُ عُمَرَ :ذَهَبُوا وَبَقِيَتْ أَعْمَالُهُمْ.

(۳۵۷۹۹) حضرت ثویر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک ویرانہ پر گزر ہوا آپ کے ہمراہ ایک آدمی تھا۔ آپ نے فرمایا: آواز دو۔ چنانچہ اس نے آواز دی۔ لیکن حضرت ابن عمر نے اس کو جواب نہیں دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا۔ آواز دو۔ پھر آپ نے اس کو جواب دیا۔ وہ لوگ چلے گئے اور ان کے اعمال باقی رہ گئے۔

(۱۷) کلام سلمان رضی الله عنه

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۰۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ ، قَالَ : وَاحِدَةٌ لِي وَوَاحِدَةٌ لَكَ ، وَوَاحِدَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ، فَأَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لاَ تُشْرِكُ بِي شَيْئًا ، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ فَمَا عَمِلْتَ مِنْ شَيْءٍ جَزَيْتُكَ بِهِ ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَمِنْكَ الْمَسْأَلَةُ والدعاء وَعَلَيَّ الإِجَابَةُ.

(۳۵۸۰۰) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو فرمایا: ایک چیز میری ہے اور ایک چیز تیری ہے اور ایک چیز میرے اور تیرے درمیان ہے جو چیز میری ہے وہ یہ کہ تم میری عبادت کرو۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو چیز تمہاری ہے وہ یہ کہ تم جو عمل کرو گے میں تمہیں اس کا بدلہ دوں گا اور جو چیز میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ کہ تم سوال کرو اور دعا مانگو اور میں قبول کروں گا۔

(۳۵۸۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :كَانَتِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ تُعَذَّبُ بِالشَّمْسِ ، فَإِذَا انْصَرَفُوا عنها أَظَلَّتْهَا الْمَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، فَكَانَتْ تَرَى بَيْتَهَا مِنَ الْجَنَّةِ.

(۳۵۸۰۱) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرعون کی بیوی کو دھوپ میں رکھ کر عذاب دیا جاتا تھا لیکن جب یہ لوگ اس سے واپس پلٹ جاتے تو فرشتے اس عورت پر اپنے پروں کا سایہ کر دیتے۔ پس وہ عورت اپنا جنت والا گھر دیکھ لیتی۔

(٣٥٨٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ سَلْمَانَ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ الْتَقَيَا، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: إنْ لَقِيت رَبَّك فَأَخْبِرْنِي مَاذَا لَقِيت مِنْهُ وَإِنْ لَقِيتك فَأَخْبَرْتُك، فَتُوُفِّيَ أَحَدُهُمَا فَلَقِيَهُ صَاحِبُهُ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ :تَوَكَّلْ وَأَبْشِرْ ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ مِثْلَ التَّوَكُّلِ قَطُّ ، قَالَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

(۳۵۸۰۲) حضرت سعید بن میتب سے روایت ہے کہ حضرت سلمان اور حضرت عبداللہ بن سلام کی باہم ملاقات ہوئی تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اگر تم اپنے رب سے (مجھ سے پہلے) ملو تو تم مجھے بتا دینا کہ میں کیا لے کر خدا سے ملوں۔ اور اگر تم سے پہلے میں خدا سے ملا تو میں تمہیں ملوں گا اور تمہیں بتاؤں گا۔ پھر ان میں سے ایک فوت ہو گیا اور وہ اپنے ساتھی کو خواب میں ملا اور کہا۔ توکل کرو اور بشارت پا لو۔ کیونکہ میں نے توکل جیسی چیز بالکل نہیں دیکھی۔ یہ بات اس نے تین مرتبہ کہی۔

(٣٥٨٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، أَنَّهُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ ، فَقَالَ :احْفَظْ نَفْسَك يَقْظَانَ يَحْفَظْك نَائِمًا.

(۳۵۸۰۳) حضرت سلمان کے بارے میں حضرت زید بن صوحان روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فجر سے پہلے دو رکعات ادا کیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان سے کہا تو انہوں نے فرمایا: تم بیداری میں اپنے نفس کی حفاظت کرو تو وہ نیند میں تمہاری حفاظت کرے گا۔

(٣٥٨٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :أَكْثَرُ النَّاسِ ذُنُوبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ كَلاَمًا فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(۳۵۸۰۴) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہوں والا وہ شخص ہو گا جب سب سے زیادہ خدا کی نافرمانی میں کلام کرنے والا ہو گا۔

(٣٥٨٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، قَالَ : كَانَ لِسَلْمَانَ خِبَاءٌ مِنْ عَبَاءٍ.

(۳۵۸۰۵) حضرت عبادہ بن نسی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان کا عباء کا ایک خیمہ تھا۔

(٣٥٨٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، أَنَّ سَلْمَانَ كَانَ يَصْنَعُ الطَّعَامَ مِنْ كَسْبِهِ فَيَدْعُو الْمَجْذُومِينَ فَيَأْكُلُ مَعَهُمْ.

(۳۵۸۰۶) حضرت ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان، اپنی کمائی سے کھانا تیار کرتے تھے۔ پھر آپ مجذومین کو بلاتے اور ان کے ہمراہ کھانا کھاتے تھے۔

(٣٥٨٠٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ حُمَيْدٍ، قَالَ :دَخَلْت مَعَ خَالِي عَبَّادٍ عَلَى سَلْمَانَ،

فَلَمَّا رَآهُ صَافَحَهُ سَلْمَانُ ، وَإِذَا هُوَ مُقَصَّصٌ ، وَإِذَا هُوَ يَسُفُّ الْخُوصَ ، فَقَالَ : إنه اشْتَرَى لِي بِدِرْهَمٍ فَأَسِفُّهُ وَأَبِيعُهُ بِثَلاَثَةٍ ، فَأَتَصَدَّقُ بِدِرْهَمٍ وَأَجْعَلُ دِرْهَمًا فِيهِ ، وَأُنْفِقُ دِرْهَمًا ، وَلَوْ أَنَّ عُمَرَ نَهَانِي مَا انْتَهَيْتُ.

(۳۵۸۰۷) حضرت نعمان بن حمید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے خالو عباد کے ہمراہ حضرت سلمان کے ہاں گیا۔ پس جب حضرت سلمان نے ان کو دیکھا تو انہیں مصافحہ کیا۔ اور ان کے بال خوب لمبے تھے اور وہ چٹائی بن رہے تھے۔ حضرت سلمان نے فرمایا: یہ چیز میرے لیے ایک درہم میں خریدی جاتی ہے۔ میں اس کو بنتا ہوں اور اس کو تین درہموں میں بیچتا ہوں۔ پھر میں ایک درہم صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک درہم اسی کام میں لگا دیتا ہوں اور ایک درہم خرچ کر دیتا ہوں۔ اور اگر حضرت عمر مجھے (اس سے) منع کریں تو بھی میں منع نہیں ہوں گا۔

(۳۵۸۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : نَزَلْنَا الصِّفَاحَ فَإِذَا نَحْنُ بِرَجُلٍ نَائِمٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ قَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَبْلُغُهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِلْغُلاَمِ : انْطَلِقْ بِهَذَا النِّطْعِ فَأَظِلَّهُ ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ إِذَا هُوَ سَلْمَانُ ، قَالَ : فَأَتَيْته أُسَلِّمُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَقَالَ : يَا جَرِيرُ ، تَوَاضَعْ لِلَّهِ ، فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَا جَرِيرُ ، هَلْ تَدْرِي مَا الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : قُلْتُ : لاَ أَدْرِي ، قَالَ : ظُلْمُ النَّاسِ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، ثُمَّ أَخَذَ عُودًا لاَ أَكَادُ أَرَاهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ، فَقَالَ : يَا جَرِيرُ ، لَوْ طَلَبْت فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ هَذَا الْعُودِ لَمْ تَجِدْهُ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ أَيْنَ النَّخْلُ وَالشَّجَرُ ، فَقَالَ : أُصُولُهُ اللُّؤْلُؤُ وَالذَّهَبُ وَأَعْلاَهُ الثَّمَرُ.

(۳۵۸۰۸) حضرت جریر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم مقام صفاح میں اترے تو ہم نے (وہاں) درخت کے سائے میں ایک آدمی کو سویا ہوا دیکھا۔ قریب تھا کہ اس کو سورج پہنچ جاتا کہتے ہیں کہ میں نے غلام سے کہا۔ یہ چمڑا لے جاؤ اور اس آدمی پر سایہ کر دو۔ راوی کہتے ہیں پس اُس نے اُس پر سایہ کر دیا۔ پھر وہ آدمی جب بیدار ہوا تو وہ حضرت سلمان تھے۔ راوی کہتے ہیں میں ان کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت سلمان نے کہا۔ اے جریر! اللہ کے لیے تواضع اختیار کرو۔ کیونکہ جو شخص اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن بلند کر دیتے ہیں۔ اے جریر! تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن ظلمات کیا ہیں؟ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کا دنیا میں باہم ظلم کرنا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک لکڑی میرا خیال نہیں تھا کہ آپ اس کو اپنے ہاتھ میں رکھیں گے۔ فرمایا: اے جریر! اگر تم جنت میں اس کے مثل لکڑی تلاش کرو گے تو نہ پاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے ابو عبداللہ! کھجور کے اور دوسرے درخت کہاں ہوں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے اصول موتیوں اور سونے کے ہوں گے اور ان کے اوپر پھل ہوگا۔

(۳۵۸۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَيَحْمَدُهُ فِي الرَّخَاءِ فَأَصَابَهُ ضُرٌّ فَدَعَا اللَّهَ ، قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ مِنَ امْرِءٍ ضَعِيفٍ فَيَشْفَعُونَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ الْعَبْدُ لم يَذْكُرُ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ ، وَلاَ يَحْمَدُهُ فِي الرَّخَاءِ فَأَصَابَهُ ضُرٌّ فَدَعَا اللَّهَ

• قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ :صَوْتٌ مُنْكَرٌ فَلَمْ يَشْفَعُوا لَهُ.

(۳۵۸۰۹) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ جب خوشحالی میں خدا کا ذکر کرتا ہے اور تنگدستی میں اس کی حمد وثنا کرتا ہے پھر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اللہ سے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ایک کمزور بندے کی پہچانی ہوئی آواز ہے۔ چنانچہ وہ اس کی شفاعت کرتے ہیں اور اگر خوشحالی میں خدا کو یاد نہیں کرتا اور تنگدستی میں خدا کی حمد نہیں کرتا پھر اس کو تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اللہ سے دعا کرتا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں نامانوس آواز ہے چنانچہ وہ اس کی شفاعت نہیں کرتے۔

(۳۵۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ :عِلْمٌ لاَ ، يُقَالُ بِهِ كَكَنْزٍ لاَ يُنْفَقُ مِنْهُ.

(۳۵۸۱۰) حضرت حصین بن عقبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان نے فرمایا: وہ علم جو بیان نہ کیا جائے اس خزانہ کے مثل ہے جس کو خرچ نہ کیا جائے۔

(۳۵۸۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ ، أَنَّ سَلْمَانَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، إِنَّ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ إِمَامًا مُقْسِطًا ، وَذَا مَالٍ تَصَدَّقَ أَخْفَى يَمِينَهُ ، عَنْ شِمَالِهِ ، وَرَجُلاً دَعَتْهُ امْرَأَةٌ جميلة ذَاتُ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ إِلَى نَفْسِهَا ، فَقَالَ :أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ، وَرَجُلاً نَشَأَ فَكَانَتْ صُحْبَتُهُ وَشَبَابُهُ وَقُوَّتُهُ فِيمَا يُحِبُّ اللَّهُ وَيَرْضَاهُ مِنَ الْعَمَلِ ، وَرَجُلاً كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ حُبِّهَا ، وَرَجُلاً ذَكَرَ اللَّهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنَ الدَّمْعِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ، وَرَجُلَيْنِ الْتَقَيَا ، فَقَالَ : أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ ، إِنِّي لأُحِبُّكَ فِي اللهِ ، وَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّمَا الْعِلْمُ كَالْيَنَابِيعِ فَيَنْفَعُ بِهِ اللَّهُ مَنْ شَاءَ ، وَمَثَلُ حِكْمَةٍ لاَ يُتَكَلَّمُ بِهَا كَجَسَدٍ لاَ رُوحَ لَهُ ، وَمَثَلُ عِلْمٍ لاَ يُعْمَلُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لاَ يُنْفَقُ مِنْهُ ، وَمَثَلُ الْعَالِمِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَضَاءَ لَهُ مِصْبَاحٌ فِي طَرِيقٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْتَضِيئُونَ بِهِ ، وَكُلٌّ يَدْعُو إِلَيْهِ.

(۳۵۸۱۱) حضرت موسیٰ بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: ''عرش کے سایہ میں عادل امام ہوگا اور وہ مالدار شخص ہوگا کہ جب صدقہ کرے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ سے مخفی رکھے اور وہ آدمی ہوگا جس کو خوبصورت اور حسب ونسب والی عورت اپنی طرف دعوت دے اور وہ مرد کہہ دے میں رب العالمین سے خوف کرتا ہوں اور وہ آدمی ہوگا جو اس طرح نشوونما پائے کہ اس کی صحت، اس کا شباب اور اس کی موت اللہ کی محبت اور اس کی رضا کے اعمال میں خرچ ہو اور وہ آدمی ہوگا جس کا دل مسجد کی محبت کی وجہ سے مسجدوں میں ہی اٹکا رہے اور وہ آدمی ہوگا جو اللہ کا ذکر کرے اور خدا کے خوف کی وجہ سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔ اور وہ دو آدمی ہوں گے جو باہم ملیں تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہے: میں تم سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔

اور خط میں یہ بھی لکھا: علم، چشموں کی طرح ہے پس اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ جس کو چاہے اس سے نفع مند کرتے ہیں۔ اور

وہ حکمت جو بولی نہ جائے اس کی مثال بے روح جسم کی طرح ہے اور عمل نہ کیے جانے والے علم کی مثال اس خزانہ کی طرح ہے جس سے خرچ نہ کیا جائے اور عالم کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس کے لیے راستہ میں چراغ روشن کیا جائے۔ پس لوگ اس سے روشنی حاصل کریں اور ہر ایک اس کے لیے دعا کرے۔

(۳۵۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ سَلْمَانَ كَانَ يَقُولُ :إنَّ مِنَ النَّاسِ حَامِلَ دَاءٍ وَحَامِلَ شِفَاءٍ ، وَمِفْتَاحَ خَيْرٍ وَمِفْتَاحَ شَرٍّ.

(۳۵۸۱۲) حضرت جعفر سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فرمایا کرتے تھے۔ بعض لوگ بیماری کو اٹھانے والے ہوتے ہیں اور بعض لوگ شفا کے حامل ہوتے ہیں۔ بعض لوگ خیر کی کنجی ہوتے ہیں اور بعض لوگ شر کی کنجی ہوتے ہیں۔

(۳۵۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ :جَاءَ سَلْمَانُ إلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَلَمْ يَجِدْهُ ، فَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، وَقَالَ :أَيْنَ أَخِي ، قَالَتْ فِي الْمَسْجد ، وَعَلَيْهِ عَبَائَةٌ لَهَا قُطْوَانِيَّةٌ ، فَأَلْقَتْ إلَيْهِ خَلَقَ وِسَادَةٍ ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ عَلَيْهَا وَلَوَّى عِمَامَتَهُ فَطَرَحَهَا فَجَلَسَ عَلَيْهَا ، قَالَ : فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مُعَلِّقًا لَحْمًا بِدِرْهَمَيْنِ ، فَقَامَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ فَطَبَخَتْهُ وَخَبَزَتْ ، ثُمَّ جَائَتْ بِالطَّعَامِ ، وَأَبُو الدَّرْدَاءِ صَائِمٌ ، فَقَالَ :سَلْمَانُ :مَنْ يَأْكُلُ مَعِي ، فَقَالَ :تَأْكُلُ مَعَكَ أُمُّ الدَّرْدَاءِ ، فَلَمْ يَدَعْهُ حَتَّى أَفْطَرَ ، فَقَالَ :سَلْمَانُ لأُمِّ الدَّرْدَاءِ وَرَآهَا سَيِّئَةَ الْهَيْئَةِ :مَا لَك ، قَالَتْ :إنَّ أَخَاك لاَ يُرِيدُ النِّسَاءَ ، يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ ، فَبَاتَ عِنْدَهُ ، فَجَعَلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُرِيدُ أَنْ يَقُومَ فَيَحْبِسُهُ حَتَّى كَانَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكَعَاتٍ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ :حَبَسْتنِي عَنْ صَلاَتِي ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ :صَلِّ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لأَهْلِكَ عَلَيْك حَقًّا وَلِعَيْنَيْك عَلَيْك حَقًّا.

(۳۵۸۱۳) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان، حضرت ابو الدرداء کے ہاں تشریف لے گئے لیکن انہیں موجود نہ پایا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ام درداء رضی اللہ عنہا کو سلام کیا اور کہا: میرا بھائی کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا مسجد میں اور ان پر اہلیہ کا قطوانی چوغہ تھا۔ ام درداء رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف پرانا تکیہ پھینکا۔ انہوں نے اس پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور اپنے عمامہ کو اتارا اور اس کو نیچے ڈال کر اس پر بیٹھ گئے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ دو درہموں کا گوشت اٹھائے ہوئے۔ چنانچہ حضرت ام درداء کھڑی ہوئیں انہوں نے اس کو پکایا اور روٹی پکائی۔ پھر کھانا لے کر آئی۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روزے سے تھے۔ حضرت سلمان نے کہا میرے ساتھ کون کھائے گا؟ انہوں نے کہا تمہارے ساتھ ام درداء کھائیں گی۔ حضرت سلمان نے ان کو روزہ افطار کروائے بغیر نہ چھوڑا۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ام درداء سے کہا۔ آپ نے ان کی خستہ حالت دیکھی تھی۔ تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ کا بھائی عورتوں کا ارادہ نہیں رکھتا۔ وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔ چنانچہ آپ نے ان کے ہاں رات گزاری۔ اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اٹھنے کا ارادہ کرتے تو حضرت سلمان ان کو روک دیتے یہاں تک کہ فجر

سے پہلے کا وقت ہو گیا تو آپ کھڑے ہوئے وضو کیا اور چند رکعات ادا کیں۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔ آپ نے مجھے میری نماز سے روکا ہے۔ حضرت سلمان نے ان سے کہا۔ نماز پڑھو اور سو جاؤ۔ روزہ رکھو اور افطار کرو کیونکہ تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔

(۳۵۸۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : إنَّ الرَّجُلَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْ عَمِلَ عَمَلاً يَرْجُو أَنْ يَنْجُوَ بِهِ ، قَالَ : فَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَأْتِيه فَيَشْتَكِي مَظْلَمَةً فَيُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَيُعْطَاهَا حَتَّى مَا تَبْقَى لَهُ من حَسَنَةٌ ، وَيَجِيءُ الْمُشْتَكِي يَشْتَكِي مَظْلَمَةً فَيُؤْخَذُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ فَتُوضَعُ عَلَى سَيِّئَاتِهِ ، ثُمَّ يُكَبُّ فِي النَّارِ ، أَوْ يُلْقَى فِي النَّارِ.

(۳۵۸۱٤) حضرت سلمان اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا جس نے ایسے اعمال کیے ہوں گے جن کے ذریعہ اس کو نجات کی امید ہوگی۔ راوی کہتے ہیں۔ لیکن کوئی نہ کوئی آدمی آ کر اس کے مظالم کی شکایت کرتا رہے گا۔ پس اس کی نیکیوں سے لے کر اس شکایت کرنے والے کو دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی اور پھر اس کے مظالم کی شکایت کرنے والا آئے گا تو اس شکایت کرنے والے کی غلطیوں میں لے کر اس آدمی کے گناہوں پر رکھ دی جائیں گی پھر اس کو اوندھے منہ جہنم میں گرا دیا جائے گا یا اس کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔

(۳۵۸۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : لَوْ بَاتَ الرَّجُلاَنِ أَحَدُهُمَا يُعْطِي الْقِيَانَ الْبِيضَ ، وَبَاتَ الآخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ اللَّهَ لَرَأَيْت أَنَّ ذَاكِرَ اللهِ أَفْضَلُ.

(۳۵۸۱۵) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی سفید غلام دے کر رات گزارے اور دوسرا آدمی قرآن کی تلاوت اور ذکر خدا کرتے ہوئے گزارے تو میرے خیال میں خدا کا ذکر کرنے والا افضل ہے۔

(۳۵۸۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، أَنَّهُ كَانَ إذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ ، قَالَ : سُبْحَانَ رَبِّ النَّبِيِّينَ وَإِلَهِ الْمُرْسَلِينَ.

(۳۵۸۱٦) حضرت سلمان کے بارے میں روایت ہے کہ وہ جب رات کو بے خواب ہوتے تو کہتے انبیاء کے پروردگار اور رسولوں کے الٰہ پاک ہیں۔

(۳۵۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ : كَانَ سَلْمَانُ إذَا أَصَابَ شَاةً مِنَ الْمَغْنَمِ ذَبَحَهَا ، فَقَدَّدَ لَحْمَهَا ، وَجَعَلَ جِلْدَهَا سِقَاءً ، وَجَعَلَ صُوفَهَا حَبْلا ، فَإِنْ رَأَى رَجُلاً قَدِ احْتَاجَ إلَى حَبْلٍ لِفَرَسِهِ أَعْطَاهُ ، وَإِنْ رَأَى رَجُلاً احْتَاجَ إلَى سِقَاءٍ أَعْطَاهُ.

(۳۵۸۱۷) حضرت عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان کو جب غنیمت میں سے بکری ملتی تو آپ اس کو ذبح کرتے پھر اس کے گوشت کے ٹکڑے کرتے اور اس کے چمڑے کا مشکیزہ بنا لیتے اور اس کے بالوں کی رسی بنا لیتے پھر اگر وہ کسی کو

گھوڑے کی رسی کا محتاج دیکھتے تو آپ یہ رسی اس کو دے دیتے اور اگر کسی کو مشکیزہ کا محتاج دیکھتے تو اس کو مشکیزہ دے دیتے۔

(۳۵۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : صَحِبَ سَلْمَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْسٍ فَأَتَى دِجْلَةَ ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ : اشْرَبْ : فَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : اشْرَبْ ، فَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : اشْرَبْ ، فَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : يَا أَخَا بَنِي عَبْسٍ ، أَتَرَى شَرْبَتَكَ هَذِهِ نَقَصَتْ مِنْ مَاءِ دِجْلَةَ شَيْئًا كَذَلِكَ الْعِلْمُ لاَ يَنْفَدُ ، فَابْتَغِ مِنَ الْعِلْمِ مَا يَنْفَعُكَ ، ثُمَّ مَرَّ بنهر دَنَّ فَإِذَا أَطْعِمَةٌ وَكُدُوسٌ تُذْرَى ، فَقَالَ : يَا أَخَا بَنِي عَبْسٍ ، إِنَّ الَّذِي كَانَ يَمْلِكُ خَزَائِنَهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ ، وَكَانُوا يُمْسُونَ وَيُصْبِحُونَ ، وَمَا فِيهِمْ قَفِيزُ حِنْطَةٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ جَلُولاَءَ ، وَمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِيهَا ، فَقَالَ : أَخَا بَنِي عَبْسٍ ، إِنَّ اللَّهَ أَعْطَاكُمْ هَذَا وَخَوَّلَكُمُوهُ قَدْ كَانَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ.

(۳۵۸۱۸) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عبس کا ایک آدمی حضرت سلمان کے ساتھ تھا۔ وہ دریائے دجلہ پر آیا تو حضرت سلمان نے اس سے کہا۔ پانی پیو۔ اس نے پانی پیا۔ پھر آپ نے اس سے کہا۔ پانی پیو۔ اس نے پانی پیا۔ پھر آپ نے اس سے کہا۔ پانی پیو۔ اس نے پانی پیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ اے بنو عبس کے بھائی! تو کیا دیکھتا ہے کہ تیرے اس گھونٹ نے اس دجلہ کے پانی میں کمی کی ہے؟ اسی طرح علم نہ ختم ہونے والی چیز ہے۔ پس تو اپنے لیے نفع مند علم تلاش کر۔ پھر آپ کا گزر نہروں پر ہوا تو وہاں کچھ کھانے تھے اور دانے ہوا میں اڑائے جا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو عبس کے بھائی! وہ آدمی جو اس کے خزانوں کا مالک تھا جبکہ آپ زندہ تھے۔ وہ لوگ صبح و شام اس حال میں کرتے کہ ان میں ایک قفیز گندم نہ ہوتی۔ پھر آپ نے جلولاء اور اس کے بارے میں مسلمانوں کی فتوحات کا ذکر فرمایا اور کہا: اے بنو عبس کے بھائی! اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ عطا فرمادیا حالانکہ اللہ تعالیٰ اس پر اس وقت بھی قادر تھا جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے''

(۳۵۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ وَسَلْمَانَ ، قَالاَ : لاِمْرَأَةٍ أَعْجَمِيَّةٍ : أَهَاهُنَا مَكَانٌ طَاهِرٌ نُصَلِّي فِيهِ ، فَقَالَتْ : طَهِّرْ قَلْبَكَ وَصَلِّ حَيْثُ شِئْتَ ، فَقَالَ : أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : فَقِهَتْ.

(۳۵۸۱۹) حضرت نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ اور حضرت سلمان نے ایک عجمی عورت سے کہا کیا یہاں پر کوئی پاک جگہ ہے جہاں پر ہم نماز پڑھیں؟ اس عورت نے کہا تم اپنے دل کو پاک کرلو اور جہاں چاہو نماز پڑھو۔ تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ عورت تو سمجھدار ہے۔

(۳۵۸۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ لِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ : إِنَّ السُّوقَ مَبِيضُ الشَّيْطَانِ وَمَفْرَخُهُ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لاَ تَكُونَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُهَا ، وَلاَ آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَافْعَلْ.

(۳۵۸۲۰) حضرت ابو عثمان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً بازار شیطان کے انڈے

دینے اور بچہ نکلنے کی جگہ ہے۔ پس اگر تو یہ کر سکے کہ تو بازار میں پہلا داخل ہونے والا نہ ہو اور نکلنے والوں میں سے آخری نہ ہو تو یہ کام کر۔

(۳۵۸۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ ، قَالَ : قُلْنَا لِسَلْمَانَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَلاَ تُحَدِّثُنَا ، قَالَ : ذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَإِفْشَاءُ السَّلاَمِ ، وَالصَّلاَةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

(۳۵۸۲۱) حضرت اوس بن ضمعج سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت سلمان سے عرض کیا: اے ابو عبداللہ! آپ ہمیں حدیث کیوں نہیں بیان کرتے؟ انہوں نے کہا ذکر خدا بہت بڑا ہے۔ کھانا کھلانا، سلام کو پھیلانا اور لوگوں کے سوتے ہوئے نماز پڑھنا۔

(۳۵۸۲۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَسْتَحْيِي أَنْ يَبْسُطَ إِلَيْهِ عَبْدٌ يَدَيْهِ يَسْأَلُهُ بِهِمَا خَيْرًا فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ.

(۳۵۸۲۲) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے اور ان کے ذریعہ خیر کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ ان کو ناکام واپس کردے۔

(۳۵۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ لِي أَخٌ أَكْبَرُ مِنِّي يُكَنَّى أَبَا عَزْرَةَ ، وَكَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَ سَلْمَانَ ، فَكُنْتُ أَشْتَهِي لِقَائَهُ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ أَخِي إِيَّاهُ ، قَالَ : فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ : هَلْ لَكَ فِي أَبِي عَبْدِ اللهِ ؟ قَدْ نَزَلَ الْقَادِسِيَّةَ ، قَالَ : وَكَانَ سَلْمَانُ إِذَا قَدِمَ مِنَ الْغَزْوِ نَزَلَ الْقَادِسِيَّةَ ، وَإِذَا قَدِمَ مِنَ الْحَجِّ نَزَلَ الْمَدَائِنَ غَازِيًا ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَانْطَلَقْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي بَيْتٍ بِالْقَادِسِيَّةِ ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ ، بَيْنَ رِجْلَيْهِ خِرْقَةٌ وَهُوَ يَخِيطُ زِنْبِيلاً ، أَوْ يَدْبُغُ إِهَابًا ، قَالَ : فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَجَلَسْنَا ، قَالَ : فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، عَلَيْكَ بِالْقَصْدِ فَإِنَّهُ أَبْلَغُ.

(۳۵۸۲۳) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا ایک مجھ سے بڑا بھائی تھا جس کی کنیت ابو عزرہ تھی۔ وہ حضرت سلمان کا ذکر بڑی کثرت سے کرتا تھا۔ تو اپنے بھائی سے حضرت سلمان کا بہت زیادہ ذکر سن کر مجھے آپ سے ملاقات کا شوق تھا۔ راوی کہتے ہیں ایک دن میرے بھائی نے مجھے کہا کیا تمہیں ابو عبداللہ سے ملنے کا شوق ہے؟ وہ قادسیہ مقام میں فروکش ہیں۔ راوی کہتے ہیں حضرت سلمان جب جہاد سے واپس آتے تو قادسیہ میں اترتے اور جب حج سے واپس آتے تو مدائن میں پڑاؤ ڈالتے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: ہاں (شوق ہے)۔ راوی کہتے ہیں پس ہم چل پڑے یہاں تک کہ ہم قادسیہ میں ان کے گھر میں اُترے۔ وہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا۔ وہ ٹوکری سی رہے تھے یا چمڑے کو دباغت دے رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں پس ہم نے انہیں سلام کیا اور ہم بیٹھ گئے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا: اے بھتیجے! تم پر ارادہ لازم ہے کیونکہ

یہ موثر ہے۔

(۳۵۸۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : عَرَضَ أَبِي عَلَى سَلْمَانَ أُخْتَهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ ، فَأَبَى وَزَوَّجَهُ مَوْلاَةً لَهُ ، يُقَالُ لَهَا بُقَيْرَةُ ، قَالَ : فَبَلَغَ أَبَا قُرَّةَ ، أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ وَسَلْمَانَ شَيْءٌ ، فَأَتَاهُ يَطْلُبُهُ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ فِي مَبْقَلَةٍ لَهُ ، فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ فَلَقِيَهُ مَعَهُ زِنْبِيلٌ فِيهِ بَقْلٌ قَدْ أَدْخَلَ عَصَاهُ فِي عُرْوَةِ الزِّنْبِيلِ وَهُوَ عَلَى عَاتِقِهِ.

(۳۵۸۲۴) حضرت عمرو بن ابی قرہ کندی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے حضرت سلمان کو یہ پیشکش کی کہ وہ ان کی بہن سے شادی کریں۔ آپ نے انکار کردیا اور اپنی آزاد کردہ لونڈی جس کا نام بقیرہ تھا اس سے شادی کرلی۔ راوی کہتے ہیں ابوقرہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت حذیفہ اور حضرت سلمان کے درمیان کوئی معاملہ تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ، سلمان کے پاس ان کو بلانے آئے تو انہیں بتایا گیا کہ وہ اپنی سبزیوں کے اگانے کی جگہ میں ہیں چنانچہ وہ اس طرف گئے تو وہ ان سے ملے۔ ان کے پاس ایک ٹوکری تھی جس میں سبزی تھی۔ اپنی لاٹھی کو انہوں نے ٹوکری کے کڑے میں ڈالا ہوا تھا اور وہ لاٹھی ان کی گردن پر تھی۔

(۳۵۸۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : تُعْطِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشْرِ سِنِينَ ، ثُمَّ تُدْنَا مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ حَتَّى تَكُونَ قَابَ قَوْسَيْنِ ، قَالَ : فَيَعْرَقُونَ حَتَّى يَرْشَحَ الْعَرَقُ فِي الأَرْضِ قَامَةً ، ثُمَّ يَرْتَفِعُ حَتَّى يُغَرْغِرَ الرَّجُلُ ، قَالَ سَلْمَانُ : حَتَّى يَقُولَ الرَّجُلُ : غَرْ غَرْ.

(۳۵۸۲۵) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج کو دس سال کی حرارت دی جائے گی پھر اس کو لوگوں کی کھوپڑیوں کے قریب کیا جائے گا یہاں تک کہ یہ غلیل کے دو کناروں کے برابر ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر ان لوگوں کو پسینہ آئے گا یہاں تک کہ پسینہ زمین میں قد کے برابر ہو جائے گا پھر اوپر اٹھے گا یہاں تک کہ آدمی غرارہ کرنے لگے گا۔ حضرت سلمان نے فرمایا: یہاں تک کہ آدمی کہے گا: غرغر۔

(۳۵۸۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى سَلْمَانَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوك إِلَى الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَأَرْضِ الْجِهَادِ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَلْمَانُ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّك قَدْ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَدْعُونِي إِلَى الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَأَرْضِ الْجِهَاد ، وَلَعَمْرِي مَا الأَرْضُ تُقَدِّسُ أَهْلَهَا ، وَلَكِنِ الْمَرْءُ يُقَدِّسُهُ عَمَلُهُ.

(۳۵۸۲۶) حضرت عبداللہ بن ہبیرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان کو خط لکھا۔ امابعد! پس بیشک میں تمہیں ارض مقدس اور ارض جہاد کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت سلمان نے ان کو تحریر فرمایا۔ امابعد! پس بیشک آپ نے یہ تحریر فرمایا کہ آپ مجھے ارض مقدس اور ارض جہاد کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ میری عمر کی قسم! کوئی زمین اپنے اہل کو پاک نہیں بناتی بلکہ آدمی کو اس کے عمل پاک کرتے ہیں۔

(۱۸) کلام أبی ذرٍّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ مَا انْبَسَطْتُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ ، وَلاَ تَقَارَرْتُمْ عَلَى فُرُشِكُمْ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ وَتَبْكُونَ ، وَاللهِ لَوْ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَنِي يَوْمَ خَلَقَنِي شَجَرَةً تُعْضَدُ وَتُؤْكَلُ ثَمَرَتِي.

(۳۵۸۲۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں خدا کی قسم جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم وہ کچھ جانتے تو البتہ تم بہت زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے اور اگر تم لوگ وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم اپنی عورتوں کی طرف ہاتھ نہ پھیلاتے اور تم اپنے بستروں پر اطمینان نہ کرتے اور تم گھاٹیوں کی طرف آوازیں بلند کرتے اور روتے ہوئے نکل جاتے۔ خدا کی قسم! اگر میری تخلیق کے دن مجھے ایک کٹنے اور کھائے جانے والا درخت بنا دیا ہوتا۔

(۳۵۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمُحَجِّلِ ، عَنِ ابْنِ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : الصَّاحِبُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ ، وَالْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ صَاحِبِ السُّوءِ ، وَمُمْلِي الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السَّاكِتِ ، وَالسَّاكِتُ خَيْرٌ مِنْ مُمْلِي الشَّرِ ، وَالأَمَانَةُ خَيْرٌ مِنَ الْخَاتَمِ ، وَالْخَاتَمُ خَيْرٌ مِنْ ظَنِّ السَّوْءِ.

(ابن حبان ۱۰۱۔ حاکم ۳۴۳)

(۳۵۸۲۸) حضرت حطان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اچھا ساتھی، تنہائی سے بہتر ہے اور تنہائی، برے ساتھی سے بہتر ہے اور خیر کا املاء کروانے والا ساکت سے بہتر ہے اور ساکت، شر کے املاء کروانے والے سے بہتر ہے۔ اور امانت، خاتم سے بہتر ہے اور خاتم برے گمان سے بہتر ہے۔

(۳۵۸۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : ذُو الدِّرْهَمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَشَدُّ حِسَابًا مِنْ ذِي الدِّرْهَمِ.

(۳۵۸۲۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دو درہموں والا شخص بروز قیامت ایک درہم والے سے شدید حساب میں ہوگا۔

(۳۵۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : أَلاَ تَتَّخِذُ أَرْضًا كَمَا اتَّخَذَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ ، قَالَ : فَقَالَ : وَمَا أَصْنَعُ بِأَنْ أَكُونَ أَمِيرًا ، وَإِنَّمَا يَكْفِينِي كُلَّ يَوْمٍ شَرْبَةٌ مِنْ مَاءٍ ، أَوْ نَبِيذٍ ، أَوْ لَبَنٍ وَفِي الْجُمُعَةِ قَفِيزٌ مِنْ قَمْحٍ.

(۳۵۸۳۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے کہا گیا کہ جس طرح حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے زمین بنائی ہے آپ کیوں نہیں بنا لیتے؟ راوی کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا: میں امیر ہو کر کیا کروں گا؟ مجھے تو روزانہ کے لیے ایک گھونٹ پانی یا نبیذ کا ایک گھونٹ یا دودھ کا گھونٹ کافی ہے اور ہر جمعہ کے لیے ایک قفیز گندم کافی ہے۔

(۳۵۸۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ، يُقَالَ لَهُ : عَبْدُ اللهِ بْنُ سِيدَانَ ، قَالَ : صَحِبْتُ أَبَا ذَرٍّ ، فَقَالَ لِي : أَلاَ أُخْبِرُكَ بِيَوْمِ حَاجَتِي ، إِنَّ يَوْمَ حَاجَتِي يَوْمَ أُوضَعُ فِي حُفْرَتِي ، فَذَلِكَ يَوْمُ حَاجَتِي.

(۳۵۸۳۱) حضرت عبد اللہ بن سیدان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو انہوں نے مجھے کہا کیا میں تمہیں اپنی حاجت کا دن نہ بتاؤں؟ بیشک میری حاجت کا دن وہ ہے جب مجھے میری قبر میں رکھا جائے گا۔ پس یہ میری حاجت کا دن ہے۔

(۳۵۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خِرَاشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ ، وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ لَهُ سَحْمَاءُ ، أَوْ شَحْبَاءُ ، قَالَ : وَهُوَ فِي مِظَلَّةٍ سَوْدَاءَ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : يَا أَبَا ذَرٍّ ، لَوِ اتَّخَذْتَ امْرَأَةً هِيَ أَرْفَعُ مِنْ هَذِهِ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنِّي وَاللهِ لأَنْ أَتَّخِذَ امْرَأَةً تَضَعُنِي ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَّخِذَ امْرَأَةً تَرْفَعُنِي ، قَالُوا : يَا أَبَا ذَرٍّ ، إِنَّكَ مُرْزَؤٌ مَا يَكَادُ يَبْقَى لَكَ وَلَدٌ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّا نَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي يَأْخُذُهُمْ مِنَّا فِي دَارِ الْفَنَاءِ وَيَدَّخِرُهُم لَنَا فِي دَارِ الْبَقَاءِ ، قَالَ : وَكَانَ يَجْلِسُ عَلَى قِطْعَةِ الْمِسْحِ وَالْجَوَالِقِ ، قَالَ : فَقَالُوا : يَا أَبَا ذَرٍّ لَوِ اتَّخَذْتَ بِسَاطًا هُوَ أَلْيَنُ مِنْ بِسَاطِكَ هَذَا ، قَالَ : فَقَالَ : اللَّهُمَّ غُفْرًا ، خُذْ مَا أُوتِيتَ ، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِدَارٍ لَهَا نَعْمَلُ وَإِلَيْهَا نَرْجِعُ.

(۳۵۸۳۲) حضرت عبد اللہ بن خراش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو مقام ربذہ میں دیکھا ان کے ساتھ ایک سحماء یا شحباء عورت تھی۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ایک سیاہ سائبان میں تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ اگر آپ اس عورت سے بلند عورت رکھتے۔ راوی کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم! میں کوئی ایسی عورت رکھوں جو مجھے نیچا رکھے یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایسی عورت رکھوں جو مجھے بلند کرے۔ لوگوں نے کہا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! آپ اولاد کی طرف سے غم زدہ ہیں۔ آپ کا کوئی بچہ باقی نہیں رہتا۔ راوی کہتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا: ہم اس اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں جو ہم سے دار الفناء میں بچے لیتا ہے اور ان کو ہمارے لیے دار البقاء میں ذخیرہ کر لیتا ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ٹاٹ اور بالوں سے بنے بچھونے پر بیٹھتے تھے۔ لوگوں نے ان سے کہا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! اگر آپ کوئی ایسا بچھونا بنا لیتے جو آپ کے اس بچھونے سے نرم ہوتا؟ اس پر انہوں نے فرمایا: اللَّهُمَّ غُفْرًا ''اے اللہ! مغفرت عطا فرما۔'' مجھے جو دیا جائے وہ آپ لے لیں۔ کیونکہ ہم تو اس گھر کے لیے عامل پیدا کیے گئے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

(٣٥٨٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى أَبِي ذَرٍّ رَسُولاً ، قَالَ : فَجَاءَ الرَّسُولُ ، فَقَالَ : لأَبِي ذَرٍّ : إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ ، وَيَقُولُ لَكَ : اتَّقِ اللَّهَ وخف النَّاسِ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : مَالِي وَلِلنَّاسِ ، وَقَدْ تَرَكْت لَهُمْ بَيْضَائَهُمْ وَصَفْرَائَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِلرَّسُولِ : انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ ، قَالَ : فَانْطَلَقَ مَعَهُ ، قَالَ : فَلَمَّا دَخَلَ بَيْتَهُ إِذَا طُعَيْمٌ فِي عَبَائَةٍ لَيْسَ بِالْكَثِيرِ ، وَقَدِ انْتَشَرَ بَعْضُهُ ، قَالَ : فَجَعَلَ أَبُو ذَرٍّ يَكْنِسُهُ وَيُعِيدُهُ فِي الْعَبَائَةِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ رِفْقَهُ فِي مَعِيشَتِهِ ، قَالَ : ثُمَّ جِيءَ بِطُعَيْمٍ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : كُلْ ، قَالَ : فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَكْرَهُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ لِمَا يَرَى مِنْ قِلَّتِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُو ذَرٍّ : ضَعْ يَدَكَ ، فَوَاللهِ لأَنَا بِكَثْرَتِهِ أَخْوَفُ مِنِّي بِقِلَّتِهِ ، قَالَ : فَطَعِمَ الرَّجُلُ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرَهُ بِمَا رَدَّ عَلَيْهِ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ ، وَلاَ أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ عَلَى ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْكَ يَا أَبَا ذَرٍّ .

(٣٥٨٣٣) حضرت ابوالجعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا۔ قاصد آیا اور اس نے حضرت ابوذر کو کہا آپ کے بھائی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور وہ آپ سے کہتے ہیں اللہ سے ڈرو اور لوگوں سے مخفی رہو۔ اس پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے کیا لینا ہے۔ میں نے ان کے لیے ان کی چاندی سونے کو چھوڑ دیا ہے۔ پھر آپ نے قاصد سے فرمایا۔ گھر کی طرف چلو۔ وہ آپ کے ہمراہ چل پڑا۔ پس جب وہ آپ کے گھر میں داخل ہوا تو ایک چوغہ میں تھوڑی سی کھانے کی چیز تھی جو بکھری ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں پس حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کو اکٹھا کرنا شروع کیا اور اس کو چوغہ میں جمع کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: بیشک آدمی کی فقاہت میں سے اس کا اپنی معیشت کے ساتھ نرمی والا معاملہ کرنا ہے۔ پھر کچھ تھوڑا سا کھانا لایا گیا اور ان کے سامنے رکھا گیا۔ انہوں نے مجھے کہا کھاؤ۔ وہ آدمی اس کھانے میں ہاتھ ڈالنے کو ناپسند کرتا تھا۔ کیونکہ وہ تھوڑا دکھائی دے رہا تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا ہاتھ ڈالو خدا کی قسم! ہم کھانے کی قلت سے اتنا خوفزدہ نہیں ہوتے جتنا اس کی کثرت سے ہوتے ہیں۔ اس پر آدمی نے کھانا کھالیا پھر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس واپس چلا گیا اور ان کو ساری حالت بیان کی۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ تجھ سے زیادہ سچے کسی آدمی پر کسی درخت نے سایہ نہیں کیا اور کسی زمین نے پناہ نہیں دی۔

(٣٥٨٣٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : أَرْسَلَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَهُوَ عَلَى الشَّامِ إِلَى أَبِي ذَرٍّ بِثَلاَثِ مِئَةِ دِينَارٍ ، فَقَالَ : اسْتَعِنْ بِهَا عَلَى حَاجَتِكَ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : ارْجِعْ بِهَا ، فَمَا وَجَدَ أَحَدًا أَغَرَّ بِاللهِ مِنَّا ، مَا لَنَا إِلاَّ ظِلٌّ نَتَوَارَى بِهِ ، وَثُلَّةٌ مِنْ غَنَمٍ تَرُوحُ عَلَيْنَا ، وَمَوْلاَةٌ لَنَا تَصَدَّقَتْ عَلَيْنَا بِخِدْمَتِهَا ، ثُمَّ إِنِّي لأَتَخَوَّفُ الْفَضْلَ .

(٣٥٨٣٤) حضرت ابوبکر بن منذر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حبیب بن مسلمہ نے ...... یہ شام پر حکمران تھے......

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف تین سو دینار بھیجے اور فرمایا: ان سے اپنی ضرورت میں مدد کر لینا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو واپس لے جاؤ۔ ہم سے بڑھ کر کوئی شخص غنی نہیں ہے۔ ہمیں تو صرف ایک سایہ چاہیے جس میں ہم سایہ حاصل کریں اور بکریوں کا ایک ریوڑ ہے جو ہمیں راحت دیتا ہے اور ایک آزاد لونڈی ہے جو اپنی خدمات کا ہم پر صدقہ کرتی ہے پھر میں اس سے زیادہ چیز کا خوف کھاتا ہوں۔

(۳۵۸۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الرُّومِيُّ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ طَلْقٍ وَإِنَّهَا حَدَّثَتْهُ ، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى أَبِي ذَرٍّ ، فَأَعْطَتْهُ شَيْئًا مِنْ دَقِيقٍ وَسَوِيقٍ ، فَجَعَلَهُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ ، وَقَالَ :ثَوَابُكِ عَلَى اللهِ ، فَقُلْتُ لَهَا :يَا أُمَّ طَلْقٍ ، كَيْفَ رَأَيْت هَيْئَةَ أَبِي ذَرٍّ ، فَقَالَتْ :يَا بُنَيَّ ، رَأَيْته شَعِثًا شَاحِبًا ، وَرَأَيْت فِي يَدِهِ صُوفًا مَنْفُوشًا وَعُودَيْنِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَهُمَا وَهُوَ يَغْزِلُ مِنْ ذَلِكَ الصُّوفِ.

(۳۵۸۳۵) حضرت ام طلق بیان کرتی ہیں کہ وہ حضرت ابوذر کے پاس گئیں اور انہوں نے حضرت ابوذر کو کچھ آٹا اور ستو دیئے تو آپ نے ان کو اپنے کپڑوں کے کنارے میں باندھ لیا اور فرمایا: آپ کا ثواب اللہ پر ہے۔ میں (راوی) نے کہا: اے ام طلق! آپ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حالت کیسی دیکھی تھی؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے ان کو پراگندہ بال اور اداس حالت میں دیکھا اور میں نے ان کے ہاتھ میں دھنی ہوئی اون دیکھی اور دو باہم الٹی لکڑیاں تھیں جن سے آپ اُون کا تا کرتے تھے۔

(۳۵۸۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَقْنَعِ الْبَاهِلِيِّ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ لاَ تَرَاهُ حَلْقَةٌ إِلاَّ فَرُّوا مِنْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحَلْقَةِ الَّتِي كُنْت فِيهَا ، فَثَبَتُّ وَفَرُّوا ، فَقُلْتُ :مَنْ أَنْتَ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ :مَا يَفِرُّ النَّاسُ مِنْك ، فَقَالَ :إِنِّي أَنْهَاهُمْ عَنِ الْكُنُوزِ ، فَقُلْتُ :إنَّ أُعْطِيَاتِنَا قَدْ بَلَغَتْ وَارْتَفَعَتْ فَتَخَافُ عَلَيْنَا مِنْهَا ، قَالَ :أَمَّا الْيَوْمُ فَلا ، وَلَكِنَّهَا يُوشِكُ أَنْ تكُونَ أَثْمَانَ دِينِكُمْ فَدَعُوهُمْ وَإِيَّاهَا.

(۳۵۸۳۶) حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی سامنے سے آیا جو حلقہ بھی اس کو دیکھتا تو وہ حلقہ بھاگ جاتا۔ یہاں تک کہ وہ آدمی اس حلقہ کے پاس آیا جس میں میں بیٹھا ہوا تھا۔ باقی لوگ فرار ہو گئے اور میں بیٹھا رہا۔ میں نے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ابوذر رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے کہا: لوگ آپ سے کیوں بھاگتے ہیں؟ انہوں نے کہا میں ان کو خزانے جمع کرنے سے منع کرتا ہوں۔ میں نے کہا: (کیا) ہماری جاگیریں بہت زیادہ بلند ہو گئی ہیں جن کی وجہ سے آپ کو ہم پر خوف ہے؟ انہوں نے کہا: آج تو یہ حالت نہیں ہے لیکن عنقریب ایسا ہو گا کہ تمہارے دین کی قیمت ہو گی پس تم ان کو چھوڑ دو اور ان سے بچو۔

(۱۹) کلام عِمران بنِ حصینٍ رضی الله عنه

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّف ، قَالَ : قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ : إِنِّي أُحَدِّثُك حَدِيثًا لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَك بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ ، اعْلَمْ أَنَّ خِيَارَ الْعِبَادِ عِنْدَ اللهِ الْحَمَّادُونَ. (احمد ۴۳۴)

(۳۵۸۳۷) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین نے مجھے کہا میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آج کے بعد اس کے ذریعہ نفع دے۔ جان لو اللہ کے بندوں میں سے بہترین بندے زیادہ حمد کرنے والے ہیں۔

(۳۵۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : ابْتُلِيَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ بِبَلاَءٍ كَانَ يولّهُ مِنْهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ يَأْتِيه : إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي مِنْ إِتْيَانِكَ مَا نَرَى مِنْكَ ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلْ فَوَاللهِ إِنَّ أَحَبَّهُ إِلَيَّ أَحَبُّهُ إِلَى اللهِ.

(۳۵۸۳۸) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین ایسی بیماری میں مبتلا تھے جس کی وجہ سے ان کے ہوش قائم نہیں رہتے تھے۔ راوی کہتے ہیں انہیں ان کے پاس آنے والے بعض لوگوں نے کہا: ہم آپ کی جو حالت دیکھتے ہیں یہ مجھے آپ کے پاس آنے سے مانع ہوتی ہے۔ فرمایا: یوں نہ کرو۔ خدا کی قسم! بیشک جو خدا کو محبوب ہے وہی مجھے محبوب ہے۔

(۲۰) کلام معاذِ بنِ جبلٍ رضی الله عنه

حضرت معاذ بن جبل کا کلام

(۳۵۸۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : لاَ تَزُولُ قَدَمَا الْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ ، عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ : عَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلاَهُ ، وَعَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ ، وَعَنْ عِلْمِهِ كَيْفَ عَمِلَ فِيهِ. (طبرانی ۱۱۱۔ بزار ۳۴۳۷)

(۳۵۸۳۹) حضرت معاذ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: قیامت کے دن بندے کے قدم اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے۔ جسم کے بارے میں کہ کس بات میں پرانا کیا اور عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں فنا کیا اور مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا۔

(۳۵۸٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : جَاءَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَجُلٌ مَعَهُ أَصْحَابُهُ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ ، وَيُوَدِّعُونَهُ وَيُوصُونَهُ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ : إِنِّي مُوصِيك بِأَمْرَيْنِ إِنْ حَفِظْتَهُمَا حُفِظْتَ : إِنَّهُ لاَ غِنَى بِكَ

عَنْ نَصِيبِكَ مِنَ الدُّنْيَا ، وَأَنْتَ إِلَى نَصِيبِكَ مِنَ الآخِرَةِ أَحْوَجُ ، فَآثِرْ نَصِيبَكَ مِنَ الآخِرَةِ عَلَى نَصِيبِكَ مِنَ الدُّنْيَا ، فَإِنَّهُ يَأْتِي بِكَ ، أَوْ يَمُرُّ بِكَ عَلَى نَصِيبِكَ مِنَ الدُّنْيَا فَيَنْتَظِمُهُ لَكَ انْتِظَامًا ، فَيَزُولُ مَعَكَ أَيْنَمَا زُلْتَ.

(۳۵۸۴۰) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے دوستوں کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل کے پاس آیا۔ انہوں نے حضرت معاذ کو سلام کیا پھر الوداع کہا اور وصیت کی درخواست کی تو حضرت معاذ نے ان کو کہا میں تمہیں دو چیزوں کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر تم نے ان کی حفاظت کی تو تمہاری حفاظت ہوگی۔ ایک یہ بات کہ دنیا کے حصہ سے غنی نہیں ہو اور تم اپنے آخرت کے حصہ کے زیادہ محتاج ہو پس تم اپنی آخرت کے حصہ کو اپنے دنیا کے حصہ پر ترجیح دو۔ کیونکہ تمہاری دنیا کا حصہ تم پر سے گزرے گا یا تمہارے پاس آئے اور وہ تمہیں شامل ہو جائے گا اور جہاں تم اترو گے وہاں وہ تمہارے ساتھ اترے گا۔

(۳۵۸٤۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ قُطْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ أَخَذَتْ مُعَاذًا قُرْحَةٌ فِي حَلْقِهِ ، فَقَالَ :اخْنُقْنِي خَنْقَكَ فَوَعِزَّتِكَ إِنِّي لأُحِبُّكَ.

(۳۵۸۴۱) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ کو ان کے حلق میں ایک دانہ نکل آیا تو انہوں نے فرمایا: تم میرا گلا دبادو۔ تیری عزت کی قسم! مجھے آپ سے محبت ہے۔

(۳۵۸٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذٌ :صَلِّ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ وَاكْتَسِبْ ، وَلاَ تَأْثَمْ ، وَلاَ تَمُوتَنَّ إِلاَّ وَأَنْتَ مُسْلِمٌ ، وَإِيَّاكَ وَدَعَوَاتِ ، أَوْ دَعْوَةَ مَظْلُومٍ.

(۳۵۸۴۲) حضرت عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے فرمایا: نماز پڑھو اور سو جاؤ۔ روزہ رکھو اور افطار کرو۔ کمائی کرو لیکن گناہ نہ کرو۔ اور تم مرو اس حال میں کہ تم مسلمان ہو اور تم بددعاؤں سے بچو...... یا فرمایا...... مظلوم کی بددعا سے۔

(۳۵۸٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ :اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنُ سَاعَةً ، يَعْنِي نَذْكُرُ اللَّهَ.

(۳۵۸۴۳) حضرت اسود بن ہلال سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل نے مجھے کہا: تم ہمارے ساتھ بیٹھو ہم ایک گھڑی اللہ کا ذکر کریں۔

(۲۱) كلام أبي هريرة رضي الله عنه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلأْ قَلْبَكَ غِنًى ، وَأَسُدَّ فَقْرَكَ ، وَإِلاَّ تَفْعَلْ أَمْلأْ يَدَيْكَ شُغْلاً ، وَلَا أَسُدَّ فَقْرَكَ. (ترمذی ۲۴۶۶۔ احمد ۳۵۸)

(۳۵۸۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اے ابن آدم! تم میری عبادت کے لیے فارغ ہو جاؤ میں تمہارے دل کو غنا سے بھر دوں گا اور تمہارے فقر کو بند کر دوں گا۔ وگرنہ میں تمہارے دونوں ہاتھوں کو مشغولیات سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بند نہیں کروں گا۔

(٣٥٨٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ يُقْبَضُ الْمُؤْمِنُ حَتَّى يَرَى الْبُشْرَى ، فَإِذَا قُبِضَ نَادَى ، فَلَيْسَ فِي الدَّارِ دَابَّةٌ صَغِيرَةٌ ، وَلاَ كَبِيرَةٌ إِلاَّ هِيَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ : الْجِنَّ وَالإِنْسَ تَعَجَّلُوا بِهِ إِلَى أَرْحَمِ الرَّاحِمِينَ فَإِذَا وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ ، قَالَ : مَا أَبْطَأَ مَا تَمْشُونَ ، فَإِذَا أُدْخِلَ فِي لَحْدِهِ أُقْعِدَ فَأُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ ، وَمُلِئَ قَبْرُهُ مِنْ رَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَمِسْكٍ ، قَالَ : فَيَقُولُ : يَا رَبِّ ، قَدِّمْنِي ، قَالَ : فَيُقَالَ : لَمْ يَأْنِ لَكَ ، إِنَّ لَكَ إِخْوَةً وَأَخَوَاتٍ لَمَّا يَلْحَقُونَ ، وَلَكِنْ نَمْ قَرِيرَ الْعَيْنِ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، مَا نَامَ نَائِمٌ شَابٌّ طَاعِمٌ نَاعِمٌ ، وَلاَ فَتَاةٌ فِي الدُّنْيَا نَوْمَةً بِأَقْصَرَ ، وَلاَ أَحْلَى مِنْ نَوْمَتِهِ حَتَّى يَرْفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْبُشْرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۸۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کی روح قبض نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ بشارت دیکھ لے۔ پھر جب اس کی روح قبض ہوتی ہے تو آواز دیتا ہے۔ گھر میں کوئی چھوٹا یا بڑا جانور نہیں ہوتا سوائے انس و جان کے مگر یہ کہ وہ اس کی آواز کو سن لیتا ہے۔ اس کو ارحم الراحمین کی طرف جلدی لے کر جاؤ۔ پھر جب اس کو تخت پر رکھا جاتا ہے تو کہتا ہے تم لوگ کس قدر آہستہ چلتے ہو؟ پھر جب اس کو اس کی قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کو بٹھایا جاتا ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ اور اس کے لیے خدا کی طرف سے تیار سامان دکھایا جائے گا اور اس کی قبر کو رحمت، ریحان اور مشک سے بھر دیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! مجھے آگے بھیج دے۔ کہا جائے گا ابھی تیرا وقت نہیں ہے۔ تیرے کچھ بہن بھائی ہیں جو ابھی تک ساتھ نہیں ملے۔ لیکن تو آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے سو جا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کوئی کھاتا پیتا، ناز و نعم والا نوجوان لڑکا یا لڑکی دنیا میں اس قدر میٹھی اور مختصر نیند نہیں سوتی جیسی وہ نیند ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اپنا سر بشارت کے لیے بلند کرے گا۔

(٣٥٨٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ بَابٍ ، قَالَ : كُنْتُ أُفْرِغُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ إِدَاوَةٍ ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَيْنَ تُرِيدُ يَا فُلاَنُ ، قَالَ : السُّوقَ ، قَالَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ الْمَوْتَ قَبْلَ أَنْ تَرْجِعَ فَافْعَلْ ، قَالَ : ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ ، فَقَالَ : لَقَدْ خِفْتُ اللَّهَ مِمَّا أَسْتَعْجِلُ إِلَيْهِ قَبْلَ الْقَدَرِ.

(۳۵۸۴۶) حضرت عبید بن باب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر مشکیزہ میں سے پانی ڈال رہا تھا کہ آپ کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے فلاں! کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: بازار کا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم واپس آنے سے قبل موت کو خرید سکتے ہو تو خرید لو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تحقیق میں

للہ کا خوف رکھتا ہوں اس چیز سے جو تقدیر سے پہلے جلدی مانگی جائے۔

(۳۵۸٤۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :مَرَرْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى قَبْرٍ دُفِنَ حَدِيثًا ، فَقَالَ :رَكْعَتَانِ خَفِيفَتَانِ مِمَّا تَحْتَقِرُونَ زادهما هذا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ.

(۳۵۸۴۷) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک تازہ دفن ہونے والے مردہ کی قبر پر سے گزرا تو آپ نے فرمایا: دو ہلکی رکعتیں جن کو تم حقیر سمجھتے ہو وہ اس کا زادِ راہ ہوں تو یہ چیز مجھے تمہاری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

(۳۵۸٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إنَّ اللَّهَ يُجْزِي الْمُؤْمِنَ بِالْحَسَنَةِ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ ، فَأَتَيْته ، فَقُلْتُ :يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّك تَقُولُ :إنَّ اللَّهَ يُجْزِي الْمُؤْمِنَ بِالْحَسَنَةِ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ ، قَالَ :نَعَمْ ، وَأَلْفَيْ أَلْفِ حَسَنَةٍ ، وَفِي الْقُرْآنِ مِنْ ذَلِكَ :﴿إنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا﴾ فَمَنْ يَدْرِي تَسْمِيَةَ تِلْكَ الأَضْعَافِ ﴿وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ قَالَ :الْجَنَّةُ. (احمد ۲۹٦)

(۳۵۸۴۸) حضرت ابوعثمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن کو ایک نیکی کا بدلہ ایک لاکھ نیکیوں کے ساتھ دیتے ہیں چنانچہ میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! مجھے آپ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ مومن کو ایک نیکی کا بدلہ ایک لاکھ نیکیوں میں دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اور دو لاکھ بھی۔ قرآنِ کریم میں اس کے متعلق ہے ﴿إنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا﴾ پس کون اس دو چند کی مقدار کو جانتا ہے؟ ﴿وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ فرمایا: جنت۔

(۳۵۸٤۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :مَنْ كَسَا خَلِقًا كَسَاهُ اللَّهُ بِهِ حَرِيرًا ، وَمَنْ كَسَا جَدِيدًا كَسَاهُ اللَّهُ بِهِ إِسْتَبْرَقًا.

(۳۵۸۴۹) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص پرانا کپڑا پہنائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلہ میں ریشم پہنائے گا اور جو شخص نیا کپڑا پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عوض استبرق پہنائے گا۔

(۳۵۸٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ آذَنَهُ ضَيْفٌ ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلاَّ قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ ، فَقَالَ :لاِمْرَأَتِهِ :نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِءَ السِّرَاجَ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾. (بخاری ۳۷۹۸۔ مسلم ۱۷۲)

(۳۵۸۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی کے پاس ایک مہمان نے اجازت طلب کی۔ اُس انصاری

کے پاس صرف اپنے اور اپنے بچوں کے لیے کھانا تھا۔ تو اس نے اپنی بیوی سے کہا: بچوں کو سلا دو اور چراغ بجھا دو۔ راوی کہتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾.

(٣٥٨٥١) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إذَا مَاتَ الْمَيِّتُ تَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ : مَا قَدَّمَ وَيَقُولُ النَّاسُ : مَا تَرَكَ.

(۳۵۸۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب میت مرجاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ کہتے ہیں اس نے پیچھے کیا چھوڑا۔

(٣٥٨٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ ، قَالَ : مَرَرْت مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى نَخْلٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَطْعِمْنَا مِنْ تَمْرٍ لاَ يَأْبُرُهُ بَنُو آدَمَ.

(۳۵۸۵۲) حضرت عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ہمراہ ایک کھجور کے درخت کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ! ہمیں وہ کھجور کھلا جس کو بنی آدم نے نہ لگایا ہو۔

(٣٥٨٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى طَلْحَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَطْعَمُ النَّارُ رَجُلاً بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ أَبَدًا حَتَّى يُرَدَّ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ ، وَلاَ يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَيْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَبَدًا.

(۳۵۸۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص خوفِ خدا کی وجہ سے رویا اس کو جہنم کی آگ تب تک نہ کھائے گی جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے اور کسی بندہ مسلم کے نتھنوں میں راہِ خدا کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتا۔

(٣٥٨٥٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنْ أَطْفَأَ عَنْ مُؤْمِنٍ سَيِّئَةً فَكَأَنَّمَا أَحْيَا مَوْؤُودَةً.

(۳۵۸۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی مومن سے برائی دور کرتا ہے تو گویا اس نے زندہ درگور ہونے والی بچی کو زندہ کیا۔

(٣٥٨٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ خَيْرَ فِي فُضُولِ الْكَلاَمِ.

(۳۵۸۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فضول کلام میں کوئی بہتری نہیں۔

(٣٥٨٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ عَلَى كَلْبٍ مُضْطَجِعٍ عِنْدَ قَلِيبٍ قَدْ كَادَ أَنْ يَمُوتَ مِنَ الْعَطَشِ ، فَلَمْ يَجِدْ مَا يَسْقِيهِ فِيهِ ، فَنَزَعَ

خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ وَيَسْقِيهِ فَحَاسَبَهُ اللَّهُ بِهِ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

(۳۵۸۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی قلیب کے پاس ایک گرے ہوئے کتے کے پاس سے گزرا جو کتا پیاس کی وجہ سے موت کے قریب تھا۔ اس آدمی نے پانی پلانے کے لیے کچھ نہیں پایا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کے لیے چلو بھرا اور اس کو پلایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا حساب فرمایا اور اس کو جنت میں داخل فرما دیا۔

(۳۵۸۵۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَاحْتَضَنْته مِنْ خَلْفِهِ وَقُلْتِ : اللَّهُمَّ اشْفِ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اشْدُدْ.

(۳۵۸۵۷) حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ مریض تھے۔ میں نے ان کو پیچھے سے گود میں لے لیا اور میں نے کہا اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو شفا دے دے۔ تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ! اور شدید فرما۔

(۳۲) كلام عبدِ اللهِ بنِ عمرٍو رضى الله عنه

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا کلام

(۳۵۸۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يَقُولُ : دَعْ مَا لَسْت مِنْهُ فِي شَيْءٍ ، وَلاَ تَنْطِقْ فِيمَا لاَ يَعْنِيكَ ، وَاخْزُنْ لِسَانَك كَمَا تَخْزُنُ نَفَقَتَك.

(۳۵۸۵۸) حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کہا کرتے تھے کہ جس کام سے تمہیں غرض نہیں ہے اس کو چھوڑ دو اور غیر متعلق معاملات میں گفتگو نہ کرو اور تم اپنی زبان کو یونہی خزانہ رکھو جس طرح تم اپنے خرچوں کو خزانہ رکھتے ہو۔

(۳۵۸۵۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ الْكَلاَعِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَائِذٍ الأَزْدِيِّ ، عَنْ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : جَلَسْت أَنَا وَأَصْحَابٌ لِي إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : فَسَمِعْته يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي الْقَبْرِ كَلَّمَهُ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَعْلَمْ أَنِّي بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَبَيْتُ الظُّلْمَةِ وَبَيْتُ الْحَقِ ، يَا ابْنَ آدَمَ ، مَا غَرَّكَ بِي ، قَدْ كُنْت تَمْشِي حَوْلِي فِدَادًا ، قَالَ : فَقُلْتُ لِغُطَيْفٍ : يَا أَبَا أَسْمَاءَ ، مَا فِدَادًا ، قَالَ : اختيالاً ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبِي وَكَانَ أَسَنَّ مِنِّي : فَإِذَا كَانَ مُؤْمِنًا ، قَالَ : وُسِّعَ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَجُعِلَ مَنْزِلُهُ أَخْضَرَ ، وَعُرِجَ بِنَفْسِهِ إِلَى الْجَنَّةِ.

(۳۵۸۵۹) حضرت غطیف بن حارث کندی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے کچھ ساتھی حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا کہ جب بندہ کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کلام کرتی

ہے۔ اور کہتی ہے: اے آدم کے بیٹے! کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میں تنہائی کا گھر ہوں اور ظلمت کا گھر ہوں اور حقیقت کا گھر ہوں؟ اے آدم کے بیٹے! تجھے کس چیز نے میرے ساتھ دھوکہ میں ڈالا تھا؟ تم میرے گرد فداداً چلتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت غطیف سے پوچھا: اے ابواسماء! فداداً کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یعنی تکبر کے ساتھ۔ حضرت غطیف سے میرے ساتھی نے ...... جو عمر میں مجھ سے بڑا تھا...... کہا۔ اگر وہ شخص مومن ہو؟ غطیف نے کہا: اس کے لیے اس کی قبر کو وسیع کر دیا جاتا ہے اور اس کی منزل کو سرسبز کر دیا جاتا ہے اور اس کے نفس کو جنت کی طرف بلند کر دیا جاتا ہے۔

(٣٥٨٦٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : تُجْمَعُونَ جَمِيعًا فَيُقَالَ : أَيْنَ فُقَرَاءُ هَذِهِ الأُمَّةِ وَمَسَاكِينُهَا فَيَبْرُزُونَ ، قَالَ : فَيُقَالَ : مَا عِنْدَكُمْ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : يَا رَبَّنَا ، ابْتُلِينَا فَصَبَرْنَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ ، قَالَ : وَأُرَاهُ ، قَالَ : وَوَلَّيْتَ الأَمْوَالَ وَالسُّلْطَانُ غَيْرَنَا ، قَالَ : فَيُقَالَ : صَدَقْتُمْ ، قَالَ : فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ سَائِرِ النَّاسِ بِزَمَانٍ ، وَتَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الأَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ : يوضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ وَيُظَلَّلُ عَلَيْهِمَ الْغَمَامُ ، وَيَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمُ أَقْصَرَ عَلَيْهِمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ.

(٣٥٨٦٠) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: تم سب لوگوں کو اکٹھا جمع کیا جائے گا پھر کہا جائے گا۔ اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ چنانچہ وہ لوگ ظاہر ہوں گے کہا جائے گا تمہارے پاس کیا ہے؟ وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمیں آزمائش میں ڈالا گیا لیکن ہم نے صبر کیا اور تو خوب جانتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی کہا تھا کہ آپ نے مال اور سلطنت ہمارے علاوہ دیگر لوگوں کو دی۔ اس پر کہا جائے گا تم نے سچ کہا ہے۔ پس وہ لوگ باقی لوگوں سے کافی دیر پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور مال و سلطنت کے مالک حساب کی شدت میں باقی رہیں گے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: اس دن اہل ایمان کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان پر بادل سایہ فگن ہوں گے اور یہ دن ان پر دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہوگا۔

(٣٥٨٦١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَا مِنْ مَلَإٍ يَجْتَمِعُونَ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِي مَلَإٍ أَعَزَّ مِنْ مَلَئِهِمْ وَأَكْرَمَ ، وَمَا مِنْ مَلَإٍ يَتَفَرَّقُونَ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ إِلاَّ كَانَ مَجْلِسُهُمْ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(٣٥٨٦١) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی جماعت بھی ایسی نہیں ہے جو جمع ہو اور اللہ کا ذکر کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسی جماعت میں یاد کرتا ہے جو ان کی جماعت سے معزز اور مکرم ہوتی ہے اور کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو جدا ہو جبکہ اس نے خدا کا ذکر نہ کیا ہو مگر یہ کہ یہ مجلس قیامت کے دن ان پر حسرت کا ذریعہ ہوگی۔

(٣٥٨٦٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، قَالَ :

أَرْسَلْنَا امْرَأَةً إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو تَسْأَلُهُ :مَا الذَّنْبُ الَّذِي لاَ يَغْفِرُهُ اللَّهُ ؟ قَالَ :مَا مِنْ ذَنْبٍ ، أَوْ عَمَلٍ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ يَتُوبُ مِنْهُ عَبْدٌ إِلَى اللهِ تَعَالَى قَبْلَ الْمَوْتِ إِلاَّ تَابَ عَلَيْهِ.

(۳۵۸۶۲) حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک عورت کو حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس یہ سوال کرنے بھیجا کہ وہ کون سا گناہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا؟ انہوں نے فرمایا: زمین وآسمان کے درمیان کوئی گناہ یا عمل ایسا نہیں ہے کہ جس پر آدمی موت سے پہلے اللہ سے توبہ کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔

(٣٥٨٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ يَلْقَى اللَّهَ بِذَنْبٍ إِلاَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا ، ثُمَّ تَلاَهُ : ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ ثُمَّ رَفَعَ شَيْئًا صَغِيرًا مِنَ الأَرْضِ ، فَقَالَ :مَا كَانَ مَعَهُ مِثْلُ هَذَا ، ثُمَّ ذُبِحَ ذَبْحًا.

(۳۵۸۶۳) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر آدمی اللہ تعالیٰ سے کسی گناہ کے ساتھ ملاقات کرے گا مگر یحییٰ بن زکریا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے زمین سے ایک چھوٹی سی چیز اٹھائی اور فرمایا: ان کے پاس اس کے بقدر بھی (جرم) نہ تھا پھر بھی انہیں ذبح کردیا گیا۔

(٣٥٨٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :انْتَهَيْت إِلَيْهِ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَى الْمُصْحَفِ ، قَالَ :قُلْتُ :أَيُّ شَيْءٍ الَّذِي تَقْرَأُ ؟ قَالَ :حِزْبِي الَّذِي أَقُومُ بِهِ اللَّيْلَةَ.

(۳۵۸۶۴) حضرت خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جبکہ آپ قرآنِ مجید کو دیکھ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اپنا وہ پارہ جو میں نے آج رات قیام میں پڑھنا ہے۔

(٣٥٨٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ وَبَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ إِذْ شَهِقَتْ ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّهَا لَتَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ الْكُبْرَى ، أَوْ قَالَ :مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ :قَالَ :فَرَأَى الْقَمَرَ حِينَ جَنَحَ لِلْغُرُوبِ ، فَقَالَ :وَاللهِ إِنَّهُ لَيَبْكِي الآنَ.

(۳۵۸۶۵) حضرت ابوعمران سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے آگ تھی کہ اچانک میرا سانس گھٹنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ آگ بھی اللہ تعالیٰ سے بڑی آگ...... یا فرمایا جہنم کی آگ ...... سے پناہ مانگتی ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے چاند کو غروب ہوتے وقت جھک کر دیکھا تو فرمایا: بخدا! یہ اس وقت رو رہا ہے۔

(٣٥٨٦٦) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :لَوَدِدْت أَنِّي هَذِهِ الشَّجَرَةُ.

(۳۵۸۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں یہ درخت ہوتا۔

(۳۵۸٦۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ قَمْطَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ، فَإِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يُخْلَى سربه ، يَسْرَحُ حَيْثُ شَاءَ. (مسلم ۲۲۷۲)

(۳۵۸۶۷) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ پس جب مومن کو موت آتی ہے تو اس کو آزاد کر دیا جاتا ہے کہ وہ جہاں چاہے، سیر کرے۔

(۲۳) كلام النّعمانِ بنِ بشِيرٍ رضى الله عنه

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸٦۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ سَمِعْته يَقُولُ : مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَمَثَلُ الْمَوْتِ مَثَلُ رَجُلٍ كَانَ لَهُ ثَلاَثَةُ أَخِلاَءٍ ، فَقَالَ لأَحَدِهِمْ : مَا عِنْدَكَ ، فَقَالَ : عِنْدِي مَالُك فَخُذْ مِنْهُ مَا شِئْت ، وَمَا لَمْ تَأْخُذْ فَلَيْسَ لَك ، ثُمَّ قَالَ لِلآخَرِ : مَا عِنْدَكَ ، قَالَ : أَقُومُ عَلَيْك فَإِذَا مِتّ دَفَنْتُك وَخَلَّيْتُك ، ثُمَّ قَالَ لِلثَّالِثِ : مَا عِنْدَكَ ، فَقَالَ : أَنَا مَعَك حَيْثُمَا كُنْت ، قَالَ : فَأَمَّا الأَوَّلُ فَمَالُهُ ، مَا أَخَذَ فَلَهُ ، وَمَا لَمْ يَأْخُذْ فَلَيْسَ لَهُ ، وَأَمَّا الثَّانِي فَعَشِيرَتُهُ ، إذَا مَاتَ قَامُوا عَلَيْهِ ، ثُمَّ خَلَّوْهُ ، وَأَمَّا الثَّالِثُ : فَعَمَلُهُ حَيْثُمَا كَانَ ؛ كَانَ مَعَهُ وَحَيْثُمَا دَخَلَ دَخَلَ مَعَهُ.

(۳۵۸۶۸) حضرت سماک، حضرت نعمان بن بشیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہتے سنا۔ ابن آدم اور موت کی مثال یہ ہے جیسے ایک آدمی کے تین دوست ہوں۔ وہ ان میں سے ایک دوست سے کہے۔ تیرے پاس کیا ہے؟ وہ دوست کہے۔ میرے پاس تیرا مال ہے۔ پس تو اس میں سے جو چاہے لے لے اور جو تو نہ لے سکے تو پھر وہ تیرا نہیں ہے۔ پھر اس آدمی نے دوسرے سے پوچھا۔ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا جب تو مر جائے گا تو میں تجھے دفن کروں گا اور تجھے اکیلا چھوڑ دوں گا۔ پھر اس آدمی نے تیسرے سے کہا۔ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا: تم جہاں ہو گے میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ حضرت نعمان نے فرمایا: پس پہلا دوست اس کا مال ہے کہ جو اس نے لے لیا وہ اس کا ہے اور جو اس نے نہ لیا وہ اس کا نہیں ہے اور جو دوسرا ہے وہ اس کا قبیلہ، برادری ہے۔ جب یہ مر جائے گا تو یہ اس کے پاس رہیں گے پھر اس کو اکیلا چھوڑ دیں گے اور تیسرا اس کا عمل ہے جو اس کے ساتھ ہوگا وہ جہاں بھی ہو اور جہاں وہ جائے گا یہ بھی ساتھ جائے گا۔

(۳۵۸٦۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ : إنَّ الْهَلَكَةَ كُلَّ الْهَلَكَةِ أَنْ تَعْمَلَ عَمَلَ السُّوءِ فِي زَمَانِ الْبَلاَءِ.

(۳۵۸۶۹) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں بیشک مکمل ہلاکت ہے یہ بات کہ تم آزمائش کے زمانہ میں عمل کرو۔

(۳۵۸۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ زَيْدٍ الشَّرْعَبِيُّ ، قَالَ وَكَانَ وُدًّا لِلنُّعْمَانِ ، وَكَانَ النُّعْمَانُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى النَّبْكِ ، قَالَ :فَسَمِعَ النُّعْمَانَ يَقُولُ :أَلاَ إِنَّ عُمَّالَ اللهِ ضَامِنُونَ عَلَى اللهِ ، أَلاَ إِنَّ عُمَّالَ بَنِي آدَمَ لاَ يَمْلِكُونَ ضَمَانَهُمْ ، قَالَ :فَلَمَّا نَزَلَ النُّعْمَانُ ، عَنْ مِنْبَرِهِ أَتَاهُ فَاسْتَعْفَى ، فَقَالَ :مَا لَكَ ، قَالَ :سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا.

(۳۵۸۷۰) حضرت حبان بن زید بیان کرتے ہیں...... یہ حضرت نعمان کے بہت دوست تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مقامِ نبک پر عامل مقرر کیا تھا...... کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نعمان کو کہتے سنا خبردار! خدا کے عمال خدا پر ضامن ہوں گے۔ خبردار! بنی آدم کے عمال۔ اپنے ضمان کے مالک نہیں ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں پھر جب حضرت نعمان اپنے منبر سے اُترے تو یہ ان کے پاس آئے اور ان کو استعفیٰ دینا چاہا انہوں نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے آپ کو یوں یوں کہتے سنا ہے۔

(٢٤) كلام عبدِ اللهِ بنِ رواحة رضي الله عنه

حضرت عبداللہ بن رواحہ کا کلام

(۳۵۸۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَتَقُولُ :وَأَخَاهُ ، وَا كَذَا وَا كَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ حِينَ أَفَاقَ :مَا قُلْتُ شَيْئًا إِلاَّ قِيلَ لِي :أَنْتَ كَذَاكَ.

(۳۵۸۷۱) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کیا اور کہنے لگیں۔ ہائے بھائی! ہائے یہ! ہائے یہ۔ مختلف باتیں ان کے بارے میں شمار کرنے لگی۔ پھر جب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: تم نے جو بات بھی کہی تو (مجھے) کہا گیا کیا تم ایسے ہو؟''

(۳۵۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ بَكَى فَبَكَتِ امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ لها :مَا يُبْكِيكِ ؟ قَالَتْ :رَأَيْتُكَ تَبْكِي فَبَكَيْتُ ، فَقَالَ :إِنِّي أُنْبِئْتُ أَنِّي وَارِدٌ وَلَمْ أُنَبَّأْ أَنِّي صَادِرٌ.

(۳۵۸۷۲) حضرت قیس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ روئے تو ان کی بیوی بھی رو پڑی۔ انہوں نے بیوی سے پوچھا تمہیں کس بات نے رلایا؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں نے آپ کو روتے دیکھا تو میں بھی رو پڑی۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ میں وارد ہوں گا لیکن مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ میں صادر (عبور کروں گا) ہوں گا۔

(۳۵۸۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :قَالَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ

(۳۵۸۷۳) حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ

سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو غیر متغیر ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو نہ ختم ہو۔

(٣٥٨٧٤) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَ لَهُ مَسْجِدَانِ : مَسْجِدٌ فِي بَيْتِهِ ، وَمَسْجِدٌ فِي دَارِهِ ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي فِي بَيْتِهِ، وَإِذَا دَخَلَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي فِي دَارِهِ، وَكَانَ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ أَنَاخَ.

(٣٥٨٧٤) حضرت عبداللہ بن رواحہ کی بیوی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی دو مسجدیں تھیں۔ایک ان کے گھر میں اور ایک ان کے کمرہ میں جب وہ باہر آنا چاہتے تو وہ اپنے کمرے والی مسجد میں نماز ادا کرتے اور جب وہ اندر آنا چاہتے تو پھر اپنی گھر والی مسجد میں نماز پڑھتے اور ان کو جہاں بھی نماز پالیتی وہ جانور بٹھا لیتے۔

(٣٥) كلام أبي أمامة رضي الله عنه

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٨٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ.

(٣٥٨٧٥) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے لیے محبت کرے اور اللہ کے لیے نفرت کرے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے روکے تو تحقیق (اس کا) ایمان کامل ہو گیا۔

(٣٥٨٧٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ : لاَ يَدْخُلُ النَّارَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ إِلاَّ مَنْ شَرَدَ عَلَى اللهِ شِرَادَ الْبَعِيرِ.

(٣٥٨٧٦) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس اُمت میں سے جہنم میں صرف وہ شخص داخل ہوگا جو اونٹ کے نافرمان ہونے کی طرح خدا کی اطاعت سے نکلے گا۔

(٣٥٨٧٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي حَرِيز ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ ، لاَ تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ الْمُعَلَّقَةُ ؛ فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُعَذِّبُ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ.

(٣٥٨٧٧) حضرت ابوامامہ کہتے ہیں تم لوگ قرآن کی قراءت کرو۔ تمہیں یہ لٹکے ہوئے قرآنِ مجید کے نسخے دھوکہ میں نہ ڈال دیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے دل کو عذاب نہیں دے گا جس نے قرآن کو محفوظ کیا ہو۔

(٣٥٨٧٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي جَرِيرٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو أُمَامَةَ يُحَدِّثُنَا الْحَدِيثَ كَالرَّجُلِ الَّذِي عَلَيْهِ أَنْ يُؤَدِّيَ مَا سَمِعَ.

(٣٥٨٧٨) حضرت حبیب بن عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ہمیں اس آدمی کی طرح حدیث بیان

کرتے تھے جس پر اپنے سنے ہوئے کی ادائیگی لازم ہو۔

(۳۵۸۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْقَبَ رِدَائَهُ خَلْفَهُ عَلَى رَحْلِهِ ، فَسَمِعْت ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ حَاجٍّ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي أُمَامَةَ.

(۳۵۸۷۹) حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ مدنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابوامامہ باہلی نے اپنی چادر کو اپنی سواری کے پیچھے ٹیک بنایا ہوا تھا تو میں نے حضرت ابن عمر کو کہتے سنا جو شخص کسی حاجی کی طرف دیکھ کر خوشی محسوس کرتا ہے تو اس کو ابوامامہ کی طرف دیکھنا چاہیے۔

(٣٦) كلام عائشة رضى الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کلام

(۳۵۸۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : وَدِدْت أَنِّي إِذَا مِتّ كُنْت نَسْيًا مَنْسِيًّا.

(۳۵۸۸۰) حضرت عائشہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتی تھیں میں یہ بات پسند کرتی ہوں کہ جب میں مرجاؤں تو میں بھولی بسری ہو جاؤں۔

(۳۵۸۸۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ مَوْلَى زَائِدَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : يَا لَيْتَهَا شَجَرَةٌ تُسَبِّحُ وَتَقْضِي مَا عَلَيْهَا ، وَأَنَّهَا لَمْ تُخْلَقْ.

(۳۵۸۸۱) حضرت اسحق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کاش کہ وہ ایک درخت ہوتیں جو تسبیح کرتا اور اپنی مدت پوری کرتا اور یہ پیدا ہی نہ ہوتیں۔

(۳۵۸۸۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عِرَاكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ : يَا لَيْتَنِي لَمْ أُخْلَقْ.

(۳۵۸۸۲) حضرت عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا: اے کاش کہ میں پیدا ہی نہ کی جاتی۔

(۳۵۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : أَقِلُّوا الذُّنُوبَ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَلْقَوُا اللَّهَ بِشَيْءٍ يُشْبِهُ قِلَّةَ الذُّنُوبِ.

(۳۵۸۸۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم گناہ کم کرو۔ کیونکہ تم ہرگز خدا کو قلت ذنوب کے مشابہ کسی چیز کے ساتھ نہ ملو گے۔

(٣٥٨٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنَّكُمْ لَتَدَعُونَ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ التَّوَاضُعَ.

(۳۵۸۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ تم لوگوں نے افضل عبادت یعنی تواضع کو چھوڑ دیا ہے۔

(٣٥٨٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ تَمِيمٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَقْسِمُ سَبْعِينَ أَلْفًا وَهِيَ تُرَقِّعُ دِرْعَهَا.

(۳۵۸۸۵) حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ستر ہزار تقسیم کرتی تھیں لیکن اپنے دوپٹہ کو پیوند لگاتی تھیں۔

(٣٥٨٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ.

(۳۵۸۸۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جس سے قیامت کے دن حساب میں مناقشہ کیا گیا تو اس کو معافی نہیں ملے گی۔

(٣٥٨٨٧) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو السَّفَرِ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ ضَيَّعُوا أَعْظَمَ دِينِهِمْ : الْوَرَعَ.

(۳۵۸۸۷) حضرت ابو السفر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگوں نے اپنے دین کا بڑا حصہ یعنی ورع کو ضائع کر دیا ہے۔

(٣٥٨٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلاَثٍ. (بخاری ۵۴۲۳۔ مسلم ۲۲۸۲)

(۳۵۸۸۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ گندم کا آٹا سیر ہو کر نہیں کھایا۔

(٣٥٨٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنَّا نَلْبَثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ ، مَا هُوَ إِلاَّ التَّمْرُ وَالْمَاءُ. (بخاری ۶۴۵۸۔ مسلم ۲۲۸۲)

(۳۵۸۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ہم مہینہ مہینہ اس حالت میں گزارتے کہ ہم آگ نہیں جلاتے تھے۔ کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔

(٣٥٨٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لاَ يُحَاسَبُ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ : ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ ثُمَّ قَرَأَتْ :

﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالأَقْدَامِ﴾.

(۳۵۸۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جس سے بھی قیامت کے دن حساب نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ جنت میں داخل ہوگا پھر آپ رضی اللہ عنہا نے آیات قراءت کیں: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالأَقْدَامِ﴾

(۳۵۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِذَا تَمَنَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ رَبَّهُ.

(۳۵۸۹۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب تم میں سے کوئی تمنا کرے تو اس کو خوب کرنی چاہیے کیونکہ وہ اپنے رب ہی سے سوال کرتا ہے۔

(۳۵۸۹۲) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : وَدِدْتُ أَنِّي وَرَقَةٌ مِنْ هَذَا الشَّجَرِ.

(۳۵۸۹۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں اس درخت کا پتہ ہوتی۔

(۳۵۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَقَدْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا فِي رَفِّي شَيْءٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلاَّ شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي. (مسلم ۲۲۸۲)

(۳۵۸۹۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ میری الماری میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کو جاندار کھا سکے سوائے چند جو کے جو میری الماری میں تھے۔

(۳۵۸۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ : يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ ، فَيَأْكُلُ لَحْمَهُ مِنْ رَأْسِهِ إِلَى رِجْلَيْهِ ، ثُمَّ يُكْسَى اللَّحْمَ فَيَأْكُلُ مِنْ رِجْلَيْهِ إِلَى رَأْسِهِ ، ثُمَّ يُكْسَى اللَّحْمَ فَيَأْكُلُ مِنْ رَأْسِهِ إِلَى رِجْلَيْهِ فَهُوَ كَذَلِكَ.

(۳۵۸۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کافر پر اس کی قبر میں اس پر گنجا سانپ مسلط کیا جاتا ہے۔ پس وہ اس کے سر سے لے کر اس کے پاؤں تک گوشت کھالے گا۔ پھر گوشت چڑھایا جائے گا پھر وہ اس کے پاؤں سے اس کے سر تک کھالے گا پھر گوشت چڑھایا جائے گا پھر وہ اس کے سر سے لے کر اس کے پاؤں تک کھالے گا۔ پھر یہی معاملہ ہوگا۔

(۳۵۸۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا زَادٌ إِلاَّ وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ، مَا لَهُ خِلْطٌ ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونَنِي عَلَى الدِّينِ ، لَقَدْ خِبْت إِذًا وَخَسِرَ عَمَلِي. (بخاری ۳۷۲۸۔ ۲۲۷۷)

(٣٥٨٩٥) حضرت سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ج
کرتے تھے اور ہمارے پاس سبزیوں کے پتوں اور اس کیکر کے علاوہ کوئی زادِ راہ نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ایک بک
کے پاخانہ کی طرح پاخانہ کرتا تھا۔ جس میں کوئی پھوک نہیں ہوتا تھا۔ پھر بنو اسد مجھے دین کے معاملہ پر تعزیر کرنے لگے ہیں۔ ؛
میں خائب ہوں گا اور میرا عمل خسارہ والا ہوگا۔

(٣٥٨٩٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بن أبى حازم ، قَالَ :قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّ
مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَبِيءٌ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلْيَفْعَلْ.

(٣٥٨٩٦) حضرت زبیر بن عوام فرماتے ہیں جو شخص تم میں سے نیک عمل کو مخفی رکھ سکے تو اس کو یہ کام کرنا چاہیے۔

(٣٥٨٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَوْفٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَجُلاً مِنْ جُهَيْنَةَ قُلْتُ :مَا بَالُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنْبَهَ أَصْحَاب رَسُولِ اللهِ صَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرًا ، قَالَ :إِنَّهُ لَمْ يَجْرِ مَجْرَاهُمْ فَسَخِطَ.

(٣٥٨٩٧) حضرت صالح بن ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی سے سوال کیا۔ زید بن
جہنی کا کیا معاملہ ہے؟ (شیخ محمد عوامہ کے مطابق اگلی عبارت کا مفہوم واضح نہیں اور نسخوں میں اضطراب ہے)

(٣٥٨٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ وَهُوَ يَعِظُهُمْ :مَا أَنْتَ إِلاَّ كَالنَّعَا
اسْتُثِيرتْ وَاتَّخذوا ظَهْرًا ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا الظَّهْرَ فَعَلَيْكُمْ ، وَإِنَّ أول الأَرْضِ خَرَابًا يُسْرَاهَا ، ثُمَّ تَتْبَعُ
يُمْنَاهَا ، وَالْمَحْشَرُ هَاهُنَا وَأَنَا بِالأَثَرِ.

(٣٥٨٩٨) حضرت جریر کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنی قوم کو وعظ کرتے ہوئے فرماتے ہیں تم اس شتر مرغ کی طرح ہو ج
اڑا دیا گیا ہو، تم جانور کی سواری کو لازم پکڑو اگر وہ نہ ملے تو اپنا انتظام کرو۔ اور بیشک خرابی کے اعتبار سے سب سے پہلی زمین بائی
جانب والی ہوگی پھر اس کے بعد پیچھے دائیں جانب والی ہوگی۔ اور محشر یہاں ہوگا اور ہم پیچھے ہوں گے۔

(٣٧) كلام أنسِ بنِ مالكٍ رضى الله عنه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٨٩٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :لاَ يَتَّقِي ال
عَبْدٌ حَتَّى يَخزنَ مِنْ لِسَانِهِ.

(٣٥٨٩٩) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بندہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا جب تک کہ وہ اپنی زبان کو خزا
نہ کرے۔

(٣٥٩٠٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَيْدِي حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا. (ترمذی ٣٦١٨۔ احمد ٢٦٨)

(٣٥٩٠٠) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی تدفین) سے ابھی ہاتھ نہیں جھاڑے تھے کہ ہمارے دل ہمیں منکر لگنے لگے۔

(٣٥٩٠١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْجَلْدُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : لَمْ أَرَ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ رَبِّنَا لَمْ نَخْرُجْ لَهُ ، عَنْ كُلِّ أَهْلٍ وَمَالٍ أَنْ تَجَاوَزَ لَنَا عَمَّا دُونَ الْكَبَائِرِ فَمَا لَنَا وَلَهَا ، قَوْلُ اللَّهِ : ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيمًا﴾. (ابن جریر ٤٤)

(٣٥٩٠١) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے مجھے کہا ہمیں اپنے پروردگار کی طرف سے جو بات پہنچی ہے میں تو اس کی مثال ہی نہیں دیکھتا۔ ہم اس کے لیے اپنے سارے اہل و مال سے نہیں نکلے۔ اگر وہ ہمارے لیے کبائر سے کم درجہ کو درگزر کر دے تو پھر ہمیں کیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيمًا﴾.

(٣٥٩٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَقُولُ : مَا مِنْ رَوْحَةٍ ، وَلاَ غَدْوَةٍ إِلاَّ تُنَادِي كُلُّ بُقْعَةٍ جَارَتَهَا يَا جَارَتِي ، متى مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ عَبْدٌ ذَاكِرٌ لِلَّهِ عَلَيْكَ فَمِنْ قَائِلَةٍ : نَعَمْ ، وَمِنْ قَائِلَةٍ : لاَ .

(٣٥٩٠٢) حضرت محمد بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کوئی صبح یا کوئی شام نہیں گزرتی مگر یہ کہ زمین کا ٹکڑا، اپنے ساتھ والے ٹکڑے کو آواز دیتا ہے۔ اے میرے ساتھی! آج کے دن کب تیرے پاس سے نبی، صدیق یا خدا کو یاد کرنے والے کا گزر ہوا ہے؟ پس بعض ٹکڑے کہتے ہیں ہاں اور بعض ٹکڑے کہتے ہیں نہیں۔

(٣٥٩٠٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ بَشِيرٍ ، عَنْ أَنَسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(٣٥٩٠٣) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ خداوندی ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

(٣٥٩٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَنِ اتَّخَذَ أَخًا فِي اللهِ بَنَى الله لَهُ بُرْجًا فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ لَبِسَ بِأَخِيهِ ثَوْبًا أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبًا فِي النَّارِ، وَمَنْ أَكَلَ بِأَخِيهِ أَكْلَةً آكَلَهُ اللَّهُ بِهَا أَكْلَةً فِي النَّارِ، وَمَنْ قَامَ بِأَخِيهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ أَقَامَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ. (بخاری ٢٤٠۔ ابوداؤد ٤٨٤٧)

(۳۵۹۰۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص (کسی کو) اللہ کے لیے بھائی بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک برج تعمیر کرتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی پر طعن کر کے دنیا حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کا لباس پہنائیں گے اور جو شخص اپنے بھائی پر طعن کر کے کچھ کھائے گا تو حق تعالیٰ اس کو جہنم میں کھلائیں گے اور جو شخص اپنے بھائی پر طعن کر کے شہرت اور ریا کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو رسوائی اور دکھلاوے کی جگہ کھڑا کرے گا۔

(۳۵۹۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا الْتَقَى رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْتَرَقَا حَتَّى يَدْعُوَا بِدَعْوَى وَيَذْكُرَا اللَّهَ.

(۳۵۹۰۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی دو آدمی بھی باہم ملتے تو وہ خدا کے ذکر اور باہم دعوت کے بعد جدا ہوتے تھے۔

(۳۵۹۰۶) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً.

(۳۵۹۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر تم وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم رونا زیادہ کر دو اور ہنسنا کم کر دو۔

(۳۵۹۰۷) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : أَطَلْنَا الْحَدِيثَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَقَالَ : أَطَلْتُمَ الْحَدِيثَ الْبَارِحَةَ ، أَمَا إِنَّ حَدِيثَ أَوَّلِ اللَّيْلِ يُضِرُّ بِآخِرِهِ.

(۳۵۹۰۷) حضرت حمید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک رات لمبی گفتگو کی۔ پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: تم نے آج رات بہت لمبی گفتگو کی۔ خبردار! اول شب کی گفتگو آخر شب کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔

(۳۵۹۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلاَثٌ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى وَاحِدٌ ، يَعْنِي عَمَلَهُ.

(۳۵۹۰۸) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں تین چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں۔ اس کے اہل، اس کے مال اور اس کے عمل۔ پھر اس کے اہل اور مال واپس لوٹ آتے ہیں اور ایک چیز یعنی اس کا عمل باقی رہتا ہے۔

(۳۵۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهِقَّانِي ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا أَعْرِفُ شَيْئًا إِلاَّ الصَّلاَةَ.

(۳۵۹۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نماز کے علاوہ کسی چیز کو نہیں جانتا۔

(۳۵۹۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الإِيمَانِ وَحَلاَوَتَهُ : أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللهِ ، وَأَنْ

يَبْغَضَ فِي اللهِ ، وَأَنْ لَوْ أُوقِدَتْ لَهُ نَارٌ يَقَعُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُشْرِكَ بِاللهِ.

(۳۵۹۱۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو شخص ان کا حامل ہوگا وہ ایمان کی حلاوت پالے گا۔ یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ماسوا سے زیادہ محبوب رکھتا ہو۔ اور یہ کہ وہ اللہ کے لیے محبت کرے اور اللہ کے لیے نفرت کرے اور یہ کہ اگر اس کے لیے آگ جلائی جائے جس میں اس کو ڈالا جائے تو یہ اس کو خدا کے ساتھ شرک کرنے سے زیادہ محبوب ہو۔

(۳۵۹۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ دِرْهَمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ﴾ قَالَ : كِتَابَهُ.

(۳۵۹۱۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی ﴿وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد اس کا نامہ اعمال ہے۔

(۲۸) كلام البراءِ بنِ عازبٍ رضى الله عنه

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۹۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : ﴿تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ﴾ قَالَ : يَوْمَ يَلْقَوْنَ مَلَكَ الْمَوْتِ ، لَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ يَقْبِضُ رُوحَهُ إِلاَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ.

(۳۵۹۱۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی ﴿تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ دن ہے جس میں وہ ملک الموت سے ملیں گے۔ کوئی مومن ایسا نہیں ہے جس کی روح وہ قبض کرے مگر یہ کہ وہ اس کو سلام کرتا ہے۔

(۳۵۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأعمش عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ فِي قَوْلِهِ : ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا إِذَا جَاءَ الْمَلَكَانِ إِلَى الرَّجُلِ فِي الْقَبْرِ فَقَالاَ لَهُ : مَنْ رَبُّك ؟ فَقَالَ : رَبِّي اللَّهُ ، وَقَالاَ : مَا دِينُك ؟ قَالَ : دِينِي الإِسْلاَمُ ، قَالاَ : وَمَنْ نَبِيُّك ، قَالَ : مُحَمَّدٌ ، قَالَ : فَذَلِكَ التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا.

(۳۵۹۱۳) حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد خداوندی ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ کے بارے میں فرمایا: ''دنیوی زندگی میں ثابت قدم رکھنے سے مراد یہ ہے کہ قبر میں جب دو فرشتے آدمی کے پاس آتے ہیں تو وہ دونوں اس آدمی سے کہتے ہیں: تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ آدمی جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر وہ دونوں پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ یہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر یہ پوچھتے ہیں: تیرا نبی کون ہے؟ یہ جواب دیتا ہے

محمد ﷺ۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیوی زندگی میں ثابت قدمی سے یہی مراد ہے۔

(۳۵۹۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ قَالَ : الأَمَانَةُ فِي الصَّلاَةِ ، وَالأَمَانَةُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَالأَمَانَةُ فِي الْكَيْلِ ، وَالأَمَانَةُ فِي الْوَزْنِ ، وَأَعْظَمُ ذَلِكَ فِي الْوَدَائِعِ.

(۳۵۹۱۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ فرمایا: نمازیں بھی امانت ہوتی ہیں۔ اور وزن میں بھی امانت ہوتی ہے اور جنابت کے غسل میں بھی امانت ہوتی ہے۔ ناپ میں بھی امانت ہوتی ہے اور سب سے بڑی ودیعتوں میں امانت ہوتی ہے۔

(۲۹) کلام ابنِ عبّاسٍ رضی الله عنه

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۹۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَحِبَّ فِي اللهِ ، وَأَبْغِض فِي اللهِ ، وَوَالِ فِي اللهِ ، وَعَادِ فِي اللهِ ، فَإِنَّمَا تُنَالُ وِلاَيَةُ اللهِ بِذَلِكَ ، لاَ يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الإِيمَانِ وَإِنْ كَثُرَتْ صَلاَتُهُ وَصِيَامُهُ حَتَّى يَكُونَ كَذَلِكَ.

(۳۵۹۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں اللہ کے لیے محبت کرو۔ اللہ کے لیے نفرت کرو۔ خدا کے لیے دوستی کرو اور خدا کے لیے دشمنی کرو۔ کیونکہ خدا کی ولایت اسی سے حاصل ہوتی ہے۔ آدمی کی نمازیں اور روزے بہت زیادہ بھی ہو جائیں تو وہ تب تک ایمان کی حلاوت نہیں پاتا جب تک کہ وہ ایسا نہ ہو جائے۔

(۳۵۹۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : رَجُلٌ كَثِيرُ الذُّنُوبِ كَثِيرُ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيْك ، أَوْ رَجُلٌ قَلِيلُ الذُّنُوبِ قَلِيلُ الْعَمَلِ ، قَالَ : مَا أَعْدِلُ بِالسَّلاَمَةِ شَيْئًا.

(۳۵۹۱۶) حضرت قاسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا: زیادہ گناہوں والا، زیادہ عمل والا شخص آپ کو محبوب ہے یا کم گناہوں والا کم عمل والا شخص؟ انہوں نے فرمایا: میں سلامتی کو کسی بھی چیز کے برابر قرار نہیں دیتا۔

(۳۵۹۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : السَّمْتُ الصَّالِحُ وَالْهَدْيُ الصَّالِحُ وَالاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (احمد ۲۹۶)

(۳۵۹۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اچھی وضع قطع، اچھی چال ڈھال اور میانہ روی، نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

(۳۵۹۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ﴾ الآيَةُ ، قَالَ : يُنَادِي الرَّجُلُ أَخَاهُ ، وَيُنَادِي الرَّجُلَ الرَّجُلَ فَيَقُولُ : إِنِّي قَدِ احْتَرَقْتُ فَأَفِضْ عَلَيَّ مِنَ الْمَاءِ ، قَالَ : فَيُقَالُ له : أَجِبْهُ ، فَيَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ.

(۳۵۹۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کو آواز دے گا اور آدمی، آدمی کو آواز دے گا۔ آدمی کہے گا میں تو جل گیا ہوں۔ پس تم مجھ پر پانی بہاؤ۔ راوی کہتے ہیں اس آدمی سے کہا جائے گا تم اس کو جواب دو۔ وہ کہے گا: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ.

(۳۵۹۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ قَالَ : الشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ ، فَإِذَا سَهَا وَغَفَلَ وَسْوَسَ ، وَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ خَنَسَ.

(۳۵۹۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشادِ خداوندی ﴿الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ کے بارے میں منقول ہے انہوں نے فرمایا: شیطان، ابن آدم کے دل پر بیٹھا ہوتا ہے پس جب انسان بھولتا ہے اور غافل ہوتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے اور جب آدمی خدا کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

(۳۵۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ﴾ قَالَ : يَوْمُ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۹۲۰) حضرت ابن عباس سے ارشاد خداوندی ﴿ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: یہ قیامت کا دن ہے۔

(۳۵۹۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿آنَاءَ اللَّيْلِ﴾ قَالَ : جَوْفُ اللَّيْلِ.

(۳۵۹۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿آنَاءَ اللَّيْلِ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ رات کا درمیان ہے۔

(۳۵۹۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ : أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ، قَالَ : ذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ ، وَمَا جَلَسَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ يَتَعَاطَوْنَ فِيهِ كِتَابَ اللهِ فِيمَا بَيْنَهُمْ ، وَيَتَدَارَسُونَهُ إِلاَّ أَظَلَّتْهُمَ الْمَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، وَكَانُوا أَضْيَافَ اللهِ ، مَا دَامُوا فِيهِ ، حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ.

(۳۵۹۲۲) حضرت عنترہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کا ذکر سب سے بڑا عمل ہے۔ کوئی قوم کسی گھر میں بیٹھ کر آپس میں اللہ کی کتاب کی تدریس نہیں کرتے مگر یہ کہ فرشتے ان کو اپنے پروں کے ساتھ سایہ کر لیتے ہیں اور جب تک وہ اس عمل میں ہوتے ہیں وہ خدا کے مہمان ہوتے ہیں۔ یہاں

تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں۔

(۳۵۹۲۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي حَكِيمٍ الْبَارِقِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ قَالَ : نُفِخَ فِيهِ أَوَّلُ نَفْخَةٍ فَصَارُوا عِظَامًا وَرُفَاتًا ، ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ الثَّانِيَةُ، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ.

(۳۵۹۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ فرمایا: اس دن پہلا صور پھونکا جائے گا تو لوگ ہڈیاں اور ریزے بن جائیں گے پھر اس میں دوسرا صور پھونکا جائے گا: فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ

(۳۵۹۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ﴾ قَالَ : يُحَرِّجُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ.

(۳۵۹۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے یہ بات ممنوع قرار دے رہا ہے کہ تم اس کے مثل کو لوٹو۔

(۳۵۹۲٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ قَالَ : هَذَا تَحْرِيجٌ مِنَ اللهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَتَّقُوا وَيُصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ.

(۳۵۹۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ خداوندی (فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ خدا کی طرف سے ایمان والوں پر لازم ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور آپس میں صلح صفائی رکھیں۔

(۳۵۹۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ضَمِنَ اللَّهُ لِمَنِ اتَّبَعَ الْقُرْآنَ أَنْ لاَ يَضِلَّ فِي الدُّنْيَا ، وَلاَ يَشْقَى فِي الآخِرَةِ ، ثُمَّ تَلاَ ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلاَ يَضِلُّ وَلاَ يَشْقَى﴾.

(۳۵۹۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی اتباع کرنے والے کے لیے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ وہ دنیا میں گمراہ نہ ہوگا اور آخرت میں شقی نہ بنے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی: ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلاَ يَضِلُّ وَلاَ يَشْقَى﴾.

(۳۵۹۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لاَ يُفَرِّطُونَ﴾ قَالَ : أَعْوَانُ مَلَكِ الْمَوْتِ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ.

(۳۵۹۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ خداوندی ﴿تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لاَ يُفَرِّطُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ ملک الموت کے معاونین فرشتے ہیں۔

(۳۵۹۲۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿إِذَا وَقَعَتِ

الْوَاقِعَةُ﴾ قَالَ : يَوْمُ الْقِيَامَةِ ﴿لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ﴾ قَالَ : تَخْفِضُ نَاسًا وَتَرْفَعُ آخَرِينَ.

(۳۵۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ﴾ کے بارے میں روایت ہے فرمایا: یہ قیامت کا دن ہے۔ ﴿لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ﴾ فرمایا: کچھ لوگوں کو بلند کرے گی اور کچھ لوگوں کو پست کرے گی۔

(۳۵۹۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ قَالَ : الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ.

(۳۵۹۲۹) حضرت ابن عباس سے ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ کے بارے میں منقول ہے۔ فرمایا: یہ پانچ نمازیں ہیں۔

(۳۵۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الأَرْضُ تَبْكِي عَلَى الْمُؤْمِنِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. (ابن جریر ۲۹)

(۳۵۹۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ زمین بندہ مومن پر چالیس دن روتی ہے۔

(۳۵۹۳۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ رَائَى رَائَى اللَّهُ بِهِ.

(مسلم ۲۲۸۹۔ ابن حبان ۴۰۷)

(۳۵۹۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ریا کاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ دکھلاوا کرتے ہیں۔

(۳۵۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ قَالَ : يُحِبُّهُمْ وَيُحَبِّبُهُمْ.

(۳۵۹۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: ان سے خدا محبت کرتا ہے اور ان کو (لوگوں کا) محبوب بنا دیتا ہے۔

(۳۵۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنا بشير بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ عُضْوًا ، عَلَى كُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا زَكَاةٌ مِنْ تَسْبِيحِ اللهِ وَتَحْمِيدِهِ وَذِكْرِهِ.

(۳۵۹۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن آدم کے تینتیس اعضاء ہیں اور اس کے ہر عضو پر خدا کی تسبیح، تحمید اور ذکر کی زکوٰۃ ہے۔

(۳۵۹۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ إِلاَّ وَهُوَ يَحْزَنُ وَيَفْرَحُ ، وَلَكِنْ مَنْ جَعَلَ الْمُصِيبَةَ صَبْرًا وَجَعَلَ الْخَيْرَ شُكْرًا.

(۳۵۹۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿لِكَيْلاَ تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلاَ تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہر آدمی خوش ہوتا ہے اور غمگین ہوتا ہے لیکن جس نے مصیبت کو صبر کرلیا اور خیر کو شکر کرلیا۔

(۳۵۹۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مَا لَكُمْ لاَ تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا﴾ مَا لَكُمْ لاَ تَعْلَمُونَ حَقَّ عَظَمَتِهِ.

(۳۵۹۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿مَا لَكُمْ لاَ تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس کی عظمت کو کماحقہ نہیں معلوم کرتے۔

(۳۵۹۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : رَأَى رَجُلٌ جُمْجُمَةً فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ، قَالَ : فَخَرَّ سَاجِدًا تَائِبًا مَكَانَهُ ، قَالَ فَقِيلَ لَهُ : ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ أَنْتَ وَأَنَا أَنَا.

(۳۵۹۳۶) حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کوئی کھوپڑی دیکھی تو اس کے دل میں کوئی بات آئی۔ راوی کہتے ہیں لیکن وہ اسی جگہ توبہ کرتے ہوئے سجدہ میں گر گیا۔ راوی کہتے ہیں اس کو کہا گیا اپنا سر اٹھالو۔ کیونکہ تم تم ہو اور میں میں ہوں۔

(۳۰) كلام الضّحّاكِ بنِ قيسٍ رضى الله عنه

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بن قیس کا کلام

(۳۵۹۳۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، اعْمَلُوا أَعْمَالَكُمْ لِلَّهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبَلُ إلاَّ عَمَلاً خَالِصًا ، لاَ يَعْفُو أَحَدٌ مِنْكُمْ عَنْ مَظْلَمَةٍ فَيَقُولُ : هَذَا لِلَّهِ وَلِوُجُوهِكُمْ ، فَلَيْسَ لِلَّهِ ، وَإِنَّمَا هِيَ لِوُجُوهِهِمْ ، وَلاَ يَصِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَحِمَهُ فَيَقُولُ : هَذَا لِلَّهِ وَلِلرَّحِمِ ، إنَّمَا هُوَ لِلرَّحِمِ ، وَمَنْ عَمِلَ عَمَلاً فَيَجْعَلُهُ لِلَّهِ ، وَلاَ يُشْرِكُ فِيهِ شَيْئًا ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : مَنْ أَشْرَكَ بِي شَيْئًا فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ فَهُوَ لِشَرِيكِهِ لَيْسَ لِي مِنْهُ شَيْءٌ.

(۳۵۹۳۷) حضرت ضحاک بن قیس بیان فرماتے ہیں: اے لوگو! تم اپنے اعمال اللہ کے لیے کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل کو قبول کرتا ہے وہ تم میں سے کوئی کسی کے ظلم کو معاف نہ کرے کہ وہ کہے: یہ خدا کے لیے اور تمہارے لیے ہیں۔ پس یہ عمل اللہ کے لیے نہیں ہے۔ وہ عمل صرف تمہارے لیے ہی ہے اور تم میں سے کوئی کسی کے ساتھ صلہ رحمی یوں نہ کرے کہ کہے یہ خدا کے لیے بھی ہے اور رشتہ داروں کے لیے بھی ہے۔ یہ عمل صرف رشتہ داروں کے لیے ہے جو شخص کوئی عمل کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ خالص اللہ کے لیے عمل کرے اور اس کے اندر کسی کو شریک نہ کرے۔ کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جس شخص نے اپنے کسی عمل میں

میرے ساتھ کسی کو شریک بنایا ہے تو پس وہ عمل اس شریک کے لیے ہوگا میرے لیے اس میں سے کچھ نہیں ہے۔

(۳۵۹۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : كَانَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، عَلِّمُوا أَوْلاَدَكُمْ وَأَهْلِيكُمُ الْقُرْآنَ ، فَإِنَّهُ مَنْ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ مُسْلِمٍ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَاكْتَنَفَاهُ فَقَالاَ لَهُ : اقْرَأْ وَارْتَقِ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَنْزِلوا بِهِ حَيْثُ انْتَهَى عَمَلُهُ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۵۹۳۸) حضرت ضحاک بن قیس فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے بچوں اور اپنے گھر والوں کو قرآن سکھاؤ۔ کیونکہ جس مسلمان کے لیے خدا تعالیٰ نے جنت میں داخلہ لکھ دیا ہوگا اس کے پاس دو فرشتے آئیں گے اور اس کو گھیر لیں گے پھر وہ فرشتے اس آدمی سے کہیں گے۔ پڑھتے جاؤ اور بہشت کے زینے چڑھتے جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ اس جگہ اتریں گے جہاں پر اس کے قرآن کا عمل ختم ہوگا۔

(۳۵۹۳۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : قَالَ : سَمِعْت الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : اذْكُرُوا اللَّهَ فِي الرَّخَاءِ يَذْكُرْكُمْ فِي الشِّدَّةِ ، فَإِنَّ يُونُسَ كَانَ عَبْدًا صَالِحًا ذَاكِرًا لِلَّهِ ، فَلَمَّا وَقَعَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ ، قَالَ اللَّهُ : ﴿فَلَوْلا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ كَانَ عَبْدًا طَاغِيًا نَاسِيًا لِذِكْرِ اللهِ ، فَلَمَّا أَدْرَكَهُ ﴿الْغَرَقُ قَالَ : آمَنْت أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الآنَ وَقَدْ عَصَيْت قَبْلُ وَكُنْت مِنَ الْمُفْسِدِينَ﴾.

(۳۵۹۳۹) حضرت ضحاک بن قیس فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کو تم نرمی میں یاد کرو تو وہ سختی میں تمہیں یاد کرے گا۔ چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام خدا کو یاد کرنے والے عبد صالح تھے۔ پس جب وہ مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿فَلَوْلا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾ اور فرعون ایک سرکش اور یادِ خدا کو بھولنے والا بندہ تھا۔ پس جب وہ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا کہ میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہیں، حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی تھی اور تو فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

(۳۵۹٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ السَّدُوسِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ،

(۳۵۹۴۰) حضرت خالد بن عمیر عدوی سے بھی ماقبل جیسی روایت ہے۔

(۳۵۹٤١) قَالَ : وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ ، قَالَ أَبُو نَعَامَةَ عَلَى الْمِنبَرِ ، وَلَمْ يَقُلْهُ قُرَّةُ ، فَقَالَ : أَلاَ إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلاَّ صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الإِنَاءِ ، فَأَنْتُمْ فِي دَارٍ مُنْتَقِلُونَ عَنْهَا ، فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ ، وَلَقَدْ رَأَيْتنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلاَّ وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا ، قَالَ قُرَّةُ : وَلَقَدْ وَجَدْت بُرْدَةً ، قَالَ : وَقَالَ أَبُو نَعَامَةَ : الْتَقَطْت بُرْدَةً ، فَشَقَقْتهَا نِصْفَيْنِ فَلَبِسْت نِصْفَهَا وَأَعْطَيْت سَعْدًا نِصْفَهَا ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدٌ الْيَوْمَ حَيٌّ إِلاَّ عَلَى مِصْرٍ مِنَ الأَمْصَارِ ، وَلَتُجَرِّبُنَّ

الْأُمَرَاءَ بَعْدِی ، وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ إِلاَّ تَنَاسَخَتْ حَتَّى تَكُونُ مُلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، وَلَقَدْ ذُكِرَ لِی ، قَالَ قُرَّةُ :إِنَّ الْحَجَرَ ، وَقَالَ أَبُو نَعَامَةَ :إِنَّ الصَّخْرَةَ يُقْذَفُ بِهَا مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِی إِلَى قَرَارِهَا ، قَالَ قُرَّةُ :أُرَاهُ ، قَالَ :سَبْعِينَ ، وَقَالَ أَبُو نَعَامَةَ :سَبْعِينَ خَرِيفًا ، وَلَتُمْلأَنَّ ، وَإِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ لَمَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَوْمٌ وَلَيْسَ مِنْهَا بَابٌ إِلاَّ وَهُوَ كَظِيظٌ ، وَإِنِّی أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أَكُونَ فِی نَفْسِی عَظِيمًا ، وَعِنْدَ اللهِ صَغِيرًا.

(۳۵۹۴۱) حضرت خالد بن عمیر کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں منبر پر خطبہ دیا تو کہا: خبردار! بیشک دنیا آہستہ آہستہ واپس جاتی ہے اور اس میں سے صرف بچے ہوئے پانی کی طرح باقی رہ گیا ہے۔ پس تم ایسے گھر میں ہو جس سے تمہیں کوچ کرنا ہے۔ پس تم اپنے پاس موجود خیر کو لے کر منتقل ہو۔ تحقیق میں نے تو خود کو جناب نبی کریم ﷺ کے ہمراہ سات لوگوں میں سے ساتواں اس حالت میں دیکھا کہ ہمارے پاس ان درختوں کے پتوں کے علاوہ کھانے کو کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔ مجھے ایک چادر ملی میں نے اس کو دو ٹکڑوں میں پھاڑ لیا۔ پھر آدھی چادر میں نے پہن لی اور آدھی چادر میں نے حضرت سعد کو دے دی اور ان سات لوگوں میں سے ہر ایک آدمی کسی شہر پر عامل ہے اور میرے بعد امراء کو ضرور آزمایا جائے گا اور خدا کی قسم! (مجھے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ایک پتھر جس کو جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ اس کی تہہ میں ستر سالوں کے بعد پہنچے گا اور اس جہنم کو ضرور بھر دیا جائے گا اور جنت کے دروازوں میں سے ہر دروازے کے دو چوکھٹوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اور ضرور جنت کے دروازوں پر وہ دن آئے گا کہ اس کا ہر دروازہ تنگ ہو جائے گا۔ میں اس بات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے دل میں بڑا ہوں اور خدا کے ہاں چھوٹا ہوں۔

(۳۵۹۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِی سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ :ثَلاَثٌ أَنَا فِيمَا سِوَاهُنَّ بَعْدُ ضَعِيفٌ :مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَوْلاً قَطُّ إِلاَّ عَلِمْتُ أَنَّهُ حَقٌّ ، وَلاَ صَلَّيْتُ صَلاَةً قَطُّ فَأَلْهَانِی عنها غَيْرُهَا حَتَّى أَنْصَرِفَ ، وَلاَ تَبِعْتُ جَنَازَةً فَحَدَّثْتُ نَفْسِی بِغَيْرِ مَا هِیَ قَائِلَةٌ ، أَوْ يُقَالَ لَهَا حَتَّى نَفْرُغَ مِنْهَا ، قَالَ مُحَمَّدٌ :فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ الزُّهْرِیَّ ، فَقَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ سَعْدًا إِنْ كَانَ لَمَأْمُونًا ، وَمَا كُنْتُ أَرَى ، أَنَّ أَحَدًا يَكُونُ هَكَذَا إِلاَّ نَبِیٌّ.

(۳۵۹۴۲) حضرت ماجشون بن ابی سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تین چیزوں کے علاوہ میں ابھی تک کمزور ہوں۔ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے کبھی کوئی بات نہیں سنی مگر یہ کہ مجھے اس کے برحق ہونے کا علم ہوتا ہے اور میں نے کبھی کوئی نماز نہیں پڑھی کہ اس دوران مجھے کسی چیز نے اس سے غافل کیا ہو یہاں تک کہ میں نماز سے فارغ ہو جاؤں اور میں نے کسی جنازہ کی پیروی نہیں کی کہ میرے دل میں اس کے علاوہ کوئی بات ہو یہاں تک کہ ہم اس سے فارغ ہو جائیں۔ محمد راوی کہتے ہیں میں نے یہ بات امام زہری سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت سعد پر رحم کرے۔ وہ تو امن یافتہ تھے۔

میرے خیال میں تو ایسی حالت نبی کی ہوتی ہے۔

(٣٥٩٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، قَالَ: بَنَى عَبْدُ اللهِ بَيْتًا فِي دَارِهِ مِنْ لَبِنٍ، ثُمَّ دَعَا عَمَّارًا، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، فَقَالَ: أَرَاكَ بَنَيْتَ شَدِيدًا وَأَمَّلْتَ بَعِيدًا وَتَمُوتُ قَرِيبًا.

(۳۵۹۴۳) حضرت ابن ابی الہذیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے اپنے گھر میں پختہ اینٹوں کا ایک کمرہ بنایا۔ پھر انہوں نے حضرت عمار کو بلایا اور پوچھا۔ اے ابوالیقظان! تمہیں کیسا لگتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ تم نے مضبوط گھر بنایا ہے اور دور کی امیدیں باندھی ہیں اور عنقریب تم مرجاؤ گے۔

(٣١) كلام حذيفة رضي الله عنه

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٩٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَامَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ أَلَا إِنَّ السَّاعَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ ، وَإِنَّ الْقَمَرَ قَدِ انْشَقَّ ، أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِالْفِرَاقِ ، أَلَا وَإِنَّ الْمِضْمَارَ الْيَوْمَ ، وَإِنَّ السِّبَاقَ غَدًا ، وَإِنَّ الْغَايَةَ النَّارُ ، وَإِنَّ السَّابِقَ مَنْ سَبَقَ إِلَى الْجَنَّةِ.

(۳۵۹۴۴) حضرت ابوعبدالرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں کھڑے تھے۔ آپ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ خبردار! قیامت قریب آ گئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔ خبردار! دنیا نے جدائی کا کہہ دیا ہے۔ خبردار! آج کا دن دوڑ کا میدان ہے اور کل کا دن سبقت ہے۔ اور انتہا جہنم ہے اور سبقت کرنے والا وہی ہے جو جنت کی طرف سبقت کر جائے۔

(٣٥٩٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمان الْعَامِرِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :بِحَسْبِ الْمُؤمن مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَخْشَى اللَّهَ وَبِحَسْبِهِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يَقُولَ :أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، ثُمَّ يَعُودَ.

(۳۵۹۴۵) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں مومن کے لیے یہی علم کافی ہے کہ وہ خدا سے خوف کھائے اور اس کے جھوٹ کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ استغفر اللہ کہے پھر وہی کام کرنے لگے۔

(٣٥٩٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :يُجْمَعُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ، يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي فَيُنَادِي مُنَادٍ :يَا مُحَمَّدُ عَلَى رُؤُوسِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ ، فَيَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بَيْنَ يَدَيْك ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْك ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ ، تَبَارَكْت وَتَعَالَيْت ، قَالَ حُذَيْفَةُ :فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ.

(۳۵۹۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو ایک ہی جگہ اس طرح اکٹھا کیا جائے گا کہ نگاہ ان کو پار کر جائے گی اور بلانے والا ان کو سنائے گا اور آواز دینے والا آواز دے گا۔ اے محمد! ...... پہلوں اور پچھلوں کے سامنے ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں فرمائیں گے: ''میں حاضر ہوں۔ خیر آپ کے قبضہ میں ہے اور شر آپ کی طرف نہیں ہے۔ اور ہدایت یافتہ وہی ہے جس کو آپ نے ہدایت دی ہے۔ آپ برکت والے اور بلند ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی مقام محمود ہے۔

(۳۵۹٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَقِفُ عَلَى الْحِلَقِ فَيَقُولُ :يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ ، اسْلُكُوا الطَّرِيقَ فَلَئِنْ سَلَكْتُمُوهُ لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا ، وَلَئِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا أَوْ شِمَالاً لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلاَلاً بَعِيدًا.

(۳۵۹۴۷) حضرت حذیفہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے پھر وہ حلقوں کے پاس کھڑے ہوتے اور کہتے۔ اے جماعت قراء! (سیدھے) راستہ چلتے جاؤ۔ پس اگر تم راستہ پر چلتے رہے تو تم بہت زیادہ سبقت پا جاؤ گے اور اگر تم نے دائیں، بائیں کا (راستہ) لے لیا تو تم بہت زیادہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

(۳۵۹٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :قَالَ حُذَيْفَةُ :لَوَدِدْت أَنَّ لِي إنْسَانًا يَكُونُ فِي مَالِي ، ثُمَّ أُغْلِقُ عَلَيَّ بَابًا فَلاَ يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللهِ.

(ابن المبارك ۳۰)

(۳۵۹۴۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ اگر میرے مال کا محافظ کوئی آدمی ہو پھر مجھ پر دروازہ بند کر دیا جائے اور میرے پاس کوئی نہ آئے یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ سے مل جاؤں۔

(۳۵۹٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَبِيعٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ :لَمَّا بَلَغَنَا ثَقَلُ حُذَيْفَةَ خَرَجَ إلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ بَنِي عَبْسٍ وَنَفَرٌ مِنَ الأَنْصَارِ مَعَنَا أَبُو مَسْعُودٍ ، قَالَ :فَانْتَهَيْنَا إلَيْهِ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ ، فَقَالَ :أَيُّ سَاعَةٍ هَذِهِ قُلْنَا :سَاعَةُ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ صَبَاحٍ إلَى النَّارِ ، هَلْ جِئْتُمُونِي مَعَكُمْ بِكَفَنٍ ؟ قُلْنَا :نَعَمْ ، قَالَ :فَلاَ تُغَالُوا بِكَفَنِي فَإِنْ يَكُنْ لِصَاحِبِكُمْ خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ يُبَدَّلْ خَيْرًا مِنْهُ وَإِلاَّ سُلِبَ سَرِيعًا. (ابوداؤد ۳۱۴۶)

(۳۵۹۴۹) حضرت خالد بن ربیع عبسی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہمیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تکلیف کی خبر پہنچی تو بنو عبس کا ایک گروہ ان کے پاس گیا اور ایک گروہ انصار کا گیا اور ہمارے ساتھ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ راوی کہتے ہیں ہم ان کے پاس رات کے کسی حصہ میں پہنچے۔ انہوں نے پوچھا: یہ کون سا وقت ہے؟ ہم نے کہا: یہ یہ وقت ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں صبح کے وقت خدا کی جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔ کیا تم اپنے ساتھ میرے پاس کفن لے کر آئے ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تم میرے کفن کو قیمتی نہ بنانا۔ کیونکہ اگر تمہارے ساتھی کے لیے عند اللہ کوئی خیر ہوئی تو وہ اس کے بدلہ میں بہتر کفن پالے گا وگرنہ یہ بھی جلد ہی اتار لیا

ے گا۔

۳۵۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنِ ابْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ :إِنَّ فِي الْقَبْرِ حِسَابًا وَفِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَذَابًا.

(۳۵۹۵۰) حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بیشک قبر میں حساب ہے اور بروز قیامت عذاب ہوگا۔

۳۵۹۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :لَمَّا أُتِيَ حُذَيْفَةُ بِكَفَنِهِ ، قَالَ :إِنْ يُصِبْ أَخُوكُمْ خَيْرًا فَعَسَى ، وَإِلاَّ لَيَتَرَامَيَنَّ بِهِ رَجَوَاهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۹۵۱) حضرت قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کا کفن لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بھائی کو خیر نصیب ہوتی تو بہت اچھا۔ وگرنہ قبر کے کنارے قیامت تک اس کو ایک دوسرے کی طرف پھینکتے رہیں گے۔

۳۵۹۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ : ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ قَالَ :النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللهِ.

(۳۵۹۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے فرمایا: خدا تعالیٰ کے چہرہ کی زیارت مراد ہے۔

۳۵۹۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ زِيَادًا يُحَدِّثُ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، أَنَّهُ قَالَ :رُبَّ يَوْمٍ لَوْ أَتَانِي الْمَوْتُ لَمْ أَشُكَّ ، فَأَمَّا الْيَوْمُ فَقَدْ خَالَطْتُ أَشْيَاءَ لاَ أَدْرِي عَلَى مَا أَنَا فِيهَا ، وَأَوْصَى أَبَا مَسْعُودٍ ، فَقَالَ :عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ ، وَإِيَّاكَ وَالتَّلَوُّنَ فِي دِينِ اللهِ.

(۳۵۹۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بہت سے دن ایسے تھے کہ اگر مجھے موت آ جاتی تو مجھے شک نہ ہوتا۔ لیکن آج کا دن تو بہت سی ایسی چیزیں مل گئی ہیں کہ مجھے ان میں ہونے کے بارے میں علم نہیں اور انہوں نے حضرت ابو مسعود کو وصیت کی۔ فرمایا: جو چیز تم جانتے ہو اس کو لازم پکڑو اور خدا کے دین میں تَلَوُّن (مختلف مزاجی) سے بچو۔

۳۵۹۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْفِلَسْطِينِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَخٍ لِحُذَيْفَةَ ، قَالَ سَمِعْته مِنْ حُذَيْفَةَ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمَ الْخُشُوعُ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمَ الصَّلاَةُ.

(۳۵۹۵۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک برادر زادہ عبد العزیز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حذیفہ سے پینتالیس سال میں سنا: کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے دین میں سے جس چیز کو سب سے پہلے گم کرو گے وہ خشوع ہے اور تم جس آخری چیز کو اپنے دین میں سے گم کرو گے وہ نماز ہے۔

۳۵۹۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، ثُمَّ الْقَسْرِيِّ ، قَالَ :

اسْتَأْذَنْت عَلَى حُذَيْفَةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لِي ، فَرَجَعْت فَإِذَا رَسُولُهُ قَدْ لَحِقَنِي ، فَقَالَ : مَا رَدَّك ؟ قُلْتُ : ظَنَنْت أَنَّك نَائِمٌ ، قَالَ : مَا كُنْت لأَنَامَ حَتَّى أَنْظُرَ مِنْ أَيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ ، قَالَ : فَحَدَّثْت بِهِ مُحَمَّدًا ، فَقَالَ : قَدْ فَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۹۵۵) حضرت جندب بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت مانگی لیکن انہوں نے مجھے اجازت نہ دی تو میں واپس پلٹ گیا۔ پھر اچانک ان کا قاصد میرے پاس آیا۔ (مجھے لے آیا) آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تمہیں کس چیز نے واپس کر دیا تھا؟ میں نے جواب دیا: میں نے یہ گمان کیا کہ آپ سوئے ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا: میں تب نہیں سوتا جب تک میں سورج کے طلوع کی جگہ نہ دیکھ لوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ بات محمد سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم یہ عمل کرتے تھے۔

(۳۲) كلام عبادة بنِ الصّامِتِ رضى الله عنه

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۹۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ : إذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، قَالَ اللَّهُ : مَيِّزُوا مَا كَانَ لِي مِنَ الدُّنْيَا ، وَأَلْقُوا سَائِرَهَا فِي النَّارِ.

(ابن المبارك ۵۴۴)

(۳۵۹۵۶) حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ارشادِ خداوندی ہوگا۔ دنیا میں سے جو کچھ میرے لیے تھا اس کو جدا کر لو اور باقی دنیا کو جہنم میں ڈال دو۔

(۳۵۹۵۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، فَقَالَ رَجُلٌ يُصَلِّي يَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ ، وَيُحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، إنَّ اللَّهَ يَقُولُ : أَنَا خَيْرُ شَرِيك ، فَمَنْ كَانَ لَهُ مَعِي شِرِكٌ فَهُوَ لَهُ كُلُّهُ لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ.

(۳۵۹۵۷) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا: ایک آدمی اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عمل کچھ (کام کا) نہیں۔ ارشاد خداوندی ہے: میں بہتر شریک ہوں۔ پس جس آدمی کی میرے ساتھ شرکت ہو تو وہ چیز ساری اُسی کی ہے۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

(۳۵۹۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ أَبِي شَبِيبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : أَتَمَنَّى لِحَبِيبِي أَنْ يَقِلَّ مَالُهُ أَوْ يُعَجَّلَ مَوْتُهُ.

(٣٥٩٥٨) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے دوست کے لیے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس کا مال کم ہو یا اس کی موت جلدی آئے۔

(٢٣) كلام أبي موسى رضي الله عنه

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٩٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ ، وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ. (ابو نعیم ٢٦١- ابن حبان ٦٩٤)

(٣٥٩٥٩) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے انہیں اس دینار اور درہم نے ہلاک کیا تھا اور یہی دو تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

(٣٥٩٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ قَالَ : جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ لِلسَّابِقِينَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ لِلتَّابِعِينَ. (حاکم ٤٧٤)

(٣٥٩٦٠) حضرت ابن ابی موسیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ) فرمایا: سابقین کے لیے دوسونے کی جنتیں ہوں گی اور تابعین کے لیے دو چاندی کی جنتیں ہوں گی۔

(٣٥٩٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : الشَّمْسُ فَوْقَ رُؤُوسِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَعْمَالُهُمْ تُظِلُّهُمْ ، أَوْ تُضَحِّيهِمْ.

(٣٥٩٦١) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے سروں پر ہوگا اور لوگوں کے اعمال لوگوں پر سایہ کریں گے یا ان کو سورج کے لیے چھوڑیں گے۔

(٣٥٩٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : فَجِئْنَا اللَّيْلَ إِلَى بُسْتَانٍ خَرِبٍ ، قَالَ ، فَقَامَ أَبُو مُوسَى مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي ، فَقَرَأَ قِرَائَةً حَسَنَةً ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ مُؤْمِنٌ تُحِبُّ الْمُؤْمِنَ مُهَيْمِنٌ تُحِبُّ الْمُهَيْمِنَ ، سَلاَمٌ تُحِبُّ السَّلاَمَ ، صَادِقٌ تُحِبُّ الصَّادِقَ.

(٣٥٩٦٢) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہتے ہیں: پس ہم رات کو ایک ویران باغ میں آئے۔ مسروق کہتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ رات کو کھڑے ہوئے، نماز پڑھی، خوبصورت قراءت کی پھر کہا: اے اللہ! تو مومن ہے اور مومن کو پسند کرتا ہے۔ مہیمن ہے اور مہیمن کو پسند کرتا ہے۔ سلام ہے اور سلامتی کو پسند کرتا ہے۔ سچا ہے اور سچے کو پسند کرتا ہے۔

(٣٥٩٦٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : تَخْرُجُ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ وَهِيَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ ، قَالَ : فَيَصْعَدُ بِهَا الْمَلاَئِكَةُ الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَهَا فَتَلَقَّاهُمْ مَلاَئِكَةٌ دُونَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ : مَنْ هَذَا مَعَكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : فُلاَنٌ وَيَذْكُرُونَهُ بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ ، فَيَقُولُونَ : حَيَّاكُمَ اللَّهُ وَحَيَّا مَنْ مَعَكُمْ ، قَالَ : فَتُفْتَحُ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، قَالَ : فَيُشْرِقُ وَجْهُهُ فَيَأْتِي الرَّبَّ وَلِوَجْهِهِ بُرْهَانٌ مِثْلُ الشَّمْسِ ، قَالَ : وَأَمَّا الآخَرُ فَتَخْرُجُ نَفْسُهُ وَهِيَ أَنْتَنُ مِنَ الْجِيفَةِ ، فَيَصْعَدُ بِهَا الْمَلاَئِكَةُ الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَهَا فَتَلَقَّاهُمْ مَلاَئِكَةٌ دُونَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ : مَنْ هَذَا ؟ فَيَقُولُونَ : فُلاَنٌ ، وَيَذْكُرُونَهُ بِأَسْوَءِ عَمَلِهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : رُدُّوهُ فَمَا ظَلَمَهُ اللَّهُ شَيْئًا ، قَالَ : وَقَرَأَ أَبُو مُوسَى : ﴿وَلاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ .

(٣٥٩٦٣) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کی روح نکلتی ہے تو وہ مشک سے زیادہ خوشبو والی ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر جن فرشتوں نے اس روح کو نکالا ہوتا ہے وہ فرشتے اس کو لے کر اوپر جاتے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کو آسمان سے پہلے ہی اور فرشتے ملتے ہیں اور پوچھتے ہیں: یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ یہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ فلاں ہے اور فرشتے اس کا ذکر اس کے بہترین عمل کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ اس پر سوال کرنے والے فرشتے کہتے ہیں: خدا تعالیٰ تم پر بھی رحمت کرے اور جو تمہارے ساتھ ہے اس پر بھی رحمت کرے۔ راوی کہتے ہیں پھر اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر اس کا چہرہ روشن ہو جاتا ہے۔ پس وہ پروردگار کے پاس آتا ہے تو اس کے چہرے میں سورج کی مثل دلیل موجود ہوتی ہے۔ فرمایا: اور جو دوسرا ہے اس کی روح نکلتی ہے جبکہ وہ مردار سے زیادہ بدبودار ہوتی ہے۔ جو فرشتے اس کو نکالتے ہیں وہ اس کو لے کر اوپر جاتے ہیں تو آسمان سے پہلے کچھ فرشتے انہیں ملتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ کون ہے؟ فرشتے کہتے ہیں فلاں ہے۔ اور اس کے بدترین عمل کا ذکر کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اس پر وہ فرشتے کہتے ہیں: اس کو واپس کر دو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾

(٣٥٩٦٤) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عَامِرٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الَّذِي كَانَ يُدْعَى عَامِرَ بْنَ عَبْدِ قَيْسٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي عَهِدْتُك عَلَى أَمْرٍ وَبَلَغَنِي أَنَّك تَغَيَّرْت ، فَإِنْ كُنْت عَلَى مَا عَهِدْت فَاتَّقِ اللَّهَ وَدُمْ ، وَإِنْ كُنْت تَغَيَّرْت فَاتَّقِ اللَّهَ وَعُدْ .

(٣٥٩٦٤) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عامر کو خط لکھا عبداللہ بن قیس کی طرف سے عامر بن عبداللہ کی طرف ...... جس کو پہلے عبد قیس کہا جاتا تھا...... امابعد! پس میں نے تمہارے ساتھ ایک بات پر عہد کیا تھا اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم بدل گئے ہو۔ لہٰذا اگر تم میرے کیے ہوئے معاہدہ پر ہو تو خدا سے ڈرو اور مداومت رکھو۔ اور اگر تم بدل گئے ہو تو خدا سے ڈرو اور واپس آ جاؤ۔

(٣٥٩٦٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : الْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ

الْوَحْدَةِ وَالْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ ، أَلَا إِنَّ مَثَلَ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ الْعِطْرِ أَلَا يُحْذِكَ يَعْبَقُ بِكَ مِنْ رِيحِهِ ، أَلَا وَإِنَّ مَثَلَ جَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ الْكِيرِ إِلَّا يَحْرُقْك يَعْبَقُ بِكَ مِنْ رِيحِهِ ، أَلَا وَإِنَّمَا سُمِّيَ الْقَلْبُ مِنْ تَقَلُّبِهِ ، أَلَا وَإِنَّ مَثَلَ الْقَلْبِ مَثَلُ رِيشَةٍ مُتَعَلِّقَةٍ بِشَجَرَةٍ فِي فَضَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ فَالرِّيحُ تُقَلِّبُهَا ظَهْرًا وَبَطْنًا. (ابن المبارك ۳۵۸)

(۳۵۹۶۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اچھا ہم نشین، خلوت سے بہتر ہوتا ہے اور خلوت، برے ہم نشین سے بہتر ہے۔ خبردار! اچھے ہم نشین کی مثال عطر کی سی ہے اگر وہ تجھے نہ بھی دے تو بھی خوشبو لگ کر تم مہک جاؤ گے۔ اور خبردار! برے ہم نشین کی مثال بھٹی کی دھونی کی سی ہے اگر وہ تمہیں نہ جلائے تو اس کی بو تمہیں پہنچ جائے گی۔ خبردار! دل کو دل اس کے پلٹنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ خبردار! دل کی مثال زمین کے اوپر فضا میں درخت کے ساتھ لٹکے ہوئے پر کی سی ہے۔ کہ ہوا اس کو اوپر، نیچے کی جانب پلٹتی رہتی ہے۔

(۳۵۹۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى فِي منزله فَسَمِعَ النَّاسَ يَتَكَلَّمُونَ فَسَمِعَ فَصَاحَةً وَبَلَاغَةً ، قَالَ : فَقَالَ : يَا أَنَسُ ، هَلُمَّ فَلْنَذْكُرِ اللَّهَ سَاعَةً ، فَإِنَّ هَؤُلَاءِ يَكَادُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَفْرِيَ الْأَدِيمَ بِلِسَانِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَنَسُ ، مَا ثَبَّطَ النَّاسَ عَنِ الآخِرَةِ مَا ثَبَّطَهُمْ عنها ؟ قَالَ : قُلْتُ : الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتُ ، قَالَ : لَا ، وَلَكِنْ غُيِّبَتِ الآخِرَةُ وَعُجِّلَتِ الدُّنْيَا ، وَلَوْ عَايَنُوا مَا عَدَلُوا بَيْنَهُمَا ، وَلَا مَيَّلُوا.

(۳۵۹۶۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے گھر پر تھے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو باتیں کرتے سنا اور انہوں نے فصاحت و بلاغت کے ساتھ سنا۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے فرمایا: اے انس! آ ؤ، ہم کچھ دیر اللہ کا ذکر کر لیں۔ کیونکہ یہ تو ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک اپنی زبان سے چمڑے کو کاٹ دے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کس چیز نے لوگوں کو آخرت سے روکا ہے؟ کس چیز نے انہیں اس سے روکا ہے؟ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: دنیا اور خواہشات۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ آخرت آنکھوں سے غائب ہے اور دنیا حاضر ہے۔ اگر لوگ معائنہ کر لیں تو ان کے درمیان عدل نہ کریں اور نہ متردد ہوں۔

(۳۵۹۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ كَائِنٌ لَكُمْ أَجْرًا ، وَكَائِنٌ لَكُمْ ذِكْرًا ، وَكَائِنٌ عَلَيْكُمْ وِزْرًا ، فَاتَّبِعُوا الْقُرْآنَ ، وَلَا يَتْبَعْكُمْ ، فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعَ الْقُرْآنَ يَهْبِطُ بِهِ عَلَى رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، وَمَنْ يَتْبَعْهُ الْقُرْآنُ يَزُخُّ فِي قَفَاهُ فَيَقْذِفُهُ فِي جَهَنَّمَ.

(۳۵۹۶۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بیشک یہ قرآن تمہارے لیے اجر ہوگا اور تمہارے

لیے ذکر ہوگا۔ اور تمہارے اوپر بوجھ ہوگا۔ پس تم قرآن کی پیروی کرو اور قرآن کو اپنے پیچھے نہ لگاؤ۔ کیونکہ جو شخص قرآن کی پیروی کرے گا تو وہ اس کو جنت کے باغ میں اتار دے گا اور جس کے پیچھے قرآن لگ جائے گا وہ اس کو اس کی گدی سے پکڑ کر جہنم میں گرا دیتا ہے۔

(٣٥٩٦٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ إِبْلِيسُ بَعَثَ جُنُودَهُ فَيَقُولُ :لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى شَرِبَ ، قَالَ: أَنْتَ ، قَالَ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى زَنَى قَالَ :أَنْتَ ، قَالَ :لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى قَتَلَ ، قَالَ :أَنْتَ.

(۳۵۹۶۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ابلیس صبح کرتا ہے تو اپنے لشکر کو بھیجتا ہے۔ ایک کہتا ہے: میں مسلسل ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے شراب پی لی۔ شیطان کہتا ہے تو ٹھیک ہے۔ ایک دوسرا کہتا ہے۔ میں مسلسل ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کرلیا۔ ابلیس کہتا ہے: تو ٹھیک ہے۔ ایک کہتا ہے: میں مسلسل ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے قتل کرلیا۔ ابلیس کہتا ہے۔ تو ٹھیک ہے۔

(٣٥٩٦٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جَمَعَ أَبُو مُوسَى الْقُرَّاءَ ، فَقَالَ :لاَ يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ إِلاَّ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ ، قَالَ :فَدَخَلْنَا زُهَاءَ ثَلاَثِ مِئَةِ رَجُلٍ فَوَعَظَنَا ، وَقَالَ :أَنْتُمْ قُرَّاءُ هَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتُمْ ، فَلاَ يَطُولَنَّ عَلَيْكُمَ الأَمَدُ فَتَقْسُو قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۳۵۹۶۹) حضرت ابوالاسود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے قراء کو جمع کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں وہ آئے جس نے قرآن جمع کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں ہم تین صد کے قریب آدمی جمع ہوئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور کہا تم لوگ اس شہر کے قاری ہو۔ تم لوگ امیدیں لمبی نہ باندھو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے جس طرح اہل کتاب کے دل سخت ہو گئے تھے۔

(٣٥٩٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :بَعَثَنِي أَبِي إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَقَالَ :الْحَقْ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَائِلْهُمْ ، وَاعْلَمْ أَنِّي سَائِلُك ، فَلَقِيت ابْنَ سَلاَمٍ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ خَاشِعٌ.

(۳۵۹۷۰) حضرت ابوبردہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے مدینہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ملو اور ان سے سوال کرو۔ اور یاد رکھو میں تم سے پوچھوں گا۔ چنانچہ میں حضرت ابن سلام کو ملا وہ ایک عاجز آدمی تھے۔

(٣٤) كلام ابنِ الزّبيرِ رضى الله عنه

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٩٧١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ كَأَنَّهُ وَتِدٌ.

(۳۵۹۷۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو میخ کی طرح ہوتے۔

(٣٥٩٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : مَا رَأَيْت سَجْدَةً أَعْظَمَ مِنْ سَجْدَتِهِ ، يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ.

(۳۵۹۷۲) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ان...... ابن زبیر رضی اللہ عنہ ...... کے سجدے سے بڑا سجدہ نہیں دیکھا۔

(٣٥٩٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ قَالَ : مَا أُمِرَ بِهِ إِلا مِنْ أَخْلاَقِ النَّاسِ ، وَايْمُ اللهِ لآخُذَنَّ بِهِ فِيهِمْ مَا صَحِبْتُهُمْ.

(۳۵۹۷۳) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے اخلاق سے ہی حکم دیا گیا۔ اور خدا کی قسم! جب تک میں لوگوں میں رہوں گا میں بھی اسی پر عمل کروں گا۔

(٣٥٩٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ مُوَاصِلٌ لِخَمْسَ عَشْرَةَ.

(۳۵۹۷۴) حضرت ابونوفل بن ابوعقرب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو وہ پندرہ روز سے صوم وصال رکھ رہے تھے۔

(٣٥٩٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْزُبَانَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ خَطَبَهُمْ ، وَقَالَ : إِنَّكُمْ جِئْتُمْ مِنْ بُلْدَانٍ شَتَّى تَلْتَمِسُونَ أَمْرًا عَظِيمًا ، فَعَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الدَّعَةِ وَصِدْقِ النِّيَّةِ.

(۳۵۹۷۵) حضرت محمد بن عبیداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو خطبہ دیتے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم متفرق شہروں سے آئے ہو اور ایک بڑی چیز کے متلاشی ہو۔ لہٰذا تم پر حسن دعا اور صدق نیت لازم ہے۔

(٣٥٩٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ بُويِعَ : سَلاَمٌ عَلَيْك فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْك اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ لأَهْلِ طَاعَةِ اللهِ وَأَهْلِ الْخَيْرِ عَلاَمَةً يُعْرَفُونَ بِهَا ، وَتُعْرَفُ فِيهِمْ مِنَ الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَالْعَمَلِ بِطَاعَةِ اللهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الإِمَامَ مِثْلُ السُّوقِ يَأْتِيه مَا كان فِيهِ ، فَإِنْ كَانَ بَرًّا جَائَهُ أَهْلُ الْبِرِّ بِبِرِّهِمْ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا جَائَهُ أَهْلُ الْفُجُورِ بِفُجُورِهِمْ.

(۳۵۹۷۶) حضرت وہب بن کیسان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو ایک عراقی آدمی نے

آپ کو خط لکھا: "تم پر سلامتی ہو۔ میں تمہارے سامنے اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ امابعد! پس ا
کی اطاعت کرنے والوں اور اہل خیر کی ایک علامت ہوتی ہے جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ اور وہ چیزیں ان میں پہچانی ج
ہیں۔ امر بالمعروف، نہی عن المنکر، خدا کی فرمانبرداری والے عمل اور جان لو کہ امام کی مثال بازار کی سی ہے۔ اس میں جو ہوگا وہی
کے پاس آئے گا۔ اگر امام نیک ہوگا تو نیک لوگ اپنی نیکی کے ساتھ اُس کے پاس آئیں گے اور اگر امام فاجر ہو تو اہل فجور اس کے
پاس اپنے فجور کے ساتھ آئیں گے۔

(۳۵۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُتَيٍّ ، عَنْ أُبَيِّ بْ
كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ طَعَامَ ابْنِ آدَمَ ضُرِبَ مَثَلاً ، وَإِنَّ مَلَّحَهُ وَقَزَّحَهُ ، عَلِمَ إِلَى مَا يَصِيرُ.

(۳۵۹۷۷) حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن آدم کے کھانے کی مثال بیان کی گئی ہے کہ اگر اس میں خو
نمک مصالحے ڈالے جائیں گے تو جو انجام ہوگا وہ اس سے واقف ہے۔

(۳۵۹۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، أَنَّهُ أُتِ
بِطَعَامٍ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : قُتِلَ حَمْزَةُ وَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، وَقُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ
خَيْرٌ مِنِّي وَلَمْ يَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ ، وَقَدْ أَصَبْنَا مِنهَا مَا أَصَبْنَا ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : إِنِّي لأَخْشَى أَنْ نَكُونَ و
عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي الدُّنْيَا.

(۳۵۹۷۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن
فرمایا: حضرت حمزہ قتل کیے گئے لیکن ہمارے پاس ان کے کفن دینے کے لیے کچھ موجود نہیں تھا جبکہ وہ مجھ سے بہتر تھے اور مصعب
بن عمیر کو قتل کیا گیا وہ بھی مجھ سے بہتر تھے۔ لیکن ہمارے پاس ان کی تکفین کے لیے کچھ موجود نہ تھا۔ جبکہ ہمیں اس دنیا سے جو
ہے وہ تو ملا ہے پھر حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا: مجھے تو اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں ہماری پاکیزہ چیزیں ہمیں دنیا ہی میں تو پیش
نہیں دے دی گئیں۔

(۳۵۹۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْنٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ فِي بُسْتَانٍ بِمِصْرَ فِ
فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مَهْمُومٌ حَزِينٌ يَنْكُتُ فِي الأَرْضِ ، إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا صَاحِبُ مِسْحَاةٍ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَ
فَقَالَ : صَاحِبُ الْمِسْحَاةِ ، مَا لِي أَرَاكَ مَهْمُومًا حَزِينًا فَكَأَنَّهُ ازْدَرَاهُ ، فَقَالَ : لاَ شَيْءَ ، فَقَالَ : صَاحِبُ الْمِسْحَ
إِنْ يَكُنْ لِلدُّنْيَا فَالدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ ، وَإِنَّ الآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهِ مَلِ
قَادِرٌ ، يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ ، حَتَّى ذَكَرَ أَنَّ لَهَا مَفَاصِلَ مِثْلَ مَفَاصِلِ اللَّحْمِ ، مَنْ أَخْطَأَ مِنْهَا شَيْئًا أَخْ
الْحَقَّ ، فَلَمَّا سَمِعَ بِذَلِكَ ، قَالَ : اهْتِمَامِي بِمَا فِيهِ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : فَقَالَ : فَإِنَّ اللَّهَ سَيُنْجِيكَ بِشَفَقَتِ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَسَلْ ، مَنْ ذَا الَّذِي سَأَلَ اللَّهَ فَلَمْ يُعْطِهِ ، وَدَعَا اللَّهَ فَلَمْ يُجِبْهُ وَتَوَكَّلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَكْفِهِ وَوَ

بِهِ فَلَمْ يُنْجِهِ ، قَالَ : فَطَفِقْتُ أَقُولُ : اللَّهُمَّ سَلِّمْنِي وَسَلِّمْ مِنِّي ، قَالَ : فَتَجَلَّتْ وَلَمْ أُصِبْ مِنْهَا بِشَيْءٍ.

(۳۵۹۷۹) حضرت عون بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فتنہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ایک آدمی مصر میں ایک باغ میں فکر مند، غمگین بیٹھا ہوا زمین پر کرید رہا تھا کہ اس دوران اس نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو ایک بیلچے والے آدمی کو اپنے سامنے کھڑے پایا۔ بیلچے والے نے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں فکرمند اور غمگین پاتا ہوں؟ گویا کہ اس نے اس کو ہلکا سمجھتے ہوئے کہا: کوئی بات نہیں۔اس پر بیلچے والے نے کہا: اگر تو یہ دنیا کی خاطر ہے تو دنیا ایک حاضر سامان ہے جس سے نیک اور بد کھاتا ہے۔اور آخرت ایک سچا وقت ہے جس میں قدرت والا بادشاہ فیصلہ کرے گا۔حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ یہاں تک کہ اس نے ذکر کیا کہ اس کے گوشت کی طرح مفاصل ہیں۔جو ان میں سے کسی شے میں غلطی کرے گا وہ حق سے غلطی کر بیٹھے گا۔

جب اس آدمی نے یہ باتیں سنیں تو کہا میری فکرمندی مسلمانوں کے اندرونی مسئلہ میں ہے۔راوی کہتے ہیں اس پر اس آدمی نے کہا: عنقریب اللہ تعالیٰ تجھے مسلمانوں پر شفقت کی وجہ سے نجات دے گا اور تم سوال کرو۔وہ کون شخص ہے جس نے اللہ سے مانگا ہو پھر اس کو عطا نہ کیا گیا ہو؟ اس نے اللہ سے دعا کی ہو اور قبول نہ ہوئی ہو؟ خدا پر توکل کیا ہو اور خدا اس کو کافی نہ ہوا ہو؟ اور خدا پر بھروسہ کیا ہو اور خدا نے اس کو نجات نہ دی ہو؟ راوی کہتے ہیں۔چنانچہ میں نے کہنا شروع کیا۔اے اللہ! تو مجھے بھی سلامت رکھنا اور مجھ سے بھی سلامتی رکھنا۔ کہتے ہیں پس وہ فتنہ ختم ہو گیا اور مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

(۳۵۹۸۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ : لَقِيَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ ، فَقَالَ لِي : يَا سَلَمَةُ مَا بَقِيَ شَيْءٌ مِمَّا كُنْت أَعْرِفُ إِلاَّ هَذِهِ الصَّلاَةُ ، وَمَا مِنْ نَفْسٍ تَسُرُّنِي أَنْ تَفْدِيَنِي مِنَ الْمَوْتِ ، وَلاَ نَفْسُ ذُبَابٍ ، قَالَ : ثُمَّ بَكَى.

(۳۵۹۸۰) حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابو جحیفہ کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی تو اس نے مجھے کہا: اے سلمہ! میری پہچان والی چیزوں میں سے صرف یہ نماز ہی رہ گئی ہے۔مجھے کوئی نفس موت سے چھڑا کر خوش نہیں کرتا اور نہ مکھی کا نفس۔راوی کہتے ہیں پھر وہ رو پڑے۔

(۳۵۹۸۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ : جَالِسُوا الْكُبَرَاءَ وَخَالِطُوا الْحُكَمَاءَ وَسَائِلُوا الْعُلَمَاءَ.

(۳۵۹۸۱) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بڑوں کے ساتھ بیٹھو۔حکماء سے ملو اور علماء سے پوچھو۔

(۳۵۹۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : مَرُّوا بِجِنَازَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى أَبِي جُحَيْفَةَ ، فَقَالَ : اسْتَرَاحَ وَاسْتُرِيحَ مِنْهُ.

(۳۵۹۸۲) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگ ابو عبدالرحمن کا جنازہ لے کر حضرت ابو جحیفہ کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: راحت پا گیا اور اس سے بھی راحت پائی گئی۔

(۳۵۹۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ قَالَ :عَذَابُ الْقَبْرِ.

(۳۵۹۸۳) حضرت ابوسعید سے ﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں کہ یہ عذاب قبر ہے۔

(۳۵۹۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﴿لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ﴾ قَالَ :مَعَادُهُ آخِرَتُهُ :الْجَنَّةُ.

(۳۵۹۸۴) حضرت ابوسعید سے ﴿لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: معاد یعنی اس کی آخرت یعنی جنت۔

(۳۵۹۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ يَلْقَاهُ أَبُوهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَتَعَلَّقُ بِهِ ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ :قَدْ كُنْت آمُرُك وَأَنْهَاك فَعَصَيْتَنِي ، قَالَ :وَلَكِنَّ الْيَوْمَ لاَ أَعْصِيك ، قَالَ :فَيُقْبِلُ إِبْرَاهِيمُ إِلَى الْجَنَّةِ وَهُوَ مَعَهُ ، قَالَ :فَيُقَالَ لَهُ :يَا إِبْرَاهِيمُ ، دَعْهُ ، قَالَ :فَيَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي أَنْ لاَ يَخْذُلَنِي الْيَوْمَ ، قَالَ :فَيَأْتِي إِبْرَاهِيمَ آتٍ مِنْ رَبِّهِ مَلَك ، فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرْتَاعُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ وَيُكَلِّمُهُ وَيُشْغَلُ حَتَّى يَلْهُو عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :فَيَنْطَلِقُ الْمَلَكُ وَيَمْشِي إِبْرَاهِيمُ نَحْوَ الْجَنَّةِ ، قَالَ :فَيُنَادِيهِ أَبُوهُ :يَا إِبْرَاهِيمُ ، قَالَ :فَيَلْتَفِتُ إِلَيْهِ وَقَدْ غُيِّرَ خَلْقُهُ ، قَالَ :فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ :أُفٍّ أُفٍّ ، ثُمَّ يَسْتَقِيمُ وَيَدَعُهُ.

(۳۵۹۸۵) حضرت ابوسعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم کے والد کی حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوگی۔ وہ حضرت ابراہیم سے لپٹ جائیں گے تو حضرت ابراہیم ان سے کہیں گے۔ تحقیق میں نے آپ کو حکم دیا اور آپ کو منع کیا لیکن آپ نے میری نافرمانی کی۔ والد کہیں گے: لیکن آج تو میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابراہیم جنت کی طرف چل دیں گے اور وہ بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابراہیم کو کہا جائے گا۔ اے ابراہیم! اس کو چھوڑ دے۔ راوی کہتے ہیں وہ کہیں گے تحقیق اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ مجھے آج کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابراہیم کے پاس ان کے پروردگار کے پاس سے ایک فرشتہ آئے گا اور انہیں سلام کہے گا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کو دیکھ کر خوش ہوں گے اور اس سے کلام کریں گے۔ اور ایسے مصروف ہوں گے کہ اپنے والد سے غافل ہو جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں پھر فرشتہ چلنے لگے گا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ان کے ہمراہ جنت کی طرف چلیں گے۔ راوی کہتے ہیں اس پر ان کے والد ان کو آواز دیں گے۔ اے ابراہیم! راوی کہتے ہیں آپ اس کی طرف التفات کریں گے تو اس کی خلقت ہی بدل چکی ہوگی۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے۔ اُف، اُف۔ پھر آپ علیہ السلام سیدھے ہو جائیں گے اور اس کو چھوڑ دیں گے۔

(۳۵) کلام ربیعِ بنِ خثیمٍ رحمہ اللہ

حضرت ربیع بن خثیم کا کلام

(۳۵۹۸۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ أَبِی یَعْلَی ، قَالَ : کَانَ الرَّبِیعُ بْنُ خُثَیْمٍ إِذَا مَرَّ بِالْمَجْلِسِ یَقُولُ : قُولُوا خَیْرًا وَافْعَلُوا خَیْرًا وَدُومُوا عَلَی صَالِحَةٍ ، وَلاَ تَقْسُ قُلُوبُکُمْ ، وَلاَ یَتَطَاوَلْ عَلَیْکُمُ الأَمَدُ ، وَلاَ تَکُونُوا کَالَّذِینَ ، قَالُوا : سَمِعْنَا وَهُمْ لاَ یَسْمَعُونَ.

(۳۵۹۸۶) حضرت ابویعلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم جب کسی مجلس کے پاس سے گزرتے تھے تو کہتے تھے۔ خیر کی بات کہو خیر کا کام کرو۔ اچھے عمل پر مداومت رکھو۔ تمہارے دل سخت نہ ہو جائیں اور تمہاری مہلت زیادہ نہ ہو جائے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا ہم نے سنا حالانکہ انہوں نے نہیں سنا تھا۔

(۳۵۹۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ أَبِی یَعْلَی ، قَالَ : کَانَ الرَّبِیعُ إِذَا قِیلَ لَهُ : کَیْفَ أَصْبَحْتَ یَقُولُ : أَصْبَحْنَا ضُعَفَاءَ مُذْنِبِینَ نَأْکُلُ أَرْزَاقَنَا وَنَنْتَظِرُ آجَالَنَا.

(۳۵۹۸۷) حضرت ابویعلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ربیع سے کہا جاتا آپ نے صبح کس طرح کی؟ تو آپ فرماتے: ہم نے ضعف اور گناہگاری کی حالت میں صبح کی کہ ہم اپنے رزق کھا رہے ہیں اور اپنی موتوں کا انتظار کر رہے ہیں۔

(۳۵۹۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ أَبِی یَعْلَی ، عَنْ رَبِیعٍ ، قَالَ : مَا أُحِبُّ مُنَاشَدَةَ الْعَبْدِ رَبَّهُ یَقُولُ : رَبِّ قَضَیْتَ عَلَی نَفْسِکَ الرَّحْمَةَ ، قَضَیْتَ عَلَی نَفْسِکَ کَذَا ، یَسْتَبْطِءُ ، وَمَا رَأَیْتُ أَحَدًا یَقُولُ : رَبِّ قَدْ أَدَّیْتُ مَا عَلَیَّ فَأَدِّ مَا عَلَیْکَ.

(۳۵۹۸۸) حضرت ربیع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بندہ کی یہ دعا، اپنے رب سے کرنا پسند نہیں ہے کہ وہ کہے: اے اللہ! تو نے اپنے اوپر رحمت کا فیصلہ کر لیا ہے تو نے خود پر یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ (یہ کہہ کر) بندہ سستی کا مظاہرہ کرے۔ میں نے کسی کو یہ کہتے نہیں دیکھا کہ اے میرے پروردگار! جو مجھ پر لازم تھا وہ میں نے ادا کر دیا ہے۔ پس جو تجھ پر لازم ہے وہ تو ادا کر دے۔

(۳۵۹۸۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ أَبِی یَعْلَی ، عَنْ رَبِیعِ بْنِ خُثَیْمٍ ، قَالَ : مَا غَائِبٌ یَنْتَظِرُهُ الْمُؤْمِنُ خَیْرٌ مِنَ الْمَوْتِ.

(۳۵۹۸۹) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ موت سے زیادہ بہتر کوئی غائب چیز ایسی نہیں جس کا مومن کو انتظار ہو۔

(۳۵۹۹۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِیعِ بْنِ خُثَیْمٍ أَنَّهُ أَوْصَی عِنْدَ مَوْتِهِ ، فَقَالَ : هَذَا مَا أَقَرَّ بِهِ الرَّبِیعُ بْنُ خُثَیْمٍ عَلَی نَفْسِهِ وَأَشْهَدَ عَلَیْهِ وَکَفَی بِاللهِ شَهِیدًا ، وَجَازِیًا لِعِبَادِهِ الصَّالِحِینَ وَمُثِیبًا أَنِّی

رَضِيت بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ، وَرَضِيت لِنَفْسِي وَلِمَنْ أَطَاعَنِي أَنْ أَعْبُدَهُ فِي الْعَابِدِينَ ، وَأَنْ أَحْمَدَهُ فِي الْحَامِدِينَ ، وَأَنْ أَنْصَحَ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۹۹۰) حضرت ربیع بن خثیم کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنی موت کے وقت وصیت کی۔ فرمایا: یہ وہ باتیں ہیں جن کا ربیع بن خثیم اپنی ذات کے بارے میں اقرار کرتا ہے اور اس پر گواہی دیتا ہے اور گواہی کے لیے خدا ہی کافی ہے۔ اور اپنے نیک بندوں کو بدلہ دینے کے لیے کافی ہے اور ثواب دینے کے لیے کافی ہے۔ میں اللہ پر رب ہونے کے اعتبار سے راضی ہوں اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں اور اپنے نفس کے لیے اور اس کے لیے جو میری فرمانبرداری کرے اس بات پر راضی ہوں کہ میں عبادت کرنے والوں میں خدا کی عبادت کروں اور حمد کرنے والوں میں خدا کی حمد کروں اور میں مسلمانوں کی جماعت کی خیر خواہی کروں۔

(۳۵۹۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَا سَمِعْت الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ يَذْكُرُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلاَّ أَنِّي سَمِعْته يَقُولُ مَرَّةً :كَمْ لِلتَّيْمِ مَسْجِدًا.

(۳۵۹۹۱) حضرت ابوحیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بن خثیم کو دنیا کے معاملات میں سے کسی کا ذکر کرتے نہیں سنا۔ ہاں ایک مرتبہ میں نے انہیں کہتے سنا: یتیم کی کتنی ہی مسجدیں ہیں۔

(۳۵۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، قَالَ :قَالَ لِي الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ :يَا بَكْرُ ، اخْزُنْ عَلَيْك لِسَانَك إِلاَّ مِمَّا لَك ، وَلاَ عَلَيْك ، فَإِنِّي اتَّهَمْت النَّاسَ عَلَى دِينِي ، أَطِعَ اللَّهَ فِيمَا عَلِمْت ، وَمَا اسْتُؤْثِرَ بِهِ عَلَيْك فَكِلْهُ إِلَى عَالِمِهِ ، لأَنَّا عَلَيْكُمْ فِي الْعَمْدِ أَخْوَفُ مِنِّي عَلَيْكُمْ فِي الْخَطَأ، مَا خَيْرُكُمَ الْيَوْمَ بِخَيْرِهِ ، وَلَكِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ آخِرِ شَرٍّ مِنْهُ ، مَا تَتَّبِعُونَ الْخَيْرَ كُلَّ اتِّبَاعِهِ ، وَلاَ تَفِرُّونَ مِنَ الشَّرِّ حَقَّ فِرَارِهِ ، مَا كُلُّ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ أَدْرَكْتُمْ ، وَلاَ كُلَّ مَا تَقْرَؤُونَ تَدْرُونَ مَا هُوَ السَّرَائِرُ اللاَّتِي يُخْفِينَ عَلَى النَّاسِ وَهِيَ لِلَّهِ بَوَادٍ ، ابْتَغُوا دَوَائَهَا ، ثُمَّ يَقُولُ لِنَفْسِهِ :وَمَا دَوَاؤُهَا أَنْ تَتُوبَ ، ثُمَّ لاَ تَعُودَ.

(۳۵۹۹۲) حضرت بکر بن ماعز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم نے مجھے کہا: اے بکر! اپنی زبان کو اپنی حفاظت میں رکھ مگر وہ بات جو تیرے فائدہ میں ہو۔ تیرے خلاف نہ ہو۔ کیونکہ میں نے اپنے دین کے بارے میں لوگوں کو متہم پایا ہے۔ جو تمہیں معلوم ہے اس میں اللہ کی اطاعت کر اور جو چیز تمہارے علم میں نہ ہو تو اس کو اس کے جاننے والے کے سپرد کر دے۔ مجھے تمہارے اوپر جان بوجھ کر کیے جانے والے عمل کا، غلطی سے ہونے والے عمل کی بہ نسبت زیادہ خوف ہے۔ تم میں سے جو آج خیر پر ہے وہ بہتر نہیں ہے بلکہ وہ اپنے اپنے آخری شر سے بہتر ہیں، تم لوگ خیر کی مکمل اتباع نہیں کرتے اور تم شر سے کما حقہ فرار اختیار نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ اتارا ہے تم نے اس کو سارا نہیں پایا۔ اور جو کچھ تم پڑھتے ہو اس سارے کو تم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہے۔ وہ پوشیدہ باتیں جو لوگوں پر مخفی ہوتی ہیں وہ اللہ کے لیے تو ظاہر ہیں۔ تم اس کا علاج تلاش کرو۔ پھر آپ نے

اپنے آپ سے کہا: اس کا علاج کیا ہے؟ یہ کہ تم توبہ کرو اور پھر اس کی طرف عود نہ کرو۔

(٣٥٩٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُشَيْرٍ مَوْلَى الرَّبِيعِ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يُصَلِّي لَيْلَةً فَمَرَّ بِهَذِهِ الآيَةِ : ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ﴾ فَرَدَّدَهَا حَتَّى أَصْبَحَ.

(۳۵۹۹۳) حضرت ربیع کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ حضرت ربیع رات کو نماز پڑھ رہے تھے کہ اس آیت پر پہنچے ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ﴾ تو اس کو صبح تک دہراتے رہے۔

(٣٥٩٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يَأْتِي عَلْقَمَةَ وَكَانَ فِي مَسْجِدِهِ طَرِيقٌ ، وَإِلَى جَنْبِهِ نِسَاءٌ كُنَّ يَمْرُرْنَ فِي الْمَسْجِد ، فَلاَ يَقُولُ كَذَا وَلا كَذَا.

(۳۵۹۹۴) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع، حضرت علقمہ کے پاس آتے تھے اور ان کی مسجد میں راستہ تھا اور ان کے ہمراہ عورتیں بھی مسجد میں سے گزرتی تھیں لیکن وہ ایسی ویسی باتیں نہیں کرتے تھے۔

(٣٥٩٩٥) حَدَّثَنَا أبو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيع ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ﴿وَإِذًا لاَ تُمَتَّعُونَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ قَالَ : الْقَلِيلُ مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الأَجَلِ.

(۳۵۹۹۵) حضرت ربیع بن خثیم سے ﴿وَإِذًا لاَ تُمَتَّعُونَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: قلیل سے مراد وہ مہلت ہے جو ان کی موت اور ان کے درمیان ہے۔

(٣٥٩٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ﴿بَلَى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ﴾ قَالَ : مَاتُوا عَلَى كُفْرِهِمْ ، وَرُبَّمَا قَالَ : مَاتُوا عَلَى الْمَعْصِيَةِ.

(۳۵۹۹۶) حضرت ربیع بن خثیم سے ﴿بَلَى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں جو اپنے کفر پر مرے اور کبھی فرماتے جو لوگ معصیت کی حالت میں مرے۔

(٣٥٩٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْنِسُ الْحُشَّ بِنَفْسِهِ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : إنَّكَ تُكْفَى هَذَا ، قَالَ : إنِّي أُحِبُّ أَنْ آخُذَ بِنَصِيبِي مِنَ الْمِهْنَةِ.

(۳۵۹۹۷) حضرت ربیع بن خثیم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بذاتِ خود بیت الخلاء کو صاف کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں انہیں کہا گیا: آپ کو اس کی کفایت ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں بھی مشقت میں سے اپنا حصہ لوں۔

(٣٥٩٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : أَقِلُّوا الْكَلاَمُ إلاَّ بِتِسْعٍ : تَسْبِيحٍ وَتَهْلِيلٍ وَتَكْبِيرٍ وَتَحْمِيدٍ ، وَسُؤَالِكَ الْخَيْرَ ، وَتَعَوُّذِكَ مِنَ الشَّرِّ ، وَأَمْرِكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيِكَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَقِرَائَةِ الْقُرْآنِ.

(۳۵۹۹۸) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں نو باتوں کے علاوہ (باقی) باتیں کم کرو: تسبیح، تہلیل، تکبیر، تحمید اور تمہارا

خیر کا سوال کرنا اور تمہارا شر سے پناہ مانگنا، اور تمہارا امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا اور قرآن کی قراءت کرنا۔

(۳۵۹۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، أَنَّهُ قَالَ لأَهْلِهِ :اصْنَعُوا لِي خَبِيصًا ، فَصُنِعَ فَدَعَا رَجُلاً بِهِ خَبَلٌ فَجَعَلَ رَبِيعٌ يُلَقِّمُهُ وَلُعَابُهُ يَسِيلُ ، فَلَمَّا أَكَلَ وَخَرَجَ ، قَالَ لَهُ أَهْلُهُ :تَكَلَّفْنَا وَصَنَعْنَا ، ثُمَّ أَطْعَمْته رجلا ما يَدْرِي هَذَا مَا أَكَلَ ، قَالَ الرَّبِيعُ :لَكِنَّ اللَّهَ يَدْرِي.

(۳۵۹۹۹) حضرت ربیع کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم میرے لیے حلوہ بناؤ۔ چنانچہ حلوہ پکایا گیا پھر انہوں نے ایک پاگل آدمی کو بلایا اور حضرت ربیع نے اس کو لقمہ بنا کر دینا شروع کیا اور اس کا تھوک بہہ رہا تھا۔ پس جب اُس نے کھالیا اور چلا گیا تو گھر والوں نے حضرت ربیع سے کہا ہم نے تکلف کیا اور تیار کیا پھر آپ نے وہ ایسے آدمی کو کھلا دیا جس کو معلوم ہی نہیں کہ اس نے کیا کھایا ہے۔ حضرت ربیع نے فرمایا: لیکن اللہ کو تو معلوم ہے۔

(۳۶۰۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَا جَلَسَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ فِي مَجْلِسٍ مُنْذُ تَأَزَّرَ بِإِزَارٍ ، قَالَ :أَخَافُ أَنْ يُظْلَمَ رَجُلٌ فَلاَ أَنْصُرُهُ ، أَوْ يَفْتَرِيَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فَأُكَلَّفُ عَلَيْهِ الشَّهَادَةَ، وَلاَ أَغُضَّ الْبَصَرَ ، وَلاَ أَهْدِيَ السَّبِيلَ ، أَوْ تَقَعَ الْحَامِلُ فَلاَ أَحْمِلُ عَلَيْهَا.

(۳۶۰۰۰) حضرت شعبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم نے جب سے ہوش سنبھالا ہے کسی مجلس میں نہیں بیٹھے۔ کہتے ہیں مجھے خوف ہے کہ کسی آدمی پر ظلم کیا جائے اور میں اس کی مدد نہ کروں، یا کوئی آدمی کسی آدمی پر جھوٹ باندھے اور مجھے اس پر گواہی کا مکلّف بنایا جائے اور میں نگاہ نیچی نہ کرسکوں اور نہ راہ دکھاسکوں۔

(۳۶۰۰۱) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :انْطَلَقْت أَنَا وَأَخِي إِلَى الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ :مَا جَاءَ بِكُمْ ، قَالُوا :جِئْنَا لِتَذْكُرَ اللَّهَ فَنَذْكُرَهُ مَعَك ، وَتَحْمَدَ اللَّهَ فَنَحْمَدَهُ مَعَك ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ تَقُولاَ :جِئْنَا لِتَشْرَبَ فَنَشْرَبَ مَعَك ، وَلاَ جِئْنَا لِتَزْنِيَ فَنَزْنِيَ مَعَك.

(۳۶۰۰۱) حضرت ابووائل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے بھائی حضرت ربیع بن خثیم کے پاس گئے تو وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: تمہیں کیا مقصد لایا ہے؟ ہم نے جواب دیا۔ ہم آئے ہیں تاکہ آپ اللہ کا ذکر کریں تو ہم بھی آپ کے ہمراہ اللہ کا ذکر کریں اور آپ اللہ کی تعریف کریں اور ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ کی تعریف کریں۔ اس پر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور کہا۔ تمام تعریف اس اللہ کی ہے تم سے یہ نہیں کہلوایا۔ ہم تیرے پاس آئے ہیں کہ تو شراب پئے تاکہ ہم بھی تیرے ساتھ پئیں اور نہ ہم تیرے پاس آئے ہیں کہ تم زنا کرو تاکہ ہم تیرے ساتھ زنا کریں۔

(۳۶۰۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الرَّبِيعَ يَقُولُ :عَجَبًا لِمَلَكِ الْمَوْتِ وَإِتْيَانِهِ ثَلاَثَةً :مَلِكٌ مُمْتَنِعٌ فِي حُصُونِهِ فَيَأْتِيهِ فَيَنْزِعُ نَفْسَهُ وَيَدَعُ مُلْكَهُ خَلْفَهُ ، وَطَبِيبٌ نِحْرِيرٌ يُدَاوِي

النَّاسَ فَيَأْتِيه فَيَنْزِعُ نَفْسَهُ. (ابو نعیم ۱۱۵)

(۳۶۰۰۲) حضرت ربیع فرماتے ہیں ملک الموت اور اس کا تین آدمیوں کے پاس آنا قابل تعجب ہے۔ (ایک) اپنے قلعوں میں بند بادشاہ کہ فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اس کی روح نکالتا ہے اور اس کے ملک کو اس کے پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ اور ماہر طبیب جو لوگوں کا علاج کرتا ہے۔ اس کے پاس فرشتہ آتا ہے اور اس کی روح نکال لیتا ہے۔

(٣٦٠٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، أَنَّهُ سُرِقَتْ لَهُ فَرَسٌ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يُصَلِّي قِيمَتُهُ ثَلاَثُونَ أَلْفًا فَلَمْ يَنْصَرِفْ ، فَأَصْبَحَ فَحَمَلَ عَلَى مَهْرِهَا ، ثُمَّ أَصْبَحَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ سَرَقَنِي وَلَمْ أَكُنْ لأَسْرِقُهُ ، قَالَ : وَكَانَ رَبِيعٌ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَإِذَا سَمِعَ وَقْعًا خَافَتَ.

(۳۶۰۰۳) حضرت ربیع بن خثیم کے بارے میں روایت ہے کہ ان کا ایک تیس ہزار کی قیمت کا گھوڑا رات نماز پڑھتے ہوئے چوری ہوا لیکن انہوں نے نماز نہ چھوڑی۔ جب صبح ہوئی تو ربیع نے اس کے بچے پر سواری شروع کر دی پھر جب صبح ہوئی تو انہوں نے کہا: اے اللہ! اس نے میری چوری کر لی حالانکہ میں نے اس کی چوری نہیں کی تھی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ربیع قراءت بلند آواز سے کیا کرتے تھے۔ جب آپ نے قدموں کی چاپ سنی تو آہستہ قراءت کر لی۔

(٣٦٠٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ لِلرَّبِيعِ : أَلاَ نَدْعُو لَكَ طَبِيبًا ، فَقَالَ : أَنْظِرُونِي ، ثُمَّ تَفَكَّرَ ، فَقَالَ : ﴿وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا﴾ فَذَكَرَ مِنْ حِرْصِهِمْ عَلَى الدُّنْيَا وَرَغْبَتِهِمْ فِيهَا ، قَالَ : فَقَدْ كَانَتْ مرضى وكان منهم أَطِبَّاءُ ، فَلاَ الْمُدَاوِي بَقِيَ ، وَلاَ الْمُدَاوَى ، هَلَكَ النَّاعِتِ وَالْمَنْعُوتُ لَهُ ، وَاللهِ لاَ تَدْعُونَ لِي طَبِيبًا.

(۳۶۰۰۴) حضرت عبد الملک بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع سے کہا گیا ہم آپ کے لیے حکیم کو نہ بلائیں؟ آپ نے فرمایا: تم مجھے مہلت دے دو۔ پھر آپ نے فکر فرمایا تو کہا: ﴿وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا﴾ پھر آپ نے ان لوگوں کی دنیوی زندگی پر حرص اور اس زندگی کی رغبت ذکر فرمائی۔ فرمایا: یہ لوگ بیمار ہوئے اور کچھ ان میں حکیم تھے لیکن دوائی کھانے والا بھی باقی نہ رہا اور دوائی کھلانے والا بھی باقی نہ رہا۔ صفت کرنے والا اور صفت کیا ہوا دونوں ہلاکت کا شکار ہوئے۔ بخدا! تم لوگ میرے لیے حکیم کو نہ بلاؤ۔

(٣٦٠٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فَدَعَا بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ ، وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الأَمْرُ كُلُّهُ ، وَأَنْتَ إِلَهُ الْخَلْقِ كُلِّهِ ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ ، نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ.

(۳۶۰۰۵) حضرت شعبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ربیع بن خثیم کے پاس گئے تو انہوں نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! ساری حمد تیرے لیے ہے اور سارے امور تیری طرف لوٹتے ہیں اور ہر قسم کی حمد کے معبود آپ ہی ہیں۔ ساری بھلائیاں آپ کے قبضہ میں ہیں۔ ہم ہر خیر کا آپ ہی سے سوال کرتے ہیں اور ہم ہر شر سے آپ ہی کی پناہ مانگتے ہیں۔

(٣٦٠٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ ، قَالَتْ :لَمَّا حُضِرَ الرَّبِيعُ بَكَتِ ابْنَتُهُ ، فَقَالَ :يَا بُنَيَّةُ، لِمَ تَبْكِينَ ؟ قُولِي يا بشرى :لَقِيَ أَبِي الْخَيْرَ.

(۳۶۰۰۶) حضرت سریۃ الربیع سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب حضرت ربیع کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کی بیٹی رو پڑی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے بیٹی! تم کیوں روتی ہو؟ تم کہو۔ اے خوشخبری! میرا والد خیر سے مل رہا ہے۔

(٣٦٠٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ : حدَّثَنِي مَنْ صَحِبَ رَبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ عِشْرِينَ سَنَةً مَا سَمِعَ منه كَلِمَةً تُعَابُ.

(۳۶۰۰۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بیان کیا جو بیس سال تک ربیع بن خثیم کے ساتھ رہا تھا کہ اس نے آپ سے کوئی قابل عتاب کلمہ نہیں سنا۔

(٣٦٠٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَأَمَّا إنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ﴾ قَالَ :مَذْخُورَةٌ له ﴿وَأَمَّا إنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ﴾ قَالَ :عِنْدَهُ ﴿وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ﴾ قَالَ :مَذْخُورَةٌ لَهُ.

(۳۶۰۰۸) حضرت ربیع بن خثیم سے ارشاد خداوندی ﴿فَأَمَّا إنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ﴾ فرمایا: یہ ان کے لیے ذخیرہ شدہ ہیں۔ ﴿وَأَمَّا إنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ﴾ فرمایا: اس کے پاس ہے ﴿وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ﴾ فرمایا: اس کے لیے ذخیرہ شدہ ہے۔

(٣٦٠٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نُسَيْرٍ أَبِي طُعْمَةَ قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ إذَا جَائَهُ سَائِلٌ ، قَالَ : أَطْعِمُوا هَذَا السَّائِلَ سُكَّرًا ، فَإِنَّ الرَّبِيعَ يُحِبُّ السُّكَّرَ.

(۳۶۰۰۹) حضرت نسیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع کے پاس جب کوئی سائل آتا تو آپ رحمہ اللہ کہتے۔ اس سائل کو شکر کھلاؤ۔ کیونکہ حضرت ربیع کو شکر پسند تھی۔

(٣٦٠١٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فى قَوْلِهِ : ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ قَالَ :الْجَهْلُ.

(۳۶۰۱۰) حضرت ربیع بن خثیم سے ارشاد خداوندی ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ کے بارے میں روایت ہے فرمایا: جہل نے۔

(٣٦) كلام مسروقٍ رحمه الله

حضرت مسروق رحمہ اللہ کا کلام

(٣٦٠١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَا مِنْ شَيْءٍ خَيْرٌ

لِلْمُؤْمِنِ مِنْ لَحْدٍ قَدِ اسْتَرَاحَ مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا وَأَمِنَ مِنْ عَذَابِ اللهِ. (ابو نعيم ٩٧)

(۳۶۰۱۱) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کے لیے اس لحد سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے جس میں وہ دنیا کے ہموم سے راحت پالے اور عذاب الٰہی سے امن میں ہو۔

(٣٦.١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَجَّ مَسْرُوقٌ فَمَا نَامَ إِلاَّ سَاجِدًا.

(۳۶۰۱۲) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق نے حج ادا کیا وہ صرف سجدے میں ہی سوتے تھے۔

(٣٦.١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ آسَى عَلَيْهِ إِلاَّ السُّجُودُ لِلَّهِ.

(۳۶۰۱۳) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں دنیا میں کوئی چیز سکون دہ نہیں ہے سوائے خدا کے لیے سجدوں کے۔

(٣٦.١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ مُرَّةَ ، قَالَ :مَا وَلَدَتْ هَمْدَانِيَّةٌ مِثْلَ مَسْرُوقٍ.

(۳۶۰۱۴) حضرت مرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی ہمدانی عورت نے حضرت مسروق کے مثل بچہ نہیں جنا۔

(٣٦.١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَا خَطَا عَبْدٌ خَطْوَةً قَطُّ إِلاَّ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ ، أَوْ سَيِّئَةٌ.

(۳۶۰۱۵) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ جب بھی کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اس کے لیے نیکی لکھی جاتی ہے یا برائی۔

(٣٦.١٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :مَا مِنْ نَفَقَةٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ قَوْلٍ.

(۳۶۰۱۶) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاں گفتگو سے بڑھ کر کوئی خرچ نہیں ہے۔

(٣٦.١٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : إِنَّ الْمَرْءَ لَحَقِيقٌ أَنْ تَكُونَ لَهُ مَجَالِسُ يَخْلُو فِيهَا يَذْكُرُ فِيهَا ذُنُوبَهُ فَيَسْتَغْفِرُ مِنْهَا.

(۳۶۰۱۷) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ اس بات کا حق دار ہے کہ اس کے لیے چند مجلسیں ایسی ہوں جن میں وہ خلوت میں ہو اور ان میں اپنے گناہوں کو یاد کرے پھر ان پر استغفار کرے۔

(٣٦.١٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، شَكَّ الأَعْمَشُ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : إِنَّ أَحْسَنَ مَا أَكُونُ ظَنًّا حِينَ يَقُولُ الْخَادِمُ :لَيْسَ فِي الْبَيْتِ قَفِيزٌ مِنْ قَمْحٍ ، وَلاَ دِرْهَمٌ.

(۳۶۰۱۸) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت سب سے اچھے خیال میں ہوتا ہوں جب خادم کہتا ہے۔ گھر میں نہ گندم کا قفیز ہے اور نہ ہی درہم۔

(٣٦.١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :أَقْرَبُ مَا يَكُونُ

الْعَبْدُ إِلَى اللهِ وَهُوَ سَاجِدٌ.

(۳۶۰۱۹) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قریب حالت سجدہ میں ہوتا ہے۔

(٣٦٠٢٠) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : قَالَ مَسْرُوقٌ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ عِلْمَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ وَعِلْمَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ فَلْيَقْرَأْ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ.

(۳۶۰۲۰) حضرت مسروق فرماتے ہیں جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ اُسے اولین اور آخرین کا علم ہو اور دنیا و آخرت کا علم ہو تو اس کو سورۃ واقعہ پڑھنی چاہیے۔

(٣٦٠٢١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَجْلِسُ إِلَى مَسْرُوقٍ يَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلاَ يُسَمِّي اسْمَهُ ، قَالَ : فَشَيَّعَهُ ، قَالَ : فَكَانَ فِي آخِرِ مَنْ وَدَّعَهُ ، فَقَالَ : إِنَّك قَرِيعُ الْقُرَّاءِ وَسَيِّدُهُمْ ، وَإِنَّ زَيْنَك لَهُمْ زَيْنٌ ، وَشَيْنَك لَهُمْ شَيْنٌ ، فَلاَ تُحَدِّثَنَّ نَفْسَك بِفَقْرٍ ، وَلاَ طُولِ عُمُرٍ.

(۳۶۰۲۱) حضرت عامر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت مسروق کے پاس بیٹھتا تھا راوی اس کو شکل سے جانتا تھا لیکن نام سے واقف نہیں تھا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ آپ کی مشایعت میں نکلا۔ راوی کہتے ہیں وہ آپ کو الوداع کہنے والوں میں آخری تھا۔ تو اس نے کہا آپ سب قاریوں میں سے بڑے اور ان کے سردار ہیں۔ اور آپ کی زینت میں ان کی زینت ہے اور آپ کی بدصورتی، ان کی بدصورتی ہے۔ پس آپ اپنے نفس سے فقر اور لمبی عمر کی باتیں نہ کیا کریں۔

(٣٦٠٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ مِنَ السِّلْسِلَةِ أَتَاهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ ، وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنَ التُّجَّارِ ، فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَيَقُولُونَ : جَزَاك اللَّهُ خَيْرًا مَا كَانَ أَعَفَّك عَنْ أَمْوَالِنَا ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لاَقِيهِ كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾.

(۳۶۰۲۲) حضرت مسروق کے بارے میں روایت ہے کہ جب وہ مقام سلسلہ سے واپس آئے تو اہل کوفہ ان کے پاس آئے اور ان کے پاس تاجر لوگ آئے اور آپ کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ دے۔ آپ ہمارے مالوں سے کس قدر مستغنی تھے۔ اس پر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لاَقِيهِ كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ کیا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا اور وہ اسے حاصل کرے گا اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیا کی زندگی میں فائدے کی چیزیں دے دی ہیں۔

(٣٦٠٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْجَهْلِ أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ وَبِحَسْبِهِ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَخْشَى اللَّهَ.

(۳۶۰۲۳) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی کی جہالت کے لیے یہ بات ہی کافی ہے کہ آدمی اپنے علم پر عجب کرنے لگے اور آدمی کے علم کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے۔

(٣٦٠٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ بِالْبَادِيَةِ لَهُ كَلْبٌ وَحِمَارٌ وَدِيكٌ ، قَالَ : فَالدِّيكُ يُوقِظُهُمْ لِلصَّلاَةِ ، وَالْحِمَارُ يَنْقُلُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، وَيَنْتَفِعُونَ بِهِ وَيَحْمِلُونَ لَهُمْ خِبَائَهُمْ، وَالْكَلْبُ يَحْرُسُهُمْ ، فَجَاءَ ثَعْلَبٌ فَأَخَذَ الدِّيكَ فَحَزِنُوا لِذَهَابِ الدِّيكِ ، وَكَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا ، فَقَالَ : عَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، قَالَ : فَمَكَثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ ذِئْبٌ فَشَقَّ بَطْنَ الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَحَزِنُوا لِذَهَابِ الْحِمَارِ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ الصَّالِحُ : عَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، ثُمَّ مَكَثُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ أُصِيبَ الْكَلْبُ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ الصَّالِحُ : عَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا نَظَرُوا فَإِذَا هُوَ قَدْ سُبِيَ مَنْ حَوْلَهُمْ وَبَقُوا هُمْ ، قَالَ : فَإِنَّمَا أُخِذُوا أُولَئِكَ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِنَ الصَّوْتِ وَالْجَلَبَةِ ، وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ أُولَئِكَ شَيْءٌ يَجْلُبُ ، قَدْ ذَهَبَ كَلْبُهُمْ وَحِمَارُهُمْ وَدِيكُهُمْ.

(۳۶۰۲۴) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جنگل میں ایک آدمی رہتا تھا جس کے پاس ایک کتا، ایک گدھا اور ایک مرغا تھا۔ فرماتے ہیں: مرغا ان کو نماز کے لیے اٹھاتا تھا اور گدھے پر وہ پانی ادھر ادھر لے جاتے تھے اور اس سے منتفع ہوتے اور وہ ان کے لیے ان کے خیمہ کو اٹھاتا تھا۔ اور کتا ان کی حفاظت کرتا تھا۔ پھر ایک لومڑی آئی اور اس نے مرغا پکڑا۔ ان لوگوں کو مرغ کے چلے جانے کا غم ہوا لیکن وہ آدمی نیک تھا تو اس نے کہا ہوسکتا ہے کہ اس میں خیر ہو۔ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ جتنی دیر اللہ نے چاہا اسی طرح رہے پھر بھیڑیا آیا تو اس نے گدھے کا پیٹ پھاڑ کر اس کو قتل کر دیا۔ چنانچہ وہ لوگ گدھے کے جانے پر بھی غمگین ہوئے لیکن نیک آدمی نے کہا ہوسکتا ہے اسی میں خیر ہو۔ پھر کتا بھی مر گیا۔ تو اس مرد صالح نے کہا ہوسکتا ہے یہی بہتر ہو۔ پھر جب ان لوگوں نے صبح کی تو دیکھا کہ ان کے ارد گرد کے لوگ تو قید کر لیے گئے ہیں اور یہ بچ گئے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ لوگ اس لیے پکڑے گئے تھے کہ ان کے پاس آوازیں اور چیخ و پکار تھی۔ جبکہ ان لوگوں کے پاس کوئی شور مچانے والی چیز نہ تھی۔ ان کا کتا، گدھا اور مرغ تو مر گئے تھے۔

(٣٦٠٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَجُلٌ صَالِحٌ بِصُرَّةٍ مِنْ دَرَاهِمَ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهَا ، فَلَقِيَ رَجُلاً كَثِيرَ الْمَالِ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ، قَالَ : أَلاَ تَعْجَبُونَ لِفُلاَنٍ وَكَثْرَةِ مَالِهِ ، جَائَهُ رَجُلٌ بِصُرَّةِ دَرَاهِمَ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَشَقَّ عَلَيْهِ ، وَقَالَ : مَا أَرَاهُ تُقُبِّلَ مِنِّي حِينَ أَعْطَيْتُهَا هَذَا الرَّجُلَ الْغَنِيَّ.

٢- قَالَ : وَخَرَجَ لَيْلَةً أُخْرَى بِصُرَّةٍ فَأَعْطَاهَا امْرَأَةً بَغِيًّا ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا ، قَالُوا : أَلاَ تَعْجَبُونَ إِلَى فُلاَنَةَ جَائَهَا فُلاَنٌ بِصُرَّةٍ فَأَعْطَاهَا وَهِيَ لاَ تَمْنَعُ رِجْلَهَا مِنْ أَحَدٍ ، فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَشَقَّ عَلَيْهِ ، وَقَالَ : مَا أُرَاهُ يُقْبَلُ مِنِّي.

٣- قَالَ : فَأُتِيَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ تُقُبِّلَ مِنْكَ مَا أَعْطَيْتَ هَذَا الْغَنِيَ ، فَإِنَّا أَرَدْنَا أَنْ نُرِيَهُ ، أَنَّ فِي النَّاسِ مَنْ يَتَصَدَّقُ ، فَيَرْغَبُ فِي ذَلِكَ ، وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهَا إِنَّمَا تَبْغِي مِنَ الْحَاجَةِ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نُعِفَّهَا.

(۳۶۰۲۵) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرد صالح رات کے اندھیرے میں درہموں کی تھیلی لے کر نکلا۔ وہ اس کو صدقہ کرنا چاہتا تھا کہ اس کو ایک کثیر المال شخص ملا اس آدمی نے یہ دراہم کی تھیلی اس کو دے دی۔ جب صبح ہوئی تو شور ہوا۔ فلاں آدمی اور اس کے مال پر تم لوگ تعجب نہیں کرتے۔ اس کے پاس کوئی آدمی درہموں کی تھیلی لے کر آیا اور وہ اس کو دے گیا۔ یہ بات اس دینے والے کو پہنچی تو اس پر بہت شاق گزرا اس نے کہا میرا خیال نہیں ہے کہ جب میں نے تھیلی اس مالدار کو دے دی ہے تو میری طرف سے یہ قبول ہوا ہوگا۔

۲۔ راوی کہتے ہیں یہ آدمی ایک رات پھر تھیلی لے کر نکلا اور اس نے یہ تھیلی ایک زانیہ عورت کو دے دی۔ لوگوں نے جب صبح کی تو کہنے لگے۔ فلانی عورت پر تمہیں تعجب نہیں ہے۔ اس کے پاس فلاں آیا اور اس کو تھیلی دے گیا حالانکہ یہ عورت تو کسی کو اپنے پاس آنے سے نہیں روکتی۔ اس آدمی کو یہ بات پہنچی تو اس کو بہت شاق گزرا اس نے کہا: میرا خیال نہیں ہے کہ یہ صدقہ میری طرف سے قبول ہوا ہوگا۔

۳۔ راوی کہتے ہیں پھر اس آدمی کو خواب آیا اور اس کو کہا گیا تم نے غنی کو جو صدقہ دیا وہ بھی تم سے قبول ہو گیا ہے کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم اس کو یہ بات دکھائیں کہ صدقہ کرنے والے لوگ بھی ہیں تا کہ اس کو بھی اس کا شوق ہو اور جو عورت تھی وہ صرف ضرورت کی وجہ سے زنا کرتی تھی۔ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم اس کو عفیفہ بنائیں۔

(٣٦٠٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ مَسْرُوقٌ يُصَلِّي حَتَّى تَجْلِسَ امْرَأَتُهُ خَلْفَهُ تَبْكِي.

(۳۶۰۲۶) حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق اس حد تک نماز پڑھتے کہ ان کی بیوی ان کے پیچھے بیٹھ کر رونے لگتی۔

(٣٦٠٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَيْرَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : وَدَّ أَهْلُ الْبَلاَءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ تُقْرَضُ بِالْمَقَارِيضِ.

(۳۶۰۲۷) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مصیبتوں والے لوگ قیامت کے دن اس بات کو پسند کریں گے کہ ان کو قینچیوں سے کاٹا جاتا۔

(٣٧) كلام مرّة رحمه الله

حضرت مرہ کا کلام

(٣٦٠٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَتَيْنَا مُرَّةَ نَسْأَلُ عَنْهُ فَقَالُوا : مُرَّةُ الطَّيِّبُ ، فَإِذَا هُوَ فِي عِلِّيَّةٍ لَهُ قَدْ تَعَبَّدَ فِيهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.

(۳۶۰۲۸) حضرت حصین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت مرہ کے پاس آئے۔ ہم نے ان کے بارے میں پوچھا: لوگوں نے کہا مرۃ الطیب؟ تو وہ اپنے بالا خانہ میں تھے جس میں انہوں نے بارہ سال عبادت کی تھی۔

(٣٦.٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ : كَانَ مُرَّةُ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ مِئَتَيْ رَكْعَةٍ.

(۳۶۰۲۹) حضرت ہیثم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مرہ ہر روز دوسو رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(٣٦.٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُرَّةُ : عَمَّا بَقِيَ مِنْ صَلاَتِكَ ، قَالَ : الشَّطْرُ خَمْسُونَ وَمِائَتَا رَكْعَةٍ.

(۳۶۰۳۰) حضرت مالک بن مغول سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مرہ سے پوچھا گیا آپ کی کتنی نماز باقی ہے؟ انہوں نے فرمایا: آدھی یعنی دوسو پچاس رکعات۔

(٣٦.٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ ﴿وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ﴾ قَالَ : مُتَخَرِّقَةٌ لاَ تَعِي شَيْئًا.

(۳۶۰۳۱) حضرت مرہ سے ﴿وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: پھٹے ہوں گے کسی شے کی حفاظت نہیں کریں گے۔

(٣٨) كلام الأسودِ رحمه الله

حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

(٣٦.٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: مَا كَانَ إِلاَّ رَاهِبًا مِنَ الرُّهْبَانِ.

(۳۶۰۳۲) حضرت عمارہ، حضرت اسود کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ راہبوں میں سے ایک راہب تھے۔

(٣٦.٣٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الأَسْوَدِ ، فَقَالَ : كَانَ صَوَّامًا حَجَّاجًا قَوَّامًا.

(۳۶۰۳۳) حضرت شعبی سے روایت ہے کہتے ہیں (ان سے) حضرت اسود کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ خوب روزہ رکھنے والے، خوب حج کرنے والے اور خوب قیام کرنے والے تھے۔

(٣٦.٣٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَسَنٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الأَسْوَدُ لَيَصُومُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْحَرِّ الَّذِي يُرَى أَنَّ الْجَمَلَ الْجَلْدَ الأَحْمَرَ يُرَنَّحُ فِيهِ مِنَ الْحَرِّ.

(۳۶۰۳۴) حضرت منصور کے بعض شاگردوں سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ شدید گرمی کے دن بھی روزہ رکھتے تھے۔ وہ دن جس کے بارے میں خیال ہوتا تھا کہ سرخ چمڑے والا اونٹ بھی گرمی کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے۔

(٣٦.٣٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ ، أَنَّ عَلْقَمَةَ

كَانَ يَقُولُ لِلأَسْوَدِ :لِمَ تُعَذِّبُ هَذَا الْجَسَدَ فَيَقُولُ :إِنَّمَا أُرِيدُ لَهُ الرَّاحَةَ.

(۳۶۰۳۵) حضرت علی بن مدرک بیان کرتے ہیں کہ حضرت علقمہ، حضرت اسود کو کہا کرتے تھے۔ آپ اس جسم کو کیوں عذاب دیتے ہیں؟ اسود کہتے تھے میں اس کی راحت چاہتا ہوں۔

(۳٦.۳٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ قَدْ ذَهَبَتْ إِحْدَى عَيْنَيْهِ مِنَ الصَّوْمِ.

(۳۶۰۳۶) حضرت حنش بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود بن یزید کو دیکھا کہ اُن کی ایک آنکھ روزے کی وجہ سے ضائع ہوگئی تھی۔

(۳٦.۳۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ رِيَاحٍ النَّخَعِيِّ ، قَالَ :كَانَ الأَسْوَدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ مِنَ الْعَطَشِ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ.

(۳۶۰۳۷) حضرت ریاح نخعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت اسود، سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ غیر رمضان میں سخت گرمی کے دن پیاس کی وجہ سے ان کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔

(۳۷) كلام علقمة رحمه الله

حضرت علقمہ کا کلام

(۳٦.۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لأَصْحَابِهِ :اذْهَبُوا بِنَا نَزْدَدْ إِيمَانًا.

(۳۶۰۳۸) حضرت علقمہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے کہتے تھے۔ ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم اپنا ایمان زیادہ کریں۔

(۳٦.۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سُئِلَ الشَّعْبِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كَانَ مَعَ الْبَطِيءِ وَيُدْرِكُ السَّرِيعَ.

(۳۶۰۳۹) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت شعبی سے علقمہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ سست کے ساتھ تھے لیکن تیز رفتار کو پکڑ لیتے تھے۔

(۳٦.٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ مُرَّةَ، قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ مِنَ الرَّبَّانِيِّينَ.

(۳۶۰۴۰) حضرت مرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ اللہ والوں میں سے تھے۔

(۳٦.٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :قَرَأَ عَلْقَمَةُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ.

(۳۶۰۴۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ایک رات میں قرآن پڑھا۔

(٣٦٠٤٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَن عَلْقَمَةَ ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ قَالَ شَرِيكٌ : هَذَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ جَرِيرٌ :هَذَا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ.

(۳۶۰۴۲) حضرت علقمہ سے ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ حضرت شریک فرماتے ہیں یہ قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہوگا۔ حضرت جریر کہتے ہیں کہ قیامت کو ہوگا۔

(٣٦٠٤٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ إِذَا رَأَى مِنْ أَصْحَابِهِ هَشَاشًا ، أَوَ قَالَ : انْبِسَاطًا ذَكَّرَهُمْ بين الأَيَّامِ كَذَلِكَ.

(۳۶۰۴۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ جب اپنے ساتھیوں کو خوش اور ہشاش دیکھتے تو انہیں اسی طرح کے ایام یاد دلاتے۔

(٣٦٠٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، فَقَالَ :انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ سَمْتًا وَهَدْيًا بِعَبْدِ اللهِ ، فَدَخَلْنَا عَلَى عَلْقَمَةَ.

(۳۶۰۴۴) حضرت ابومعمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن شرحبیل کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: ہمارے ساتھ اس آدمی کے پاس چلو جو چال ڈھال میں حضرت عبداللہ کے سب سے زیادہ مشابہ ہے۔ چنانچہ ہم حضرت علقمہ کے پاس گئے۔

(٣٦٠٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، فَقَالَ :اذْهَبُوا بِنَا إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا وَأَبْطَنِهِمْ بِعَبْدِ اللهِ ، فَلَمْ نَدْرِ مَنْ هُوَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى عَلْقَمَةَ.

(۳۶۰۴۵) حضرت ابومعمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن شرحبیل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: تم ہمارے ساتھ لوگوں میں سے اس شخص کے پاس جاؤ جو طریقۂ زندگی، اندازِ گفتگو اور طرزِ عمل میں حضرت عبداللہ کے سب سے زیادہ مشابہ ہے اور حضرت عبداللہ کے سب سے بڑے راز دار ہیں۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ کون ہے یہاں تک کہ ہم حضرت علقمہ کے پاس پہنچے۔

(٣٦٠٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَصْبَحَ هَمَّامٌ مُتَرَجِّلاً ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :إِنَّ جُمَّةَ هَمَّامٍ لَتُخْبِرُكُمْ ، أَنَّهُ لَمْ يَتَوَسَّدْهَا اللَّيْلَةَ.

(۳۶۰۴۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک صبح حضرت ہمام کنگھی کر کے آئے تو کچھ لوگوں نے کہا: حضرت ہمام کی زلفیں بتا رہی ہیں کہ آج رات انہوں نے تکیہ نہیں کیا۔

(٣٦.٤٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَّا ، يُقَالَ لَهُ : هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ وَكَانَ لاَ يَنَامُ إِلاَّ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ فِي صَلاَتِهِ ، فَكَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اشْفِنِي مِنَ النَّوْمِ بِيَسِيرٍ وَارْزُقْنِي سَهَرًا فِي طَاعَتِك.

(۳۶۰۴۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم میں ایک آدمی تھا جس کو ہمام بن حارث کہا جاتا تھا۔ وہ مسجد میں نماز کے دوران صرف بیٹھ کر ہی سوتا تھا اور کہا کرتا تھا: اے اللہ! آپ مجھے تھوڑی نیند سے شفا دے دیں اور میری بیداری کو اپنی اطاعت میں کر دیں۔

(٣٦.٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ : (وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلاَ فَوْتَ) قَالَ : أَفْزَعَهُ فَلَمْ يَفُوتُوهُ.

(۳۶۰۴۸) حضرت ابن معقل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں (وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ) یعنی وہ بہت زیادہ ڈریں گے مگر ان کو موت نہیں آئے گی۔

(٣٦.٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : إِنِّي الْيَوْمَ لَمِيسر لِلْمَوْتِ خَفِيفُ الْحَالِ أو الْحَالَةِ ، وَمَا أَدَعُ دَيْنًا ، وَمَا أَدَعُ عِيَالاً أَخَافُ عَلَيْهِمُ الضَّيْعَةَ لو هَوْلُ الْمُطَّلَعِ.

(۳۶۰۴۹) حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں آج کے دن موت کے لیے تیار ہوں، خفیف الحال ہوں میں نے کوئی قرض نہیں چھوڑا اور نہ ہی میں نے ایسے عیال چھوڑے ہیں جن کی ہلاکت کا مجھے خوف ہے۔ اگر محشر کا خوف نہ ہوتا۔

(٣٦.٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا آوَى إِلَى فِرَاشِهِ بَكَى ، ثُمَّ قَالَ : لَيْتَ أُمِّي لَمْ تَلِدْنِي ، قِيلَ : لِمَ ، قَالَ : لأَنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّا وَارِدُوهَا وَلَمْ نُخْبَرْ أَنَّا صَادِرُوهَا

(۳۶۰۵۰) حضرت ابواسحٰق، حضرت ابومیسرہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ جب اپنے بستر پر آتے تو رو پڑتے پھر کہتے۔ کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا۔ پوچھا گیا: کیوں۔ انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ ہمیں یہ خبر تو دی گئی ہے کہ ہم اس وارد ہوں گے لیکن ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ ہم اس کو پار کریں گے۔

(٣٦.٥١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ يَرَوْنَ ، أَنَّ عِنْدَهُ وَرَعًا ، فَأُتِيَ فِي قَبْرِهِ فَقِيلَ : إِنَّا جَالِدُوك مِئَةَ جَلْدَةٍ مِنْ عَذَابِ اللهِ ، قَالَ فِيمَ تَجْلِدُونِ فَقَدْ كُنْت أَتَوَقَّى وَأَتَوَرَّعُ ، فَقِيلَ : خَمْسُونَ ، فَلَمْ يَزَالُوا يُنَاقِصُونَهُ حَتَّى صَارَ إِلَى جَلْدَةٍ فَجُلِدَ ، فَالْتَهَبَ الْقَبْرُ عَلَيْهِ نَارًا وَهَلَكَ الرَّجُلُ ، ثُمَّ أُعِيدَ ، فَقَالَ فِيمَ جَلَدْتُمُونِي ، قَالُوا : صَلَّيْت يَوْمَ تَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، وَاسْتَغَاثَك الضَّعِيفُ الْمِسْكِينُ فَلَمْ تُغِثْهُ.

(۳۶۰۵۱) حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مرگیا لوگوں کا خیال تھا کہ یہ پرہیزگار ہے۔ پس اس کی قبر میں کوئی آیا اور اس کو کہا گیا ہم تمہیں عذابِ خداوندی کے سوکوڑے ماریں گے۔ اس نے کہا: تم مجھے کس وجہ سے کوڑے مارو گے جبکہ میں خوب بچتا تھا اور پرہیزگاری کرتا تھا؟ اس کو کہا گیا پچاس۔ کم ہوتے ہوتے ایک کوڑے تک آ گئے۔ چنانچہ اس کو ایک کوڑا لگایا گیا تو قبر آگ سے بھڑک اٹھی اور وہ شخص ہلاک ہوگیا پھر اس کو دوبارہ پیدا کیا گیا تو اس نے کہا: تم نے مجھے کس وجہ سے کوڑا مارا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا ایک دن تو نے یہ جانتے ہوئے نماز پڑھی کہ تو بغیر وضو کے ہے اور ایک کمزور مسکین نے تجھ سے مدد طلب کی لیکن تو نے اس کی مدد نہ کی۔

(٣٦٠٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْت هَمْدَانِيًّا قَطُّ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي سَلْخِ جِلْدِهِ مِنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ.

(۳۶۰۵۲) حضرت ابووائل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن شرحبیل کے علاوہ کسی ہمدانی کے جسم میں ہونے کو کبھی پسند نہیں کیا۔

(٣٦٠٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالَ : مَنْ عَمِلَ بِهَذِهِ الآيَةِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ البر : ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾.

(۳۶۰۵۳) حضرت ابومیسرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے اس آیت پر عمل کیا تو تحقیق اس نے کامل نیکی کی ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾

(٣٦٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : دَخَلَ سُلَيْمُ بْنُ الأَسْوَدِ أَبُو الشَّعْثَاءِ عَلَى أَبِي وَائِلٍ يَعُودُهُ ، فَقَالَ : إِنَّ فِي الْمَوْتِ لَرَاحَةً ، فَقَالَ أَبُو وَائِلٍ : إِنَّ لِي صَاحِبًا خَيْرٌ لِي مِنْك : خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ.

(۳۶۰۵۴) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالشعثاء سلیم بن اسود، حضرت ابووائل کے پاس عیادت کے لیے آئے اور کہا: یقیناً موت میں راحت ہے۔ اس پر حضرت ابووائل نے کہا: میرا ایک تجھ سے بہتر ساتھی ہے یعنی ایک دن میں پانچ نمازیں۔

(٣٦٠٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو وَائِلٍ: يَا سُلَيْمَانُ ، وَاللهِ لَوْ أَطَعْنَا اللَّهَ مَا عَصَانَا.

(۳۶۰۵۵) حضرت اعمش بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابووائل نے مجھے کہا: اے سلیمان! خدا کی قسم! اگر ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی تو وہ ہماری نافرمانی نہ کرتا۔

(٣٦٠٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، أَنَّ أَبَا وَائِلٍ كَانَ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ : إِنْ تَعْفُ عَنِّي تَعْفُ عَنْ طَوْلٍ مِنْك ، وَإِنْ تُعَذِّبْنِي تُعَذِّبْنِي غَيْرَ ظَالِمٍ ، وَلاَ مَسْبُوقٍ ، ثُمَّ يَبْكِي.

(۳۶۰۵۶) حضرت عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابووائل سجدہ کی حالت میں کہتے تھے۔ اگر آپ مجھے معاف کریں گے تو آپ

اپنی قدرت کے باوجود مجھے معاف کریں گے اور اگر آپ مجھے عذاب دیں گے تو آپ کا عذاب نہ تو ظالم والا ہوگا نہ سبقت پائے ہوگا۔ پھر آپ رونے لگے۔

(٣٦.٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ يَذْكُرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي وَائِلٍ ، فَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يَنْتَفِضُ كَمَا يَنْتَفِضُ الطَّيْرُ.

(۳۶۰۵۷) حضرت مغیرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی ، حضرت ابووائل کے گھر میں وعظ وتذکیر کرتے تھے۔ اور حضرت ابووائل پرندے کے پھڑ پھڑانے کی طرح پھڑ پھڑاتے تھے۔

(٣٦.٥٨) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : مَا شَبَّهْت قُرَّاءَ زَمَانِنَا هَذَا إِلاَّ دَرَاهِمَ مُزَوَّقَةً ، أَوْ غَنَمًا رَعَتِ الْحِمَّصَ فَنُفِخَتْ بُطُونُهَا فَذُبِحَتْ مِنْهَا شَاةٌ فَإِذَا هِيَ لاَ تُنْقِي.

(۳۶۰۵۸) حضرت ابووائل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے زمانہ کے قراء کی مثال تو دراہم مزوقہ کی سی ہے یا ان بکریوں کی سی ہے جو چنے کھالیں پھر ان کے پیٹ پھول جائیں۔ پس ان میں سے کوئی بکری ذبح کی جائے تو اس میں کوئی گودا نہ ہو۔

(٣٦.٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا قُطْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأ ، يَقُولُ للشيطان: هَاتِ الآنَ كُلَّ حَاجَةٍ لَكَ.

(۳۶۰۵۹) حضرت شقیق کے بارے میں روایت ہے وہ وضو کرتے تھے تو شیطان کو کہتے تھے اپنی ہر ضرورت اب لے آ ؤ۔

(٣٦.٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : قَالَ لِي إبْرَاهِيمُ ، عَلَيْك بِشَقِيقٍ فَإِنِّي أَدْرَكْت أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ وَهُمْ مُتَوَافِرُونَ وَهُمْ يَعُدُّونَهُ مِنْ خِيَارِهِمْ.

(۳۶۰۶۰) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابراہیم نے کہا: تم حضرت شقیق کو لازم پکڑو۔ کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ کے ساتھیوں کو پایا وہ بہت زیادہ تھے لیکن وہ ان کو اپنے سے بہترین سمجھتے تھے۔

(٤٠) كلام مِعْضَدٍ رحمه الله

حضرت معضد رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

(٣٦.٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : انْتَهَيْت إِلَى مِعْضَدٍ وَهُوَ سَاجِدٌ نَائِمٌ، قَالَ : فَأَتَيْته وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اشْفِنِي مِنَ النَّوْمِ بِيَسِيرٍ ، ثُمَّ مَضَى فِي صَلاَتِهِ.

(۳۶۰۶۱) حضرت ہمام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت معضد کے پاس گیا اور وہ سجدہ کی حالت میں تھے۔ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا تو وہ کہہ رہے تھے۔ اے اللہ! تو مجھے تھوڑی نیند سے شفا دے دے پھر آپ اپنی نماز پڑھنے لگے۔

(٣٦.٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ: رُمِيَ مِعْضَدٌ بِسَهْمٍ فِي

رَأْسِهِ فَنَزَعَ السَّهْمَ مِنْ رَأْسِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهَا لَصَغِيرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُبَارِكُ فِي الصَّغِيرَةِ.

(۳۶۰۶۲) حضرت علقمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معضد کو ان کے سر میں تیر لگ گیا تو انہوں نے اپنے سر سے تیر نکالا پھر اپنے ہاتھ کو اس کی جگہ رکھا پھر فرمایا: یہ تو چھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ چھوٹے میں بھی برکت دے دیتا ہے۔

(٣٦٠٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : أَصَابَ ثَوْبَهُ مِنْ دَمِ مِعْضَدٍ ، قَالَ : فَغَسَلَهُ فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ ، قَالَ : فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقُولُ : إِنَّهُ لَيَزِيدُهُ إِلَيَّ حُبًّا مِنْ دَمِ مِعْضَدٍ .

(۳۶۰۶۳) حضرت علقمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ان کے کپڑوں پر حضرت معضد کا خون لگ گیا۔ کہتے ہیں: انہوں نے اس کو دھویا لیکن اس کا اثر ختم نہ ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ اسی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے اور کہتے تھے: بے شک معضد کے خون کی وجہ سے یہ کپڑا مجھے زیادہ محبوب ہوگیا ہے۔

(٣٦٠٦٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ : نَزَلَ مِعضَد إِلَى جَنْبِ شَجَرَةٍ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا أُبَالِي صَلَّيْت لِهَذِهِ مِنْ دُونِ اللهِ ، أَوْ أَطَعْت مَخْلُوقًا فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(۳۶۰۶۴) حضرت عمارہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معضد ایک درخت کے پاس اُترے تو فرمایا: بخدا! مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے کہ میں اللہ کے سوا اس کی نماز پڑھوں یا خدا کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت کروں۔

(٣٦٠٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : كَانَ لِمِعْضَدٍ أَخٌ ، قَالَ : فَكَانَ يَأْتِي السُّوقَ فَيَشْتَرِي وَيَبِيعُ وَيُنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ وَعَلَى عِيَالِ مِعضَدٍ ، قَالَ : فَكَانَ يَقُولُ : هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، نَحْنُ فِي عِيَالِهِ يُنْفِقُ عَلَيْنَا.

(۳۶۰۶۵) حضرت شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معضد کا ایک بھائی تھا۔ راوی کہتے ہیں: وہ بازار میں آتا۔ خرید وفروخت کرتا اور اپنے اور معضد کے عیال پر خرچ کرتا۔ راوی کہتے ہیں وہ کہا کرتے تھے: یہ مجھ سے بہتر ہے۔ ہم اس کے عیال میں سے ہیں۔ یہ ہم پر خرچ کرتا ہے۔

(٤١) كلام أبي رزين رحمه الله

حضرت ابورزین رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

(٣٦٠٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَثِيَابَك فَطَهِّرْ﴾ قَالَ : عَمَلَك أَصْلِحْهُ ، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ حَسَنَ الْعَمَلِ قِيلَ : فُلاَنٌ طَاهِرُ الثِّيَابِ.

(۳۶۰۶۶) حضرت ابورزین سے ارشادِ خداوندی ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ فرمایا: تم اپنے عمل کو درست کرو۔ پس جب آدمی اچھے عمل والا ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے فلاں طاہر الثیاب (پاکیزہ کپڑوں والا) ہے۔

(٣٦٠٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَأَبِي رَزِينٍ ﴿فَهُمْ يُوزَعُونَ﴾ قَالاَ : يُحْبَسُ

أَوَّلُهُمْ عَلَى آخِرِهِمْ.

(۳۶۰۶۷) حضرت مجاہد اور حضرت ابورزین سے ﴿فَهُمْ يُوزَعُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے یہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کے اول کو آخر پر بند رکھا جائے گا۔

(۳۶۰۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلاً وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا﴾ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ : الدُّنْيَا قَلِيلٌ فَلْيَضْحَكُوا فِيهَا مَا شَاؤُوا ، فَإِذَا صَارُوا إِلَى الآخِرَةِ بَكَوْا بُكَاءً لاَ يَنْقَطِعُ ، فَذَلِكَ الْكَثِيرُ.

(۳۶۰۶۸) حضرت ابورزین سے ارشادِ خداوندی ﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلاً وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دنیا تھوڑی ہے۔ پس اس میں تم جتنا چاہو ہنس لو۔ پھر جب وہ لوگ آخرت کی طرف لوٹیں گے تو نہ ختم ہونے والا رونا روئیں گے۔ پس یہی کثیر ہے۔

(۳۶۰۶۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّهَا لإِحْدَى الْكُبَرِ﴾ قَالَ : جَهَنَّمُ ﴿نَذِيرًا لِلْبَشَرِ﴾ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ : أَنَا لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ.

(۳۶۰۶۹) حضرت ابورزین سے ارشادِ خداوندی ﴿إِنَّهَا لإِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِلْبَشَرِ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: میں تمہیں جہنم سے ڈرانے والا ہوں۔

(۳۶۰۷۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ﴿لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ﴾ قَالَ : تَلُوحُ جِلْدَهُ حَتَّى تَدَعَهُ أَشَدَّ سَوَادًا مِنَ اللَّيْلِ.

(۳۶۰۷۰) حضرت ابورزین سے ﴿لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں یہ اس کی کھال کو ظاہر کرے گی یہاں تک کہ یہ اس کو رات سے بھی زیادہ شدید السواد چھوڑ دے گی۔

(۳۶۰۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : الْغَسَّاقُ مَا يَسِيلُ مِنْ صَدِيدِهِمْ.

(۳۶۰۷۱) حضرت ابورزین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں اَلْغَسَّاقُ وہ ہے جو ان کی پیپ میں سے بہتا ہے۔

(۳۶۰۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتهمْ يَقُولُونَ : مَا عَمِلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ عَمَلاً قَطُّ إِلاَّ وَهُوَ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ.

(۳۶۰۷۲) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو کہتے سنا کہ عبد الرحمٰن بن یزید نے کبھی کوئی عمل نہیں کیا مگر یہ کہ اس سے ان کی مراد خدا کی رضا ہوتی تھی۔

(۳۶۰۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَن عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي سَبْعٍ.

(۳۶۰۷۳) حضرت عبد الرحمٰن بن یزید کے بارے میں روایت ہے کہ وہ سات دن میں قرآن پڑھا کرتے تھے۔

(٣٦٠٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ :مَا فَقِهَ قَوْمٌ لَمْ يَبْلُغُوا التُّقَى.

(۳۶۰۷۴) حضرت زیاد بن حدیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جولوگ تقویٰ میں مبالغہ نہیں کرتے وہ فقاہت حاصل نہیں کرتے۔

(٣٦٠٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ ، قَالَ :قَالَ زِيَادُ بْنُ حُدَيْرٍ : لَوَدِدْتُ أَنِّي فِي حَيِّزٍ مِنْ حَدِيدٍ وَمَعِي مَا يُصْلِحُنِي لاَ أُكَلِّمُ ، وَلاَ يُكَلِّمُونِي.

(۳۶۰۷۵) حضرت زیاد بن حدیر فرماتے ہیں: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں لوہے کی رکاوٹ (پنجرہ وغیرہ) میں ہوں اور میرے پاس میری ضرورت کی چیزیں ہوں۔ نہ میں لوگوں سے بات کروں اور نہ ہی لوگ میرے ساتھ بات کریں۔

(٣٦٠٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :إذَا كُنْتَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فَتَوَخَّ ، وَإِذَا كُنْت فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الآخِرَةِ فَامْكُثْ مَا اسْتَطَعْتَ ، وَإِذَا جَائَك الشَّيْطَانُ وَأَنْتَ تُصَلِّي ، فَقَالَ :إنَّك تُرَائِي ، فَزِدْ وَأَطِلْ.

(۳۶۰۷۶) حضرت حارث بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب تو کسی دنیوی کام میں ہو تو جلدی کرو اور جب تم کسی اخروی معاملہ میں ہو تو جتنا ہو سکے ٹھہرو۔ اور جب تم نماز پڑھ رہے ہو اور شیطان تمہارے پاس آئے اور کہے: تم دکھلاوا کر رہے ہو۔ تو تم (پھر بھی) نماز کو مزید لمبا کرو۔

(٣٦٠٧٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :قَالَ خَيْثَمَةُ :تَجْلِسُ أَنْتَ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الْمَسْجِدِ وَيُجْتَمَعُ عَلَيْكُمْ ، قَدْ رَأَيْت الْحَارِثَ بْنَ قَيْسٍ إذَا اجْتَمَعَ عِنْدَهُ رَجُلاَنِ قَامَ وَتَرَكَهُمَا.

(۳۶۰۷۷) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت خیثمہ نے فرمایا: تم اور ابراہیم مسجد میں بیٹھتے ہو اور تم پر ایک مجمع لگ جاتا ہے۔ جب کہ میں نے حارث بن قیس کو دیکھا کہ جب ان کے پاس دو آدمی جمع ہو جاتے تو وہ ان کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے۔

(٣٦٠٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :إنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَطْرُقُ الْفُسْطَاطَ ، قَالَ :فَيَجِدُ لَهُمْ دَوِيًّا كَدَوِيِّ النَّحْلِ ، فَمَا بَالُ هَؤُلاَءِ يَأْمَنُونَ مَا كَانَ أُولَئِكَ يَخَافُونَ.

(۳۶۰۷۸) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں آدمی خیمہ کو کھٹکھٹاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں پس وہ ان کے لیے شہد کی مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ پاتا تھا۔ ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ یہ لوگ اس پر مامون ہیں جس پر وہ لوگ خوفزدہ تھے۔

(٣٦٠٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ :قَالَ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ :يَا عَبْدَ اللهِ ، أَلاَ تُعِينُنِي عَلَى ابْنِ أَخِيك ، قَالَ :وَمَا ذَاكَ ، قَالَ :يُعِينُنِي عَلَى مَا أَنَا فِيهِ مِنْ عَمَلٍ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ :يَا عَمْرُو ، أَطِعْ أَبَاك ، قَالَ :فَنَظَرَ إلَى مِعْضَدٍ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَقَالَ :لاَ تُطِعْهُم ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ قَالَ :فَقَالَ عَمْرٌو :يَا أَبَتِ ، إنِّي إنَّمَا أَنَا عَبْدٌ أَعْمَلُ فِي فِكَاكِ رَقَبَتِي ، قَالَ :

فَبَكَى عُتْبَةُ ، وَقَالَ :يَا بُنَيَّ إِنِّي لأُحِبُّكَ حُبَّيْنِ :حُبًّا لِلَّهِ وَحُبَّ الْوَالِدِ وَلَدَهُ ، قَالَ :فَقَالَ :عَمْرٌو :يَا أَبَتِ ، إِنَّكَ كُنْتَ أَتَيْتَنِي بِمَالٍ بَلَغَ سَبْعِينَ أَلْفًا ، فَإِنْ كُنْتَ سَائِلِي عَنْهُ فَهُوَ ذَا فَخُذْهُ ، وَإِلاَّ فَدَعْنِي فَأَمْضِيهِ ، قَالَ لَهُ :عُتْبَةُ فَأَمْضِهِ ، قَالَ :فَأَمْضَاهُ حَتَّى مَا بَقِيَ مِنْهُ دِرْهَمٌ.

(۳۶۰۷۹) حضرت عبداللہ بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد نے عبداللہ بن ربیعہ سے کہا: اے عبداللہ! کیا آپ اپنے بھتیجے کے بارے میں میری مدد نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا: وہ کیا مدد ہے؟ انہوں نے کہا: میں جس کام میں ہوں وہ میری اس میں مدد کرے۔ تو عبداللہ نے اس سے کہا: اے عمرو! اپنے والد کی اطاعت کر۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے حضرت معضد کی طرف دیکھا۔ وہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: تو ان کی اطاعت نہ کر ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمرو نے فرمایا: اے میرے ابا جان! میں تو محض ایک غلام ہوں جو اپنی گردن چھڑانے میں عمل کر رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر عتبہ رو پڑے اور کہا: اے میرے بیٹے! میں تجھ سے دو محبتیں کرتا ہوں ایک اللہ کے لیے محبت اور (دوسری) والد کی اپنے بیٹے سے محبت۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمرو نے کہا: اے ابا جان! آپ میرے پاس ستر ہزار کے مبلغ مال لائے تھے۔ پس اگر آپ اس مال کے متعلق مجھ سے سوال کر رہے ہیں تو وہ یہ ہے اس کو لے لو۔ وگرنہ مجھے چھوڑ دو کہ میں اس کو خرچ کروں۔ عتبہ نے اس کو کہا: تم اس کو خرچ لو۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے اس کو اس طرح خرچ کیا کہ اس میں سے ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

(٣٦٠٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَنَا أَهْلٌ لِشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَخَرَجَ مَعَنَا يُشَيِّعُنَا ، قَالَ :فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَنَا :أَجِدُّوا السَّيْرَ فَإِنَّ رُكْبَانَكُمْ لاَ تُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا ، وَمَا فَقَدَ الرَّجُلُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ تَرَكَهَا ، قَالَ عُمَارَةُ :فَمَا ذَكَرْتُهَا مِنْ قَوْلِهِ إِلاَّ انْتَفَعْتُ بِهَا.

(۳۶۰۸۰) حضرت عمارہ کہتے ہیں کہ ہم مکہ کی طرف نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت شریح کے گھر والے بھی تھے۔ چنانچہ شریح ہمارے ساتھ مشایعت میں باہر آئے تو فرمایا: ان کی باتوں میں یہ بات بھی تھی۔ چلنے میں خوب کوشش کرو کیونکہ تمہارے سوار تمہیں خدا کی طرف سے کسی چیز کا فائدہ نہیں دیں گے۔ اور آدمی دنیا میں سے کوئی چیز اپنی جان سے ہلکی نہیں چھوڑتا۔ عمارہ کہتے ہیں میں نے ان کی بات یاد رکھی اور اس سے فائدہ اٹھایا۔

(٣٦٠٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَاهَانَ يَقُولُ :أَمَا يَسْتَحْيِي أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ دَابَّتُهُ الَّتِي يَرْكَبُ وَثَوْبُهُ الَّذِي يَلْبَسُ أَكْثَرَ لِلَّهِ مِنْهُ ذِكْرًا ، فَكَانَ لاَ يَفْتُرُ مِنَ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ.

(۳۶۰۸۱) حضرت محمد بن فضیل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ماہان حنفی کو کہتے سنا: کیا تم میں سے کسی کو اس بات پر حیا نہیں آتی کہ اس کی سواری کا جانور یا اس کے پہننے کا کپڑا اس سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا ہو۔ ماہان تکبیر اور تہلیل میں سستی نہیں کرتے تھے۔

(٣٦.٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُؤَذِّنِ بَنِي حَنِيفَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ مَاهَانَ الْحَنَفِيَّ وَأَمَرَ بِهِ الْحَجَّاجُ أَنْ يُصْلَبَ عَلَى بَابِهِ ، قَالَ :فَنَظَرْت إِلَيْهِ وَإِنَّهُ لَعَلَى الْخَشَبَةِ وَهُوَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى بَلَغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ، فَعَقَدَ بِيَدِهِ فَطَعَنَهُ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ ، فَلَقَدْ رَأَيْت بَعْدَ شَهْرٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ بِيَدِهِ، قَالَ :وَكَانَ يُرَى عِنْدَهُ الضَّوْءُ بِاللَّيْلِ.

(۳۶۰۸۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ماہان حنفی کو دیکھا اور حجاج نے ان کے بارے میں حکم دیا تھا کہ ان کو ان کے دروازے پر سولی چڑھا دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان کو اس وقت دیکھا جبکہ وہ تختہ پر تھے اور تسبیح، تکبیر، تہلیل اور خدا کی حمد وثنا میں مصروف تھے۔ یہاں تک کہ جب انتیس کو پہنچے تو اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اسی حالت میں ان کو نیزہ لگا۔ پھر میں نے ان کو ایک مہینہ کے بعد بھی، اپنے ہاتھ سے انتیس کا عدد شمار کیے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں رات کے وقت ان کے پاس روشنی دیکھی جاتی تھی۔

(٤٢) أبو البختريّ رحمه الله

حضرت ابو البختری رحمۃ اللہ علیہ

(٣٦.٨٣) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الْبُخْتَرِيِّ رَجُلاً رَقِيقًا ، وَكَانَ يَسْمَعُ النَّوْحَ وَيَبْكِي.

(۳۶۰۸۳) حضرت عطاء بن سائب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو البختری نرم دل تھے اور یہ جب نوحہ سنتے تو رونے لگ جاتے۔

(٣٦.٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ فِي قَوْلِهِ : ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ﴾ قَالَ :أَطَاعُوهُمْ فِيمَا أَمَرُوهُمْ بِهِ مِنْ تَحْلِيلِ حَرَامٍ ، وَتَحْرِيمِ حَلاَلِ الله فَعَبَدُوهُمْ بِذَلِكَ.

(۳۶۰۸۴) حضرت ابو البختری سے ارشادِ خداوندی ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ کہتے ہیں وہ لوگ ان کو جس حرام کے حلال کرنے کا کہتے یہ ان کی اطاعت کرتے اور اسی طرح جس خدا کے حلال کردہ کو حرام کرنے کو کہتے یہ ان کی اطاعت کرتے اس طرح ان لوگوں نے ان کی عبادت کی۔

(٣٦.٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الْبُخْتَرِيِّ :لأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ أَعْلَمَ مِنِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ أَنَا أَعْلَمُهُمْ.

(۳۶۰۸۵) حضرت ابو البختری کہتے ہیں اگر میں کسی ایسی جماعت میں ہوں جو مجھ سے زیادہ جانتی ہو تو مجھے یہ اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی قوم میں ہوں جہاں سب سے بڑا عالم میں ہوں۔

(٣٦٠٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدثنا سَعِيدُ بْنُ صَالِحٍ أُخْبِرْنَا ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ : ثَلاَثَةٌ لأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَكُونَ أَحَدَهُمْ : قَوْمٌ اسْتَحَلُّوا أَحَادِيثَ لَهَا زِينَةٌ وَبَهْجَةٌ ، وَسَئِمُوا الْقُرْآنَ ، وَقَوْمٌ أَطَاعُوا الْمَخْلُوقَ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ، يَعْنِي أَهْلَ الشَّامِ وَالْخَوَارِجَ.

(٣٦٠٨٦) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں تین باتیں ایسی ہیں کہ مجھے ان میں سے ہونے کی بنسبت آسمان سے گرنا زیادہ محبوب ہے۔ وہ لوگ جو زیب و زینت کی باتوں کو میٹھا سمجھے اور قرآن سے اکتائے اور وہ قوم جو خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت کرے۔ یعنی خارجی اور اہل شام۔

(٣٦٠٨٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، أَنَّ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا إِذَا سَمِعَ أَحَدَهُمْ يُثْنِي عَلَيْهِ ، أَوْ دَخَلَهُ عُجْبٌ ثَنَى مَنْكِبَيْهِ ، وَقَالَ : خَشَعْتُ لِلَّهِ.

(٣٦٠٨٧) حضرت عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری اور ان کے ساتھی ایسے تھے کہ جب ان میں سے کوئی کسی کو اپنی تعریف کہتے سنتا یا اس کو عجب ہونے لگتا تو وہ اپنے کندھوں کو موڑ لیتا اور کہتا میں خدا کے لیے عاجزی کرتا ہوں۔

(٣٦٠٨٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : إِنَّ الأَرْضَ لَتَفْقِدُ الْمُؤْمِنَ ، وَإِنَّ الْبِقَاعَ لَتُزَيَّنُ لِلْمُؤْمِنِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ.

(٣٦٠٨٨) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ زمین صاحب ایمان کی غیر موجودگی کو محسوس کرتی ہے اور زمین کے ٹکڑے مومن کے لیے مزین ہو جاتے ہیں جبکہ وہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے۔

(٤٣) عمرو بن ميمونٍ رحمه الله

حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ

(٣٦٠٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : بَادِرُوا بِالْعَمَلِ أَرْبَعًا بِالْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ ، وَبِالصِّحَّةِ قَبْلَ السَّقَمِ ، وَبِالْفَرَاغِ قَبْلَ الشُّغْلِ ، وَلَمْ أَحْفَظِ الرَّابِعَةَ.

(٣٦٠٨٩) حضرت عمرو بن میمون کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ چار چیزوں میں عمل کو جلدی کرو۔ موت سے پہلے زندگی میں، بیماری سے قبل صحت میں، مشغولیت سے قبل فراغت میں اور چوتھی مجھے یاد نہیں رہی۔

(٣٦٠٩٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ﴾ قَالَ : الْبِرُّ الْجَنَّةُ.

(٣٦٠٩٠) حضرت عمرو بن میمون سے ارشادِ خداوندی ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (اس سے مراد) جنت ہے۔

(٣٦٠٩١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ يُوتَدُ لَهُ فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ

وَكَانَ إِذَا سَئِمَ مِنَ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ وَشَقَّ عَلَيْهِ أَمْسَكَ بِالْوَتِدِ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ ، أَوْ يُرْبَطُ لَهُ حَبْلٌ فَيُمْسِكُ بِهِ.

(۳۶۰۹۱) حضرت عمرو بن میمون کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے لیے مسجد کی دیوار میں ایک کیل لگایا جاتا تھا اور جب آپ نماز میں قیام سے تھک جاتے اور قیام آپ کے لیے مشکل ہو جاتا تو آپ اس کیل سے سہارا لے کر ٹھہر جاتے یا اس کے ساتھ رسی باندھ دی جاتی پھر آپ اس کے ساتھ ٹھہر جاتے۔

(٣٦٠٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَجَّ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ سِتِّينَ مِنْ بَيْنِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ.

(۳۶۰۹۲) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون نے ساٹھ حج اور عمرے ادا کیے تھے۔

(٣٦٠٩٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فِي قَوْلِهِ ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ قَالَ : الْفَرَائِضُ.

(۳۶۰۹۳) حضرت عمرو بن میمون سے ارشاد خداوندی ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: (اس سے مراد) فرائض ہیں۔

(٣٦٠٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عِفَاقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : إِنَّهُ لَيُسْمَعُ بَيْنَ جِلْدِ الْكَافِرِ وَلَحْمِهِ جَلَبَةُ الدُّودِ كَجَلَبَةِ الْوَحْشِ.

(۳۶۰۹۴) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کافر کے گوشت اور اس کی کھال کے درمیان سے وحشیوں کے شور وغل کی طرح کیڑوں کی خوفناک آوازیں سنائی دیں گی۔

(٣٦٠٩٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَنَشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ.

(۳۶۰۹۵) حضرت حنش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون کو دیکھا کہ آپ کے سینہ کی آواز تھی۔

(٣٦٠٩٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بلج ، قَالَ : كَانَ عَمْرٌو إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ إِخْوَانِهِ ، قَالَ : رَزَقَ اللَّهُ الْبَارِحَةَ مِنَ الصَّلَاةِ كَذَا ، وَرَزَقَ اللَّهُ الْبَارِحَةَ مِنَ الْخَيْرِ كَذَا وَكَذَا. (حاکم ۵۲۷)

(۳۶۰۹۶) حضرت ابو بلج سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو جب اپنے بھائیوں میں سے کسی کو ملتے تو کہتے: آج رات اللہ تعالیٰ نے اتنی نماز کی توفیق دی اور آج رات اللہ تعالیٰ نے اتنی خیر کی توفیق دی۔

(٤٤) الضّحّاك رحمه الله

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ

(٣٦٠٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتَنَا ، وَمَا نَتَعَلَّمُ إِلاَّ الْوَرَعَ.

(۳۶۰۹۷) حضرت ضحاک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تو اپنے آپ کو دیکھتا تھا کہ ہم پرہیزگاری کے سوا کچھ نہیں

سیکھتے تھے۔

(٣٦٠٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ النَّاصِرِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : أَدْرَكْنَا أَصْحَابَنَا، وَمَا يَتَعَلَّمُونَ إِلاَّ الْوَرَعَ.

(۳۶۰۹۸) حضرت ضحاک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ساتھیوں کو اس حال میں پایا کہ وہ پرہیزگاری کے سوا کچھ نہیں سیکھتے تھے۔

(٣٦٠٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ : قُلْتُ لِلضَّحَّاكِ : لِمَ سُمِّيَتْ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى ، قَالَ : لأَنَّهُ يَنْتَهِي إِلَيْهَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ اللهِ.

(۳۶۰۹۹) حضرت اجلح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک سے کہا: سدرۃ المنتہیٰ کا یہ نام کیوں ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ تمام امورِ الٰہیہ اسی کی طرف منتہی ہوتے ہیں۔

(٤٥) عبد الرّحمان بن أبي ليلى رحمه الله

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ

(٣٦١٠٠) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : الرُّوحُ بِيَدِ مَلَكٍ يَمْشِي بِهِ ، فَإِذَا دَخَلَ قَبْرَهُ جَعَلَهُ فِيهِ.

(۳۶۱۰۰) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے جس کو لے کر وہ چلتا ہے۔ پھر جب وہ قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کو اس میں ڈال دیتا ہے۔

(٣٦١٠١) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يُصَلِّي ، فَإِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ أَتَى فِرَاشَهُ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ.

(۳۶۱۰۱) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب کوئی شخص ملاقات کے لیے آتا تو اپنے بستر پر آتے اور اس پر تکیہ لگاتے۔

(٣٦١٠٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : ﴿لاَ يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلاَ ذِلَّةٌ﴾ قَالَ : بَعْدَ نَظَرِهِمْ إِلَى رَبِّهِمْ.

(۳۶۱۰۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ قرآن مجید کی آیت ﴿لاَ يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلاَ ذِلَّةٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کی یہ حالت اپنے ربّ کی طرف دیکھنے کے بعد ہوگی۔

(٣٦١٠٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :

يَقُولُ الْمُشْرِكُونَ ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾ قَالَ :يَقُولُ الْمُؤْمِنُونَ : ﴿هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَن وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ﴾.

(۳۶۱۰۳) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مشرکین کہیں گے "ہائے ہماری ہلاکت! ہمیں کس نے ہماری قبروں سے اٹھا دیا۔" فرمایا: اور مومن کہیں گے: "یہ وہ ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور جس کے بارے میں رسولوں نے سچ کہا تھا۔"

(٤٦) حبيبٌ أبو سلمة رحمه الله

حضرت ابوسلمہ حبیب رحمۃ اللہ علیہ

(٣٦١٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَحَزِّقِينَ ، وَلاَ مُتَمَاوِتِينَ ، وَكَانُوا يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ ، وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ ، فَإِذَا أُرِيدَ أَحَدُهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِهِ دَارَتْ حَمَالِيقُ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ مَجْنُونٌ.

(۳۶۱۰۴) حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ کنجوسی کرنے والے اور ادائے عبادت میں کمزوری کرنے والے نہ تھے۔ وہ اپنی مجالس میں شعر پڑھتے تھے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں یاد کرتے تھے۔ لیکن جب ان کے دین کے کسی معاملہ میں ان میں سے کسی پر ارادہ کیا جاتا تو اس کی آنکھوں کے پپوٹے یوں گھومتے گویا کہ وہ مجنون ہے۔

(٣٦١٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، أَنَّ صُبْحَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَطُولُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ كَطُولِ ثَلاَثِ لَيَالٍ ، فَيَقُومُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ فَيُصَلُّونَ حَتَّى إذَا فَرَغُوا مِنْ صَلاَتِهِمْ رَجَعُوا فَنَامُوا حَتَّى تَكِلَّ جُنُوبُهُمْ ، ثُمَّ قَامُوا فَصَلَّوْا حَتَّى إذَا فَرَغُوا مِنْ صَلاَتِهِمْ أَصْبَحُوا يَنْظُرُونَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْ مَطْلَعِهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا.

(۳۶۱۰۵) حضرت ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ روز قیامت سے پہلے والی رات تین راتوں کے بقدر ہوگی۔ چنانچہ خوفِ خدا رکھنے والے لوگ اٹھیں گے اور نماز پڑھیں گے یہاں تک کہ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں گے واپس جا کر سو جائیں گے۔ یہاں تک کہ ان کے پہلو تھک جائیں گے۔ پھر وہ اٹھ کر نماز پڑھیں گے یہاں تک کہ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوں گے تو وہ سورج کو اس کے طلوع ہونے کی جگہ سے انتظار کرنے لگیں گے۔ لیکن پھر ناگہاں سورج، مغرب سے نکلے گا۔

(٤٧) عون بن عبدِ اللهِ رحمه الله

حضرت عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

(٣٦١٠٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إنَّ مِنْ كَمَالِ التَّقْوَى أَنْ تَبْتَغِي

إِلَى مَا عَلِمْت مِنْهَا عِلْمَ مَا لَمْ تَعْلَمْ ، وَاعْلَمْ أَنَّ النقص فِيمَا عَلِمْت تَرْكَ ابْتِغَاءِ الزِّيَادَةِ فِيهِ ، وَإِنَّمَا يُحْمَلُ الرَّجُلُ عَلَى تَرْكِ ابْتِغَاءِ الزِّيَادَةِ فِيمَا قَدْ عَلِمَ قِلَّةَ الانْتِفَاعِ بِمَا قَدْ عَلِمَ.

(۳۶۱۰۶) حضرت عون بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کمالِ تقویٰ یہ ہے کہ تم اپنے علم کے ذریعہ اس بات کو جانو جس کو تم نہیں جانتے تھے اور جان لو کہ تمہارے علم کا نقص اس میں زیادتی کی تلاش کو ترک کرنا ہے۔ اپنے علم میں زیادتی کی تلاش کو ترک کرنے کی وجہ سے آدمی اپنے علم پر نفع کم حاصل کرتا ہے۔

(۳۶۱۰۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : بِحَسْبِكَ مِنَ الْكِبْرِ أَنْ تَأْخُذَ بِفَضْلِكَ عَلَى غَيْرِك.

(۳۶۱۰۷) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تیرے تکبر کے لیے یہی بات کافی ہے کہ تو اپنی فضیلت کی وجہ سے غیر پر پکڑ کرے۔

(۳۶۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ عَوْنٍ، قَالَ: الذَّاكِرُ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ عَنِ الْفَارِّينَ، وَإِنَّ الْغَافِلَ فِي الذَّاكِرِينَ كَالْفَارِّ ، عَنِ الْمُقَاتِلِينَ.

(۳۶۱۰۸) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ غافلین میں ذاکر ایسے ہے جیسے بھاگنے والوں میں لڑنے والا۔ اور ذاکرین میں غافل ایسا ہے جیسے لڑنے والوں میں بھاگنے والا۔

(۳۶۱۰۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَهُ بِالْعَفْوِ قَبْلَ الذَّنْبِ ﴿عَفَا اللَّهُ عَنْك لِمَ أَذِنْت لَهُمْ﴾ .

(۳۶۱۰۹) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ سے قبل ہی معافی کا بتا دیا: ''اللہ نے آپ کو معاف کر دیا آپ نے انہیں اجازت کیوں دی۔''

(۳۶۱۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَا أَحَدٌ يُنْزِلُ الْمَوْتَ حَقَّ مَنْزِلَتِهِ إلاَّ عَبْدٌ عَدَّ غَدًا لَيْسَ مِنْ أَجَلِهِ ، كَمْ مِنْ مُسْتَقْبِلٍ يَوْمًا لاَ يَسْتَكْمِلُهُ ، وَرَاجٍ غَدًا لاَ يَبْلُغُهُ ، إنَّك لَوْ تَرَى الأَجَلَ وَمَسِيرَهُ لأَبْغَضْت الأَمَلَ وَغُرُورَهُ.

(۳۶۱۱۰) حضرت عون بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بندہ موت میں کما حقہ نہیں اُترتا مگر وہ شخص جو کل کے دن کو اپنی مہلت میں سے نہ سمجھے۔ کتنے لوگ دن کا استقبال کرنے والے ہیں جو اس کو پورا نہیں کر پاتے اور کتنے لوگ کل کی امید والے کل کو نہیں پہنچ پاتے۔ یقیناً تم اگر مہلت اور اس کی رفتار کو دیکھ لیتے تو تم امیدوں اور دھوکوں سے نفرت کرنے لگتے۔

(۳۶۱۱۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ ، يُقَالَ : مَنْ أَحْسَنَ اللَّهُ صُورَتَهُ وَجَعَلَهُ فِي مَنْصِبٍ صَالِحٍ ، ثُمَّ تَوَاضَعَ لِلَّهِ كَانَ مِنْ خَالِصِ اللهِ.

(۳۶۱۱۱) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے اچھی صورت دی ہو اور اس کو اچھے منصب میں پہنچائے پھر وہ اللہ کے لیے تواضع کرے تو یہ شخص خالص اللہ کے لیے عمل کرے گا۔

(۳۶۱۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ قَالَ :النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللهِ.

(۳۶۱۱۲) حضرت ابن سابط سے قرآن مجید کی آیت ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے مراد چہرہ خداوندی کی طرف دیکھنا۔

(۳۶۱۱۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :إِنَّك يَا ابْنَ آدَمَ مَا عَبَدْتنِي وَرَجَوْتنِي فَإِنِّي غَافِرٌ لَكَ عَلَى مَا كَانَ ، يَسْأَلُنِي عَبْدِي الْهُدَى وَكَيْفَ أُضِلُّ عَبْدِي وَهُوَ يَسْأَلُنِي الْهُدَى وَأَنَا الْحَكَمُ.

(۳۶۱۱۳) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے آدم کے بیٹے! تو نے جتنی میری عبادت کی اور مجھ سے امید رکھی پس میں تجھے جو کچھ ہو چکا ہے اس پر معاف کرتا ہوں۔ میرا بندہ مجھ سے ہدایت کا سوال کرتا ہے اور میں کیسے اپنے بندہ کو گمراہ کروں جبکہ وہ مجھ سے ہدایت مانگتا ہے اور میں حکم ہوں۔

(۳۶۱۱٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :بَشِّرَ الْمَشَّائِينَ فِي ظُلَمِ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَوَاتِ بِنُورٍ تَامٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۱۱۴) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رات کے اندھیروں میں نمازوں کے لیے جانے والوں کو قیامت کے دن نورِ تام کی خوشخبری دے دو۔

(۳۶۱۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ سَمِعَهُ مِنَ ابْنِ سَابِطٍ : ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ قَالَ :فِي أُمِّ الْكِتَابِ كُلُّ شَيْءٍ هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۱۱۵) حضرت علاء بن عبد الکریم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن سابط کو قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ کے بارے میں کہتے سنا۔ آپ نے فرمایا: اُم الکتاب میں ہر وہ چیز ہے جو قیامت تک ہونے والی ہے۔

(۳۶۱۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ سَمِعْت الأَعْمَشَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :يُدَبِّرُ أَمْرَ الدُّنْيَا أَرْبَعَةٌ :جَبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ ، فَأَمَّا جَبْرَائِيلُ فَصَاحِبُ الْجُنُودِ وَالرِّيحِ ، وَأَمَّا مِيكَائِيلُ فَصَاحِبُ الْقَطْرِ وَالنَّبَاتِ ، وَأَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَمُوَكَّلٌ بِقَبْضِ الأَنْفُسِ ، وَإِمَّا إِسْرَافِيلُ فَهُوَ يَتَنَزَّلُ بِالأَمْرِ عَلَيْهِمْ بِمَا يُؤْمَرُونَ.

(۳۶۱۱۶) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دنیا کے امور کی تدبیر چار فرشتے کرتے ہیں۔ جبرئیل، میکائیل،

اسرافیل اور ملک الموت۔ جو جبرئیل ہے وہ لشکروں اور ہوا والا ہے اور جو میکائیل ہے وہ بارشوں اور نباتات والا ہے اور ملک الموت تو روحوں کو قبض کرنے والا ہے اور اسرافیل لوگوں پر جو احکامات ہوتے ہیں جو انہوں نے پورے کرنے ہوتے ہیں وہ لے کر اُترتا ہے۔

(٤٨) كلام إبراهيم التيمي رحمه الله

ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

(٣٦١١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَقُولُ: مَا عَرَضْت قَوْلِي عَلَى عَمَلِي إِلاَّ لَخَشِيت أَنْ أَكُونَ مُكَذَّبًا.

(۳۶۱۱۷) حضرت ابو حیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو کہتے سنا میں نے جب بھی اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کیا تو مجھے یہ ڈر ہوا کہ میں جھوٹا نہ بنوں۔

(٣٦١١٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنَّا ضُعَفَاءُ، مِنْ ضَعْفٍ خَلَقْتَنَا وَإِلَى ضَعْفٍ مَا نَصِيرُ ، فَمَا شِئْت لاَ مَا شِئْنَا ، فَشَأْ لَنَا أَنْ نَسْتَقِيمَ.

(۳۶۱۱۸) حضرت سالم بن ابی حفصہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم تیمی کو کہتے سنا: اے اللہ! ہم کمزور ہیں۔ اس کمزوری کی وجہ سے جس پر تو نے ہمیں پیدا کیا اور اس کمزوری کی وجہ سے جس کی طرف ہم نے رجوع کرنا ہے جو تو چاہے (وہی ہوتا ہے) نہ کہ جو ہم چاہیں۔ پس تو ہمارے لیے یہ بات چاہ لے کہ ہم استقامت کے ساتھ رہیں۔

(٣٦١١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانَ مِنْ كَلاَمِهِ أَنْ يَقُولَ : أَيُّ حَسْرَةٍ أَكْبَرُ عَلَى امْرِءٍ مِنْ أَنْ يَرَى عَبْدًا له كَانَ اللَّهُ خَوَّلَهُ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلُ مَنْزِلَةً مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَيُّ حَسْرَةٍ عَلَى امْرِءٍ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ مَالاً فِي الدُّنْيَا فَيَرِثَهُ غَيْرُهُ فَيَعْمَلَ فِيهِ بِطَاعَةِ اللهِ فَيَكُونَ وِزْرُهُ عَلَيْهِ وَأَجْرُهُ لِغَيْرِهِ ، وَأَيُّ حَسْرَةٍ عَلَى امْرِءٍ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يَرَى عَبْدًا كَانَ مَكْفُوفَ الْبَصَرِ فِي الدُّنْيَا قَدْ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ ، عَنْ بَصَرِهِ وَقَدْ عَمِيَ هُوَ ، ثُمَّ يَقُولُ : إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَفِرُّونَ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ مُقْبِلَةٌ عَلَيْهِمْ ، وَلَهُمْ مِنَ الْقِدَمِ مَا لَهُمْ ، وَإِنَّكُمْ تَتَّبِعُونَهَا وَهِيَ مُدْبِرَةٌ عَنْكُمْ وَلَكُمْ مِنَ العذاب مَا لَكُمْ ، فَقِيسُوا أَمْرَكُمْ وَأَمْرَ الْقَوْمِ.

(۳۶۱۱۹) حضرت حصین، حضرت ابراہیم تیمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ان کے کلام میں سے یہ بات تھی: آدمی کو اس سے بڑی حسرت کیا ہوگی کہ وہ اپنے غلام کو جس کو اللہ نے دنیا میں اس کا غلام بنایا تھا اور وہ غلام اللہ کے ہاں بروز قیامت افضل درجہ پر ہو؟ آدمی کو اس سے بڑی حسرت کس بات پر ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا میں مال دیا تھا۔ وہ کسی اور کو اس مال کا

وارث بنادے پھر وہ وارث اس مال میں اللہ کی اطاعت کرے۔ پس مال کا گناہ مالک پر اور اس کا ثواب دوسرے کے لیے ہو؟ اور اس سے بڑی حسرت آدمی کو کیا ہوگی کہ وہ کسی بندے کو دیکھے جو دنیا میں نابینا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نظر کھول دی ہے اور یہ نابینا ہوگیا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ دنیا سے بھاگتے تھے جبکہ دنیا ان کی طرف متوجہ ہوتی تھی۔ اور ان لوگوں کو جو مقام ملتا تھا وہ ملتا تھا۔ لیکن تم لوگ دنیا کی پیروی کرتے ہو اور دنیا نے تم سے منہ پھیرا ہوا ہے اور تمہیں جو عذاب ہونا ہے وہ ہونا ہے۔ پس تم اپنا اور ان لوگوں کا معاملہ قیاس کرلو۔

(٣٦١٢٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ : ﴿وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ﴾ قَالَ : حَتَّى مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ.

(۳۶۱۲۰) حضرت ابراہیم تیمی سے قرآن مجید کی آیت ﴿وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ یہاں تک کہ بالوں کے کناروں سے بھی موت آئے گی۔

(٣٦١٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ﴿إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ قَالَ : تُبْنَا.

(۳۶۱۲۱) حضرت ابراہیم تیمی سے ﴿إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ کے بارے میں روایت ہے: تُبْنَا یعنی ہم نے رجوع کیا۔

(٣٦١٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يَرْتَدِي بِالرِّدَاءِ يَبْلُغُ أَلْيَتَيْهِ مِنْ خَلْفِهِ وَثَدْيَيْهِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَتِ ، لَوْ أَنَّكَ اتَّخَذْتَ رِدَاءً أَوْسَعَ مِنْ رِدَائِكَ هَذَا ، قَالَ : يَا بُنَيَّ ، لاَ تَقُلْ هَذَا ، فَوَاللهِ مَا عَلَى الأَرْضِ لُقْمَةٌ لَقَمْتهَا طَيِّبَةً إِلاَّ لَوَدِدْتُ لَوْ كَانَتْ فِي أَبْغَضِ النَّاسِ إِلَيَّ.

(۳۶۱۲۲) حضرت ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ ایسی چادر اوڑھتے تھے جو پیچھے سے سرین تک اور آگے سے پستان تک پہنچتی تھی۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے ابا جان! اگر آپ اپنی اس چادر سے بڑی چادر لے لیں! انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ بات نہ کہہ۔ خدا کی قسم! زمین پر جو طیب لقمہ بھی میں کھاتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ وہ بھی میرے مبغوض ترین انسان کے منہ میں چلا جائے۔

(٣٦١٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَاشْتَرَى رَقِيقًا بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، قَالَ : فَبَنَوْا لَهُ دَارَهُ ، ثُمَّ بَاعَهُمْ بِرِبْحِ أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَتِ لَوْ أَنَّكَ عَمَدْتَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَاشْتَرَيْتَ مِثْلَ هَؤُلاَءِ فَرَبِحْتَ فِيهِمْ ، فَقَالَ : لاَ تَقُلْ لِي هَذَا ، فَوَاللهِ مَا فَرِحْتُ بِهَا حِينَ أَصَبْتُهَا ، وَلاَ حَدَّثْتُ نَفْسِي بِأَنْ أَرْجِعَ فَأُصِيبَ مِثْلَهَا.

(۳۶۱۲۳) حضرت ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ والد صاحب بصرہ گئے اور انہوں نے چار ہزار میں غلام خریدا۔ پھر اسے چار ہزار کے نفع کے ساتھ بیچ دیا۔ میں نے ان سے کہا ابا جان! اگر آپ بصرہ جائیں اور غلاموں کی خرید و فروخت کریں تو خوب نفع ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایسی بات نہ کہو۔ واللہ مجھے یہ نفع حاصل کر کے خوشی نہیں ہوئی اور نہ ہی

میرے دل میں اس طرح کا اور نفع حاصل کرنے کی امنگ پیدا ہوئی ہے۔

(٣٦١٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ، قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ حَتَّى يُمَثَّلَ لَهُ جُلَسَاؤُهُ عِنْدَ مَوْتِهِ ، إِنْ كَانُوا أَهْلَ لَهْوٍ فَأَهْلُ لَهْوٍ ، وَإِنْ كَانُوا أَهْلَ ذِكْرٍ فَأَهْلُ ذِكْرٍ.

(٣٦١٢٤) حضرت یزید بن شجرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو میت بھی مرتا ہے تو اس کے ہم مجلس اس کے سامنے متمثل ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اہل لہو ہوں تو اہل لہو۔ اور اگر اہل ذکر سے ہوں تو اہل ذکر۔

(٣٦١٢٥) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عن مجاهد عَنِ ابْنِ شَجَرَةَ ، قَالَ :يَقُولُ الْقَبْرُ لِلرَّجُلِ الْكَافِرِ ، أَوِ الْفَاجِرِ :أَمَا ذَكَرْت ظُلْمَتِي ؟ أَمَا ذَكَرْت وَحْشَتِي ؟ أَمَا ذَكَرْت ضِيقِي ؟ أَمَا ذَكَرْت غَمِّي ؟.

(٣٦١٢٥) حضرت ابن شجرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبر کافر آدمی سے یا فاجر آدمی سے کہتی ہے کیا تمہیں میری ظلمت یاد نہیں ہے؟ کیا تمہیں میری وحشت یاد نہیں ہے؟ کیا تمہیں میری تنگی یاد نہیں ہے؟ کیا تمہیں میرا غم یاد نہیں؟''

(٣٦١٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ ، قَالَ : كَانَ يَقُصُّ وَكَانَ يُصَدِّقُ فِعْلُهُ قَوْلَهُ.

(٣٦١٢٦) حضرت یزید بن شجرہ کے بارے میں روایت ہے وہ قصہ بیان کرتے تھے اور ان کا فعل ان کے قول کی تصدیق کرتا تھا۔

(٣٦١٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُصُّ عَلَيْنَا غَدْوَةً وَعَشِيَّةً وَيَقُولُ : إِنَّ الْجَنَّةَ لاَ تُنَالُ إِلاَّ بِعَمَلٍ لَهَا ، اخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ ، وَدُومُوا عَلَى صَلاَحٍ ، وَاتَّقُوا اللَّهَ بِقُلُوبٍ سَلِيمَةٍ وَأَعْمَالٍ صَالِحَةٍ ، وَيُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ :مَنْ خَافَ أَدْلَجَ.

(٣٦١٢٧) حضرت کردوس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمیں صبح وشام واقعات سنایا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ بیشک جنت، جنت کے عمل کے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی۔ رغبت کو خوف کے ساتھ ملائے رکھو۔ اچھے کاموں پر مداومت رکھو۔ اور اللہ تعالیٰ سے سلیم قلوب اور صالح اعمال کے ہمراہ ڈرتے رہو۔ اور آپ بکثرت یہ فرمایا کرتے تھے: جو ڈرتا ہے وہ جلدی اندھیرے میں ہی چل پڑتا ہے۔

(٣٦١٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنْبَاعِ ، عَنْ أَبِي الدِّهْقَانِ ، قَالَ :بَيْنَمَا شَابٌّ يَمْشِي مَعَ الأَحْنَفِ ، فَقَالَ لَهُ :يَا ابْنَ أَخِي ، إِذَا عُرِضَ لَكَ الْحَقُّ فَاقْصِدْ لَهُ وَالْهَ عَمَّا سِوَاهُ.

(٣٦١٢٨) حضرت ابو دہقان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک جوان حضرت احنف کے ہمراہ چلا جارہا تھا تو آپ نے اس کو کہا: اے برادرزادہ! جب حق تمہارے سامنے آجائے تو پھر تم اس کا ارادہ کرلو اور اس کے ماسوا سے غافل ہوجاؤ۔

(٤٨) يحيى بن جعدة رحمه الله

حضرت یحییٰ بن جعدہ کا کلام

(٣٦١٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : اعْمَلْ وَأَنْتَ مُشْفِقٌ وَدَعِ الْعَمَلَ وَأَنْتَ تَشْتَهِيهِ ، عَمَلٌ صَالِحٌ قَلِيلٌ تَدُومُ عَلَيْهِ.

(۳۶۱۲۹) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے تم عمل کرو درانحالیکہ تم ڈر رہے ہو اور عمل کو چھوڑ دو جبکہ تمہیں اس کی چاہت ہو۔ عمل صالح تھوڑا بھی ہو تم اس پر مداومت کرو۔

(٣٦١٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ يَحْيَى : إِذَا سَجَدَ ، وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ : إِذَا وَضَعَ الرَّجُلُ جَبْهَتَهُ فَقَدْ بَرِءَ مِنَ الْكِبْرِ.

(۳۶۱۳۰) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے حضرت یحییٰ کہتے ہیں جب آدمی سجدہ کرے اور حضرت ابن مہدی کہتے ہیں جب آدمی اپنی پیشانی کو رکھ دیتا ہے تو وہ تکبر سے بری ہو جاتا ہے۔

(٣٦١٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتهمْ يَذْكُرُونَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ رَأَى جِيرَانًا لَهُ تَحَوَّلُوا ، فَقَالَ : مَا لَكُمْ ؟ قَالُوا : فَرَغْنَا ، قَالَ : وَبِهَذَا أُمِرَ الفارغ.

(۳۶۱۳۱) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو حضرت شریح کے حوالہ سے ذکر کرتے سنا کہ انہوں نے اپنے ایک پڑوسی کو دیکھا جو جا رہے تھے۔ پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم فارغ ہو گئے ہیں۔ شریح نے کہا: فارغ آدمی کو یہی حکم ہے؟''

(٣٦١٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّ أَيْسَرَ النُّسُكِ اللِّبَاسُ وَالْمَشْيَةُ.

(۳۶۱۳۲) حضرت عبداللہ بن عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک آسان ترین قربانی لباس اور چال ہے۔

(٣٦١٣٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : اشْتَكَى عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْهُذَيْلِ يَوْمًا ذُنُوبَهُ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا الْمُغِيرَةِ ، أَلَسْت التَّقِيَّ ، قَالَ : فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَبْدَكَ هَذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَرَّبَ إِلَيَّ وَإِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى مَقْتِهِ.

(۳۶۱۳۳) حضرت ابوسنان بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابوالہذیل ایک دن اپنے گناہوں کی شکایت کر رہے تھے تو ان سے ایک آدمی نے کہا: اے ابوالمغیرہ! کیا تم متقی نہیں ہو۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا: اے اللہ! تیرا ایک بندہ میرے قریب ہو رہا ہے اور میں تجھے اس کے غصہ پر گواہ بناتا ہوں۔

(٣٦١٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : أُتِيتُ فَقِيلَ لِي :قَدْ مَاتَ أَخُوك ، فَجِئْت سَرِيعًا وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبِهِ ، فَأَنَا عِنْدَ رَأْسِ أَخِي أَسْتَغْفِرُ لَهُ وَأَسْتَرْجِعُ إِذْ كُشِفَ الثَّوْبُ عَنْ وَجْهِهِ ، فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَقُلْنَا :وَعَلَيْكَ السَّلاَمُ سُبْحَانَ اللهِ ، قَالَ :سُبْحَانَ اللهِ إِنِّي قَدِمْت عَلَى اللهِ بَعْدَكُمْ فَتُلُقِّيت بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ ، وَكَسَانِي ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ ، وَوَجَدْت الأَمْرَ أَيْسَرَ مِمَّا تَظُنُّونَ ، وَلاَ تَتَّكِلُوا ، وَإِنِّي اسْتَأْذَنْت رَبِّي أَنْ أُخْبِرَكُمْ وَأُبَشِّرَكُمْ ، احْمِلُونِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ عَهِدَ إِلَيَّ أَنْ لاَ أَبْرَحَ حَتَّى آتِيَهُ ، ثُمَّ طَفِءَ مَكَانَهُ ، قَالَ :وَأَخَذَ حَصَاةً فَرَمَى بِهَا ، قَالَ :فَمَا أَدْرِي أَهُوَ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ هَذِهِ.

(۳۶۱۳۴) حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس کوئی آیا اور مجھے کہا تمہارا بھائی مرگیا ہے۔ پس میں جلدی سے آیا۔ اس کو اس کے کپڑوں میں ڈھانپ دیا گیا تھا اور میں اپنے بھائی کے سر کے پاس کھڑا اس کے لیے استغفار کررہا تھا۔ اور انا للہ پڑھ رہا تھا کہ اچانک اس کے چہرے سے کپڑا ہٹا اور اس نے کہا: السلام علیکم! ہم نے جواب میں کہا۔ وعلیک السلام۔ سبحان اللہ۔ اس نے کہا: سبحان اللہ۔ میں تمہارے بعد اللہ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ وہاں میرا استقبال بادِنسیم اور ریحان کے ساتھ اور ایسے پروردگار نے کیا جو غصہ میں نہیں تھا۔ اور مجھے سندس اور ریشم کا سبز لباس پہنایا۔ اور میں نے تمہارے گمان سے بھی آسان معاملہ پایا۔ اور تم بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جاؤ۔ میں نے اپنے رب سے اس بات کی اجازت لی ہے کہ میں تمہیں خبر دوں اور بشارت دوں۔ تم مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف لے چلو۔ کیونکہ آپ ﷺ نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں تمہارے آنے تک یہیں رہوں گا۔ پھر یہ صاحب اسی جگہ فوت ہوگئے۔ راوی کہتے ہیں اس نے ایک کنکری پکڑی اور پھینک دی۔ راوی کہتے ہیں۔ مجھے یہ بات معلوم نہیں ہے کہ وہ زیادہ تیز تھے یا یہ۔

(٣٦١٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْخَيْرِ إِذَا الْتَقَوْا يُوصِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِثَلاَثٍ ، وَإِذَا غَابُوا كَتَبَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مَنْ عَمِلَ لآخِرَتِهِ كَفَاهُ اللَّهُ دُنْيَاهُ ، وَمَنْ أَصْلَحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ كَفَاهُ اللَّهُ النَّاسَ ، وَمَنْ أَصْلَحَ سَرِيرَتَهُ أَصْلَحَ اللَّهُ عَلاَنِيَتَهُ.

(۳۶۱۳۵) حضرت ابوعون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اہل خیر جب باہم ملتے تھے تو ان میں سے بعض، بعض کو تین باتوں کی وصیت کرتے تھے اور جب یہ غائب ہوتے تو پھر ایک دوسرے کو یہ تحریر کرتے۔ جو شخص اپنی آخرت کے لیے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے لیے اس کو کافی ہوجاتے ہیں۔ جو شخص اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان معاملہ درست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی طرف سے کفایت کرجاتے ہیں۔ جو شخص اپنی خلوت کو درست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی جلوت کو درست کردیتے ہیں۔

(٣٦١٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا قُطْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، أَنَّهُ رَأَى صَاحِبًا لَهُ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ :أَيُّ شَيْءٍ رَأَيْت أَفْضَلَ حِينَ اطَّلَعْت الأَمْرَ ، قَالَ :سَجَدَاتُ الْمَسْجِدِ.

(۳۶۱۳۶) حضرت عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے ایک دوست کو خواب میں دیکھا۔ تو اس سے پوچھا جب تم نے معاملہ دیکھا تو کون سی چیز تمہیں سب سے افضل نظر آئی؟ انہوں نے کہا: مسجد کے چند سجدے۔

(۳۶۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ طُعْمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، قَالَ : كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ عَبَدَ اللَّهَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فِي الْبَرِّ ، ثُمَّ قَالَ : يَا رَبِّ قَدَ اشْتَقْتُ أَنْ أَعْبُدَكَ فِي الْبَحْرِ ، فَأَتَى قَوْمٌ فَاسْتَحْمَلَهُمْ فَحَمَلُوهُ ، وَجَرَتْ بِهِمْ سَفِينَتُهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَجْرِيَ ، ثُمَّ قَامَتْ فَإِذَا شَجَرَةٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَاءِ ، قَالَ : فَقَالَ : ضَعُونِي عَلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ ، قَالَ : فَقَالُوا : مَا يُعَيِّشُكَ عَلَى هَذِهِ ، قَالَ : إِنَّمَا اسْتَحْمَلْتُكُمْ فَضَعُونِي حَيْثُ أُرِيدُ ، فَوَضَعُوهُ وَجَرَتْ بِهِمْ سَفِينَتُهُمْ ، فَأَرَادَ مَلَكٌ أَنْ يَعْرُجَ إِلَى السَّمَاءِ فَتَكَلَّمَ بِكَلاَمِهِ الَّذِي كَانَ يَعْرُجُ بِهِ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ ، فَعَلِمَ ، أَنَّ ذَلِكَ لِخَطِيئَةٍ كَانَتْ مِنْهُ ، فَأَتَى صَاحِبُ الشَّجَرَةِ فَسَأَلَهُ أَنْ يَشْفَعَ لَهُ إِلَى رَبِّهِ ، قَالَ : فَصَلَّى وَدَعَا لِلْمَلَكِ ، قَالَ وَطَلَبَ إِلَى رَبِّهِ أَنْ يَكُونَ هُوَ يَقْبِضُ نَفْسَهُ لِيَكُونَ أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنْ مَلَكِ الْمَوْتِ ، فَأَتَاهُ حِينَ حَضَرَ أَجَلُهُ ، فَقَالَ : إِنِّي طَلَبْت إِلَى رَبِّي أَنْ يُشَفِّعَنِي فِيك كَمَا شَفَّعَك فِي ، وَأَنْ أَكُونَ أَنَا أَقْبِضُ نَفْسَك ، فَمِنْ حَيْثُ شِئْت قَبَضْتهَا ، قَالَ : فَسَجَدَ سَجْدَةً فَخَرَجَتْ دَمْعَةٌ مِنْ عَيْنِهِ فَمَاتَ.

(۳۶۱۳۷) حضرت عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے چالیس سال تک خشکی میں اللہ کی عبادت کی۔ پھر اس نے دعا کی۔ اے پروردگار! میں سمندر میں آپ کی عبادت کرنے کا شوق رکھتا ہوں۔ چنانچہ کچھ لوگ آئے اور اس نے ان سے سوار کرنے کو کہا: انہوں نے اس کو (کشتی میں) سوار کرلیا۔ پھر جب تک خدا کی مشیت تھی کشتی انہیں لے کر چلتی رہی۔ پھر کشتی ٹھہر گئی۔ وہاں پانی کے کنارے میں ایک درخت تھا۔ راوی کہتے ہیں اس آدمی نے (کشتی والوں سے) کہا: مجھے اس درخت کے پاس اتار دو۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: تم اس جگہ کیسے زندہ رہو گے؟ اس نے کہا: میں نے تمہیں اجرت پر اٹھانے کو کہا تھا پس جہاں میرا دل چاہے تم مجھے وہیں اُتارو۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس کو وہاں اتار دیا اور کشتی بقایا لوگوں کو لے کر پھر چل پڑی۔ پھر ایک فرشتے نے آسمان پر چڑھنا چاہا اور اس نے وہ کلمات پڑھے جن کے ذریعہ وہ آسمان پر چڑھتا تھا لیکن وہ آسمان پر نہ چڑھ سکا۔ اُسے معلوم ہوا کہ یہ اس کی کسی غلطی کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ وہ درخت والے کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ وہ اس کے پروردگار کے پاس اس کی سفارش کرے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس آدمی نے نماز پڑھی اور فرشتے کے لیے دعا کی۔ راوی کہتے ہیں: اس عابد نے خدا سے یہ دعا بھی کی کہ اس کی روح یہ فرشتہ قبض کرے تا کہ ملک الموت سے ہلکی تکلیف ہو۔ چنانچہ جب اس آدمی کی موت آئی تو یہ فرشتہ حاضر ہوا اور اس نے کہا میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ تیرے بارے میں میری بھی شفاعت قبول کریں جس طرح انہوں نے میرے بارے میں تیری شفاعت قبول کی تھی اور یہ کہ میں ہی تمہاری روح قبض کروں۔ پس جیسے تم چاہو گے میں تمہاری روح قبض کروں گا۔ راوی کہتے ہیں پھر اس عابد نے سجدہ کیا اور اس کی آنکھ سے آنسو نکلا اور وہ مر گیا۔

(۵٠) كلام عبيدِ بنِ عميرٍ رحمه الله

حضرت عبید بن عمیر کا کلام

(٣٦١٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :إِذَا جَاءَ الشِّتَاءُ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ طَالَ اللَّيْلُ لِصَلاَتِكُمْ وَقَصُرَ النَّهَارُ لِصِيَامِكُمْ فَاغْتَنِمُوا.

(۳۶۱۳۸) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے جب سردی کا موسم آتا تو وہ کہتے اے اہل قرآن! تمہاری نمازوں کے لیے رات لمبی ہوگئی ہے اور تمہارے روزوں کے لیے دن چھوٹا ہوگیا ہے۔ پس تم غنیمت سمجھو۔

(٣٦١٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :مَا كَانَ الْمُجْتَهِدُ فِيكُمْ إِلاَّ كَاللاَّعِبِ فِيمَنْ مَضَى.

(۳۶۱۳۹) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں تم میں سے جو خوب محنت کرنے والا ہے وہ پہلے لوگوں میں سے کھیلنے والے کی طرح ہے۔

(٣٦١٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ لَيَتَوَقَّعُونَ الأَخْبَارَ ، فَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ ، قَالُوا :إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، سُلِكَ بِهِ غَيْرُ طَرِيقِنَا.

(۳۶۱۴۰) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک قبروں والے خبروں کے منتظر رہتے ہیں۔ پھر جب ان کے پاس خبریں نہیں آتیں تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔ یہ ہمارے راستہ کے علاوہ پر چل پڑے ہیں۔

(٣٦١٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْعَظِيمِ الطَّوِيلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ ، فَلاَ يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَرَأَ : ﴿فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾.

(۳۶۱۴۱) حضرت بعید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک بڑے لمبے آدمی کو لایا جائے گا اور اس کو میزان میں رکھا جائے گا تو اللہ کے ہاں اس کا وزن مچھر کے پر جتنا بھی نہیں ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾.

(٣٦١٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ : ﴿لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ قَالَ :الَّذِي لاَ يَجْلِسُ مَجْلِسًا ، ثُمَّ يَقُومُ إِلاَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ.

(۳۶۱۴۲) حضرت عبید بن عمیر سے قرآن مجید کی آیت ﴿لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ کے بارے میں منقول ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ اس آدمی کے بارے میں ہے جو کسی بھی مجلس میں بیٹھے پھر اٹھے تو اللہ سے معافی کا طلبگار رہے۔

(٣٦١٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :مِنْ صِدْقِ الإِيمَانِ وَبِرِّهِ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي

الْمَكَارِهِ وَمِنْ صِدْقِ الإِيمَانِ وَبِرِّهِ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ فَيَدَعُهَا ، لاَ يَدَعُهَا إِلاَّ لِلَّهِ.

(۳۶۱۴۳) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایمان کی سچائی اور نیکی میں سے یہ بات ہے کہ ناپسندیدہ اوقات میں وضو کو خوب اچھی طرح کرنا۔ ایمان کی سچائی اور نیکی میں سے یہ بات ہے کہ آدمی کسی حسین عورت کے ساتھ خلوت میں ہو پھر اس کو چھوڑ دے۔ اس کو صرف اللہ کے لیے چھوڑ دے۔

(۳۶۱۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ﴾ قَالَ : هُوَ الأَكُولُ الشَّرُوبُ الْقَوِي الشَّدِيدُ يُوزَنُ فَلاَ يَزِنُ شَعِيرَةً ، يَدْفَعُ الْمَلَكُ مِنْ أُولَئِكَ سَبْعِينَ أَلْفًا دَفْعَةً وَاحِدَةً فِي جَهَنَّمَ.

(۳۶۱۴۴) حضرت عبید بن عمیر سے ارشادِ خداوندی ﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں یہ زیادہ کھانے والا اور زیادہ پینے والا ہے۔ طاقتور اور سخت جان لیکن وزن کیا جائے تو وہ جو کے وزن کے برابر بھی نہیں ہوتا۔ فرشتہ اس جیسے ستر لوگوں کو ایک ہی مرتبہ میں جہنم میں پھینک دے گا۔

(۳۶۱۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﴿لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ قَالَ : الَّذِي يَذْكُرُ ذُنُوبَهُ فِي الْخَلاَءِ فَيَسْتَغْفِرُهَا.

(۳۶۱۴۵) حضرت عبید بن عمیر سے ﴿لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: یہ وہ آدمی ہے جو اپنے گناہوں کو خلوت میں یاد کرتا ہے پھر ان پر استغفار کرتا ہے۔

(۳۶۱۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ قَالَ : مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَفُكَّ عَانِيًا ، أَوْ يُجِيبَ دَاعِيًا ، أَوْ يَشْفِيَ سَقِيمًا ، أَوْ يُعْطِيَ سَائِلاً.

(۳۶۱۴۶) حضرت عبید بن عمیر سے ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: اس کی شان میں سے یہ بات ہے کہ وہ قیدی کو رہائی دیتا ہے یا دعا کرنے والے کی قبول کرتا ہے، یا بیمار کو شفا دیتا ہے یا سوال کرنے والے کو عطا کرتا ہے۔

(۳۶۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّكُمْ مَكْتُوبُونَ عِنْدَ اللهِ بِأَسْمَائِكُمْ وَسِيمَاكُمْ ومجالسكم وَحُلاَكُمْ.

(۳۶۱۴۷) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم اللہ کے ہاں، اپنے ناموں، اپنی نشانیوں، اپنے ہم مجلسوں اور اپنے ظاہری حلیوں سمیت لکھے ہوئے ہو۔

(۳۶۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فِي قَوْلِ اللهِ ﴿مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ﴾ قَالَ : الْبَأْسَاءُ : الْبُؤْسُ ، وَالضَّرَّاءُ : الضُّرُّ ، ثُمَّ قَالَ : السَّرَّاءُ : الرَّخَاءُ ، وَالضَّرَّاءُ : الشِّدَّةُ.

(۳۶۱۴۸) حضرت عبید بن عمیر سے ارشادِ خداوندی ﴿مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ الباساء سے

مراد فقر ہے اور الضراء سے مراد تکلیف ہے۔ پھر فرمایا: السراء سے مراد نرمی ہے اور الضراء سے مراد سختی ہے۔

(۳۶۱۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ لِرَجُلٍ ثَلَاثَةُ أَخِلَّاءِ بَعْضُهُمْ أَخَصُّ بِهِ مِنْ بَعْضٍ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ بِهِ نَازِلَةٌ فَلَقِيَ أَخَصَّ الثَّلَاثَةِ بِهِ ، فَقَالَ : يَا فُلَانُ ، إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِي كَذَا وَكَذَا ، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُعِينَنِي ، قَالَ : مَا أَنَا بِالَّذِي أَفْعَلُ ، فَانْطَلَقَ إِلَى الَّذِي يَلِيهِ فِي الْخَاصَّةِ ، فَقَالَ : يَا فُلَانُ ، إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِي كَذَا وَكَذَا ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تُعِينَنِي ، فَقَالَ : أَنْطَلِقُ مَعَكَ حَتَّى تَبْلُغَ الْمَكَانَ الَّذِي تُرِيدُ ، فَإِذَا بَلَغْتَ رَجَعْتُ وَتَرَكْتُكَ ، فَانْطَلَقَ إِلَى أَخَسِّ الثَّلَاثَةِ ، فَقَالَ : يَا فُلَانُ ، إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تُعِينَنِي ، قَالَ : أَنَا أَذْهَبُ مَعَكَ حَيْثُمَا ذَهَبْتَ ، وَأَدْخُلُ مَعَكَ حَيْثُمَا دَخَلْتَ ، قَالَ : فَأَمَّا الأَوَّلُ فَمَالُهُ ، خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَلَمْ يَتْبَعْهُ مِنْهُ شَيْءٌ ، وَالثَّانِي أَهْلُهُ وَعَشِيرَتُهُ ذَهَبُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ ، ثُمَّ رَجَعُوا وَتَرَكُوهُ ، وَالثَّالِثُ عَمَلُهُ هُوَ حَيْثُمَا ذَهَبَ وَيَدْخُلُ مَعَهُ حَيْثُ مَا دَخَلَ.

(۳۶۱۴۹) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی کے تین دوست تھے۔ ان میں سے بعض، بعض سے زیادہ خاص تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس اس آدمی پر کوئی مصیبت نازل ہوگئی۔ چنانچہ وہ اپنے دوستوں میں سے خاص ترین کو ملا اور کہا: اے فلاں! مجھ پر ایسی ایسی مصیبت اتری ہے اور میں تم سے مدد لینا پسند کرتا ہوں۔ اس دوست نے کہا: میں تو یہ کام نہیں کرتا۔ پس یہ آدمی اس کے بعد والے خاص دوست کے پاس چلا گیا اور کہا: اے فلاں! مجھ پر ایسی ایسی مصیبت اتری ہے۔ اور میں تم سے مدد لینا پسند کرتا ہوں۔ اس دوست نے کہا: میں تمہارے ساتھ وہاں تک چلوں گا جہاں تم جانا چاہو۔ پھر جب تم پہنچ جاؤ گے تو میں واپس آ جاؤں گا تمہیں چھوڑ دوں گا۔ پھر یہ آدمی سب سے گھٹیا دوست کے پاس چلا گیا اور کہا: اے فلاں! معاملہ کچھ یوں ہے کہ مجھ پر ایسی ایسی مصیبت اتری ہے میں آپ کی مدد لینا چاہتا ہوں۔ اس دوست نے کہا: میں تمہارے ساتھ جاؤں گا جہاں تم جاؤ گے اور جہاں تم داخل ہوگے وہاں میں داخل ہوگا۔ حضرت عبید فرماتے ہیں: پس پہلا دوست اس کا مال ہے جس کو اس نے اپنے گھر والوں میں چھوڑ دیا ہے۔ اس مال میں سے کوئی چیز اس کے پیچھے نہیں گئی۔ دوسرا دوست اس کے اہل و خاندان ہے جو اس کے ساتھ اس کی قبر تک جاتے ہیں پھر اس کو چھوڑ کر واپس آ جاتے ہیں۔ تیسرا دوست اس کے عمل ہیں جو اس کے ساتھ ہیں جہاں وہ جائے گا اور اس کے ساتھ اندر جائیں گے جہاں وہ داخل ہوں گے۔

(۳۶۱۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ﴾ قَالَ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

(۳۶۱۵۰) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: سورج کا غروب کی جگہ سے طلوع ہونا۔

(۳۶۱۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَحَلَّ وَحَرَّمَ ، فَمَا

أَحَلَّ فَاسْتَحِلُّوهُ ، وَمَا حَرَّمَ فَاجْتَنِبُوهُ وَتَرَكَ من ذَلِكَ أَشْيَاءَ لَمْ يُحِلَّهَا وَلَمْ يُحَرِّمْهَا ، فَذَلِكَ عَفْوٌ مِنَ اللهِ عَفَاهُ ، ثُمَّ يَتْلُو : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۶۱۵۱) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے۔ پس جس چیز کو اللہ نے حلال کیا ہے تم اس کو حلال جانو اور جس چیز کو اللہ نے حرام کیا ہے تم اس سے اجتناب کرو۔ اور ان میں سے بعض چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا ہے نہ ان کو حرام قرار دیا ہے اور نہ ان کو حلال قرار دیا ہے۔ یہ خدا کی طرف سے معافی ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ......﴾ آخر آیت تک۔

(۳٦١٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : لَا يَزَالُ للهِ فِي الْعَبْدِ حَاجَةٌ مَا كَانَتْ لِلْعَبْدِ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ.

(۳۶۱۵۲) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بھی بندہ کی تب تک ضرورت رہتی ہے جب تک بندہ خدا کی طرف حاجت مند رہتا ہے۔

(۳٦١٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ لَيَتَوَكَّفُونَ لِلْمَيِّتِ كَمَا يُتَلَقَّى الرَّاكِبُ يَسْأَلُونَهُ ، فَإِذَا سَأَلُوهُ مَا فَعَلَ فُلَانٌ مِمَّنْ قَدْ مَاتَ ، فَيَقُولُ : أَلَمْ يَأْتِكُمْ ، فَيَقُولُونَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ.

(۳۶۱۵۳) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ قبروں والے بھی میت کا اس طرح استقبال کرتے ہیں جس طرح کسی سوار کا استقبال کیا جاتا ہے۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں۔ پس جب وہ اس سے سوال کرتے ہیں کہ فلاں کا کیا ہوا؟ جو لوگ مر گئے ہیں ان میں سے کسی کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تو یہ میت کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا۔ اس پر وہ کہتے ہیں: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔ اس کو اس کے ٹھکانہ ہاویہ کی طرف لے جایا گیا۔

(۳٦١٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنَّ الْقَبْرَ لَيَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ ، مَاذَا أَعْدَدْتَ لِي أَلَمْ تَعْلَمْ أَنِّي بَيْتُ الْغُرْبَةِ ، وَبَيْتُ الْوَحْدَةِ ، وَبَيْتُ الأَكَلَةِ ، وَبَيْتُ الدُّودِ.

(۳۶۱۵۴) حضرت عبید بن عمیر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک قبر کہتی ہے۔ اے ابن آدم! تو نے میرے لیے کیا تیاری کی ہے؟ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ میں غربت کا گھر ہوں۔ تنہائی کا گھر ہوں۔ کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں؟''

(۳٦١٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: إِنْ كَانَ نُوحٌ لَيَلْقَاهُ الرَّجُلُ مِنْ قَوْمِهِ فَيَخْنُقُهُ حَتَّى يَخِرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، قَالَ: فَيُفِيقُ حِينَ يُفِيقُ وَهُوَ يَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

(۳۶۱۵۵) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح کو اپنی قوم میں سے ایسے آدمی سے بھی واسطہ پڑا کہ اس

نے آپ علیہ السلام کا گلا گھونٹ دیا۔ یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہوکر گر پڑے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ کو افاقہ ہوا تو آپ یہ کہہ رہے تھے۔ اے میرے پروردگار! میری قوم کو معاف کردے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔

(٣٦١٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَمِعْته يُحَدِّثُ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ : إِنَّ قَوْمَ نُوحٍ لَمَّا أَصَابَهُمَ الْغَرَقُ ، قَالَ : وَكَانَتْ مَعَهُمَ امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا ، قَالَ : فَرَفَعَتْهُ إِلَى حَقْوِهَا ، فَلَمَّا بَلَغَهُ الْمَاءُ رَفَعَتْهُ إِلَى صَدْرِهَا ، فَلَمَّا بَلَغَهُ الْمَاءُ رَفَعَتْهُ إِلَى ثَدْيِهَا ، فَقَالَ اللَّهُ : لَوْ كُنت رَاحِمًا مِنْهُمْ أَحَدًا رَحِمْتهَا ، يَعْنِي بِرَحْمَتِهَا الصَّبِيَّ.

(٣٦١٥٦) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت نوح کی قوم پر جب غرق کا سیلاب آیا کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے ہمراہ ایک عورت تھی جس کے پاس بچہ تھا۔ راوی کہتے ہیں: اس عورت نے بچہ کو کمر تک اوپر اٹھایا۔ جب پانی کمر تک پہنچا تو اس نے بچہ کو اپنے سینہ تک بلند کرلیا پھر جب پانی سینہ کو پہنچا تو اس نے بچہ کو اپنے پستان تک بلند کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر میں ان لوگوں میں سے کسی پر رحم کرتا تو میں اس عورت پر رحم کرتا، یعنی اس کی طرف سے بچہ پر رحم کی وجہ سے۔

(٣٦١٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَأَلْهَمَهُ رُشْدَهُ فِيهِ.

(٣٦١٥٧) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین میں سمجھ عطا کرتا ہے اور اس کو دین کی راہنمائی القاء کرتا ہے۔

(٣٦١٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ، يُقَالَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : ادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْت ، قَالَ : فَيَقُولُ : يَا رَبِّ وَالِدِي فَيُقَالَ لَهُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْك ، فَإِذَا أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ قِيلَ لَهُ : دُونَك أَبَاك ، قَالَ : فَيَلْتَفِتُ فَإِذَا هُوَ ضَبُعٌ فَيَقُولُ : مَا لِي فِيهِ مِنْ حَاجَةٍ، فَتَطِيبُ نَفْسُهُ عَنْهُ ، فَيُنْطَلَقُ بِإِبْرَاهِيمَ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُنْطَلَقُ بِأَبِيهِ إِلَى النَّارِ.

(٣٦١٥٨) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قیامت کے دن کہا جائے گا۔ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے آپ چاہو جنت میں داخل ہوجاؤ۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابراہیم کہیں گے۔ اے میرے پروردگار! میرے والد؟ حضرت ابراہیم سے کہا جائے گا یہ تیرے ساتھ والوں میں سے نہیں ہے۔ لیکن جب حضرت ابراہیم سوال کرنے میں اصرار کریں گے تو ان سے کہا جائے گا۔ اپنے والد کو دیکھو۔ راوی کہتے ہیں پس جب وہ دیکھیں گے تو وہ بجو بنا ہوگا۔ اس پر حضرت ابراہیم کہیں گے مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر ان کا دل ان سے بے پرواہ ہوجائے گا۔ اور حضرت ابراہیم جنت کی طرف لے جائے جائیں گے اور ان کے والد کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

(٣٦١٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :

يَجِيءُ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَقْطُرُ رِمَاحُهُمْ وَسُيُوفُهُمْ دَمًا ، قَالَ : فَيُقَالَ لَهُمْ : كَمَا أَنْتُمْ حَتَّى تُحَاسَبُوا عَلِيهِ ، قَالَ :فَيَقُولُونَ :وَهَلْ أَعْطَيْتُمُونَا شَيْئًا تُحَاسِبُونَا عَلَيْهِ ، قَالَ :فَيُنْظَرُ فِي ذَلِكَ فَلاَ يُوجَدُ إِلاَّ أَكْوَارُهُمُ الَّتِي هَاجَرُوا عَلَيْهَا ، قَالَ :فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ بِخَمْسِ مِئَةِ عَامٍ.

(۳۶۱۵۹) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن مہاجر فقراء اس حال میں آئیں گے کہ ان کے نیزے اور ان کی تلواریں خون ٹپکا رہی ہوں گی۔ راوی کہتے ہیں ان سے کہا جائے گا۔ تم اسی حالت میں رہو یہاں تک کہ تم سے حساب لیا جائے۔ راوی کہتے ہیں وہ عرض کریں گے۔ کیا آپ نے ہمیں کچھ دیا ہے کہ جس کا آپ حساب لیں گے؟ راوی کہتے ہیں پس اس معاملہ میں دیکھا جائے گا تو ان کے پاس صرف وہ برتن ہوں گے جن میں انہوں نے ہجرت کے سفر میں زادِ راہ رکھا تھا۔ راوی کہتے ہیں پس یہ لوگ جنت میں باقی لوگوں سے پانچ سو سال قبل داخل ہوں گے۔

(۳۶۱۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﴿إِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ الأَوَّابُ الَّذِي يَتَذَكَّرُ ذُنُوبَهُ فِي الْخَلاَءِ فَيَسْتَغْفِرُ مِنْهَا.

(۳۶۱۶۰) حضرت عبید بن عمیر سے ﴿إِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: اواب: وہ آدمی ہوتا ہے جو اپنے گناہوں کو خلوت میں یاد کرتا ہے اور پھر ان پر استغفار کرتا ہے۔

(۳۶۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُهْلِكَ أَصْحَابَ الْفِيلِ بَعَثَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أُنْشِئَتْ مِنَ الْبَحْرِ أَمْثَالَ الْخَطَاطِيفِ كُلُّ طَيْرٍ مِنْهَا يَحْمِلُ ثَلاَثَةَ أَحْجَارٍ مُجَزَّعَةٍ :حَجَرَيْنِ فِي رِجْلَيْهِ وَحَجَرًا فِي مِنْقَارِهِ ، قَالَ فَجَائَتْ حَتَّى صَفَّتْ عَلَى رُؤُوسِهِمْ ، ثُمَّ صَاحَتْ وَأَلْقَتْ مَا فِي أَرْجُلِهَا وَمَنَاقِيرِهَا ، فَمَا يَقَعُ حَجَرٌ عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ إِلاَّ خَرَجَ مِنْ دُبُرِهِ ، وَلاَ يَقَعُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ إِلاَّ خَرَجَ مِنَ الْجَانِبِ الآخَرِ ، قَالَ :وَبَعَثَ اللَّهُ رِيحًا شَدِيدَةً فَضَرَبَتِ الْحِجَارَةَ فَزَادَتْهَا شِدَّةً فَأُهْلِكُوا جَمِيعًا.

(۳۶۱۶۱) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو ان پر سمندر سے پیدا کردہ ابابیلوں کے مثل پرندے بھیجے۔ ان میں سے ہر ایک پرندے نے تین سفید و سیاہ پتھر اٹھائے ہوئے تھے۔ دو پتھر اُس کے پنجوں میں اور ایک پتھر اس کی چونچ میں۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پس یہ پرندے آئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان اصحاب الفیل کے سروں پر صف بنالی پھر چیخ ماری اور اپنی چونچوں اور پنجوں میں موجود پتھروں کو گرادیا۔ جو پتھر بھی کسی آدمی کے سر پر لگتا وہ اس کی دبر سے باہر نکل آتا اور جسم کے جس حصہ پر بھی پڑتا دوسرے حصہ سے باہر آجاتا۔ راوی کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے شدید ہوا بھیجی جو پتھروں پر لگی تو اس نے (ان کی) شدت کو اور زیادہ کردیا پس وہ سارے لوگ ہلاک ہوگئے۔

(٥١) خيثمة بن عبدِ الرّحمانِ رحمه الله

خیثمہ بن عبد الرحمٰن

(٣٦١٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: كَانَ، يُقَالَ: إنَّ الشَّيْطَانَ يَقُولُ: مَا غَلَبَنِي عَلَيْهِ ابْنُ آدَمَ فَلَنْ يَغْلِبَنِي عَلَى ثَلاَثٍ: أَنْ يَأْخُذَ مَالاً مِنْ غَيْرِ حَقِّهِ، أَوْ أَنْ يَمْنَعَهُ مِنْ حَقِّهِ، أَوْ أَنْ يَضَعَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ.

(۳۶۱۶۲) حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے شیطان کہتا ہے: آدم کا بیٹا مجھ پر غالب آتا ہے لیکن تین چیزوں میں مجھ پر غالب نہیں آتا۔ بغیر حق کے مال لے یا حق کے باوجود مال سے روکے یا بغیر حق کے مال کو کہیں لگائے۔

(٣٦١٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: كَانَ، يُقَالُ: إنَّ الشَّيْطَانَ يَقُولُ: كَيْفَ يَغْلِبُنِي ابْنُ آدَمَ وَإِذَا رَضِيَ جِئْت حَتَّى أَكُونَ فِي قَلْبِهِ، وَإِذَا غَضِبَ طِرْت حَتَّى أَكُونَ فِي رَأْسِهِ.

(هناد ۱۳۰۴۔ احمد ۲

(۳۶۱۶۳) حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت ہے وہ کہا کرتے تھے شیطان کہتا ہے: آدم کا بیٹا مجھ پر کس طرح غلبہ پا سکتا ہے۔ جب وہ راضی ہوتا ہے تو میں آتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے دل میں بیٹھ جاتا ہوں اور جب وہ غضبناک ہوتا ہے تو میں اڑتا ہوا یہاں تک کہ میں اس کے سر میں آجاتا ہوں۔

(٣٦١٦٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الآيَةِ: ﴿يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا﴾ قَالَ: يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْرُجُ بَعْثُ النَّارِ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُمِئَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَمِنْ ذَلِكَ يَشِيبُ الْوِلْدَانُ.

(۳۶۱۶۴) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خیثمہ کو کہتے سنا ارشاد خداوندی ﴿يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا﴾ کے بارے میں۔ فرمایا: قیامت کے دن آواز دینے والا آواز دے گا۔ جہنم کے مستحق باہر آجائیں ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ پس اس بات کی وجہ سے بچے بوڑھے ہوجائیں گے۔

(٣٦١٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: دَعَانِي خَيْثَمَةُ، فَلَمَّا جِئْت إذَا أَصْحَابُ الْعَمَائِمِ وَالْمَطَارِفِ عَلَى الْخَيْلِ، فَحَقَّرْت نَفْسِي فَرَجَعْت، قَالَ: فَلَقِيَنِي بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَا لَك لَمْ تَجِئْ، قَالَ، قُلْتُ: قَدْ جِئْت وَلَكِنْ قَدْ رَأَيْت أَصْحَابَ الْعَمَائِمِ وَالْمَطَارِفِ عَلَى الْخَيْلِ فَحَقَّرْت نَفْسِي، قَالَ فَأَنْتَ وَاللهِ أَحَبُّ إلَيَّ مِنْهُمْ، قَالَ: وَكُنَّا إذَا دَخَلْنَا عَلَيْهِ، قَالَ بِالسَّلَّةِ مِنْ تَحْتِ السَّرِيرِ، وَقَالَ: كُلُوا وَاللهِ مَا أَشْتَهِيهِ، وَلاَ أَصْنَعُهُ إلاَّ لَكُمْ.

(۳۶۱۶۵) حضرت اعمش، حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت خیثمہ نے بلایا۔ جب میں

آیا تو کچھ دستار اور شال والے لوگ گھوڑوں پر آئے۔ میں نے اپنے کو حقیر سمجھا اور واپس ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں پھر اس کے بعد آپ کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم نہیں آئے؟ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: میں تو آیا تھا لیکن میں نے دستار اور شال والے لوگ دیکھے جو گھوڑوں پر سوار تھے تو میں نے اپنے آپ کو حقیر جانا۔ اس پر حضرت خیثمہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم مجھے ان سے زیادہ محبوب ہو۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم لوگ حضرت خیثمہ کے پاس جاتے تھے تو وہ اپنے تخت کے نیچے سے ایک ٹوکری نکالتے اور فرماتے: کھاؤ، خدا کی قسم! مجھے اس کی خواہش نہیں ہوتی لیکن میں یہ تمہارے لیے تیار کرتا ہوں۔

(۳۶۱۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ قَوْمُهُ يُؤْذُونَهُ ، فَقَالَ : إِنَّ هَؤُلاَءِ يُؤْذُونَنِي ، وَلاَ وَاللهِ مَا طَلَبَنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ بِحَاجَةٍ إِلاَّ قَضَيْتُهَا ، وَلاَ أُدْخِلُ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَذًى ، وَلأَنَا أَبْغَضُ فِيهِمْ مِنَ الْكَلْبِ الأَسْوَدِ ، وَلَمْ يَرَوْنَ ذَاكَ أَلاَ إِنَّهُ وَاللهِ مَا يُحِبُّ مُنَافِقٌ مُؤْمِنًا أَبَدًا.

(۳۶۱۶۶) حضرت اعمش، حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ان کی قوم والے ان کو تکلیف دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں جبکہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ خدا کی قسم! ان میں سے کسی نے مجھ سے کوئی ضرورت مانگی ہو مگر یہ کہ میں نے اس کو پورا کیا ہے۔ اور میں ان میں سے کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ لیکن (پھر بھی) میں انہیں سیاہ کتے سے بھی بڑھ کر مبغوض ہوں۔ اور یہ لوگ یہ خیال کیوں کرتے ہیں؟ مگر یہ بات ہے کہ بخدا کسی ایمان والے سے کبھی منافق محبت نہیں کرتا۔

(۳۶۱۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : تَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ : يَا رَبِّ ، عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ تَزْوِي عَنْهُ الدُّنْيَا وَتُعَرِّضُهُ لِلْبَلاَءِ ، قَالَ : فَيَقُولُ لِلْمَلاَئِكَةِ : اكْشِفُوا لَهُمْ عَنْ ثَوَابِهِ ، فَإِذَا رَأَوْا ثَوَابَهُ ، قَالُوا : يَا رَبِّ ، لاَ يَضُرُّهُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الدُّنْيَا ، قَالَ : وَيَقُولُونَ : عَبْدُكَ الْكَافِرُ تَزْوِي عَنْهُ الْبَلاَءَ وَتَبْسُطُ لَهُ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَقُولُ لِلْمَلاَئِكَةِ اكْشِفُوا لَهُمْ عَنْ ثوابه ، فَإِذَا رَأَوْا ثوابه ، قَالُوا : يَا رَبِّ لاَ يَنْفَعُهُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الدُّنْيَا.

(۳۶۱۶۷) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرشتوں نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے مومن بندہ سے دنیا دور ہو گئی ہے اور اس کو مصائب کے لیے آگے کر دیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے (دوسرے) فرشتوں سے کہا: ان کو مومن کا بدلہ دکھاؤ۔ چنانچہ جب فرشتوں نے مومن کا بدلہ دیکھا تو کہنے لگے: اے پروردگار! مومن کو دنیا میں جو حالت بھی پہنچے یہ اس کو نقصان دہ نہیں ہے۔ راوی کہتے تھے: اور فرشتوں نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے کافر بندے سے مصائب دور ہو گئے اور اس کے لیے دنیا کشادہ ہو گئی۔ راوی کہتے ہیں: حق تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا: ان کے لیے کافر کا بدلہ ظاہر کرو۔ چنانچہ جب فرشتوں نے کافر کا بدلہ دیکھا تو کہنے لگا۔ اے پروردگار! کافر کو دنیا میں جو بھی ملے اس کے لیے نفع مند نہیں ہے۔

(۳۶۱۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَطْرُدُ بِالرَّجُلِ الشَّيْطَانَ مِنَ الآدُرِ.

(ابن المبارک ۳۳۱)

(۳۶۱۶۸) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک آدمی کی وجہ سے شیطان کو کئی گھروں سے دور

کردیتے ہیں۔

(٣٦١٦٩) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ يُدْفَنَ فِي مَقْبَرَةِ فُقَرَاءِ قَوْمِهِ.

(۳۶۱۶۹) حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کو ان کی قوم کے فقراء کے مقبرہ میں دفن کیا جائے۔

(٣٦١٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : إِنِّي لأَعْلَمُ مَكَانَ رَجُلٍ يَتَمَنَّى الْمَوْتَ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ ، فَرَأَيْتُ أَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ.

(۳۶۱۷۰) حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: میں ایک ایسے آدمی کا مکان جانتا ہوں جو سال میں دو مرتبہ موت کی تمنا کرتا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ خود کو مراد لیتے تھے۔

(٣٦١٧١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : طُوبَى لِلْمُؤْمِنِ كَيْفَ يُحْفَظُ فِي ذُرِّيَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

(۳۶۱۷۱) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کے لیے بشارت ہے کہ اس کے بعد اس کی نسل کی کس طرح حفاظت کی جاتی ہے۔

(٣٦١٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : مَا تَقْرَؤُونَ فِي الْقُرْآنِ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ فَإِنَّ مَوْضِعَهُ فِي التَّوْرَاةِ : يَا أَيُّهَا الْمَسَاكِينُ.

(۳۶۱۷۲) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگ قرآن مجید میں جو ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ کے الفاظ پڑھتے ہو تو تورات میں اس کی جگہ يَا أَيُّهَا الْمَسَاكِينُ کے الفاظ ہیں۔

(٥٢) فِي ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالحمدِ
تسبیح اور حمد کے ثواب کے بارے میں

(٣٦١٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنْ أَقُولَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ.

(۳۶۱۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر میں سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہوں تو یہ مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

(۳۶۱۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ.

(۳۶۱۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمٰن کو محبوب ہیں یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ.

(۳۶۱۷۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لأَنْ أَقُولَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِعَدَدِهَا دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۶۱۷۵) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اگر سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کہوں تو یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ان کی تعداد کے بقدر راہِ خدا میں دینار خرچ کروں۔

(۳۶۱۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذِهِ السَّارِيَةِ ، قَالَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ كُتِبَتْ فِي رِقٍّ ، ثُمَّ طُبِعَ عَلَيْهَا طَابِعٌ مِنْ مِسْكٍ فَلَمْ تُكْسَرْ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۱۷۶) حضرت ثابت بنانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے ایک نے مجھے اس ستون کے پاس یہ حدیث بیان کی۔ اس نے کہا: جو آدمی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ کہتا ہے تو اس کو ایک کاغذ میں لکھ دیا جاتا ہے پھر اس پر مشک کی ایک مہر لگا دی جاتی ہے۔ اس کو قیامت کے دن تک توڑا جائے گا جب اس آدمی کو اس کا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔

(۳۶۱۷۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لأَنْ أَقُولَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى عَدَدِهَا خَيْلاً بِأَرْسَانِهَا.

(۳۶۱۷۷) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر میں یہ کلمات کہوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہیں کہ میں ان کی تعداد کے بقدر لگام لگے ہوئے گھوڑوں کو (راہِ خدا میں) بھیجوں۔

(۳۶۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : تَسْبِيحَةٌ بِحَمْدِ اللهِ فِي صَحِيفَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسِيرَ ، أَوْ تَسِيلَ مَعَهُ جِبَالُ الدُّنْيَا ذَهَبًا.

(۳۶۱۷۸) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ مومن کے صحیفہ میں خدا کی حمد کی ایک تسبیح اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں یا بہیں۔

(٣٦١٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : تَسْبِيحَةٌ فِي طَلَبِ الْحَاجَةِ خَيْرٌ مِنْ لَقُوحٍ صَفِيٍّ فِي عَامٍ أَزْبَةَ ، أَوْ قَالَ : لَزْبَةَ.

(۳۶۱۷۹) حضرت ولید، ابوالاحوص کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالاحوص کو کہتے سنا۔ حاجت کی طلب میں ایک تسبیح دودھ والی منتخب اونٹنی سے بہتر ہے جو شدت والے سال میں مہیا ہو۔

(٣٦١٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ أُسَبِّحَ تَسْبِيحَاتٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عَدَدَهُنَّ دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۶۱۸۰) حضرت عبید فرماتے ہیں کہ میں چند تسبیحات کرلوں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ان کی گنتی کے بقدر راہِ خدا میں دینار خرچ کروں۔

(٣٦١٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ : سَمِعْت مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ : إِذَا قَالَ الْعَبْدُ : سُبْحَانَ اللهِ ، قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ : وَبِحَمْدِهِ ، وَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ صَلَّوْا عَلَيْهِ ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ : صَلَّتْ عَلَيْهِ.

(۳۶۱۸۱) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں جب بندہ سُبْحَانَ اللهِ کہتا ہے تو فرشتے وَبِحَمْدِهِ کہتے ہیں اور جب بندہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ کہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

(٣٦١٨٢) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الْعَبْدُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ : كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ فَيَقُولُ اكْتُبْ لَهُ رَحْمَتِي كَثِيرًا ، وَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ كَثِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ ، كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ فَيَقُولُ : اكْتُبْ رَحْمَتِي كَثِيرًا ، وَإِذَا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، قَالَ الْمَلَك ، كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ فَيَقُولُ : اكْتُبْ لَهُ رَحْمَتِي كَبِيرًا .

(۳۶۱۸۲) حضرت ابوسعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب بندہ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے۔ میں (اس کو) کیسے لکھوں؟ اللہ فرماتے ہیں تم اس کو میری کثیر رحمت لکھو اور جب بندہ کہتا ہے سُبْحَانَ اللهِ كَثِيرًا۔ تو فرشتہ کہتا ہے میں کیسے لکھوں؟ اللہ فرماتے ہیں تم اس کے لیے میری کثیر رحمت لکھو۔ اور جب بندہ کہتا ہے اللہ اکبر کبیرا۔ فرشتہ کہتا ہے میں کیسے لکھوں؟ اللہ فرماتے ہیں تم اس کے لیے میری بڑی رحمت لکھو۔

(٣٦١٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عفاق ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسَبِّحَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ فَتَكُونَ لَهُ بِأَلْفِ حَسَنَةٍ.

(۳۶۱۸۳) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ایک سو مرتبہ تسبیح پڑھے کہ اس کے لیے ہزار نیکیاں ہوں۔

(۳۶۱۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا ، وَسَأَلَهُ شَيْئًا يُجْزِءُ عن الْقُرْآنِ، فَقَالَ لَهُ : قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۶۱۸۴) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صَلَّالِلْفَقِيَجَ کے پاس ایک آدمی آیا۔اس نے یہ ذکر کیا کہ وہ قرآن سے کچھ نہیں لے سکتا اور اس نے آپ صَلَّالِلْفَقِيَجَ سے کسی ایسی چیز کا سوال کیا جو قرآن کی طرف سے کفایت کر جائے۔آپ صَلَّالِلْفَقِيَجَ نے اس کو کہا: ''تم کہو! سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۶۱۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مسلم ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَوْ عَنْ أَخِيهِ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الَّذِينَ يَذْكُرُونَ مِنْ جَلاَلِ اللَّهِ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَهْلِيلِهِ يَتَعَاطَفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ ، يُذَكِّرْنَ بِصَاحِبِهِنَّ ، أَوَلاَ يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ لاَ يَزَالَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ شَيْءٌ يُذَكِّرُ بِهِ.

(۳۶۱۸۵) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صَلَّالِلْفَقِيَجَ نے ارشادفرمایا: ''جو لوگ ہیبت خداوندی کی وجہ سے خدا کی تسبیح ،تحمید اور تہلیل پڑھتے ہیں تو ان کی یہ تسبیحات عرش کے گرد منڈلاتی رہتی ہیں۔ان تسبیحات کی شہد کی مکھیوں کی طرح کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔یہ اپنے پڑھنے والے کو یاد کرتی ہیں کیا تم میں سے کوئی ایک یہ بات پسند نہیں کرتا کہ رحمٰن کے پاس کوئی چیز ہو جو اس کو مسلسل یاد کرتی رہے؟''

(۳۶۱۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ هَانِیءَ بْنَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ ابْنَةِ يَاسِرٍ ، عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ ، وَكَانَتْ إِحْدَى الْمُهَاجِرَاتِ ، قَالَتْ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ ، والتقديس واعقدن بالأنامل فإنهن يأتين يوم القيامة مسؤولات مستنطقات وَلاَ تغفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ.

(۳۶۱۸۶) حضرت یسیرہ...... جو ہجرت کرنے والیوں میں سے ایک تھیں...... سے روایت ہے۔وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صَلَّالِلْفَقِيَجَ نے ہمیں ارشادفرمایا: ''تم پر تسبیح ،تکبیر اور تقدیس لازم ہے اور تم انگلیوں کے ساتھ شمار کرو۔آپ صَلَّالِلْفَقِيَجَ نے فرمایا: کیونکہ یہ انگلیاں قیامت کے دن بلوائی جائیں گی اور پوچھی جائیں گی۔تم غافل نہ ہونا کہ پھر رحمت سے بھلا دی جاؤ۔

(۳۶۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي عُمَرَ الصينى ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ الأَغْنِيَاءُ بِالأَجْرِ ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي ، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ ، وَيَحُجُّونَ كَمَا نَحُجُّ ، وَيَتَصَدَّقُونَ ، وَلاَ نَجِدُ مَا نَتَصَدَّقُ ، قَالَ : فَقَالَ : أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ أَدْرَكْتُم مَنْ

سَبَقَکُمْ ، وَلاَ یُدْرِکُکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ إِلاَّ مَنْ عَمِلَ بِالَّذِی تَعْمَلُونَ بِهِ : تُسَبِّحُونَ اللَّهَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِینَ ، وَتَحْمَدُونَهُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِینَ ، وَتُکَبِّرُونَهُ أَرْبَعًا وَثَلاَثِینَ دُبُرَ کُلِّ صَلاَةٍ.

(۳۶۱۸۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! غنی لوگ تو اجر لے گئے۔ جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی اسی طرح نماز پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں اور جس طرح ہم حج کرتے ہیں وہ بھی یوں ہی حج کرتے ہیں اور وہ صدقہ بھی کرتے ہیں جبکہ ہمیں صدقہ کرنے کو کچھ نہیں ملتا۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں کوئی ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب تم اس کو کرو تو تم خود پر سبقت کرنے والے کو پالو اور تمہارے بعد والے تمہیں نہ پاسکیں گے مگر اُسی عمل کے ذریعہ جو تم نے کیا ہوگا؟ تم لوگ ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔

(۳۶۱۸۸) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ رُفَیْعٍ ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ مِنْهُ.

(۳۶۱۸۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بھی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کرتے ہیں۔

(۳۶۱۸۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَیْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ یَسَافٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ أُسَبِّحَ تَسْبِیحَاتٍ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عِدَّتَهُنَّ دَنَانِیرَ فِی سَبِیلِ اللهِ.

(۳۶۱۸۹) حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں چند تسبیحات پڑھ لوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ان کی تعداد کے بقدر راہِ خدا میں دینار خرچ کروں۔

(۳۶۱۹۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُون ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ عُقَیْلٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمُرَ ، عَنْ أَبِی الأَسْوَدِ الدِّیلِیِّ ، عَنْ أَبِی ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : بِکُلِّ تَسْبِیحَةٍ صَدَقَةٌ.

(۳۶۱۹۰) حضرت ابوذر، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر تسبیح کے بدلہ میں صدقہ ہوتا ہے۔

(۳۶۱۹۱) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِی بُکَیْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْجُرَیْرِیِّ ، عَنْ أَبِی عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِی ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ لِی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْکَلاَمِ إِلَی اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ : بَلَی ، یَا رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، أَخْبِرْنِی بِأَحَبِّ الْکَلاَمِ إِلَی اللهِ ، قَالَ : أَحَبُّ الْکَلاَمِ إِلَی اللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۳۶۱۹۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں خدا تعالیٰ کا

محبوب ترین کلام نہ بتاؤں؟'' ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں۔ آپ مجھے خدا تعالیٰ کا محبوب ترین کلام بتا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا تعالیٰ کا محبوب ترین کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

(۳۶۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ خَيْرِ الْعَمَلِ سُبْحَةَ الْحَدِيثِ ، وَإِنَّ مِنْ شَرِّ الْعَمَلِ التَّجْدِيفَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدَ الرَّحْمَانِ ، وَمَا سُبْحَةُ الْحَدِيثِ ، قَالَ : تَسْبِيحُ الرَّجُلِ وَالْقَوْمُ يَتَحَدَّثُونَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا التَّجْدِيفُ ، قَالَ : يَكُونُ الْقَوْمُ بِخَيْرٍ فَإِذَا سُئِلُوا ، قَالُوا : بِشَرٍّ.

(۳۶۱۹۲) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اعمال میں سے بہترین عمل سبحۃ الحدیث ہے اور اعمال میں سے بدترین عمل تجدیف ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے ابو عبدالرحمٰن! سبحۃ الحدیث کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی تسبیح کرے جبکہ باقی لوگ باتیں کر رہے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: تجدیف کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ خیر کے ساتھ ہوں لیکن جب سوال کیا جائے تو شر کا جواب دیں۔

(۳۶۱۹۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَسَكَتَ سَكْتَةً ، فَقَالَ : لَقَدْ أَصَبْت بِسَكْتَتِي هَذِهِ مِثْلَ مَا سَقَى النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ، قَالَ : قُلْنَا ، وَمَا أَصَبْت ، قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۶۱۹۳) حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن مالک کے پاس تھے پھر وہ ایک لمحہ خاموش رہے اور پھر کہنے لگے۔ تحقیق میں نے اپنی اس خاموشی میں وہ کچھ پالیا ہے جس کو نیل اور فرات سیراب کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں ہم نے کہا: آپ کو کیا ملا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۵۳) ما جاء فِي فضلِ ذِكرِ اللهِ

ذکر اللہ کی فضیلت میں جو روایات ہیں

(۳۶۱۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ أَنْجَى لَهُ مِنَ النَّارِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، إلا أن تَضْرِبُ بِسَيْفِكَ حَتَّى يَنْقَطِعَ ، ثُمَّ تَضْرِبُ بِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ ثَلاَثًا.

(۳۶۱۹۴) حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابن آدم کا کوئی عمل ذکر اللہ سے بڑھ کر اس کو آگ سے نجات دینے والا نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ''نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ۔ مگر یہ کہ تو اپنی تلوار سے مارتا رہے مارتا رہے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔ پھر تو (دوسری تلوار) مارتا رہے یہاں تک کہ وہ بھی ٹوٹ جائے۔ تین مرتبہ یہ بات فرمائی۔

(۳۶۱۹۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ، ذِكْرُ اللهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ أَفْضَلُ مِنْ حَطْمِ السُّيُوفِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِعْطَاءِ الْمَالِ سَحًّا.

(۳۶۱۹۵) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ صبح وشام خدا کا ذکر کرنا، راہِ خدا میں تلواریں توڑنے اور ڈھیروں مال دینے سے بہتر ہے۔

(۳۶۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: لأَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْمَلَ عَلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۳۶۱۹۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر میں خدا کا ذکر صبح سے طلوعِ شمس تک کروں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں صبح سے طلوعِ آفتاب تک عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کر راہِ خدا میں حملہ کرتا رہوں۔

(۳۶۱۹۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُعْطِي الْقِيَانَ الْبِيضَ ، وَبَاتَ آخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ اللَّهَ ، لَرَأَيْتُ أَنَّ ذَاكِرَ اللهِ أَفْضَلُ.

(۳۶۱۹۷) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اس حال میں رات گزارے کہ راہِ خدا میں سونا خیرات کرے اور دوسرا آدمی اس حال میں رات گزارے کہ قرآن کی تلاوت کرے اور اللہ کا ذکر کرے تو میرا خیال یہ ہے کہ خدا کو یاد کرنے والا افضل ہے۔

(۳۶۱۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ ، جَابِرٍ الرَّاسِبِيِّ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا فِي حِجْرِهِ دَنَانِيرُ يُعْطِيهَا وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ كَانَ ذَاكِرُ اللهِ أَفْضَلَ.

(۳۶۱۹۸) حضرت ابو برزہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر دو آدمیوں میں سے ایک اپنی جھولی میں دینار ڈال کر دے رہا ہو اور دوسرا خدا کا ذکر کر رہا ہو تو ذکرِ خدا کرنے والا افضل ہے۔

(۳۶۱۹۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :مَا مِنْ شِيمَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الشُّكْرِ وَالذِّكْرِ.

(۳۶۱۹۹) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو شکر اور ذکر کرنے سے زیادہ کوئی عادت محبوب نہیں ہے۔

(۳۶۲۰۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ قَالَ: الَّذِينَ لاَ تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ.

(۳۶۲۰۰) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں ذکرِ خدا سے تر رہتی ہیں وہ

جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ مسکرا رہے ہوں گے۔

(٣٦٢٠١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ شَرَائِعَ الإِسْلاَمِ قَدْ كَثُرَتْ ، فَأَنْبِئْنِي مِنْهَا بِمَا أَتَشَبَّثُ بِهِ ، قَالَ : لاَ يَزَالُ لِسَانُك رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

(٣٦٢٠١) حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک اسلام کے احکام تو بہت زیادہ ہیں۔ آپ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں جس سے میں چمٹ جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری زبان ہمیشہ ذکر خدا سے تر رہنی چاہیے۔

(٣٦٢٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : أَنِيرُوا بِذِكْرِ اللهِ وَاجْعَلُوا لِبُيُوتِكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ جُزْءًا.

(٣٦٢٠٢) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم ذکر خدا سے نور پکڑو اور اپنے گھروں کے لیے اپنی نمازوں میں سے حصہ بناؤ۔

(٣٦٢٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ لَيَرَوْنَ بُيُوتَ أَهْلِ الذِّكْرِ تُضِيءُ لَهُمْ كَمَا تُضِيءُ الْكَوَاكِبُ لأَهْلِ الأَرْضِ.

(٣٦٢٠٣) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اہل سماء کے لیے اہل ذکر کے گھر اس طرح چمکتے ہیں جیسے اہل زمین کے لیے ستارے چمکتے ہیں۔

(٣٦٢٠٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ مُعَاذٌ : لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا يَحْمِلُ عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ لَكَانَ هَذَا أَعْظَمَ ، أَوْ أَفْضَلَ أَجْرًا ، يَعْنِي الذَّاكِرَ.

(٣٦٢٠٤) حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے ارشاد فرمایا: اگر دو آدمی ہوں ان میں سے ایک راہ خدا میں گھوڑے پر سوار حملہ کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو یہ ذاکر اجر کے اعتبار سے افضل اور بڑھیا ہوگا۔

(٣٦٢٠٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : قِيلَ لأَبِي الدَّرْدَاءِ : إِنَّ أَبَا سعد بن مُنَبِّهٍ جَعَلَ فِي مَالِهِ مِئَةَ مُحَرَّرٍ ، قَالَ : أَمَا أَنَّ مِئَةَ مُحَرَّرٍ فِي مَالِ رَجُلٍ لَكَثِيرٌ ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ إِيمَانٌ مَلْزُومٌ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَلاَ يَزَالُ لِسَانُك رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

(٣٦٢٠٥) حضرت سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت ابوسعد بن منبہ نے اپنے مال میں سے سو غلام آزاد کیے ہیں۔ حضرت نے فرمایا: خبردار! کسی ایک آدمی کے مال میں سو آزاد ہونا بڑی بات ہے لیکن کیا میں تمہیں اس سے بھی افضل بات نہ بتاؤں؟ رات، دن ایمان سے چمٹا رہ۔ اور تیری زبان خدا کے ذکر سے مسلسل تر رہے۔

(٣٦٢٠٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : مَا دَامَ قَلْبُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ وَإِنْ كَانَ فِي السُّوقِ ، وَإِنْ يُحَرِّكُ بِهِ شَفَتَيْهِ فَهُوَ أَفْضَلُ.

(۳۶۲۰۶) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب تک آدمی کا دل ذکر کرتا ہے تب تک آدمی نماز میں ہوتا ہے اگر چہ یہ آدمی بازار میں ہو اور اگر اس کے ہونٹ بھی حرکت کریں تو یہ اور اچھا ہے۔

(٣٦٢٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْتَعَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللهِ.

(۳۶۲۰۷) حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اس بات کو پسند کرے کہ وہ جنت کے باغ میں چرے تو اس کو ذکر اللہ کثرت سے کرنا چاہیے۔

(٣٦٢٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا دَامَ قَلْبُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ وَإِنْ كَانَ فِي السُّوقِ.

(۳۶۲۰۸) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب تک آدمی کا دل اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے اگر چہ وہ بازار میں ہو۔

(٣٦٢٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : الْعَبْدُ مَا ذَكَرَ اللَّهَ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ.

(۳۶۲۰۹) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ جب تک ذکر کرتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے۔

(٣٦٢١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ كَعِدْلِ أَرْبَعِ رِقَابٍ ، أُرَاهُ قَالَ : مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

(۳۶۲۱۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو آدمی دس مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تو یہ اس کے لیے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ راوی کے خیال میں آپ نے یہ بھی کہا تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے۔

(٣٦٢١١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كُنَّ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ.

(۳۶۲۱۱) حضرت براء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کہے تو یہ کلمات کہنا ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(٣٦٢١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ أم الدَّرْدَاءِ ، قَالَت :مَنْ قَالَ مِئَةَ مَرَّةٍ غُدْوَةً ، وَمِئَةَ مَرَّةٍ عَشِيَّةً لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَمْ يَجِئْ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ مَا جَاءَ بِهِ إِلاَّ مَنْ قَالَ مِثْلَهُنَّ ، أَوْ زَادَ.

(۳۶۲۱۲) حضرت ہلال، حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جو آدمی سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کہے گا تو قیامت کے دن کوئی آدمی اس کے عمل کے برابر نہیں آئے گا مگر وہی آدمی جس نے یہ کلمات کہے یا اس سے زیادہ۔

(٣٦٢١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سُوَيْد بْنِ جُهَيْلٍ ، قَالَ :مَنْ قَالَ بَعْدَ الْعَصْرِ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَاتَلْنَ عَنْ قَائِلِهِنَّ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ.

(۳۶۲۱۳) حضرت سوید بن جہیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص عصر کے بعد لا الہ الا اللہ، لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کہے گا تو یہ کلمات اپنے کہنے والے کے لیے کل تک جھگڑتے رہیں گے۔

(٣٦٢١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلَى سُوَيْد بْنِ جُهَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْد وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۳۶۲۱۴) حضرت مسلم مولی سوید بن جہیل سے بھی ایسی حدیث منقول ہے۔

(٣٦٢١٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأنصاري ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ لَهُ كَعِدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ ، أَوْ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ.

(۳۶۲۱۵) حضرت ابو ایوب انصاری، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دس مرتبہ کہے گا تو یہ دس گردنوں کو آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔ یا'' ایک گردن کے برابر ہوں گے۔

(٣٦٢١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ ، لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَقْبَلَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالآخَرُ مِنَ الْمَغْرِبِ ، مَعَ أَحَدِهِمَا ذَهَبٌ لاَ يَضَعُ مِنْهُ شَيْئًا إِلاَّ فِي حَقٍّ ، وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى يَلْتَقِيَا فِي طَرِيقٍ لَكَانَ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهَ

أَفْضَلُهُمَا.

(٣٦٢١٦) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر دو آدمی ہوں۔ ان میں سے ایک مشرق کی جانب سے آئے اور دوسرا مغرب کی جانب سے آئے۔ ان میں سے ایک کے پاس سونا ہو۔ جو وہ حقدار جگہ پر خرچ کرتا آئے اور دوسرا خدا کا ذکر کرتا رہے۔ یہاں تک کہ یہ دونوں راستہ میں مل جائیں تو ان دونوں میں افضل وہ ہوگا جو اللہ کا ذکر کر رہا ہے۔

(٣٦٢١٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : دُفِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَلْقَةٍ وَهُمْ يَذْكُرُونَ اللَّهَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيُبَاهِي بِمَجْلِسِكُمْ أَهْلَ السَّمَاءِ.

(٣٦٢١٧) حضرت عبدالرحمن بن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک حلقہ کی طرف لے جایا گیا جو اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری مجلس کی وجہ سے اہل آسمان پر فخر کر رہے ہیں۔

(٣٦٢١٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ : لأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ حِينِ يُصَلُّونَ الْغَدَاةَ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ أُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَلأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ حِينِ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ أُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(٣٦٢١٨) حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ اگر میں ایسے لوگوں میں ہوں جو صبح کی نماز پڑھنے سے لے کر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کریں تو مجھے یہ بات اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں گھوڑوں کی پشت پر ہوں اور طلوع آفتاب تک راہِ خدا میں جہاد کرتا رہوں۔ اور اگر میں ایسے لوگوں میں ہوں جو عصر کی نماز پڑھنے سے لے کر غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کریں تو مجھے یہ بات اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں گھوڑوں کی پشت پر سوار ہو کر غروب آفتاب تک راہ خدا میں جہاد کروں۔

(٥٤) فِي كَثْرَةِ الاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

توبہ اور استغفار کی کثرت کے بارے میں

(٣٦٢١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(٣٦٢١٩) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں ہر دن اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔

(٣٦٢٢٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الأَغَرَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اپنے پروردگار سے توبہ کرو۔ کیونکہ میں بھی اس سے ایک دن سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(٣٦٢٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنْ كَانَ لَيُعَدُّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ يَقُولُ : رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی مجلس میں یہ بات شمار کی جاتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اے میرے پروردگار! تو مجھے معاف کردے اور میری توبہ قبول فرما۔ بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، معاف کرنے والا ہے۔ تو یہ سو مرتبہ شمار ہوتی۔

(٣٦٢٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلاَةِ : اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيَّ وَاغْفِرْ لِي إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۲) ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یہ کہتے سنا: ''اے اللہ! تو میری توبہ قبول فرما اور تو مجھے معاف کردے بیشک تو توبہ قبول کرنے والا معاف کرنے والا ہے۔

(٣٦٢٢٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي الْحُرِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ ، فَقَالَ : مَا أَصْبَحْت غَدَاةً قَطُّ إِلاَّ اسْتَغْفَرْت اللَّهَ فِيهَا مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۳) حضرت سعید بن ابی بردہ، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے کسی دن صبح نہیں کی مگر یہ کہ میں نے سو مرتبہ اللہ سے استغفار کیا ہے۔

(٣٦٢٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ : طُوبَى لِمَنْ وُجِدَ فِي صَحِيفَتِهِ نُبَذ مِنَ اسْتِغْفَارٍ.

(۳۶۲۲۴) حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ خوشخبری ہے اس آدمی کے لیے جس کے صحیفہ میں کچھ استغفار پایا جائے۔

(۳۶۲۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهِ مَا لَمْ يَعُدْ. (ترمذی ۳۵۳۷۔ احمد ۱۳۲)

(۳۶۲۲۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ تب تک قبول فرماتے ہیں جب تک وہ دوبارہ نہیں کرتا۔

(۳۶۲۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : شَكَوْت إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِي ، فَقَالَ : أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الاِسْتِغْفَارِ إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۶) حضرت حذیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم استغفار سے کہاں ہو؟ میں تو ہر دن اللہ سے سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(۳۶۲۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السُّمَيْطِ ، قَالَ : مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَتْ ذُنُوبُهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(۳۶۲۲۷) حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ پانچ مرتبہ کہتا ہے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(۵۵) کلام عمر بنِ عبدِ العزیزِ

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا کلام

(۳۶۲۲۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْطُبُ بِخُنَاصِرَةَ فَسَمِعْته يَقُولُ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَدَاءُ الْفَرَائِضِ وَاجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ.

(۳۶۲۲۸) حضرت علی بن زید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مقامِ خناصرہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خطبہ دیتے سنا۔ چنانچہ میں نے آپ کو کہتے سنا بہترین عبادت فرائض کی ادائیگی ہے اور حرام چیزوں سے اجتناب ہے۔

(۳۶۲۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَزْهَرَ بَيَّاعِ الْخُمُرِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِخُنَاصِرَةَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ مَرْقُوعٌ.

(۳۶۲۲۹) حضرت ازہر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو مقام خناصرہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے پیوند لگی قمیص پہنی ہوئی تھی۔

(۳۶۲۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي مَخْزُومٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ ، قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ بْنُ

عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ نَاحِلُ الْجِسْمِ يَخْطُبُ كَمَا كَانَ يَخْطُبُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فَلْيَحْمَدَ اللَّهَ وَمَنْ أَسَاءَ فَلْيَسْتَغْفِرَ اللَّهَ ، فَإِنَّهُ لاَ بُدَّ لأَقْوَامٍ أَنْ يَعْمَلُوا أَعْمَالاً وَضَعَهَا اللَّهُ فِي رِقَابِهِمْ وَكَتَبَهَا عَلَيْهِمْ.

(۳۶۲۳۰) حضرت عمر بن الولید بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ایک جمعہ کو باہر تشریف لائے...... آپ کا جسم بہت کمزور تھا...... آپ نے خطبہ دیا جس طرح آپ خطبہ دیتے تھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم میں سے جو اچھا کام کرے تو اس کو اللہ کی تعریف کرنی چاہیے۔ اور تم میں سے جو برا کام کرے تو اس کو اللہ سے معافی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ لوگوں کے لیے یہ بات لازمی ہے کہ وہ اعمال کریں اور اللہ ان اعمال کو ان کی گردنوں پر رکھ دے اور ان اعمال کو ان لوگوں پر لکھ دے۔

(۳۶۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُعرف ، فَقَالَ : رَأَيْت عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْطُبُ النَّاسَ بِعَرَفَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ ، وَذَكَرَ الْمَوْتَ ، فَقَالَ : غَنْظٌ لَيْسَ كَالْغَنْظِ وَكَظٌّ لَيْسَ كَالْكَظِّ.

(۳۶۲۳۱) حضرت معرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو مقام عرفہ میں دیکھا وہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور ان پر دو سبز کپڑے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے موت کا ذکر کیا تو فرمایا: وہ سخت تکلیف ہے لیکن عام سخت تکلیف کی طرح نہیں ہے۔ وہ سخت غم ہے لیکن عام سخت غموں کی طرح نہیں ہے۔

(۳۶۲۳۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَرَى ، أَنَّهُ أَشَدُّ خَوْفًا لِلَّهِ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۳۶۲۳۲) حضرت عمر بن ذر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے زیادہ خوف خدا والا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

(۳۶۲۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ جِئْتُمْ مِنَ الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ ، فَأَنْضَيْتُمَ الظَّهْرَ وَأَخْلَقْتُمَ الثِّيَابَ ، وَلَيْسَ السَّعِيدُ مَنْ سَبَقَتْ دَابَّتُهُ ، أَوْ رَاحِلَتُهُ ، وَلَكِنَّ السَّعِيدَ مَنْ تُقُبِّلَ مِنْهُ.

(۳۶۲۳۳) حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے مقام عرفہ میں لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ کہا: اے لوگو! تم دور اور قریب سے آئے ہو، چنانچہ تم نے جانور بھی لاغر کر دیے ہیں اور کپڑے بھی پرانے کر لیے ہیں لیکن خوش بخت وہ آدمی نہیں ہے جس کی سواری آگے نکل گئی بلکہ خوش بخت وہ ہے جس کی قبولیت ہوگئی۔

(۳۶۲۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : ذِكْرُ النِّعَمِ شُكْرُهَا.

(۳۶۲۳۴) حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: نعمتوں کا ذکر کرنا بھی ان کا شکر ہے۔

(٣٦٢٣٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ : كَانَ قَمِيصُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وثيابه فِيمَا بَيْنَ الْكَعْبِ وَالشِّرَاكِ.

(۳۶۲۳۵) حضرت عمرو بن مہاجر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی قمیص اور آپ کے کپڑے ٹخنوں اور تسمہ باندھنے کی جگہ کے درمیان تھے۔

(٣٦٢٣٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْطُبُ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ أَحَبِّ الأُمُورِ إِلَى اللهِ الْقَصْدَ فِي الْجِدَّةِ ، وَالْعَفْوَ فِي الْمَقْدِرَةِ ، وَالرِّفْقَ فِي الْوِلاَيَةِ ، وَمَا رَفَقَ عَبْدٌ بِعَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلاَّ رَفَقَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۲۳۶) حضرت مہلب بن عقبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز خطبہ دیتے تو فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین کاموں میں تونگری کی حالت میں میانہ روی اور قدرت کے وقت معافی اور اختیار کے وقت نرمی ہے۔ جو بندہ بھی کسی بندہ کے ساتھ دنیا میں نرمی کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ساتھ نرمی کریں گے۔

(٣٦٢٣٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ عبدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَصْلِحْ مَنْ كَانَ فِي صَلاَحِهِ صَلاَحٌ لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ وَأَهْلِكْ مَنْ كَانَ فِي هَلاَكِهِ صَلاَحٌ لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۲۳۷) حضرت عبید بن عبدالملک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! اس آدمی کو درست کردے جس کی درستگی میں اُمت محمدیہ کی درستگی ہے۔ اور اے اللہ! اس آدمی کو ہلاک کردے جس کی ہلاکت میں اُمت محمدیہ کی درستگی ہے۔

(٣٦٢٣٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ وَهُوَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ بِأُصْبُعِهِ هَكَذَا ، يَعْنِي يُشِيرُ بِهَا : اللَّهُمَّ زِدْ مُحْسِنَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ إِحْسَانًا ، وَرَاجِعْ بِمُسِيئِهِمْ إِلَى التَّوْبَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ : هَكَذَا ، ثُمَّ يُدِيرُ إِصْبَعَهُ : اللَّهُمَّ وَحُطَّ مِنْ وَرَائِهِمْ بِرَحْمَتِك.

(۳۶۲۳۸) حضرت عبید بن عبدالملک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو مقام عرفہ میں وقوف کرتے دیکھا تھا اور آپ رحمہ اللہ دعا کررہے تھے۔ اور آپ اپنی انگلی سے یوں اشارہ کررہے تھے۔ اے اللہ! اُمت محمد ﷺ! کے ساتھ اچھائی کرنے والے کی اچھائی کو اور زیادہ کر اور اُمت محمد ﷺ کے ساتھ برائی کرنے والے کو توبہ کی طرف پھیر دے پھر آپ رحمہ اللہ نے اپنی انگلی کو پھیرا۔ اے اللہ! اور تو ان کے پیچھے سے اپنی رحمت کا احاطہ فرمالے۔

(٣٦٢٣٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا نَافِعٌ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تمضى لِلَّذِي تُرِيدُ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، مَ

أُبَالِي لَوْ غَلَتْ بِي وَبِكَ فِيهِ الْقُدُورُ ، قَالَ : وَحَقٌّ هَذَا مِنْكَ يَا بُنَيَّ ، قَالَ : نَعَمْ وَاللهِ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لِي مِنْ ذُرِّيَّتِي مَنْ يُعِينُنِي عَلَى أَمْرِ رَبِّي ، يَا بُنَيَّ ، لَوْ بَدَهْتُ النَّاسَ بِالَّذِي تَقُولُ لَمْ آمَنْ أَنْ يُنْكِرُوهَا ، فَإِذَا أَنْكَرُوهَا لَمْ أَجِدْ بُدًّا مِنَ السَّيْفِ ، وَلاَ خَيْرَ فِي خَيْرٍ لاَ يَأْتِي إِلاَّ بِالسَّيْفِ ، يَا بُنَيَّ ، إِنِّي أُرَوِّضُ النَّاسَ رِيَاضَةَ الصَّعْبِ ، فَإِنْ يَطُلْ بِي عُمْرٌ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُنْفِذَ اللَّهُ لِي شَيْئًا ، وَإِنْ تَعَدَّ عَلَيَّ مَنِيَّةٌ فَقَدْ عَلِمَ اللَّهُ الَّذِي أُرِيدُ.

(۳۶۲۳۹) حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ عبدالملک بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو اپنے ارادہ کے پورے کرنے سے کیا شے رکاوٹ ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مجھے اس بات کی کوئی پروانہیں ہے کہ میرے اور آپ کے ذریعہ ہانڈیاں اُبلیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ بات تیری طرف سے درست ہے؟ عبدالملک نے کہا: جی ہاں، خدا کی قسم! آپ ؒ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے میری نسل میں ایسے لوگ پیدا فرمائے جو حکم خداوندی میں میری معاونت کرتا ہے۔ اے میرے بیٹے! اگر میں یہ بات جو تم نے کہی ہے۔ لوگوں کے پاس اچانک لے کر آتا تو ان کی طرف سے اس بات کے انکار سے مجھے امن نہیں تھا۔ پھر جب وہ انکار کرتے تو میرے لیے تلوار کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ اور ایسی خیر میں کوئی بہتری نہیں ہے جو تلوار کے ذریعہ آئے۔ اے میرے بیٹے! میں لوگوں کے ساتھ مشکل سے قابو آنے والی اونٹنی کو قابو کرنے کی طرح کا معاملہ کر رہا ہوں۔ چنانچہ اگر میری عمر لمبی ہوئی تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے کسی چیز کو نافذ کردے گا اور اگر مجھ پر موت نے حملہ کر دیا تو بھی اللہ تعالیٰ میرے ارادہ کو جانتے ہیں۔

(۳۶۲۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ ، قَالَ : غَضِبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمًا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ ، وَكَانَتْ فِيهِ حِدَّةٌ ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُهُ حَاضِرٌ ، فَلَمَّا رَآهُ قَدْ سَكَنَ غَضَبُهُ ، قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنْتَ فِي قَدْرِ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْك ، وَفِي مَوْضِعِكَ الَّذِي وَضَعَك اللَّهُ فيه ، وَمَا وَلاَّك اللَّهُ مِنْ أَمْرِ عِبَادِهِ يَبْلُغُ بِكَ الْغَضَبُ مَا أَرَى ، قَالَ : كَيْفَ قُلْتَ ؟ فَأَعَادَ عَلَيْهِ كَلاَمَهُ ، فَقَالَ : أَمَا تَغْضَبُ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ ، قَالَ : مَا يُغْنِي عَنِّي سَعَةُ جَوْفِي إِنْ لَمْ أُرَدِّدْ فِيهِ الْغَضَبَ حَتَّى لاَ يَظْهَرَ مِنْهُ شَيْءٌ أَكْرَهُهُ.

(۳۶۲۴۰) حضرت اسماعیل بن عبدالحکیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز کو غصہ آیا اور ان کا غصہ شدید ہو گیا اور اس میں کچھ تیزی بھی تھی۔ آپ کا بیٹا عبدالملک موجود تھا۔ چنانچہ جب اس نے آپ کو دیکھا کہ آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہے تو اس نے کہا: اے امیر المومنین! آپ، اپنے اوپر خدا کی نعمت کی قدر کریں اور جس جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رکھا ہے آپ اسی جگہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو حکومت کا اختیار دیا ہے تو بندوں کے معاملہ میں آپ کا غصہ جہاں تک پہنچا تھا آپ کو اس کا اختیار نہیں جو میں دیکھتا ہوں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: تم نے کیسے یہ بات کہی؟ چنانچہ عبدالملک نے بات دہرائی۔ حضرت عمر نے پوچھا: اے عبدالملک! تمہیں غصہ نہیں آتا؟ انہوں نے فرمایا: میری اس وسعت قلبی کا کیا فائدہ؟ اگر میں اپنے غصہ کو واپس نہ کروں

تا کہ اس کی وجہ سے کوئی ناپسندیدہ بات ظاہر نہ ہو؟''

(۳۶۲۴۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ أُنَاسًا مِنَ النَّاسِ الْتَمَسُوا الدُّنْيَا بِعَمَلِ الآخِرَةِ ، وَإِنَّ أُنَاسًا مِنَ الْقُصَّاصِ قَدْ أَحْدَثُوا مِنَ الصَّلاَةِ عَلَى خُلَفَائِهِمْ وَأُمَرَائِهِمْ عِدْلَ صَلاَتِهِمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَتَاكَ كِتَابِي هَذَا فَمُرْهُمْ أَنْ تَكُونَ صَلاَتُهُمْ عَلَى النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلى النَّبِيِّينَ وَدُعَاؤُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً ، وَيَدَعُوا مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۳۶۲۴۱) حضرت جعفر بن برقان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے خط لکھا۔ اما بعد! بیشک کچھ لوگ آخرت کے عمل سے دنیا کو تلاش کرتے ہیں اور کچھ قصہ گو لوگوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنے خلفاء اور امراء پر درود بھیجنے کی بدعت نکال لی ہے۔ پس جب تمہارے پاس میرا یہ خط آئے تو تو لوگوں کو حکم دے کہ وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء پر درود بھیجیں۔ اور عام مسلمان لوگوں کے لیے دعا ہے اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیں۔

(۳۶۲۴۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ : مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَعَاضَهُ مِمَّا انْتَزَعَ مِنْهُ صَبْرًا إِلاَّ كَانَ الَّذِي عَاضَهُ خَيْرًا مِمَّا انْتَزَعَ مِنْهُ.

(۳۶۲۴۲) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر بھی نعمت کرتا ہے پھر اس کو اس آدمی سے واپس لے لیتا ہے اور جس سے واپس لیتا ہے اس کو صبر دے دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کو جو صبر دیا ہوتا ہے وہ واپس لی ہوئی نعمت سے بہتر ہوتا ہے۔

(۳۶۲۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُؤَذِّنِ ، قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِالسُّوَيْدَاءِ فَأَذَّنْتُ لِلْعِشَاءِ ، فَصَلَّى ، ثُمَّ دَخَلَ الْقَصْرَ فَقَلَّمَا لَبِثَ أَنْ خَرَجَ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ، ثُمَّ جَلَسَ فَاحْتَبَى ، فَافْتَتَحَ الأَنْفَالَ فَمَا زَالَ يُرَدِّدُهَا وَيَقْرَأُ ، كُلَّمَا مَرَّ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ تَضَرَّعَ وَكُلَّمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ دَعَا حَتَّى أَذَّنْتُ لِلْفَجْرِ.

(۳۶۲۴۳) حضرت صالح بن سعید موذن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے ہمراہ مقام سویداء میں تھا۔ چنانچہ میں نے عشاء کی اذان دی اور انہوں نے نماز ادا کی پھر محل میں چلے گئے۔ پھر تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ باہر آ گئے پھر دو ہلکی سی رکعتیں پڑھیں اور پھر گھٹنے اٹھا کر (احتباء کی حالت میں) بیٹھ گئے۔ اور سورۂ انفال پڑھنا شروع کر دی۔ آپ رحمہ اللہ مسلسل سورۂ انفال دہراتے رہے اور پڑھتے رہے۔ جب بھی کسی تخویف والی آیت سے گزرتے عاجزی کرتے اور جب کسی رحمت کی آیت سے گزرتے دعا کرتے۔ یہاں تک کہ میں نے فجر کی اذان دے دی۔

(۳۶۲۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ هِلاَلٍ ، فَقَالَ : أَبْقَاكَ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَامَ الْبَقَاءُ خَيْرًا لَكَ ، قَالَ : قَدْ فُرِغَ مِنْ ذَلِكَ يَا

النَّضْرِ ، وَلَكِنْ قُلْ :أَحْيَاكَ اللَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ، وَتَوَفَّاكَ مَعَ الأَبْرَارِ.

(۳۶۲۴۴) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس حضرت عبدالاعلیٰ بن ہلال تشریف لائے اور کہا: اے امیرالمومنین! جب تک باقی رہنا آپ کے لیے بہتر ہو۔ اللہ آپ کو باقی رکھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے ابوالنضر! اس دعا سے تو فراغت ہو چکی ہے۔ لیکن تم یہ دعا کرو۔ اللہ تمہیں طیب زندگی عطا کرے اور تمہیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔

(۳۶۲۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، قَالَ: إنَّ اللَّهَ لاَ يُؤَاخِذُ الْعَامَّةَ بِعَمَلٍ فِي الْخَاصَّةِ ، فَإِذَا الْمَعَاصِي ظَهَرَتْ فَلَمْ تُنْكَرَ اسْتَحَقُّوا الْعُقُوبَةَ جَمِيعًا. (مالك ۹۹۱)

(۳۶۲۴۵) حضرت عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کے عمل کی وجہ سے مؤاخذہ نہیں کرتے۔ لیکن جب گناہ سرعام ہوتے ہیں اور ان پر انکار نہیں کیا جاتا تو پھر سب لوگ سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

(۳۶۲۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :مَنْ لَمْ يَعُدْ كَلاَمَهُ مِنْ عَمَلِهِ كَثُرَتْ خَطَايَاهُ ، وَمَنْ عَمِلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ.

(۳۶۲۴۶) حضرت عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو آدمی، اپنے کلام کو اپنے عمل سے شمار نہیں کرتا اس کی خطائیں زیادہ ہوتی ہیں اور جو آدمی علم کے بغیر عمل کرتا ہے تو اس کے خراب عمل اس کے صحیح عملوں سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔

(۳۶۲۴۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :ذَكَرَ أَبُو إسْرَائِيلَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ :حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ، قَالَ :رَأَيْته بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ أَحْسَنُ النَّاسِ لِبَاسًا وَأَطْيَبُ النَّاسِ رِيحًا وَمِنْ أَخْيَلِ النَّاسِ فِي مِشْيَتِهِ ، أَوْ أَخْيَلَ النَّاسِ فِي مِشْيَتِهِ ، ثُمَّ رَأَيْته بَعْدُ يَمْشِي مِشْيَةَ الرُّهْبَانِ ، فَمَنْ حَدَّثَك أَنَّ الْمَشْيَ سَجِيَّةٌ فَلاَ تُصَدِّقْهُ بَعْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۳۶۲۴۷) حضرت علی بن بذیمہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو مدینہ میں دیکھا تھا۔ وہ سب سے خوبصورت لباس والے تھے۔ اور سب سے عمدہ خوشبو والے تھے۔ اور اپنی چال میں سب سے زیادہ نخرے والے تھے۔ پھر میں نے ان کو اس کے بعد راہبوں کی سی چال چلتے (بھی) دیکھا ہے۔ پس جو شخص تمہیں یہ کہے کہ چال انسان کی فطری عادت ہے تو اس کی عمر بن عبدالعزیز کے بعد تصدیق نہ کرنا۔

(۳۶۲۴۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ :زَرَعْت زَرْعًا فَمَرَّ بِهِ جَيْشٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَأَفْسَدُوهُ ، قَالَ :فَعَوَّضَهُ مِنْهُ عَشْرَةَ آلاَفِ.

(۳۶۲۴۸) حضرت غیلان بن میسرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے

کھیتی کاشت کی تھی لیکن اس کے پاس سے اہل شام کا لشکر گزرا اور اس نے کھیتی خراب کردی۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس آدمی کو دس ہزار معاوضہ ادا کیا۔

(٣٦٢٤٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَوْصَى عَامِلَهُ فِي الْغَزْوِ أَنْ لاَ يَرْكَبَ دَابَّةً إِلاَّ دَابَّةً يَضْبِطُ سَيْرَهَا أَضْعَفَ دَابَّةٍ فِي الْجَيْشِ.

(۳۶۲۴۹) حضرت اوزاعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے اپنے عامل کو سفر جہاد میں یہ وصیت کی تھی کہ وہ صرف ایسی سواری پر ہی سوار ہو جس کی رفتار کو لشکر میں موجود کمزور ترین سواری بھی پا سکے۔

(٣٦٢٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يُبْرِدُ ، قَالَ : فَحَمَلَ مَوْلًى لَهُ رَجُلاً عَلَى الْبَرِيدِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ، قَالَ : فَدَعَاهُ ، فَقَالَ : لاَ تَبْرَحْ حَتَّى تُقَوِّمَهُ ، ثُمَّ تَجْعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۶۲۵۰) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز قاصد روانہ کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر کے ایک آزاد کردہ غلام نے آپ کی اجازت کے بغیر ایک آدمی کو ڈاک کے گھوڑے پر سوار کردیا۔ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ ؒ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تم اسی طرح رہو یہاں تک کہ تم اس کی قیمت لگاؤ اور پھر اس کو بیت المال میں جمع کرو۔

(٣٦٢٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُقْرِءِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهَى الْبَرِيدَ أَنْ يَجْعَلَ فِي طَرَفِ السَّوْطِ حَدِيدَةً يَنْخُسُ بِهَا الدَّابَّةَ ، قَالَ : وَنَهَى عَنِ اللُّجُمِ الثِّقَالِ.

(۳۶۲۵۱) حضرت جمیع بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے قاصد کو اس بات سے منع فرمایا کہ لاٹھی کے ایک جانب لوہا لگایا جائے جس کے ذریعہ جانور کو مارا جائے۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ نے بھاری لگاموں سے بھی منع کیا۔

(٥٦) عامِر بن عبدِ قيسٍ رحمه الله

حضرت عامر بن عبد قیس ؒ

(٣٦٢٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ : الْعَيْشُ فِي أَرْبَعٍ : النِّسَاءِ وَاللِّبَاسِ وَالطَّعَامِ وَالنَّوْمِ ، فَأَمَّا النِّسَاءُ فَوَاللهِ مَا أُبَالِي امْرَأَةً رَأَيْت أَمْ عَنْزًا ، وَأَمَّا اللِّبَاسُ فَوَاللهِ مَا أُبَالِي بِمَا وَارَيْت بِهِ عَوْرَتِي ، وَأَمَّا الطَّعَامُ وَالنَّوْمُ فَقَدْ غَلَبَانِي ، وَاللهِ لأُضِرَّنَّ بِهِمَا جَهْدِي ، قَالَ الْحَسَنُ : فَأَضَرَّ وَاللهِ بِهِمَا.

(۳۶۲۵۲) حضرت عامر بن عبد قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں عیش چار چیزوں میں ہے: عورتیں، لباس، کھانا، نیند۔ پس عورتیں تو خدا کی قسم میرے لیے کسی عورت اور کسی بکری کو دیکھنا برابر ہے اور لباس تو خدا کی قسم! مجھے اپنی ستر چھپانے کو جو کپڑا ملا ہے تو مجھے کسی اور کپڑے کی پروا نہیں ہے۔ اور کھانا اور نیند تو تحقیق یہ دونوں مجھ پر غالب ہیں۔ بخدا! میں ان دونوں کے ساتھ اپنی مشقت کو تکلیف

دوں گا۔ حضرت حسن کہتے ہیں: بخدا! انہوں نے دونوں کو نقصان دیا۔

(٣٦٢٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : دَخَلَ عَلَيَّ عَامِرٌ فِي الْبَيْتِ وَلَيْسَ مَعَهُ إِلاَّ جَرَّةٌ فِيهَا شَرَابُهُ وَطُهُورُهُ ، وَسَلَّةٌ فِيهَا طَعَامُهُ.

(۳۶۲۵۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر کے پاس گھر میں گیا تو ان کے پاس صرف ایک گھڑا تھا جس میں ان کے وضو اور پینے کا پانی تھا یا ایک ٹوکرا تھا جس میں ان کا کھانا تھا۔

(٣٦٢٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ مَا يَلِي الأَرْضَ مِنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ مِثْلَ ثَفِنِ الْبَعِيرِ.

(۳۶۲۵۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد قیس کے جسم کا جو حصہ زمین کو لگتا تھا وہ اونٹ کے حصہ کی طرح (سخت) تھا۔

(٣٦٢٥٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بِشْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْمِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ قَيْسٍ فَقَعَدْتُ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ ، فَقُلْتُ : إِنِّي أَرَى الْغُسْلَ يُعْجِبُكَ ، فَقَالَ : رُبَّمَا اغْتَسَلْتُ ، قَالَ : مَا حَاجَتُكَ ؟ قُلْتُ : جِئْتُ لِلْحَدِيثِ ، قَالَ : وَعَهْدُكَ بِي أُحِبُّ الْحَدِيثَ.

(۳۶۲۵۵) حضرت سہم بن شقیق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عامر بن عبد قیس کے پاس حاضر ہوا اور میں ان کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ پس وہ غسل کر کے باہر آئے تو میں نے کہا: میرے خیال میں آپ کو غسل پسند ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں اکثر غسل کرتا ہوں۔ پھر پوچھا: تمہاری کیا ضرورت ہے؟ میں نے کہا: میں حدیث کے لیے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا میرے بارے میں یہ خیال ہے کہ مجھے حدیث سے محبت ہے؟''

(٣٦٢٥٦) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، قَالَ : قِيلَ لِعَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَلاَ تَزَوَّجُ ، قَالَ : مَا عِنْدِي نَشَاطٌ ، وَمَا عِنْدِي مِنْ مَالٍ ، فَمَا أُغُرُّ امْرَأَةً مُسْلِمَةً.

(۳۶۲۵۶) حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد اللہ سے کہا گیا۔ آپ نے شادی کیوں نہیں کی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے (اس کی) طلب نہیں ہے اور نہ ہی میرے پاس مال ہے۔ چنانچہ میں کسی مسلمان عورت کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔

(٣٦٢٥٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ لاِبْنَيْ عَمٍّ لَهُ : فَوِّضَا أَمْرَكُمَا إِلَى اللهِ.

(۳۶۲۵۷) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد قیس نے اپنے دو چچا زاد بھائیوں سے کہا: تم اپنا

معاملہ اللہ کے سپرد کردو۔

(۳۶۲۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَعْضُ مَشْيَخَتِنَا ، قَالَ :قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ :إِنَّمَا أَجِدُنِي آسَفُ عَلَى الْبَصْرَةِ لأَرْبَعِ خِصَالٍ :تَجَاوُبُ مُؤَذِّنِيهَا ، وَظَمَأُ الْهَوَاجِرِ ، وَلأَنَّ بِهَا أَخْدَانِي ، وَلأَنَّ بِهَا وَطَنِي.

(۳۶۲۵۸) حضرت عامر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو بصرہ کی چار باتوں کی وجہ سے غمگین پاتا ہوں۔ اس کے موذنوں کا ایک دوسرے کو جواب دینا۔ اور سخت گرمیوں کی دوپہر کی پیاس، اور یہ کہ وہاں میرے دوست ہیں اور یہ کہ وہ میرا وطن ہے۔

(۳۶۲۵۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ ، قَالَ :لَمَّا سُيِّرَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :شَيَّعَهُ إِخْوَانُهُ ، فَقَالَ :بِظَهْرِ الْمِرْبَدِ :إِنِّي دَاعٍ فَأَمِّنُوا ، فَقَالُوا :هَاتِ فَقَدْ كُنَّا نَشْتَهِي هَذَا مِنْك ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ مَنْ سَائَنِي وَكَذَبَ عَلَيَّ وَأَخْرَجَنِي مِنْ مِصْرِي وَفَرَّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَانِي اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَصِحَّ جِسْمَهُ وَأَطِلْ عُمْرَهُ.

(۳۶۲۵۹) حضرت سعید جریری بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عامر بن عبداللہ کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے کچھ بھائی ان کی مشایعت کے لیے نکلے۔ چنانچہ انہوں نے ظہر مربد میں جا کر کہا: میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہنا۔ بھائیوں نے کہا: مانگیں۔ ہم تو خود آپ سے یہی چاہتے ہیں۔ آپ ؒ نے دعا کی: اے اللہ! جس نے میرے ساتھ برا کیا اور مجھ پر جھوٹ بولا اور مجھے میرے شہر سے جلاوطن کیا اور میرے اور میرے بھائیوں میں جدائی ڈالی، اے اللہ! تو اس کے مال، اور اس کے اولاد کو زیادہ فرما اور اس کے جسم کو صحت مند رکھ اور اس کی عمر لمبی فرما۔

(۳۶۲۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي مَنْ رَأَى عَامِرَ بْنَ عَبْدِ قَيْسٍ دَعَا بِزَيْتٍ فَصَبَّهُ فِي يَدِهِ كَذَا وَصَفَ جَعْفَرٌ ، وَمَسَحَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى ، ثُمَّ قَالَ : ﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلآكِلِينَ﴾ قَالَ فَدَهَنَ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ.

(۳۶۲۶۰) حضرت مالک بن دینار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے خود عامر بن عبد قیس کو دیکھا تھا کہ انہوں نے زیتون کا تیل منگوایا اور پھر اس کو اپنے ہاتھ میں ڈالا اور ایک ہاتھ کو دوسرے پر ملا پھر قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: ﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلآكِلِينَ﴾ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے اپنے سر اور داڑھی پر تیل لگایا۔

(۳۶۲۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي فُلاَنٌ ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ فِي الرَّحْبَةِ وَإِذَا ذِمِّيٌّ يُظْلَمُ ، قَالَ :فَأَلْقَى عَامِرٌ رِدَائَهُ وَقَالَ :أَلاَ أَرَى ذِمَّةَ اللهِ

تَخْفَرُونَ وَأَنَا حَيٌّ ، فَاسْتَنْقَذَهُ.

(۳۶۲۶۱) حضرت مالک بن دینار، ایک آدمی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبداللہ، اپنے گھر کے صحن میں تھے کہ ایک ذمی پر ظلم ہورہا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت عامر نے اپنی چادر پھینک دی اور فرمایا: کیا میں اللہ کے ذمہ کو ٹوٹتے ہوئے دیکھتا رہوں اور میں زندہ رہوں؟ چنانچہ آپ نے اس کو بچالیا۔

(۳۶۲۶۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ زَيْدٍ الرَّقَاشِيِّ ، قَالَ : لاَ يهلك النَّاسُ عَنْ نَفْسِكَ ، فَإِنَّ الأَمْرَ يَصِلُ إِلَيْكَ دُونَهُمْ ، وَلاَ تَقُلْ : اقْطَعْ عَنَّا الْيَوْمَ بِكَذَا وَكَذَا ، فَإِنَّهُ مَحْصِيٌّ عَلَيْكَ جَمِيعَ مَا عَمِلْتَ فِي ذَلِكَ ، وَلَمْ تَرَ شَيْئًا أَسْرَعَ إِدْرَاكًا ، وَلاَ أَحْسَنَ طَلَبًا مِنْ حَسَنَةٍ حَدِيثَةٍ لِذَنْبٍ عَظِيمٍ.

(۳۶۲۶۲) حضرت فضیل بن زید رقاشی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ لوگ تجھے تیری ذات سے غافل نہ کردیں۔ کیونکہ (تیرا) معاملہ تیرے ساتھ ہوگا نہ کہ ان کے ساتھ اور تم یہ بات نہ کہو۔ آج کا دن ہم سے یوں یوں گزر گیا۔ کیونکہ تم اس میں جو کچھ کرو گے وہ سارا تمہارے اوپر شمار ہوگا اور تم کسی چیز کو اس نیکی سے زیادہ تیز پانے والا اور اچھا طلب کرنے والا نہیں پاؤ گے جو بڑے گناہ کے بعد ہو۔

(۳۶۲۶۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ : رَوِّحُوا الْقُلُوبَ تَعِ الذِّكْرَ.

(۳۶۲۶۳) حضرت قسامہ بن زہیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دلوں کو راحت پہنچاؤ ذکر کی۔

(۵۷) مطرِّف بن الشِّخِّير رحمه الله

حضرت مطرف ابن شخیر رحمۃ اللہ علیہ

(۳۶۲۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي غَيْلاَنَ ، قَالَ : كَانَ مُطَرِّفُ بْنُ الشِّخِّيرِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ السُّلْطَانِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا تَجْرِي بِهِ أَقْلاَمُهُمْ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَقُولَ بِحَقٍّ أَطْلُبُ بِهِ غَيْرَ طَاعَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَتَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِشَيْءٍ يَشِينُنِي عِنْدَكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْتَغِيثَ بِشَيْءٍ مِنْ مَعَاصِيكَ عَلَى ضُرٍّ نَزَلَ بِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ تَجْعَلَنِي عِبْرَةً لأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ تَجْعَلَ أَحَدًا أَسْعَدَ بِمَا عَلَّمْته مِنِّي ، اللَّهُمَّ لاَ تُخْزِنِي فَإِنَّكَ بِي عَالِمٌ ، اللَّهُمَّ لاَ تُعَذِّبْنِي فَإِنَّكَ عَلَيَّ قَادِرٌ.

(۳۶۲۶۴) حضرت ابوغیلان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف ابن الشخیر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے بادشاہ کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس چیز کے شر سے جس پر اُن کے قلم چلیں۔ اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات کی کہ میں ایسا حق بولوں جس سے میں آپ کی فرمانبرداری کے سوا کچھ طلب کروں اور میں آپ سے مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں

لوگوں کے سامنے کسی ایسی چیز کے ذریعہ زینت حاصل کروں جو مجھے آپ کے ہاں بدنما کر دے اور میں آپ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے اوپر آنے والی کسی تکلیف کی وجہ سے آپ سے آپ کی نافرمانی پر مدد طلب کروں۔ اور میں اس بات سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی مخلوق میں سے کسی کے لیے عبرت بنا دیں۔ اور میں آپ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ میرے جاننے والوں میں سے کسی کو مجھ سے زیادہ خوش بخت کر دیں۔ اے اللہ! آپ مجھے رسوا نہ کرنا۔ کیونکہ آپ مجھے جانتے ہیں۔ اے اللہ! آپ مجھے عذاب نہ دینا کیونکہ آپ مجھ پر قادر ہیں۔

(٣٦٢٦٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُولُ : كَأَنَّ الْقُلُوبَ لَيْسَتْ مِنَّا وَكَأَنَّ الْحَدِيثَ يُعْنَى بِهِ غَيْرُنَا.

(٣٦٢٦٥) حضرت غیلان بن جریر کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مطرف کو کہتے سنا۔ (یوں لگتا ہے) گویا کہ دل ہمارے نہیں ہیں اور گویا کہ حدیث سے مقصود ہمارے سوا کوئی اور ہے۔

(٣٦٢٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُولُ : لَوْ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي ، أَفِي الْجَنَّةِ أَمْ فِي النَّارِ أَمْ أَصِيرُ تُرَابًا ، اخْتَرْتُ أَنْ أَصِيرَ تُرَابًا.

(٣٦٢٦٦) حضرت غیلان بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مطرف کو کہتے سنا: اگر میرے پاس میرے رب کا کوئی قاصد آئے اور مجھے یہ اختیار دے کہ یا جنت میں جاؤں یا جہنم میں جاؤں یا میں مٹی ہو جاؤں؟ تو میں مٹی ہونا پسند کروں گا۔

(٣٦٢٦٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ : هَذِهِ آيَةُ الْقُرَّاءِ.

(٣٦٢٦٧) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ﴾ آخر تک۔ فرمایا: یہ قاریوں کی آیت ہے۔

(٣٦٢٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ مُطَرِّفٌ : مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ إِلاَّ وَهُوَ أَحْمَقُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ ، وَلَكِنَّ بَعْضَ الْحَمَقِ أَهْوَنُ مِنْ بَعْضٍ.

(٣٦٢٦٨) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں لوگوں میں سے ہر ایک اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان معاملہ کرنے میں بیوقوف ہے۔ لیکن بعض لوگوں کی بیوقوفی بعض سے کم درجہ ہے۔

(٣٦٢٦٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ مُطَرِّفٌ يَقُولُ : اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي صَلاَةَ يَوْمٍ ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي صَوْمَ يَوْمٍ ، اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي حَسَنَةً ، ثُمَّ يَقُولُ : ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾.

(٣٦٢٦٩) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! آپ مجھ سے ایک دن کی نماز قبول فرما لیں، اے اللہ! آپ مجھ سے ایک دن کا روزہ قبول کر لیں۔ اے اللہ! آپ میرے لیے نیکی لکھ دیں۔ پھر آپ یہ

(تلاوت) فرمایا کرتے۔ ''بے شک اللہ تقویٰ والوں کا عمل قبول کرتا ہے۔''

(۳۶۲۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، أَنَّ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَوْ كَانَتْ لِي نَفْسَانِ لَقَدَّمْت إِحْدَاهُمَا قبل الأُخْرَى ، فَإِنْ هَجَمَتْ عَلَى خَيْرٍ أَتبَعْتُهَا الأُخْرَى ، وَإِلاَّ أَمْسَكْتها ، وَلَكِنْ إِنَّمَا هِيَ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ ، لاَ أَدْرِي عَلَى مَا تَهْجُمُ خَيْرٌ أَمْ شَرٌّ.

(۳۶۲۷۰) حضرت مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں اگر میرے پاس دو نفس ہوتے تو میں ان میں ایک کو دوسرے سے پہلے آگے بھیجتا۔ پس اگر وہ خیر پر پہنچتا تو میں دوسرے کو بھی اس کے پیچھے کر دیتا وگرنہ میں دوسرے کو روک لیتا۔ لیکن نفس تو ایک ہی ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ خیر پر پہنچے گا یا شر پر؟''

(۳۶۲۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، أَنَّ مُطَرِّفًا ، قَالَ : لَوْ وُزِنَ رَجَاءُ الْمُؤْمِنِ وخَوْفُهُ مَا رَجَحَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ.

(۳۶۲۷۱) حضرت ثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت مطرف نے فرمایا۔ اگر مومن کی امید اور اس کا خوف وزن کیا جائے تو ان میں سے کوئی دوسرے پر غالب نہیں ہوگا۔

(۳۶۲۷۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ الأَزْدِيُّ ، قَالَ : كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا الْحَسَنُ وَمُطَرِّفٌ ، وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، ذَكَرَ أُنَاسًا ، فَتَكَلَّمَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا ، فَقَالَ فِي دُعَائِهِ : اللَّهُمَّ ارْض عَنَّا ، اللَّهُمَّ ارْض عَنَّا ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ : يَقُولُ مُطَرِّفٌ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْحَلْقَةِ : اللَّهُمَّ إِنْ لَمْ تَرْضَ عَنَّا فَاعْفُ عَنَّا ، قَالَ : فَأَبْكَى الْقَوْمَ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ.

(۳۶۲۷۲) حضرت محمد بن واسع ازدی بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرت حسن، حضرت مطرف اور فلاں، فلاں لوگ محمد بن واسع نے کئی لوگوں کا ذکر کیا...... موجود تھے۔ چنانچہ حضرت سعید بن ابوالحسن نے کلام کیا راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے دعا کی اور اپنی دعا میں کہا۔ اے اللہ! تو ہم سے راضی ہوجا۔ اے اللہ! تو ہم سے راضی ہوجا دو یا تین مرتبہ کہا راوی کہتے ہیں حضرت مطرف حلقہ کے کنارہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ کہنے لگے۔ اے اللہ! اگر تم ہم سے راضی نہیں ہے تو تو ہمیں معاف کردے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس بات کی وجہ سے سارے لوگ رو پڑے۔

(۳۶۲۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : هُمُ النَّاسُ وَهُمُ النَّسْنَاسُ ، وَأُنَاسٌ غُمِسُوا فِي مَاءِ النَّاسِ.

(۳۶۲۷۳) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں وہ لوگ تھے۔ وہ لنگور تھے۔ اور ایسے لوگ تھے جنہیں انسانوں کے پانی میں غوطہ دیا گیا تھا۔

(۳۶۲۷۴) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : عُقُولُ النَّاسِ عَلَى قَدْرِ زَمَانِهِمْ.

(۳۶۲۷۴) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں لوگوں کی عقلیں ان کے زمانوں کے بقدر ہوتی ہیں۔

(٣٦٢٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ فِي قَوْلِهِ : ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : قَلَّ لَيْلَةٍ أَتَتْ عَلَيْهِمْ هَجَعُوهَا.

(۳۶۲۷۵) حضرت مطرف ابن الشخیر سے قولِ خداوندی ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں ان پر بہت کم ایسی رات آتی ہے کہ جس میں وہ سوتے ہیں۔

(٣٦٢٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُطَرِّف قَالَ : خَيْرُ الأُمُورِ أَوْسَاطُهَا.

(۳۶۲۷۶) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امور میں سے سب سے بہتر میانہ روی والے اُمور ہیں۔

(٣٦٢٧٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنْ مَبْدَئِهِ قَالَ فَجَعَلَ يَسِيرُ بِاللَّيْلِ فَأَضَاءَ لَهُ سَوْطُهُ.

(۳۶۲۷۷) حضرت ثابت، حضرت مطرف کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی بستی سے چلے۔ راوی کہتے ہیں وہ رات کے وقت چلتے تھے اوران کی لاٹھی ان کے لیے روشنی کرتی تھی۔

(٣٦٢٧٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفًا ، قَالَ : لَوْ كَانَتْ لِي الدُّنْيَا فَأَخَذَهَا اللَّهُ مِنِّي بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ يَسْقِينِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانَ قَدْ أَعْطَانِي بِهَا ثَمَنًا.

(۳۶۲۷۸) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف نے فرمایا: اگر ساری دنیا میرے پاس ہوتی پھر اللہ تعالیٰ یہ دنیا مجھ سے پانی کے اُس گھونٹ کے عوض لے لیتے جو قیامت کے دن آپ مجھے پلاتے تو تحقیق مجھے (میری دنیا کی) قیمت مل جاتی۔

(٣٦٢٧٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ مُطَرِّفٍ فَذَكَرْنَا اللَّهَ وَدَعَوْنَاهُ ، فَقَالَ : وَاللهِ لَئِنْ كَانَ هذا مِمَّا سَبَقَ لَكُمْ فِي الذِّكْرِ لَقَدْ أَرَادَ اللَّهُ بِكُمْ خَيْرًا ، وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَحْدُثُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَقَدْ أَرَادَ اللَّهُ بِكُمْ خَيْرًا ، فَأَيُّ ذَلِكَ مَا كَانَ فَاحْمَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۳۶۲۷۹) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت مطرف کے پاس تھے۔ چنانچہ ہم نے اللہ کا ذکر کیا اور اللہ سے دعا کی پھر آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! جو تمہارا وقت خدا کی یاد میں گزرا ہے تو تحقیق اللہ نے تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ کیا ہے۔ اور اگر آنے والے دن رات تمہارے لیے ایسے ہی ہوں تو بھی اللہ نے تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ کیا ہے۔ ان میں سے جو بھی ہو تو تم اس پر اللہ کی تعریف کرو۔

(٣٦٢٨٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفًا كَانَ يَقُولُ : إِنَّ الْحَدِيثَ ، وَإِنَّ الْيَمِينَ بِاللهِ.

(۳۶۲۸۰) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف کہا کرتے تھے: بیشک حدیث اور قسم خدا کے ساتھ ہے۔

(٣٦٢٨١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفًا كَانَ يَقُولُ : لَوْ كَانَ الْخَيْرُ فِي كَفِّ أَحَدِنَا مَا

اسْتَطَاعَ أَنْ يُفْرِغَهُ فِي قَلْبِهِ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يُفْرِغُهُ فِي قَلْبِهِ.

(۳۶۲۸۱) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف کہا کرتے تھے۔ اگر خیر ہم میں سے کسی ایک کی ہتھیلی میں (بھی) ہوتو وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ اس کو اپنے دل میں ڈال لے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دل میں ڈالیں۔

(٣٦٢٨٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفًا كَانَ يَقُولُ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً رَأَى صَيْدًا وَالصَّيْدُ لاَ يَرَاهُ فَخَتَلَهُ أَلَمْ يُوشِكْ أَنْ يَأْخُذَهُ ، قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَرَانَا وَنَحْنُ لاَ نَرَاهُ وَهُوَ يُصِيبُ مِنَّا.

(۳۶۲۸۲) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی آدمی شکار کو دیکھ لے اور اس کو شکار نے نہ دیکھا ہو اور شکاری گھات لگا لے تو ہوسکتا ہے کہ شکاری شکار پکڑ لے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت مطرف نے فرمایا: پس شیطان بھی ہمیں دیکھتا ہے لیکن ہم اس کو نہیں دیکھ پاتے چنانچہ وہ ہمیں پالیتا ہے۔

(٣٦٢٨٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ مُطَرِّفٌ :نَظَرْت فِي بَدْءِ هَذَا الأَمْرِ مِمَّنْ كَانَ ، فَإِذَا هُوَ مِنَ اللهِ ، وَنَظَرْت عَلَى مَنْ تَمَامُهُ فَإِذَا تَمَامُهُ عَلَى اللهِ ، وَنَظَرْت مَا مِلاَكُهُ فَإِذَا مِلاَكُهُ الدُّعَاءُ.

(۳۶۲۸۳) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف فرماتے ہیں: میں نے اس معاملہ کی ابتدا کو دیکھا کہ یہ کس سے ہے؟ تو وہ ابتداء خدا تعالیٰ ہے اور میں نے یہ دیکھا کہ اس کی انتہاء کس پر ہوگی؟ تو وہ بھی خدا تعالیٰ ہے اور میں نے اس بات میں غور کیا کہ اس کا ملاک (قوام) کیا شے ہے؟ تو اس کا قوام دعا ہے۔

(٣٦٢٨٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفَ بْنَ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :لَيَعْظُمُ جَلاَلُ اللهِ فِي صُدُورِكُمْ فَلاَ يُذْكَرُ اللَّهُ عِنْدَ مِثْلِ هَذَا ، يَقُولُ أَحَدُكُمْ لِلْكَلْبِ :أَخْزَاهُ اللَّهُ وَلِلْحِمَارِ ، أَوِ الشَّاةِ.

(۳۶۲۸۴) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف ابن الشخیر نے فرمایا: تمہارے سینوں میں اللہ کی عظمت ہونی چاہیے۔ چنانچہ ایسی باتوں کے وقت خدا کا ذکر نہ کیا جائے کہ تم میں سے کوئی کتے کو یہ کہے یا گدھے کو یا بکری کو کہے۔ اللہ اس کو رسوا کرے۔

(٣٦٢٨٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُطَرِّف قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَحَابَّ رَجُلاَنِ فِي اللهِ إِلاَّ كَانَ أَفْضَلَهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ ، قَالَ :فَلَمَّا سُيِّرَ مَذْعُورٌ ، وعَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: لَقِيَ مَذْعُورٌ مُطَرِّفًا فَجَعَلَ يُذَاكِرُهُ ، قَالَ مُطَرِّفٌ :فَجَعَلْتُ أَقُولُ :أَيْ أَخِي ، عَلاَمَ تَحْبِسُنِي وَقَدْ تَهَوَّرَتِ النُّجُومُ ، وَذَهَبَ اللَّيْلُ ، فَيَقُولُ :اللَّهُمَّ فِيك ، ثم يُذَاكِرُهُ السَّاعَةَ فَيَقُولُ :يَا أَخِي ، عَلاَمَ تَحْبِسُنِي وَقَدْ تَهَوَّرَتِ النُّجُومُ ، وَذَهَبَ اللَّيْلُ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ فِيك ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أُخْبِرْت أَنَّهُ قَدْ سُيِّرَ ، فَعَرَفْت لَيْلَته فَضْلَهُ عَلَيَّ.

(۳۶۲۸۵) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم آپس میں یہ بات کرتے تھے کہ باہم اللہ کے لیے محبت کرنے والے دو آدمیوں میں سے افضل آدمی وہ ہوتا ہے جو ان دونوں میں سے اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:

چنانچہ جب حضرت مذعور اور حضرت عامر بن عبداللہ کو جلاوطن کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت مذعور، حضرت مطرف سے ملے اور ان سے مذاکرہ شروع کر دیا۔ حضرت مطرف کہتے ہیں۔ میں کہنے لگا۔ اے میرے بھائی! تم نے مجھے کس وجہ سے روک رکھا ہے۔ جبکہ ستارے ڈوب گئے اور رات جا رہی ہے؟ وہ فرمانے لگے۔ اے اللہ! تیرے لیے پھر انہوں نے حضرت مطرف سے ایک گھڑی اور مذاکرہ کیا۔ مطرف نے پھر کہا۔ اے میرے بھائی! آپ نے مجھے کس وجہ سے روک رکھا ہے جبکہ ستارے ڈوب چکے ہیں اور رات جا رہی ہے؟ انہوں نے کہا: اے اللہ! تیرے لیے۔ پھر جب ہم نے صبح کی تو مجھے خبر ملی کہ وہ چلے گئے ہیں۔ تب میں نے ان کی خود پر رات کی فضیلت پہچانی۔

(٣٦٢٨٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : مَا أَرْمَلَةٌ جَالِسَةٌ عَلَى ذَيْلِهَا بِأَحْوَجَ إِلَى الْجَمَاعَةِ مِنِّي.

(٣٦٢٨٦) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اپنے دروازوں پر بیٹھی بیوہ عورتوں سے بھی زیادہ میں جماعت کا محتاج ہوں۔

(٣٦٢٨٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ مُطَرِّفٌ يَقُولُ : مَا أُوتِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَقْلِ.

(٣٦٢٨٧) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف کہا کرتے تھے۔ لوگوں کو عقل سے افضل چیز کوئی نہیں دی گئی۔

(٣٦٢٨٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيٌّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي خَرَجْتُ أُرِيدُ الْجُمُعَةَ ، فَأَتَيْتُ عَلَى مَقَابِرَ مِنَ الْحَيِّ ، فَإِذَا أَهْلُ الْقُبُورِ جُلُوسٌ ، فَجَعَلْتُ أُسَلِّمُ وَأَمْضِي ، قَالُوا : يَا عَبْدَ اللهِ ، أَيْنَ تُرِيدُ ، قَالَ : قُلْتُ : أُرِيدُ الْجُمُعَةَ ، قَالَ : ثُمَّ قُلْتُ : تَدْرُونَ مَا الْجُمُعَةُ ، قَالُوا : نَعَمْ وَنَعْلَمُ مَا يَقُولُ الطَّيْرُ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا يَقُولُ الطَّيْرُ يَوْمَئِذٍ ، قَالُوا : يَقُولُ : سَلاَمٌ سَلاَمٌ يَوْمٌ صَالِحٌ.

(٣٦٢٨٨) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جمعہ کے ارادے سے باہر نکلا ہوں اور میں محلّہ کے قبرستان کے پاس آیا تو دیکھا کہ اہل قبور بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو سلام کر کے گزرنا چاہا تو وہ کہنے لگے۔ اے عبداللہ! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا۔ میرا جمعہ کا ارادہ ہے۔ مطرف کہتے ہیں پھر میں نے پوچھا: تمہیں معلوم ہے جمعہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس دن پرندے کیا کہتے ہیں۔ مطرف کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: پرندے اس دن کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: پرندے کہتے ہیں۔ سلام، سلام، اچھا دن ہے۔

(٣٦٢٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفٍ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَرْحَمُ.

بِرَحْمَةِ الْعُصْفُورِ.

(۳۶۲۸۹) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ چڑیا کے رحم کی وجہ سے رحم فرماتے ہیں۔

(۳۶۲۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُولُ : مَا مَرَرْتُ بِأَهْلِ مَجْلِسٍ فَسَمِعْتُ أَحَدًا يُثْنِي عَلَيَّ خَيْرًا ، قَالَ : فَيَأْخُذُ ذَلِكَ فِي.

(۳۶۲۹۰) حضرت ثابت کہتے ہیں میں نے حضرت مطرف کو کہتے سنا میں کسی مجلس والوں کے پاس نہیں گزرتا جن میں سے کوئی میرے لیے خیر کی بات کہہ رہا ہو۔ کہتے ہیں پس یہ مجھے دل میں اتر جاتی ہے۔

(۳۶۲۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : إِنَّ هَذَا الْمَوْتَ قَدْ أَفْسَدَ عَلَى أَهْلِ النَّعِيمِ نَعِيمَهُمْ فَاطْلُبُوا نَعِيمًا لاَ مَوْتَ فِيهِ.

(۳۶۲۹۱) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اس موت نے اہل نعیم پر ان کی نعمتوں کو خراب کردیا ہے۔ پس تم (خدا سے) ایسی نعمت طلب کرو جس میں موت نہ ہو۔

(۳۶۲۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : قَالَ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ : أَمْرٌ أَنَا فِي طَلَبِهِ مُنْذُ عَشْرِ سِنِينَ لَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ ، وَلَسْت بِتَارِكٍ طَلَبَهُ أَبَدًا ، قَالَ ، وَمَا هُوَ يَا أَبَا الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ : الصَّمْتُ عَمَّا لاَ يَعْنِينِي.

(۳۶۲۹۲) حضرت معلّٰی بن زیاد بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت مورق عجلی فرماتے ہیں کہ ایک کام ہے جس کو میں دس سال سے تلاش کررہا ہوں لیکن میں اس پر قادر نہیں ہوا۔ اور میں اس کی تلاش کو ترک کرنے والا بھی نہیں۔ معلّٰی نے پوچھا: اے ابوالمعتمر! وہ کیا ہے؟ مؤرق نے فرمایا: بے فائدہ کلام سے سکوت۔

(۳۶۲۹۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، قَالَتْ : كَانَ مُوَرِّقٌ يَزُورُنَا ، فَزَارَنَا يَوْمًا فَسَلَّمَ فَرَدَدْت عَلَيْهِ السَّلاَمَ ، قَالَتْ : ثُمَّ سَأَلَنِي وَسَأَلْتُهُ ، قُلْتُ : كَيْفَ أَهْلُك كَيْفَ وَلَدُك ؟ قَالَ : إِنَّهُمْ لَمُتَوَافِرُونَ ، قُلْتُ : فَاحْمَدْ رَبَّك ، قَالَ : إِنِّي وَاللهِ قَدْ خَشِيت أَنْ يَحْبِسُونِي عَلَى هَلَكَةٍ.

(۳۶۲۹۳) حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ حضرت مورق ہماری ملاقات کو آتے تھے۔ چنانچہ وہ ایک دن ہمیں ملنے آئے اور انہوں نے سلام کیا۔ میں نے ان کو سلام کا جواب دیا۔ کہتی ہیں۔ پھر انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا اور میں نے ان سے کچھ پوچھا۔ میں نے پوچھا۔ آپ کے اہل خانہ کیسے ہیں؟ اور آپ کے بچے کیسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا وہ خوب ہیں۔ میں نے کہا۔ پھر تو آپ اپنے رب کی حمد بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھے ہلاکت پر محبوس نہ کردیں۔

(٣٦٢٩٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، قَالَ : كَانَ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ يَتْجُرُ فَيُصِيبُ الْمَالَ ، فَلاَ تَأْتِي عَلَيْهِ جُمُعَةٌ وَعِنْدَهُ مِنْهُ شَيْءٌ ، قَالَ : كَانَ يَلْقَى الأَخَ مِنْ إِخْوَانِهِ فَيُعْطِيهِ أَرْبَعَ مِئَةٍ خَمْسَ مِئَةٍ ثَلاَثَ مِئَةٍ ، فَيَقُولُ : ضَعْهَا لَنَا عِنْدَكَ حَتَّى نَحْتَاجَ إِلَيْهَا ، ثُمَّ يَلْقَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ : شَأْنُك بِهَا ، وَيَقُولُ الآخَرُ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهَا ، فَيَقُولُ : إِنَّا وَاللهِ مَا نَحْنُ بِآخِذِيهَا أَبَدًا ، شَأْنُك بِهَا.

(۳۶۲۹۴) حضرت جعفر بن سلیمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ حضرت مؤرق عجلی تجارت کرتے تھے اور انہیں مال حاصل ہوتا تھا۔ لیکن پھر ان پر ایک جمعہ بھی نہیں گزرتا تھا کہ ان کے پاس اُس مال میں سے کچھ موجود ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ ان کے بھائیوں میں سے کوئی بھائی ان کو ملتا تو یہ اس کو چار سو، پانچ سو یا تین سو دے دیتے اور کہتے۔ اس کو تم اپنے پاس ہمارے لیے رکھ لو۔ یہاں تک کہ ہمیں اس کی ضرورت پڑے۔ پھر اس کے بعد اس سے ملتے تو فرماتے۔ یہ تم لے لو۔ دوسرا آدمی کہتا۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر یہ کہتے۔ خدا کی قسم! ہم یہ پیسے کبھی بھی نہیں لیں گے۔ یہ تم لے لو۔

(٣٦٢٩٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ : مَا وَجَدْتُ لِلْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا مَثَلاً إِلاَّ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَى خَشَبَةٍ فِي الْبَحْرِ وَهُوَ يَقُولُ : يَا رَبِّ يَا رَبِّ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُنْجِيَهُ.

(۳۶۲۹۵) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مؤرق عجلی فرماتے ہیں۔ میں نے دنیا میں مومن کی مثال اس آدمی کی طرح دیکھی ہے جو سمندر میں ایک تختہ پر بیٹھا ہوا کہہ رہا ہو۔ اے اللہ، اے اللہ، شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دیں۔

(٣٦٢٩٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ : الْمُتَمَسِّكُ بِطَاعَةِ اللهِ إِذَا جَبُنَ النَّاسُ عنها كَالْكَارِّ بَعْدَ الْفَارِّ.

(۳۶۲۹۶) حضرت مؤرق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا کی اطاعت کے ساتھ تمسک کرنے والا جب لوگ اس سے بزدل ہو جاتے ہیں، بھاگنے کے بعد دوبارہ حملہ کرنے والے کی طرح ہے۔

(٣٦٢٩٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُوَرِّقًا الْعِجْلِيّ يَقُولُ : مَا رَأَيْت رَجُلاً أَفْقَهَ فِي وَرَعِهِ ، وَلاَ أَوْرَعَ فِي فِقْهِهِ مِنْ مُحَمَّدٍ.

(۳۶۲۹۷) حضرت عاصم احول سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مؤرق عجلی کو کہتے سنا۔ میں نے کوئی آدمی اپنی بزرگی میں سمجھ داری کرنے والا اور سمجھ داری میں بزرگی کرنے والا محمد ﷺ سے افضل نہیں دیکھا۔

(٣٦٢٩٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَ حَدِيثُهُمْ تَعْرِيضًا.

(۳۶۲۹۸) حضرت مؤرق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں کی باتیں، اشارۃً بات کرنا ہوتا تھا۔

(۵۸) کلام صفوان بنِ محرزٍ رحمہ اللہ

حضرت صفوان بن محرز کا کلام

(۳۶۲۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ :إِذَا أَكَلْتُ رَغِيفًا أَشُدُّ بِهِ صُلْبِي وَشَرِبْتُ كُوزًا مِنْ مَاءٍ فَعَلَى الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا الْعَفَاءُ.

(۳۶۲۹۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت صفوان بن محرز فرماتے تھے۔ میں جب روٹی کھاتا ہوں تو (مقصد یہ ہوتا ہے کہ) میں اس کے ذریعہ اپنی کمر کو سیدھا رکھوں اور پانی کا کوزہ پیتا ہوں۔ دنیا اور اہل دنیا پر ہلاکت آنے والی ہے۔

(۳۶۳۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، قَالَ :حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِير ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ :وَكَانُوا يَجْتَمِعُونَ هُوَ وَإِخْوَانُهُ وَيَتَحَدَّثُونَ فَلَا يَرَوْنَ تِلْكَ الرِّقَّةَ ، قَالَ :فَيَقُولُونَ :يَا صَفْوَانُ ، حَدِّثْ أَصْحَابَكَ ، قَالَ :فَيَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ ، قَالَ :فَيَرِقُّ الْقَوْمُ وَتَسِيلُ دُمُوعُهُمْ كَأَنَّهَا أَفْوَاهُ الْمَزَادة.

(۳۶۳۰۰) حضرت غیلان بن جریر، حضرت صفوان بن محرز کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت صفوان اور ان کے بھائی اکٹھے ہوتے اور باہم گفتگو کرتے۔ لیکن وہ رقت کے آثار نہ دیکھتے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر لوگ کہتے۔ اے صفوان! آپ اپنے ساتھیوں سے کوئی گفتگو کریں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت صفوان کہتے۔ الحمد للہ۔ اس پر لوگوں پر رقت طاری ہو جاتی اور ان کے آنسو یوں بہہ پڑتے۔ گویا کہ مشکیزوں کے منہ ہیں۔

(۳۶۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ بَكَى ، حتى أرى لقد اندق قَضِيض زَوْرِة: ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾.

(۳۶۳۰۱) حضرت صفوان بن محرز کے بارے میں روایت ہے کہ وہ جب یہ آیت پڑھتے تو رو پڑتے یہاں تک کہ ان کا سینہ پسیج جاتا تھا۔ ”اور ظالم لوگ عن قریب جان لیں گے کہ وہ کس راستے پر چل رہے تھے۔“

(۳۶۳۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ كَانَ لَهُ خُصٌّ فِيهِ جِذْعٌ ، فَانْكَسَرَ الْجِذْعُ ، فَقِيلَ لَهُ :أَلاَ تُصْلِحُهُ ؟ فَقَالَ :دَعْهُ فَإِنَّمَا أَمُوتُ غَدًا.

(۳۶۳۰۲) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن محرز کا کانے کا ایک کمرہ تھا جس میں شہتیر تھا۔ پھر شہتیر ٹوٹ گیا تو ان سے کہا گیا۔ آپ اس کو درست کیوں نہیں کر لیتے ؟ انہوں نے فرمایا: تم اس کو چھوڑو۔ کیونکہ میں نے بھی کل مر جانا ہے۔

(۳۶۳۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا﴾ قَالَ :وَاللهِ إِنَّ مِنْهُنَّ الْعُجزَ الزُّحْفَ صَيَّرَهُنَّ اللَّهُ كَمَا تَسْمَعُونَ.

(۳۶۳۰۳) حضرت صفوان بن محرز سے ارشادِ خداوندی: ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! ان میں سے کچھ بوڑھیاں ہوں گی۔ انہیں اللہ تعالیٰ ایسا کر دے گا جیسا کہ تم نے سنا۔

(۳٦٣٠٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْمُعَلَّى بْنَ زِيَادٍ ، قَالَ :كَانَ لِصَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ سِرْبٌ يَبْكِي فِيهِ ، وَكَانَ يَقُولُ :قَدْ أَرَى مَكَانَ الشَّهَادَةِ لَوْ تَشَاء ، يَعْنِي نَفْسه.

(۳۶۳۰۴) حضرت معلّی بن زیاد کہتے ہیں کہ حضرت صفوان بن محرز کا ایک تہہ خانہ تھا۔ جس میں وہ رویا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے اگر نفس چاہے تو میں شہادت کا مکان دیکھ سکتا ہوں۔

(٥٩) حدِيث طلقِ بنِ حبِيبٍ رحمه الله

حضرت طلق بن حبیب کا کلام

(۳٦٣٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :قَالَ حدثنا مسعر قَالَ :حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ أُوتِيَهُنَّ أُوتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ :مَنْ أُوتِيَ لِسَانًا ذَاكِرًا ، وَقَلْبًا شَاكِرًا ، وَجَسَدًا عَلَى الْبَلاَءِ صَابِرًا ، وَزَوْجًا مُؤْمِنَةً لاَ تَبْغِيهِ فِي نَفْسِهَا خَوْنًا. (ابن ابی الدنیا ۳۴۔ طبرانی ۱۱۲۷۵)

(۳۶۳۰۵) حضرت طلق بن حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں چار چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس کو دی جائیں تو اس کو دنیا، آخرت کی خیر دی گئی۔ جس آدمی کو ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور مصائب پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی صاحب ایمان بیوی ملے جو اپنے بارے میں شوہر کے ساتھ کوئی خیانت نہ کرے۔

(۳٦٣٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ :إِنَّ حُقُوقَ اللهِ أَثْقَلُ مِنْ أَنْ يَقُومَ بِهَا الْعِبَادُ ، وَإِنَّ نِعَمَ اللهِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصِيَهَا الْعِبَادُ ، وَلَكِنْ أَصْبِحُوا تَوَّابِينَ وَأَمْسُوا تَوَّابِينَ.

(۳۶۳۰۶) حضرت طلق بن حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے حقوق اس سے وزنی ہیں کہ بندے ان کو قائم کریں اور خدا کی نعمتیں اس سے زیادہ ہیں کہ بندے ان کو شمار کریں۔ لہٰذا تم صبح کو بھی توبہ کرو اور شام کو بھی توبہ کرو۔

(۳٦٣٠٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا كُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ ، قَالَ :كَانَ الْمُتَمَنِّي بِالْبَصْرَةِ يَقُولُ :عِبَادَةُ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، وَحِلْمُ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ.

(۳۶۳۰۷) حضرت کلثوم بن جبر کہتے ہیں کہ بصرہ میں متمنی کہتا تھا۔ طلق بن حبیب کی عبادت، عبادت ہے اور مسلم بن یسار کا حلم ہے۔

(٣٦٣٠٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : قُلْنَا لِطَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ : صِفْ لَنَا التَّقْوَى ، قَالَ : التَّقْوَى عَمَلٌ بِطَاعَةِ اللهِ رَجَاءَ رَحْمَةِ اللهِ عَلَى نُورٍ مِنَ اللهِ ، وَالتَّقْوَى تَرْكُ مَعْصِيَةِ اللهِ مَخَافَةَ اللهِ عَلَى نُورٍ مِنَ اللهِ.

(۳۶۳۰۸) حضرت عاصم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت طلق بن حبیب سے کہا آپ ہمیں تقویٰ کے بارے میں بتائیں۔فرمایا: تقویٰ خدا کی فرمانبرداری کا عمل ہے۔اس کی رحمت کی امید پر اور اس کے نور کی روشنی میں اور تقویٰ خدا کی نافرمانی کو خدا کے خوف سے خدائی نور کی وجہ سے ترک کرنے کا نام ہے۔

(٣٦٣٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ ، قَالَ : قَالَ جُنْدُبٌ : مَثَلُ الَّذِي يَعِظُ وَيَنْسَى نَفْسَهُ مَثَلُ الْمِصْبَاحِ يَضِيءُ لِغَيْرِهِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ ، لِيُبْصِرْ أَحَدُكُمْ مَا يُجْعَلُ فِي بَطْنِهِ، فَإِنَّ الدَّابَّةَ إِذَا مَاتَتْ كَانَ أَوَّلَ مَا يَنْفَتِقُ مِنْهَا بَطْنُهَا ، وَلْيَتَّقِ أَحَدُكُمْ أَنْ يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمِ مُسْلِمٍ. (عبدالرزاق ۱۸۲۵۰)

(۳۶۳۰۹) حضرت صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت جندب نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو وعظ کہتا ہے اور خود کو بھول جاتا ہے اس چراغ کی طرح ہے جو دوسروں کے لیے روشنی کرتا ہے اور اپنا آپ کو جلاتا ہے۔چاہیے کہ تم میں سے (ہر) ایک اپنے پیٹ میں جانے والی چیز کو دیکھے۔کیونکہ جب جانور مرجاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا پیٹ پھٹتا ہے۔اور تم میں سے (ہر) ایک، اپنے اور جنت کے درمیان خونِ مسلم کی ایک مٹھی کے بھی حائل ہونے سے ڈرے۔

(٣٦٣١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ عُرَيْنَةَ ، قَالَ : خَرَجَ جُنْدُبٌ الْبَجَلِيُّ فِي سَفَرٍ لَهُ ، فَخَرَجَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ قَوْمِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُوَدِّعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ : أَلاَ تَرَى ، الْمَحْرُوبُ مَنْ حُرِبَ دِينُهُ وَإِنَّ الْمَسْلُوبَ مَنْ سُلِبَ دِينُهُ ، أَلاَ ، إِنَّهُ لاَ فَقْرَ بَعْدَ الْجَنَّةِ ، وَلاَ غِنَى بَعْدَ النَّارِ ، أَلاَ إِنَّ النَّارَ لاَ يُفَكُّ أَسِيرُهَا ، وَلاَ يَسْتَغْنِي فَقِيرُهَا ، ثُمَّ رَكِبَ الْجَادَّةَ وَانْطَلَقَ.

(۳۶۳۱۰) قبیلہ عرینہ کے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت جندب بجلی، اپنے ایک سفر میں نکلے اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے کچھ لوگ بھی نکلے۔یہاں تک کہ جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں ان میں سے بعض نے بعض کو الوداع کہا۔تو جندب نے کہا۔آپ کو معلوم نہیں ہے۔محروب وہ ہوتا ہے جس کے دین پر حملہ ہوا ہو اور مسلوب وہ ہے جس کا دین سلب ہوا ہو۔خبردار! جنت کے بعد کوئی فقر نہیں ہے اور جہنم کے بعد کوئی غناء نہیں ہے۔ہاں یہ بات ہے کہ جہنم کا قیدی رہائی نہیں پاتا اور اس کا فقیر، غنی نہیں ہو پاتا۔پھر آپ سواری پر سوار ہوئے اور چل پڑے۔

(٣٦٣١١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عَجْرَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ فِي مَسْجِدِ مِنًى ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الأَرْضَ ، وَخَلَقَ مَا فِيهَا مِنَ الشَّجَرِ ، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ بَنِي آدَمَ يَأْتِي

سَجَرَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّجَرِ إِلاَّ أَصَابَ مِنهَا خَيْرًا ، أَوْ كَانَ لَهُ خَيْرٌ ، فَلَمْ يَزَلَ الشَّجَرَ كَذَلِكَ حَتَّى تَكَلَّمَتْ فَجَرَةُ بَنِي آدَمَ بِالْكَلِمَةِ الْعَظِيمَةِ قَوْلُهُمْ (اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا) فَاقْشَعَرَّتِ الأَرْضُ فَشَاكَ الشَّجَرُ.

(۳۶۳۱۱) مسجد منی میں اہل شام کے فقہاء میں سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو اور زمین میں موجود درختوں کو پیدا فرمایا۔ اور اولادِ آدم میں سے جو کوئی بھی ان درختوں میں سے کسی درخت کے پاس آتا تھا تو وہ اس درخت سے خیر ہی پاتا تھا۔ یا اس کے لیے یہ بہتر ہی ہوتا تھا چنانچہ درختوں کی مسلسل یہی حالت رہی یہاں تک کہ اولادِ آدم میں سے فجار نے یہ بڑی بات بولی کہ اللہ نے اولاد بنائی ہے۔ اس پر زمین کانپ اٹھی اور درختوں میں کانٹے پیدا ہوگئے۔

(۳۶۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي قَحْذَمٍ ، قَالَ : أُتِيَ ابْنُ زِيَادٍ بِصُرَّةٍ فِيهَا حَبُّ حِنْطَةٍ أَمْثَالُ النَّوَى وُجِدَتْ فِي بَعْضِ بُيُوتِ آلِ كِسْرَى مَكْتُوبٌ مَعَهَا : هَذَا نَبْتُ زَمَانٍ كَذَا وَكَذَا ، يَعْنِي : نَبْتُ زَمَانٍ كَانَ يُعْمَلُ فِيهِ بِطَاعَةِ اللهِ.

(۳۶۳۱۲) حضرت ابوقحذم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن زیاد کے پاس ایک تھیلی لائی گئی جس میں کھجور کی گٹھلی کے برابر گندم کے دانے تھے۔ اور یہ تھیلی خاندانِ کسریٰ میں سے بعض کے گھر میں پائی گئی تھی اور اس کے ہمراہ یہ تحریر تھی۔ یہ فلاں، فلاں زمانہ کی پیداوار ہے یعنی وہ اس زمانہ میں پیدا ہوئی تھی جس میں خدا کی فرمانبرداری کی جاتی تھی۔

(۳۶۳۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خَالِدٍ الرَّبَعِيِّ ، قَالَ : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ ، وَكَانَ مَغْمُورًا فِي الْعِلْمِ ، وَأَنَّهُ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ، فَدَعَا النَّاسَ فَاتُّبِعَ ، وَأَنَّهُ تَذَكَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَقَالَ : هَبْ هَؤُلاَءِ النَّاسُ لاَ يَعْلَمُونَ مَا ابْتَدَعْت ، أَلَيْسَ اللَّهُ قَدْ عَلِمَ مَا ابْتَدَعْت ، قَالَ : فَبَلَغَ مِنْ تَوْبَتِهِ أَنْ خَرَقَ تَرْقُوَتَهُ ، وَجَعَلَ فِيهَا سِلْسِلَةً وَرَبَطَهَا بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ : لاَ أَنْزِعُهَا حَتَّى يُتَابَ عَلَيَّ ، قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَكَانَ لاَ يَسْتَنْكِرُ بِالْوَحْيِ : أَنْ قُلْ لِفُلاَنٍ : لَوْ أَنَّ ذَنْبَك كَانَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ لَغَفَرْت لَكَ ، وَلَكِنْ كَيْفَ بِمَنْ أَضْلَلْت مِنْ عِبَادِي ، فَدَخَلَ النَّارَ.

(۳۶۳۱۳) حضرت خالد ربعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اور علم سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس نے ایک بدعت ایجاد کی۔ پھر اس نے لوگوں کو دعوت دی اور اس کی اتباع ہونے لگی۔ ایک رات اس کو یہ خیال آیا اس نے کہا۔ ان لوگوں کو تو چھوڑو۔ انہیں تو میری ایجاد کا علم نہیں ہے۔ لیکن کیا اللہ تعالیٰ کو میری اس پیدا کردہ بدعت کا علم نہیں ہے؟ کہتے ہیں وہ اپنی توبہ میں یہاں تک پہنچ گیا کہ اس نے اپنی ہنسلی کی ہڈی کو جلا لیا اور اس میں ایک رسی ڈال کر مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا۔ میں اس کو تب تک نہیں کھولوں گا جب تک کہ میری توبہ قبول نہ ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک نبی کو وحی کی کہ آپ فلاں سے کہہ دو۔ اگر تیرا گناہ میرے، تیرے درمیان ہوتا تو میں تجھے معاف کر دیتا لیکن میرے جن بندوں کو تو نے گمراہ کیا ہے ان کا کیا ہوگا؟ چنانچہ وہ جہنم میں داخل ہوا۔

(٣٦٣١٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ صَالِحًا أَبَا الْخَلِيلِ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ .
﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ قَالَ : أَعْلَمُهُمْ بِهِ أَشَدُّهُمْ خَشْيَةً لَهُ.

(۳۶۳۱۴) حضرت عبداللہ بن مروان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابوخلیل صالح کو ارشادِ خداوندی ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ کے بارے میں سنا۔ انہوں نے فرمایا: خدا کا سب سے بڑا عالم وہ ہے جو اس سے سب سے زیادہ خوف کھانے والا ہوتا ہے۔

(٦٠) كلام وهب بن منبِّهٍ رحمه الله

حضرت ابن منبہ کا کلام

(٣٦٣١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّنْعَاءِ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ بِرَاهِبٍ ، فَقَالَ : يَا رَاهِبُ ، كَيْفَ ذِكْرُكَ لِلْمَوْتِ ، قَالَ : مَا أَرْفَعُ قَدَمًا ، وَلاَ أَضَعُ أُخْرَى إِلاَّ رَأَيْتُ أَنِّي مَيِّتٌ ، قَالَ : كَيْفَ دَأْبُ نَشَاطِكَ ، قَالَ : مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ أَحَدًا سَمِعَ بِذِكْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ تَأْتِي عَلَيْهِ سَاعَةً لاَ يُصَلِّي ، فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنِّي لأُصَلِّي فَأَبْكِي حَتَّى يَنْبُتَ الْبَقْلُ مِنْ دُمُوعِي ، فَقَالَ الرَّاهِبُ : إِنَّكَ إِنْ تَضْحَكْ وَأَنْتَ مُعْتَرِفٌ لِلَّهِ بِخَطِيئَتِكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَبْكِيَ وَأَنْتَ مُدِلٌّ بِعَمَلِكَ ، إِنَّ صَلاَةَ الْمُدِلِّ لاَ تَصْعَدُ فَوْقَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ : أَوْصِنِي ، فَقَالَ الرَّاهِبُ : عَلَيْكَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا ، وَلاَ تُنَازِعْهَا أَهْلَهَا ، وَكُنْ كَالنَّحْلَةِ إِنْ أَكَلَتْ أَكَلَتْ طَيِّبًا ، وَإِنْ وَضَعَتْ وَضَعَتْ طَيِّبًا ، وَإِنْ وَقَعَتْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ تَضُرَّهُ وَلَمْ تَكْسِرْهُ ، وَانْصَحْ لِلَّهِ كَنُصْحِ الْكَلْبِ أَهْلَهُ فَإِنهم يُجِيعُونَهُ وَيَضْرِبُونَهُ ، وَيَأْبَى إِلاَّ نُصْحًا لَهُمْ وَحِفظًا عَلَيْهِمْ.

(۳۶۳۱۵) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ایک راہب کے پاس سے گزرا اور پوچھا۔ اے راہب! تیرا موت کو یاد کرنا کیسا ہے؟ اس راہب نے کہا۔ میں جو قدم رکھتا ہوں یا اٹھاتا ہوں تو خود کو مردہ ہی سمجھتا ہوں۔ اس آدمی نے پوچھا۔ تیری نشاط کی حالت کیسی ہے؟ راہب نے کہا: میں خیال نہیں کرتا کہ کوئی آدمی جنت، جہنم کا ذکر سنے اور اس پر ایک گھڑی بھی ایسی آئے کہ وہ نماز نہ پڑھے۔ اس پر اُس آدمی نے کہا: میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور روتا ہوں یہاں تک کہ میرے آنسوؤں سے سبزی اُگتی ہے۔ راہب نے کہا۔ اگر تم ہنسو جبکہ تم اللہ کے سامنے اپنی خطاؤں کا اعتراف کرتے ہو تو یہ عمل اس سے بہتر ہے کہ تم رو رہے ہو جبکہ تم اپنے عمل پر گھمنڈ میں مبتلا ہو۔ بیشک گھمنڈ کرنے والے کی نماز اس کے سر سے اوپر نہیں جاتی۔ پھر آدمی نے کہا: تم مجھے وصیت کردو۔ تو راہب نے کہا: تم دنیا میں بے رغبتی اختیار کرو اور اہل دنیا سے دنیا نہ چھینو اور شہد کی مکھی کی طرح ہو جاؤ کہ اگر کھاتی ہے تو طیب کھاتی ہے اور اگر نکالتی ہے تو طیب نکالتی ہے اور اگر کسی شے پر گرتی ہے تو نہ اس کو نقصان دیتی ہے اور نہ اس کو توڑتی ہے۔ اور اللہ کے لیے ایسی خیر خواہی رکھ جیسی کتا، اپنے اہل کے ساتھ رکھتا ہے۔ کہ وہ اس کو بھوکا رکھتے ہیں اور اس کو مارتے

ہیں مگر وہ ان کے لیے خیر خواہی اور حفاظت ہی کرتا ہے۔

(۳۶۳۱۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ ابْنَ مُنَبِّهٍ كَانَ يَقُولُ : أَعْوَنُ الأَخْلاَقِ عَلَى الدِّينِ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا ، وَأَوْشَكُهَا رَدًى اتِّبَاعُ الْهَوَى ، وَمِنَ اتِّبَاعِ الْهَوَى الرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا ، وَمِنَ الرَّغْبَةِ فِي الدُّنْيَا حُبُّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ ، وَمِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ اسْتِحْلاَلُ الْمَحَارِمِ ، وَمِنَ اسْتِحْلاَلِ الْمَحَارِمِ يَغْضَبُ اللَّهُ ، وَغَضَبُ اللهِ الدَّاءُ الَّذِي لاَ دَوَاءَ لَهُ إِلاَّ رِضْوَانَ اللهِ ، وَرِضْوَانُ اللهِ دَوَاءٌ لاَ يَضُرُّ مَعَهُ دَاءٌ ، وَمَنْ يُرِيدُ أَنْ يُرْضِيَ رَبَّهُ يُسْخِطُ نَفْسَهُ ، وَمَنْ لاَ يُسْخِطُ نَفْسَهُ لاَ يُرْضِي رَبَّهُ ، إِنْ كَانَ كُلَّمَا ثَقُلَ عَلَى الإِنْسَانِ شَيْءٌ مِنْ دِينِهِ تَرَكَهُ أَوْشَكَ أَنْ لاَ يَبْقَى مَعَهُ شَيْءٌ.

(۳۶۳۱۶) حضرت جعفر بن برقان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت ابن منبہ کہا کرتے تھے۔ اخلاق میں سے سب سے بڑا معاون دین کے لیے دنیا میں بے رغبتی ہے۔ اور دین کے لیے سب سے زیادہ ردی بات، خواہشات کی پیروی ہے۔ اور خواہشات کی پیروی سے دنیا میں رغبت ہے اور دنیا میں رغبت سے مال وجاہ کی محبت ہے اور مال وجاہ کی محبت سے حرام کا حلال سمجھنا ہے اور حرام کو حلال سمجھنے سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور غضب خداوندی ایسی بیماری ہے جس کی رضا خداوندی کے علاوہ کوئی دوائی نہیں ہے۔ یہ ایسی دوا ہے جس کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں دیتی جو آدمی اپنے رب کو راضی کرنا چاہتا ہے وہ اپنے نفس کو ناراض کرے اور جو اپنے نفس کو ناراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے رب کو راضی نہیں کر پاتا۔ اگر انسان دین کی بوجھ محسوس ہونے والی چیز چھوڑ دے گا تو قریب ہے کہ اس کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے۔

(۳۶۳۱۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مُنَبِّهٍ يَقُولُ : إِنَّا نَجِدُ فِي الْكُتُبِ ، أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا عَبَدْتَنِي وَرَجَوْتَنِي فَإِنِّي غَافِرٌ لَكَ عَلَى مَا كَانَ ، وَحَقٌّ عَلَيَّ أَنْ لاَ أُضِلَّ عَبْدِي وَهُوَ حَرِيصٌ عَلَى الْهُدَى وَأَنَا الْحَكَمُ.

(۳۶۳۱۷) حضرت قاسم بن ابو بزہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن منبہ کو کہتے سنا کہ ہم نے (سابقہ) کتب میں یہ بات پائی ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تم جب تک میری عبادت کرو اور مجھ سے امید رکھو تو جیسا بھی ہو میں تمہیں معاف کردوں گا اور یہ بات مجھ پر حق ہے کہ میں اپنے اس بندے کو گمراہ نہ کروں جو بندہ ہدایت کا حریص ہو۔ میں حکم ہوں۔

(۳۶۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَدْعُو بِغَيْرِ عَمَلٍ مَثَلُ الَّذِي يَرْمِي بِغَيْرِ وَتَرٍ.

(۳۶۳۱۸) حضرت ابن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو آدمی بغیر عمل کے دعا کرتا ہے اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو کمان کے بغیر تیر پھینکتا ہے۔

(۳۶۳۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ :

أَوْحَى الله إِلَى عُزَيْرٍ يَا عُزَيْرُ ، لاَ تَحْلِفْ بِي كَاذِبًا فَإِنِّي لاَ أَرْضَى عَمَّنْ يَحْلِفُ بِي كَاذِبًا ، يَا عُزَيْرُ بِرَّ وَالِدَيْكَ فَإِنَّهُ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ رَضِيت ، وَإِذَا رَضِيت بَارَكْت ، وَإِذَا بَارَكْت بَلَغَت النَّسْلَ الرَّابِعَ ، يَا عُزَيْرُ ، لاَ تَعُقَّ وَالِدَيْك فَإِنَّهُ مَنْ يَعُقُّ وَالِدَيْهِ غَضِبْت وَإِذَا غَضِبْت لَعَنْت ، وَإِذَا لَعَنْت بَلَغَت النَّسْلَ الرَّابِعَ.

(۳۶۳۱۹) حضرت ابن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر کی طرف وحی کی۔ اے عزیر! تم مجھ پر جھوٹی قسم نہ کھاؤ۔ کیونکہ جو مجھ پر جھوٹی قسم کھاتا ہے میں اس سے راضی نہیں ہوتا۔ اے عزیر! تم اپنے والدین کی فرمانبرداری کرو۔ کیونکہ جو آدمی اپنے والدین کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ میں اس سے راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں، برکت دیتا ہوں۔ اور جب میں برکت دیتا ہوں تو چوتھی نسل تک پہنچتی ہے۔ اے عزیر! تم اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا۔ کیونکہ جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو میں (اس سے) ناراض ہوتا ہوں اور جب میں ناراض ہوتا ہوں تو لعنت کرتا ہوں اور جب میں لعنت کرتا ہوں تو وہ چوتھی نسل تک جاتی ہے۔

(۳۶۳۲۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا صَالِحٌ الْفَزَارِيّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُون ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : قَالَ دَاوُد : يَا رَب ، ابْنُ آدَمَ لَيْسَ مِنْهُ شَعْرَةٌ إِلاَّ تَحْتَهَا مِنْك نِعْمَةٌ ، وَفَوْقَهَا مِنْك نِعْمَةٌ ، فَمِنْ أَيْنَ يُكَافِئُكَ بِمَا أَعْطَيْتَهُ ، قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : يَا دَاوُد ، إِنِّي أُعْطِي الْكَثِيرَ وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ ، أداء شَكْرَ ذَلِكَ لِي أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ مَا بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ مِنِّي.

(۳۶۳۲۰) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد نے عرض کیا۔ اے پروردگار! آدم کے بیٹے کے ہر بال کے نیچے بھی آپ کی نعمت ہے اور اس کے اوپر بھی ایک نعمت ہے۔ پس وہ آپ کو، آپ کی عطاؤں کا بدلہ کہاں سے دیں گے؟ راوی کہتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو وحی کی۔ بیشک میں کثیر عطا کرتا ہوں اور تھوڑے پر راضی ہو جاتا ہوں۔ میری ان نعمتوں کا ادائے شکر یہ ہے کہ یہ بات معلوم کی جائے کہ جو کوئی بھی نعمت ہے وہ میری طرف سے ہے۔

(۳۶۳۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : أَعْطَى اللَّهُ مُوسَى نُورًا يَكُونُ لِغَيْرِهِ نَارًا ، قَالَ : فَدَعَا مُوسَى هَارُونَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ وَهَبَ لِي نُورًا يَكُونُ لِغَيْرِي نَارًا ، وَإِنَّ مُوسَى وَهَبَهُ لِي ، وَإِنِّي أَهَبُهُ لَكُمَا قَالَ : فَكَانَ ابْنَا هَارُونَ يُقَرِّبَانِ الْقُرْبَانَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَالَ : فأحدثا شَيْئًا فَنَزَلَتِ النَّارُ فَاحْتَرَقَا ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُمَا : يَا مُوسَى وَهَارُونُ ، كَذَا أَصْنَعُ بِمَنْ عَصَانِي مِنْ أَهْلِ طَاعَتِي فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِمَنْ عَصَانِي مِنْ أَهْلِ مَعْصِيَتِي.

(۳۶۳۲۱) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو ایسا نور دیا تھا جو دوسروں کے لیے آگ ہوتا تھا۔ راوی کہتے ہیں پھر موسیٰ نے حضرت ہارون کو بلایا اور کہا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا نور عطا کیا ہے جو دوسروں کے لیے آگ ہوتا ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ مجھے ہدیہ کیا تھا اور میں یہ تم دونوں کو ہدیہ کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ہارون

کے دونوں بیٹے بنی اسرائیل کے لیے قربانی کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر ان دونوں نے کوئی بات نئی نکال دی تو آگ اتری اور ان کو جلا دیا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر ان سے کہا گیا۔ اے موسیٰ وہارون! میرے اہل طاعت میں سے جو میری نافرمانی کرتا ہے میں اس کے ساتھ اسی طرح کرتا ہوں۔ تو پھر میں اپنے نافرمانوں میں سے نافرمانی کرنے والے کے ساتھ کیسا سلوک کروں گا؟''

(۳۶۳۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيٌّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ عَبَدَ اللَّهَ زَمَانًا ، ثُمَّ طَلَبَ إِلَى اللهِ حَاجَةً وَصَامَ لِلَّهِ سَبْعِينَ سَبْتًا يَأْكُلُ كُلَّ سَبْتٍ إِحْدَى عَشَرَ مَرَّةً ، قَالَ : وَطَلَبَ إِلَى اللهِ حَاجَتَهُ فَلَمْ يُعْطَهَا ، فَأَقْبَلَ عَلَى نَفْسِهِ ، فَقَالَ : أَيَّتُهَا النَّفْسُ مِنْ قِبَلِكَ أُتِيتُ ، لَوْ كَانَ عِنْدَكِ خَيْرٌ لأُعْطِيتِ حَاجَتَكَ ، وَلَكِنْ لَيْسَ عِنْدَكِ خَيْرٌ ، قَالَ : فَنَزَلَ إِلَيْهِ سَاعَتَئِذٍ مَلَكٌ ، فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ آدَمَ ، إِنَّ سَاعَتَكَ هَذِهِ الَّتِي أزريت عَلَى نَفْسِكَ فِيهَا خَيْرٌ مِنْ عِبَادَتِكَ كُلِّهَا الَّتِي مَضَتْ ، وَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ حَاجَتَكَ الَّتِي سَأَلْت.

(۳۶۳۲۲) حضرت ابن منبہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا اس نے ایک زمانہ اللہ کی عبادت کی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگی اور اس نے اللہ کے لیے ساٹھ ہفتے روزے رکھے۔ ہر ہفتہ گیارہ مرتبہ کھاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس نے اللہ سے کوئی حاجت مانگی اور اللہ تعالیٰ نے وہ حاجت اس کو نہ دی۔ چنانچہ وہ اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے کہا۔ اے نفس! تیری وجہ سے مجھے دیا جاتا ہے۔ اگر تیرے پاس کوئی خیر ہوتی تو تجھے تیری حاجت دے دی جاتی۔ لیکن تیرے پاس کوئی خیر نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس اسی وقت ایک فرشتہ نازل ہوا اور اس نے اس آدمی کو کہا۔ اے آدم کے بیٹے! تیری یہ گھڑی جس میں تو نے اپنے نفس پر عتاب کیا وہ تیری سابقہ ساری عبادت سے بہتر ہے۔ تحقیق تجھے اللہ تعالیٰ نے تیری حاجت دے دی ہے۔

(۳۶۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، قَالَ : حدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، أَنَّهُ جَلَسَ هُوَ وَطَاوُسٌ وَنَحْوُهُمَا مِنْ أَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَانِ فَذَكَرُوا أَيُّ أَمْرِ اللهِ أَسْرَعُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَوْلُ اللهِ كَلَمْحِ الْبَصَرِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : السَّرِيرُ حِينَ أُتِيَ بِهِ سُلَيْمَانُ ، فَقَالَ : ابْنُ مُنَبِّهٍ : أَسْرَعُ أَمْرِ اللهِ ، أَنَّ يُونُسَ عَلَى حَافَّةِ السَّفِينَةِ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى نُونٍ فِي نِيلِ مِصْرَ ، قَالَ : فَمَا خَرَّ مِنْ حَافَّتِهَا إِلاَّ فِي جَوْفِهِ.

(۳۶۳۲۳) حضرت ابن منبہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ، طاؤس اور ان جیسے اور اُس زمانہ کے لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے آپس میں اس بات کا ذکر چھیڑا کہ کون سا امر خداوندی سب سے تیز تھا؟ تو ان میں سے بعض نے کہا: ارشاد خداوندی كَلَمْحِ الْبَصَرِ اور بعض نے کہا۔ تخت جب حضرت سلیمان کے پاس لایا گیا اس پر حضرت ابن منبہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے تیز ترین یہ تھا کہ حضرت یونس، کشتی کے کنارے پہ تھے جب اللہ تعالیٰ نے مصر کے نیل کی مچھلی کو حکم دیا۔ ابن منبہ کہتے ہیں۔ پس وہ کشتی کے کنارے سے مچھلی کے پیٹ میں جا کر گرے۔

(٣٦٣٢٤) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَبْسِيِّ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ جَدِّهِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: كَانَ عَلَى مُوسَى يَوْمَ نَاجَى رَبَّهُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ وَتُبَّانٌ مِنْ صُوفٍ وَقَلَنْسُوَةٌ مِنْ صُوفٍ.

(۳۶۳۲۴) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس دن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے درخت کے پاس مناجات کی تھی اس دن انہوں نے اُون کا جبہ، اُون کا جانگیا اور اُون کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

(٣٦٣٢٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ :قَالَ ابْنُ مُنَبِّهٍ :مِنْ خِصَالِ الْمُنَافِقِ أَنْ يُحِبَّ الْحَمْدَ وَيُبْغِضَ الذَّمَّ.

(۳۶۳۲۵) حضرت ابن عوف سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن منبہ نے فرمایا: منافق کی خصلتوں میں سے یہ بات ہے کہ وہ تعریف کو پسند کرتا ہے اور مذمت کو ناپسند کرتا ہے۔

(٦١) حدِيث أبِي قِلابة رحمه الله

حضرت ابوقلابہ کا کلام

(٣٦٣٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ كِتَابِ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :مَثَلُ الْعُلَمَاءِ مَثَلُ النُّجُومِ الَّتِي يُهْتَدَى بِهَا ، وَالأَعْلاَمِ الَّتِي يُقْتَدَى بِهَا ، إذَا تَغَيَّبَتْ عَنْهُمْ تَحَيَّرُوا ، وَإِذَا تَرَكُوهَا ضَلُّوا.

(۳۶۳۲۶) حضرت ابوقلابہ کی تحریر میں یہ بات تھی۔ فرمایا: علماء کی مثال، ان ستاروں کی مانند ہے جن سے راہ نمائی لی جاتی ہے۔ اور ان نشانیوں کی طرح ہے جن سے راہ یابی حاصل کی جاتی ہے۔ جب یہ ستارے لوگوں سے اوجھل ہوجاتے ہیں تو لوگ حیران ہوجاتے ہیں اور جب وہ ان ستاروں کو چھوڑ دیتے ہیں تو گمراہ ہوجاتے ہیں۔

(٣٦٣٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي دُعَائِهِ :اللَّهُمَّ إنِّي أَسْأَلُك الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ ، وَأَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ ، وَإِذَا أَرَدْت بِعِبَادِكَ فِتْنَةً أَنْ تَتَوَفَّانِي غَيْرَ مَفْتُونٍ.

(۳۶۳۲۷) حضرت ابوقلابہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے طیبات کا سوال کرتا ہوں اور ترکِ منکرات کا سوال کرتا ہوں اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ آپ میری توبہ قبول کرلیں اور جب آپ اپنے بندوں کے ساتھ کسی آزمائش کا ارادہ کریں تو مجھے فتنہ میں مبتلا کیے بغیر موت دے دینا۔

(٣٦٣٢٨) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :إنَّ اللَّهَ لَمَّا لَعَنَ إبْلِيسَ سَأَلَهُ النَّظِرَةَ ، فَأَنْظَرَهُ إلَى يَوْمِ الدِّينِ ، قَالَ :وَعِزَّتِكَ لاَ أَخْرُجُ مِنْ جَوْفِ ، أَوْ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَا دَامَ فِيهِ الرُّوحُ ، قَالَ :وَعِزَّتِي لاَ أَحْجُب عَنْهُ التَّوْبَةَ مَا دَامَ فِيهِ الرُّوحُ.

(۳۶۳۲۸) حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے ملعون قرار دیا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے

مہلت مانگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت تک مہلت دے دی۔ ابلیس نے کہا: تیری عزت کی قسم! میں آدم کے بیٹے کے پیٹ یا دل میں تب تک رہوں گا جب تک اس میں روح ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عزت کی قسم! جب تک اس میں روح ہوگی میں اس سے توبہ بند نہیں کروں گا۔

(٣٦٣٢٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ : قَالَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ : لَوْ كَانَ أَبُو قِلاَبَةَ مِنَ الْعُجْمِ كَانَ موبز موبزان.

(۳۶۳۲۹) حضرت مسلم بن یسار کہتے ہیں کہ اگر حضرت ابوقلابہ عجمیوں میں سے ہوتے تو قاضی القضاۃ ہوتے۔

(٣٦٣٣٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ سَمِعْت أَيُّوبَ وَذَكَرَ أَبَا قِلاَبَةَ ، فَقَالَ : كَانَ وَاللهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَذَوِي الأَلْبَابِ.

(۳۶۳۳۰) حضرت حماد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب کو کہتے سنا اور وہ حضرت ابوقلابہ کا ذکر کر رہے تھے۔ فرمایا: خدا کی قسم! وہ ذی عقل اور فقہاء میں سے تھے۔

(٣٦٣٣١) حَدَّثَنَا يَعْمُرُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : خَيْرُ أُمُورِكُمْ أَوْسَاطُهَا. (ابو نعيم ٢٨٦)

(۳۶۳۳۱) حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ تمہارے کاموں میں سے بہترین کام درمیانہ کام ہے۔

(٣٦٣٣٢) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : مَا الْخَلْقُ فِي قَبْضَةِ اللهِ إِلاَّ كَخَرْدَلَةٍ هَاهُنَا مِنْ أَحَدِكُمْ.

(۳۶۳۳۲) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ ساری مخلوق اللہ کے قبضہ میں اس طرح ہے جیسے تم میں سے کسی کے سامنے رائی کا دانہ ہوتا ہے۔

(٣٦٣٣٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُمْ ، يَعْنِي الْمَاضِينَ أَسْلَمَهُمْ صَدْرًا وَأَقَلَّهُمْ غِيبَةً.

(۳۶۳۳۳) حضرت ایاس بن معاویہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے لوگوں کے ہاں افضل وہ ہوتا تھا جو سب سے زیادہ سلیم الصدر، کم غیبت کرنے والا ہوتا تھا۔

(٣٦٣٣٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَذْكُرُ فِي قَوْلِ اللهِ : ﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالأَسْحَارِ﴾ قَالَ : مَنْ شَهِدَ صَلاَةَ الصُّبْحِ.

(۳۶۳۳۴) حضرت عقبہ بن ابی یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن اسلم کو ارشادِ خداوندی ﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالأَسْحَارِ﴾ کے بارے میں کہتے سنا۔ انہوں نے فرمایا: جو لوگ صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔

(٦٢) كلام الحسنِ البصريِّ رحمه الله

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

(٣٦٣٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا وقف عِنْدَ هَمِّهِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَعْمَلُ حَتَّى يَهُمَّ ، فَإِنْ كَانَ خَيْرًا أَمْضَاهُ ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا كَفَّ عَنْهُ.

(٣٦٣٣٥) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنے قصد وارادہ پر کھڑا ہو جائے۔ کیونکہ جو بندہ بھی عمل کرتا ہے تو وہ ارادہ کرتا ہے۔ پھر اگر وہ ارادہ اچھا ہو تو بندہ اس کو کر گزرتا ہے اور اگر وہ ارادہ برا ہو تو بندہ اس سے رک جاتا ہے۔

(٣٦٣٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ شَيْءٍ ، فَقُلْتُ : إنَّ الْفُقَهَاءَ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : وَهَلْ رَأَيْت فَقِيهًا بِعَيْنَيْك ، إنَّمَا الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا ، الْبَصِيرُ بِدِينِهِ ، الْمُدَاوِمُ عَلَى عِبَادَةِ رَبِّهِ.

(٣٦٣٣٦) حضرت عمران قصیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے کسی چیز کا سوال کیا تو میں نے کہا بے شک فقہاء یوں یوں کہتے ہیں۔ حضرت حسن نے فرمایا: کیا تو نے اپنی آنکھوں سے کوئی فقیر دیکھا ہے۔ فقیر تو وہ ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبت ہوتا ہے اور اپنے دین میں صاحب بصیرت ہوتا ہے اور اپنے رب کی عبادت پر مداومت کرنے والا ہوتا ہے۔

(٣٦٣٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ يُونُسَ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: لاَ يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَا عَلِمَ مَا الَّذِي يُفْسِدُ عَلَيْهِ عَمَلَهُ ، قَالَ يُونُسُ : إنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَرَى أَنَّهُ عَلَى حَقٍّ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَغْلِبُ شَهْوَتُهُ.

(٣٦٣٣٧) حضرت یونس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: بندہ تب خیر پر رہتا ہے جب تک وہ اپنے عمل کو خراب کرنے والی چیز کو جانتا ہے۔ حضرت یونس کہتے ہیں۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں اور بعض وہ ہوتے ہیں جن پر ان کی شہوت غالب ہوتی ہے۔

(٣٦٣٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، وَأَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَرَاءَ لِسَانِهِ ، فَإِذَا هَمَّ أحدكم بِأَمْرٍ تَدَبَّرَهُ ، فَإِنْ كَانَ خَيْرًا تَكَلَّمَ بِهِ ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ سَكَتَ ، وَقَلْبُ الْمُنَافِقِ عَلَى طَرَفِ لِسَانِهِ ، فَإِذَا هَمَّ بِشَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ وَأَبْدَاهُ.

(٣٦٣٣٨) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ مومن کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ اس میں تدبر کرلے۔ پس اگر وہ خیر کا معاملہ ہو تو پھر اس کو بولے اور اگر اس کے علاوہ ہو تو خاموش رہے۔ اور منافق کا دل اس کی زبان کے کنارہ پر ہوتا ہے۔ پس وہ جب کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے بول دیتا ہے اور ظاہر

کر دیتا ہے۔

(٣٦٣٣٩) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَحْسَنَ الظَّنَّ بِرَبِّهِ فَأَحْسَنَ الْعَمَلَ ، وَإِنَّ الْمُنَافِقَ أَسَاءَ الظَّنَّ بِرَبِّهِ فَأَسَاءَ الْعَمَلَ.

(۳۶۳۳۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک مومن اپنے رب کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے تو عمل بھی اچھا کرتا ہے اور منافق اپنے رب کے ساتھ برا گمان رکھتا ہے تو عمل بھی برا کرتا ہے۔

(٣٦٣٤٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَطْلُبُ الْعِلْمَ طَلَبًا لاَ يَضُرُّ بِالْعِبَادَةِ ، وَأَطْلُبُ الْعِبَادَةَ طَلَبًا لاَ يَضُرُّ بِالْعِلْمِ ، فَإِنَّ مَنْ عَمِلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ.

(۳۶۳۴۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ علم کی طلب ایسی کرو جو عبادت کے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ اور عبادت کی طلب ایسی کرو جو علم کے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ کیونکہ جو شخص علم کے بغیر عمل کرتا ہے تو وہ صحیح کام سے زیادہ خراب کام کرتا ہے۔

(٣٦٣٤١) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ رَجُلاً مَحْزُونًا.

(۳۶۳۴۱) حضرت یونس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن ایک غمگین آدمی تھے۔

(٣٦٣٤٢) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَقَدْ أَدْرَكْت أَقْوَامًا لاَ يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُسِرُّوا من الْعَمَلَ شَيْئًا إِلاَّ أَسَرُّوهُ.

(۳۶۳۴۲) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تحقیق میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو عملوں میں سے جس کو خفیہ کرنا چاہتے تھے اس کو خفیہ کر لیتے تھے۔

(٣٦٣٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الْحَسَنَةَ فَتَكُونُ نُورًا فِي قَلْبِهِ وَقُوَّةً فِي بَدَنِهِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ السَّيِّئَةَ فَتَكُونُ ظُلْمَةً فِي قَلْبِهِ وَوَهْنًا فِي بَدَنِهِ.

(۳۶۳۴۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو وہ آدمی کے دل میں نور اور اس کے بدن میں قوت بن جاتی ہے۔ اور بیشک آدمی ایک گناہ کرتا ہے تو وہ آدمی کے دل میں ظلمت اور اس کے بدن میں کمزوری بن جاتی ہے۔

(٣٦٣٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَوْا يَقُولُ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ : هَلْ أَتَاكَ أَنَّكَ وَارِدٌ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ : هَلْ أَتَاكَ أَنَّكَ خَارِجٌ مِنْهَا ؟ فَيَقُولُ : لاَ ، فَيَقُولُ : فَفِيمَ الضَّحِكُ إِذًا.

(۳۶۳۴۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب باہم ملتے تو ایک آدمی، اپنے ساتھی سے کہتا۔ کیا تمہیں یہ بات پہنچی ہے کہ تم وارد ہو گے۔ وہ کہتا ہے ہاں۔ پھر پہلا پوچھتا۔ کیا تمہیں یہ بات بھی پہنچی ہے کہ تم اس سے خارج ہو؟ وہ کہتا نہیں۔ اس پر پہلا کہتا۔ تو تب پھر کس بات کی وجہ سے ہنسی ہے؟''

(٣٦٣٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي دَاوُد صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ ، أَنَّ الْحَسَنَ ، قَالَ : وَايْمُ اللهِ مَا مِنْ عَبْدٍ قُسِمَ لَهُ رِزْقُ يَوْمٍ بِيَوْمٍ فَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ خُيِّرَ لَهُ إِلَّا عَاجِزٌ ، أَوْ غَبِيُّ الرَّأْيِ.

(۳۶۳۴۵) حضرت حسن بصری کے ساتھی حضرت داود کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: خدا کی قسم! کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس کے لیے روز، روز کا رزق تقسیم کیا گیا ہے۔ لیکن وہ اس بات کو نہیں جانتا کہ اس کے لیے بہتر کیا گیا ہے۔ مگر عاجز اور کم ذہن۔

(٣٦٣٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : وَاللهِ مَا هِيَ بِأَشَرِّ أَيَّامِ الْمُؤْمِنِ أَيَّامٌ قُرِّبَ لَهُ فِيهَا مِنْ أَجَلِهِ وَذُكِّرَ مَا نَسِيَ مِنْ مَعَادِهِ وَكُفِّرَتْ بِهَا خَطَايَاهُ.

(۳۶۳۴۶) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! یہ مومن کے بدترین ایام نہیں ہوتے۔ وہ ایام جس میں اس کے لیے اس کی مہلت کو قریب کیا جاتا ہے اور جس میں اس کو اپنے معاد میں سے بھولی ہوئی بات یاد آ جاتی ہے اور جن دنوں میں اس کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔

(٣٦٣٤٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَشَدَّ تَوَلِّيًا مِنْ قَارِءٍ إِذَا تَوَلَّى.

(۳۶۳۴۷) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے قاری کے واپس پلٹنے سے زیادہ واپس پلٹنے والے کو نہیں دیکھا۔

(٣٦٣٤٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ : عَلَى الصِّرَاطِ حَسَكٌ وَسَعْدَانُ ، الزَّالُّونَ وَالزَّالَّاتُ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ.

(۳۶۳۴۸) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: پل صراط پر کانٹے اور خاردار پودے ہیں۔ اس دن پھسلنے والے مرد وعورت بہت زیادہ ہوں گے۔

(٣٦٣٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَطْلُبُ الْبَابَ مِنَ الْعِلْمِ فَيَعْمَلُ بِهِ فَيَكُونُ خَيْرًا لَهُ مِنَ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ لَهُ فَجَعَلَهَا فِي الآخِرَةِ.

(۳۶۳۴۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک آدمی علم کا ایک باب حاصل کرتا ہے پھر اس پر عمل کرتا ہے تو یہ اس کے لیے اس تمام دنیا سے بہتر ہے جو اس کو ملے اور وہ اس کو اپنی آخرت کے لیے دے دے۔

(٣٦٣٥٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ شُمَيْطِ بْنِ عَجْلَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُصْبِحُ حَزِينًا وَيُمْسِي حَزِينًا ، وَيَكْفِيهِ مَا يَكْفِي الْعُنَيْزَةَ.

(۳۶۳۵۰) حضرت حسن فرماتے ہیں بلاشبہ مومن صبح بھی غمگین حالت میں کرتا ہے اور مومن شام بھی غمگین حالت میں کرتا ہے اور مومن کو وہی کافی ہے جو عنیزہ کو کافی ہوتا ہے۔

(٣٦٣٥١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حدثنا أَيُّوبُ ، قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ : إِذَا رَأَيْت

الرَّجُلَ يُنَافِسُ فِي الدُّنْيَا فَنَافِسْهُ فِي الآخِرَةِ.

(۳۶۳۵۱) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا کہ جب تو کسی آدمی کو دنیا میں رغبت کرتا دیکھے تو تو اس سے آخرت میں رغبت کیا کر۔

(۳۶۳۵۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ قَالَ : عَلِمُوا أَنَّ كُلَّ غَرِيمٍ مُفَارِقٌ غَرِيمَهُ إِلاَّ غَرِيمَ جَهَنَّمَ.

(۳۶۳۵۲) حضرت حسن سے ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں جان لو کہ ہر قرض خواہ، اپنے مقروض کی جان چھوڑ دیتا ہے۔سوائے جہنم کے غریم (قرض خواہ) کے۔

(۳۶۳۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ قَالَ : أَفْسَدَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ فِي بَرِّ الأَرْضِ وَبَحْرِهَا بِأَعْمَالِهِمُ الْخَبِيثَةِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ يَرْجِعُ مَنْ بَعْدَهُمْ.

(۳۶۳۵۳) حضرت قرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا: ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے گندے عملوں کی وجہ سے خشک اور تر زمین میں ان کے لیے فساد برپا کر دیا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ یعنی ان کے بعد والے رجوع کریں۔

(۳۶۳۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ فِي كِتَابِ اللهِ : ابْنَ آدَمَ ثِنْتَانِ جَعَلْتُهُمَا لَكَ وَلَمْ يَكُونَا لَكَ : وَصِيَّةٌ فِي مَالِكَ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ صَارَ الْمِلْكُ لِغَيْرِكَ ، وَدَعْوَةُ الْمُسْلِمِينَ لَكَ وَأَنْتَ فِي مَنْزِلٍ لاَ تَسْتَعْتِبُ فِيهِ مِنْ سوء ، وَلاَ تَزِيدُ فِي حَسَنٍ.

(۳۶۳۵۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ اللہ کی (کسی) کتاب میں ہے آدم کے بیٹے! میں نے دو چیزیں تیرے لیے کر دی ہیں لیکن وہ تیرے لیے نہیں ہیں۔ تیرے مال میں معروف طریقہ سے وصیت۔ جبکہ ملکیت غیر کو حاصل ہوتی ہے اور مسلمانوں کا تیرے لیے دعا کرنا۔ جبکہ تو ایسی جگہ ہوتا ہے نہ تو تو کسی برائی کی وجہ سے تھکتا ہے اور نہ کسی اچھائی میں بڑھتا ہے۔

(۳۶۳۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ ، فَقَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ وَجَدَ عَلَيْهِ الْحَسَنُ وَجْدًا شَدِيدًا، فَكُلِّمَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ : مَا سَمِعْتُ اللَّهَ عَابَ الْحُزْنَ عَلَى يَعْقُوبَ.

(۳۶۳۵۵) حضرت یونس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت سعید بن حسن کی وفات ہوئی تو حضرت حسن پر اس کی وجہ سے بہت گہرا غم ہوا۔ چنانچہ ان سے اس حوالہ سے بات کی گئی۔ تو فرمایا: میں نے وہ حالت سن رکھی ہے جو اللہ نے حضرت یعقوب کے غم کے بارے بیان کی ہے۔

(٣٦٣٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الأَسَدِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ رَبَّ الأَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِي خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ : أَدْخِلْ عَلَيْهَا رَوْحًا مِنْ عِنْدِكَ وَسَلاَمًا منی اسْتَغْفَرَ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ مَاتَ مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ.

(۳۶۳۵۶) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص قبرستان میں جائے اور یہ کہے: اے اللہ! اے بوسیدہ جسموں کے پروردگار! اوران بوسیدہ ہڈیوں کے پروردگار جو دنیا سے اس حالت میں نکلی تھیں کہ آپ پر ایمان رکھتی تھیں۔ آپ ان پر اپنی طرف سے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ تو ایسے آدمی کے لیے پیدائش سے تب تک مرنے والا ہر مومن استغفار کرتا ہے۔

(٣٦٣٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إنَّ الْمُؤْمِنَ قَوَّامٌ عَلَى نَفْسِهِ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ لِلَّهِ ، وَإِنَّمَا خَفَّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَوْمٍ حَاسَبُوا أَنْفُسَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، وَإِنَّمَا شَقَّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَوْمٍ أَخَذُوا هَذَا الأَمْرَ عن غَيْرِ مُحَاسَبَةٍ ، إنَّ الْمُؤْمِنَ يَفْجَؤُهُ الشَّيْءُ يُعْجِبُهُ فَيَقُولُ : وَاللهِ إنِّي لأَشْتَهِيك وَإِنَّك لَمِنْ حَاجَتِي ، وَلَكِنْ وَاللهِ مَا مِنْ صُلَةٍ إلَيْك ، هَيْهَاتَ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ، وَيَفْرُطُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَيَرْجِعُ إلَى نَفْسِهِ فَيَقُولُ : مَا أَرَدْت إلَى هَذَا ، مَا لِي وَلِهَذَا ، مَا لِي عدد غير هذا وَاللهِ لاَ أَعُودُ إلَى هَذَا أَبَدًا إنْ شَاءَ اللَّهُ ، إنَّ الْمُؤْمِنِينَ قَوْمٌ أَوْثَقَهُمُ الْقُرْآنُ وَحَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ هَلَكَتِهِمْ ، إنَّ الْمُؤْمِنَ أَسِيرٌ فِي الدُّنْيَا يَسْعَى فِي فِكَاكِ رَقَبَتِهِ ، لاَ يَأْمَنُ شَيْئًا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ ، يَعْلَمُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ.

(۳۶۳۵۷) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بیشک مومن اپنے نفس پر نگران ہوتا ہے اور وہ خدا کے لیے اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ اور قیامت کے دن حساب انہی لوگوں پر ہلکا ہوگا جو دنیا میں اپنے نفسوں کا محاسبہ کریں گے اور قیامت کے دن حساب انہی لوگوں پر مشکل ہوگا جو اس بات کا محاسبہ نہیں کرتے۔ بیشک مومن کے پاس کوئی چیز اچانک آتی ہے تو وہ اس کو اچھی لگتی ہے اور وہ کہتا ہے۔ خدا کی قسم! مجھے تمہاری چاہت تھی۔ اور بیشک تم میری ضرورت کی چیز ہو۔ لیکن خدا کی قسم! تیری طرف کوئی رابطہ نہیں تھا۔

اور ایمان والے سے کوئی چیز ضائع ہوتی ہے تو وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کرتا ہے اور کہتا ہے۔ میں نے تو اس کا ارادہ نہیں کیا تھا؟ مجھے اس سے کیا غرض ہے؟ میرے پاس اس کے علاوہ بھی ایک تعداد ہے۔ خدا کی قسم! میں اس کی طرف کبھی نہیں لوٹوں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یقیناً اہل ایمان وہ لوگ ہیں جن کو قرآن نے پختہ کیا ہے اور ان کے اور ان کے ہلاک شدہ سامان کے درمیان حائل ہے۔ مومن دنیا میں قیدی ہوتا ہے جو اپنی گردن چھڑانے میں کوشاں رہتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ملنے تک کسی شے سے مامون نہیں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ وہ اس سب میں قابل مواخذہ ہے۔

(٣٦٣٥٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ سَمِعْت عَبْدَ رَبِّهِ أَبَا كَعْبٍ يَقُولُ : سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا كَالْغَرِيبِ لاَ يُنَافِسُ فِي عِزِّهَا ، وَلاَ يَجْزَعُ مِنْ ذُلِّهَا ، لِلنَّاسِ حَالٌ وَلَهُ حَالٌ ،

وَجِّهُوا هَذِهِ الْفُضُولَ حَيْثُ وَجَّهَهَا اللَّهُ.

حدثنا أبو عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۳۶۳۵۸) حضرت حسن فرماتے ہیں مومن دنیا میں مسافر کی طرح ہے جو دنیا کی عزت میں رغبت نہیں کرتا اور اس کی ذلت پر جزع نہیں کرتا۔ لوگوں کی ایک حالت ہوتی ہے اور اس کی بھی ایک حالت ہوتی ہے۔ ان برتریوں کو جس طرف اللہ نے متوجہ کیا ہے تم بھی ان کو اسی طرف متوجہ کر دو۔

(٣٦٣٥٩) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :إِنَّ الإِيمَانَ لَيْسَ بِالتَّحَلِّي ، وَلاَ بِالتَّمَنِّي ، إِنَّ الإِيمَانَ مَا وَقَرَ فِي الْقَلْبِ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ.

(۳۶۳۵۹) حضرت زکریا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو کہتے سنا کہ بے شک ایمان زینت اور تمنی کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان وہ ہے جو دل میں بیٹھ جائے اور اس کی تصدیق عمل کرتا ہو۔

(٣٦٣٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، قَالَ ، مَرَّ عَلَى الْحَسَنِ بِرْذَوْنٌ يُهَمْلِجُ ، فَقَالَ :أَوَّهْ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ السَّاعَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِغَمٍّ.

(۳۶۳۶۰) حضرت محمد بن جحادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن کے پاس سے ایک غیر عربی گھوڑا نازو نخرے سے چلتا ہوا گزرا تو آپ نے فرمایا: اوہ! کیا تو جانتا ہے کہ جب قیامت آئے گی تو غم کے ساتھ آئے گی۔

(٣٦٣٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَجَّلُوا الْخَوْفَ فِي الدُّنْيَا فَأَمَّنَهُمَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَإِنَّ الْمُنَافِقِينَ أَخَّرُوا الْخَوْفَ فِي الدُّنْيَا فَأَخَافَهُمَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۳۶۱) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اہل ایمان کے لیے دنیا میں پہلے ہی خوف مل جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن امن میں رکھے گا۔ اور بیشک منافقین نے خوف کو دنیا سے مؤخر کر دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن خوفزدہ کریں گے۔

(٣٦٣٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :عَمِلَ الْقَوْمُ وَلَمْ يَتَمَنَّوْا.

(۳۶۳۶۲) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے عمل کیا لیکن انہوں نے تمنا نہیں کی۔

(٣٦٣٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَان ، عَنْ مُبَارَكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :إِنَّ أَقْوَامًا بَكَتْ أَعْيُنُهُمْ وَلَمْ تَبْكِ قُلُوبُهُمْ، فَمَنْ بَكَتْ عَيْنَاهُ فَلْيَبْكِ قَلْبُهُ.

(۳۶۳۶۳) حضرت مبارک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا۔ بیشک کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان کی آنکھیں روتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں روتے۔ پس جس آدمی کی آنکھیں روئیں تو اس کا دل بھی رونا چاہیے۔

(٣٦٣٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَكْيَسُهُمْ مَنْ بَكَى.

(۳۶۳۶۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں میں عقلمندترین انسان وہ ہوتا تھا جو روتا تھا۔

(٣٦٣٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا يَبْذُلُونَ أَوْرَاقَهُمْ وَيَخْزُنُونَ أَلْسِنَتَهُمْ ، ثُمَّ أَدْرَكْتُ مِنْ بَعْدِهِمْ أَقْوَامًا خَزَّنُوا أَوْرَاقَهُمْ وَأَرْسَلُوا أَلْسِنَتَهُمْ.

(۳۶۳۶۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اپنے اوراق خرچ کرتے تھے اور اپنی زبانیں محفوظ رکھتے تھے۔ پھر میں نے ان کے بعد ایسے لوگوں کو پایا جو اپنے اوراق کو محفوظ رکھتے تھے اور اپنی زبانوں کو بھیجتے تھے۔

(٣٦٣٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : حلَمَاءُ إِنْ جُهِلَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَسْفَهُوا ، هَذَا نَهَارُهُمْ فَكَيْفَ لَيْلُهُمْ ، خَيْرُ لَيْلٍ أَجْرُوا دُمُوعَهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ وَصَفُّوا أَقْدَامَهُمْ يَطْلُبُونَ إِلَى اللهِ فِي فِكَاكِ رِقَابِهِمْ.

(۳۶۳۶۶) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حلماء (ایسے ہوتے ہیں کہ) اگر ان کے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کیا جائے تو وہ بیوقوفی نہیں کرتے۔ یہ تو ان کا دن ہے۔ اور ان کی رات کیسی ہوتی ہے؟ بہترین رات۔ وہ اپنے آنسو، اپنی گالوں پر بہاتے ہیں اور اپنے قدموں سے صفیں بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی گردنوں کے چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(٣٦٣٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : مَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَتَمَثَّلُ بِبَيْتِ شِعْرٍ إِلاَّ هَذَا الْبَيْتَ :

لَيْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَيِّتٍ إِنَّمَا الْمَيِّتُ مَيِّتُ الأَحْيَاءِ.

ثُمَّ قَالَ : صَدَقَ وَاللهِ ، إِنَّهُ لَيَكُونُ حَيٌّ وَهُوَ مَيِّتُ الْقَلْبِ.

(۳۶۳۶۷) حضرت عاصم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کبھی کسی شعر کو مثال بیان کرتے نہیں سنا۔ سوائے اس شعر کے

صرف وہی میت نہیں جو مرگیا اور راحت پا گیا میت تو وہ ہوتا ہے جو زندہ میں میت ہوتا ہے

پھر راوی کہنے لگے: خدا کی قسم! آپ نے سچ کہا۔ آپ زندہ تھے لیکن دل مردہ تھا۔

(٣٦٣٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : مَا زَالَ الْحَسَنُ يَبْتَغِي الْحِكْمَةَ حَتَّى نَطَقَ بِهَا.

(۳۶۳۶۸) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن مسلسل حکمت کو تلاش کرتے رہتے تھے۔ جب انہیں حکمت کی بات حاصل ہوتی تو اسے بیان فرماتے۔

(٣٦٣٦٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حدثنا أَيُّوبُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ﴾ قَالَ : هِيَ وَاللهِ لِكُلِّ وَاصِفٍ كَذُوبٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْوَيْلُ.

(۳۶۳۶۹) حضرت حسن سے ارشاد خداوندی ﴿لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! یہ ہر جھوٹے واصف کے لیے قیامت تک ویل وادی ہے۔

(٣٦٣٧٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ ، قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ : إِنَّ الأَرْضَ لاَ تَسَعُهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي جَاعِلٌ مَوْتًا ، قَالَ : إِذًا لاَ يُهَنِّئُهُمَ الْعَيْشُ ، قَالَ : إِنِّي جَاعِلٌ أَمَلاً.

(٣٦٣٧٠) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا۔ تو فرشتوں نے کہا: یہ لوگ زمین میں نہیں سما سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں موت کو بھی پیدا کرنے والا ہوں۔ فرشتوں نے کہا: تب تو پھر ان کی زندگی میں خوشگواری نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اُمید کو پیدا کرنے والا ہوں۔

(٣٦٣٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ.

(٣٦٣٧١) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک گھڑی کا غور و فکر رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔

(٣٦٣٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَتَمَثَّلُ هَذَا الْبَيْتَ :

يَسُرُّ الْفَتَى مَا كَانَ قَدَّمَ مِنْ تُقًى إِذَا عَرَفَ الدَّاءَ الَّذِي هُوَ قَاتِلُهُ

(٣٦٣٧٢) حضرت ابوسفیان سعدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو یہ شعر بطور مثال پڑھتے سنا۔ ''جوان آدمی کو وہ نیک عمل جو اس نے آگے بھیجا خوش کردے گا۔ جب وہ اس بیماری کو پہچان لے گا جو اس کے لیے قاتل ہے۔''

(٣٦٣٧٣) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ : أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَمِثْلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ ، قَالَ : ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ : وَهَلْ يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلاَّ بِالْمِلْحِ ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ : فَكَيْفَ بِقَوْمٍ قَدْ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ.

(٣٦٣٧٣) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''تمہاری مثال لوگوں میں ایسی ہے جیسی کھانے میں نمک کی مثال ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت حسن نے فرمایا: کھانا صرف نمک کے ساتھ ہی اچھا لگتا ہے؟ حضرت حسن فرماتے ہیں: اس قوم کی حالت کیسی ہوگی جس کا نمک چلا جائے؟''

(٣٦٣٧٤) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَدْرَكْتُهُمْ وَاللهِ إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَعِيشُ عُمْرَهُ مَا طُوِيَ لَهُ ثَوْبٌ قَطُّ ، وَلاَ أَمَرَ أَهْلَهُ بِصَنْعَةِ طَعَامٍ لَهُ قَطُّ ، وَلاَ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَرْضِ شَيْءٌ قَطُّ.

(٣٦٣٧٤) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے کہ ان میں سے ایک اپنی پوری عمر گزار دیتا لیکن اس کے کپڑوں کو کبھی نہیں لپیٹا جاتا تھا اور نہ ہی اس نے کبھی اپنے اہل کو کھانا بنانے کا کہا اور نہ ہی اس کے اور زمین کے درمیان کبھی کوئی چیز حائل ہوتی ہے۔

(٣٦٣٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَمَّا عُرِضَ عَلَى آدَمَ ذُرِّيَّتُهُ رَأَى

فَضَّلَ بَعْضَهِمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ :رَبِّ لَوْ سَوَّيْت بَيْنَهُمْ ، قَالَ :يَا آدَم ، إنِّي أُحِبُّ أَنْ أُشْكَرَ ، يَرَى ذُو الْفَضْلِ فَضْلَهُ فَيَحْمَدُنِي وَيَشْكُرُنِي. (عبدالرزاق ۱۹۵۷۶)

(۳۶۳۷۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر ان کی اولاد پیش کی گئی تو آپ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت والا دیکھا تو عرض کیا: اے میرے پروردگار! اگر آپ ان کے درمیان برابری فرما دیتے؟ ارشاد ہوا۔ اے آدم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا شکر کیا جائے۔ فضیلت والا، اپنی فضیلت کو دیکھے تو میری تعریف کرے اور میرا شکر ادا کرے۔

(۳۶۳۷۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَا دَخَلَ بَيْتًا حِبَرَةٌ إِلاَّ دَخَلَتْهُ عَبْرَةٌ.

(۳۶۳۷۶) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس گھر میں بھی خوشی داخل ہوتی ہے اس گھر میں غبار بھی داخل ہوتا ہے۔

(۳۶۳۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُوَيْبٍ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :مَا أَعْلَمُ رَجُلاً سَلَّمَهُ اللَّهُ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ وَاسْتَقَامَ عَلَى طَرِيقَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ اسْتِقَامَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

(۳۶۳۷۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتی جس کو اللہ نے لوگوں کے معاملہ سے محفوظ رکھا ہو۔ اور وہ اپنے سے پہلوں کے طریقہ پر استقامت اختیار کیے ہو جس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے استقامت فرمائی۔

(۳۶۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِمُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ :إنِّي لأُحِبُّك فِي اللهِ ، قَالَ :أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتنِي لَهُ.

(۳۶۳۷۸) حضرت سفیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت محمد بن واسع سے عرض کیا۔ میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا جس کی وجہ سے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ تجھ سے محبت کرے۔

(۳۶۳۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾ قَالَ : إذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ.

(۳۶۳۷۹) حضرت مجاہد سے ﴿ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ فرماتے ہیں (یہ وہ دن ہے) جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہوں گے۔

(۳۶۳۸۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ ، مَا رَأَيْت حَيًّا أَكْثَرَ شَيْخًا فَقِهًا مُتَعَبِّدًا مِنْ بَنِي ثَوْرٍ.

(۳۶۳۸۰) حضرت ابن شبرمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کوئی قبیلہ بنو ثور سے زیادہ شیوخ فقہاء اور عابدین والا

نہیں دیکھا۔

(۳۶۳۸۱) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، قَالَ : كَانَ فِينَا ثَلَاثُونَ رَجُلا ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ دُونَ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ.

(۳۶۳۸۱) حضرت ابویعلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم میں تیس آدمی تھے۔ ان میں سے کوئی آدمی ربیع بن خثیم سے کم درجہ نہ تھا۔

(۳۶۳۸۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُتْبَةَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ أُتِيَ بِخَبِيصٍ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَقَالَ : هَذَا طَعَامُ الصِّبْيَانِ.

(۳۶۳۸۲) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس حلوہ لایا گیا تو انہوں نے وہ نہ کھایا اور فرمایا: یہ بچوں کا کھانا ہے۔

(۳۶۳۸۳) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ الأَسَدِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : الإِيمَانُ عُرْيَانٌ ، وَلِبَاسُهُ التَّقْوَى ، وَمَالُهُ الْفِقْهُ ، وَزِينَتُهُ الْحَيَاءُ.

(۳۶۳۸۳) حضرت ابن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایمان برہنہ ہوتا ہے اور اس کا لباس تقوی ہے اور اس کا مال فقہ ہے اور اس کی زینت حیا ہے۔

(۳۶۳۸٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَكَرَ اللَّهَ.

(۳۶۳۸۴) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون جب مسجد میں داخل ہوتے تو خدا یاد آ جاتا۔

(۳۶۳۸٥) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِذَا تَعَلَّمْت فَتَعَلَّمْ لِنَفْسِكَ ، فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ ذَهَبَتْ مِنْهُمَ الأَمَانَةُ ، قَالَ : وَكَانَ يَعُدُّ الْحَدِيثَ حَرْفًا حَرْفًا.

(۳۶۳۸۵) حضرت طاؤس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب تم علم حاصل کرو تو تم اپنی ذات کے لیے علم حاصل کرو۔ کیونکہ لوگوں میں سے امانت ختم ہوگئی ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ حدیث کو ایک ایک حرف کرکے شمار کرتے تھے۔

(۳۶۳۸٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ عنْ شَيْخٍ لَهُمْ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ السَّائِلَ يَقُولُ : مَنْ يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، هَذَا الْقَرْضُ الْحَسَنُ.

(۳۶۳۸۶) ایک شیخ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ جب کسی سوال کرنے والے کو سنتے جو کہتا کون اللہ کو قرض حسن دے گا۔ وہ فرماتے: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ یہ قرض حسن ہے۔

(۳۶۳۸۷) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ يُحِبُّ الْحَلْوَى

فَيَقُولُ لَنَا : اصْنَعُوا لِي طَعَامًا فَنَصْنَعُ لَهُ طَعَامًا كَثِيرًا فَيَدْعُو فَرُّوخًا وَفُلاَنًا فَيُطْعِمُهُمْ رَبِيعٌ بِيَدِهِ وَيَسْقِيهِمْ ، وَيَشْرَبُ هُوَ فَضْلَ شَرَابِهِمَا ، فَيُقَالَ لَهُ :مَا يَدْرِيَانِ هَذَانِ مَا تُطْعِمُهُمَا فَيَقُولُ :لَكِنَّ اللَّهَ يَدْرِي.

(۳۶۳۸۷) حضرت سریہ ربیع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم کو حلوہ پسند تھا۔ پس وہ ہمیں کہتے۔ میرے لیے کھانا بناؤ۔ چنانچہ ہم ان کے لیے بہت زیادہ کھانا تیار کرتے۔ پھر وہ حضرت فروخ اور فلاں کو بلا لیتے۔ اور حضرت ربیع ان کو اپنے ہاتھ سے کھلاتے پلاتے۔ اور خود ان کا بچا ہوا مشروب پیتے۔ حضرت ربیع کو کہا گیا۔ ان دونوں کو کیا پتہ، آپ ان کو کیا کھلاتے ہیں؟ اس پر حضرت ربیع کہتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے۔

(۳۶۳۸۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بختری الطَّائِیِّ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ :اغْبِطَ الأَحْيَاءَ بِمَا تَغْبِطُ بِهِ الأَمْوَاتَ ، وَاعْلَمْ ، أَنَّ الْعِبَادَةَ لاَ تَصْلُحُ إِلاَّ بِزُهْدٍ وَذُلَّ عِنْدَ الطَّاعَة وَاسْتَصْعِبْ عند مَعْصِيَةٍ ، وَأَحِبَّ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ تَقْوَاهُمْ.

(۳۶۳۸۸) حضرت بختری طائی کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ جن چیزوں کی وجہ سے مردے رشک کرتے ہیں اس کی وجہ سے زندے بھی رشک کریں۔ جان لو کہ عبادت زہد کے بغیر صحیح نہیں ہوتی اور نیکی کے وقت نرم ہو جا، گناہ کے وقت مشکل ہو جا اور لوگوں سے ان کے تقویٰ کے بقدر محبت کر۔

(۳۶۳۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ :أَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

(۳۶۳۸۹) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی نے مسجد میں چالیس سال تک قرآن پڑھایا۔

(۳۶۳۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ :لَوْ كَانَ الْمُؤْمِنُ عَلَى قَصَبَةٍ فِي الْبَحْرِ لَقَيَّضَ اللَّهُ لَهُ مَنْ يُؤْذِيهِ.

(۳۶۳۹۰) حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر مومن، سمندر کے اندر ایک کنارے پر ہوگا تو اللہ تعالیٰ (وہاں پر بھی) اس چیز کو مقرر کریں گے جو اس کو تکلیف دے۔

(۳۶۳۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۳۹۱) حضرت ابن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن ظلمات کی شکل میں ہوگا۔

(۳۶۳۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۲۴۴۷۔ مسلم ۱۹۹۶)

(۳۶۳۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ظلم قیامت کے دن ظلمات کی شکل میں ہوگا۔

(٣٦٣٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ لِي سَلْمَانُ :أَتَدْرِي مَا الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هُوَ ظُلْمُ النَّاسِ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۳۹۳) حضرت جریر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان نے مجھے پوچھا۔ کیا تو جانتا ہے کہ قیامت کے دن ظلمات کیا ہوں گی؟ یہ لوگوں کا دنیا میں باہم ظلم کرنا ہے۔

(٣٦٣٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُد عليه السلام :قُلْ لِلظَّلَمَةِ :لاَ يَذْكُرُونِي فَإِنَّهُ حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِي ، وَإِنَّ ذِكْرِي إِيَّاهُمْ أَنْ أَلْعَنَهُمْ.

(۳۶۳۹۴) حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت داود کو اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ آپ ظالموں سے کہو۔ وہ مجھے یاد نہ کیا کریں۔ کیونکہ یہ مجھ پر حق ہے کہ جو مجھے یاد کرے میں اس کو یاد کروں اور ان ظالموں کو میرا یاد کرنا یہ ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔

(٣٦٣٩٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ بِجَادٍ ، قَالَ :أُنْذِرُكُمْ سَوْفَ أَقُومُ سَوْفَ أُصَلِّي سَوْفَ أَصُومُ.

(۳۶۳۹۵) حضرت ثمامہ بن بجاد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں (ایسی بات کرنے سے) ڈراتا ہوں کہ میں عنقریب قیام کروں گا۔ میں عنقریب نماز پڑھوں گا۔ میں عنقریب روزہ رکھوں گا۔

(٣٦٣٩٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ تُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ لِغَدٍ فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا فِي غَدٍ.

(۳۶۳۹۶) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔ کیونکہ تمہیں کل کے دن کیا ہونے والا ہے اس کا پتہ نہیں ہے۔

(٣٦٣٩٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٍ إِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا أَحَذَه لاَ يَزِيدُ فِيهِ ، وَلاَ يَنْقُصُ مِنْهُ وَلا وَلاَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

(۳۶۳۹۷) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں

تھا کہ جب وہ آپ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اس کو لے لیتا۔ نہ اس میں زیادتی کرتا اور نہ اس سے کمی کرتا اور نہ ہی حضرت عبداللہ بن عمر سے۔

(۳۶۳۹۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ لِي زِرٌّ :ارْحَلْ بِنَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ نُسَبِّحُ ، يَعْنِي نُصَلِّي.

(۳۶۳۹۸) حضرت موسیٰ بن قیس بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زر نے فرمایا: ہمارے ساتھ اس مسجد میں چلو۔ تا کہ ہم نماز پڑھیں۔

(۳۶۳۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ قَالَ :أَصْحَابُ الْفَوَاحِشِ.

(۳۶۳۹۹) حضرت سلمہ بن کہیل سے ارشادِ خداوندی ﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں (اس سے مراد) اصحاب الفواحش ہیں۔

(۳۶٤۰۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ (فَإِذَا جَائَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى) قَالَ :إِذَا قِيلَ :اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ.

(۳۶۴۰۰) حضرت عمرو بن قیس کندی سے روایت ہے: وہ ﴿فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ تب ہوگا جب ارشاد ہوگا کہ ان کو جہنم کی طرف لے جاؤ۔

(۳٦٤۰۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ :مَرَّ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى الَّذِينَ يَنْفُخُونَ الْكِيرَ فَسَقَطَ.

(۳۶۴۰۱) حضرت ابوحیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا گزر اُن لوگوں پر سے ہوا جو دھونکنی میں پھونک رہے تھے تو آپ گر پڑے۔

(۳٦٤۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ :أَوْصِنِي ، فَقَالَ :أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقَ النَّاسَ خُلُقًا حَسَنًا.

(۳۶۴۰۲) حضرت حکیم بن جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا: تم مجھے وصیت کرو۔ اس نے کہا: گناہ، کے بعد نیکی کرو۔ یہ اس گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں سے اخلاق حسنہ کے ساتھ ملو۔

(۳٦٤۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مِرْدَاسٍ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ :يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ حَتَّى تَبْقَى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لاَ يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا. (بخاری ۴۱۵۶)

(۳۶۴۰۳) حضرت مرداس اسلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے یہاں تک کہ کھجور اور

جو کے بھوسہ کی طرح بھوسہ رہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی پروانہ ہوگی۔

(٣٦٤٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ سَمِعْت زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الآيَةِ ﴿لاَ تَخَافُوا وَلاَ تَحْزَنُوا﴾ قَالَ : لاَ تَخَافُوا مَا أَمَامَكُمْ ، وَلاَ تَحْزَنُوا عَلَى مَا خَلَفْتُمْ وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ، قَالَ : الْبُشْرَى فِي ثَلاَثَةِ مَوَاطِنَ : عِنْدَ الْمَوْتِ وَفِي الْقَبْرِ ، وَعِنْدَ الْبَعْثِ.

(٣٦٤٠٤) حضرت سفیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن اسلم کو اس آیت ﴿لاَ تَخَافُوا مَا أَمَامَكُمْ﴾ کے بارے میں کہتے سنا کہ جو تمہارے آگے آنے والا ہے اس سے خوف نہ کھاؤ۔ اور جو پیچھے چھوڑ آئے ہو اس پر غم نہ کرو۔ وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ فرمایا: بشارت تین جگہوں پر ہوگی۔ موت کے وقت۔ قبر میں۔ جی اٹھنے کے وقت۔

(٣٦٤٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَزَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا وَبَصَّرَهُ عُيُوبَهُ ، وَمَنْ أُوتِيَهُنَّ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(٣٦٤٠٥) حضرت محمد بن کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو دین میں سمجھ عطا کرتے ہیں اور دنیا سے بے رغبت بنا دیتے ہیں اور اس کو اپنے عیوب دکھا دیتے ہیں۔ جس شخص کو یہ چیزیں دے دی گئیں تو اس کو دنیا، آخرت کی خیر دے دی گئی۔

(٣٦٤٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُعْفِيٍّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : مَا جَائَتِ الصَّلاَةُ قَطُّ إِلاَّ وَأَنَا إِلَيْهَا بِالأَشْوَاقِ ، وَلاَ جَائَتْ قَطُّ إِلاَّ وَأَنَا مُسْتَعِدٌّ.

(٣٦٤٠٦) حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نماز جب بھی آتی ہے تو مجھے اس کا شوق ہوتا ہے اور نماز جب بھی آتی ہے تو میں تیار ہوتا ہوں۔

(٣٦٤٠٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، أَنَّهُ قَالَ : انْظُرَ الَّذِي تُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ فِي الآخِرَةِ فَقَدِّمْهُ الْيَوْمَ ، وَانْظُرَ الَّذِي تَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ ثُمَّ فَاتْرُكْهُ الْيَوْمَ.

(٣٦٤٠٧) حضرت ابوحازم کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: تم دیکھو کہ جس چیز کو تم آخرت میں اپنے ساتھ ہونا پسند کرتے ہو تو پھر تم اس کو آج ہی آگے بھیج دو۔ اور تم اس چیز کو دیکھو جس کا تم وہاں ساتھ ہونا پسند نہیں کرتے تو اس کو تم آج ہی ترک کر دو۔

(٣٦٤٠٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ : كُنْتُ أَمْشِي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ. (ابن ماجه ٣٨٢٥۔ احمد ١٤٥)

(٣٦٤٠٨) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا۔ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

پیچھے چل رہا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کا نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

(٣٦٤٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عن أبي موسى قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا خَلْفَهُ ، وَأَنَا أَقُولُ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ، فَقَالَ : يَا عَبْد اللهِ بْن قَيْس : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّة ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

(۳۶۴۰۹) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ میں آپ کے پیچھے تھا اور آپ نے مجھے سنا کہ میں کہہ رہا ہوں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ کا نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

(٣٦٤١٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدِينِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : لَقِيت أَبَا أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّ ، فَقَالَ لِي : أَلَا آمُرُك بِمَا أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهُ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.

(طبرانی ۳۹۰۰)

(۳۶۴۱۰) حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میری حضرت ابوایوب انصاری سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے کہا۔ کیا میں تمہیں اس کام کا نہ کہوں جس کا مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے کہا تھا؟ یہ کہ میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کثرت سے کہا کروں۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(٣٦٤١١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ تُكْثِرُونَ مِنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. (طبرانی ۴۸۸۵۔ عبد بن حمید ۲۴۹)

(۳۶۴۱۱) حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ''کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کا نہ بتاؤں؟ تم لوگ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. کثرت سے پڑھا کرو۔

(٣٦٤١٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ كُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.

(نسائی ۱۰۱۹۰۔ احمد ۵۲۰)

(۳۶۴۱۲) حضرت ابوہریرہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(۳۶۴۱۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.

(احمد ۲۲۸۔ طبرانی ۳۷۱)

(۳۶۴۱۳) حضرت معاذ بن جبل، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ. جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(۳۶۴۱۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : انْظُرْ كُلَّ عَمَلٍ كَرِهْتَ الْمَوْتَ مِنْ أَجْلِهِ فَاتْرُكْهُ ثُمَّ لاَ يَضُرُّكَ مَتَى مَا مِتَّ.

(۳۶۴۱۴) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم ہر اس عمل کو دیکھو جس کی وجہ سے تم موت کو ناپسند کرتے ہو۔ پس تم اس کو چھوڑ دو۔ پھر تم جب بھی مرو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

(۳۶۴۱۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ قَالَ : يَسِيرُ الدُّنْيَا يُشْغِلُ عَنْ كَثِيرِ الآخِرَةِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكَ تَجِدُ الرَّجُلَ يَشْغَلُ نَفْسَهُ بِهَمِّ غَيْرِهِ حَتَّى لَهُوَ أَشَدُّ اهْتِمَامًا مِنْ صَاحِبِ الْهَمِّ بِهَمِّ نَفْسِهِ.

(۳۶۴۱۵) حضرت ابوحازم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ تھوڑی سی دنیا، بہت زیادہ آخرت سے مشغول کر دیتی ہے۔ پھر فرمایا: تم ایسے آدمی کو پاؤ گے جو غیر کی فکر میں اپنے آپ سے مشغول ہوگا۔ جبکہ اس کو دوسرے کی فکر سے زیادہ اپنے نفس کی فکر رکھنی چاہیے تھی۔

(۳۶۴۱۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، أَنَّهُ قَالَ : تَجِدُ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي ، فَإِذَا قِيلَ لَهُ : تُحِبُّ الْمَوْتَ ، قَالَ : لاَ ، وَكَيْفَ ، وَعِنْدِي مَا عِنْدِي ، فَيُقَالُ لَهُ : أَفَلاَ تَتْرُكُ مَا تَعْمَلُ بِهِ مِنَ الْمَعَاصِي ، فَقَالَ : مَا أُرِيدُ تَرْكَهُ ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَمُوتَ حَتَّى أَتْرُكَهُ.

(۳۶۴۱۶) حضرت ابوحازم کے بارے میں روایت ہے وہ کہا کرتے تھے کہ تم ایک آدمی کو دیکھتے ہو جو گناہ کر رہا ہے۔ پس جب اس سے کہا جائے تمہیں موت پسند ہے؟ وہ کہتا ہے۔ نہیں اور کیسے پسند ہو جبکہ میرے پاس جو ہے وہ ہے۔ پھر اس سے کہا جائے۔ کیا تم ان گناہ کے عملوں کو ترک نہیں کرتے؟ تو وہ کہتا ہے میں ان کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میں مرجاؤں۔ یہاں تک کہ میں ان کو چھوڑ دوں۔

(۳۶۴۱۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ قَالَ : تَرْصُدُهُمْ وَاللهِ ، قَالَ : وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَمُرُّ إِذْ اسْتَقْبَلَهُ آخَرُ ، قَالَ : أَبَلَغَكَ أَنَّ بِالطَّرِيقِ رَصَدًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَخُذْ حَذَرَكَ إِذًا.

(۳۶۴۱۷) حضرت حسن سے ارشادِ خداوندی ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! جہنم، مجرموں کا گھات لگائے گی۔ فرمایا کہ اسی دوران ایک آدمی گزر رہا ہوگا کہ اس کے سامنے ایک آدمی آئے گا اور (اس سے) کہے گا۔ کیا تمہیں یہ بات پہنچی ہے کہ راستہ میں گھات لگا ہوا ہے؟ وہ کہے گا۔ ہاں۔ پہلا آدمی کہے گا۔ پھر تم اپنا بچاؤ کرو۔

(۳۶٤۱۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا سِنَانٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ وَعَيْنَاهُ تَسِيلاَنِ وَشَفَتَاهُ تَحَرَّكُ.

(۳۶۴۱۸) حضرت حسین بن علی بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسنان کو جمعہ کے دن دیکھا کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں اور ان کے ہونٹ حرکت کررہے تھے۔

(۳۶٤۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ أَشَدَّ مِنْ مُحَاسَبَةِ الرَّجُلِ شَرِيكَهُ حَتَّى يَنْظُرَ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَشْرَبُهُ وَمَكْسَبُهُ.

(۳۶۴۱۹) حضرت میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی تب تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے نفس سے اس سے بھی سخت محاسبہ نہ کرے جیسا وہ اپنے شریک سے کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دیکھے کہ اس کا کھانا، اس کا پینا، اس کا لباس کہاں سے ہے؟''

(۳٦٤۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ﴾ قَالَ : مَنْ عَمِلَ لِلدُّنْيَا وُفِّيهِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۴۲۰) حضرت سعید بن جبیر سے ارشادِ خداوندی ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص دنیا کے لیے عمل کرتا ہے تو اس کو دنیا میں ہی اس کا پورا بدلہ دے دیا جاتا ہے۔

(۳٦٤۲۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : قَالُوا لاِبْنِ الْمُنْكَدِرِ : أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيْك ؟ قَالَ : إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، قَالُوا : فَمَا بَقِيَ مِمَّا تَسْتَلِذُّ ، قَالَ : الإِفْضَالُ عَلَى الإِخْوَانِ.

(۳۶۴۲۱) حضرت سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن المنکدر سے پوچھا آپ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ انہوں نے فرمایا: مومن کو خوش کرنا۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون سی چیز باقی رہ گئی ہے جس سے آپ لذت حاصل کریں؟ انہوں نے فرمایا: بھائیوں کا اکرام۔

(۳٦٤۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : دَخَلَ قَيْسُ بْنُ السَّكَنِ الْمَسْجِدَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ وَيَقُولُ : أَجْدَبَ الْمَسْجِدُ أَجْدَبَ الْمَسْجِدُ.

(۳۶۴۲۲) حضرت عمارہ بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت قیس بن سکن مسجد میں داخل ہوئے اور دیکھنے لگ گئے پھر فرمایا: مسجد قحط زدہ ہوگئی، مسجد قحط زدہ ہوگئی۔

(٣٦٤٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : قَالَ لِي : لَوْ رَأَيْتَ قَوْمًا رَأَيْتُهُمْ لَتَقَطَّعَتْ كَبِدُكَ عَلَيْهِمْ.

(۳۶۴۲۳) حضرت مالک بن مغول، حضرت ابوحصین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کہا: اگر تم ان لوگوں کو دیکھ لیتے جن کو میں نے دیکھا ہے تو تم ان پر اپنا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے کر لیتے۔

(٣٦٤٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : اكْتُمْ حَسَنَاتِكَ أَكْثَرَ مِمَّا تَكْتُمُ سَيِّئَاتِكَ.

(۳۶۴۲۴) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم اپنی نیکیوں کو اس سے زیادہ چھپاؤ کہ جتنا تم اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

(٣٦٤٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ مِئَتَيْ آيَةٍ وَهُوَ يَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ لَمْ يَجِءْ أَحَدٌ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ بِأَفْضَلَ مِنْهُ.

(۳۶۴۲۵) حضرت عمرو بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص قرآن پاک کی دوصد آیات کی تلاوت اس طرح کرتا ہے کہ وہ قرآن کو دیکھ رہا ہوتا ہے تو کوئی آدمی اس دن اس شخص سے افضل کام کرنے والا نہیں ہوتا۔

(٣٦٤٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَعْلَمَ بِفُتْيَا مِنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَسَمِعْته يَقُولُ : مَا أَمْلِكُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا إِلاَّ حِمَارًا.

(۳۶۴۲۶) حضرت عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے بڑا عالم فتویٰ نہیں دیکھا اور میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ میں دنیا میں سے صرف ایک گدھے کا مالک ہوں۔

(٣٦٤٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى فِي قَوْلِهِ : ﴿أَلاَ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ قَالَ : هُمَ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ.

(۳۶۴۲۷) حضرت ابوالضحیٰ سے ارشاد خداوندی ﴿أَلاَ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں جب دیکھا جائے تو خدا یاد آ جائے۔

(٣٦٤٢٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ مَا لَهُ عِنْدَ اللهِ فَلْيَنْظُرْ مَا لِلنَّاسِ عِنْدَهُ.

(۳۶۴۲۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جس آدمی کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ وہ اللہ کے پاس موجود اپنی حالت کو دیکھے تو اس کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کے پاس لوگوں کی کیا حالت ہے۔

(٣٦٤٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿إِلاَّ أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ﴾ قَالَ : الْمَوْتُ.

(۳۶۴۲۹) حضرت مجاہد سے ﴿إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔فرمایا: یہ موت ہے۔

(٣٦٤٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَالِمٍ ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ قَالَ : الْيَقِينُ : الْمَوْتُ.

(۳۶۴۳۰) حضرت سالم سے ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔فرمایا: الْيَقِينُ سے مراد موت ہے۔

(٣٦٤٣١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ جَاؤُوهُ بِرَمْلٍ ، أَوِ اشْتُرِيَ لَهُ رَمْلٌ فَطُرِحَ فِي بَيْتِهِ ، أَوْ فِي دَارِهِ ، يَعْنِي يَجْلِسُ عَلَيْهِ.

(۳۶۴۳۱) حضرت ربیع بن منذر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم کے پاس لوگ کنکریاں لے کر آئے یا ان کے لیے کنکریاں خریدی گئیں پس یہ ان کے گھر یا ان کے کمرہ میں ڈالی گئیں۔یعنی وہ اس پر بیٹھتے تھے۔

(٣٦٤٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَتْ : كَانَ عَمَلُ الرَّبِيعِ سِرًّا.

(۳۶۴۳۲) حضرت ربیع بن خثیم کی سریہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ حضرت ربیع کا عمل مخفی ہوتا تھا۔

(٣٦٤٣٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ﴾ قَالَ : مَا يَسِيلُ بَيْنَ جِلْدِ الْكَافِرِ وَلَحْمِهِ.

(۳۶۴۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ خداوندی ﴿مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔وہ کہتے ہیں۔یہ وہ پانی ہے جو کافر کی جلد اور اس کے گوشت کے درمیان چلتا ہے۔

(٣٦٤٣٤) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي﴾ قَالَ : عَلِمَ وَاللهِ ، أَنَّهُ صَادِفٌ هُنَاكَ حَيَاةٌ طَوِيلَةٌ لاَ مَوْتَ فِيهَا آخر مَا عَلَيْهِ.

(۳۶۴۳۴) حضرت حسن سے ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں۔خدا کی قسم! اس کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ ایسی زندگی کے قریب ہے کہ جس میں آخر کار موت نہیں ہے۔

(٣٦٤٣٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ مَلِكًا مِنْ تِلْكَ الْمُلُوكِ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ ، فَأَطَافَ بِهِ أَهْلُ مَمْلَكَتِهِ فَقَالُوا : لِمَنْ تَدَعُ الْعِبَادَ وَالْبِلاَدَ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا الْقَوْمُ ، لاَ تَجْهَلُوا فَإِنَّكُمْ فِي مِلْكِ مَنْ لاَ يُبَالِي أَصَغِيرٌ أُخِذَ مِنْ مِلْكِهِ ، أَوْ كَبِيرٌ.

(۳۶۴۳۵) حضرت حسن سے روایت ہے کہ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تھا۔اس کی موت کا وقت آیا تو اس کے اہل مملکت اس کے پاس آئے اور کہنے لگے۔آپ، اپنے بعد شہروں اور لوگوں کو کس کے لیے چھوڑ رہے ہیں؟ تو اس بادشاہ نے جواب دیا۔اے لوگو! تم جاہل نہ رہنا۔تم سب اس ذات کی ملکیت میں ہو جس کو اس کی پروا نہیں ہے کہ اس کی ملک سے یہ چیز

کوئی چھوٹا لے یا کوئی بڑا لے۔

(٣٦٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ :لاَ يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ إِذَا قَالَ لِلَّهِ وَإِذَا عَمِلَ لِلَّهِ.

(۳۶۴۳۶) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب تک آدمی اللہ کے لیے کہتا ہے اور جب تک آدمی اللہ کے لیے عمل کرتا ہے تب تک وہ خیر پر رہتا ہے۔

(٣٦٤٣٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، إِنَّ لَكَ سِرًّا ، وَإِنَّ لَكَ عَلاَنِيَةً ، فَسِرُّكَ أَمْلَكُ بِكَ مِنْ عَلاَنِيَتِكَ ، وَإِنَّ لَكَ عَمَلاً وَإِنَّ لَكَ قَوْلاً فَعَمَلُكَ أَمْلَكُ بِكَ مِنْ قَوْلِكَ.

(۳۶۴۳۷) حضرت ابوالاشہب بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا: اے آدم کے بیٹے! تیرا ایک پوشیدہ حال ہے اور ایک تیرا ظاہری حال ہے۔ پس تیرا پوشیدہ حال، تیرے ظاہر سے زیادہ تیرے قبضہ میں ہے۔ ایک تیرا عمل ہے اور ایک تیرا قول ہے۔ پس تیرا عمل، تیرے قول سے زیادہ تیرے قبضہ میں ہے۔

(٣٦٤٣٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، تُبْصِرُ الْقَذَى فِي عَيْنِ أَخِيك وَتَدَعُ الْجِذْلَ مُعْتَرِضًا فِي عَيْنِك.

(۳۶۴۳۸) حضرت ابوالاشہب بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا۔ اے ابن آدم! تجھے اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا دکھائی دیتا ہے اور اپنی آنکھ میں موجود شہتیر بھی تو چھوڑ دیتا ہے۔

(٣٦٤٣٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، أَنَّ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا إِذَا سَمِعَ أَحَدُهُمْ يُثْنَى عَلَيْهِ ، أَوْ دَخَلَهُ عُجْبٌ ثَنَى مَنْكِبَيْهِ ، وَقَالَ :خَشَعْتُ لِلَّهِ.

(۳۶۴۳۹) حضرت عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری اور ان کے ساتھی جب کسی کو اپنے بارے میں تعریف کہتے سنتے یا انہیں عجب محسوس ہوتا تو وہ اپنے کندھوں کو موڑ لیتے اور کہتے۔ میں اللہ کے لیے خشوع کرتا ہوں۔

(٣٦٤٤٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ قِيلَ لِلْحَسَنِ :يَا أَبَا سَعِيدٍ ، أَيَنَامُ الشَّيْطَانُ ، قَالَ :لَوْ غَفَلَ لَوَجَدَهَا كُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ قَلْبِهِ.

(۳۶۴۴۰) حضرت ثابت سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن سے پوچھا گیا۔ اے ابوسعید! کیا شیطان سوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ غافل ہوتا تو اس بات کو ہر مومن اپنے دل میں محسوس کرتا۔

(٣٦٤٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ ، أَنَّهُ قَالَ :لِلشَّرِّ أَهْلٌ وَلِلْخَيْرِ أَهْلٌ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا كُفِيَهُ.

(۳۶۴۴۱) حضرت ابوالاشہب بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بیان کرتے ہیں۔ شر کے اہل بھی ہیں اور خیر کے اہل بھی ہیں۔ جو شخص کسی چیز کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کو اس کی کفایت ہو جاتی ہے۔

(۳٦٤٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : وَاللهِ مَا اسْتَقَرَّ لِعَبْدٍ ثَنَاءٌ فِي الأَرْضِ حَتَّى يَسْتَقِرَّ لَهُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ.

(۳٦۴۴۲) حضرت کعب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! کسی بندہ کی تعریف زمین میں نہیں ٹھہرتی یہاں تک کہ وہ اس کے لیے آسمان میں قرار پکڑ لیتی ہے۔

(۳٦٤٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي مُوسَى :أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْقُوَّةَ فِي الْعَمَلِ أَنْ لاَ تُؤَخِّرُوا عَمَلَ الْيَوْمِ لِغَدٍ فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ تَدَارَكَتْ عَلَيْكُمَ الأَعْمَالُ فَلَمْ تَدْرُوا أَيَّهَا تَأْخُذُونَ فَأَضَعْتُمْ ، فَإِذَا خُيِّرْتُمْ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا لِلدُّنْيَا وَالآخَرُ لِلآخِرَةِ فَاخْتَارُوا أَمْرَ الآخِرَةِ عَلَى أَمْرِ الدُّنْيَا ، فَإِنَّ الدُّنْيَا تَفْنَى ، وَإِنَّ الآخِرَةَ تَبْقَى ، كُونُوا مِنَ اللهِ عَلَى وَجَلٍ وَتَعَلَّمُوا كِتَابَ اللهِ فَإِنَّهُ يَنَابِيعُ الْعِلْمِ وَرَبِيعُ الْقُلُوبِ.

(۳٦۴۴۳) حضرت ضحاک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ کو تحریر فرمایا: اما بعد! بیشک عمل میں قوت ہے۔ تم آج کا کام کل پر نہ چھوڑنا۔ کیونکہ تم جب اس طرح کرو گے تو بہت سے اعمال تمہارے اوپر جمع ہو جائیں گے۔ تمہیں پتہ نہیں چلے گا کہ تم ان میں سے کس کو لو۔ پھر تم ضیاع کرو گے۔ پس جب تمہیں دو کاموں کے درمیان اختیار دیا جائے۔ ان میں سے ایک دنیا کے لیے ہو۔ اور دوسرا آخرت کے لیے ہو۔ تو تم آخرت کے کام کو دنیا کے کام پر ترجیح دو۔ کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے اور تم اللہ کی طرف سے خوف پر رہو۔ اور تم اللہ کی کتاب سیکھو۔ کیونکہ وہ علم کے چشمے ہیں اور دلوں کی بہار ہے۔

(۳٦٤٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ رَاءَى رَاءَى اللَّهُ بِهِ.

(۳٦۴۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص ریا کاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ دکھلاوا کریں گے۔

(۳٦٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا رَاءَى بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ أُحْبِطَ مَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳٦۴۴۵) حضرت عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ جب آدمی اپنے کسی عمل میں ریا کاری کرتا ہے تو اس کے اس سے پہلے والے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۳٦٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلَقِيَّ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعُ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ. (بخاری ۶۴۹۹۔ مسلم ۲۲۸۹)

(۳٦۴۴٦) حضرت جندب علقی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ناموری چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرتے ہیں اور جو شخص ریا کاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دکھلاوا کرتے ہیں۔

(٣٦٤٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا رَزِينٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعُ اللَّهُ بِهِ ، وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ ، وَمَنْ تَوَاضَعَ تَخَشُّعًا رَفَعَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ تَعَظَّمَ تَطَاوُلاً وَضَعَهُ اللَّهُ.

(۳۶۴۴۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جو شخص ناموری چاہتا ہے تو اللہ اس کو رسوائی دیتے ہیں اور جو شخص ڈر کر تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتے ہیں اور جو دراز ہو کر بڑا بننا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گرا دیتے ہیں۔

(٣٦٤٤٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا يَزِيدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يُسَمِّعِ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ سَامِعَ خَلْقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ. (احمد ۲۲۳)

(۳۶۴۴۸) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص لوگوں میں ناموری چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ساری مخلوق میں رسوا کرے گا اور اس کو حقیر اور صغیر کریں گے۔

(٣٦٤٤٩) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ رَاءَى رَاءَى اللَّهُ بِهِ. (ترمذی ۲۳۸۱۔ ابن ماجه ۴۲۰۶)

(۳۶۴۴۹) حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ناموری چاہتا ہے تو اللہ اس کو رسوا کر دیتا ہے اور جو شخص ریاکاری کرتا ہے تو اللہ اس کے ساتھ دکھلاوا کرتا ہے۔

(٣٦٤٥٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَقَدْ أَدْرَكْت أَقْوَامًا مَا كَانُوا يَشْبَعُونَ ذَلِكَ الشِّبَعَ ، إنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَأْكُلُ حَتَّى إِذَا رُدَّ نَفَسُهُ أَمْسَكَ ذَابِلاً نَاحِلاً مُقْبِلاً عَلَى شَأْنِهِ.

(۳۶۴۵۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تحقیق میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اس طرح سے پیٹ سیراب کر کے نہیں کھاتے تھے۔ وہ لوگ کھانا کھانے کے بعد بھی کمزور، نحیف اور پہلے کی طرح چست ہوتے تھے۔

(٣٦٤٥١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كُنَّا إِذَا دَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ خَرَجْنَا ، وَمَا نَعُدُّ الدُّنْيَا شَيْئًا.

(۳۶۴۵۱) حضرت اشعث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم حضرت حسن کے پاس جاتے تو ہم اس حال میں باہر آتے کہ ہم دنیا کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

(٣٦٤٥٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾ قَالَ : مِنَ الإِيمَانِ.

(۳۶۴۵۲) حضرت حسن سے قرآن مجید کی آیت ﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے مراد ایمان سے محروم ہونا ہے۔

(٣٦٤٥٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ الْحَسَنُ :مِنْ أَشْرَاطِ ، أَوِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْتُ خِيَارَكُمْ فَيَلْقُطَهُمْ كَمَا يَلْقُطُ أَحَدُكُمْ أَطَايِبَ الرُّطَبِ مِنَ الطَّبَقِ.

(۳۶۴۵۳) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: قرب قیامت کی علامات میں سے یہ بات ہے کہ موت تم میں سے بہتر لوگوں کو آئے اور ان کو اس طرح اُچک لے جس طرح تم میں سے کوئی پلیٹ میں سے عمدہ کھجوریں اٹھالیتا ہے۔

(٣٦٤٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، قَالَ :قَالَ الْحَسَنُ :أَهِينُوا الدُّنْيَا فَوَاللهِ لأَهْنَأُ مَا تَكُونُ إِذَا أَهَنْتَهَا.

(۳۶۴۵۴) حضرت سلام بن مسکین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: تم دنیا کی اہانت کرو۔ خدا کی قسم! یہ تم پر اتنی ہی ہلکی ہوگی جتنا تم اس کو ہلکا کرو گے۔

(٣٦٤٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :صَوَامِعُ الْمُؤْمِنِينَ بُيُوتُهُمْ.

(۳۶۴۵۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اہل ایمان کے عبادت خانے ان کے گھر ہیں۔

(٣٦٤٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ﴾ قَالَ :الْجَنَّةُ ﴿وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ قَالَ :النَّارُ.

(۳۶۴۵۶) حضرت حسن سے ارشادِ خداوندی ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد جنت ہے۔ اور ﴿وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ سے مراد جہنم ہے۔

(٣٦٤٥٧) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي﴾ قَالَ :عَلِمَ وَاللهِ أَنَّهُ صَادَفَ هُنَاكَ حَيَاةً طَوِيلَةً لاَ مَوْتَ فِيهَا آخر ما عَلَيْهِ.

(۳۶۴۵۷) حضرت حسن سے ارشادِ خداوندی ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! وہ یہ بات جان لے گا کہ یہاں ایسی لمبی زندگی شروع ہونے والی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

(٣٦٤٥٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ أَمْرَ دُنْيَاهُمْ ، لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِ حَاجَةٌ ، فَلاَ تُجَالِسُوهُمْ.

(۳۶۴۵۸) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ اپنی مسجدوں میں اپنی دنیا کے امور کی بات کریں گے۔ اس میں خدا کے لیے کوئی حاجت نہیں ہوگی۔ پس تم ان کی مجلس اختیار نہ کرنا۔

(٣٦٤٥٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَلاَ يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى﴾

قَالَ :عَنَى بِهِ شَقَاءَ الدُّنْيَا فَلاَ تَلْقَى ابْنَ آدَمَ إِلاَّ شَقِيًّا نَاصِبًا.

(۳۶۴۵۹) حضرت حسن سے ارشاد خداوندی ﴿فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں۔اس سے خدا کی مراد "دنیا کی بدبختی" ہے۔پس تو کسی ابن آدم کو نہیں ملے گا مگر یہ کہ وہ بدبخت اور نامراد ہوگا۔

(۳٦٤٦٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَرَأَ الْحَسَنُ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾ قَالَ : مَا أَسْمَعُهُ ذَكَرَ فِي وَلَدِهِمَا خَيْرًا ، حَفِظَهُمَا اللَّهُ بِحِفْظِ أَبِيهِمَا.

(۳۶۴۶۰) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے یہ آیت ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾ تلاوت کی۔ فرمایا: میں نے یہ بات سنی کہ اللہ نے ان کے بچے میں خیر کا ذکر کیا ہو۔اللہ نے ان کی حفاظت ان کے والد کی وجہ سے فرمائی۔

(۳٦٤٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ثَمَنُ الْجَنَّةِ.

(۳۶۴۶۱) حضرت حسن سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جنت کی قیمت ہے۔

(۳٦٤٦٢) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَقُولُ :اتَّقَوْا فِيمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَأَحْسَنُوا فِيمَا رَزَقَهُمْ.

(۳۶۴۶۲) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے کہ حضرت حسن کہا کرتے تھے۔جو چیز اللہ نے لوگوں پر حرام کی ہے وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جو چیز اللہ نے لوگوں کو دی ہے اس میں اچھائی کرتے ہیں۔

(۳٦٤٦٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً﴾ قَالَ فِي الدُّنْيَا الْعِلْمُ وَالْعِبَادَةُ ، وَفِي الآخِرَةِ الْجَنَّةُ.

(۳۶۴۶۳) حضرت حسن سے ارشادِ باری تعالیٰ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً﴾ کے بارے میں روایت ہے۔فرمایا: دنیا میں علم اور عبادت اور آخرت میں جنت۔

(۳٦٤٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿وَلاَ تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ قَالَ :قَدِّمَ الْفَضْلَ وَأَمْسِكْ مَا يُبَلِّغُكَ.

(۳۶۴۶۴) حضرت حسن سے ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ کے بارے میں روایت ہے فرمایا: اضافی چیز آگے بھیج دو اور اتنی چیز روکو جو تمہیں (منزل پر) پہنچا دے۔

(۳٦٤٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ﴾ قَالَ :عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۴۶۵) حضرت حسن سے ارشادِ باری تعالیٰ ﴿يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: قیامت کے دن پل صراط پر یہ ہوگا۔

(٣٦٤٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ : قَرَأَ الْحَسَنُ حَتَّى بَلَغَ : ﴿وَلاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ قَالَ : إِنَّمَا قَلَّ لأَنَّهُ كَانَ لِغَيْرِ اللهِ.

(۳۶۴۶۶) حضرت ابوالاشہب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے قرأت شروع کی یہاں تک کہ ﴿وَلاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ تک پہنچے۔ فرمایا: یہ تھوڑے صرف اس لیے ہیں کہ یہ غیر اللہ کے لیے (بہت) ہوتے ہیں۔

(٣٦٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ : قَرَأَ الْحَسَنُ : ﴿التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ﴾ قَالَ : تَابُوا مِنَ الشِّرْكِ وَبَرِئُوا مِنَ النِّفَاقِ.

(۳۶۴۶۷) حضرت ابوالاشہب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے قرآن مجید کی آیت ﴿التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ﴾ تلاوت کی تو فرمایا: انہوں نے شرک سے توبہ کی اور وہ نفاق سے بری ہوئے۔

(٣٦٤٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : الْعُلَمَاءُ ثَلاَثَةٌ : مِنْهُمْ عَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَلِغَيْرِهِ فَذَلِكَ أَفْضَلُهُمْ وَخَيْرُهُمْ ، وَمِنْهُمْ عَالِمٌ لِنَفْسِهِ فَحَسَنٌ ، وَمِنْهُمْ عالِمٌ لاَ لِنَفْسِهِ ، وَلاَ لِغَيْرِهِ فَذَلِكَ شَرُّهُمْ.

(۳۶۴۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں۔ علماء تین طرح کے ہیں۔ بعض وہ علماء ہیں جو اپنے نفس کے لیے اور دوسروں کے لیے عالم ہیں۔ یہ علماء میں سے افضل اور بہتر ہیں۔ اور بعض وہ علماء ہیں جو اپنے نفس کے لیے عالم ہیں۔ یہ بھی بہتر ہیں۔ اور بعض علماء وہ ہیں جو نہ اپنے نفس کے لیے ہیں اور نہ کسی غیر کے لیے۔ یہ علماء میں سے بدترین ہیں۔

(٣٦٤٦٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمْ أَنْ يَكُونَ إِمَامًا لأَهْلِهِ إِمَامًا لحيه إِمَامًا لِمَنْ وَرَاءَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُؤْخَذُ عَنْكَ إِلاَّ كَانَ لَكَ فِيهِ نَصِيبٌ.

(۳۶۴۶۹) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص اس بات کی صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ اپنے اہل کا، اپنے قبیلہ کا، وران سے آگے والے لوگوں کا امام ہو تو اس کو یہ کام کرنا چاہیے۔ کیونکہ تم سے جو چیز بھی لی جائے گی اس میں تمہارا حصہ ہوگا۔

(٣٦٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا يَعْزِمُونَ عَلَى أَهَالِيهِمْ أَنْ لاَ يَرُدُّوا سَائِلاً.

(۳۶۴۷۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اپنے گھر والوں کو اس بات پر پکا کرتے تھے کہ وہ کسی سائل کو واپس نہیں کریں گے۔

(٣٦٤٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ تَلاَ : ﴿وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا﴾ الآيَةَ ، قَالَ : كَانَ حُوتٌ حَرَّمَهُ اللَّهُ عليهم فِي يَوْمٍ وَأَحَلَّهُ لَهُمْ فِي سِوَى ذَلِكَ ، فَكَانَ يَأْتِيهِمْ فِي الْيَوْمِ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْهِمْ كَأَنَّهُ الْمَخَاضُ ، مَا يَمْتَنِعُ مِنْ

أَحَدٍ ، فَجَعَلُوا يَهُمُّونَ وَيُمْسِكُونَ حَتَّى أَخَذُوهُ فَأَكَلُوا وَاللهِ بِهَا أَوْخَمَ أَكْلَةً أَكَلَهَا قَوْمُ لُوطٍ أَبْقَى خِزْيًا فِي الدُّنْيَا وَأَشَدَّ عُقُوبَةً فِي الآخِرَةِ ، وَايْمُ اللهِ لَلْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللهِ مِنْ حُوتٍ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ جَعَلَ مَوْعِدَ قَوْمِي السَّاعَةَ ، وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ.

(۳۶۴۷۱) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے ﴿وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا﴾ پوری آیت تلاوت کی۔ تو فرمایا: یہ ایک مچھلی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک دن ان پر حرام کیا تھا اور اس کے علاوہ بقیہ دنوں میں اس کو لوگوں کے لیے حلال کیا تھا۔ پس یہ مچھلی ان کے پاس اس دن حاملہ اونٹنی کی طرح کی آ جاتی تھیں۔ جو کسی کو نہیں روکتی تھی۔ چنانچہ ان لوگوں نے ارادہ کیا اور (اس کو) روکنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ اس کو پکڑ لیتے اور پھر کھا لیتے۔ خدا کی قسم! اس کھانے سے بڑھ کر کوئی کھانا نہیں ہے جو لوگوں نے کبھی کھایا ہو۔ اس نے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں شدید ترین عذاب کو چھوڑ دیا۔ اور خدا کی قسم! مومن تو خدا کے ہاں مچھلی سے زیادہ حرمت رکھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے قیامت کے دن کا وعدہ کر رکھا ہے اور قیامت زیادہ وحشت ناک اور ہو کر رہنے والی ہے۔

(٣٦٤٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِ أَظُنُّهُ قَالَ خَيْرًا ، جَعَلَ لَهُ زَاجِرًا مِنْ نَفْسِهِ يَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ ، وَيَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

(۳۶۴۷۲) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یہ بات کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے لیے اس کے اپنے نفس کی طرف سے ایک زاجر مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو خیر کا حکم دیتا ہے اور اس کو منکر سے روکتا ہے۔

(٣٦٤٧٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا كُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُتَمَنِّي بِالْبَصْرَةِ يَقُولُ : فِقْهُ الْحَسَنِ وَوَرَعُ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَعِبَادَةُ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَحِلْمُ ابْنِ يَسَارٍ.

(۳۶۴۷۳) حضرت کلثوم بن جبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بصرہ میں متمنی کہا کرتا تھا۔ حضرت حسن کی فقہ، حضرت محمد بن سیرین کا ورع، حضرت طلق بن حبیب کی عبادت اور ابن یسار کا حلم (بے مثال) ہے۔

(٣٦٤٧٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُوَرِّقًا الْعِجْلِيّ يَقُولُ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَفْقَهَ فِي وَرَعِهِ ، وَلاَ أَوْرَعَ فِي فِقْهِهِ مِنْ مُحَمَّدٍ ، وَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ : اصْرِفُوهُ حَيْثُ شِئْتُمْ فَتَجِدُونَهُ أَشَدَّكُمْ وَرَعًا وَأَمْلَكَكُمْ لِنَفْسِهِ.

(۳۶۴۷۴) حضرت مورق عجلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ؒ سے بڑھ کر اپنی فقہ میں پرہیزگاری کرنے والا، اور اپنی پرہیزگاری میں فقہ رکھنے والا نہیں دیکھا۔ حضرت ابو قلابہ کہتے ہیں۔ تم اس کو جہاں بھی پھیر دو۔ تو وہ تم اس کو سب سے زیادہ

پرہیزگاری کرنے والا اور تم میں سے اپنے نفس کا سب سے زیادہ مالک ہوگا۔

(٣٦٤٧٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ الدرن مِنَ الدِّينِ.

(۳۶۴۷۵) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں دین میں کوئی میل کچیل نہیں جانتا۔

(٣٦٤٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ الْخُزَاعِيُّ ، قَالَ : إِنَّ نَفْسَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَتْ أَهْوَنَ عَلَيْهِ فِي ذَاتِ اللهِ مِنْ نَفْسِ ذُبَابٍ.

(۳۶۴۷۶) حضرت عمران بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب کا نفس، اللہ کے معاملہ میں ان پر مکھی سے بھی زیادہ ہلکا تھا۔

(٣٦٤٧٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي مَجْلِسِهِ : اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ.

(۳۶۴۷۷) حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب اپنی مجلس میں اکثر یہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! سلامتی فرما۔ اے اللہ! سلامتی فرما۔

(٣٦٤٧٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : مَا نَظَرَ اللَّهُ إِلَى الْجَنَّةِ قَطُّ إِلاَّ ، قَالَ : طِبْتِ لأَهْلِكَ فَازْدَادَتْ عَلَى مَا كَانَتْ طِيبًا حَتَّى يَدْخُلَهَا أَهْلُهَا. (طبرانی ۵۷)

(۳۶۴۷۸) حضرت کعب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف کبھی نہیں دیکھا مگر یہ کہ فرمایا: تم اپنے اہل کے لیے اچھی ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اپنی اچھائی کے باوجود مزید اچھی ہوتی ہے یہاں تک کہ اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(٣٦٤٧٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : يَا رَبِ ، إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ لاَ أَرَى أَحَدًا فِي الأَرْضِ يَعْبُدُكَ غَيْرِي ، فَبَعَثَ اللَّهُ مَلاَئِكَةً تُصَلِّي مَعَهُ وَتَكُونُ مَعَهُ.

(۳۶۴۷۹) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے عرض کیا۔ اے پروردگار! مجھے اس بات سے غم ہوتا ہے کہ روئے زمین پر میرے علاوہ تیری عبادت کوئی نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا جو حضرت ابراہیم کے ساتھ ہوتے تھے اور ان کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

(٣٦٤٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلاَّ مُتَعَلِّمَ خَيْرٍ ، أَوْ مُعَلِّمَهُ.

(۳۶۴۸۰) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ سارا کچھ ملعون ہے سوائے خیر کے سیکھنے اور سکھانے والے کے۔

(٣٦٤٨١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِى عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ أَنَّ كَعْبًا قَالَ فِى قَوْلِهِ : ﴿وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ﴾ قَالَ :عَلَى مَسِيرَةَ أَرْبَعِينَ عَامًا.

(٣٦٤٨١) حضرت مطرف سے روایت ہے کہ حضرت کعب نے ارشادِ خداوندی (وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ) کے بارے میں فرمایا: چالیس سال کی مسافت تک۔

(٣٦٤٨٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : يُؤْتَى بِالرَّئِيسِ فِى الْخَيْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالَ لَهُ :أَجِبْ رَبَّك ، فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ فَلاَ يُحْجَبُ عَنْهُ ، فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَرَى مَنْزِلَهُ وَمَنَازِلَ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ كَانُوا يُجَامِعُونَهُ عَلَى الْخَيْرِ وَيُعِينُونَهُ عَلَيْهِ ، فَيُقَالَ لَهُ :هَذِهِ مَنْزِلَةُ فُلاَنٍ وَهَذِهِ مَنْزِلَةُ فُلاَنٍ ، فَيَرَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِى الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ ، وَيَرَى مَنْزِلَتَهُ أَفْضَلَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ ، وَيُكْسَى مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ ، ويغلّفه مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ ، وَيُشْرِقُ وَجْهُهُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْقَمَرِ ، قَالَ هَمَّامٌ :أَحْسَبُهُ ، قَالَ :لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، قَالَ :فَيَخْرُجُ فَلاَ يَرَاهُ أَهْلُ مَلأٍ إِلاَّ قَالُوا :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ، حَتَّى يَأْتِيَ أَصْحَابَهُ الَّذِينَ كَانُوا يُجَامِعُونَهُ عَلَى الْخَيْرِ وَيُعِينُونَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ :أَبْشِرْ يَا فُلاَنُ ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَدَّ لَك فِى الْجَنَّةِ كَذَا ، وَأَعَدَّ لَك فِى الْجَنَّةِ كَذَا وَكَذَا ، فَمَا زَالَ يُخْبِرُهُمْ بِمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ فِى الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ حَتَّى يَعْلُوَ وُجُوهَهُمْ مِنَ الْبَيَاضِ مِثْلُ مَا عَلاَ وَجْهَهُ ، فَيَعْرِفُهُمَ النَّاسُ بِبَيَاضِ وُجُوهِهِمْ فَيَقُولُونَ :هَؤُلاَءِ أَهْلُ الْجَنَّةِ ، وَيُؤْتَى بِالرَّئِيسِ فِى الشَّرِّ فَيُقَالَ لَهُ :أَجِبْ رَبَّك ، فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ فَيُحْجَبُ عَنْهُ وَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ ، فَيَرَى مَنْزِلَتَهُ وَمَنَازِلَ أَصْحَابِهِ ، فَيُقَالَ :هَذِهِ مَنْزِلَةُ فُلاَنٍ وَهَذِهِ مَنْزِلَةُ فُلاَنٍ ، فَيَرَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِيهَا مِنَ الْهَوَانِ ، وَيَرَى مَنْزِلَتَهُ شَرًّا مِنْ مَنَازِلِهِمْ ، قَالَ :فَيَسْوَدُّ وَجْهُهُ وَتَزْرَقُّ عَيْنَاهُ ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ قَلَنْسُوَةٌ مِنْ نَارٍ ، فَيَخْرُجُ فَلاَ يَرَاهُ أَهْلُ مَلأٍ إِلاَّ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْهُ ، فَيَأْتِي أَصْحَابَهُ الَّذِينَ كَانُوا يُجَامِعُونَهُ عَلَى الشَّرِّ وَيُعِينُونَهُ عَلَيْهِ ، قَالَ :فَيَقُولُونَ :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْك ، قَالَ :فَيَقُولُ :مَا أَعَاذَكُمَ اللَّهُ مِنِّى ، فَيَقُولُ لَهُمْ :أَمَا تَذْكُرُ يَا فُلاَنُ كَذَا وَكَذَا ، فَيُذَكِّرُهُمَ الشَّرَّ الَّذِى كَانُوا يُجَامِعُونَهُ وَيُعِينُونَهُ عَلَيْهِ ، فَمَا يزَالَ يُخْبِرُهُمْ بِمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ فِى النَّارِ حَتَّى يَعْلُوَ وُجُوهَهُمْ مِنَ السَّوَادِ مِثْلُ مَا عَلاَ وَجْهَهُ ، فَيَعْرِفُهُمَ النَّاسُ بِسَوَادِ وُجُوهِهِمْ فَيَقُولُونَ :هَؤُلاَءِ أَهْلُ النَّارِ.

(٣٦٤٨٢) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن خیر میں سرداری کرنے والے ایک سردار کو لایا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا۔ اپنے رب کو جواب دو۔ پھر اس کو اس کے رب کی طرف لے جایا جائے گا اور اس سے حجاب نہیں کیا جائے گا۔ پھر اس کو جنت کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا چنانچہ وہ اپنی اور اپنے ساتھ خیر کے کاموں میں معاونت اور ہاتھ بٹانے والوں کی منزلیں دیکھے گا۔ اور اس کو کہا جائے گا یہ فلاں کی منزل ہے اور یہ فلاں کی منزل ہے۔ چنانچہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت

میں عزت ومقام تیار کیا ہوگا یہ اس کو دیکھے گا۔ اور یہ اپنی منزل کو دیگر لوگوں کی منزلوں سے افضل دیکھے گا۔ اور اس کو جنت کے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ اور اس کے سر پر تاج رکھا جائے گا اور اس پر جنت کی ہوا چڑھائی جائے گی۔ اور اس کے چہرے کو اتنا چمکایا جائے گا کہ وہ چاند کی طرح ہو جائے گا ہمام راوی کا کہنا ہے۔ میرے خیال میں استاد نے کہا تھا۔ ماہِ تمام کی طرح ...... ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر وہ باہر آئے گا۔ اس کو جو لوگ بھی دیکھیں گے وہ یہی کہیں گے۔ اے اللہ اس کو ان میں سے کر دے یہاں تک کہ یہ ان لوگوں کے پاس آئے گا جو اس کے ساتھ کار خیر میں معاونت اور شرکت کرتے تھے۔ اور کہے گا۔ اے فلاں! تجھے خوشخبری ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے جنت میں ایسی ایسی تیاری کر رکھی ہے۔ اور تیرے لیے جنت میں یہ، یہ تیار کیا ہے۔ پس وہ ان لوگوں کو ان نعمتوں کے بارے میں بتا تا رہے گا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت میں بنا رکھی ہیں یہاں تک کہ ان کے چہروں پر بھی ایسی ہی سفیدی چڑھ جائے گی جیسی اس کے چہرے پر چڑھی ہوئی ہوگی۔ چنانچہ لوگ انہیں ان کے چہروں کی سفیدی سے پہچانیں گے اور کہیں گے۔ یہ لوگ اہل جنت ہیں۔

(اور شریروں کے سردار کو لایا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا۔ تو اپنے رب کو جواب دے۔ پس اس کو اس کے رب کی طرف لے جایا جائے گا۔ پھر اس سے پردہ کر دیا جائے گا اور اس کو جہنم کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ (وہاں) اپنی اور اپنے ساتھیوں کی منزل دیکھے گا۔ اس کو کہا جائے گا۔ یہ فلاں کی منزل ہے اور یہ فلاں کی منزل ہے پس وہ وہاں خدا کی طرف سے تیار کردہ ذلت کو دیکھے گا اور وہ اپنی منزل دیگر تمام لوگوں سے بدتر دیکھے گا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر اس کا چہرہ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہو جائیں گی اور اس کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھی جائے گی۔ پھر یہ باہر آئے گا تو اس کو جو جماعت بھی دیکھے گی وہ اس سے خدا کی پناہ مانگے گی۔ پھر وہ اپنے ان ساتھیوں کے پاس آئے گا جو اس کے ساتھ شر میں معاونت وشرکت کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ لوگ کہیں گے۔ ہم تجھ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ کہے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مجھ سے پناہ نہ دے پھر یہ ان سے کہے گا۔ اے فلاں! یہ یہ بات یاد کر۔ چنانچہ یہ ان کو وہ تمام شرارتیں یاد دلائے گا جس کو یہ سب اکٹھے اور باہم معاونت سے کرتے تھے۔ یہ انہیں جہنم میں ان کے لیے تیار شدہ عذاب کی بات کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اس کے چہرے پر چڑھی ہوئی سیاہی کی طرح ان کے چہرے پر بھی سیاہی چڑھ جائے گی اور لوگ ان کو ان کے چہرے کی سیاہی کی وجہ سے پہچان لیں گے اور لوگ کہیں گے۔ یہ جہنم والے ہیں۔

(٣٦٤٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : قَالَ لَنَا أَبِي : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنْ زِينَةِ الدُّنْيَا وَزَهْرَتِهَا فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَلْيَأْمُرْهُمْ بِالصَّلَاةِ وَلْيَصْطَبِرْ عَلَيْهَا ، فَإِنَّ اللَّهَ ، قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ﴾ ثُمَّ قَرَأَ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۶۴۸۳) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں، میرے والد صاحب نے کہا تھا: جب تم میں سے کوئی دنیا کی زینت اور خوب صورتی کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئے اور ان کو نماز پڑھنے اور اس پر ٹھہرنے کا حکم

دے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ﴾ پھر آپ رحمہ اللہ نے آخر تک یہ آیت تلاوت فرمائی۔

(٣٦٤٨٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِذَا رَأَيْت الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْحَسَنَةَ فَاعْلَمْ ، أَنَّ لَهَا عِنْدَهُ أَخَوَاتٍ ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ تَدُلُّ عَلَى أُخْتِهَا ، وَإِذَا رَأَيْته يَعْمَلُ السَّيِّئَةَ فَاعْلَمْ ، أَنَّ لَهَا عِنْدَهُ أَخَوَاتٍ ، فَإِنَّ السَّيِّئَةَ تَدُلُّ عَلَى أُخْتِهَا.

(۳۶۴۸۴) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب تم کسی آدمی کو نیکی کرتے دیکھو تو جان لو کہ اس کے پاس اور بھی نیکیاں ہیں کیونکہ نیکی، نیکی پر دلالت کرتی ہے۔ اور جب تم کسی آدمی کو گناہ کرتے دیکھو تو جان لو کہ اس کے پاس اور بھی گناہ ہیں کیونکہ گناہ گناہ پر دلالت کرتا ہے۔

(٦٣) كلام طاوس رحمه الله

حضرت طاوس رحمہ اللہ کے آثار

(٣٦٤٨٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْر ، قَالَ :حدَّثَنَا إبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :حُلو الدُّنْيَا مُرُّ الآخِرَةِ ، وَمُرُّ الدُّنْيَا حُلو الآخِرَةِ.

(۳۶۴۸۵) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ دنیا کی مٹھاس آخرت کی کرواہٹ ہے اور دنیا کی کرواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

(٣٦٤٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ :إنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يَحْرُزُ دِينَهُ إلاَّ حُفْرَتُهُ.

(۳۶۴۸۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ مومن کے دین کو اس کی قبر ہی بچا سکتی ہے۔

(٣٦٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ بشر بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ :قَالَ طَاوُوسٌ :مَا رَأَيْت مِثْلَ أَحَدٍ أَمِنَ عَلَى نَفْسِهِ قَدْ رَأَيْت رَجُلاً لَوْ قِيلَ لِي :مَنْ أَفْضَلُ مَنْ تَعْرِفُ قُلْتُ :فُلاَنٌ لِذَلِكَ الرَّجُلِ ، فَمَكَثَ عَلَى ذَلِكَ ، ثُمَّ أَخَذَهُ وَجَعٌ فِي بَطْنِهِ فَأَصَابَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فَاسْتَسَحَّ بَطْنَهُ عَلَيْهِ وَاشْتَهَاهُ فباحته فَرَأَيْته فِي نِطْعٍ مَا أَدْرِي أَيُّ طَاقَيْهِ أَسْرَعُ حَتَّى مَاتَ عَرَقًا.

(۳۶۴۸۷) .... گذارش: حضرت طاوس کے اس اثر کا ترجمہ بالکل واضح نہیں ہو سکا۔ مصنف ابن ابی شیبہ کے محقق محمد عوامہ اس اثر کے حاشیے میں فرماتے ہیں "وتتمة الخبر لم يتضح لي معناه" ؟؟

(٣٦٤٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :كَانَ قَمِيصُهُ فَوْقَ الإِزَارِ وَالرِّدَاءُ فَوْقَ الْقَمِيصِ.

(٣٦٤٨٨) حضرت ابوہاشم فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس کی قمیص ازار سے اوپر اوران کی چادر قمیص سے اوپر ہوتی تھی۔

(٣٦٤٨٩) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :أَلاَ رَجُلٌ يَقُومُ بِعَشْرِ آيَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصْبِحُ قَدْ كُتِبَ لَهُ مِئَةُ حَسَنَةٍ وَأَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ.

(٣٦٤٨٩) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جوشخص رات کونماز میں دس آیات کی تلاوت کرے تو صبح میں اس کے لئے سویا اس سے زیادہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(٦٤) سعِيد بن جبيرٍ رحمه الله

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(٣٦٤٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ:التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ جِمَاعُ الإِيمَانِ.

(٣٦٤٩٠) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ پر توکل کرنا ایمان کی بنیاد ہے۔

(٣٦٤٩١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك صِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْك وَحُسْنَ الظَّنِّ بِك.

(٣٦٤٩١) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں تجھ سے تجھ پر سچے بھروسے کی صفت کا سوال کرتا ہوں اور تیرے ساتھ اچھا گمان کرنے کا سوال کرتا ہوں۔

(٣٦٤٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَتِيقٍ ، قَالَ سَقَيْت سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ شَرْبَةً مِنْ عَسَلٍ فِي قَدَحٍ فَشَرِبَهَا ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ لأُسْأَلَنَّ ، عَنْ هَذَا ، فَقُلْتُ :لِمَهْ ؟ فَقَالَ :شَرِبْته وَأَنَا أَسْتَلِذُّهُ.

(٣٦٤٩٢) حضرت بکیر بن عتیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کوایک پیالے میں شہد کا ایک گھونٹ پلایا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ خدا کی قسم! مجھ سے اس کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس کو پیا ہے اور اس سے لذت اٹھائی ہے۔

(٣٦٤٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ :قَرَأْت كِتَابَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ إِلَى أَبِي:يَا أَبَا عُمَرَ ، كُلُّ يَوْمٍ يَعِيشُ فِيهِ الْمُسْلِمُ فَهُوَ غَنِيمَةٌ.

(٣٦٤٩٣) حضرت عمر بن ذر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کا وہ خط پڑھا جو انہوں نے میرے والد کی طرف لکھا، اس میں مکتوب تھا کہ ہر وہ دن جس میں مسلمان زندہ رہے وہ اس کے لئے غنیمت ہے۔

(٣٦٤٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ ﴿بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ قَالَ مَرُّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

(۳۶۴۹۴) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دن اور رات کا گذرنا ہے۔

(٣٦٤٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِينَ كَحَامِي الْمُحْتَسِبِينَ.

(۳۶۴۹۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ غفلت والوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسے ہے جیسے قیدیوں کی حفاظت کرنے والا۔

(٣٦٤٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ﴾ قَالَ : وَمَا هُوَ بِاللَّعِبِ.

(۳۶۴۹۶) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد لعب ہے۔

(٣٦٤٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿فَسُحْقًا لأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ قَالَ : وَادٍ فِي جَهَنَّمَ.

(۳۶۴۹۷) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿فَسُحْقًا لأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جہنم کی ایک وادی ہے۔

(٣٦٤٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ﴾ قَالَ : مَنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلْيَهْرُبْ.

(۳۶۴۹۸) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ کی زمین بہت وسیع ہے، جسے معصیت کا حکم دیا جائے وہ بھاگ جائے۔

(٣٦٤٩٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَدَّدَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾ بِضْعًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً.

(۳۶۴۹۹) حضرت قاسم بن ابی ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے قرآن مجید کی آیت ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾ کو بیس سے زیادہ مرتبہ دہرایا۔

(٣٦٥٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ قَالَ : تُبْ

(۳۶۵۰۰) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہم نے توبہ کی۔

(٣٦٥٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿بَلَ الإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ﴾ قَالَ : شَاهِدٌ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوِ اعْتَذَرَ.

(۳۶۵۰۱) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿بَلَ الإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں انسان اپنے

نفس پر گواہ خواہ عذر پیش کر لے۔

(٣٦٥٠٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ قَالَ : مَنْسِيُّونَ مُضَيَّعُونَ.

(٣٦٥٠٢) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ بھلا دیئے جائیں گے، ضائع کر دیئے جائیں گے۔

(٣٦٥٠٣) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ﴾ قَالَ : مَا نَسوا.

(٣٦٥٠٣) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جو وہ بھول چکے۔

(٦٥) حديث أبي عبيدة رحمه الله

حضرت ابوعبیدہ کے آثار

(٣٦٥٠٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : يَقُولُ ، يَعْنِي اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَفَقَّهُونَ بِغَيْرِ عِبَادَتِي ، يَلْبَسُونَ مُسُوكَ الضَّأْنِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ ، أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ إِيَّايَ يُخَادِعُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً فِي الدُّنْيَا تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا. (ابن المبارك ٥٠)

(٣٦٥٠٤) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو کیا ہوا جو میری عبادت کے بغیر سمجھدار بننا چاہتے ہیں؟ وہ بھیڑ کی کھال اوڑھتے ہیں لیکن ان کے دل ایلوے (ایک کڑوا پھل) سے زیادہ کڑوے ہیں۔ کیا وہ میری وجہ سے دھوکے میں ہیں یا مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں انہیں دنیا میں ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا جو ان میں سے بردبار کو بھی حیران وسرگرداں کر دے گا۔

(٣٦٥٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، أَنَّ جَبَّارًا مِنَ الْجَبَابِرَةِ ، قَالَ : لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى مَنْ فِي السَّمَاءِ ، قَالَ : فَسَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَضْعَفَ خَلْقِهِ فَدَخَلَتْ بَقَّةٌ فِي أَنْفِهِ فَأَخَذَهُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ : اضْرِبُوا رَأْسِي ، فَضَرَبُوهُ حَتَّى نَثَرُوا دِمَاغَهُ.

(٣٦٥٠٥) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ ایک متکبر اور سرکش شخص نے کہا کہ میں اس وقت تک ظلم سے باز نہیں آؤں گا جب تک میں آسمان میں موجود ساری مخلوق کو نہیں دیکھ لیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی ایک کمزور ترین مخلوق کو مسلط کر دیا۔ ایک جوں اس کے ناک میں داخل ہوئی اور اس کی موت کا سبب بن گئی۔ وہ کہتا تھا کہ میرے سر پر مارو، لوگوں نے اس کے سر پر اتنا مارا کہ اس کا دماغ ظاہر ہو گیا۔

(٣٦٥٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ رَبِيعٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يَقُولُ :إِنَّ الْحُكْمَ الْعَدْلَ لَيُسَكِّنُ الأَصْوَاتَ عَنِ اللهِ ، وَإِنَّ الْحُكْمَ الْجَائِرَ تَكْثُرُ مِنْهُ الشَّكَاةُ إِلَى اللهِ.

(٣٦٥٠٦) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ انصاف کی حکومت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی آوازوں کو خاموش کرادیتی ہے اور ظلم والی حکومت سے اللہ کی طرف جانے والی شکایتیں بڑھ جاتی ہیں۔

(٣٦٥٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ﴿إِنَّ هَؤُلاَءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ﴾ قَالَ : كَانُوا سِتَّمِئَةِ أَلْفٍ وَسَبْعِينَ أَلْفًا.

(٣٦٥٠٧) حضرت ابوعبیدہ قرآن مجید کی آیت ﴿إِنَّ هَؤُلاَءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ چھ لاکھ ستر ہزار لوگ تھے۔

(٦٦) كلام عبدِ الأعلى رحمه الله

حضرت عبدالاعلیٰ کے آثار

(٣٦٥٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ الأَعْلَى التَّيْمِيَّ يَقُولُ :مَنْ أُوتِيَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لاَ يُبْكِيهِ لَخَلِيقٌ أَنْ لاَ يَكُونَ أُوتِيَ عِلْمًا يَنْفَعُهُ، لأَنَّ اللَّهَ نَعَتَ الْعُلَمَاءَ، ثُمَّ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿يَبْكُونَ﴾. (ابن المبارك ١٢٥)

(٣٦٥٠٨) حضرت ابوعبیدہ تیمی فرماتے ہیں کہ جسے وہ علم دے گیا جو اسے رونے پر نہ ابھارے وہ اس لائق ہے کہ اس کے بارے میں کہا جائے کہ اسے علمِ نافع عطا نہیں ہوا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے علماء کی تعریف فرمائی ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا○ وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا○ وَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ﴾

(٣٦٥٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الأَعْلَى التَّيْمِيُّ قَالَ :ما من أهل دار إلاَّ ملك الموت يتصفحهم فى اليوم مرتين.

(٣٦٥٠٩) حضرت عبدالاعلیٰ تیمی فرماتے ہیں کہ موت کا فرشتہ ہر گھر میں دن میں دو مرتبہ جھانکتا ہے۔

(٣٦٥١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى التَّيْمِيِّ ، قَالَ :الْجَنَّةُ وَالنَّارُ لَقِنَتَا السَّمْعَ مِنْ بَنِي آدَمَ ، فَإِذَا سَأَلَ الرَّجُلُ الْجَنَّةَ ، قَالَتْ :اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ فِيَّ ، وَإِذَا اسْتَعَاذَ مِنَ النَّارِ ، قَالَتْ :اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنِّي.

(٣٦٥١٠) حضرت عبدالاعلیٰ تیمی فرماتے ہیں کہ جنت اور دوزخ انسان کی باتوں کو سنتی ہیں، جب انسان جنت کا سوال کرتا ہے اور جنت کہتی ہے کہ اللہ! اسے مجھ میں داخل فرما اور انسان جب جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے کہ اے اللہ! اسے مجھ سے پناہ عطا فرما۔

(٣٦٥١١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَؤُمُّنَا ، فَكَانَ لاَ يُبَيِّنُ الْقِرَائَةَ مِنَ الرِّقَّةِ.

(٣٦٥١١) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابوصالح ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ بعض اوقات ان پر اتنی رقت طاری ہو جاتی کہ قراءت کو واضح نہ کر سکتے تھے۔

(٣٦٥١٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : يُحْشَرُ النَّاسُ هَكَذَا وَوَضَعَ رَأْسَهُ وَأَمْسَكَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عِنْدَ صَدْرِهِ.

(٣٦٥١٢) حضرت ابوصالح نے ایک مرتبہ فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو یوں جمع کیا جائے گا، یہ فرما کر انہوں نے اپنا سر جھکایا اور سینے کے پاس اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا۔

(٣٦٥١٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾ قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ ، أَنَّ الْعَذَابَ يُخَفَّفُ ، عَنْ أَهْلِ الْقُبُورِ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ ، فَإِذَا جَائَتِ النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ ، قَالُوا : ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾.

(٣٦٥١٣) حضرت ابوصالح قرآن مجید کی آیت ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ خیال کرتے تھے کہ دونوں نفخوں کے درمیان اہل قبور سے عذاب کو کم کر دیا جائے گا۔ جب دوسرا نفخہ آئے گا تو وہ کہیں گے ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾۔

(٣٦٥١٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : طُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَوْ أَنَّ رَاكِبًا رَكِبَ حِقَّةً ، أَوْ جَذَعَةً فَأَطَافَ بِهَا مَا بَلَغَ الْمَوْضِعَ الَّذِي رَكِبَ فِيهِ حَتَّى يَقْتُلَهُ الْهَرَمُ.

(٣٦٥١٤) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے، اگر کوئی سوار کسی جوان اونٹ پر سوار ہو اور اس درخت کا چکر لگانا چاہے تو وہ بوڑھا ہو کر مر جائے گا لیکن دوبارہ اس جگہ نہیں پہنچ سکتا جہاں سے چلا تھا۔

(٣٦٥١٥) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سِنَان ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّة ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : يُحَاسِبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ أَرْسَلَ إِلَيْهِمَ الرُّسُلَ فَيُدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَهُ وَيُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَصَاهُ : وَيَبْقَى قَوْمٌ مِنَ الْوِلْدَانِ وَالَّذِينَ هَلَكُوا فِي الْفَتْرَةِ وَمَنْ غُلِبَ عَلَى عَقْلِهِ ، فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُمْ : قَدْ رَأَيْتُمْ إِنَّمَا أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَنِي وَأَدْخَلْتُ النَّارَ مَنْ عَصَانِي ، وَإِنِّي آمُرُكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا هَذِهِ النَّارَ ، فَيَخْرُجُ لَهُمْ عُنُقٌ مِنْهَا ، فَمَنْ دَخَلَهَا كَانَتْ نَجَاتَهُ ، وَمَنْ نَكَصَ فَلَمْ يَدْخُلْهَا كَانَتْ هَلَكَتَهُ.

(٣٦٥١٥) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ان لوگوں سے حساب لیا جائے گا جن کی طرف رسول بھیجے جاتے تھے۔ ان کی اطاعت کرنے والے جنت میں اور نافرمانی کرنے والے جہنم میں جائیں گے، پھر بچوں، فترتِ رسل کے زمانے میں انتقال کر جانے والوں اور مغلوب العقل لوگ باقی رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم نے دیکھ لیا کہ میں نے اپنی

اطاعت کرنے والوں کو جنت میں اور اپنی نافرمانی کرنے والوں کو جہنم میں داخل کر دیا۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ پھر جہنم سے ان کے لئے کچھ گردنیں نکلیں گی، جو اس میں داخل ہونے لگے گا وہ نجات پالے گا اور جو پیچھے ہٹے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(٣٦٥١٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ﴾ قَالَ : حَسَنَةٌ ﴿إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ قَالَ : تَنْتَظِرُ الثَّوَابَ مِنْ رَبِّهَا.

(۳۶۵۱۶) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ﴾ سے مراد خوبصورت چہرے اور ﴿إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے رب سے بدلے کا انتظار کر رہے ہوں گے۔

(٦٧) يحيى بن وثّابٍ رحمه الله

حضرت یحییٰ بن وثاب رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(٣٦٥١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى كَأَنَّهُ يُخَاطِبُ رَجُلاً مِنْ إِقْبَالِهِ عَلَى صَلاَتِهِ.

(۳۶۵۱۷) حضرت یحییٰ جب نماز پڑھتے تھے تو نماز میں ایسی توجہ ہوتی جیسے کسی آدمی سے بات کر رہے ہوں۔

(٣٦٥١٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : كَانُوا إِذَا كَانَتْ فِيهِمْ جِنَازَةٌ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِهِمْ أَيَّامًا.

(۳۶۵۱۸) حضرت یحییٰ بن وثاب فرماتے ہیں کہ اسلاف جب کسی جنازے کو دیکھتے تھے تو کئی دن تک ان کے چہروں پر اس کے آثار باقی رہتے تھے۔

(٣٦٥١٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ يَحْيَى إِذَا قَضَى الصَّلاَةَ مَكَثَ سَاعَةً تُعْرَفُ عَلَيْهِ كَآبَةُ الصَّلاَةِ.

(۳۶۵۱۹) حضرت یحییٰ بن وثاب جب نماز پوری کر لیتے تھے کافی دیر تک ان کے چہرے پر نماز کے آثار دکھائی دیتے تھے۔

(٦٨) كلام أبي إدريس رحمه الله

حضرت ابو ادریس رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(٣٦٥٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : لَقِيت الضَّحَّاكَ بِخُرَاسَانَ وَعَلَيَّ فَرْوٌ لِي خَلِقٌ ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ : قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ : قَلْبٌ نَقِيٌّ فِي ثِيَابٍ دَنِسَةٍ خَيْرٌ مِنْ قَلْبٍ دَنِسٍ فِي ثِيَابٍ نَقِيَّةٍ.

(۳۶۵۲۰) حضرت ضرار بن مرہ کہتے ہیں کہ میں خراسان میں حضرت ضحاک سے ملا، اس وقت میرے بدن پر پرانا لباس تھا۔

حضرت ضحاک نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت ابوادریس فرماتے ہیں کہ میلے کپڑوں میں موجود صاف دل صاف کپڑوں میں موجود میلے دل سے بہتر ہے۔

(٣٦٥٢١) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ نَظَرِي عِبَرًا وَصَمْتِي تَفَكُّرًا وَمَنْطِقِي ذِكْرًا.

(٣٦٥٢١) حضرت ابوادریس دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میرے دیکھنے کو عبرت، میری خاموشی کو تفکر اور میری گویائی کو ذکر بنادے۔

(٣٦٥٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيُّ : كَانَ النَّاسُ وَرَقًا لاَ شَوْكَ فِيهِ ، وَإِنَّهُمَ الْيَوْمَ شَوْكٌ لاَ وَرَقَ فِيهِ ، إِنْ سَابَبْتَهُمْ سَابُّوك ، وَإِنْ نَاقَدْتَهُمْ نَاقَدُوكَ ، وَإِنْ تَرَكْتَهُمْ لَمْ يَتْرُكُوك.

(٣٦٥٢٢) حضرت ابومسلم خولانی فرماتے ہیں کہ لوگ ایک ایسے پتے کی طرح تھے جس میں کوئی کانٹا نہ ہو۔ آج وہ ایک ایسے کانٹے کی طرح ہیں جس میں کوئی پتہ نہیں ہے۔ اگر تم انہیں گالی دو گے تو وہ تمہیں خوب گالیاں دیں گے اور اگر تم ان کے عیب بیان کرو گے تو وہ تمہاری خوب برائی بیان کریں گے اور اگر تم انہیں چھوڑ دو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔

(٣٦٥٢٣) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَاب ، قَالَ : جَلَسْت ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ وَهُوَ يَقُصُّ ، فَقَالَ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ كَانَ أَطْيَبَ النَّاسِ طَعَامًا ، فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ نَظَرُوا إِلَيْهِ ، قَالَ : إِنَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا كَانَ أَطْيَبَ النَّاسِ طَعَامًا ، إِنَّمَا كَانَ يَأْكُلُ مَعَ الْوَحْشِ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُخَالِطَ النَّاسَ فِي مَعَايِشِهِمْ.

(٣٦٥٢٣) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابوادریس خولانی کی مجلس میں بیٹھا وہ کوئی واقعہ بیان کررہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جس کا کھانا تمام لوگوں میں زیادہ پاکیزہ تھا؟ جب لوگوں نے ان کی طرف دیکھا تو فرمانے لگے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا کا کھانا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ تھا۔ وہ تنہائی میں کھاتے تھے کیونکہ انہیں یہ بات پسند نہ تھی کہ وہ لوگوں کے ساتھ ان کی زندگی میں شریک ہوں۔

(٣٦٥٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيُّ : مَا عَمِلْت عَمَلاً أُبَالِي مَنْ رَآنِي إِلاَّ حَاجَتِي إِلَى أَهْلِي وَحَاجَتِي إِلَى الْغَائِطِ.

(٣٦٥٢٤) حضرت ابومسلم خولانی فرماتے ہیں کہ میں نے دو اعمال کے سوا کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے بارے میں مجھے اس بات کی پرواہ ہو کہ کوئی دیکھ لے گا ایک اپنی بیوی سے حاجت کا پورا کرنا اور دوسرا بیت الخلاء جانا۔

(٣٦٥٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، قَالَ : لاَ يَهْتِكُ اللَّهُ سَتْرَ

عَبْدٍ فِی قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ.

(۳۶۵۲۵) حضرت ابوادریس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی پردہ دری نہیں فرماتے جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی خیر موجود ہو۔

(٣٦٥٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِی مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، قَالَ : أَرْبَعٌ لاَ يُقْبَلْنَ فِی أَرْبَعٍ : مَالُ الْيَتِيمِ وَالْغُلُولُ وَالْخِيَانَةُ وَالسَّرِقَةُ لاَ يُقْبَلْنَ فِی حَجٍّ ، وَلاَ عُمْرَةٍ ، وَلاَ جِهَادٍ ، وَذَكَرَ حَرْفًا آخَرَ.

(۳۶۵۲۶) حضرت ابومسلم خولانی فرماتے ہیں کہ چار چیزیں چار چیزوں میں قابلِ قبول نہیں یتیم کا مال، دھوکہ، خیانت اور چوری، حج، عمرے، جہاد اور ایک چیز میں قابل قبول نہیں۔ (راوی نے چوتھی چیز کا نام نہیں لیا)

(٦٩) حديث أبی عثمان النّهدِیّ رحمه الله

حضرت ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ کے آثار

(٣٦٥٢٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ : إِنِّی لأَعْلَمُ حِينَ يَذْكُرُنِی رَبِّی ، قَالُوا : وَكَيْفَ ذَاكَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿فَاذْكُرُونِی أَذْكُرْكُمْ﴾ فَإِذَا ذَكَرْتُ اللَّهَ ذَكَرَنِی.

(۳۶۵۲۷) حضرت ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے یاد فرماتے ہیں تو مجھے علم ہو جاتا ہے۔ ان سے لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ پس جب میں اللہ کو یاد کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے یاد فرماتے ہیں۔

(٣٦٥٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِی زَيْنَبَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يَقُولُ: مَا فِی الْقُرْآنِ آيَةٌ أَرْجَى عِنْدِی لِهَذِهِ الأُمَّةِ مِنْ قَوْلِهِ : ﴿وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا﴾.

(۳۶۵۲۸) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے اندر میرے خیال میں امت کے لئے اس سے زیادہ امید دلانے والی آیت کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا﴾.

(٧٠) أبو العالية رحمه الله

حضرت ابوعالیہ رحمہ اللہ کے آثار

(٣٦٥٢٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِی الْعَالِيَةِ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : قَلِيلاً مَا يَنَامُونَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ.

(۳۶۵۲۹) حضرت ابوعالیہ قرآن مجید کی آیت ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ رات کو

صبح تک بہت کم سوتے ہیں۔

(٣٦٥٣٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ﴿لاَ يَمَسُّهُ إِلاَّ الْمُطَهَّرُونَ﴾ قَالَ :لَيْسَ أَنْتُمْ ، أَنْتُمْ أَصْحَابُ الذُّنُوبِ.

(۳۶۵۳۰) حضرت ابو عالیہ قرآن مجید کی آیت ﴿لاَ يَمَسُّهُ إِلاَّ الْمُطَهَّرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تم نہیں تم تو گناہ والے ہو۔

(٣٦٥٣١) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ رَأَى رَجُلاً يَتَوَضَّأُ، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ ، فَقَالَ :إِنَّ الطُّهُورَ بِالْمَاءِ حَسَنٌ ، وَلَكِنَّهُمُ الْمُطَهَّرُونَ مِنَ الذُّنُوبِ.

(۳۶۵۳۱) حضرت ابو عالیہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو وضو کر رہا تھا، جب وہ وضو کر چکا تو اس نے کہا کہ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاک ہونے والوں میں سے بنا۔ یہ سن کر حضرت ابو عالیہ نے فرمایا کہ پانی کے ذریعے پاکی حاصل کرنا اچھی بات ہے لیکن اصل بات گناہوں سے پاک ہونا ہے۔

(٣٦٥٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَ الْقُرْآنَ آخِرَ النَّهَارِ أَخَّرَهُ إِلَى أَنْ يُمْسِي ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَهُ آخِرَ اللَّيْلِ أَخَّرَهُ إِلَى أَنْ يُصْبِحَ.

(۳۶۵۳۲) حضرت ابو عالیہ کا معمول تھا کہ جب کبھی وہ دن کے آخری حصے میں قرآن مجید ختم کرنا چاہتے تو اسے شام تک مؤخر فرماتے اور اگر کبھی رات کے آخری حصے میں قرآن مجید ختم کرنے لگتے تو اسے صبح تک مؤخر فرماتے۔

(٣٦٥٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :قَالَ لِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَعْمَلْ لِغَيْرِ اللهِ فَيَكِلَكَ اللَّهُ إِلَى مَنْ عَمِلْتَ لَهُ.

(۳۶۵۳۳) حضرت ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے فرمایا کہ اللہ کے غیر کے لئے عمل نہ کرو ورنہ اللہ تمہیں اسی کے حوالے کر دے گا جس کے لئے تم نے عمل کیا تھا۔

(٣٦٥٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ شَيْخًا يُقَالَ لَهُ :زُفَرُ يَذْكُرُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، قَالَ : الصَّعْقَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۶۵۳۴) حضرت قیس بن حبتر فرماتے ہیں کہ صعقہ شیطان کی طرف سے ہے۔

(٣٦٥٣٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، قَالَ :مَا أَتَتْ عَلَى عَبْدٍ لَيْلَةٌ قَطُّ إِلاَّ، قَالَتْ :ابْنَ آدَمَ ، أَحْدِثْ فِيَّ خَيْرًا فَإِنِّي لَنْ أَعُودَ عَلَيْكَ أَبَدًا.

(۳۶۵۳۵) حضرت موسیٰ جہنی نقل کرتے ہیں کہ ہر آنے والی رات یہ اعلان کرتی ہے کہ اے ابن آدم! مجھ میں خیر کا کام انجام دے دے کیونکہ میں دوبارہ کبھی تیرے پاس لوٹ کر نہیں آؤں گی۔

(۷۱) حدِيث إبراهِيم رحمه الله

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(٣٦٥٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ : سَمِعْت إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ عَبْدًا اكْتَتَمَ بِالْعِبَادَةِ كَمَا يَكْتَتِمُ بِالْفُجُورِ لأَظْهَرَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْهُ.

(۳۶۵۳۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر بندہ عبادت کو بھی اسی طرح چھپائے جس طرح گناہ کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر بھی اسے ظاہر کردے گا۔

(٣٦٥٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ الزِّيَادَةَ وَيَكْرَهُونَ النُّقْصَانَ ، وَيَقُولُ : شَيْءٌ دِيمَةٌ.

(۳۶۵۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف عبادت میں زیادہ کو مستحب قرار دیتے تھے اور کمی کو مکروہ بتاتے تھے۔

(٣٦٥٣٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : زَعَمُوا ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَقُولُ : كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا جِنَازَةً ، أَوْ سَمِعْنَا بِمَيِّتٍ يُعْرَفُ ذَلِكَ فِينَا أَيَّامًا لأَنَّا قَدْ عَرَفْنَا ، أَنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِهِ أَمْرٌ صَيَّرَهُ إِلَى الْجَنَّةِ ، أَوِ النَّارِ ، وَأَنْتُمْ تَحَدَّثُونَ فِي جَنَائِزِكُمْ بِحَدِيثِ دُنْيَاكُمْ.

(۳۶۵۳۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب ہم کسی جنازہ میں شریک ہوتے یا کسی کے انتقال کے بارے میں سنتے تو کئی دن تک ہم پر اس کے اثرات رہتے۔ کیونکہ ہم جانتے تھے کہ اب اس پر ایسا معاملہ وقوع پذیر ہو چکا ہے جو اسے جنت یا جہنم میں لے جا سکتا ہے۔ اور تم جنازوں میں دنیا کی باتیں کرتے ہو!

(٣٦٥٣٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ عَابِدٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ إِذْ عَمَدَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهَا ، قَالَ : فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَوَضَعَهَا فِي النَّارِ حَتَّى نَشَّتْ.

(۳۶۵۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک عبادت گزار آدمی ایک عورت کے پاس تھا، اس کے دل میں برا خیال آیا اور اس نے عورت کی ران پر ہاتھ لگایا، پھر اسے تنبہ ہوا اور اس نے اپنے اس ہاتھ کو آگ میں رکھا یہاں تک کہ اس کا ہاتھ جل کر راکھ ہو گیا۔

(٣٦٥٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : قَلَّمَا قَرَأْت هَذِهِ الآيَةَ إِلاَّ ذَكَرْت بَرْدَ الشَّرَابِ : ﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾.

(۳۶۵۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کبھی بھی میں یہ آیت پڑھتا ہوں مجھے ٹھنڈا پانی یاد آ جاتا ہے ﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾.

(٣٦٥٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا الْعَبْدِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ بَكَى فِي مَرَضِهِ ، فَقَالُوا لَهُ : يَا أَبَا

عِمْرَانَ ، مَا يُبْكِيك ، فَقَالَ :وَكَيْفَ لاَ أَبْكِي وَأَنَا أَنْتَظِرُ رَسُولاً مِنْ رَبِّي يُبَشِّرُنِي إمَّا بِهَذِهِ وَإِمَّا بِهَذِهِ.

(۳۶۵۴۱) حضرت ابراہیم نخعی اپنے مرض الوفات میں روئے تو لوگوں نے ان سے پوچھا کہ اے ابوعمران! آپ کو کس چیز نے رلایا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں کیوں نہ روؤں حالانکہ میں اپنے رب کے قاصد کا انتظار کر رہا ہوں تا کہ وہ مجھے یا تو اس چیز کی (جنت کی) یا اس چیز کی (جہنم کی) بشارت دے!

(٣٦٥٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، قَالَ :رَأَى إبْرَاهِيمُ أَمِيرَ حُلْوَانَ يَمُرُّ بِدَوَابِّهِ فِي زَرْعٍ ، فَقَالَ :الْجَوْرُ فِي طَرِيقٍ خَيْرٌ مِنَ الْجَوْرِ فِي الدِّينِ.

(۳۶۵۴۲) حضرت واصل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی نے حلوان کے امیر کو دیکھا کہ وہ اپنی سواریوں کو کھیت میں سے لے کر گزر رہا تھا، انہوں نے فرمایا کہ راستہ میں ظلم کرنا دین میں ظلم کرنے سے بہتر ہے۔

(٣٦٥٤٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ : ﴿حَمِيمًا وَغَسَّاقًا﴾ قَالَ :الغساق :مَا يَنْقَطِعُ مِنْ جُلُودِهِمْ ، وَمَا يَسِيلُ مِنْ بَشَرِهِمْ.

(۳۶۵۴۳) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿حَمِيمًا وَغَسَّاقًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ غساق وہ چیز ہے جو ان کی کٹی ہوئی کھالوں سے اس کی جلد پر بہے گی۔

(٣٦٥٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدٍ ﴿يُنَبَّأُ الإِنْسَان يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ﴾ قَالاَ :بِأَوَّلِ عَمَلِهِ وَآخِرِهِ.

(۳۶۵۴۴) حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿يُنَبَّأُ الإِنْسَان يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ انسان کے اس کے اول و آخر اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(٣٦٥٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الأَكْبَرِ﴾ قَالَ: أَشْيَاءُ يُصَابُونَ بِهَا فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۵۴۵) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الأَكْبَرِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ وہ چیزیں ہیں جو انہیں دنیا میں پیش آئیں گی۔

(٣٦٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :كَانَ إبْرَاهِيمُ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ إنْسَانٌ غَطَّاهُ ، وَقَالَ :لاَ يَرَانِي أَقْرَأُ فِيهِ كُلَّ سَاعَةٍ.

(۳۶۵۴۶) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی جب قرآن پڑھ رہے ہوتے اور ان کے پاس کوئی آدمی آتا تو اسے ڈھانپ دیتے اور فرماتے کہ میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھے ہر وقت اس میں سے پڑھتا ہوا دیکھے۔

(٣٦٥٤٧) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :ذَكَرَ إبْرَاهِيمُ ، أَنَّهُ أَرْسَلَ إلَيْهِ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ ، قَالَ :

فَطَلَى وَجْهَهُ بِطِلاَءٍ وَشَرِبَ دَوَاءً وَلَمْ يَأْتِهِمْ ، فَتَرَكُوهُ.

(۳۶۵۴۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم سے کہا کہ گیا کہ انہیں مختار بن ابی عبید نے بلایا ہے، انہوں نے اپنے چہرے پر طلاء مل لیا، اور دوا پی اور اس کے پاس نہیں گئے۔ انہوں نے بھی انہیں چھوڑ دیا۔

(٣٦٥٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَنِ ابْتَغَى شَيْئًا مِنَ الْعِلْمِ يَبْتَغِي بِهِ اللهِ آتَاهُ اللَّهُ مِنْهُ مَا يَكْفِيهِ.

(۳۶۵۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص علم کو اللہ کی رضا کے لئے حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمائے گا جو اس کے لئے کافی ہو جائے گی۔

(٣٦٥٤٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْخُشُوعُ فِي الْقَلْبِ.

(۳۶۵۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ خشوع دل میں ہوتا ہے۔

(٣٦٥٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَشْفَقَ ثِيَابًا وَأَشْفَقَ قُلُوبًا.

(۳۶۵۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ پرانے کپڑوں والے اور زیادہ نرم دلوں والے ہوتے تھے۔

(٣٦٥٥١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ ، إذَا قَالَ الرَّجُلُ حِينَ يُصْبِحُ :أَعُوذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ إلَى أَنْ يُمْسِيَ ، وَإِذَا قَالَهُ مُمْسِيًا أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ إلَى أَنْ يُصْبِحَ.

(۳۶۵۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ شام تک اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا اور جو شام کو پڑھے اللہ تعالیٰ صبح تک اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا (ترجمہ) میں سننے والے اور جاننے والے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود کے شر سے۔

(٣٦٥٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ قَمِيصُ إبْرَاهِيمَ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ.

(۳۶۵۵۲) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی قمیص پاؤں کے تلوے پر ہوتی تھی۔

(٣٦٥٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ﴿لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ قَالَ :يَتُوبُونَ.

(۳۶۵۵۳) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ توبہ کرتے ہیں۔

(۷۳) الشّعبيّ

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(٣٦٥٥٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ شَيْبَان ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يَشْرُفُ قَوْمٌ فِي

الْجَنَّةِ عَلَى قَوْمٍ فِي النَّارِ فَيَقُولُونَ :مَا لَكُمْ فِي النَّارِ ، وَإِنَّمَا كُنَّا نَعْمَلُ بِمَا تُعَلِّمُونَا ، قَالُوا : كُنَّا نُعَلِّمُكُمْ ، وَلاَ نَعْمَلُ بِهِ.

(۳۶۵۵۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ جنت سے جہنم میں جھانکیں گے تو وہاں انہیں کچھ لوگ نظر آئیں گے وہ ان سے کہیں گے کہ تم جہنم میں کیوں ہو؟ ہم تو ان باتوں پر عمل کیا کرتے تھے جو تم ہمیں سکھاتے تھے؟! وہ کہیں گے کہ ہم تمہیں تو سکھایا کرتے تھے لیکن خود عمل نہیں کیا کرتے تھے۔

(٣٦٥٥٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ﴿وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ قَالَ :الدَّرَجُ.

(۳۶۵۵۵) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سیڑھیاں ہیں۔

(٣٦٥٥٦) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ﴿وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ قَالَ : الدَّرَجُ ، وَسُقُفًا ، قَالَ :الْجُزُوعُ وَزُخْرُفًا ، قَالَ :الذَّهَبُ.

(۳۶۵۵۶) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سیڑھیاں ہیں۔اور سُقُفًا سے مراد تنے ہیں اور زُخْرُفًا سے مراد سونا ہے۔

(٣٦٥٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ الْعَيْزَارِ ، قَالَ :إنَّ الأَقْدَامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَثَلِ النَّبْلِ فِي الْقَرْنِ ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وَجَدَ لِقَدَمَيْهِ مَوْضِعًا يَضَعُهُمَا ، وَعِنْدَ الْمِيزَانِ مَلَكٌ يُنَادِي : أَلاَ إنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ، فَسَعِدَ سَعَادَةً لاَ يَشْقَى بَعْدَهَا أَبَدًا ، أَلاَ إنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَشَقِيَ شَقَاءً لاَ يَسْعَدُ بَعْدَهُ أَبَدًا.

(۳۶۵۵۷) حضرت عبید اللہ بن عیزار فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن پاؤں ایسے ہوں گے جیسے تیروں کے تھیلے میں تیر ہوتے ہیں۔اس دن خوش نصیب وہ ہوگا جسے اپنا پاؤں رکھنے کے لئے جگہ مل جائے۔میزان کے پاس ایک فرشتہ اعلان کررہا ہوگا کہ فلاں بن فلاں کا نامہ اعمال وزنی ہوگیا وہ آج خوش نصیب ہوگیا اور آج کے بعد کبھی وہ بدقسمتی کا شکار نہیں ہوگا۔اور فلاں بن فلاں کے اعمال کا ترازو ہلکا ہوگیا اور وہ بدقسمت ہوگیا اور آج کے بعد کبھی سعادت کا چہرہ نہ دیکھ سکے گا۔

(٣٦٥٥٨) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :لَنِعْمَةُ اللهِ عَلَيَّ فِيمَا زَوَى عَنِّي مِنَ الدُّنْيَا أَعْظَمُ مِنْ نِعْمَتِهِ عَلَيَّ فِيمَا أَعْطَانِي مِنْهَا.

(۳۶۵۵۸) ایک انصاری صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ دنیاوی نعمت جو اس نے مجھے عطا نہیں کی، مجھے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے زیادہ بالاتر محسوس ہوتی ہے جو اس نے مجھے عطا کی ہے۔

(٣٦٥٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ سَمِعَ أَبَاهُ وَعَمَّهُ يَذْكُرَانِ ، قَالاَ : كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إيَاسٍ مِمَّنْ سَمِعَ ثُمَّ

سَكَتَ.

(۳۶۵۵۹) حضرت عبدالملک بن ایاس ان لوگوں میں سے تھے جو سنتے اور خاموش ہو جاتے۔

(٣٦٥٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَعْجَبُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَيَّ أَرْبَعَةٌ : طَلْحَةُ وَزُبَيْد وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ.

(۳۶۵۶۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ میں مجھے سب سے پسندیدہ چار لوگ ہیں: طلحہ، زبید، محمد بن عبدالرحمن اور یحییٰ بن عباد۔

(٣٦٥٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِطَلْحَةَ : إِنَّ طَاوُوسًا كَانَ يَكْرَهُ الأَنِينَ ، قَالَ : فَمَا سُمِعَ لَهُ أَنِينٌ حَتَّى مَاتَ.

(۳۶۵۶۱) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ سے کہا کہ حضرت طاوس رونے کی آواز کو ناپسند فرماتے تھے۔انہوں نے کہا موت تک ان کے رونے کی آواز نہیں سنی گئی۔

(٣٦٥٦٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : أَعْطَانِي زَيْدٌ الْعَمِّيُّ كِتَابًا فِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى ابْنَهُ ، قَالَ : يَا بُنَيَّ ، كُنْ مِنْ نَأْيُهُ مِمَّنْ نَأَى عَنْهُ تَغَنِّيًا وَنَزَاهَةً ، وَدُنُوُّهِ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَرَحْمَةٌ ، لَيْسَ نَأْيُهُ كِبْرًا ، وَلاَ عَظَمَةً ، وَلَيْسَ دُنُوُّهُ خَدْعًا ، وَلاَ خِيَانَةً ، لاَ يُعَجِّلُ فِيمَا رَابَهُ ، وَيَعْفُو عَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ ، لاَ يَغُرُّهُ ثَنَاءُ مَنْ جَهِلَهُ ، وَلاَ يَنْسَى إِحْصَاءَ مَا قَدْ عَمِلَهُ ، إِنْ ذُكِرَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ ، وَاسْتَغْفَرَ مِمَّا لاَ يَعْلَمُونَ ، يَقُولُ رَبِّي أَعْلَمُ بِي مِنْ نَفْسِي ، وَأَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْ غَيْرِي ، يَسْأَلُ لِيَعْلَمَ ، وَيَنْطِقُ لِيَغْنَمَ ، وَيَصْمُتُ لِيَسْلَمَ ، وَيُخَالِطُ لِيَفْهَمَ ، إِنْ كَانَ فِي الْغَافِلِينَ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَإِنْ كَانَ فِي الذَّاكِرِينَ ، لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، لأَنَّهُ يَذْكُرُ إِذَا غَفَلُوا ، وَلاَ يَنْسَى إِذَا ذَكَرُوا ، قَالَ حُسَيْنٌ : وَزَادَ فِيهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ : يَمْزُجُ الْعِلْمَ بِحِلْمٍ زَهَادَتِهِ فِيمَا يَفْنَى كَرَغْبَتِهِ فِيمَا يَبْقَى.

(۳۶۵۶۲) حضرت مسعر فرماتے ہیں کہ مجھے زید عمی نے ایک خط دیا جس میں لکھا تھا کہ ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اے میرے بیٹے! ایسا شخص بن جا جو لوگوں سے بے نیازی اور پاکدامنی کے لئے دور رہے، نرمی اور رحمت اس کے قریب ہو، اس کا دور ہونا تکبر یا نخوت کی وجہ سے نہ ہو۔ اس کا قریب ہونا دھوکہ دینے یا خیانت کرنے کے لئے نہ ہو۔ شک والا کام کرنے میں جلدی نہ کرے۔ جہاں تک ہو سکے معاف کر دے۔ جو اسے نہ جانتا ہو اس کے تعریف کرنے سے دھوکہ میں نہ پڑے اور جو وہ کر چکا ہے اسے نہ بھولے۔ اس کا ذکر کیا جائے تو لوگوں کی باتیں اسے خوف میں مبتلا کر دیں اور جو وہ نہیں جانتے اس پر استغفار کرے۔ علم کے حصول کے لئے سوال کرے، فائدہ پہنچانے کے لئے بات کرے، سلامتی کے حصول کے لئے خاموش رہے، بات سمجھنے کے لئے میل جول رکھے، اگر وہ غافلین میں سے ہو تو ذاکرین میں سے شمار کیا جائے اور اگر ذاکرین میں سے ہو تو غافلین میں شمار نہ کیا جائے، اس لئے کہ لوگوں کی غفلت کے وقت ذکر کرتا ہو اور جب لوگ ذکر کریں اس وقت بھی اپنے رب کو نہ بھولے۔ ابن عتیبہ نے

اس میں اضافہ کیا ہے کہ وہ علم کو بردباری کے ساتھ ملائے، فنا ہونے والی چیزوں میں اس کی بے رغبتی ان چیزوں میں رغبت جیسی ہو جو باقی رہنے والی ہیں۔

(٣٦٥٦٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْسَى أَهْلُ النَّارِ جُعِلَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ تَابُوتًا مِنْ نَارٍ عَلَى قَدْرِهِ ، ثُمَّ أُقْفِلَ عَلَيْهِ بِأَقْفَالٍ مِنْ نَارٍ فَلَا يُضْرَبُ مِنْهُ عِرْقٌ إِلَّا وَفِيهِ مِسْمَارٌ مِنْ نَارٍ ، ثُمَّ جُعِلَ ذَلِكَ التَّابُوتُ فِي تَابُوتٍ آخَرَ مِنْ نَارٍ ، ثُمَّ أُقْفِلَ عَلَيْهِ بِأَقْفَالٍ مِنْ نَارٍ ، ثُمَّ يُضْرَمُ بَيْنَهُمَا نَارٌ ، فَلَا يَرَى أَحَدٌ مِنْهُمْ ، أَنَّ فِي النَّارِ أَحَدًا غَيْرَهُ ، فَذَلِكَ قوله تعالى : ﴿لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ﴾ وَذَلِكَ قوله تعالى : ﴿لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾.

(٣٦٥٦٣) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم کو بھلائے جانے کا ارادہ فرمائیں گے ہر ایک کے لئے اس کی جسامت کے بقدر ایک تابوت بنائیں گے پھر اس پر تالا لگا دیا جائے گا۔ اس تابوت میں آگ کے کیل ہوں گے۔ پھر اس تابوت کو آگ کے دوسرے تابوت میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس پر آگ کے مزید تالے لگا دیئے جائیں گے۔ پھر ان کے درمیان آگ بھڑکا دی جائے گی۔ پھر ہر شخص یہ سمجھے گا کہ آگ میں اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔ اللہ رب العزت کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے ﴿لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ﴾ اور یہی مطلب ہے اس ارشاد ربانی کا ﴿لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾.

(٣٦٥٦٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيُصْلِحُ بِصَلَاحِ الْعَبْدِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ وَأَهْلَ دُوَيْرَتِهِ وَأَهْلَ الدُّوَيْرَاتِ حَوْلَهُ ، فَمَا يَزَالُونَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللهِ مَا دَامَ بَيْنَهُمْ.

(٣٦٥٦٤) حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندے کی نیکی کی وجہ سے اس کی اولاد اور اس کے پوتے کو بھی بھلائی بھی عطا فرماتے ہیں، اس طرح اس کے گھر والوں کو اور اس کے گھر کے اردگرد کے گھر والوں کو بھی بھلائی عطا فرماتے ہیں۔ جب تک وہ نیک بندہ ان کے درمیان ہوتا ہے وہ اللہ کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔

(٣٦٥٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْبَسُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ بِالذَّنْبِ عَمِلَهُ مِئَةَ عَامٍ وَإِنَّهُ لَيَرَى أَزْوَاجَهُ وَخَدَمَهُ.

(٣٦٥٦٥) حضرت ابو حرب بن ابی اسود دیلی فرماتے ہیں کہ آدمی کو اس کے گناہ کی وجہ سے جنت کے دروازے پر ایک سو سال کے لئے روک لیا جائے گا اور وہ جنت میں اپنی بیویوں اور خادموں کو دیکھے گا۔

(٣٦٥٦٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بَخْتَرِيٍّ الطَّائِيِّ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : أُغْبِطَ الْأَحْيَاءُ بِمَا يُغْبَطُ بِهِ الْأَمْوَاتُ وَاعْلَمْ ، أَنَّ الْعِبَادَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِزُهْدٍ وَذُلٍّ عِنْدَ الطَّاعَةِ ، وَاسْتَصْعِبْ عِنْدَ الْمَعْصِيَةِ ، وَأَحِبَّ

النَّاسَ عَلَى قَدْرِ تَقْوَاهُمْ.

(۳۶۵۶۶) حضرت بختری طائی فرماتے ہیں کہ زندوں پر اس چیز کا رشک کرو جس کا مردوں پر رشک کیا جاتا ہے، یاد رکھو کہ عبادت زہد کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ اطاعت کے وقت پست ہو جاؤ، معصیت کے وقت مشقت محسوس کرو، اور لوگوں سے ان کے تقویٰ کے مطابق محبت کرو۔

(٣٦٥٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ ﴿فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى﴾ قَالَ : حِينَ يُسَاقُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ.

(۳۶۵۶۷) حضرت قاسم بن ولید قرآن مجید کی آیت ﴿فَإِذَا جَائَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ اس موقع کی بات ہے جب جنت والوں کو جنت کی طرف اور جہنم والوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

(٣٦٥٦٨) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَظُنُّهُ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : مَنْ عَمِلَ عَمَلاً كَسَاهُ اللَّهُ رِدَاءَ عَمَلِهِ.

(۳۶۵۶۸) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے عمل کی چادر پہنائیں گے۔

(٣٦٥٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ : مَنْ عَمِلَ عَمَلاً كَسَاهُ اللَّهُ رِدَائَهُ ، إِنْ خَيْرٌ فَخَيْرٌ ، وَإِنْ شَرٌّ فَشَرٌّ.

(۳۶۵۶۹) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے عمل کی چادر پہنائیں گے۔ اگر اچھا ہوگا تو اچھی چادر اور اگر برا ہوگا تو بری چادر۔

(٣٦٥٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ : ﴿وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ﴾ قَالَ : سَائِقٌ يَسُوقُهَا إِلَى أَمْرِ اللهِ ، وَشَهِيدٌ يَشْهَدُ عَلَيْهَا بِمَا عَمِلَتْ.

(۳۶۵۷۰) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک ہانکنے والا ہر نفس کو اللہ کے امر کی طرف ہانکے گا اور ایک گواہ اس کے اعمال کی گواہی دے گا۔

(٣٦٥٧١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : أَيْمَنُ امْرِئٍ وَأَشْأَمُهُ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ.

(۳۶۵۷۱) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی سب سے مبارک اور سب سے منحوس چیز وہ ہے جو اس کے جبڑوں کے درمیان ہے۔

(٣٦٥٧٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَعْرُوفُهُ مُنْكَرُ زَمَانٍ قَدْ خَلاَ ، وَمُنْكَرُهُ مَعْرُوفُ زَمَانٍ مَا أَتَى.

(۳۶۵۷۲) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم ایک ایسے زمانے میں ہو جس کی نیکی گزشتہ زمانے کی برائی ہے اور اس کی برائی آنے والے زمانے کی نیکی ہے۔

(٣٦٥٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :خَرَجْت إِلَى الْجَبَّانَةِ فَجَلَسْت فِيهَا إِلَى جَنْبِ حَائِطٍ ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرٍ فَسَوَّاهُ ، ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَي ، فَقُلْتُ :مَنْ هَذَا ، فَقَالَ :أَخِي ، قَالَ :قُلْتُ :أَخٌ لَك ، قَالَ :أَخٌ لِي فِي الإِسْلاَمِ رَأَيْته الْبَارِحَةَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ، فَقُلْتُ : فُلاَنٌ قَدْ عِشْت الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، قَالَ :قَدْ قُلْتهَا ، لأَنْ أَكُونَ أَقْدَرَ عَلَى أَنْ أَقُولَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مِلْءِ الأَرْضِ ، وَمَا فِيهَا ، أَلَمْ تَرَ حِينَ كَانُوا يَدْفِنُونَنِي فَإِنَّ فُلاَنًا قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لأَنْ أَكُونَ أَقْدَرَ عَلَى أَنْ أُصَلِّيَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا.

(۳۶۵۷۳) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ قبرستان گیا اور ایک دیوار کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے ایک قبر کو سیدھا کیا اور پھر میرے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ میرے بھائی کی قبر ہے۔ میں نے کہا کہ تمہارے بھائی کی؟ اس نے کہا کہ یہ میرا اسلامی بھائی ہے۔ میں نے اسے رات کو خواب میں دیکھا اور میں نے اس سے کہا کہ اے فلاں تو زندہ رہے! تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اس نے کہا کہ تو نے جو جملہ کہا ہے، اگر میں اس کے کہنے پر قادر ہو جاؤں تو یہ کہنے کے لئے ساری زمین بھی صدقہ کرنا پڑے تو صدقہ کر دوں۔ کیا تم نے دیکھا کہ جب لوگ مجھے دفن کر رہے تھے تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ اگر مجھے وہ دو رکعت پڑھنے کی قدرت مل جائے تو وہ مجھے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(٣٦٥٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :لِلْمُقَنِّطِين حبسٌ يَطَأُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ.

(۳۶۵۷۴) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے والوں کو قیامت کے دن محبوس رکھا جائے گا اور لوگ ان کے چہروں کو روندیں گے۔

(٣٦٥٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ بَشِيرٍ ، قَالَ :أُرَاهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ خَبَّابٌ: أَنَّهَا سَتَكُونُ صَيْحَاتٌ فَأَصِيخُوا لَهَا.

(۳۶۵۷۵) حضرت خباب فرماتے ہیں کہ عنقریب چیخیں ہوں گی ان کے لئے تیاری کرلو۔

(٣٦٥٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمان عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى :طُفْت هَذِهِ الأَمْصَارَ فَمَا رَأَيْت أكثر مُتَهَجِّدًا ، وَلاَ أَبْكَرَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

(۳۶۵۷۶) حضرت ابن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان شہروں میں چکر لگایا ہے، میں اہل بصرہ سے زیادہ تہجد گزار اور زیادہ

ذکر کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(٣٦٥٧٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : إِنَّ الْمَلَكَ يَجِيءُ إِلَى أَحَدِكُمْ كُلَّ غَدَاةٍ بِصَحِيفَةٍ بَيْضَاءَ فَلْيُمْلِ فِيهَا خَيْرًا ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيَقُمْ لِحَاجَتِهِ ، ثُمَّ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلْيُمْلِ فِيهَا خَيْرًا فَإِنَّهُ إِذَا أَمْلَى فِي أَوَّلِ صَحِيفَتِهِ وَآخِرِهَا خَيْرًا كَانَ عَسَى أَنْ يُكفى مَا بَيْنَهُمَا.

(۳۶۵۷۷) حضرت ابوعبد الرحمٰن سلمی فرماتے ہیں کہ ہر صبح فرشتہ تمہارے پاس سفید نامہ اعمال لے کر آتا ہے اور اس میں خیر لکھواتا ہے، جب سورج طلوع ہو جاتا ہے تو وہ اپنی حاجت کے لئے اٹھ جاتا ہے اور جب وہ عصر کی نماز پڑھ لیتا ہے تو اس میں خیر لکھواتا ہے، پس جب اعمال نامے کے شروع اور آخر میں خیر ہو تو امید ہے کہ ان دونوں حصوں کی خیر درمیانی حصے کو بھی کفایت کر جائے گی۔

(٣٦٥٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : يَمُرُّونَ عَلَى النَّارِ وَهِيَ خَامِدَةٌ فَيَقُولُونَ : أَيْنَ النَّارُ الَّتِي وُعِدْنَا ، قَالَ : مَرَرْتُمْ عَلَيْهَا وَهِيَ خَامِدَةٌ.

(۳۶۵۷۸) حضرت خالد بن معدان کہتے ہیں کہ لوگ آگ کے پاس سے گزریں گے تو وہ بجھی ہوئی ہوگی۔ وہ کہیں گے وہ آگ کہاں ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا؟ ان سے کہا جائے گا کہ جب تم اس کے پاس سے گزرے تھے تو وہ بجھی ہوئی تھی۔

(٣٦٥٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ عامر بْنِ حُذَيْمٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ فَبَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ يَأْتِي عَلَيْهِ حِينٌ لاَ يُدَخَّنُ فِي تَنُّورِهِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِمَالٍ فَاشْتَرَى مَا يُصْلِحُهُ وَأَهْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : لَوْ أَنَّا أَعْطَيْنَاهَا تَاجِرًا لَعَلَّهُ أَنْ يُصِيبَ لَنَا فِيهَا ، قَالَتْ : فَافْعَلْ قَالَ : فَتَصَدَّقَ بِهَا الرَّجُلُ وَأَعْطَاهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهَا شَيْءٌ ، ثُمَّ احْتَاجُوا ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : لَوْ أَنَّك نَظَرْت إِلَى تِلْكَ الدَّرَاهِمِ فَأَخَذْتها فَإِنَّا قَدَ احْتَجْنَا إِلَيْهَا ، فَأَعْرَضَ عنها ، ثُمَّ عَادَتْ ، فَقَالَتْ أَيْضًا ، فَأَعْرَضَ عنها حَتَّى اسْتَبَانَ لَهَا ، أَنَّهُ قَدْ أَمْضَاهَا ، قَالَ : فَجَعَلَتْ تَلُومُهُ ، قَالَ : فَاسْتَعَانَ عَلَيْهَا بِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَكَلَّمَهَا ، فقالَ : إِنَّك قَدْ آذَيْته فَكَأَنَّمَا أغراها بِهِ ، فَقَالَتْ لَهُ أَيْضًا ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الرَّجُلُ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، فَقَالَ : مَا يَسُرُّنِي أَنْ أُحْبَسَ عَنِ الْعَنَقِ الأَوَّلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلا أَنَّ لِي مَا ظَهَرَ عَلَى الأَرْضِ ، وَلَوْ أَنْ خَيْرَةً مِنَ الْخَيْرَاتِ أَبْرَزَتْ أَصَابِعَهَا لأَهْلِ الأَرْضِ مِنْ فَوْقِ السَّمَاوَاتِ لَوُجِدَ رِيحُهُنَّ فَأَنَا أَدَعُهُنَّ لَكُنَّ لأَنْ أَدَعَكُنَّ لَهُنَّ أَحْرَى مِنْ أَنْ أَدَعَهُنَّ لَكُنَّ ، فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ كَفَّتْ عَنْهُ. (ابو نعیم ۲۴۴)

(۳۶۵۷۹) حضرت عبد الرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عامر بن حذیم مصر کے امیر تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں معلوم ہوا کہ ان پر بعض اوقات ایسے بھی آتے ہیں کہ ان کا چولہا نہیں جلتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اور ان کے اہل وعیال کی کفالت کے لئے کچھ مال بھیجا۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ کیوں نہ ہم یہ

مال ایسے تاجر کو دے دیں جو اس میں ہمارے لئے نفع کمائے؟ ان کی اہلیہ نے فرمایا کہ آپ ایسا کر لیجئے۔ پھر آپ نے وہ مال صدقہ کر دیا اور اپنے پاس کچھ بھی باقی نہ چھوڑا۔ پھر کچھ عرصے بعد انہیں احتیاج ہوئی اور مال کی ضرورت پڑی تو ان کی بیوی نے کہا کہ اگر آپ ان دراہم میں سے کچھ اپنے پاس رکھ چھوڑتے تو اچھا ہوتا آج ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کی بات پر توجہ نہ دی۔ ان کی اہلیہ نے پھر وہی بات دہرائی، انہوں نے پھر اعراض کیا۔ پھر جب انہوں نے دیکھا کہ توجہ نہیں کر رہے تو انہیں ملامت کرنے لگیں۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مدد چاہی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان سے بات کی اور فرمایا کہ تم نے حضرت سعید کو تکلیف پہنچائی ہے۔ حضرت سعید کی اہلیہ نے ان سے بھی یہی بات فرمائی۔ جب اس آدمی کو یہ بات معلوم ہوئی جس کو دراہم حاصل ہوئے تھے تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ قیامت کے دن مجھے پہلی جماعت میں داخل ہونے سے روک لیا جائے جبکہ اس کے بدلے میں مجھے دنیا کی ہر چیز ہی کیوں نہ مل جائے۔ اور اگر ایک حور اپنی انگلیاں زمین والوں کے لئے ظاہر کر دے تو ان کی خوشبو سب کو محسوس ہوگی۔

(۳۶۵۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ بِرَبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى صُنْدُوقٍ مِنْ صَنَادِيقِ الْحَذَّائِينَ ، فَقَالَ : لَوْ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَجَالَسْتَ إِخْوَانَكَ ، فَقَالَ لَهُ رَبِيعٌ : لَوْ فَارَقَ ذِكْرُ الْمَوْتِ قَلْبِي سَاعَةً خَشِيتُ أَنْ يَفْسُدَ قَلْبِي.

(۳۶۵۸۰) حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ربیع بن راشد کے پاس سے گزرا، وہ موچیوں کے ایک کھوکھے کے پاس بیٹھے تھے۔ اس آدمی نے ان سے کہا کہ اگر آپ مسجد چلیں اور مسلمان بھائیوں سے بات چیت کریں تو اچھا ہو۔ حضرت ربیع نے ان سے فرمایا کہ اگر موت کی یاد ایک لمحے کے لئے بھی میرے دل سے جدا ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا دل خراب ہو جائے گا۔

(۳۶۵۸۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي زَمِيلَ رَبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ : لَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَبِّي لَعَلِّي أَتَكَلَّفُهُ ، قَالَ : فَرَأَى فِي مَنَامِهِ الشُّكْرَ وَالذِّكْرَ.

(۳۶۵۸۱) حضرت اسماعیل بن شعیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوزمیل ربیع بن راشد ایک مرتبہ مکہ کی طرف جا رہے تھے، انہوں نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے رب کو میرا کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے تو میں اس کا بہت زیادہ اہتمام کروں گا۔ پھر انہوں نے خواب میں شکر اور ذکر کو دیکھا۔

(۳۶۵۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : لَقِيَنِي رَبِيعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ فِي السُّدَّةِ فِي السُّوقِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَصَافَحَنِي ، فَقَالَ : يَا أَبَا ذَرٍّ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ رِضَاهُ فَقَدْ سَأَلَهُ أَمْرًا عَظِيمًا.

(۳۶۵۸۲) حضرت عمر بن ذر کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن ابی راشد مجھے سدہ کے ایک بازار میں ملے۔ انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ اے ابوذر! جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا کو مانگتا ہے وہ اللہ سے درحقیقت بہت عظیم چیز مانگتا ہے۔

(۳۶۵۸۳) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ شَدَّادٍ ، أَنَّ هَرِمَ بْنَ حَيَّانَ الْعَبْدِيَّ لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ ، قَالُوا : لَهُ :

يَا هَرِمُ، أَوْصِنِي، قَالَ: أُوصِيكُمْ أَنْ تَقْضُوا عَنِّي دَيْنِي، قَالُوا: بِمَ تُوصِي، قَالَ: فَتَلاَ آخِرَ سُورَةِ النَّحْلِ ﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾.

(۳۶۵۸۳) حضرت عون بن شداد کہتے ہیں کہ جب ہرم بن حیان عبدی کے وصال کا وقت آیا تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اے ہرم! وصیت فرما دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم میرا قرض ادا کر دینا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں کیسے زندگی گزارنے کی وصیت کرتے ہیں؟ انہوں نے سورۃ النحل کی ﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ سے لے کر ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾ تک تلاوت فرمائی۔

(٣٦٥٨٤) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : قَالَ هَرِمٌ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ زَمَانٍ يَتَمَرَّدُ فِيهِ صَغِيرُهُمْ وَيَأْمُلُ فِيهِ كَبِيرُهُمْ وَتَقْرُبُ فِيهِ آجَالُهُمْ.

(۳۶۵۸۴) حضرت ہرم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں ایسے زمانے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس میں ان کا جوان سرکشی کا شکار ہے، بوڑھا امیدوں میں مبتلا ہے اور ان کی موتیں قریب آ گئیں ہیں۔

(٣٦٥٨٥) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَصْبَغَ الْوَرَّاقِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ هَرِمَ بْنَ حَيَّانَ عَلَى الْخَيْلِ، فَغَضِبَ عَلَى رَجُلٍ فَأَمَرَ بِهِ فَوُجِئَتْ ، عُنُقُهُ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لاَ جَزَاكُمَ اللَّهُ خَيْرًا، مَا نَصَحْتُمُونِي حِينَ قُلْتُ: وَلاَ كَفَفْتُمُونِي عَنْ غَضَبِي ، وَاللهِ لاَ آلِي لَكُمْ عَمَلاً ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لاَ طَاقَةَ لِي بِالرَّعِيَّةِ فَابْعَثْ إِلَيَّ عَمَلَكَ.

(۳۶۵۸۵) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ہرم بن حیان کو ایک لشکر کی قیادت دے کر روانہ فرمایا۔ پھر ہرم دشمنوں کے ایک آدمی پر غضب ناک ہوئے اور اسے قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا کہ اللہ تمہیں خیر سے محروم رکھے، جب میں نے یہ بات کی تو تم نے مجھے نصیحت کیوں نہ کی، اور تم نے مجھے میرے غصے سے کیوں نہ روکا، خدا کی قسم میں تمہارے کسی معاملے کا قائد نہیں بنوں گا۔ پھر انہوں نے حضرت عمر کو خط لکھا کہ اے امیر المومنین! میں رعیت کے کسی کام کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ اس کام کے لئے کسی اور کو بھیج دیجئے۔

(٣٦٥٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ هَرِمَ بْنَ حَيَّانَ كَانَ يَقُولُ : لَمْ أَرَ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا ، وَلاَ مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا.

(۳۶۵۸۶) حضرت ہرم بن حیان فرمایا کرتے تھے کہ میں جہنم کو ایسی چیز نہیں سمجھتا جس سے بھاگنے والے کو نیند آئے اور جنت کو ایسی چیز نہیں سمجھتا جس کو حاصل کرنے والا سو پائے۔

(٣٦٥٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : كَانَ هَرِمُ بْنُ حَيَّانَ عَامِلاً عَلَى بَعْضِ رَسَاتِيقِ الأَهْوَازِ فَاسْتَأْذَنَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى أَهْلِهِ ، فَأَبَى أَنْ يَأْذَنَ لَهُ ، قَالَ : فَقَامَ هَرِمُ

بْنُ حَيَّانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ ، قَالَ الرَّجُلُ هَكَذَا عَلَى أَنْفِهِ أَمْسَكَ عَلَى أَنْفِهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ هَرِمٌ بِيَدِهِ : اذْهَبْ ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ ، ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ لَهُ هَرِمٌ : أَيْنَ كُنْت ، فَقَالَ : أَلَمْ تَرَنِي قُمْت فَأَمْسَكْت عَلَى أَنْفِي فَأَشَرْتَ إِلَيَّ بِيَدِكَ اذْهَبْ ، فَقَالَ هَرِمٌ : أَخِّرْ رِجَالَ السُّوءِ لِزَمَانِ السُّوءِ.

(۳۶۵۸۷) حمید بن ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حرم بن حیان ''اھواز'' علاقے کے بعض دیہاتوں کے گورنر تھے۔ ان سے ان کے کسی ساتھی نے اپنے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ ''حمید بن ہلال'' کہتے ہیں کہ ہرم بن حیان جمعہ کے خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی نے ناک پر ہاتھ رکھ کر اجازت طلب کی تو ''ہرم'' نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ چلا جا۔ وہ نکلا یہاں تک کہ اپنے گھر آیا اور اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے بعد لوٹا۔ ''ہرم'' نے اس سے پوچھا کہ ''آپ کہاں تھے'' تو اس نے جواب دیا کہ کیا آپ نے دیکھا نہیں تھا کہ جب میں نے کھڑا ہو کر ناک کو روک رکھا تھا تو آپ نے کہا تھا کہ چلا جا تو ہرم نے فرمایا کہ ''برے لوگوں کو برے زمانہ کے لیے چھوڑ دو۔

(۳۶۵۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي غَالِبُ الْقَطَّانُ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَدَعِ اللَّهُ لِمُؤْمِنٍ حَاجَةً إِلاَّ قَضَاهَا ، وَلاَ يَسْأَلُهُ إِلاَّ مَا يُوَافِقُ رِضَاهُ.

(۳۶۵۸۸) بکر فرماتے ہیں کہ بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ مومن کی ہر حاجت کو پورا کرے گا۔ اور اس کی مرضی کے موافق اس سے سوال کیا جائے گا۔

(۳۶۵۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ ، قَالَ : مَرَّ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ عَلَى مَجْلِسِ الْحَيِّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَرَدُّوا عَلَيْهِ السَّلاَمَ وَسَأَلُوهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ : أَكُلُّ حَالِكَ صَالِحٌ، قَالَ : وَدِدْنَا ، أَنَّ الْعُشْرَ مِنهُ يَصْلُحُ.

(۳۶۵۸۹) سعید جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مورق العجلی قبیلہ حی کی مجلس سے گزرے تو ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ ''آپ کی حالت بالکل درست ہے؟'' تو انہوں نے جواب دیا کہ ''میں تو چاہتا ہوں کہ اس کا دسواں حصہ ہی ٹھیک ہو جائے۔

(۳۶۵۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتَّى يَكُونَ تَقِيَّ الْغَضَبِ تَقِيَّ الطَّمَعِ.

(۳۶۵۹۰) بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی پرہیزگار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ غصہ اور لالچ سے نہ بچے۔

(۷۳) کلام مجاهدٍ رحمه الله

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(۳۶۵۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فَلأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ﴾ قَالَ : فِي الْقَبْرِ.

(۳۶۵۹۱) مجاہد رحمہ اللہ سے آیت کریمہ ﴿فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ﴾ کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ قبر کے بارے میں ہے۔

(۳۶۵۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ قَالَ : مَنْ خَافَ اللَّهَ عِنْدَ مَقَامِهِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۵۹۲) مجاہد سے آیت کریمہ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ جو شخص دنیا میں گناہ پر اصرار کرنے سے اللہ سے ڈرے۔

(۳۶۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كُنْتُ إِذَا رَأَيْتُ مُجَاهِدًا ظَنَنْتُ أَنَّهُ خربندة ، قَدْ ضَلَّ حِمَارُهُ فَهُوَ مُهْتَمٌّ.

(۳۶۵۹۳) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے جب مجاہد کو دیکھا تو یہ سمجھا کہ شاید یہ کوئی کمہار ہے جس کا گدھا گم ہوگیا ہے جس کو یہ تلاش کر رہا ہے۔

(۳۶۵۹٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِي مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَجَنِي مِنَ الدُّنْيَا فَلاَ أَعُودُ إِلَيْهَا أَبَدًا.

(۳۶۵۹۴) حضرت مجاہد کا ارشاد ہے کہ جب بھی دنیا سے کوئی دن گزر جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے مجھے اس دنیا سے نکال دیا ہے اب میں کبھی اس کی طرف لوٹ کر نہیں آؤں گا۔

(۳۶۵۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿نَأْتِي الأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا﴾ قَالَ : الْمَوْتُ.

(۳۶۵۹۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ﴿نَأْتِي الأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا﴾ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ اس سے مراد موت ہے۔

(۳۶۵۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتٍ ذُو حَاجَةٍ عِنْدَهُمْ رَأْسُ شَاةٍ ، فَأَصَابُوا شَيْئًا فَقَالُوا : لَوْ بَعَثْنَا بِهَذَا الرَّأْسِ إِلَى مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا ، قَالَ : فَبَعَثُوا بِهِ فَلَمْ يَزَلْ يَدُورُ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ الَّذِينَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِمْ.

(۳۶۵۹۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ضرورت مند اہل بیت رہتے تھے۔ ان کے پاس بکری کا سر تھا۔ ان کو کچھ وسعت ہوئی تو انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اس سر کو کسی اپنے سے زیادہ محتاج کو دے دیں۔ تو انہوں نے اس کو بھیج دیا تو وہ سر مدینہ کے گھروں میں گھومتا رہا حتی کہ انہی کے پاس لوٹ آیا کہ جن سے وہ نکلا تھا۔

(۳۶۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : ذَهَبَ الْعُلَمَاءُ فَمَا بَقِيَ إِلاَّ الْمُتَعَلِّمُونَ ، مَا الْمُجْتَهِدُ فِيكُمَ الْيَوْمَ إِلاَّ كَاللاَّعِبِ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.

(۳۶۵۹۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء ختم ہو چکے ہیں اور صرف طالب علم ہی باقی رہ گئے ہیں۔ تم میں آج مجاہدہ کرنے والا ایسے ہی ہے کہ جیسے پہلے لوگوں میں کھیل کود کرنے والا۔

(۳٦٥۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا الْتَقَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَضَحِكَ فِي وَجْهِهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَنْثُرُ الرِّيحُ الْوَرَقَ الْيَابِسَ مِنَ الشَّجَرِ ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذَا مِنَ الْعَمَلِ يَسِيرٌ ، قَالَ :فَقَالَ :مَا سَمِعْت قوله تعالى :﴿لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ﴾.

(۳٦۵۹۸) حضرت مجاہد کا ارشاد ہے کہ جب کوئی آدمی دوسرے کو مل کر مسکراتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں کہ جیسے ہوا خشک پتوں کو جھاڑ دیتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ کسی نے سوال کیا کہ یہ تو بہت چھوٹا سا عمل ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا: ﴿لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ﴾ کہ اگر آپ روئے زمین کی تمام اشیاء بھی صرف کر دیتے تو ان میں آپس میں الفت نہ پیدا کر سکتے۔

(۳٦٥۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَعْجَبُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَيَّ أَرْبَعَةٌ :طَلْحَةُ وَزُبَيْدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ.

(۳٦۵۹۹) حضرت مجاہد ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ مجھے اہل کوفہ میں چار آدمی سب سے اچھے لگتے ہیں: طلحہ، زبید، محمد بن عبد الرحمن اور یحییٰ بن عباد۔

(۳٦٦۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنَّ الْمُسْلِمَ لَوْ لَمْ يُصِبْ مِنْ أَخِيهِ إِلاَّ أَنَّ حَيَائَهُ مِنْهُ يَمْنَعُهُ مِنَ الْمَعَاصِي.

(۳٦٦۰۰) حضرت مجاہد ریٹیلیز فرماتے ہیں بے شک مسلمان اگر اپنے بھائی سے کوئی بھلائی نہ بھی ملے تو یہ بھلائی کافی ہے کہ وہ اس کی حیا کرتے ہوئے گناہ سے بچ جاتا ہے۔

(۳٦٦۰۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنَّمَا الْفَقِيهُ مَنْ يَخَافُ اللَّهَ.

(۳٦٦۰۱) حضرت مجاہد ریٹیلیز کا ارشاد ہے کہ سمجھ والا شخص وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔

(۳٦٦۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قوله تعالى :﴿تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ قَالَ :هُوَ أَنْ يَتُوبَ ، ثُمَّ لاَ يَعُودَ.

(۳٦٦۰۲) حضرت مجاہد سے قرآن پاک کی آیت ﴿تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ کی تفسیر منقول ہے کہ وہ آدمی توبہ کرے اور پھر دوبارہ گناہ نہ کرے۔

(۳٦٦۰۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فی قوله تعالی :﴿وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا﴾ قَالَ :الطَّائِعُ الْمُؤْمِنُ.

(۳٦٦۰۳) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا﴾ کے بارے

میں منقول ہے کہ اس سے مراد تابع دار، مومن شخص ہے۔

(٣٦٦٠٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : كَانُوا لاَ يَنَامُونَ كُلَّ اللَّيْلِ.

(۳۶۶۰۴) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ لوگ تمام رات نہیں سوتے تھے۔

(٣٦٦٠٥) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ قَالَ : مَقْصُورَاتٌ قُلُوبُهُنَّ وَأَبْصَارُهُنَّ وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فِي خِيَامِ اللُّؤْلُؤِ لاَ يُرِدْنَ غَيْرَهُمْ.

(۳۶۶۰۵) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ وہ ایسی حوریں ہوں گی کہ جو موتیوں کے خیموں میں ہوں گی اور ان کے دل وجان اور آنکھیں صرف اپنے خاوندوں پر منحصر ہوں گی۔ وہ ان کے علاوہ کسی اور سے محبت نہیں کریں گی۔

(٣٦٦٠٦) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَحُورٌ عِينٌ﴾ قَالَ : يَحَارُ فِيهِنَّ الْبَصَرُ.

(۳۶۶۰۶) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَحُورٌ عِينٌ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ ان حوروں کے دیکھنے میں آنکھیں چندھیا رہی ہوں گی۔

(٣٦٦٠٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ﴾ قَالَ : لَيْسَ بِعَرَضِ الدُّنْيَا.

(۳۶۶۰۷) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے دنیا کا مال مراد نہیں ہے۔

(٣٦٦٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً﴾ قَالَ : أَخْلِصْ لَهُ إِخْلاَصًا.

(۳۶۶۰۸) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اللہ کے لیے اخلاص پیدا کرو۔

(٣٦٦٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ إِلاَّ تَبْكِي عَلَيْهِ الأَرْضُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا.

(۳۶۶۰۹) حضرت مجاہد سے ارشاد منقول ہے کہ جب بھی کوئی مرتا ہے تو زمین چالیس دن اس پر روتی ہے۔

(٣٦٦١٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ قَالَ : هُوَ الرَّجُلُ يَذْكُرُ اللَّهَ عِنْدَ الْمَعَاصِي فَيَحْتَجِزُ عنها.

(۳۶۶۱۰) حضرت مجاہد سے اللہ کے ارشاد ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے کہ جو بوقت گناہ اللہ کو یاد کرے اور گناہ سے احتراز کرلے۔

(۳۶۶۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا﴾ قَالَ : الآنِيَةُ : الأَقْدَاحُ ، وَالأَكْوَابُ : الكوكبات ، وَتَقْدِيرًا : أَنَّهَا لَيْسَتَ بِالْمَلْأَى الَّتِي تَفِيضُ ، وَلاَ نَاقِصَةَ الْقَدْرِ.

(۳۶۶۱۱) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ آنیہ سے مراد دینے کے برتن اور الاکواب سے مراد۔

(٧٤) كلام عكرمة

(۳۶۶۱۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قوله تعالى : ﴿لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ﴾ قَالَ : الدُّنْيَا كُلُّهَا قَرِيبٌ ، كُلُّهَا جَهَالَةٌ.

(۳۶۶۱۲) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ ارشاد ﴿لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ دنیا تمام کی تمام قریب ہے اور تمام کی تمام جہالت ہے۔

(۳۶۶۱۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ﴾ قَالَ : السَّهَرُ.

(۳۶۶۱۳) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ﴾ سے مراد شب بیداری ہے۔

(۳۶۶۱۴) حَدَّثَنَا حَكَّامُ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ﴾ قَالَ : إِذَا عَصَيْتَ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : إِذَا غَضِبْتَ.

(۳۶۶۱۴) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ﴾ کا مطلب ہے کہ جب تو اللہ کی نافرمانی کرے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب تجھے غصہ آئے۔

(۳۶۶۱۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ قَالَ : إِنَّ الْقُلُوبَ لَوْ تَحَرَّكَتْ ، أَوْ زَالَتْ خَرَجَتْ نَفْسُهُ ، وَلَكِنْ إِنَّمَا هُوَ الْفَزَعُ.

(۳۶۶۱۵) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ دل اگر حرکت کریں تو سانس نکل جائے ، وہ صرف گھبراہٹ ہوگی۔

(۳۶۶۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ﴾ قَالَ : الْكُفَّارُ إِذَا دَخَلُوا الْقُبُورَ فَعَايَنُوا مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مِنَ الْخِزْيِ يَئِسُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ.

(۳۶۶۱۶) حضرت عکرمہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ کافر لوگ جب قبروں میں داخل ہوتے ہیں اور اس عذاب کو دیکھتے ہیں جو اللہ نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے تو وہ اللہ کی رحمت

سے مایوس ہو جاتے ہیں۔

(۳۶۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو بَيَّاعِ الْمُلاَءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالاً﴾ قَالَ : قُيُودًا.

(۳۶۶۱۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالاً﴾ سے مراد بیڑیاں ہیں۔

(۳۶۶۱۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، فَقَالَ : أُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيثٍ لَعَلَّهُ يَنْفَعُكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ نَفَعَنِي ، قَالَ : قَالَ لَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ يَكْرَهُ فُضُولَ الْكَلاَمِ مَا عَدَا كِتَابَ اللهِ تَعَالَى أَنْ تَقْرَأَهُ ، أَوْ أَمْرًا بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ نَهْيًا ، عَنْ مُنْكَرٍ ، وَأَنْ تَنْطِقَ بِحَاجَتِكَ فِي مَعِيشَتِكَ الَّتِي لاَ بُدَّ لَكَ مِنْهَا ، أَتُنْكِرُونَ أَنَّ ﴿عَلَيْكُمْ حَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ﴾ وَأَنَّ ﴿عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلاَّ لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ أَمَا يَسْتَحْيِي أَحَدُكُمْ لَوْ نَشَرَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي أَمْلَى صَدْرَ نَهَارِهِ وَأَكْثَرَ مَا فِيهَا لَيْسَ مِنْ أَمْرِ دِينِهِ ، وَلاَ دُنْيَاهُ.

(۳۶۶۱۸) حضرت یعلی بن عبید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن سوقہ ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں امید ہے کہ وہ تم کو نفع دے گی۔ اس لیے کہ اس بات سے مجھ کو نفع ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عطا بن رباح نے ہمیں فرمایا کہ ''اے میرے بھتیجے تم سے پہلے لوگ فضول باتوں سے بچتے تھے۔ سوائے اس کے کہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک کی تلاوت کرے یا کسی نیک کام کا حکم کرے یا برائی سے روکے اور یہ کہ تو اپنی ضروری معیشت کو خاطر بقدر ضرورت بات کرے۔ کیا تم لوگ قرآن پاک کی آیت ﴿عَلَيْكُمْ حَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ﴾ اور ﴿عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلاَّ لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ کا انکار کر سکتے ہو۔ کیا تم کو اس بات سے حیا نہیں آتی کہ اگر تمہارے سارے دن کے اعمال ناموں کا صحیفہ کھولا جائے تو اس میں اکثر باتیں ایسی ہوں کہ جن کا نہ دین سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی دنیا سے۔

(۳۶۶۱۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ الرُّدَيْنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، قَالَ : مَا هَاجَتِ الرِّيحُ إِلاَّ بِعَذَابٍ وَرَحْمَةٍ.

(۳۶۶۱۹) حضرت یحییٰ بن یعمر فرماتے ہیں کہ تیز ہوا عذاب یا رحمت ہی کی وجہ سے چلتی ہے۔

(۳۶۶۲۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شَبِيبٍ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ ﴿أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا﴾ قَالَ : الْعَهْدُ الصَّلاَةُ.

(۳۶۶۲۰) حضرت مقاتل بن حیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا﴾ سے مراد عہد نماز ہے۔

(۳۶۶۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْخَيْرِ إِذَا الْتَقَوْا يُوصِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِثَلاَثٍ ، وَإِذَا غَابُوا كَتَبَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ بِثَلاَثٍ : مَنْ عَمِلَ لآخِرَتِهِ كَفَاهُ اللَّهُ دُنْيَاهُ ، وَمَنْ أَصْلَحَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ كَفَاهُ اللَّهُ النَّاسَ ، وَمَنْ أَصْلَحَ سَرِيرَتَهُ أَصْلَحَ اللَّهُ عَلاَنِيَتَهُ.

(۳۶۶۲۱) حضرت ابی عون فرماتے ہیں اچھے لوگ جب ملا کرتے تھے تو تین چیزوں کی نصیحت کیا کرتے تھے اور جب دور ہوتے تھے تو بھی تین چیزوں کو لکھ کر بھیجا کرتے تھے۔ ① جو شخص آخرت کے لیے عمل کرتا ہے اللہ اس کی دنیا کی کفایت کرتا ہے۔ ② جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان معاملات کو درست کرتا ہے اللہ اس کو لوگوں سے کفایت کرتا ہے۔ ③ جو شخص اپنی پوشیدہ حالت کو درست کرتا ہے اللہ اس کی ظاہری حالت کو بھی درست کر دیتا ہے۔

(٣٦٦٢٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ خَلاَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ أَبِي عِمْرَانَ يَقُولُ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لاَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ إِلاَّ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، قَالَ خَالِدٌ : مَكَثَ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَمْ يَنْزِعْ ثَوْبَهُ ، عَنْ ظَهْرِهِ.

(۳۶۶۲۲) حضرت خالد بن ابی عمران فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر مہینہ میں صرف تین دن افطار کرتے تھے۔ خالد فرماتے ہیں چالیس سال تک انہوں نے اپنی کمر سے کپڑا نہیں اتارا۔

(٣٦٦٢٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامٌ جَمِيعًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ فِي قُبَّةٍ لَهُ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَجَلَسَ مَعَهُ عَلَى فِرَاشِهِ ، فَسَارَّهُ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ : فَإِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَضَعَ إِصْبَعَكَ فِي هَذِهِ النَّارِ ، وَكَانُونٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فِيهِ نَارٌ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : سُبْحَانَ اللهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ : تَبْخَلُ عَلَيَّ بِإِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِكَ فِي نَارِ الدُّنْيَا وَتَسْأَلُنِي أَنْ أَجْعَلَ جَسَدِي كُلَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، قَالَ : فَظَنَنَّا أَنَّهُ دَعَاهُ إِلَى الْقَضَاءِ.

(۳۶۶۲۳) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ہم ابوعبیدہ کے پاس ان کے گنبد میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی ان کے پاس آیا اور ان کے ساتھ ان کے بستر پر بیٹھ گیا۔ اس نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے پوشیدہ طور پر کوئی بات کی جو ہم نہ سمجھ سکے۔ ابوعبیدہ نے اس سے کہا کہ اپنی انگلی اس آگ میں ڈالو۔ ہمارے درمیان ایک انگیٹھی میں آگ جل رہی تھی۔ اس آدمی نے کہا ''سبحان اللہ'' تو ابوعبیدہ نے فرمایا کہ تو میرے لیے اس دنیا کی آگ میں ایک انگلی کے بارے میں بھی بخل کرتا ہے اور مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اپنے تمام جسم کو جہنم کی آگ میں ڈال دوں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمارے خیال میں اس آدمی نے ابوعبیدہ کو قاضی بننے کی دعوت دی تھی۔

(٣٦٦٢٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ سَلِّمْنَا وَسَلِّمَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَّا.

(۳۶۶۲۴) حضرت قاسم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ عبید اللہ بن عدی بن خیار کا ارشاد ہے کہ ''اے اللہ ہمیں سلامتی میں رکھ اور مومنین کو ہم سے سلامتی میں رکھ۔

(٣٦٦٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ : الرَّبَّانِيَّةُ رُؤُوسُهُمْ فِي السَّمَاءِ وَأَرْجُلُهُمْ فِي الأَرْضِ.

(۳۶۶۲۵) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ ''الزبانیہ'' سے مراد فرشتے ہیں کہ جن کے سر آسمان میں اور پاؤں زمین میں ہیں۔

(٣٦٦٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ﴾ قَالَ : يُكْتَبُ مِنْ قَوْلِهِ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ.

(۳۶۶۲۶) حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ﴾ کی تفسیر منقول ہے کہ آدمی کی ہر اچھی اور بری بات لکھی جاتی ہے۔

(٣٦٦٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : يُكْتَبُ مَا عَلَيْهِ وَمَالَهُ.

(۳۶۶۲۷) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے نفع اور نقصان کی ہر بات لکھی جاتی ہے۔

(٣٦٦٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِى الْحَسَنِ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : قَلَّ لَيْلَةٌ أَتَتْ عَلَيْهِمْ هَجَعُوهَا.

(۳۶۶۲۸) حضرت سعید بن حسن سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ بہت کم ہی کوئی ایسی رات آتی تھی کہ جس میں وہ سوتے ہوں۔

(٣٦٦٢٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ إِذْ عَثَرَ بِهِ ، فَقَالَ : تَعِسْت ، فَقَالَ : صَاحِبُ الْيَمِينِ : مَا هِيَ بِحَسَنَةٍ فَأَكْتُبُهَا ، وَقَالَ صَاحِبُ الشِّمَالِ : مَا هِيَ بِسَيِّئَةٍ فَأَكْتُبُهَا ، فَنُودِيَ صَاحِبُ الشِّمَالِ ، إِنَّ مَا تَرَكَ صَاحِبُ الْيَمِينِ فَاكْتُبْهُ.

(۳۶۶۲۹) حضرت حسان بن عطیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی گدھے پر سوار تھا اچانک وہ گر گیا تو اس نے کہا کہ میں گدھے سے گر گیا۔ تو دائیں جانب کے فرشتے نے کہا کہ یہ کوئی نیکی تو نہیں ہے کہ جس کو میں لکھوں اور بائیں جانب کے فرشتے نے کہا کہ یہ کون سی برائی ہے کہ جس کو میں لکھوں تو بائیں جانب کے فرشتہ کو آواز دی گئی کہ جس قول کو دایاں چھوڑ دے اس کو لکھ لو۔

(٣٦٦٣٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : مَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللهِ فَقَدْ آذَنَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ ، وَمَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ فَقَدْ حَادَّ اللَّهَ فِي أَمْرِهِ ، وَمَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ لاَ عِلْمَ لَهُ بِهَا كَانَ فِي سَخَطِ اللهِ حَتَّى يَنْزِعَ ، وَمَنْ قَفَا مُؤْمِنًا بِمَا لاَ عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَفَهُ اللَّهُ فِي رَدْغَةِ الْخَبَالِ حَتَّى يَجِيءَ مِنْهَا بِالْمَخْرَجِ ، وَمَنْ خَاصَمَ لِضَعِيفٍ حَتَّى يُثْبِتَ لَهُ حَقَّهُ ، ثَبَّتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَزِلُّ الأَقْدَامُ ، وَقَالَ اللَّهُ : مَا تَرَدَّدْت فِي شَيْءٍ أُرِيدُهُ ، تَرَدُّدِي فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مُسَائَتَهُ وَلاَ بُدَّ لَهُ مِنْهُ. (بخاری ۶۵۰۲)

(۳۶۶۳۰) حضرت حسان بن عطیہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کے دوستوں سے دشمنی کرتا ہے تو اللہ اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہے اور

جس شخص کی سفارش اللہ کے قانون وحدود میں آڑے بنتی ہے تو وہ شخص اللہ کے حکم میں رکاوٹ بن رہا ہے اور جو کوئی شخص کسی ایسے جھگڑے کی معاونت کرتا ہے جس کا اس کو علم ہی نہیں تو وہ اس جھگڑے سے نکلنے تک اللہ کے غصہ میں رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان پر ایسی تہمت لگاتا ہے جس کا اس کو علم ہی نہیں تو اللہ اس کو ہلاکت کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے حتی کہ وہ خود اس سے راستہ نکال لے۔ اور جو کوئی شخص کسی کمزور کے حق میں جھگڑا کرتا ہے تاکہ اس کو اس کا حق دلوا دے تو اللہ ایسے دن کہ جب قدم لڑکھڑائیں گے اس کو ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو کوئی تردد نہیں کرتا۔ سوائے اپنے مومن بندے کی جان قبض کرنے کے وقت کیونکہ وہ موت اور اس کی تکلیف سے گھبراتا ہے جبکہ اس سے کوئی چارۂ کار نہیں۔

(٣٦٦٣١) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ زيتون ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، أَنَّهُ قَالَ : الْكَلاَمُ فِي الْمَسْجِدِ لَغْوٌ إِلاَّ لِمُصَلٍّ ، أَوْ ذَاكِرِ رَبِّهِ ، أَوْ سَائِلِ خَيْرٍ ، أَوْ مُعْطِيه.

(۳۶۶۳۱) حضرت ابن محریز فرماتے ہیں کہ مسجد میں نمازی یا اللہ کے ذکر یا کسی اچھی چیز کی طلب یا عطا کے علاوہ تمام باتیں لغو ہیں۔

(٣٦٦٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْبَزَّازِينَ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ رَجُلٌ لِلْبَزَّازِ أَتَدْرِي مَنْ هَذَا هَذَا ابْنُ مُحَيْرِيزٍ ، فَقَامَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا جِئْنَا نَشْتَرِي بِدَرَاهِمِنَا ، لَيْسَ بِدِينِنَا.

(۳۶۶۳۲) حضرت ابن محریز ایک مرتبہ ایک کپڑا فروش کے پاس گئے اور اس سے کچھ خریدا تو ایک آدمی نے کپڑے فروش سے کہا کہ یہ تو جانتا ہے یہ کون ہیں؟ تو یہ ابن محریز ہیں تو وہ کپڑا فروش کھڑا ہو گیا۔ حضرت ابن محریز نے فرمایا کہ ہم اپنے دراہم کے بدلہ میں خریدنے آئے ہیں اپنے دین کے بدلے خریدنے نہیں آئے۔

(٣٦٦٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالرَّمْلَةِ وَهُوَ يَقُولُ : أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَإِذَا مَاتَ مِنْهُمَ الْمَيِّتُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالُوا : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَوَفَّى فُلاَنًا عَلَى الإِسْلاَمِ ، ثُمَّ انْقَطَعَ ذَلِكَ فَلَيْسَ أَحَدٌ الْيَوْمَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۳۶۶۳۳) حضرت موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم ریتلی زمین میں تھے کہ میں نے ابن محریز رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "میں نے وہ لوگ بھی دیکھے ہیں جب کوئی مسلمان مرتا تو لوگ کہتے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ میں نے فلاں شخص کو اسلام پر موت عطا کی۔ پھر یہ زمانہ ختم ہو گیا اور اب کوئی بھی اس طرح نہیں کہتا۔

(٣٦٦٣٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : كَانَ مُجَمِّعُ بْنُ جارية يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَوْتًا سَجِيحًا.

(۳۶۶۳۴) حضرت مجمع بن جاریہ رحمہ اللہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے نرم و آسان موت کا سوال کرتا ہوں۔

(۳۶۶۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِهِ :(خَافِضَةٌ) مَنِ انْخَفَضَ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَرْتَفِعْ أَبَدًا ، وَمَنَ ارْتَفَعَ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَنْخَفِضْ أَبَدًا.

(۳۶۶۳۵) حضرت اسامہ بن زید اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (خَافِضَةٌ) کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس دن پست ہوگیا وہ کبھی بھی بلند نہیں ہو سکے گا اور جو شخص اس دن بلندی حاصل کرے گا وہ کبھی بھی پست نہ ہوگا۔

(۳۶۶۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، قَالَ :المحسنون الَّذِينَ لاَ يَظْلِمُونَ وَإِنْ ظُلِمُوا لَمْ يَنْتَصِرُوا.

(۳۶۶۳۶) حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ احسان کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو ظلم نہیں کرتے اور اگر ان پر ظلم کیا جائے تو بدلہ نہیں لیتے۔

(۳۶۶۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :قَالَ فُلاَنٌ :تَمْشُونَ عَلَى قُبُورِكُمْ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَكَيْفَ تُمْطَرُونَ.

(۳۶۶۳۷) حضرت ابوعلاء بن الشخیر فرماتے ہیں کہ فلاں شخص نے کہا: تم لوگ تو اپنی قبروں پر چلتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: تو پھر کیسے تم پر بارش اترے!!!

(۳۶۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قوله تعالى: ﴿فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ﴾ قَالَ :لَمَّا الْتَقَمَهُ ذَهَبَ بِهِ حَتَّى وَضَعَهُ فِي الأَرْضِ السَّابِعَةِ فَسَمِعَ الأَرْضَ تُسَبِّحُ ، قَالَ :فَهَيَّجَتْهُ عَلَى التَّسْبِيحِ ، فَقَالَ :﴿لَا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ قَالَ :فَأَخْرَجَهُ حَتَّى أَلْقَاهُ عَلَى الأَرْضِ بِلاَ شَعْرٍ ، وَلاَ ظُفُرٍ مِثْلُ الصَّبِيِّ الْمَنْفُوسِ ، فَأَنْبَتَ اللَّهُ عَلَيْهِ شَجَرَةً تُظِلُّهُ ، وَيَأْكُلُ مِنْ تَحْتِهَا مِنْ حَشَرَاتِ الأَرْضِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ نَائِمٌ تَحْتَهَا فَتَسَاقَطَتْ عَلَيْهِ وَرَقُهَا قَدْ يَبِسَتْ ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى رَبِّهِ ، فَقِيلَ لَهُ :أَتَحْزَنُ عَلَى شَجَرَةٍ ، وَلاَ تَحْزَنُ عَلَى مِئَةِ أَلْفٍ ، أَوْ يَزِيدُونَ يُعَذَّبُونَ.

(۳۶۶۳۸) حضرت ابن عباس اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب پیغمبر کو مچھلی نے نگل لیا تو ان کو ساتویں زمین میں لے جا کر رکھ دیا۔ وہاں انہوں نے زمین کو تسبیح کرتے ہوئے سنا۔ اس بات نے ان کو تسبیح کرنے پر برانگیختہ کیا تو انہوں نے ﴿لَا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ کہنا شروع کیا۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ مچھلی نے پیغمبر کو نکالا اور زمین پر بغیر بالوں اور ناخنوں کے پیدائشی بچہ کی طرح ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک درخت سایہ کرنے کے لیے ان کے پاس اُگا دیا۔ اور وہ اس درخت کے نیچے کیڑے مکوڑے کھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ اس درخت کے سائے میں سوئے ہوئے تھے کہ اس درخت کا ایک پتہ جو کہ خشک ہو چکا تھا گرا تو پیغمبر علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کی شکایت کی تو ان کو جواب ملا کہ تو ایک درخت پر تو بہت غمگین ہوتا ہے اور ایک لاکھ یا اس سے زائد پر غمگین کیوں نہیں ہوتا جن کو عذاب

دیا جارہا ہے۔

(٣٦٦٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو هِلاَلٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ الرَّاسِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : قَالَ أَبُو الصَّهْبَاءِ : طَلَبْتُ الْمَالَ مِنْ حِلِّهِ فَأَعْيَانِي إِلاَّ رِزْقَ يَوْمٍ بِيَوْمٍ ، فَعَلِمْتُ ، أَنَّهُ قَدْ خِيرَ لِي : وَايْمُ اللهِ مَا مِنْ عَبْدٍ أُوتِيَ رِزْقَ يَوْمٍ بِيَوْمٍ فَلَمْ يَظُنَّ ، أَنَّهُ قد خِيرَ لَهُ إِلاَّ كَانَ عَاجِزًا ، أَوْ غَبِيَّ الرَّأْيِ.

(۳۶۶۳۹) حضرت ابوالصہبا فرماتے ہیں کہ میں نے مال کو حلال طریقہ سے تلاش کیا تو اس نے مجھے تھکا دیا سوائے یومیہ روزی کے تو میں نے جان لیا کہ میرے ساتھ بھلائی والا معاملہ کیا گیا ہے۔ اللہ کی قسم جس شخص کو یومیہ روزی دی جاتی ہے اور وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اس کے ساتھ بھلائی والا معاملہ کیا گیا ہے تو وہ شخص ناقص رائے رکھتا ہے۔

(٣٦٦٤٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا بُكَيْر بْنُ أَبِي السُّمَيْطِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطَرِّفٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِنَّكَ لَتَلْقَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْثَرُ صَوْمًا وَصَلاَةً ، وَالآخَرُ أَكْرَمُهُمَا عَلَى اللهِ بَوْنًا بَعِيدًا ، قَالُوا : وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا جَزْءٍ ، قَالَ : يَكُونُ أَوْرَعَهُمَا فِي مَحَارِمِهِ.

(۳۶۶۴۰) حضرت عبداللہ بن مطرف فرماتے ہیں کہ تو دو شخصوں کو دیکھے گا کہ ان میں سے ایک زیادہ نماز اور روزے والا ہوگا اور دوسرا ان میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ معزز ہوگا لوگوں نے سوال کیا کہ اے ابا جزء یہ کیسے ہوسکتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ محرمات سے زیادہ بچنے والا ہوتا ہے۔

(٣٦٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَبَشِّرَ الْمُخْبِتِينَ﴾ قَالَ : الْمُتَوَاضِعِينَ.

(۳۶۶۴۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَبَشِّرَ الْمُخْبِتِينَ﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ اس سے مراد عاجزی کرنے والے لوگ ہیں۔

(٣٦٦٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ قَالَ : الذِّلَّةُ لِلَّهِ.

(۳۶۶۴۲) حضرت ضحاک رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عاجزی صرف اللہ کے لیے ہے۔

(٣٦٦٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ﴾ قَالَ : يُذَابُ بِهِ.

(۳۶۶۴۳) حضرت ضحاک قرآنِ پاک کی آیت ﴿يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ﴾ کی تفسیر کرتے ہیں کہ اس کے ذریعہ پگھلایا جائے گا۔

(٣٦٦٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ قَالَ : لَمْ يَكُنِ اللَّغْوُ مِنْ حَالِهِمْ ، وَلاَ بَالِهِمْ.

(۳۶۶۴۴) حضرت ضحاک اللہ کے قول ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لغویات نہ ان کے دل میں ہوتی ہے اور نہ ہی حالت سے ظاہر ہوتی ہے۔

(٣٦٦٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :لَوْلاَ تِلاَوَةُ الْقُرْآنِ لَسَرَّنِي أَنْ أَكُونَ مَرِيضًا.

(۳۶۶۴۵) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ اگر قرآنِ پاک کی تلاوت نہ ہوتی تو میں مریض بننا زیادہ پسند کرتا۔

(٣٦٦٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿فِي مَقَامٍ أَمِينٍ﴾ قَالَ :أَمِنُوا الْمَوْتَ أَنْ يَمُوتُوا ، وَأَمِنُوا الْهَرَمَ أَنْ يَهْرَمُوا ، وَلاَ يَجُوعُوا ، وَلاَ يَعْرَوْا.

(۳۶۶۴۶) حضرت ضحاک اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فِي مَقَامٍ أَمِينٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ لوگ مرنے سے اور بڑھاپے سے محفوظ ہوں گے اور نہ تو ان کو بھوک لگے گی اور نہ ہی سردی لگے گی۔

(٣٦٦٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا﴾ قَالَ:عَامِلٌ إِلَى رَبِّكَ عَمَلاً.

(۳۶۶۴۷) حضرت ضحاک ؒ اللہ کے ارشاد ﴿إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اپنے رب کے لیے عمل کر۔

(٣٦٦٤٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بِسْطَامٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ (لَهُمَ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) قَالَ :يَعْلَمُ أَيْنَ هُوَ قَبْلَ الْمَوْتِ.

(۳۶۶۴۸) حضرت ضحاک قرآنِ پاک کی آیت ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ یہ جان لے کہ موت سے قبل اس کا ٹھکانہ کہاں ہے۔

(٣٦٦٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمْ﴾ قَالَ :أُمَّةُ مُحَمَّدٍ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ.

(۳۶۶۴۹) حضرت ضحاک بن مزاحم اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد امت محمدیہ کا ہر اچھا اور برا فرد ہے۔

(٣٦٦٥٠) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْفَيْضِ يقول عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ قَالَ :الَّذِينَ يَتَّقُونَ الشِّرْكَ.

(۳۶۶۵۰) حضرت ابوالفیض ؒ حضرت ضحاک سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ سے مراد وہ لوگ ہیں جو شرک سے بچتے ہیں۔

(٣٦٦٥١) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي

أَشْرَسُ بْنُ حَسَّانِ الْكُوفِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ ، قَالَ :كَانَ هَارُونُ هُوَ الَّذِي يُجَمِّرُ الْكَنَائِسَ.

(۳۶۶۵۱) حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ ہارون علیہ السلام وہ شخص تھے جو کنیسوں کو جلا دیا کرتے تھے۔

(٣٦٦٥٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّهُ قَالَ :ما أَدْرِي مَا حَسْبُ إِيمَانِ عَبْدٍ لاَ يَدَعُ شَيْئًا يَكْرَهُهُ اللَّهُ.

(۳۶۶۵۲) حضرت مسلم بن یسار کا ارشاد ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ اس شخص کے ایمان کا کیا درجہ ہوگا کہ جو ایسی چیزوں کو نہیں چھوڑتا کہ جن کو اللہ ناپسند کرتے ہیں۔

(٣٦٦٥٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :كَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا بَرَأَ قِيلَ لَهُ : لِيَهْنِكَ الطُّهْرُ.

(۳۶۶۵۳) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ اسلاف میں سے جب کوئی بیماری سے صحت یاب ہوتا تو اسے کہا جاتا تھا: بیماری سے پاک ہونا تمہارے لیے راحت کا سبب بنے۔

(٣٦٦٥٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَتَمَثَّلُ هَذَا الْبَيْتَ :

لاَ تَزَالُ تَنْعَى حَبِيبًا حَتَّى تَكُونَهُ ... وَقَدْ يَرْجُو الْفَتَى رَجًا يَمُوتُ دُونَهُ.

(۳۶۶۵۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ثابت نے بتایا ہے کہ ابوبکر کی مثال شعر کی سی ہے۔ ''تو ہمیشہ اپنے محبوب کو پکارتا رہا۔ یہاں تک کہ تو خود محبوب بن گیا، اور کبھی انسان ایسی چیز کی خواہش کرتا ہے کہ اس کے حصول سے قبل اس کو موت آ جاتی ہے۔

(٣٦٦٥٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، قُلْتُ: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَلَوْلاَ أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلاً إِذًا لأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا﴾ مَا ضِعْفُ الْحَيَاةِ وَضِعْفُ الْمَمَاتِ ؟ قَالَ جَابِرٌ : ضِعْفُ عَذَابِ الدُّنْيَا وَضِعْفُ عَذَابِ الآخِرَةِ ، ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا.

(۳۶۶۵۵) حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن زید سے اللہ کے ارشاد ﴿وَلَوْلاَ أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلاً إِذًا لأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا﴾ میں ضعف الحیات اور ضعف الممات کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ دنیا کے عذاب کا دگنا اور آخرت کے عذاب کا دگنا مراد ہے۔ پھر تو اپنے لیے کوئی مددگار نہیں پائے گا۔

(٣٦٦٥٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ سَمِعْت ثَابِتًا ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ فَرَأَى جَمَلاً ، فَقَالَ :لَوْ قُلْتُ لَكُمْ :إِنِّي لاَ أَعْبُدُ هَذَا الْجَمَلَ مَا أَمِنْت أَنْ أَعْبُدَهُ.

(۳۶۶۵۶) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر بن زید کے پاس تھے آپ رحمہ اللہ نے ایک اونٹ دیکھ کر

فرمایا: اگر میں تم لوگوں سے کہوں کہ میں ہرگز اس اونٹ کی عبادت نہیں کروں گا میں پھر بھی مامون نہیں ہوں گا اس کی عبادت کے بچنے سے۔

(٣٦٦٥٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْد ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا أَشْبَهَ الْقَوْمَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ، مَا أَشْبَهَ اللَّيْلَةَ بِالْبَارِحَةِ.

(٣٦٦٥٧) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ قوم ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہوتی اور نہ ہی گزشتہ رات موجودہ کے مشابہہ ہوتی ہے۔

(٣٦٦٥٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ شُعَيْب ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : أَكْثَرُ رَيَاحِينِ الْجَنَّةِ الْحِنَّاءُ.

(٣٦٦٥٨) حضرت ابی العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنت کے اکثر خوشبودار پودے سبز رنگ کے ہیں۔

(٣٦٦٥٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِذَا دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ إِذْنٌ حَتَّى يَفْرُغَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ، قَالَ : وَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ يَا أَبَا يَزِيدَ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَآكَ أَحَبَّكَ ، وَمَا رَأَيْتُكَ إِلاَّ ذَكَرْتُ الْمُخْبِتِينَ. (احمد ۴۰۸۔ ابو نعیم ۱۰۶)

(٣٦٦٥٩) حضرت ابوعبید بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ربیع بن خثیم جب عبداللہ کے پاس آتے تو کسی کو ان کے پاس جانے کی اجازت نہ ہوتی تھی تاوقتیکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے فارغ ہو جائیں۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ نے کہا کہ اے ابو یزید اگر رسول اللہ آپ کو دیکھتے تو آپ سے محبت کرتے اور میں نے آپ کو عاجزین کا ذکر کرتے ہی دیکھا ہے۔

(٣٦٦٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، قَالَ : قِيلَ مَنِ الَّذِي يَسْمَنُ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ ، وَمَنَ الَّذِي يَهْزَلُ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ ، وَمَنَ الَّذِي هُوَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَلاَ يَنْقَطِعُ ، قَالَ : أَمَّا الَّذِي يَسْمَنُ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ فَالْمُؤْمِنُ الَّذِي إِنْ أُعْطِيَ شَكَرَ ، وَإِنَ ابْتُلِيَ صَبَرَ ، وَأَمَّا الَّذِي يَهْزَلُ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ فَالْكَافِرُ ، أَوِ الْفَاجِرُ إِنْ أُعْطِيَ لَمْ يَشْكُرْ ، وَإِنَ ابْتُلِيَ لَمْ يَصْبِرْ ، وَأَمَّا الَّذِي هُوَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَلاَ يَنْقَطِعُ فَهِيَ أُلْفَةُ اللهِ الَّتِي أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ.

(٣٦٦٦٠) حضرت طلحہ سے سوال کیا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے جو قحط اور فراوانی دونوں حالتوں میں پھلتی پھولتی ہے؟ اور وہ کون سی شے ہے جو قحط اور فراوانی دونوں صورتوں میں سوکھ جاتی ہے؟ اور وہ کون سی چیز ہے جو شہد سے بھی میٹھی ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ چیز جو قحط اور فراوانی دونوں صورتوں میں پھلتی اور پھولتی ہے وہ مومن ہے کہ اگر اس کو مل جائے تو شکر کرتا ہے اور اگر آزمائش میں پڑ جائے تو صبر کرتا ہے اور وہ چیز جو قحط اور فراوانی دونوں صورتوں میں سوکھ جاتی ہے وہ کافر ہے یا گناہ گار شخص ہے کہ جس کو دیا جائے تو شکر نہیں کرتا اور اگر آزمائش میں پڑ جائے تو صبر نہیں کرتا۔ اور وہ چیز جو شہد سے بھی زیادہ میٹھی اور کبھی ختم نہ

ہونے والی ہے اللہ تعالیٰ کی الفت ہے جس نے تمام مومنین کے دلوں میں محبت پیدا کر دی ہے۔

(٣٦٦٦١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِی ثَامِرٍ وَكَانَ رَجُلاً عَابِدًا مِمَّنْ يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِدِ فَرَأَى فِی الْمَنَامِ كَأَنَّ النَّاسَ قَدْ عُرِضُوا عَلَى اللهِ فَجِیءَ بِامْرَأَةٍ عَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ ، فَجَائَتْ رِيحٌ فَكَشَفَت ثِيَابَهَا ، فَأَعْرَضَ اللَّهُ عنها ، وَقَالَ : اذْهَبُوا بِهَا إِلَى النَّارِ ، فَإِنَّهَا كَانَتْ مِنَ الْمُتَبَرِّجَاتِ حَتَّى انْتَهَى الأَمْرُ إِلَیَّ ، فَقَالَ : دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُؤَدِّی حَقَّ الْجُمُعَةِ.

(٣٦٦٦١) حضرت ابو ثامر سے مروی ہے جو کہ ایک عابد انسان تھے اور مسجد کو صبح سویرے چلے جایا کرتے تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا لوگوں کو اللہ جل شانہ کے روبرو پیش کیا جا رہا ہے۔ پس ایک عورت لائی گئی جس پر بہت باریک کپڑے تھے اچانک ہوا چلی اور اس کے کپڑے کھل گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے روگردانی کر لی اور حکم دیا کہ اس کو جہنم میں لے جاؤ۔ کیونکہ یہ زینت کرنے والوں میں سے تھی یہاں تک کہ میری باری آئی تو اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ شخص جمعہ کا حق ادا کرتا تھا۔

(٣٦٦٦٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِی ثَامِرٍ زَعَمَ أَنَّ امْرَأَةً ، قَالَتْ : وَاللهِ لاَ يُعَذِّبُنِی اللَّهُ أَبَدًا مَا سَرَقْت ، وَلاَ زَنَيْت ، وَلاَ قَتَلْت وَلَدِی ، وَلاَ أَتَيْتُ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ ، فَرَأَتْ فِی الْمَنَامِ ، أَنَّهُ قِيلَ لَهَا : قُومِی إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ يَا مُقَلِّلَةَ الْكَثِيرِ مُكْثِرَةَ الْقَلِيلِ وَآكِلَةَ لَحْمِ الْجَارِ الْغَرِيبِ بِالْغَيْبِ ، قَالَتْ : يَا رَبِ ، بَلْ أَتُوبُ بَلْ أَتُوبُ.

(٣٦٦٦٢) حضرت ابو ثامر فرماتے ہیں کہ غالباً کسی عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے عذاب نہیں دیں گے کیونکہ میں نے نہ کبھی چوری کی اور نہ ہی کبھی زنا کیا اور نہ ہی کبھی میں نے اپنی اولاد کو قتل کیا اور نہ میں نے کوئی اپنی طرف سے الزام تراشا ہے تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اس سے کہا جا رہا ہے کہ "اٹھ اور اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے اے کم کو زیادہ اور زیادہ کو کم کرنے والی، اے پوشیدہ طور پر غریب پڑوسی کا گوشت کھانے والی، تو اس نے عرض کی کہ اے میرے رب بلکہ میں رجوع کرتی ہوں، میں رجوع کرتی ہوں۔

(٣٦٦٦٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ أَبَا ثَامِرٍ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ : وَيْلٌ لِلْمُتَسَمِّنَاتِ مِنْ فَتْرَةٍ فِی الْعِظَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(٣٦٦٦٣) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ ابو ثامر نے خواب میں دیکھا کہ ہلاکت ہے ان عورتوں کے لیے قیامت کے دن جو کمزور ہڈیوں کے باوجود موٹی بنتی ہیں۔

(٣٦٦٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ أَبَا ثَامِرٍ كَانَ رَجُلاً عَابِدًا ، فَنَامَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّیَ الْعِشَاءَ ، فَأَتَاهُ مَلَكَانِ أَوْ رَجُلاَنِ فِی مَنَامِهِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ، فَقَالَ : الَّذِی عِنْدَ رَأْسِهِ لِلَّذِی عِنْدَ رِجْلَيْهِ : الصَّلاَةُ قَبْلَ النَّوْمِ تُرْضِی الرَّحْمَن وَتُسْخِطُ الشَّيْطَانَ ، وَقَالَ

الَّذِی عِنْدَ رِجْلَیْهِ لِلَّذِی عِنْدَ رَأْسِهِ :إنَّ النَّوْمَ قَبْلَ الصَّلاَةِ یُرْضِی الشَّیْطَانَ وَیُسْخِطُ الرَّحْمَن.

(۳۶۶۶۴) حضرت ثابت سے مروی ہے کہ ابوثامر ایک عابد آدمی تھے تو ایک دن نماز عشاء پڑھنے سے قبل سو گئے۔ تو ان کے پاس دو فرشتے آئے یا دو آدمی خواب میں آئے اور ایک ان میں ان کے سر کے پاس اور دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر سر والے نے پاؤں والے سے کہا کہ سونے سے قبل نماز پڑھنا رحمٰن کو راضی کرتا ہے اور شیطان کو ناراض کرتا ہے۔ اور پاؤں والے نے سر والے سے کہا کہ نماز سے قبل سو جانا یہ شیطان کو راضی کرتا ہے اور رحمٰن کو ناراض کرتا ہے۔

(۳۶۶۶۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ أَشْیَمَ ، أَنَّهُ قَالَ : واللهِ مَا أَدْرِی بِأَیِّ یَوْمِی أَنَا أَشَدُّ فَرَحًا :یَوْمٌ أُبَاكِرُ فِیهِ إلَی ذِكْرِ اللهِ ، أَوْ یَوْمٌ خَرَجْت فِیهِ لِبَعْضِ حَاجَتِی فَعَرَضَ لِی ذِكْرُ اللهِ.

(۳۶۶۶۵) حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ان دو دنوں میں سے کون سا میرے لیے زیادہ خوشی کا باعث ہے۔ ایک وہ دن کہ جب میں اللہ کے ذکر سے دن کی ابتداء کروں اور ایک وہ دن کہ جب میں اپنی کسی حاجت کے لیے نکلوں تو مجھے اللہ کا ذکر در پیش ہو۔

(۳۶۶۶۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ كَانَ أَبُو رِفَاعَةَ الْعَدَوِیُّ یَقُولُ :مَا عَزَبَتْ عَنِّی سُورَةُ الْبَقَرَةِ مُنْذُ عَلَّمَنِیهَا رَسُولُ اللهِ أَخَذْتُ مَعَهَا مَا أَخَذْتُ مِنَ الْقُرْآنِ ، وَمَا أَنْ وُجِعْت ظَهْرِی مِنْ قِیَامِ لَیْلٍ قَطُّ.

(۳۶۶۶۶) حضرت ابورفاعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے سورۂ بقرہ سکھائی ہے اس وقت سے مجھے یہ سورت بھولی نہیں ہے اور جو کچھ میں نے پورے قرآن میں پایا وہ اس سورۃ میں بھی مذکور ہے اور میں نے کبھی بھی رات کے قیام کی وجہ سے کمر کی تکلیف محسوس نہیں کی۔

(۳۶۶۶۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ عَنْ حُمَیْدُ بْنُ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ صِلَةٌ رَأَیْتُ أَبَا رِفَاعَةَ بَعْدَ مَا أُصِیبَ فِی النَّوْمِ عَلَی نَاقَةٍ سَرِیعَةٍ وَأَنَا عَلَی جَمَلٍ ثِقَالَ قَطُوفٍ ، وَأَنَا أَجِدُ عَلَی أَثَرِهِ ، قَالَ :فَیُعَرِّجُهَا عَلَیَّ فَأَقُولُ الآن أُسْمِعُهُ الصَّوْتَ فَیُسَرِّحُهَا وَأَنَا أَتَّبِعُ أَثَرَهَا ، فَأَوَّلْتُ رُؤْیَایَ أَنْ آخُذَ طَرِیقَ أَبِی رِفَاعَةَ فَأَنَا أَكُدُّ بَعْدَهُ الْعَمَلَ كَدًّا.

(۳۶۶۶۷) حضرت صلہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابورفاعہ ایک تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہوں اور میں ایک بوجھل اونٹ پر ہوں۔ میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوں۔ وہ مجھے لے کر جھول رہا ہے۔ میرے اس خواب کی یہ تعبیر کی گئی کہ میں ابو رفاعہ کی پیروی کروں گا اور اس میں مشقت اٹھاؤں گا۔

(۳۶۶۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ هِلاَلٍ ، قَالَ كَانَ أَبُو رِفَاعَةَ ،

أَوْ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُسَخِّنُ فِي السَّفَرِ لأَصْحَابِهِ الْمَاءَ وَيَعْمِدُ إِلَى الْبَارِدِ فَيَتَوَضَّأُ بِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ :أَحسّوا مِنْ هَذَا ، فَسَأحس مِنْ هَذَا.

(۳۶۶۶۸) حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت ابو رفاعہ سفر میں اپنے ساتھیوں کے لیے پانی گرم کرتے تھے اور خود ٹھنڈے پانی سے وضو کرتے تھے۔ پھر فرماتے کہ تم اسے محسوس کرو اور میں اسے محسوس کروں گا۔

(۳۶۶۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، قَالَ :قَالَ ثَابِتٌ ، قَالَ مُطَرِّفٌ :إِنْ كَانَ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ مُمْتَحَنَ الْقَلْبِ لَقَدْ كَانَ مَذْعُورٌ لَمُمْتَحَنَ الْقَلْبِ.

(۳۶۶۶۹) حضرت مطرف ؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس امت میں کوئی صاف اور پاکیزہ دل والا آدمی ہوتا تو وہ مذعور ہیں۔

(۳۶۶۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :قَالَ مُطَرِّفٌ :رَآنِي أَنَا وَمَذْعُورًا رَجُلٌ ، فَقَالَ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَيْنِ ، فَسَمِعَهَا مَذْعُورٌ فَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُنَا وَلاَ يَعْلَمُنَا.

(۳۶۶۷۰) حضرت مطرف ؒ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے آپ کو اور مذعور کو ایک آدمی شمار کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ دو جنتی آدمیوں کو دیکھے تو وہ ان دونوں کو دیکھ لے۔ اس بات کو مذعور نے سن لیا تو میں نے ناپسندیدگی کے اثرات ان کے چہرے پر دیکھے۔ تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ تو ہم کو جانتا ہے اور یہ ہم کو نہیں جانتا۔

(۷۵) ما قالوا فِي البكاءِ مِن خشيةِ اللهِ

اللہ کے خوف سے رونے کا بیان

(۳۶۶۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شُعَيب أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : كَانَ هَذَا الْمَكَانُ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَجْرَى الدُّمُوعِ مِثْلُ الشِّرَاكِ الْبَالِي مِنَ الدُّمُوعِ.

(۳۶۶۷۱) حضرت ابو رجاء ؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباس کی آنسو بہنے کی جگہ آنسوؤں کے بہنے سے بوسیدہ تسموں کی طرح ہو چکی تھیں۔

(۳۶۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ الأَخْرَمِ ، قَالَ : مَا خَرَجَ عَبْدُ اللهِ إِلَى السُّوقِ فَمَرَّ عَلَى الْحَدَّادِينَ فَرَأَى مَا يُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ إِلاَّ جَعَلَتْ عَيْنَاهُ تَسِيلاَنِ.

(۳۶۶۷۲) حضرت مغیرہ بن سعد بن اخرم کا کہنا ہے کہ عبداللہ جب بازار میں لوہاروں کے پاس سے گزرتے تو ان کی آگ سے نکالی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر ان کے آنسو نکل آیا کرتے تھے۔

(۳۶۶۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ:لَمَّا قَدِمَ أَهْلُ الْيَمَنِ فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ فَسَمِعُوا

الْقُرْآنَ جَعَلُوا يَبْكُونَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَكَذَا كُنَّا ، ثُمَّ قَسَتِ الْقُلُوبُ.

(۳۶۶۷۳) حضرت ابی صالح فرماتے ہیں کہ جب اہل یمن ابوبکر کے زمانے میں تشریف لائے اور انہوں نے قرآن سنا تو رونے لگے۔ابوبکر نے فرمایا ہم بھی اس طرح ہوا کرتے تھے پھر دل سخت ہو گئے۔

(٣٦٦٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ،عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا صَلَّى أَخْرَجَ النَّاسَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ إِلَيْنَا ، فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابَهُ أَلْقَى الدِّرَّةَ وَجَلَسَ ، فَقَالَ :ادْعُوا ، فَدَعَوْا ، قَالَ :فَجَعَلَ يَدْعُو وَيَدْعُو حَتَّى انْتَهَتِ الدَّعْوَةُ إِلَى ، فَدَعَوْت وَأَنَا مَمْلُوك ، فَرَأَيْته دَعَا وَبَكَى بُكَاءً لاَ تَبْكِيه الثَّكْلَى ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي :هَذَا الَّذِي تَقُولُونَ كم هو غَلِيظٌ.

(۳۶۶۷۴) حضرت ابو اسید کے مولی ابوسعید سے منقول ہے کہ عمر نے جب نماز پڑھ لی تو لوگوں کو مسجد سے نکال دیا اور ہماری طرف کو چل پڑے۔ جب اپنے ساتھیوں کو دیکھا تو ''درۃ'' کو رکھا اور بیٹھ گئے، فرمانے لگے کہ دعا کرو تو وہ سب لوگ دعا کرنے لگے۔ پھر وہ باری باری دعا کرنے لگے۔ یہاں تک کہ دعا کی میری باری آ گئی اور میں نے بھی دعا کی اور میں اس وقت غلام تھا۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے دعا مانگی اور اتنا روئے کہ کوئی عورت جس کا بچہ گم ہو گیا ہو وہ بھی اتنا نہیں روتی۔ میں نے اپنے جی میں سوچا کہ ''کیا یہی وہ شخص ہے کہ جس کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ بہت غصہ والا ہے۔

(٣٦٦٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :عَلَيْكُمْ بِالسَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ ذَكَرَ الرَّحْمَن فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ فَمَسَّتْهُ النَّارُ أَبَدًا، وَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ ذَكَرَ اللَّهَ فَاقْشَعَرَّ جِلْدُهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ إلاَّ كَانَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ يَبِسَ وَرِقُهَا فَهِيَ كَذَلِكَ إِذْ أَصَابَتْهَا رِيحٌ فَتَحَاتَّ وَرَقُهَا عنها إلاَّ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عن هَذِهِ الشَّجَرَةِ وَرِقُهَا ، وَإِنَّ اقْتِصَادًا فِي سُنَّةٍ وَسَبِيلٍ خَيْرٌ مِنِ اجْتِهَادٍ فِي غَيْرِ سُنَّةٍ وَسَبِيلٍ ، فَانْظُرُوا أَعْمَالَكُمْ ، فَإِنْ كَانَتِ اقْتِصَادًا وَاجْتِهَادًا أَنْ تَكُونَ عَلَى مِنهَاجِ الأَنْبِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ. (ابو نعیم ۲۵۲)

(۳۶۶۷۵) حضرت ابی بن کعب کا ارشاد ہے کہ تم پر سنت اور درست راستہ کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس لیے کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جو سنت اور درست راستہ پر ہو اور اس کی خشیت الٰہی کی وجہ سے آنکھیں بہہ پڑیں پھر اس کو جہنم کی آگ چھوئے۔ اور کوئی بھی شخص ایسا نہیں جو سنت اور درست راہ پر ہو اور اس کی کھال اللہ کے خوف سے کانپ اُٹھے مگر اس کی مثال ایسے درخت کی سی ہے کہ جو خشک ہو چکا تھا اور وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک ہوا چلی اور اس کے پتے کے پتے اس سے جھڑ کر گر گئے۔ اسی طرح اس کے بھی صرف گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں۔ سنت اور درست راستہ میں میانہ روی بہتر ہے سنت اور درست راستہ کے علاوہ میں جدوجہد کرنے سے بس تم اپنے اعمال کا جائزہ لو اگر ان میں میانہ روی اور مجاہدہ موجود ہے تو یہ اعمال انبیاء اور ان کی سنت پر ہی ہیں۔

(٣٦٦٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ :

سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ وَأَنَا فِي آخِرِ الصَّفِّ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ يُوسُفَ :﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ﴾.

(۳۶۶۷۶) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی ہچکیوں کی آواز سنی جبکہ میں آخری صف میں تھا اور وہ سورۂ یوسف کی آیت ﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ﴾ تلاوت کررہے تھے۔

(٣٦٦٧٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَرَأَ : ﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ ، أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾ الآيَةُ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَبَلَغَ صَنِيعُهُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، لَقَدْ صَنَعَ كَمَا صَنَعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ ، فَنَسَخَتْهَا الآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا ﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾.

(۳۶۶۷۷) حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے قرآنِ پاک کی آیت ﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ ، أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾ پڑھی اور رونے لگے تو ان کو یہ عمل ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے انہوں نے وہی کیا جو اس آیت کے نزول کے وقت اصحابِ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تھا۔ پھر اس آیت کو بعد میں اس آیت نے منسوخ کردیا تھا: ﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾

(٣٦٦٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَرْفَجَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :ابكو وَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا.

(۳۶۶۷۸) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ''تم رویا کرو اگر رو نہ سکو تو رونے کی صورت بنالیا کرو۔

(٣٦٦٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ يَقْرَأُ فِي صَلاَةِ عِشَاءِ الآخِرَةِ بِسُورَةِ يُوسُفَ وَأَنَا فِي مُؤَخِّرِ الصُّفُوفِ حَتَّى إذَا ذُكِرَ يُوسُفُ سَمِعْت نَشِيجَهُ.

(۳۶۶۷۹) حضرت علقمہ بن وقاص فرماتے ہیں عمر عشاء کی نماز میں سورۂ یوسف تلاوت کیا کرتے تھے اور میں آخری صف میں تھا حتی کہ جب یوسف علیہ السلام کا ذکر آیا تو میں نے ان کی ہچکی کی آواز سنی۔

(٣٦٦٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ ، فَقَالَ فِي هَذَا التَّابُوتِ ، ثَمَانُونَ أَلْفًا مَا شَدَدْتها بِخَيْطٍ ، وَلاَ مَنَعْتهَا مِنْ سَائِلٍ ، فَقَالُوا :عَلاَمَ تَبْكِي ، قَالَ مَضَى أَصْحَابِي وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَبَقِينَا حَتَّى مَا نَجِدُ لَهَا مَوْضِعًا إلاَّ التُّرَابَ.

(۳۶۶۸۰) حضرت شقیق بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم خباب کے پاس عیادت کے لیے آئے تو انہوں نے فرمایا کہ اس صندوق میں اسی ہزار ۸۰۰۰۰ گرہیں باندھ کر رکھی ہوئی ہیں اور میں نے ان سے کسی سائل کو نہیں روکا۔ ہم نے ان سے سوال کیا کہ آپ کس بات پر روتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے ساتھی چلے گئے اور دنیا نے ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑا تھا اور اب ہم باقی رہ گئے ہیں حتی

کہ اب ہم اس کی سوائے مٹی کے اور کوئی جگہ نہیں دیکھتے۔

(٣٦٦٨١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : رَأَتْ صَفِيَّةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا قَرَؤُوا سَجْدَةً فَسَجَدُوا ، فَنَادَتْهُمْ : هَذَا السُّجُودُ وَالدُّعَاءُ فَأَيْنَ الْبُكَاءُ.

(۳۶۶۸۱) حضرت عبداللہ بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ صفیہ آپ علیہ السلام کی بیوی نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے آیت سجدہ تلاوت کی پھر سجدہ کیا تو انہوں نے آواز دی کہ یہ تو محض سجدہ اور دعا ہے لیکن رونا کہاں چلا گیا؟''

(٣٦٦٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ دَاوُدَ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْبُخْتَرِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْعُبَّادِ مَرَّ عَلَى كُورِ حَدَّادٍ مَكْشُوفٍ ، فَقَامَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمْكُثَ ، ثُمَّ شَهِقَ شَهْقَةً فَمَاتَ.

(۳۶۶۸۲) حضرت بختری بن زیاد بن خارجہ فرماتے ہیں کہ عباد قبیلہ کا ایک آدمی کسی لوہار کی کھلی ہوئی دوکان کے پاس سے گزرا تو کھڑا ہو کر دیکھنے لگا۔ پھر جتنا دیر اللہ نے چاہا وہ دیکھتا رہا بالآخر ایک چیخ ماری اور مر گیا۔

(٣٦٦٨٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو وَهُوَ يَبْكِي فَنَظَرْت إِلَيْهِ ، فَقَالَ : أَتَعْجَبُ أَبْكُوا مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا حَتَّى يَقُولَ أَحَدُكُمْ : ايهْ ، ايهْ ، إِنَّ هَذَا الْقَمَرَ لَيَبْكِي مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى.

(۳۶۶۸۳) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے۔ پس وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگے۔ کیا تم تعجب کرتے ہو میرے اللہ کے خوف سے رونے پر۔ پس اگر تم رو نہیں سکتے تو کم از کم رونے کی صورت ہی بنالو۔ یہاں تک کہ تم میں سے کوئی کہہ دے۔ اسے دیکھو اسے دیکھو۔ بے شک یہ چاند بھی اللہ کے خوف سے روتا ہے۔

(٣٦٦٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : لَوْ عُدِلَ بُكَاءُ أَهْلِ الأَرْضِ بِبُكَاءِ دَاوُد مَا عَدَلَهُ ، وَلَوْ عُدِلَ بُكَاءُ دَاوُد وَبُكَاءُ أَهْلِ الأَرْضِ بِبُكَاءِ آدَمَ حِينَ أُهْبِطَ إِلَى الأَرْضِ مَا عَدَلَهُ.

(۳۶۶۸۴) حضرت ابن بریدہ کا ارشاد ہے کہ اگر تمام روئے زمین والوں کے رونے کا داود علیہ السلام کے رونے سے تقابل کیا جائے تو پھر بھی اس کے برابر نہیں ہوسکتا اور اگر داود علیہ السلام کے رونے کا اور تمام زمین والوں کے رونے کا آدم علیہ السلام کے رونے سے تقابل کیا جائے جس وقت ان کو زمین کی طرف اتار دیا گیا تھا تو پھر آدم علیہ السلام کا رونا بڑھ جائے گا۔

(٣٦٦٨٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَؤُمُّنَا ، فَكَانَ لاَ يُجِيزُ الْقِرَائَةَ مِنَ الرِّقَّةِ.

(۳۶۶۸۵) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ ہم کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور رقت قلبی کی وجہ سے ان سے قراءت نہ کی جاتی تھی۔

(٣٦٦٨٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ قَالَ : حَدَّثَنِي فُلاَنٌ : قَالَ : أَتَيْتُ رَبِيعَةَ وَهُوَ

يَبْكِي عَلَى الصَّلَاةِ.

(۳۶۶۸۶) حضرت علی بن احمر فرماتے ہیں کہ مجھ کوفلاں شخص نے بتایا ہے کہ میں ربیعہ کے پاس آیا تو وہ نماز میں رو رہے تھے۔

(٣٦٦٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ بَكَى حَتَّى أَرَى أَنَّ قَصَصَ زَوْرِهِ سَيَنْدَقُّ : ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾.

(۳۶۶۸۷) حضرت صفوان بن محرز کہتے ہیں کہ ربیعہ نے جب قرآنِ پاک کی آیت ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾ تلاوت کی تو رو پڑے حتی کہ مجھے اس طرح محسوس ہو رہا تھا کہ ان کا سینہ پس رہا ہے۔

(٣٦٦٨٨) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ تَسْحَقُ الْكُحْلَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ كَانَ يُطْفِءُ السِّرَاجَ وَيَبْكِي حَتَّى رُسِعَتْ عَيْنَاهُ.

(۳۶۶۸۸) حضرت یعلی بن عطاء رحمہ اللہ اپنی والدہ سے جو کہ عبداللہ بن عمرو کے لیے سرمہ پیسا کرتی تھیں نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو چراغ کو بجھا دیا کرتے تھے اور رویا کرتے تھے حتی کہ ان کی آنکھیں خراب ہوگئیں۔

(٣٦٦٨٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ، قَالَ : إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي ، قَالَ : فَقَرَأْت النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْت : ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ رَفَعْت رَأْسِي ، أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

(۳۶۶۸۹) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ مجھے تلاوت سناؤ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں آپ کو سناؤں جبکہ آپ پر ہی تو اترا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے سنوں عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سورۃ النساء شروع کی یہاں تک کہ جب میں ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ پر پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا یا کسی نے مجھ کو ایک جانب سے ٹٹولا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔

(٣٦٦٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۶۶۹۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اسی طرح مروی ہے۔

(٣٦٦٩١) حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : لَقَدْ أَدْرَكْت سِتِّينَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا أَصْغَرُهُمَ الْحَارِثُ بْنُ سُوَيْد وَسَمِعْته يَقْرَأُ : ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ قَالَ : فَبَكَى ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ هَذَا لإِحْصَاء شَدِيدٌ.

(۳۶۶۹۱) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساٹھ ساتھیوں کو اس مسجد میں پایا جس میں سے سب سے

چھوٹے ''حارث بن سوید'' تھے اور میں نے سنا کہ وہ ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ...... الخ﴾ کی تلاوت کررہے تھے۔ یہاں تک کہ جب (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ) پر پہنچے تو رو پڑے پھر فرمایا کہ یہ تو بہت سخت حساب ہے۔

(٣٦٦٩٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَقْرَأُ آيَةً وَيَبْكِي وَيُرَدِّدُهَا ، قَالَ : فَقَالَ : أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ قَالَ : هَذَا التَّرْتِيلُ.

(۳۶۶۹۲) حضرت حسن سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص دوسرے کے پاس سے گزرا جو آیت کریمہ پڑھ رہا تھا اور رو رہا تھا اور اسی کو بار بار پڑھ رہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے اللہ کا ارشاد ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ نہیں سنا یہی ہے وہ ترتیل۔

(٣٦٦٩٣) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ كَعْبًا يَقُولُ : لَأَنْ أَبْكِي مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى حَتَّى يَسِيلَ دمعِي عَلَى وَجْنَتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِوَزْنِي ذَهَبًا وَالَّذِي نَفْسُ كَعْبٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَبْكِي مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى تَقْطُرَ قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعِهِ إلى الأَرْضِ فَتَمَسُّهُ النَّارُ أَبَدًا حَتَّى يَعُودَ قَطْرُ السَّمَاءِ الَّذِي وَقَعَ إِلَى الأَرْضِ مِنْ حَيْثُ جَاءَ وَلَنْ يَعُودَ أَبَدًا.

(۳۶۶۹۳) حضرت عبداللہ بن شقیق العقیلی فرماتے ہیں کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں اللہ کے خوف سے روؤں یہاں تک کہ آنسو میرے رخسار پر بہنے لگیں یہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے۔ میں اپنے وزن کے بقدر سونا صدقہ کروں۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں کعب رضی اللہ عنہ کی جان ہے کہ جو بھی کوئی مسلمان اللہ کے خوف سے روتا ہے اور اس کے آنسو زمین پر گرتے ہیں اس کو جہنم کی آگ اس وقت تک نہیں چھو سکتی جب تک آسمان سے پانی کا زمین پر ٹپکا ہوا قطرہ دوبارہ اپنی جگہ پر نہ چلا جائے اور وہ ہرگز نہیں جا سکتا۔

(٣٦٦٩٤) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، قَالَ سَمِعْت مُحَمَّدًا يَقُولُ : كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي عَلَيْهِ الثَّلاَثَةُ الأَيَّامُ لاَ يَجِدُ شَيْئًا يَأْكُلُهُ فَيَجِدُ الْجِلْدَةَ فَيَشْوِيهَا فَيَجْتَزِءُ بِهَا ، وَإِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا عَمَدَ إِلَى حَجَرٍ فَشَدَّ بِهِ بَطْنَهُ.

(۳۶۶۹۴) مہدی بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ کا صحابی تین تین دن تک کھانے کی کوئی چیز نہیں پاتا تھا تو چمڑا لے کر اس کو بھون لیتا اور ٹکڑے کر لیتا اور جب کوئی چیز بھی نہ ملتی تو پتھروں سے اپنے پیٹ کو باندھ لیتا تھا۔

(٣٦٦٩٥) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: كَانَ فِي

بَنِی إِسْرَائِیلَ رِجَالٌ أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ مَغْمُورُونَ فِیهِمْ ، قَدْ قَرَؤُوا الْكِتَابَ وَعَلِمُوا عِلْمًا ، وَإِنَّهُمْ طَلَبُوا بِقِرَائَتِهِمَ الشَّرَفَ وَالْمَالَ، وَإِنَّهُمَ ابْتَدَعُوا بِدَعًا أَخَذُوا بِهَا الشَّرَفَ وَالْمَالَ فِي الدُّنْيَا فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا كَثِيرًا.

(۳۶۶۹۵) حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں چند جاہل نوجوان تھے۔ انہوں نے کتاب کو پڑھا اور علم حاصل کیا اور انہوں نے اس کے پڑھنے پر مال اور شرافت مانگنا شروع کر دی۔ اور انہوں نے ہی اس بدعت کو شروع کیا۔ وہ اس کے بدلہ میں عزت اور مال دنیا میں طلب کرتے پس وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

(۳۶۶۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُهَلَّبِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ، إِنَّ الْقَلْبَ يَرْبَدُ كَمَا يَرْبَدُ الْحَدِيدُ ، قِيلَ :وَمَا جَلاَؤُهُ ، قَالَ :يُذْكَرُ اللَّهُ.

(۳۶۶۹٦) حضرت ابوداؤد کا ارشاد ہے کہ دل کو بھی لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ پھر اس کے لیے کیا علاج ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ آدمی اللہ کا ذکر کرے۔

(۳۶۶۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ لأَيُّوبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَوَانِ فَجَائَا جميعا فَلَمْ يَسْتَطِيعَا أن يَدْنُوَا منه مِنْ رِيحِهِ ، فَقَالَ :أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ :لَوْ كَانَ اللَّهُ عَلِمَ لأَيُّوبَ خَيْرًا مَا بَلَغَ بِهِ هَذَا ، فَجَزَعَ أَيُّوبُ مِنْ قَوْلِهِمَا جَزَعًا شَدِيدًا لَمْ يَجْزَعْهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ ، فَقَالَ أَيُّوبُ : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْت تَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَبِتْ لَيْلَةً قَطُّ شِبَعًا وَأَنَا أَعْلَمُ مَكَانَ جَائِعٍ فَصَدِّقْنِي ، فَصُدِّقَ وَهُمَا يَسْمَعَانِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْت تَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَلْبَسْ قَمِيصًا قَطُّ وَأَنَا أَعْلَمُ مَكَانَ عَارٍ فَصَدِّقْنِي فَصُدِّقَ وَهُمَا يَسْمَعَانِ، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي لاَ أَرْفَعُ رَأْسِي حَتَّى تَكْشِفَ عَنِّي ، قَالَ :فَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۶۶۹۷) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب کے دو بھائی تھے۔ وہ دونوں اکٹھے آئے تو ایوب سے آنے والی بو کی وجہ سے اس کے قریب نہ ہو سکے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ایوب علیہ السلام میں کوئی بھلائی دیکھتے تو اس کو یہاں تک نہ پہنچاتے۔ تو ایوب علیہ السلام ان کے اس قول کی وجہ سے اتنا شدت سے روئے کہ اتنا کبھی نہ روئے تھے۔ پھر ایوب علیہ السلام نے فرمایا کہ "اے اللہ اگر تو جانتا ہے میں کسی بھی رات پیٹ بھر کر نہیں سویا جبکہ میں ایک بھوکے کے مقام کو بھی جانتا ہوں تو تو میری تصدیق کر چنانچہ ان کی تصدیق کی گئی اور وہ دونوں سن رہے تھے۔ پھر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی قمیص نہیں پہنی اور میں ننگے کے مقام کو بھی جانتا ہوں تو میری تصدیق کر چنانچہ اس کی تصدیق کی گئی اور وہ دونوں سن رہے تھے۔ پھر ایوب علیہ السلام سجدہ میں گر گئے پھر دعا کی کہ اے اللہ! میں اس وقت تک سر نہیں اٹھاؤں گا کہ جب تک تو میرے غم کو نہیں دور کر دے گا۔ پھر انہوں نے اس وقت تک اپنا سر نہیں اٹھایا کہ جب تک اللہ نے ان کا غم دور نہیں کر دیا۔

(۳۶۶۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ :حدِّثْت ، أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليهما

السلام كَانَ يَقُولُ : إِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُكُمْ فَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ وَلْيُخْفِ مِنْ شِمَالِهِ ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلْيَدَّهِنْ وَلْيَمْسَحْ شَفَتَيْهِ مِنْ دُهْنِهِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَيْهِ النَّاظِرُ فَلاَ يَرَى أَنَّهُ صَائِمٌ ، وَإِذَا صَلَّى فِي بَيْتِهِ فَلْيَتَّخِذ عَلَيْهِ سُتْرَةً فَإِنَّهُ يَقْسِمُ الثَّنَاءَ كَمَا يَقْسِمُ الرِّزْقَ.

(۳۶۶۹۸) حضرت ہلال بن یوسف فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام سے یہ بات منقول ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی صدقہ کرے تو دائیں ہاتھ سے کرے اور اپنے بائیں ہاتھ سے بھی اس کو پوشیدہ رکھے۔ اور جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو تیل لگایا کرے اور اپنے ہونٹوں کو تیل سے مسح کر لیا کرے تاکہ دیکھنے والے کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ روزے دار ہے۔ اور جب تم میں کوئی آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھے تو کوئی سترہ ضرور بنا لیا کرے کیونکہ رزق کی طرح ثنا بھی تقسیم کی جاتی ہے۔

(۳۶۶۹۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِذَا رَأَى الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ مُقْبِلاً ، قَالَ : ﴿بَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ﴾ أَمَا وَاللهِ لَوْ رَآكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَحَبَّكَ.

(۳۶۶۹۹) حضرت بکر بن ماعز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب ربیع بن خثیم کو آتے ہوئے دیکھتے تو کہتے کہ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو اللہ کی قسم اگر آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو آپ سے محبت کرتے۔

(۳۶۷۰۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، قَالَ : جَاءَتْ بِنْتُ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، وَعِنْدَهُ أَصْحَابٌ لَهُ ، فَقَالَتْ : يَا أَبَتَاهُ أَذْهَبُ أَلْعَبُ ، قَالَ : لاَ ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ : يَا أَبَا يَزِيدَ ، اتْرُكْهَا ، قَالَ : لاَ يُوجَدُ فِي صَحِيفَتِي أَنِّي قُلْتُ لَهَا : اذْهَبِي الْعَبِي ، لَكِنَ اذْهَبِي فَقُولِي خَيْرًا وَافْعَلِي خَيْرًا.

(۳۶۷۰۰) حضرت بکر بن ماعز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ربیع بنت خثیم کی بیٹی آئی جس وقت ان کے پاس ساتھی بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے پوچھا کہ اے ابا جان! میں کھیلنے چلی جاؤں تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ ان کے ساتھیوں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو یزید اس کو جانے دیجیے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے صحیفہ میں یہ نہیں دیکھا کہ اس سے کہا گیا ہو کہ جا اور کھیل بلکہ اس میں ہے کہ جا اور اچھی بات کہہ اور اچھا کام کر۔

(۳۶۷۰۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يَقُولُ : يَا بَكْرُ بْنُ مَاعِزٍ يَا بَكْرُ اخْزُنْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ إِلاَّ مِمَّا لَكَ ، وَلاَ عَلَيْكَ ، إِنِّي اتَّهَمْتُ النَّاسَ فِي دِينِي ، أَطِعَ اللَّهَ فِيمَا عَلِمْتَ ، وَمَا اسْتُؤْثِرَ بِهِ عَلَيْكَ فَكِلْهُ إِلَى عَالِمِهِ ، لأَنَا فِي الْعَمْدِ أَخْوَفُ مِنِّي عَلَيْكُمْ فِي الْخَطَأِ ، مَا خَيْرُكُمَ الْيَوْمَ بِخَيْرِهِ ، وَلَكِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ آخِرِ شَرٍّ مِنْهُ ، مَا كُلُّ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكْتُمْ ، وَلاَ كُلُّ مَا تَقْرَؤُونَ تَدْرُونَ مَا هُوَ ، السَّرَائِرُ الَّتِي يخفينَ مِنَ النَّاسِ وَهُنَّ لِلَّهِ بَوَادٍ ، الْتَمِسُوا دَوَائَهَا ، ثُمَّ يَقُولُ لِنَفْسِهِ : وَمَا دَوَائُهَا أَنْ تَتُوبَ إِلَى اللهِ ، ثُمَّ لاَ تَعُودَ.

(۳۶۷۰۱) حضرت ربیع فرماتے تھے کہ اے بکر بن ماعز! اپنی زبان کو مفید کاموں میں استعمال کرو۔ نقصان دہ باتوں سے بچو۔ میں لوگوں کو اپنی دین داری کے بارے میں لاعلم سمجھتا ہوں۔ ان چیزوں میں اللہ کی اطاعت کرو جنھیں تم جانتے ہو۔ جو بات تم تک پہنچے اسے اس کے جاننے والے پر موقوف کرو۔ اس لیے کہ جان بوجھ کر غلطی کرنا خطا سے زیادہ خطرناک ہے۔ تمہاری ہر چیز خیر نہیں بلکہ شر سے بہتر ہے۔ حضور ﷺ کو دی جانے والی تمام باتیں تم تک نہیں پہنچیں اور وہ سب کچھ جو تم پڑھتے ہو سمجھتے نہیں ہو۔ جو چیزیں لوگوں کے لیے پوشیدہ ہیں لوگوں کے لیے ظاہر ہیں۔ ان کا علاج ڈھونڈو پھر اپنے آپ سے خطاب کر کے فرماتے کہ اس کی دوا یہ ہے کہ اللہ کے دربار میں توبہ کرو اور پھر گناہ نہ کرو۔

(۳٦٧٠٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :لَمَّا انْتَهَى الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِلَى مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، قَالُوا :لَهُ :يَا رَبِيعُ ، لَوْ قَعَدْت فَحَدَّثْتنَا الْيَوْمَ ، قَالَ :فَقَعَدَ فَجَاءَ حَجَرٌ فَشَجَّهُ ، فَقَالَ :﴿فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ﴾.

(۳۶۷۰۲) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ جب ربیع بن خثیم اپنی قوم کی مسجد میں گئے تو ان کو لوگوں نے کہا کہ اے ربیع آج ہمارے پاس بیٹھ کر بات چیت کرو۔ بکر فرماتے ہیں کہ ربیع ان کے پاس بیٹھے تو کسی جگہ سے پتھر آیا اور اس نے ان کا سر زخمی کر دیا تو انہوں نے فرمایا کہ ﴿فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ﴾ کہ جس شخص کے پاس اپنے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی پھر وہ رک گیا۔

(۳٦٧٠٣) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ يَقُولُ :لاَ خَيْرَ فِي الْكَلاَمِ إِلاَّ فِي تِسْعٍ :تَهْلِيلُ اللهِ وَتَسْبِيحُ اللهِ وَتَكْبِيرُ اللهِ وَتَحْمِيدُ اللهِ وَسُؤَالُك الْخَيْرَ وَتَعَوُّذُك مِنَ الشَّرِّ وَأَمْرُك بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُك ، عَنِ الْمُنْكَرِ وَقِرَاءَتُك الْقُرْآنَ.

(۳۶۷۰۳) حضرت ربیع بن خثیم فرماتے تھے کہ کسی کلام میں خیر نہیں سوائے نو چیزوں کے: اللہ کی تہلیل، اللہ کی تسبیح، اللہ کی تکبیر، اللہ کی حمد، اور تیرا کوئی اچھا سوال کرنا، اور تیرا شر سے پناہ مانگنا اور تیرا بھلائی کا حکم کرنا، اور تیرا برائی سے روکنا، اور تیرا قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

(۳٦٧٠٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ إِذَا قِيلَ لَهُ : كَيْفَ أَصْبَحْت يَا أَبَا يَزِيدَ ، يَقُولُ :أَصْبَحْنَا ضُعَفَاءَ مُذْنِبِينَ نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَنَنْتَظِرُ آجَالَنَا.

(۳۶۷۰۴) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ جب ربیع سے پوچھا جاتا کہ آپ نے کیسی صبح کی اے ابو یزید تو وہ جواب دیتے کہ ہم نے کمزوروں اور گناہ گاروں کی سی صبح کی۔ ہم اپنا رزق کھاتے ہیں اور اپنی موت کا انتظار کرتے ہیں۔

(۳٦٧٠٥) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ الْكَوَّاءِ لِرَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ :مَا نَرَاك تَذُمُّ أَحَدًا ، وَلاَ تَعِيبُهُ ، قَالَ :وَيْلَك يَا ابْنَ الْكَوَّاءِ ، مَا أَنَا عَنْ نَفْسِي بِرَاضٍ فَأَتَفَرَّغُ مِنْ ذَمِّي إِلَى ذَمِّ النَّاسِ ، إِنَّ

النَّاسَ خَافُوا اللَّهَ عَلَى ذُنُوبِ الْعِبَادِ وَأَمِنُوا عَلَى ذُنُوبِهِمْ.

(۳۶۷۰۵) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ ابن الکواء ریٹیلی نے ربیع بن خثیم سے کہا کہ ہم آپ کو دیکھتے ہیں کہ نہ تو آپ کسی کی برائی بیان کرتے ہیں اور نہ ہی کسی پر کوئی عیب لگاتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ تیرے لیے ہلاکت ہو اے ابن الکواء میں تو اپنے نفس سے بھی راضی نہیں کہ میں اپنی برائی سے فراغت پا کر لوگوں کی برائی کروں۔ لوگ بندوں کے گناہوں کی وجہ سے اللہ سے ڈرتے ہیں اور اپنے گناہوں سے بے خوف رہتے ہیں۔

(٣٦٧٠٦) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يَقُولُ : النَّاسُ رَجُلاَنِ : مؤمن ، وجاهل ، فأما المؤمن ؛ فلا تؤذه ، وأما الجاهل ؛ فلا تجاهله.

(۳۶۷۰۶) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ لوگ دو طرح کے ہیں مومن اور جاہل۔ مومن کو تکلیف نہ دو اور جاہل سے جہالت نہ کرو۔

(٣٦٧٠٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ إِذَا قِيلَ لَهُ : أَلاَ تُدَاوِي ، قَالَ : قَدْ أَرَدْت ذَلِكَ ، ثُمَّ ذَكَرْت عَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا ، فَعَرَفْت أَنَّهُ قَدْ كَانَتْ فِيهِمْ أَوْجَاعٌ وَلَهُمْ أَطِبَّاءُ فَمَاتَ الْمُدَاوِي وَالْمُدَاوَى.

(۳۶۷۰۷) حضرت بکر ریٹیلی سے مروی ہے کہ جب ربیع سے سوال کیا گیا کہ آپ دوا استعمال کیوں نہیں کرتے تو انہوں نے جواب دیا کہ اول میں نے اس کا ارادہ کیا تھا پھر میں قومِ عاد اور قوم ثمود اور اصحابِ رس اور اس کے درمیان بہت سی اقوام کو یاد کیا تو مجھ کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ ان لوگوں میں بھی تکالیف تھیں اور معالج بھی تھے۔ پس علاج کرنے والا اور کروانے والا دونوں ہی چل بسے ہیں۔

(٣٦٧٠٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : اعْمَلُوا خَيْرًا وَقُولُوا خَيْرًا وَدُومُوا عَلَى صَالِحٍ ، وَإِذَا أَسَأْتُمْ فَتُوبُوا وَإِذَا أَحْسَنْتُمْ فَزِيدُوا ، مَا عَلِمْتُمْ فَأَقِيمُوا ، وَمَا شَكَكْتُمْ فَكِلُوهُ إِلَى اللهِ ، الْمُؤْمِنُ فَلاَ تُؤْذُوهُ ، وَالْجَاهِلُ فَلاَ تَجَاهَلُوهُ ، وَلاَ يَطُلْ عَلَيْكُمَ الأَمَدُ فَتَقْسُوا قُلُوبُكُمْ ، وَلاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ ، قَالُوا : سَمِعْنَا وَهُمْ لاَ يَسْمَعُونَ.

(۳۶۷۰۸) حضرت بکر ریٹیلی فرماتے ہیں کہ ربیع بن خثیم صبح کو کہا کرتے تھے کہ اچھے اعمال کرو اور اچھی بات کہو۔ اور نیک آدمی کی صحبت پر مداومت کرو اور جب تم کوئی گناہ کر لو تو توبہ کرو اور جب تم کوئی نیکی کر لو تو مزید آگے بڑھو جو عمل کرو اس پر قائم رہو، اور جس چیز میں تم شک کرو اس کو اللہ کے سپرد کر دو۔ مومن کو تکلیف نہ دو اور جاہل سے جہالت مت کرو۔ اور تمہاری امیدیں لمبی نہ ہونے پائیں ورنہ دل سخت ہو جائیں گے۔ ﴿ولا تکونوا ..... الخ﴾ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا کہ ہم نے سن لیا اور وہ نہیں سنتے تھے۔

(٣٦٧٠٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : رَّبِيعُ يَقُولُ : أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَذَا الْمَوْتِ

الَّذِی لَمْ تَذُوقُوا قَبْلَهُ مِثْلَهُ.

(۳۶۷۰۹) حضرت بکر ؒ فرماتے ہیں کہ ربیع ؒ فرماتے تھے کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو جس سے قبل تم اس طرح کی تکلیف نہیں چکھو گے۔

(۳۶۷۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَدْرَكْت مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِمَّنْ سَبَقَنِي مِنْهُمْ ، فَلَمْ أَرَ قَوْمًا أَهْوَنَ سِيرَةً ، وَلاَ أَقَلَّ تَشْدِيدًا مِنْهُمْ.

(۳۶۷۱۰) حضرت عمیر بن اسحاق کا ارشاد ہے کہ جو لوگ مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں میں نے ان سے زیادہ صحابہ کرام کو دیکھا ہے پس میں نے کوئی قوم بھی ان سے زیادہ بردبار اور نرمی کرنے والی نہیں دیکھی۔

(۳۶۷۱۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا مَالَتِ الأَفْيَاءُ وَرَاحَتِ الأَرْوَاحُ فَاطْلُبُوا الْحَوَائِجَ إِلَى اللهِ فَإِنَّهَا سَاعَةُ الأَوَّابِينَ وَقَرَأَ : ﴿فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾.

(۳۶۷۱۱) حضرت علی کا ارشاد ہے کہ جب سائے ڈھل جائیں اور ہوائیں چلنے لگیں تو اپنی ضرورتوں کو اللہ سے مانگو کیونکہ یہ توبہ کرنے والوں کی گھڑی ہے اور قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو معاف کرنے والا ہے۔

(۳۶۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أُكَيْلٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْحَيِّ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ شَيْءٌ، فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ: أَكُنْت تَسُبُّنِي لَوْ سَبَبْتُك، قَالَ: لاَ. قَالَ: هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، هُوَ أَكْثَرُ جِهَادًا مِنِّي.

(۳۶۷۱۲) حضرت اکیل فرماتے ہیں کہ قبیلہ حی اور عبدالرحمٰن بن یزید کے درمیان کچھ جھگڑا تھا تو ان کو علقمہ نے کہا کہ اگر میں آپ کو گالی دوں تو آپ مجھ کو گالی دیں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں دوں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آدمی مجھ سے اچھا ہے۔ اور مجھ سے زیادہ مجاہدہ والا ہے۔

(۳۶۷۱۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، قَالَ : كَانَ لأَبِي وَائِلٍ خُصٌّ يَكُونُ فِيهِ وَدَابَّتُهُ ، فَإِذَا أَرَادَ الْغَزْوَ نَقَضَ الْخُصَّ ، وَإِذَا رَجَعَ بَنَاهُ.

(۳۶۷۱۳) حضرت عاصم بن بہدلہ کہتے ہیں کہ ابی وائل ؓ کی ایک لکڑی کی جھونپڑی تھی جس میں وہ خود اور ان کی سواری ہوتی تھی۔ جب غزوہ کا ارادہ کرتے تو اس جھونپڑی کو گرا دیتے اور جب واپس آتے تو اس کو بنا لیتے۔

(۳۶۷۱۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ : ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ قَالَ :صَارَتْ.

(۳۶۷۱۴) حضرت ابو جوزاء ؒ سے قرآن پاک کی آیت ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ آیت میں کانت سے مراد صارت ہے۔

(۳۶۷۱۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى سُوَيْد ، يَعْنِي ابْنَ مَثْعَبَةَ وَهُوَ يَشْتَكِي ، فَقُلْنَا لَهُ : كَيْفَ تَجِدُك ؟ فَقَالَ : إِنِّي لَفِي عَافِيَةٍ مِنْ رَبِّي.

(۳۶۷۱۵) حضرت ابی حیان کے والد کا ارشاد ہے کہ ہم سوید یعنی ابن مثعبہ کے پاس گئے جبکہ وہ تکلیف میں تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ خود کو کیسا محسوس کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے رب کی طرف سے عافیت میں ہوں۔

(۳۶۷۱۶) حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : مَا مِنْ شَجَرَةٍ صَغِيرَةٍ ، وَلاَ كَبِيرَةٍ ، وَلاَ مُغْرز إِبرَةٍ رَطْبَةٍ ، وَلاَ يَابِسَةٍ إِلاَّ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا يَأْتِي اللَّهَ بِعَمَلِهَا كُلَّ يَوْمٍ بِرُطُوبَتِهَا إِذَا رَطُبَتْ ، وَيُبُوسَتِهَا إِذَا يَبِسَتْ.

(۳۶۷۱۶) حضرت عبداللہ بن حارث کا ارشاد ہے کہ کوئی چھوٹا یا بڑا درخت اور کوئی سوئی کے گاڑنے کے بقدر خشک یا تروتازہ جگہ ایسی نہیں جس پر فرشتہ مقرر نہ ہو۔ وہ اللہ کے پاس اس کے روزانہ کے اعمال نہ لے کر جاتا ہو۔ اس کی تروتازگی کے وقت کے اعمال بھی اور اس کی خشکی کی حالت کے اعمال بھی۔

(۳۶۷۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْحَيِّ لَيَجِيءَ فَيَسُبَّ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْد فَيَسْكُتَ ، فَإِذَا سَكَتَ قَامَ فَنَفَضَ رِدَائَهُ فَدَخَلَ.

(۳۶۷۱۷) حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حارث بن سوید کو برا بھلا کہتا تو خاموش رہتے۔ جب وہ خاموش ہوتا تو چادر جھاڑ کر چل دیتے۔

(۳۶۷۱۸) حَدَّثَنَا الأَحْوَصُ بْنُ جَوَّاب ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ إِلَى بَعْضِ أَوْلِيَائِهِ : إِنِّي لَمْ أُحِلَّ رِضْوَانِي لأَهْلِ بَيْتٍ قَطُّ ، وَلاَ لأَهْلِ دَارٍ قَطُّ ، وَلاَ لأَهْلِ قَرْيَةٍ قَطُّ فَأُحَوِّلُ عَنْهُمْ رِضْوَانِي حَتَّى يَتَحَوَّلُوا مِنْ رِضْوَانِي إِلَى سَخَطِي ، وَإِنِّي لَمْ أُحِلَّ سَخَطِي لأَهْلِ بَيْتٍ قَطُّ ، وَلاَ لأَهْلِ دَارٍ قَطُّ ، وَلاَ لأَهْلِ قَرْيَةٍ قَطُّ فَأُحَوِّلُ ، عَنْهُمْ سَخَطِي حَتَّى يَتَحَوَّلُوا مِنْ سَخَطِي إِلَى رِضْوَانِي.

(۳۶۷۱۸) حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی ولی پر وحی کی کہ میں کسی بھی گھر والوں یا مکان والوں یا بستی والوں پر اپنی رضا نازل کر کے اس وقت تک نہیں پھرتا کہ جب تک وہ خود میری رضا سے میری ناراضگی کی طرف نہ آجائیں اور میں کسی بھی مکان والوں یا گھر والوں یا بستی والوں پر اپنی ناراضگی اتار کر اس وقت تک نہیں پھرتا کہ جب تک وہ خود میری ناراضگی سے رضامندی کی طرف نہ آجائیں۔

(۳۶۷۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِذَا خَلاَ أَنْ يَقُولَ لِجَلِيسَيْهِ : اسْمَعَا رَحِمَكُمَا اللَّهُ ، ثُمَّ يُمْلِي عَلَيْهِمَا خَيْرًا.

(۳۶۷۱۹) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ تم کو اس میں کیا حرج ہے کہ جب وہ اکیلا ہو تو اپنے فرشتوں کو کہے کہ لکھو اللہ

تم پر رحم کرے پھر ان کو اچھی چیز لکھوانا شروع کر دے۔

(۳٦٧٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كان إذَا قَرَأَ : ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ ﴿حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ قَالَ :وَعِيدٌ بَعْدَ وَعِيدٍ عِلْمَ الْيَقِينِ.

(۳٦٧٢٠) حضرت حسن سے مروی ہے جب انہوں نے ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ پڑھا تو فرمایا کہ اموال اور اولاد میں مراد ہے پھر ﴿حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ پڑھا تو فرمایا کہ یہ تو وعید کے بعد دوسری وعید ہے۔ عِلْمَ الْيَقِينِ کی۔

(۳٦٧٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ﴾ قَالَ :أَنْفُسٌ هُوَ خَلَقَهَا وَأَمْوَالٌ هُوَ رَزَقَهَا فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ﴿وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ﴾.

(۳٦٧٢١) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جب یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ﴾ تو فرمایا کہ نفوس کو تو پیدا ہی اس نے کیا ہے اور اموال کا رزق وہ خود ہی دیتا ہے۔ ﴿وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ﴾

(۳٦٧٢٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَوْلُهُ : ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَان مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ قَالَ :الْجَهْلُ.

(۳٦٧٢٢) حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ قرآنِ پاک کی آیت ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَان مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جہل نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔

(۳٦٧٢٣) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ يَذْهَبُ بِخَادِمِهِ إِلَى السُّوقِ فَيُلْقِي عَلَيْهَا الآيَةَ بَعْدَ الآيَةِ مِنَ الْقُرْآنِ يُعَلِّمُهَا ، وَكَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فِنَائِهِ فَيُلْقِيه عَلَيْهَا.

(۳٦٧٢٣) حضرت ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ اپنے ایک خادم کو بازار کی طرف لے جاتے تھے اور اس کو قرآن کی آیات سناتے اور سکھاتے تھے اور رات کو اس کی قیام گاہ کے پاس کھڑے ہو اس کو سناتے تھے۔

(۳٦٧٢٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَقُولُ :أَلاَ إنَّ الْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ وَالْعِيَّ عِيُّ اللِّسَانِ ، لاَ عِيُّ الْقَلْبِ ، وَالْفِقْهَ مِنَ الإِيمَانِ ، وَهُنَّ مِمَّا يَنْقُصُ مِنَ الدُّنْيَا وَيَزِدْنَ فِي الآخِرَةِ ، وَمَا يَزِدْنَ فِي الآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَنْقُصُ مِنَ الدُّنْيَا إلا أَنَّ الْفُحْشَ وَالْبَذَاءَ وَالْبَيَانَ مِنَ النِّفَاقِ وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا وَيَنْقُصْنَ مِنَ الآخِرَةِ ، وَمَا يَنْقُصْنَ مِنَ الآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا.

(۳٦٧٢٤) حضرت عون بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ خبردار برد باری، حیاء زبان کی عاجزی (نہ کہ دل کی) اور فقہ ایمان کا حصہ ہیں۔ اور اشیاء دنیا کم کرتی ہیں اور آخرت بڑھاتی ہیں اور اتنا دنیا نہیں گھٹاتی جتنا کہ آخرت کو بڑھاتی ہیں۔ خبردار بے حیائی، فحش گوئی اور

بیان میں منافقت یہ چیزیں دنیا تو زیادہ کرتی ہیں لیکن آخرت گھٹا دیتی ہیں اور یہ دنیا اتنا نہیں بڑھاتیں جتنا آخرت کو کم کر دیتی ہیں۔

(٣٦٧٢٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ﴿وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ قَالَ :تَخَلَّى مِنْهَا أَهْلُهَا فَلَمْ تَحْلِبْ وَلَمْ تُصَرَّ.

(۳۶۷۲۵) حضرت ربیع بن خثیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مراد ہے کہ اونٹنیوں کے مالک نہ ان کا دودھ دھوئیں گے اور نہ ہی ان کے دودھ کی حفاظت کے لیے ان کے تھن باندھیں گے۔

(٣٦٧٢٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ طَرِيف قَالَ :رَأَيْتُ رَبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ يَحْمِلُ عَرَقَةً إِلَى بَيْتِ عَمَّتِهِ.

(۳۶۷۲۶) حضرت طریف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ربیع بن خثیم کو کھجور کے پتوں کا ٹوکرا اپنی پھوپھی کے گھر لے جاتے ہوئے دیکھا۔

(٣٦٧٢٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ :مَا لَمْ يُرَدْ بِهِ وَجْهُ اللهِ يَضْمَحِلُّ.

(۳۶۷۲۷) حضرت ربیع بن خثیم کا ارشاد ہے کہ جس کام میں اللہ کی رضا مقصود نہ ہو وہ نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

(٣٦٧٢٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ لَمَّا أُصِيبَ ابْنُ عُمَرَ ، قَالَ :مَا تَرَكْت خَلْفِي شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا آسَى عَلَيْهِ غَيْرَ ظَمَأِ الْهَوَاجِرِ وَغَيْرَ مَشْيٍ إِلَى الصَّلاَةِ.

(۳۶۷۲۸) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کو تکلیف پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی کہ جس کی میں امید کروں سوائے سخت گرمی کی پیاس اور میرا نماز کی طرف چل کر جانا۔

(٣٦٧٢٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَخَا بِلاَلٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :النَّاسُ ثَلاَثَةُ أَثْلاَثٍ :فَسَالِمٌ وَغَانِمٌ وَشَاجِبٌ ، قَالَ :السَّالِمُ السَّاكِتُ ، وَالْغَانِمُ الَّذِي يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى ، عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَذَلِكَ فِي زِيَادَةٍ مِنَ اللهِ ، وَالشَّاجِبُ :النَّاطِقُ بِالْخَنَا وَالْمُعِينُ عَلَى الظُّلْمِ.

(۳۶۷۲۹) حضرت آدم بن علی فرماتے ہیں کہ میں نے مؤذن رسول بلال بھائی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ تین اقسام کے ہیں۔ ایک سالم دوسرا غانم اور تیسرا ہالک۔ پھر فرمایا کہ سالم تو وہ ہے جو چپ رہا اور غانم وہ ہے جس نے بھلائی کا حکم دیا اور برائی سے روکا پس یہ آدمی اللہ کی طرف سے نفع میں ہے اور ہلاک ہونے والا شخص وہ ہے جو بدزبانی کرے اور ظلم پر مدد کرے۔

(٣٦٧٣٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ :كَانَ أَبِي مُعْجَبًا بِخَلَفِ

بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :يَا أَبَتِ :إِنَّك لَتَعْجَبُ بِهَذَا الرَّجُلِ ، فَقَالَ :يَا بُنَيَّ ، إِنَّهُ نَشَأَ عَلَى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ فَلَمْ يَزَلْ عَلَيْهَا ، قَالَ :وَكَانَ تَكَنَّى أَبَا مَرْزُوقٍ :فَقَالَ لَهُ رَبِيعٌ :حَوِّلْهَا ، قَالَ :فَقَالَ خَلَفٌ :فَاكْنِنِي ، قَالَ : أَنْتَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۶۷۳۰) حضرت ربیع بن ابی راشد ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم خلف بن حوشب پر بہت تعجب کرتے تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ اے اباجان آپ اس شخص پر تعجب کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے یہ شخص اچھے راستے پر چلا اور اسی پر قائم رہا۔ ابی راشد فرماتے ہیں کہ اس وقت ان کی کنیت ابو مرزوق تھی تو ان کو ربیع ؒ نے کہا کہ آپ اس کنیت کو تبدیل کرلیں۔ ابی راشد کہتے ہیں کہ خلف ؒ نے ان سے کہا کہ پھر آپ ہی مجھے کوئی کنیت دے دیجیے تو انہوں نے کہا آپ ابوعبدالرحمٰن ہیں۔

(۳۶۷۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ الإِسْلاَمُ ، وَمَا الإِسْلاَمُ ، قَالَ : الإِسْلاَمُ السِّرُّ وَالْعَلاَنِيَةُ فِيهِ سَوَاءٌ أَنْ يُسْلِمَ قَلْبُك لِلَّهِ ، وَأَنْ يَسْلَمَ مِنْك كُلُّ مُسْلِمٍ وَكُلُّ ذِي عَهْدٍ.

(۳۶۷۳۱) حضرت حسن ؓ کا ارشاد ہے کہ اسلام! اسلام کیا ہے؟ اسلام یہ ہے کہ پوشیدہ اور علانیہ دونوں حالتوں میں آدمی کا دل اللہ کے احکامات کے تابع ہو، اور تجھ سے ہر مسلمان اور معاہدے والا شخص محفوظ ہو۔

(۳۶۷۳۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ بَلَغَنِي :أَنَّ الْعَمَلَ فِي يَوْمِ الْقَدْرِ كَالْعَمَلِ فِي لَيْلَتِهِ.

(۳۶۷۳۲) حضرت حسن بن حر فرماتے ہیں کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ لیلۃ القدر کی رات کو عمل کرنے کا جتنا ثواب ہے اتنا ہی اس دن کو عمل کرنے کا بھی ہے۔

(۳۶۷۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ :لاَ تَخَبَّؤُوا رِزْقَ الْيَوْمِ لِغَدٍ فَإِنَّ الَّذِي أَتَاك بِهِ الْيَوْمَ سَيَأْتِيك بِهِ غَدًا ، فَإِنْ قُلْتَ :وَكَيْفَ يَكُونُ ؟ فَانْظُرْ إِلَى الطَّيْرِ لاَ تَحْرُثُ ، وَلاَ تَزْرَعُ تَغْدُو وَتَرُوحُ إِلَى رِزْقِ اللهِ ، فَإِنْ قُلْتَ :وَمَا يَكْفِي الطَّيْرُ ؟ فَانْظُرْ إِلَى حُمُرٍ وَحْشٍ وَبَقَرِ الْوَحْشِ تَغْدُو إِلَى رِزْقِ اللهِ وَتَرُوحُ شِبَاعًا.

(۳۶۷۳۳) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ آج کے رزق میں سے کل کے لیے جمع نہ کرکے رکھو۔ اس لیے کہ جس ذات نے آج دیا ہے وہ کل بھی دے سکتی ہے۔ اگر تیرے ذہن میں سوال ہو کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے تو پرندوں کو دیکھ لے جو نہ تو ہل چلاتے ہیں اور نہ ہی کھیتی باڑی کرتے ہیں صبح کو نکلتے ہیں اور شام کو اللہ کے رزق کے ساتھ ہی واپس آتے ہیں۔ پھر اگر تو کہے کہ یہ پرندوں کی مثال کافی نہیں تو جنگلی گدھوں کو دیکھ لے اور نیل گائے کو دیکھ لے جو صبح اللہ کے رزق کی طرف نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔

(۳۶۷۳۴) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو يَعْفُورٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يُعْرَفَ بِلَيْلِهِ إِذَا النَّاسُ نَائِمُونَ ، وَبِنَهَارِهِ إِذَا النَّاسُ مُفْطِرُونَ ، وَبِحُزْنِهِ إِذَا النَّاسُ يَفْرَحُونَ ، وَبِبُكَائِهِ إِذَا النَّاسُ يَضْحَكُونَ ، وَبِصَمْتِهِ إِذَا النَّاسُ يَخْلِطُونَ ، وَبِخُشُوعِهِ إِذَا النَّاسُ يَخْتَالُونَ ، وَيَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَكُونَ بَاكِيًا مَحْزُونًا حَلِيمًا حَكِيمًا سِكِّيتًا ، وَلاَ يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَكُونَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ ذَكَرَ كَلِمَةً ، لاَ صَخَّابًا ، وَلاَ صَيَّاحًا ، وَلاَ حَدِيدًا.

(۳۶۷۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اشاد ہے کہ حامل قرآن کو چاہیے کہ وہ اپنی رات سے پہچانا جائے جس وقت لوگ سو رہے ہوں اور اپنے دن سے بھی پہچانا جائے جس وقت لوگ صبح کا آغاز کر رہے ہوں اور اپنے غم سے پہچانا جائے جب لوگ خوش ہو رہے ہوں، اور اپنے رونے سے پہچانا جائے جب لوگ ہنس رہے ہوں، اور اپنی خاموشی سے پہچانا جائے جس وقت لوگ باتوں میں مشغول ہوں، اور اپنے خشوع سے پہچانا جائے جس وقت لوگ تکبر کرتے ہوں اور حامل قرآن کے لیے مناسب ہے کہ وہ رونے والا، غمگین، بردبار، حکمت والا اور خاموش طبع ہو اور حامل قرآن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ (حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ کلمات فرمائے) شور مچانے والا اور چیخنے چلانے والا اور غصہ کرنے والا ہو۔

(۳۶۷۳۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ : جَاءَ أَبُو وَائِلٍ يَعُودُ الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ ، فَقَالَ : مَا جِئْت إِلَيْك إِلاَّ تَسَمَّعْت صَوْتَ النَّاعِيَةِ ، فَقَالَ الرَّبِيعُ : مَا أَنَا إِلاَّ عَلَى شَهْرٍ يُكْتَبُ لِي فِيهِ خَمْسُونَ وَمِئَةُ صَلاَةٍ.

(۳۶۷۳۵) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ ابو وائل رضی اللہ عنہ ربیع بن خثیم کے پاس ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور کہا کہ میں تو اس لیے آیا تھا کہ میں نے موت کی خبر دینے والے کی آواز سنی تھی تو ربیع نے جواب دیا کہ میں ایک ماہ سے ایسی حالت پر ہوں کہ میرے لیے ایک سو پچاس نمازوں "۱۵۰" کا ثواب لکھا جا رہا ہے۔

(۳۶۷۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ ، أَنَّ جَدَّهُ عُمَيْرَ بْنَ حَبِيبٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ ، الرَّحِيلَ أَيُّهَا النَّاسِ ، سَبَقْتُمْ إِلَى الْمَاءِ ، الدُّلْجَةَ الدُّلْجَةَ ، مَنْ يَسْبِقْ إِلَى الْمَاءِ يَظْمَأ ، وَمَنْ يَسْبِقْ إِلَى الشَّمْسِ يَضْحَ الرَّحِيلَ الرَّحِيلَ.

(۳۶۷۳۶) حضرت ابو جعفر خطمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا محترم عمیر بن حبیب رات کو اٹھ کر کہا کرتے تھے کہ اے لوگو! کوچ کرو تم کو پانی کی طرف بڑھا دیا گیا ہے۔ کوچ کرو کوچ کرو، جو شخص پانی کی طرف بڑھایا گیا وہ پیاسا رہ جاتا ہے اور جو شخص سورج کی طرف بڑھا گیا وہ دھوپ میں جلتا ہے۔ کوچ کرو، کوچ کرو۔

(۳۶۷۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ حَبِيبٍ كَانَ لَهُ مَوْلًى يُعَلِّمُ بَنِيهِ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَ ، فَجَعَلَ يُذَاكِرُهُمُ النِّسَاءَ وَالدُّنْيَا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : يَا زِيَادُ ، لَقَدْ ظَلَلْتَ عَلَى بَنِي قُبَّةِ الشَّيْطَانِ ، اكْشِطُوهَا.

(۳۶۷۳۷) حضرت عمیر بن حبیب رحمہ اللہ کا ایک غلام تھا جوان کے بیٹے کو قرآن اور کتاب کی تعلیم دیا کرتا تھا وہ ان سے دنیا اور عورتوں کی باتیں کرنے لگ جاتا تھا۔ تو اس کو عمیر بن حبیب نے کہا کہ اے زیاد! تو نے تو ہمارے بچوں کے اوپر شیطان کا گنبد بنا دیا ہے اس کو اتار دے۔

(٣٦٧٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عدى ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قَالَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ : إِذَا حَدَّثْت عَنِ اللهِ حَدِيثًا فَأَمْسِكْ فَاعْلَمْ مَا قَبْلَهُ ، وَمَا بَعْدَهُ.

(۳۶۷۳۸) حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو اللہ تعالیٰ کی کسی بات کو نقل کرنے کا ارادہ کرے تو رک جا اور پہلے اس کا سیاق وسباق معلوم کر لے۔

(٣٦٧٣٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَانَ عَامَّةُ كَلَامُ الحسن سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۳۶۷۳۹) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ کا اکثر کلام یہی ہوتا تھا: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(٣٦٧٤٠) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : مَنْ أَصْفَى صُفِّيَ لَهُ ، وَمَنْ خَلَّطَ خُلِّطَ عَلَيْهِ.

(۳۶۷۴۰) حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صفاءِ قلب میں لگ جاتا ہے اس کو صفائی مل جاتی ہے اور جو شخص ملاوٹ اختیار کرتا ہے اس پر ملاوٹ ڈال دی جاتی ہے۔

(٣٦٧٤١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : أَوْصَى رَجُلٌ ابْنَهُ ، فَقَالَ : يَا بُنَي ، أَظْهِرَ الْيَأْسَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَإِنَّهُ غِنًى ، وَإِيَّاكَ وَطَلَبَ الْحَاجَاتِ فَإِنَّهُ فَقْر حَاضِرٌ ، وَإِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ بِالْقَوْلِ ، وَإِذَا صَلَّيْت فَصَلِّ صَلاَةَ مُوَدِّعٍ لاَ تَرَى أَنَّك تَعُودُ ، وَإِنَ اسْتَطَعْت أَنْ تَكُونَ الْيَوْمَ خَيْرًا مِنْك أَمْسِ وَغَدًا خَيْرًا مِنْك الْيَوْمَ فَافْعَلْ.

(۳۶۷۴۱) حضرت عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ لوگوں کے ہاتھوں میں موجود چیز سے ناامیدی ظاہر کر اس لیے کہ یہی غنا ہے۔ اور اپنے آپ کو حاجات کے مانگنے سے بچا کیونکہ یہی اس زمانہ کا فقر ہے اور اپنے آپ کو ان باتوں سے بچا جن کی معذرت کرنی پڑے اور جب تو نماز پڑھے تو ایسی نماز پڑھ کہ جیسے یہ آخری نماز ہے یہ مت سمجھ کہ دوبارہ بھی موقع ملے گا۔ اور اگر تو اس طرح کر سکتا ہو تیرا آج کل سے بہتر اور آئندہ کا دن آج سے بہتر ہو تو اس طرح ضرور کر۔

(٣٦٧٤٢) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّاب ، قَالَ : قَالَ لِي مُجَاهِدٌ : أَلاَ أُنَبِّئُك بِالأَوَّابِ الْحَفِيظِ ، قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : هُوَ الَّذِي يَذْكُرُ ذَنْبَهُ إِذَا خَلاَ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ.

(۳۶۷۴۲) حضرت یونس بن خباب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو مجاہد نے فرمایا کہ میں تجھ کو توبہ کرنے والے اور حفاظت کرنے والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ شخص ہوتا ہے جو اکیلے میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ سے معافی مانگتا ہے۔

(٣٦٧٤٣) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ سَمِعْت زُهَيْرًا أَبَا خَيْثَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ ، يَعْنِي الْبَصْرِيَّ يُشَبَّهُ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۷۴۳) حضرت ابواسحاق ہمدانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ آپ کے صحابہ کے بہت متشابہ تھے۔

(٣٦٧٤٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : قَدْ رَأَيْنَا الْفُقَهَاءَ فَمَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ أَحَدًا أَجْمَعَ مِنَ الْحَسَنِ.

(۳۶۷۴۴) حضرت حمید رحمہ اللہ اور یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت سے فقہاء دیکھے ہیں لیکن ان میں حسن رحمہ اللہ جیسا جامع شخصیت کا مالک نہیں دیکھا۔

(٣٦٧٤٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ عَنْ مَسْأَلَةٍ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِمَوْلاَنَا الْحَسَنِ فَاسْأَلُوهُ ، فَقَالُوا : نَسْأَلُك يَا أَبَا حَمْزَةَ وَتَقُولُ : سَلُوا مَوْلاَنَا الْحَسَنَ ، فَقَالَ : إِنَّا سَمِعْنَا وَسَمِعَ فَنَسِينَا وَحَفِظَ.

(۳۶۷۴۵) حضرت انس مالک رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا ہمارے غلام حسن سے دریافت کرو۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابوحمزہ ہم آپ سے مسئلہ پوچھتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہمارے غلام حسن سے پوچھو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے بھی سنا اور اس نے بھی سنا لیکن ہم بھول گئے اور اس نے یاد رکھا۔

(٣٦٧٤٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُوسَى الْقَارِءِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ زَاذَانُ يُعَلِّمُ بِلاَ شَيْءٍ.

(۳۶۷۴۶) حضرت طلحہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ "زاذان" بغیر کسی چیز کے تعلیم دیا کرتے تھے۔

(٣٦٧٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ أَسَدِ بْنِ وَدَاعَةَ، قَالَ: كَانَ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كَأَنَّهُ حَبَّةٌ قَمْحٍ عَلَى مِقْلَى، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ النَّارَ قَدْ مَنَعَتْنِي النَّوْمَ: ثُمَّ يَقُومُ إِلَى الصَّلاَةِ.

(۳۶۷۴۷) حضرت اسد بن وداعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شداد بن اوس جب اپنے بستر پر جاتے تو یوں لگتا جیسے دانہ کڑاہی میں ہو پھر فرماتے کہ اے اللہ مجھ کو جہنم کی آگ نے سونے سے روک دیا ہے پھر نماز کی طرف کھڑے ہو جاتے۔

(٣٦٧٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : أَجْوَدُ النَّاسِ مَنْ جَادَ عَلَى مَنْ لاَ يَرْجُو ثَوَابَهُ وَإِنَّ أَحْلَمَ النَّاسِ مَنْ عَفَا بَعْدَ الْقُدْرَةِ ، وَإِنَّ أَبْخَلَ النَّاسِ

الَّذِی یَبْخَلُ بِالسَّلَامِ ، وَإِنَّ أَعْجَزَ النَّاسِ الَّذِی یَعْجَزُ فِی دُعَاءِ اللهِ.

(۳۶۷۴۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے جو اس پر سخاوت کرے کہ جس سے ثواب کی امید نہ ہو۔ اور لوگوں میں سے سب سے بردبار وہ شخص ہے جو قدرت کے باوجود معاف کردے اور لوگوں میں سے سب سے بخیل وہ شخص ہے کہ جو سلام کرنے میں بھی بخل کرے۔ اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو اللہ سے دعا کرنے میں بھی عاجز ہو۔

(۳٦۷٤۹) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْکِینٍ : قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ یَقُولُ : إِذَا نَامَ الْعَبْدُ فِی سُجُودِهِ بَاهَی اللَّهُ بِهِ الْمَلاَئِکَةَ یَقُولُ : انْظُرُوا عَبْدِی یَعْبُدُنِی وَرُوحُهُ عِنْدِی.

(۳۶۷۴۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب آدمی سجدہ میں سو جاتا ہے تو اللہ اس پر اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دیکھو میرے اس بندے کی طرف وہ میری عبادت کر رہا ہے اور اس کی روح میرے پاس ہے۔

(۳٦۷۵۰) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی السُّمَیْطِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : لَفَضْلُ الْعِلْمِ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ ، وَمَلاء دِینِکُمَ الْوَرَعُ.

(۳۶۷۵۰) حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علم کا مرتبہ میرے نزدیک عبادت کے مرتبہ سے زیادہ ہے اور دین کا سرمایہ پرہیزگاری ہے۔

(۳٦۷۵۱) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : یَوَدُّ أَهْلُ الْبَلاَءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، أَنَّ جُلُودَهُمْ کَانَتْ تُقْرَضُ بِالْمَقَارِیضِ.

(۳۶۷۵۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مصیبت لوگ قیامت کے دن یہ تمنا کریں گے کہ کاش ان کے جسم قینچیوں سے کاٹ دیے جاتے۔

(۳٦۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : لَقَدَ اسْتُخْلِفَ عُثْمَان ، وَمَا أُزُرُهُمْ إِلاَّ الْبُرُودُ ، وَمَا أَرْدِیَتُهُمْ إِلاَّ النِّمَارُ ، کَانَ أَحَدُهُمْ یَقُولُ لِصَاحِبِهِ : نَمِرَتِی خَیْرٌ مِنْ نَمِرَتِكَ.

(۳۶۷۵۲) حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو لوگوں کی ازار بند صرف چادر ہی ہوا کرتی تھی اور ان کی اوڑھنیاں بھی دھاری دار چادر کی ہی ہوتی تھیں۔ ان میں سے ایک دوسرے کو کہا کرتا تھا کہ میری چادر تیری چادر سے بہتر ہے۔

(۳٦۷۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِیرٍ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ لَنَا أَبُو قَتَادَةَ الْعَدَوِیُّ : عَلَیْکُمْ بِهَذَا الشَّیْخِ ، یَعْنِی الْحَسَنَ ، فَمَا رَأَیْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ رَأْیًا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْهُ.

(۳۶۷۵۳) حضرت ابو قتادہ رحمۃ اللہ علیہ عدوی نے فرمایا ہے کہ تم اس شیخ یعنی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت لازم پکڑو کیونکہ میں نے ان کی

رائے سے زیادہ کسی کو بھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رائے کے مشابہ نہیں دیکھنا۔

(٣٦٧٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : مَا كُنْتُ لأُؤَمِّنَ عَلَى دُعَاءِ أَحَدٍ حَتَّى أَسْمَعَ مَا يَقُولُ إِلاَّ الْحَسَنَ.

(۳۶۷۵۴) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کسی کی دعا پر بھی بغیر سنے آمین نہیں کہتا سوائے حسن بصری کی دعا کے۔

(٣٦٧٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، كَانَ أَبُو بَرْزَةَ يَتَقَهَّلُ ، وَكَانَ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو الْمُزَنِيّ يَلْبَسُ لِبَاسًا حَسَنًا ، قَالَ : فَأَتَى أَحَدَهُمَا رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَلَمْ تَرَ إِلَى أَخِيك يَلْبَسُ كَذَا وَكَذَا وَيَرْغَبُ ، عَنْ لِبَاسِكَ ، قَالَ : وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ فُلاَن ، مِنْ فَضْلِ فُلاَنٍ كَذَا إنَّ مِنْ فَضْلِ فُلاَنٍ كَذَا ، إنْ مِنْ فَضْلِ فُلاَنٍ كَذَا ، قَالَ : وَأَتَى الآخَرَ ، فَقَالَ : مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۶۷۵۵) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو برزہ رضی اللہ عنہ آلودہ رہتے تھے اور عائذ بن عمرو مزنی عمدہ لباس پہنا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ کیا آپ اپنے دوسرے بھائی کی طرف نہیں دیکھتے جو اس طرح کے کپڑے پہنتا ہے اور آپ کے لباس سے اعراض کرتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ان جیسا کون ہو سکتا ہے اس کی تو یہ یہ فضیلت بھی ہے، اس کو یہ یہ مرتبہ حاصل ہے۔ پھر وہ دوسرے کے پاس آیا تو اس نے بھی پہلے جیسا ہی جواب دیا۔

(٣٦٧٥٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، قَالَتْ : قَالَ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ : ﴿وَإِلَهُكُمْ إلَهٌ وَاحِدٌ لاَ إلَهَ إلاَّ هُوَ الرَّحْمَن الرَّحِيمُ﴾ وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ﴿الم اللَّهُ لاَ إلَهَ إلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾.

(۳۶۷۵۶) حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: ﴿وَإِلَهُكُمْ إلَهٌ وَاحِدٌ لاَ إلَهَ إلاَّ هُوَ الرَّحْمَن الرَّحِيمُ﴾ اور سورۂ فاتحہ اور سورۃ آل عمران کی یہ آیت ﴿الم اللَّهُ لاَ إلَهَ إلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾.

(٣٦٧٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ إنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّك أَنْتَ اللَّهُ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، فَقَالَ : لَقَدْ سَأَلْت اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى.

(۳۶۷۵۷) حضرت عبد اللہ بن بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی آدمی کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا اللَّهُمَّ إنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّك أَنْتَ اللَّهُ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے ذریعہ دعا کی ہے کہ اگر اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول ہو اور اگر مانگا جائے تو عطا ہو۔

(۳۶۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَكَ ، لاَ شَرِيكَ لَكَ ، الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ذُو الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ، فَقَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ.

(۳۶۷۵۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو ان الفاظ سے دعا کرتے ہوئے سنا: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَكَ ، لاَ شَرِيكَ لَكَ ، الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ذُو الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ تو نے اسم اعظم کے ذریعہ دعا کی ہے کہ جب اس کے ذریعہ مانگا جائے تو عطا ہو اور دعا کی جائے تو قبول ہو۔

(۳۶۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، أَنَّ دَاعِيًا دَعَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي أَسَأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ الرَّحْمَن الرَّحِيمُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَإِذَا أَرَدْت أَمْرًا فَإِنَّمَا تَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَد كِدْت ، أَوْ كَادَ أَنْ تَدْعُوَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ.

(۳۶۷۵۹) حضرت ابن سابط رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کسی دعا کرنے والے نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں یوں دعا کی: إِنِّي أَسَأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ الرَّحْمَن الرَّحِيمُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَإِذَا أَرَدْت أَمْرًا فَإِنَّمَا تَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ تو قریب تھا یا فرمایا کہ یہ آدمی قریب ہی تھا کہ اسم اعظم کے ذریعہ دعا کرتا۔

(۳۶۷۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِىءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ثَوْبَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي رُقَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ : اسْمُ اللهِ الأَكْبَرُ رَبِّ رَبِّ.

(۳۶۷۶۰) حضرت ابودرداء اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ''رب رب'' ہے۔

(۳۶۷۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَرَأَ رَجُلٌ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ ، فَقَالَ كَعْبٌ : لَقَدْ قَرَأَ سُورَتَيْنِ فِيهِمَا الاِسْمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ اسْتجَابَ.

(۳۶۷۶۱) حضرت عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سورۃ بقرہ اور آل عمران تلاوت کی تو کعب نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے ایسی دو سورتیں تلاوت کی ہیں کہ جن میں ایسا اسم ہے کہ اگر اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

(۳۶۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ اللَّهُ.

(۳۶۷۶۲) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ''اللہ'' ہے۔

(۳۶۷۶۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ اللَّهُ ، ثُمَّ قَرَأَ ، أَوْ

قَرَأْتُ عَلَيْهِ ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ إِلَى آخِرِهَا.

(۳۶۷۶۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم "اللہ" ہے پھر انہوں نے یا میں نے ان کے سامنے ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ سے لے کر آخر سورۃ تک تلاوت کی۔

(۳٦٧٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ ، أَنَّ أَبَا رَيْحَانَةَ مَرَّ بِحِمْصٍ وَأَهْلُهَا يَقْتَسِمُونَهَا بَيْنَهُمْ ، فَسَمِعَ ضَوْضَاءَ ، فَقَالَ : مَا هَذَا الضَّوْضَاءُ ؟ قَالَ : حِمْصٌ يَقْتَسِمُهَا أَهْلُهَا بَيْنَهُمْ فَقَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ فِتْنَةً ، فَمَا زَالَ يُرَدِّدُهَا حَتَّى لَمْ يُدْرَ مَتَى انْقَطَعَ صَوْتُهُ.

(۳۶۷۶۴) حضرت ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو ریحانہ رحمہ اللہ ایک مرتبہ ایک غلہ کے قریب سے گزرے جسے غلے والے آپس میں تقسیم کر رہے تھے۔ انہوں نے شور کی آواز سنی تو پوچھا کہ یہ شور کیسا ہے؟ تو جواب دیا کہ یہ غلہ ہے جس کو غلے والے آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! اس غلہ کو ان کے لیے آزمائش نہ بنا اور اسی کو بار بار کہتے رہے۔ یہاں تک کہ نامعلوم کب ان کی آواز ختم ہوئی۔

(۳٦٧٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ ، أَنَّ أَبَا رَيْحَانَةَ كَانَ مُرَابِطًا بِالْجَزِيرَةِ فِي مَيَّافَارِقِينَ ، فَاشْتَرَى رَسَنًا مِنْ نَبَطِيٍّ مِنْ أَهْلِهَا بِأَفْلُسٍ ، فَلَمَّا قَفَلَ ، وَكَانُوا بِالرَّسْتَنِ نَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ ، وَقَالَ لِغُلاَمِهِ : هَلْ قَضَيْتَ النَّبَطِيَّ أَفْلُسَهُ ، قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَاسْتَخْرَجَ نَفَقَةً مِنْ نَفَقَتِهِ فَدَفَعَهَا إِلَى غُلاَمِهِ ، وَقَالَ لأَصْحَابِهِ : أَحْسِنُوا مَعُونَتَهُ عَلَى دَوَابِّهِ حَتَّى أَبْلُغَ أَهْلِي ، قَالُوا : يَا أَبَا رَيْحَانَةَ ، وَمَا تُرِيدُ ؟ قَالَ : أُرِيدُ أَنْ آتِيَ غَرِيمِي فَأُؤَدِّيَ عَنِّي أَمَانَتِي ، قَالَ : فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى مَيَّافَارِقِينَ ، ثُمَّ أَتَى إِلَى أَهْلِهِ بَعْدَ مَا قَضَى غَرِيمَهُ.

(۳۶۷۶۵) حضرت حمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو ریحانہ رحمہ اللہ میافارقین کے جزیرہ میں قیام پذیر تھے۔ انہوں نے وہاں سے ایک نبطی کے گھر والوں سے ایک رسی خریدی۔ پھر جب قافلہ نکل پڑا اور مقام رستین تک لوگ پہنچ گئے تو اپنی سواری سے اترے اور اپنے غلام سے کہا کہ کیا تو نے اس نبطی کو پیسے دے دیئے تھے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو انہوں نے اپنے خرچہ میں سے کچھ خرچہ نکال کر باقی کا سامان غلام کو دیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرے گھر آنے تک اس سواری اور سامان کا خیال رکھنا۔ انہوں نے پوچھا کہ ابو ریحانہ آپ کہاں چل دیے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرا ارادہ ہے میں اپنے قرض خواہ کے پاس جا کر اس کی امانت اس کو واپس کر دوں۔ پھر وہ نکل پڑے یہاں تک کہ میافارقین آئے پھر اپنا قرضہ دے دینے کے بعد اپنے گھر واپس آئے۔

(۳٦٧٦٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿كَلاَّ بَلْ لاَ يَخَافُونَ الآخِرَةَ﴾ قَالَ : هَذَا الَّذِي فَضَحَهُمْ.

(۳۶۷۶۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں ﴿كَلاَّ بَلْ لاَ يَخَافُونَ الآخِرَةَ﴾ کی تفسیر میں کہ اسی چیز نے تم کو ہلاک کر دیا ہے۔

(۳٦٧٦٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ ،

قُلْتُ : قَوْلُ اللهِ ﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ قَالَ : هُمَ الزُّنَاةُ.

(۳۶۷۶۷) حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عکرمہ رحمہ اللہ سے اللہ کے ارشاد ﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ ان سے مراد زانی ہیں۔

(۳۶۷۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ﴾ قَالَ : عَلِمَ اللَّهُ مِنْ كُلِّ نَفْسٍ مَا هِيَ عَامِلَةٌ ، وَمَا هِيَ صَانِعَةٌ وَإِلَى مَا هِيَ صَائِرَةٌ.

(۳۶۷۶۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نفس کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرے گا، اور کیا کام کرے گا، اور اس کا ٹھکانہ کیا ہوگا۔

(۳۶۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الآخِرَةِ.

(۳۶۷۶۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نرمی ہر معاملہ میں بہتر ہے سوائے ان معاملات کے جن کا تعلق آخرت سے ہے۔

(۳۶۷۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : إِذَا كُنْتَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فتواحّ ، وَإِذَا كُنْت فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الآخِرَةِ فَامْكُثْ مَا اسْتَطَعْت ، وَإِذَا جَائَك الشَّيْطَانُ وَأَنْتَ تُصَلِّي ، فَقَالَ : إِنَّك تُرَائِي ، فَزِدْ وَأَطِلْ.

(۳۶۷۷۰) حضرت حارث بن قیس رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب تو کسی دنیا کے کام میں مشغول ہو تو جلدی سے نمٹا لے اور اگر آخرت کے کسی کام میں مشغول ہو تو جتنا ہو سکے ٹھہر کر سکون سے کر۔ اور جب تیرے پاس نماز میں شیطان آئے اور کہے کہ تو ریا کر رہا ہے تو نماز زیادہ پڑھ اور لمبی کر کے پڑھ۔

(۳۶۷۷۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، أَنَّهُ جَائَهُ سَائِلٌ ، فَقَالَ : أَطْعِمُوهُ سُكَّرًا ، فَقَالَ : أَهْلُهُ : مَا يَصْنَعُ هَذَا بِالسُّكَّرِ ، فَقَالَ : لَكِنْ أَنَا أَصْنَعُ بِهِ.

(۳۶۷۷۱) حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ ان کے پاس ایک مانگنے والا آیا تو انہوں نے کہا کہ اس کو شکر دے دو ان کے گھر والوں نے کہا کہ وہ شکر کا کیا کرے گا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں اس سے کچھ نہ کچھ کروں گا۔

(۳۶۷۷۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ أَبِي جَرِير ، قَالَ بَلَغَنِي ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي ابْنِ عُمَرَ اسْتَكْسَاهُ إِزَارًا ، قَالَ : فذكروا إزارا ، قَالَ : اقْطَعْهُ ، ثُمَّ انْكُسْهُ ، قَالَ : فَتَكَرَّهَ ذَلِكَ الْفَتَى ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : وَيْحَك ، انْظُرْ لاَ تَكُونُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ يجعلون مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ فِي بُطُونِهِمْ

وَعَلَى ظُهُورِهِمْ.

(۳۶۷۷۲) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے انہیں ازار پہننے کو دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو کاٹ کر پہنو۔ اس آدمی نے اس بات کو ناپسند کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اللہ کے رزق کو پیٹ اور جسموں تک محدود رکھتے ہیں

(۳٦۷۷۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : وَيْلٌ لِلَّذِي لاَ يَعْلَمُ مَرَّةً وَوَيْلٌ لِلَّذِي يَعْلَمُ ، ثُمَّ لاَ يَعْمَلُ سِتَّ مِرَارٍ.

(۳۶۷۷۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ نہ جاننے والے کے لیے ایک مرتبہ ہلاکت ہے اور جان کر عمل نہ کرنے والے کے لیے چھ مرتبہ ہلاکت ہے۔

(۳٦۷۷٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : نَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ الْمُنَزَّلِ : أُنَاسٌ يَدِينُونَ بِغَيْرِ الْعِبَادَةِ ، يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الآخِرَةِ ، يَلْبَسُونَ لِبَاسَ مُسُوكِ الضَّأْنِ ، قُلُوبُهُمْ كَقُلُوبِ الذِّئَابِ ، أَلْسِنَتهمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَنْفُسُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ ، قَالَ : أَفَبِي يَغْتَرُّونَ ، وَإِيَّايَ يَخْدَعُونَ ، أَقْسَمْت لأَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً يَعُودُ الْحَلِيمُ فِيهَا حَيْرَانَ.

(۳۶۷۷۴) حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ لوگ ''بغیر عبادت کے ہی دین دار بنے بیٹھے ہیں، آخرت کے عمل میں بھی دنیا شامل کر لیتے ہیں، لوگ بھیڑ کی کھالوں کا لباس پہنتے ہیں جبکہ ان کے دل بھیڑیوں کی طرح ہیں، ان کی زبانیں شہد سے میٹھی ہیں جبکہ ان کے دل ایلوے سے بھی کڑوے ہیں۔ کیا یہ لوگ مجھ سے دغابازی کرتے ہیں اور مجھ کو دھوکا دیتے ہیں کہ مجھے قسم ہے میں ان پر ایسا عذاب بھیجوں گا کہ ان کے بردبار لوگ بھی حیران ہو جائیں گے۔

(۳٦۷۷٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ أَشَدَّ مِنْ مُحَاسَبَةِ شَرِيكِهِ حَتَّى يَعْلَمَ مَأْكَلَهُ وَمَطْعَمَهُ وَمَشْرَبَهُ وَمَلْبَسَهُ.

(۳۶۷۷۵) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اس وقت تک پرہیزگار نہیں بن سکتا کہ جب تک اپنے نفس کا اس طرح محاسبہ نہ کرے جیسا کہ وہ اپنے شریک کا محاسبہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے کھانے، پینے اور لباس کے ذرائع کو نہ جان لے۔

(۳٦۷۷٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُوسَى الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَكْثَرَ النَّاسِ صَلاَةً وَكَانَ لاَ يَصُومُ إِلاَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

(۳۶۷۷۶) حضرت عبداللہ بن یزید رحمہ اللہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ لوگوں میں سے زیادہ نمازی تھے اور صرف عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٣٦٧٧٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، قَالَ : قَالَ : يَا بُنَى ، قُمْ فَصَلِّ مِنَ السَّحَرِ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَلاَ تَدَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۳۶۷۷۷) حضرت سلمہ بن نبیط رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اے میرے بیٹے اٹھ اور سحری کے وقت نماز پڑھا کر۔ اگر تجھ میں یہ قدرت نہ ہو تو فجر کی دو رکعتوں کو ہرگز نہ چھوڑ۔

(٣٦٧٧٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : إِنْ كَانَ عَنْبَسُ بْنُ عُقْبَةَ التَّيْمِيُّ ، تَيْمُ الرَّبَابُ ، لَيَسْجُدُ حَتَّى إِنَّ الْعَصَافِيرَ لَيَقَعْنَ عَلَى ظَهْرِهِ وَيَنْزِلْنَ ، مَا يَحْسِبْنَهُ إِلاَّ جِذْمَ حَائِطٍ.

(۳۶۷۷۸) حضرت یزید بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عنبس بن عقبہ التیمی رحمہ اللہ (یعنی تیم الرباب) جب سجدہ کرتے یہاں تک کہ چڑیاں ان کی کمر پر بیٹھ جاتیں اور اترتیں۔ چڑیاں ان کو محض ایک دیوار کا ٹکڑا ہی سمجھتی تھیں۔

(٣٦٧٧٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فِي قوله تعالى : ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ قَالَ : مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

(۳۶۷۷۹) حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ ہر اس راستہ سے کہ جو لوگوں کے لیے مشکل ہو۔

(٣٦٧٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الآخِرَةَ﴾ قَالَ : يَحْذَرُ عَذَابَ الآخِرَةِ.

(۳۶۷۸۰) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اللہ کے ارشاد ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الآخِرَةَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے۔

(٣٦٧٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَوْ عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿لاَ يَحْزُنُهُمَ الْفَزَعُ الأَكْبَرُ﴾ قَالَ : إِذَا أُطْبِقَتِ النَّارُ عَلَيْهِمْ.

(۳۶۷۸۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ یا حسن رضی اللہ عنہ سے اللہ کے ارشاد ﴿لاَ يَحْزُنُهُمَ الْفَزَعُ الأَكْبَرُ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ جب ان کو آگ سے ڈھانپ دیا جائے گا۔

(٣٦٧٨٢) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت حَيًّا أَكْثَرَ جُلُوسًا فِي الْمَسَاجِدِ مِنَ الثَّوْرِيِّينَ وَالْعُرَنِيِّينَ.

(۳۶۷۸۲) حضرت ابوبکر زبیدی رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے کسی زندہ شخص کو بھی ثوریین اور عرنیین سے زیادہ مسجد میں قیام کرنے والا نہیں دیکھا۔

(٣٦٧٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ : يَا ابْنَ آدَمَ تُبْصِرُ الْقَذَى فِي عَيْنِ أَخِيك ،

وَتَدَعُ الْجِذْلَ مُعْتَرِضًا فِي عَيْنِكَ.

(۳۶۷۸۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکے کو بھی دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ میں پڑے شہتیر سے بھی درگزر کر جاتا ہے۔

(٣٦٧٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : إِنَّ لِسَانَ الْحَكِيمِ مِنْ وَرَاءِ قَلْبِهِ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُولَ رَجَعَ إِلَى قَلْبِهِ ، فَإِنْ كَانَ لَهُ قَالَ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ أَمْسَكَ ، وَإِنَّ الْجَاهِلَ قَلْبُهُ فِي طَرَفِ لِسَانِهِ لاَ يَرْجِعُ إِلَى قَلْبِهِ ، مَا أَتَى عَلَى لِسَانِهِ تَكَلَّمَ بِهِ.

(۳۶۷۸۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ لوگوں کا مقولہ ہے کہ دانا آدمی کی زبان اس کے دل کے پیچھے (ماتحت) ہوتی ہے۔ جب وہ بولنے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے دل سے پوچھتا ہے۔ اگر اس کا نفع ہو تو بات کہہ دیتا ہے اور اگر نقصان ہو تو خاموش رہتا ہے۔ اور جاہل آدمی کا دل اس کی زبان سے ایک طرف میں ہوتا ہے وہ اپنے دل سے نہیں پوچھتا جو منہ میں آ جائے کہہ دیتا ہے۔

(٣٦٧٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : مَنْ يُتْبِعْ نَفْسَهُ كُلَّ مَا يَرَى فِي النَّاسِ يَطُلْ حُزْنُهُ وَلاَ يُشْفَ غَيْظُهُ.

(۳۶۷۸۵) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو اپنے نفس کو لوگوں کے پاس موجود اشیاء کے پیچھے لگا دیتا ہے اس کا غم زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کا غصہ کم نہیں ہوتا۔

(٣٦٧٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : إِنَّ فَرْقَدَ السَّبَخِيَّ لاَ يَأْكُلُ اللَّحْمَ ، وَلاَ يَأْكُلُ كَذَا ، فَقَالَ : كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْهُ كَانُوا يَأْكُلُونَ اللَّحْمَ وَالسَّمْنَ وَكَذَا وَكَذَا.

(۳۶۷۸۶) حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ میں نے ابراہیم رحمہ اللہ سے عرض کی کہ "فَرْقَدَ السَّبَخِيّ" نہ تو گوشت کھاتا ہے اور نہ ہی فلاں فلاں چیزیں کھاتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس سے اچھے تھے اور وہ گوشت اور گھی اور اسی طرح فلاں فلاں چیزیں بھی کھاتے تھے۔

(٣٦٧٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، إِنَّك لَنْ تُؤَاخَذَ إِلاَّ بِمَا رَكِبْت عَلَى عَمْد.

(۳۶۷۸۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم! تجھ سے صرف اس عمل کا مواخذہ ہو گا کہ جس کا تو نے عمداً ارتکاب کیا ہو گا۔

(٣٦٧٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ قَرْيَةٍ أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى إِنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْخُبْزِ ، فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمَ الْجُوعَ حَتَّى أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْكُلُونَ مَا يَقْعُدُونَ بِهِ.

(۳۶۷۸۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بستی والوں پر اللہ تعالیٰ نے وسعت کی یہاں تک وہ روٹیوں سے استنجاء کرنے لگے پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر بھوک مسلط کی یہاں تک کہ وہ اسی کو کھانے لگے جس کو وہ گراتے تھے۔

(۳۶۷۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يُكْثِرُ غَشَيَانَ بَابِ عُمَرَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : اذْهَبْ فَتَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ تَعَالَى قَالَ : فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَفَقَدَهُ عُمَرُ ، ثُمَّ لَقِيَهُ لقاء ة فَكَأَنَّهُ عَاتَبَهُ ، فَقَالَ : وَجَدْت فِي كِتَابِ اللهِ مَا أَغْنَانِي عَنْ بَابِ عُمَرَ.

(۳۶۷۸۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اکثر عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا کرتا تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ جا اور اللہ کی کتاب سیکھ۔ حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی چلا گیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو گم کر دیا۔ پھر وہ عمر رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ ملا تو عمر رضی اللہ عنہ اس کو ڈانٹنے لگے تو اس نے جواب دیا کہ میں نے اللہ کی کتاب میں وہ چیز حاصل کی جس نے مجھ کو عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے سے مستغنی کر دیا ہے۔

(۳۶۷۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَا لَمْ يُصِبْ كَبِيرَةً تُفْسِدُ عَلَيْهِ قَلْبَهُ وَعَقْلَهُ ، قَالَ : وَقَالَ الْحَسَنُ : الإِيمَانَ الإِيمَانَ فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَإِنَّ لَهُ عِنْدَ اللهِ شُفَعَاءَ مُشَفَّعِينَ.

(۳۶۷۹۰) حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آدمی ہمیشہ بھلائی ہی میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ کوئی ایسا کبیرہ گناہ نہ کرلے کہ جو اس کی عقل و دل کو خراب کر دے؟ اور حضرت حسن کا ارشاد ہے ایمان تو ایمان ہے! اس لیے کہ جو شخص مومن ہوتا ہے تو اللہ کے ہاں اس کے لیے شفاعت کرنے والے ہوتے ہیں جن کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

(۳۶۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ قَالَ قَوْلاً حَسَنًا وَعَمِلَ عَمَلاً حَسَنًا فَخُذُوا ، عَنْهُ ، وَمَنْ قَالَ قَوْلاً حَسَنًا وَعَمِلَ عَمَلاً سَيِّئًا فَلاَ تَأْخُذُوا عَنْهُ.

(۳۶۷۹۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اچھی بات کرے اور اس کا عمل اچھا ہو اس سے بات قبول کرو اور جو شخص اچھی بات کرے اور عمل برا ہو تو اس سے بات کو قبول نہ کرو۔

(۳۶۷۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ : إِنَّ مِنَ النِّفَاقِ اخْتِلاَفَ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ ، وَاخْتِلاَفَ السِّرِّ وَالْعَلاَنِيَةِ ، وَاخْتِلاَفَ الدُّخُولِ وَالْخُرُوجِ.

(۳۶۷۹۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منافقت میں سے ہے دل اور زبان کا اختلاف اور ظاہر اور پوشیدہ کا اختلاف اور اندر اور باہر کا اختلاف۔

(۳۶۷۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَفْصُ الضُّبَعِي ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : قَالَ عُمَرُ : يَا كعب حَدِّثْنَا عَنِ الْمَوْتِ ، قَالَ : نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، غُصْنٌ كَثِيرُ الشَّوْكِ أُدْخِلَ فِي جَوْفِ

رَجُلٍ فَأَخَذَتْ كُلُّ شَوْكَةٍ بِعِرْقٍ ، ثُمَّ جَذَبَهُ رَجُلٌ شَدِيدُ الْجَذْبِ فَأَخَذَ مَا أَخَذَ وَأَبْقَى مَا أَبْقَى.

(۳۶۷۹۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اے کعب ہمیں موت کے بارے میں کچھ بتائیں تو انہوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں اے امیر المومنین! یہ تو ٹہنی کی مثل ہے کہ جس کے بہت سے کانٹے ہوں جس کو کسی آدمی کے پیٹ میں داخل کر دیا جائے اور ہر کانٹا رگ میں پیوست ہو جائے۔ پھر کوئی آدمی اس کو زور سے کھینچے اور جو نکال لے وہ تو نکال لے اور جو رہ جائے وہ رہ جائے۔

(۳٦٧٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :بَلَغَنِي ، أَنَّ اللَّهَ تبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :يَا بَنِي آدَمَ ، إنَّا قَدْ أَنْصَتْنَا لَكُمْ مُنْذُ خَلَقْنَاكُمْ إِلَى يَوْمِكُمْ هَذَا ، فَأَنْصِتُوا لَنَا نقرأ أَعْمَالُكُمْ عَلَيْكُمْ ، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدَ اللَّهَ ، وَمَنْ وَجَدَ شَرًّا فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ ، فَإِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ نَرُدُّهَا عَلَيْكُمْ.

(۳۶۷۹۴) حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ اے ابن آدم! جب سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے ہم تمہارے بارے میں خاموش رہے۔ پس آج تم خاموش رہو اور ہم تمہارے اعمال نامے کو سنائیں گے جو شخص اچھا اعمال نامہ دیکھے وہ اللہ کی تعریف کرے اور جو شخص برا اعمال نامہ دیکھے وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ کیونکہ یہ تو تمہارے ہی اعمال نامے ہیں جو ہم تم کو واپس کر رہے ہیں۔

(۳٦٧٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ ، أَنَّ أَبَا رَيْحَانَةَ اسْتَأْذَنَ من صَاحِبِ مُسَلَّحَتِهِ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ ، فَقَالَ :يَا أَبَا رَيْحَانَةَ ، كَمْ تُرِيدُ أَنْ أُؤَجِّلَكَ ، قَالَ :لَيْلَةً ، فَلَمَّا قَدِمَ أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي حَتَّى أَصْبَحَ ، ثُمَّ دَعَا بِدَابَّتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى مُسَلَّحَتِهِ فَقَالُوا :يَا أَبَا رَيْحَانَةَ ، أَمَا اسْتَأْذَنْت إِلَى أَهْلِكَ ، فَقَالَ :إِنَّمَا أَجَّلَنِي أَمِيرِي لَيْلَةً ، فَلاَ أَكْذِبُ ، وَلاَ أُخْلِفُ ، قَالَ :فَانْصَرَفَ إِلَى مُسَلَّحَتِهِ وَلَمْ يَأْتِ أَهْلَهُ ، وَكَانَ مَنْزِلُ أَبِي رَيْحَانَةَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

(۳۶۷۹۵) حضرت ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو ریحانہ رحمہ اللہ نے اپنے توپ والے رفیق سے گھر جانے کی اجازت مانگی۔ اس نے کہا کہ اے ابو ریحانہ آپ کب تک واپس آ جائیں گے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایک رات میں۔ پھر جب آئے تو مسجد میں چلے گئے اور صبح تک نماز پڑھتے رہے۔ پھر اپنی سواری منگوائی اور توپ خانے کی طرف چل دیئے۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابو ریحانہ کیا آپ نے اپنے گھر جانے کی اجازت نہیں لی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو میرے امیر نے صرف ایک رات کی اجازت دی تھی۔ پس نہ تو میں جھوٹ بولتا ہوں اور نہ ہی وعدہ خلافی کرتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ اپنے توپ خانہ کی طرف چل نکلے اور اپنے گھر والوں کے پاس نہیں گئے اور ابو ریحانہ کی منزل اُس وقت بیت المقدس تھی۔

(۳٦٧٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ

صَكَّ غُلَامًا لَهُ صَكَّةً ، فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَقُولُ :اقْتَصَّ مِنِّي ، وَيَقُولُ الْغُلَامُ :لَا أَقْتَصُّ مِنْك يَا سَيِّدِي ، قَالَ ابْنُ سَلَامٍ :كُلُّ ذَنْبٍ يَغْفِرُهُ اللَّهُ إِلَّا صَكَّةَ الْوَجْهِ.

(۳٦۷۹٦) حضرت یحییٰ بن کثیر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے اپنے ایک غلام کو طمانچہ مارا۔ پس وہ رونے لگے اور کہنے لگے کہ مجھ سے بدلہ لے لے اور غلام کہنے لگا کہ اے سردار! میں آپ سے بدلہ نہیں لوں گا تو ابن سلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف کردے گا سوائے چہرے کے تھپڑ کے۔

(۳٦۷۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا فِي رَأْسِهِ حِكْمَةٌ ، فَإِنْ تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللَّهُ ، وَإِنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ.

(۳٦۷۹۷) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کی ابتداء میں قدر و منزلت ہوتی ہے۔ پھر اگر وہ تواضع کرے تو اللہ اس کی قدر کو بڑھا دیتے ہیں اور اگر تکبر کرے تو اللہ اس کی قدر و منزلت کو گرا دیتے ہیں۔

(۳٦۷۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى :﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ :ذَاكَ لِمَنْ أَرَادَ اللَّهُ هَوَانَهُ ، فَأَمَّا مَنْ أَرَادَ اللَّهُ كَرَامَتَهُ فَإِنَّهُ يَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ﴿وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾.

(۳٦۷۹۸) حضرت حسن رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ جس کو اللہ کے ذلیل کرنے کا ارادہ کر لیا ہو۔ لیکن جس شخص کو عزت دینے کا ارادہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی غلطیوں سے درگزر کر دیتے ہیں اور جنت میں ٹھکانہ دیتے ہیں جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾.

(۳٦۷۹۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْعُقَيْلِيُّ ، قَالَ :كَانَ أَبُو الْعَلَاءِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ حَتَّى يُغْشَى عَلَيْهِ.

(۳٦۷۹۹) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ ابو علاء یزید بن عبداللہ بن الشخیر قرآن پڑھتے ہوئے بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔

(۳٦۸۰۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ أَبُو الْعَلَاءِ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ ، فَكَانَ مُطَرِّفٌ يَقُولُ لَهُ أَحْيَانًا :أَغْنِ عَنَّا مُصْحَفُك سَائِرَ الْيَوْمِ.

(۳٦۸۰۰) حضرت سعید جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو العلاء قرآن پڑھتے تو مطرف کہا کرتے تھے کہ تیرے مصحف نے ہم کو سارے دن سے مستغنی کر دیا ہے۔

(۳٦۸۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ :أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ، قَالَ : ذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ ، قَالَ :وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ حَسَبُهُ.

(۳٦۸۰۱) حضرت ہارون بن عنترہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے

بہتر ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا ذکر کرنا فرمایا کہ جس شخص کو اس کا عمل پیچھے ڈال دے اس کو اس کا حسب ونسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔

(۳۶۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى خَيْرِ أَخْلاَقِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ مَنْ عَفَا عَمَّنْ ظَلَمَهُ وَأَعْطَى مَنْ حَرَمَهُ وَوَصَلَ مَنْ قَطَعَهُ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُنسَأَ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُزَادَ لَهُ فِي مَالِهِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

(طبرانی ۳۴۳۔ عبدالرزاق ۲۰۲۳۷)

(۳۶۸۰۲) حضرت عبداللہ بن ابی الحسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو دنیا اور آخرت میں سب سے اچھے اخلاق والا نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو اس کو معاف کردے جس نے اس پر ظلم کیا ہو اور اس شخص کو عطا کرے جس نے اس کو محروم رکھا ہو اور اس سے رشتہ جوڑے جس نے قطع رحمی کی ہو اور جس شخص کو یہ اچھی بات اچھی لگتی ہے کہ اس کی عمر دراز اور عمل زیادہ ہو تو وہ اپنے اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی اختیار کرے۔

(۳۶۸۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ﴿يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ﴾ قَالَ :يُعَذَّبُونَ.

(۳۶۸۰۳) حضرت ابوجوزا رحمہ اللہ قرآن پاک کی آیت ﴿يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ يُعَذَّبُونَ یعنی ان کو عذاب دیا جائے گا۔

(۳۶۸۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عن عمرو بن مالك ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ﴿وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ﴾ قَالَ :الْمُنَاقَشَةُ فِي الأَعْمَالِ.

(۳۶۸۰۴) حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ﴾ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد اعمال میں مناقشہ ہے۔

(۳۶۸۰۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْجَوْزَاءِ يَقُولُ :نَقْلُ الْحِجَارَةِ أَهْوَنُ عَلَى الْمُنَافِقِ مِنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ ، وَقد قَالَ سَعِيدٌ :أَخَفُّ عَلَى الْمُنَافِقِ.

(۳۶۸۰۵) حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پتھروں کو منتقل کرنا منافق پر قرآن پاک کی تلاوت سے زیادہ آسان ہے اور سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ منافق پر زیادہ ہلکا ہے۔

(۳۶۸۰۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْجَوْزَاءِ يَقُولُ فِي هَذِهِ الآيَةِ :﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ ، وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونَ﴾ قَالَ : أَنَا أَرْزُقُهُمْ وَأَنَا أُطْعِمُهُمْ ، مَا خَلَقْتُهمْ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ.

(۳۶۸۰۶) حضرت ابوالجوزاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قرآنِ پاک کی اس آیت کی تفسیر میں ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ ، وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونَ﴾ کہ میں ہی ان کو رزق دیتا ہوں اور کھلاتا ہوں اور میں نے ان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

(۳۶۸۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْجَوْزَاءِ يَقُول :لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلاَّ مِنْ ضَرِيعٍ السَّلام كَيْفَ يَسْمَنُ مَنْ يَأْكُلُ الشَّوْكَ.

(۳۶۸۰۷) حضرت ابوالجوزاء رحمۃ اللہ علیہ قرآنِ پاک کی آیت ﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلاَّ مِنْ ضَرِيعٍ﴾ کی تلاوت پر فرمانے لگے کہ وہ شخص کس طرح موٹا ہوسکتا ہے کہ جو کانٹوں کو کھائے۔

(۳۶۸۰۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :غَزَا أَبُو أَيُّوبَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ :قُلْتُ :الْقُسْطَنْطِينِيَّة ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَمَرَّ بِقَاصٍّ يَقُصُّ وَهُوَ يَقُولُ :إِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ الْعَمَلَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ عُرِضَ عَلَى أَهْلِ مَعَارِفِهِ مِنْ أَهْلِ الآخِرَةِ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ ، وَإِذَا عَمِلَ الْعَمَلَ فِي آخِرِ النَّهَارِ عُرِضَ عَلَى أَهْلِ مَعَارِفِهِ مِنْ أَهْلِ الآخِرَةِ فِي صَدْرِ النَّهَارِ ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ :انْظُرْ مَا تَقُولُ ؟ قَالَ :فَقَالَ : وَاللهِ ، إِنَّهُ لَكَمَا أَقُولُ ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ تَفْضَحَنِي عِنْدَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِمَا عَمِلْتُ بَعْدَهُمَا قَالَ :فَقَالَ الْقَاصُّ :وَاللهِ لاَ يَكْتُبُ اللَّهُ وِلاَيَتَهُ لِعَبْدٍ إِلاَّ سَتَرَ عَوْرَاتِهِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ.

(۳۶۸۰۸) حضرت محمد بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے ایک شہر پر حملہ کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کیا قسطنطنیہ پر حملہ کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں پھر فرماتے ہیں کہ ان کا ایک قصہ گو کے پاس سے گزر ہوا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جب کوئی آدمی دن کے ابتدائی حصہ میں کوئی عمل کرتا ہے تو آخر دن میں اس کا عمل اس تمام جاننے والوں کو جو آخرت میں اس کے جاننے والے ہیں پیش کر دیا جاتا ہے اور جب کوئی آدمی آخر دن میں کوئی عمل کرتا ہے تو اس کا عمل آخرت میں اس کے جاننے والے تمام لوگوں کے سامنے ابتدائے دن میں پیش کر دیا جاتا ہے تو ابوایوب نے فرمایا کہ اس کو دیکھ کہ تو کیا کہہ رہا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں یہ بات آپ دونوں کو ہی تو کہہ رہا ہوں۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ اے اللہ میں تجھ سے عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ کے سامنے اپنے ان کے بعد کیے ہوئے اعمال کی وجہ سے رسوا ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس قصہ گو نے کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اپنی دوستی جب کسی کے لیے لکھتا ہے تو اس کے عیوب پر پردہ ڈال دیتا ہے اور پھر اس نے ان کے اچھے اعمال کی تعریف کی۔

(۳۶۸۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :وَادِيَانِ عَرِيضَانِ لاَ يُدْرَكُ غَوْرُهُمَا سَلَكَ النَّاسُ فِيهِمَا فَاعْمَلْ عَمَلاً تَعْلَمُ ، أَنَّهُ لاَ يُنْجِيكَ إِلاَّ عَمَلٌ صَالِحٌ ، وَتَوَكَّلْ

تَوَکُّلَ رَجُلٍ تَعْلَمُ ، أَنَّهُ لاَ يُصِيبُكَ إِلاَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ.

(۳۶۸۰۹) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ دو وادیاں ہیں جو چوڑی ہیں اور ان کی گہرائی بھی معلوم نہیں ہے۔ لوگ اس میں چل رہے ہیں۔ پس تو ایسا عمل کر کہ تو جانتا ہے کہ تیری نجات صرف نیک عمل میں ہے اور ایسا مردانہ توکل کر کہ تو جانتا ہے کہ تجھ کو معلوم ہے کہ تجھے صرف وہی تکلیف پہنچ سکتی ہے کہ جس کا تجھ سے اللہ نے وعدہ کیا ہے۔

(٣٦٨١٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مَعْشَرٍ الَّذِي يَرْوِي ، عَنْ إبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلاَّ وَفِيهَا مَنْ يُدْفَعُ ، عَنْ أَهْلِهَا بِهِ ، وَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَكُونَ أَبُو وَائِلٍ مِنْهُمْ.

(۳۶۸۱۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ہر بستی میں ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ جن کی وجہ سے اس بستی والوں سے عذاب ہٹالیا جاتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ ابووائل انہی میں سے ہیں۔

(٣٦٨١١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي شَرَّاعَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ﴿إِذَا الْقوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا﴾ قَالَ : كَضِيقِ الزُّجِّ فِي الرُّمْحِ.

(۳۶۸۱۱) حضرت یحییٰ بن جزار ؒ فرماتے ہیں قرآنِ پاک کی آیت ﴿إِذَا الْقوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا﴾ کی تفسیر میں کہ جیسے نیزے کا نچلا حصہ اوپر والے حصہ کے لیے تنگ ہوتا ہے۔

(٣٦٨١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ : لَوْ كُنْتَ بَيْنَ مَلِكٍ تَطْلُبُ حَاجَةً لَسَرَّكَ أَنْ تَخْشَعَ لَهُ.

(۳۶۸۱۲) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ اگر تو کسی بادشاہ کے سامنے کسی ضرورت کو مانگے گا تو تجھ کو یہ بات بھی اچھی لگے گی کہ تو اس کے لیے جھکے۔

(٣٦٨١٣) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَرَى عَجُوزًا عَوْراء كَبِيرَةَ الْعَيْنِ وَالأُخْرَى قَدْ كَادَتْ أَنْ تَذْهَبَ عَلَيْهَا مِنَ الزَّبَرْجَدِ وَالْحِلْيَةِ شَيْءٌ عَجَبٌ ، فَقُلْتُ : مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ : أَنَا الدُّنْيَا ، فَقُلْتُ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ ، قَالَتْ : فَإِنْ سَرَّكَ أَنْ يُعِيذَكَ اللَّهُ مِنْ شَرِّي فَأَبْغِضِ الدِّرْهَمَ.

(۳۶۸۱۳) حضرت علاء بن زیاد عدوی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ادھیڑ عمر کانی بڑھیا کو دیکھ رہا ہوں اور اس کی دوسری آنکھ بس نکلنے کے قریب ہی تھی۔ اور اس کے اوپر زبرجد اور دوسرے کئی قسم کے عجیب وغریب زیورات تھے۔ میں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں دنیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر تجھ کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تجھے اللہ میرے شر سے بچائے تو درہم سے بغض رکھ۔

(٣٦٨١٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : كَانَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ مُسْلِمًا عِنْدَ الدِّرْهَمِ.

(۳۶۸۱۴) حضرت مسلم بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جابر بن زید دراہم سے پرہیز کرتے تھے۔

(٣٦٨١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ﴿وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ﴾ قَالَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ.

(۳۶۸۱۵) حضرت ابوعیاض رحمۃ اللہ علیہ سے قرآنِ پاک کی آیت ﴿وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ﴾ کی تفسیر میں مروی ہے کہ سال میں دومرتبہ بدلتے تھے۔

(٣٦٨١٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ ، أَنَّ جَعْفَرًا جَائَهَا إِذْ هُمْ بِالْحَبَشَةِ وَهُوَ يَبْكِي ، فَقَالَتْ : مَا شَأْنُك ، قَالَ : رَأَيْتُ فَتًى مُتْرَفًا مِنَ الْحَبَشَةِ جَسِيمًا مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ فَطَرَحَ دَقِيقًا كَانَ مَعَهَا ، فَنسَفَتْهُ الرِّيحُ ، قَالَتْ : أَكِلُك إِلَى يَوْمٍ يَجْلِسُ الْمَلِكُ عَلَى الْكُرْسِيِّ فَيَأْخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ.

(۳۶۸۱۶) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس جعفر رضی اللہ عنہ اس وقت آئے جب وہ حبشہ میں تھے اور وہ رو رہے تھے تو اسماء نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے ناز ونعم والا اور جسامت والا وہ ایک عورت کے پاس سے گزرا اور اس عورت کے پاس موجود آٹے کو اس نے گرادیا۔ پھر اس آٹے کو ہوا اُڑا کر لے گئی تو اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں تو تجھ کو اس دن کے سپرد کرتی ہوں کہ جس دن بادشاہ کرسی پر بیٹھے گا اور ظالم سے مظلوم کا حق دلوائے گا۔

(٣٦٨١٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : إِنِّي أَشُمُّ الرَّيْحَانَ أَذْكُرُ بِهِ الْجَنَّةَ.

(۳۶۸۱۷) حضرت عبدالرحمن بن اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ریحان خوشبو سونگھتا ہوں تو جنت یاد آتی ہے۔

(٣٦٨١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلشَّعْبِيِّ : أَفْتِنَا أَيُّهَا الْعَالِمُ ، قَالَ : الْعَالِمُ مَنْ يَخَافُ اللَّهَ.

(۳۶۸۱۸) حضرت مالک بن مغول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے شعبی سے کہا کہ ہمیں بتائیں کہ عالم کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔

(٣٦٨١٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعْطِي الرَّجُلُ صَبِيَّهُ شَيْئًا فَيُخْرِجُهُ فَيَرَاهُ الْمِسْكِينُ فَيَبْكِي عَلَى أَهْلِهِ وَيَرَاهُ الْيَتِيمُ فَيَبْكِي عَلَى أَهْلِهِ.

(۳۶۸۱۹) حضرت عمرو بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ لوگ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنے بچہ کو کوئی چیز دے پھر وہ اس چیز کو لے کر باہر نکلے اور اس کو کوئی مسکین دیکھ لے اور اپنے گھر والوں کے پاس جا کر روئے یا کوئی یتیم دیکھ لے اور اپنے گھر والوں کے پاس جا کر روئے۔

(٣٦٨٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : لاَ يَفْقَهُ عَبْدٌ حَتَّى يَعُدَّ الْبَلاَءَ نِعْمَةً وَالرَّخَاءَ مُصِيبَةً.

(۳۶۸۲۰) حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کوئی آدمی اس وقت تک فقیہ نہیں شمار کیا جا سکتا کہ جب تک وہ مصیبت کو نعمت اور کشادگی کو مصیبت نہ سمجھنے لگے۔

(٣٦٨٢١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ يُفَرِّحُوا أَنْفُسَهُمْ.

(۳۶۸۲۱) حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو یہ بات عجیب محسوس ہوتی تھی کہ وہ اپنے نفسوں کو خوش کریں۔

(٣٦٨٢٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ : قَلْبٌ لَيْسَ فِيهِ حُزْنٌ مِثْلُ بَيْتٍ خَرِبٍ.

(۳۶۸۲۲) حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس دل میں کوئی غم نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

(٣٦٨٢٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ شُمَيْطٍ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ ، أَوْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ أَحَبَّهُ ، وَمَنْ أَبْصَرَ الدُّنْيَا زَهِدَ فِيهَا ، وَلاَ يَغْفُلُ الرجل الْمُؤْمِنُ حَتَّى يَلْهُوَ ، فَإِذَا تَفَكَّرَ حَزِنَ.

(۳۶۸۲۳) بدیل بن میسرہ عقیلی یا مطر الوراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رب کو پہچان لیا وہ اس سے محبت کرنے لگا اور جو شخص دنیا کو دل کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے وہ اس میں زہد اختیار کر لیتا ہے اور مومن جب تک بے کار کام میں نہ لگے غافل نہیں ہوتا۔ جب وہ سوچتا ہے تو غمگین ہوتا ہے۔

(٣٦٨٢٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سيار ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَسْلُبُ الْيَتِيمَ وَيَكْسُو الأَرْمَلَةَ مِثْلُ الَّذِي يَكْسِبُهُ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ وَيُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حِلِّهِ.

(۳۶۸۲۴) حضرت حصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی یتیم سے مال چھین کر کسی محتاج کو پہناتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو حرام طریقہ سے کماتا ہے اور حرام جگہ پر خرچ کرتا ہے۔

(٣٦٨٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَأْمُرُ فِي أَهْلِ الأَرْضِ بِالْعَذَابِ فَتَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ : يَا رَبِّ فِيهِمُ الصِّبْيَانُ. (دارمی ۳۳۴۵)

(۳۶۸۲۵) حضرت عمرو بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین پر بسنے والوں کے حق میں عذاب کا حکم کرتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! ان میں تو بچے بھی ہیں۔

(٣٦٨٢٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : مَا أَكْثَرَ أَحَدٌ ذِكْرَ الْمَوْتِ إِلاَّ رُئِيَ ذَلِكَ فِي عَمَلِهِ.

(۳۶۸۲۶) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی کوئی آدمی موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے تو یہ بات اس کے عمل میں ہی نظر

آجاتی ہے۔

(۳۶۸۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :كان ثَابِتٌ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إنْ كُنْت أَعْطَيْت أَحَدًا الصَّلاَةَ فِي قَبْرِهِ فَأَعْطِنِي الصَّلاَةَ فِي قَبْرِي.

(۳۶۸۲۷) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ اگر کسی کو قبر میں نماز کی اجازت ہو تو مجھے میری قبر میں نماز کی اجازت دے دے۔

(۳۶۸۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ :كُنَّا نَأْتِي أَنَسًا وَمَعَنَا ثَابِتٌ ، فَكُلَّمَا مَرَّ بِمَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ ، فَكُنَّا نَأْتِي أَنَسًا فَيَقُولُ :أَيْنَ ثَابِتٌ أَيْنَ ثَابِتٌ أَيْنَ ثَابِتٌ، إنَّ ثَابِتًا دُوَيْبَّةٌ أُحِبُّهَا.

(۳۶۸۲۸) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ثابت بھی ہوتے تھے۔ جب بھی وہ کسی مسجد سے گزرتے اس میں نماز پڑھتے۔ ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو وہ پوچھتے تھے کہ ثابت کہاں ہیں؟ ثابت کہاں ہیں؟ ثابت کہاں ہیں؟ وہ ایسے شخص ہیں کہ جن سے میں محبت کرتا ہوں۔

(۳۶۸۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ أَنَسٌ :وَلَمْ يَقُلْ شَهِدْته :إنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مِفْتَاحًا ، وَإِنَّ ثَابِتًا مِنْ مَفَاتِيحِ الْخَيْرِ.

(۳۶۸۲۹) حضرت حماد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے (لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں بھی پاس تھا) کہ ہر چیز کی ایک چابی ہے اور ثابت بھلائی کی چابی ہے۔

(۳۶۸۳۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :أَصَابَتْ بَنِي إسْرَائِيلَ مَجَاعَةٌ ، فَمَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ ، فَقَالَ :وَدِدْت ، أَنَّ هَذَا الرَّمَلَ دَقِيقٌ لِي فَأُطْعِمُهُ بَنِي إسْرَائِيلَ ، قَالَ :فَأُعْطِيَ عَلَى نِيَّتِهِ.

(۳۶۸۳۰) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو ایک مرتبہ بھوک نے ستایا۔ ایک آدمی دوسرے کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ یہ صحرا آٹا بن جائے اور میں تمام بنی اسرائیل کو کھانا کھلاؤں تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نیت پر اس کو اجر عطا کر دیا۔

(۳۶۸۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ :الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ يَأْخُذُهَا إذَا وَجَدَهَا.

(۳۶۸۳۱) حضرت سعید بن ابی بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ حکمت کی بات مومن کا گم شدہ سامان ہے جس جگہ پالیتا ہے اس کو حاصل کر لیتا ہے۔

(۳۶۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ﴾ قَالَ :مَا يُوعَدُونَ.

(۳۶۸۳۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس چیز کا ان

سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(٣٦٨٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الأَمَلِ ، وَلَيْسَ بِلُبْسِ الصُّوفِ وَذُكِرَ ، أَنَّ الأَوْزَاعِيَّ كَانَ يَقُولُ : الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا تَرْكُ الْمَحْمَدَةِ ، يَقُولُ : تَعْمَلُ الْعَمَلَ لاَ تُرِيدُ أَنْ يَحْمَدَكَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، وَذُكِرَ ، أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُولُ : الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا مَا لَمْ يَغْلِبَ الْحَرَامُ صَبْرَك ، وَمَا لَمْ يَغْلِبَ الْحَلاَلُ شُكْرَك.

(۳۶۸۳۳) حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں زہد امیدوں کو کم کرنے سے ہے تا کہ اون کے کپڑے پہننا۔ اور یہ بات بھی مذکور ہے کہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں زہد تعریف کو چھوڑ دینا ہے فرمایا کرتے تھے کہ تو آخرت کے لیے عمل کر یہ ارادہ نہ کر کہ لوگ تیری اس عمل پر تعریف کریں گے۔ اور زہری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں زہد اس وقت تک ہے کہ جب تک حرام تیرے صبر پر غالب نہ آ جائے اور حلال تیرے شکر پر غالب نہ آ جائے۔

(٣٦٨٣٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَانَ يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ أَنْ يَضَعَ التُّرَابَ عَلَى رَأْسِهِ تَوَاضُعًا لِلَّهِ.

(۳۶۸۳۴) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ عالم کے لیے مناسب ہے کہ عاجزی کے طور پر اپنے سر پر مٹی ڈالے۔

(٣٦٨٣٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : عِنْدِي مِنَ الرُّخَصِ رُخَصٌ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِهَا لاَتَّكَلْتُمْ.

(۳۶۸۳۵) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ میرے پاس رخصت سے متعلقہ ایسی احادیث ہیں کہ اگر میں تم کو بیان کر دوں تو تم عمل میں سست ہو جاؤ گے۔

(٣٦٨٣٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ قَدْ أَدْرَكْت بَعْضَهُمْ إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لِيُصَلِّيَ حَتَّى مَا يأتي فِرَاشَهُ إِلاَّ حَبْوًا.

(۳۶۸۳۶) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے بنی عدی کے بعض ایسے آدمیوں کو بھی دیکھا ہے کہ ان میں کوئی اس وقت تک نماز پڑھتا رہتا تھا جب تک کہ گھسٹ کر بستر تک آ سکتا تھا۔

(٣٦٨٣٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ فِي الأَرْضِ آنية لاَ يَقْبَلُ مِنْهَا إِلاَّ الصُّلْبَ الرَّقِيقَ الصَّافِيَ ، قَالَ : الصُّلْبُ فِي طَاعَةِ اللهِ ، الرَّقِيقُ عِنْدَ ذِكْرِ اللهِ ، الصَّافِي النَّقِيُّ مِنَ الدَّرَنِ.

(۳۶۸۳۷) حضرت عبد اللہ بن مالک فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے زمین میں بعض برتن ایسے ہیں جن میں سے اللہ صرف سخت، نرم اور صاف کو قبول فرماتا ہے۔ یعنی جو اس کی اطاعت میں سخت ہوں۔ اس کے ذکر کے وقت نرم ہوں اور میل کچیل سے

صاف ہوں۔

(۳۶۸۳۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّبِيَّ ، قَالَ : فَأَبْكَانِي.

(۳۶۸۳۸) عثمان بن عبداللہ بن اوس رطیٹیڈ فرماتے ہیں کہ نبیوں میں ایک نبی یوں دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! میری اس طرح حفاظت فرما کہ جس طرح بچے کی حفاظت کی جاتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات سے رونا آ گیا۔

(۳۶۸۳۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْظُمَ حِلْمُهُ وَيَكْثُرَ عِلْمُهُ فَلْيَجْلِسْ فِي غَيْرِ مَجْلِسِ عَشِيرَتِهِ.

(۳۶۸۳۹) حضرت ابوایوب فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا حلم بڑھ جائے اور اس کا علم زیادہ ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے قبیلہ کے علاوہ کسی کے پاس بیٹھا کرے۔

(۳۶۸٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : إِنْ كُنَّا لَنَحْضُرُ الْجِنَازَةَ ، فَمَا نَدْرِي مَنْ نُعَزِّي مِنْ وَجْدِ الْقَوْمِ.

(۳۶۸۴۰) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جنازوں پر جایا کرتے تھے لیکن قوم کی حالت کی وجہ سے ہم کو یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ تعزیت کس سے کریں۔

(۳۶۸٤۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَشْرَسُ أَبُو شَيْبَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، قَالَ : لَقَدْ كُنَّا نَتْبَعُ الْجِنَازَةَ فَمَا نَرَى حَوْلَ السَّرِيرِ إِلاَّ مُتَقَنِّعًا بَاكِيًا ، أَوْ مُتَفَكِّرًا كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِهِمَ الطَّيْرُ.

(۳۶۸۴۱) حضرت ثابت بنانی رطیٹیڈ فرماتے ہیں کہ ہم جنازوں کے پیچھے جایا کرتے تھے۔ پس ہم تختہ کے اردگرد صرف سروں پر چادر اوڑھ کر رونے والوں کو ہی دیکھتے تھے یا کوئی بہت غمگین۔ گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

(۳۶۸٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : الْتَقَى رَجُلاَنِ فِي السُّوقِ ، فَقَالَ : أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : يَا أَخِي ، تَعَالَ نَدْعُو اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ فِي غَفْلَةِ النَّاسِ لَعَلَّهُ يَغْفِرُ لَنَا ، فَفَعَلا ، فَقُضِيَ لأَحَدِهِمَا ، أَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ ، فَأَتَاهُ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ : يَا أَخِي ، أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لَنَا عَشِيَّةَ الْتَقَيْنَا فِي السُّوقِ.

(۳۶۸۴۲) حضرت ابی قلابہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی بازار میں ایک دوسرے سے ملے تو ایک نے کہا کہ اے میرے بھائی آ ؤ اللہ سے دعا و استغفار کرتے ہیں لوگوں کی غفلت میں ہو سکتا ہے ہماری بخشش ہو جائے تو انہوں نے اسی طرح کیا۔ پھر ان میں سے ایک کے متعلق فیصلہ کیا گیا اور وہ اپنے دوسرے ساتھی سے پہلے فوت ہو گیا۔ پھر وہ دوسرے کو خواب میں آیا اور کہا کہ اے میرے بھائی کیا آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اس رات بخشش کر دی تھی جس رات ہم بازار میں ملے تھے؟''

(۳۶۸٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي زَيْنَبَ ، قَالَ : مَنْ أَتَى السُّوقَ لاَ يَأْتِيهَا إِلاَّ لِيَذْكُرَ اللَّهَ فِيهَا

غُفِرَ لَهُ بِعَدَدِ مَنْ فِيهَا.

(۳۶۸۴۳) حضرت ابی زینب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جوشخص بازار میں صرف اللہ کا ذکر کرنے کے لیے آتا ہے اس کے لیے بازار میں موجود تمام افراد کے بقدر مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(۳۶۸٤٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعْقِلٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : أَبْكَانِي الْحَجَّاجُ فِي مَسْجِدِكُمْ هَذَا وَهُوَ يَخْطُبُ فَسَمِعْته يَقُولُ : امْرُؤٌ زَوَّدَ نَفْسَهُ ، امْرُؤٌ وَعَظَ نَفْسَهُ ، امْرُؤٌ لَمْ يَأْتَمِنْ نَفْسَهُ عَلَى نَفْسِهِ ، امْرُؤٌ أَخَذَ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ ، امْرُؤٌ كَانَ لِلِسَانِهِ وَقَلْبِهِ زَاجِرٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى قَالَ : فَأَبْكَانِي.

(۳۶۸۴۴) حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حجاج نے اس مسجد میں رُلا دیا جب وہ خطبہ دے رہا تھا میں نے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ بعض لوگ اپنے کو زاد راہ بناتے ہیں اور بعض لوگ اپنے نفس کو نصیحت کرتے ہیں اور بعض لوگ اپنے نفس کو اپنے لیے امین نہ سمجھتے اور بعض لوگ اپنے لیے اپنے نفس میں حصہ بچا لیتے ہیں اور بعض لوگوں کا نفس ان کے دل اور زبان کو اللہ سے روکتا یعنی ڈراتا ہے۔ فرمایا کہ مجھے اس سے رونا آ گیا۔

(۳٦٨٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَتَيْتُ طَاوُوسًا فَاسْتَأْذَنْت عَلَيْهِ فَخَرَجَ إِلَيَّ شَيْخٌ كَبِيرٌ ظَنَنْت ، أَنَّهُ طَاوُوسٌ ، قُلْتُ : أَنْتَ طَاوُوسٌ ؟ قَالَ : لاَ ، أَنَا ابْنُهُ ، قُلْتُ : لَئِنْ كُنْت ابْنَهُ فَقَدْ خَرِفَ أَبُوك ، قَالَ : يَقُولُ هُوَ : إِنَّ الْعَالِمَ لاَ يَخْرَفُ ، قَالَ : قُلْتُ : اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى أَبِيك ، قَالَ : فَاسْتَأْذَنَ لِي ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ الشَّيْخُ : سَلْ وَأَوْجِزْ ، فَقُلْتُ : إِنْ أَوْجَزْت لِي أَوْجَزْت لَك ، فَقَالَ : لاَ تَسْأَلْ ، أَنَا أُعَلِّمُك فِي مَجْلِسِكَ هَذَا الْقُرْآنَ وَالتَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ : خَفِ اللَّهَ مَخَافَةً حَتَّى لاَ يَكُونَ أَحَدٌ أَخْوَفَ عِنْدَكَ مِنْهُ ، وَارْجُه رَجَاءً هُوَ أَشَدُّ مِنْ خَوْفِكَ إِيَّاهُ ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِك.

(۳۶۸۴۵) حضرت ابو عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں طاؤس رحمہ اللہ کے پاس آیا پھر میں ان کے پاس جانے کی اجازت طلب کی تو میرے پاس ایک بہت بوڑھا شخص آیا میں سمجھا کہ یہی طاؤس ہیں میں نے سوال کیا کہ آپ ہی طاؤس ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں میں تو ان کا بیٹا ہوں۔ میں نے کہا کہ اگر تو ان کا بیٹا ہے تو پھر تو تیرے والد صاحب کا ذہن خراب ہو چکا ہوگا۔ اس نے جواب دیا کہ والد صاحب فرماتے ہیں کہ عالم کی عقل خراب نہیں ہوتی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اپنے والد صاحب سے میرے لیے اجازت طلب کرو۔ فرماتے ہیں کہ مجھ کو اجازت مل گئی۔ پس میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ پوچھو اور جلدی اور مختصر کلام کرو۔ میں نے کہا کہ اگر آپ جلدی کلام کرتے چلیں گے تو میں بھی مختصر کلام کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ تو سوال نہ کر میں تجھ کو اس مجلس میں قرآن، تورات، انجیل کی تعلیم دیے دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈر کہ اس کے علاوہ کسی کا بھی خوف تجھے نہ رہے۔ اس کے خوف سے زیادہ تو اس سے امید رکھ اور لوگوں کے لیے وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(۳٦٨٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يُحِبُّ الْمُدَاوَمَةَ فِي الْعَمَلِ ، قَالَ : وَقَالَ

مُحَمَّدٌ :أَرَأَيْت إنْ نَشِطَ لَيْلَةً وَكَسِلَ لَيْلَةً ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۳۶۸۴۶) حضرت ابی حرہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ عمل میں مداومت کو پسند کرتے تھے۔ابی حرہ کہتے ہیں کہ محمد نے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک آدمی ایک رات نشاط اور انبساط سے عبادت کرے اور دوسری رات سستی سے کرے؟ تو انہوں نے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا۔

(٣٦٨٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : اعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّك تَرَاهُ ، فَإِنْ كُنت لاَ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاك ، وَاحْسُبْ نَفْسَك فِي الْمَوْتَى ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا مُسْتَجَابَةٌ.

(۳۶۸۴۷) حضرت زید بن ارقم کا ارشاد ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کر جیسے کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔پس اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر اور مظلوم کی بددعا سے بچ اس لیے کہ وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

(٣٦٨٤٨) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، قَالَ : الْعُلَمَاءُ ثَلاَثَةٌ :رَجُلٌ عَاشَ بِعِلْمِهِ وَعَاشَ بِهِ النَّاسُ مَعَهُ ، وَرَجُلٌ عَاشَ بِعِلْمِهِ وَلَمْ يَعِشْ بِهِ معه أَحَدٌ غَيْرُهُ ، وَرَجُلٌ عَاشَ النَّاسُ بِعِلْمِهِ وَأَهْلَكَ نَفْسَهُ.

(۳۶۸۴۸) حضرت ابی مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ اس نے خود بھی اپنے علم سے جلا حاصل کی اور لوگوں نے بھی نفع اٹھایا اور دوسرے وہ کہ اس نے تو نفع اٹھایا لیکن لوگوں نے نفع نہیں اٹھایا اور تیسرے وہ علماء ہیں کہ لوگوں نے ان سے نفع حاصل کیا لیکن وہ خود ہلاک ہو گئے۔

(٣٦٨٤٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُرَيْك بْنُ أَبِي زُرَيْكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، ضَعْ قَدَمَك عَلَى أَرْضِكَ وَاعْلَمْ ، أَنَّهَا بَعْدَ قَلِيلٍ قَبْرُك.

(۳۶۸۴۹) حضرت زریک بن ابی زریک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے ابن آدم! اپنے قدم اپنی زمین پر رکھ اور یہ بات ذہن نشین کر لے کہ کچھ مدت کے بعد یہی تیری قبر ہوگی۔

(٣٦٨٥٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُرَيْكُ بْنُ أَبِي زُرَيْكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، إنَّك نَاظِرٌ إلَى عَمَلِكَ فزن خَيْرَهُ وَشَرَّهُ ، وَلاَ تُحَقِّرْ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ وَإِنْ هُوَ صَغُرَ ، فَإِنَّك إذَا رَأَيْته سَرَّك مَكَانُهُ ، وَلاَ تُحَقِّرْ شَيْئًا مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّك إذَا رَأَيْته سَائَك مَكَانُهُ ، رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَسَبَ طَيِّبًا وَأَنْفَقَ قَصْدًا وَوَجَّهَ فَضْلا ، وَجِّهُوا هَذِهِ الْفُضُولَ حَيْثُ وَجَّهَهَا اللَّهُ ، وَضَعُوهَا حَيْثُ أَمَرَ اللَّهُ بِهَا أَنْ تُوضَعَ ، فَإِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ أَنْفُسَهُمْ بِالْفَضْلِ مِنَ اللهِ ، وَإِنَّ هَذَا الْمَوْتَ قَدْ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا فَفَضَحَهَا ، فَوَاللهِ مَا وُجِدَ بَعْدُ ذُو لُبٍّ فَرِحًا.

(۳۶۸۵۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو اپنے عمل کو دیکھ رہا ہے پس اس میں سے اچھے اور برے کا وزن کر کے دیکھ لے اور کسی بھی بھلائی کو حقیر نہ سمجھ اگرچہ وہ چھوٹی سی ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ جب تو اس کے مرتبہ کو دیکھے گا تو خوش ہوگا اور کسی بھی حقیر گناہ کو حقیر نہ سمجھ کیونکہ جب تو اس کے مقام کو دیکھے گا تو برا محسوس کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائیں کہ جس نے حلال طریقہ سے مال کمایا اور میانہ روی سے خرچ کیا اور زائد کو لوٹا دیا۔ اس زائد کو اسی جگہ لوٹایا کرو جہاں اللہ نے لوٹایا ہے اور اس کو اسی جگہ رکھو جہاں اللہ نے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ پس تحقیق تم سے قبل لوگوں نے اللہ کے فضل کے بدلہ میں اپنی جانوں کو بیچ دیا تھا اور یہ موت دنیا کے بہت زیادہ قریب ہوئی۔ پس اس نے دنیا کو ذلیل کر دیا اللہ کی قسم کسی جاندار نے بھی اس کے بعد خوشی نہیں دیکھی۔

(٣٦٨٥١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْعُبَيْدَيْنِ ، قَالَ : إِنْ ضَنُّوا عَلَيْكَ بِالْمُفلطَحَةِ فَخُذْ رَغِيفَكَ وَرِدْ نَهْرَكَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ دِينَكَ.

(۳۶۸۵۱) حضرت ابی العبیدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ تجھے بیلنے سے پیس دیں پھر بھی اپنا حصہ لے اور اپنے حق کا مطالبہ کر اور اپنے دین کو بھی محفوظ رکھ۔

(٣٦٨٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : حَرَامٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى تَعْلَمَ إِلَى أَيْنَ مَصِيرُهَا.

(۳۶۸۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نفس پر دنیا کو چھوڑنا حرام ہے جب تک کہ وہ یہ نہ جان لے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔

(٣٦٨٥٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالة ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَكْرٌ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ مِنْ صَدْرِ هَذِهِ الأُمَّةِ ، قَالَ : كَانُوا إِذْ أَثْنَوا عَلَيْهِ فَسَمِعَ ذَلِكَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ ، وَاغْفِرْ لِي مَا لاَ يَعْلَمُونَ.

(۳۶۸۵۳) حضرت عدی بن ارطاۃ رحمہ اللہ اس امت کے کسی ابتدائی آدمی کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ لوگ جب ان کی تعریف کرتے تھے تو انہوں نے سن لیا تو دعا کی کہ اے اللہ! جو یہ کہتے ہیں کہ میرا اس میں مواخذہ نہ کرنا اور جو یہ نہیں جانتے وہ معاف کر دینا۔

(٣٦٨٥٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : لَيْسَ بِحَكِيمٍ مَنْ لَمْ يُعَاشِرْ بِالْمَعْرُوفِ ، مَنْ لَمْ يَجِدْ بُدًّا يَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا.

(۳۶۸۵۴) حضرت محمد بن علی ابن حنیفہ فرماتے ہیں جو نیکی والی زندگی نہ گزارے وہ عقلمند نہیں ہے اور جو کوئی چارہ کار نہیں پاتا تو اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ اور کشادگی پیدا فرما دیتے ہیں۔

(٣٦٨٥٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ،

عَنْ محمود بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ. (ترمذی ۲۰۳۶۔ احمد ۴۲۷)

(۳۶۸۵۵) حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتے ہیں اس کو دنیا سے اسی طرح بچاتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔

(۳۶۸۵۶) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ :لَيْسَ بَأْسَرَّ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَخْلُوَ وَحْدَهُ.

(۳۶۸۵۶) حضرت حصین رحمہ اللہ، ہلال بن یساف سے روایت کرتے ہیں کہ مومن کو تنہائی سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔

(۳۶۸۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الدُّنْيَا دَارُ مِنْ لاَ دَارَ لَهُ ، وَمَالُ مِنْ لاَ مَالَ لَهُ ، وَلَهَا يَعْمَلُ مِنْ لاَ عَقْلَ لَهُ.

(۳۶۸۵۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ دنیا اس کا گھر ہے کہ جس کا کوئی گھر نہیں اور اس کا مال ہے کہ جس کا کوئی مال نہیں اور اس دنیا کے لیے وہی شخص عمل کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔

(۳۶۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْجُعْفِيِّ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام :بَيْتِي الْمَسْجِدُ ، وَطِيبِي الْمَاءُ ، وَإِدَامِي الْجُوعُ ، وَشِعَارِي الْخَوْفُ ، وَدَابَّتِي رِجْلاَيَ ، وَمُصْطَلاَيَ فِي الشِّتَاءِ مَشَارِقُ الصَّيْفِ ، وَسِرَاجِي بِاللَّيْلِ الْقَمَرُ ، وَجُلَسَائِي الزَّمْنَى وَالْمَسَاكِينُ ، وَأُمْسِي وَلَيْسَ لِي شَيْءٌ ، وَأُصْبِحُ وَلَيْسَ لِي شَيْءٌ ، وَأَنَا بِخَيْرٍ ، فَمَنْ أَغْنَى مِنِّي.

(۳۶۸۵۸) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میرا گھر مسجد ہے اور میری خوشبو پانی ہے اور میرا سالن بھوک ہے اور میرا شعار خوف خدا ہے اور میری سواری میرے پاؤں ہیں۔ اور گرمیوں میں جس جگہ سورج نکلتا ہے وہی میری سردیوں میں تاپنے کی جگہ ہے۔ اور میرا چراغ چاند ہے اور میرے اہل مجلس کمزور اور مسکین ہیں اور میں شام اس حالت میں کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی اور میں صبح اس حالت میں کرتا ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی اور بالکل ٹھیک ہوں تو پھر مجھ سے زیادہ غنی کون ہوسکتا ہے؟''

(۳۶۸۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَعْمَلُ أَعْمَالاً فِي السِّرِّ فَنَسْمَعُ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ بِهَا فَيُعْجِبُنَا أَنْ نُذْكَرَ بِخَيْرٍ ، فَقَالَ :لَكُمْ أَجْرَانِ :أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلاَنِيَةِ. (طیالسی ۲۴۳۰۔ ابن حبان ۳۷۵)

(۳۶۸۵۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کوئی کام چھپ کر کرتے ہیں پھر ہم لوگوں کو اس کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے سنتے ہیں تو ہم کو ہمارا بھلائی میں ذکر کیا جانا اچھا محسوس ہوتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تمہارے لیے دو اجر ہیں ایک پوشیدہ کا اجر اور ایک علانیہ کا اجر۔

(۳۶۸۶۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ بِجُمُعَةٍ فَفَضَّلُوا الَّذِي مَاتَ وَكَانَ فِي أَنْفُسِهِمْ أَفْضَلَ مِنَ الآخَرِ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَلَيْسَ بَقِيَ الآخَرُ بَعْدَ الأَوَّلِ جُمُعَةً ، صَلَّى كَذَا وَكَذَا صَلاَةً ، قَالَ :فَكَأَنَّهُ فَضَّلَ الثاني.

(۳۶۸۶۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوصحابیوں میں سے ایک دوسرے سے ایک جمعہ پہلے فوت ہوگیا تو لوگوں نے مرنے والے کوفضیلت دی۔ان کے ذہنوں میں تھا کہ یہ دوسرے سے بہتر ہے۔ پھر یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کیا دوسرا اول سے ایک جمعہ زیادہ نہیں زندہ رہا اور اس نے اتنی اتنی نمازیں زیادہ پڑھیں۔گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے کو اس اوّل پر ترجیح دے رہے تھے۔

(۳۶۸۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الضَّبِّيُّ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ :تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ خُشُوعِ النِّفَاقِ ، قَالَ :قِيلَ :يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، وَمَا خُشُوعُ النِّفَاقِ ، قَالَ أَنْ تَرَى الْجَسَدَ خَاشِعًا وَالْقَلْبَ لَيْسَ بِخَاشِعٍ.

(۳۶۸۶۱) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے منافقت والے خشوع سے پناہ مانگو۔ سوال کیا گیا کہ اے ابودرداء خشوع میں منافقت کیا چیز ہے؟ تو جواب دیا کہ تو دیکھے کہ جسم میں تو خشوع ہے لیکن دل میں خشوع نہیں ہے۔

(۳۶۸۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَسَنٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، قَالَ :لَمَّا قِيلَ لِدَاوُدَ: قَدْ غُفِرَ لَكَ ، قَالَ :فَكَيْفَ لِي بِالرَّجُلِ ، قَالَ :قِيلَ لَهُ :نَسْتَوْهِبُكَ مِنْهُ فَيَهَبُكَ لَنَا ، فَإِنَّهَا لَتُرْجَى فِي الدُّنيا.

(۳۶۸۶۲) حضرت زید عمی فرماتے ہیں کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام سے کہا گیا کہ آپ کی مغفرت کردی گئی تو انہوں نے کہا کہ اس آدمی کا کیا ہوگا۔ان سے کہا گیا کہ ہم نے آپ کو اس سے طلب کیا تو اس نے آپ کو ہمیں دے دیا۔ یہ دنیا میں زیادہ قابل امید ہے۔

(۳۶۸۶۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ :قَالَ حَدَّثَنا أَبُو الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيُّ ، عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْعَبْشَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ :مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

(۳۶۸۶۳) حضرت سہل بن حنظلہ عبسی فرماتے ہیں کہ جب بھی کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لیے اکٹھی ہوتی ہے تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ اٹھو تمہاری مغفرت کردی گئی اور تمہاری غلطیوں کو اچھائیوں سے تبدیل کردیا گیا۔

(۳۶۸۶٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :كَانَ ، يُقَالَ :الْعِلْمُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ يَغْدُو فِي طَلَبِهِ ، فَإِذَا أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا حَوَاهُ.

(۳۶۸۶۴) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر کا ارشاد ہے کہ کہا جاتا تھا کہ علم مومن کا گمشدہ سامان ہے۔ یہ اس کی طلب میں صبح نکلتا ہے اور جب کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے تو جمع کر لیتا ہے۔

(٣٦٨٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ فِيهِمَ الْمِزَاحُ وَالضَّحِكُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۶۸۶۵) حضرت عبدالعزیز ابی رواد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات میں کچھ مزاح اور ہنسی ظاہر ہونے لگی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ آخر آیت تک۔ ''کیا ایمان والوں کے لیے وہ وقت نہیں آ گیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے ڈر جائیں۔

(٣٦٨٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، أَنَّ قَوْمًا صَحِبُوا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، وَإِيَّاىَ وَالْمِزَاحَ ، فَإِنَّهُ يَجُرُّ الْقَبِيحَ وَيُورِثُ الضَّغِينَةَ ، وَتَجَالَسُوا بِالْقُرْآنِ وَتَحَدَّثُوا بِهِ ، فَإِنْ ثَقُلَ عَلَيْكُمْ فَحَدِيثٌ مِنْ حَدِيثِ الرِّجَالِ ، سِيرُوا بِاسْمِ اللهِ.

(۳۶۸۶۶) حضرت ابن ابی رواد فرماتے ہیں کہ ایک قوم عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی مصاحب ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ صرف ایک اللہ سے ڈرو جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اپنے کو مزاح سے بچاؤ، اس لیے کہ یہ مزاح قبیح باتیں پیدا کرتا ہے اور کینہ پیدا کرتا ہے۔ اور قرآن کی مجالس لگایا کرو اور اس ہی سے متعلقہ باتیں کیا کرو۔ پھر اگر تم کو بوجھل محسوس ہو تو لوگوں کی باتوں میں کوئی بات کر لیا کرو۔ اللہ کے نام کے ساتھ زمین پر چلو۔

(٣٦٨٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَتَبَتْ إِلَى مُعَاوِيَةَ :أُوصِيك بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّك إِنِ اتَّقَيْت اللَّهَ كَفَاك النَّاسَ فَإِنَ اتَّقَيْت النَّاسَ لَمْ يُغْنُوا ، عَنْك مِنَ اللهِ شَيْئًا ، فَعَلَيْك بِتَقْوَى اللهِ أَمَّا بَعْدُ.

(۳۶۸۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے معاویہ کی طرف خط بھیجا کہ میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتی ہوں۔ اس لیے اگر تو اللہ سے ڈرے گا تو وہ لوگوں سے تیری کفایت کرے گا اور اگر تو لوگوں سے ڈرے گا تو وہ تیری اللہ سے کفایت نہیں کر سکیں گے۔ پس تیرے اوپر اللہ کا ڈر لازم ہے۔ ''امابعد''

(٣٦٨٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جَرْعَةً أَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ أَجْرًا مِنْ جَرْعَةٍ كَظَمَهَا لِلَّهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ. (بخاری ۱۳۱۸)

(۳۶۸۶۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے بھی اجر کے اعتبار سے اللہ کے ہاں اس شخص سے زیادہ بہتر گھونٹ نہیں پیا کہ جس نے صرف اللہ کی رضا کے لیے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے غصہ پی لیا ہو۔

(۳۶۸۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : لاَ تُعَلَّمْ للدنيا ، وَلاَ تَفَقَّهْ لِلرِّيَاءِ ، وَلاَ تَكُونَنَّ ضَحَّاكًا مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، وَلاَ مَشَّاءً فِي غَيْرِ أَرَبٍ.

(۳۶۸۶۹) حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ دنیا کے لیے تعلیم مت سیکھ اور ریا کاری کے لیے فقہ مت حاصل کر۔ اور ہرگز بغیر کسی تعجب کے مت ہنس اور نہ ہی بغیر کسی ضرورت کے سفر کر۔

(۳۶۸۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلاً قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ فَأَكْثَرَ فِي ذَلِكَ النَّشِيجَ ، قُلْتُ: وَمَا النَّشِيجُ ، قَالَ : النَّحِيبُ وَالْبُكَاءُ ، وَيَقْرَأُ : ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْت مِنْهُ تَحِيدُ﴾.

(۳۶۸۷۰) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کے ساتھ مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ کا سفر کیا ہے۔ ابن عباس جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تو رات کو قیام فرماتے اور اس میں بہت روتے۔ میں نے سوال کیا کہ یہ آواز کیسی ہوتی تھی؟ جواب دیا کہ رونے ،دھونے کی آواز ہوتی تھی اور قرآن پاک کی آیت ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْت مِنْهُ تَحِيدُ﴾ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۳۶۸۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام ، وَيَحْيَى ابْنَيْ خَالَةٍ ، وَكَانَ عِيسَى يَلْبَسُ الصُّوفَ ، وَكَانَ يَحْيَى يَلْبَسُ الْوَبَرَ ، وَلَمْ يَكُنْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا دِينَارٌ ، وَلاَ دِرْهَمٌ ، وَلاَ عَبْدٌ ، وَلاَ أَمَةٌ ، وَلاَ مَأْوًى يَأْوِيَانِ إِلَيْهِ ، أَيْنَمَا جَنَّهُمَا اللَّيْلُ أَوَيَا، فَلَمَّا أَرَادَا أَنْ يَفْتَرِقَا، قَالَ لَهُ يَحْيَى: أَوْصِنِي، قَالَ: لاَ تَغْضَبْ، قَالَ: لاَ أَسْتَطِيعُ إِلاَّ أَنْ أَغْضَبَ، قَالَ : لاَ تَقْتَنِ مَالاً ، قَالَ : أَمَّا هَذَا فَعَسَى.

(۳۶۸۷۱) حضرت خیثمہ ؒ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور یحییٰ علیہ السلام دونوں خالہ زاد تھے اور عیسیٰ علیہ السلام اون کا کپڑا پہنتے تھے اور یحییٰ علیہ السلام اونٹ کی کھال کا کپڑا پہنتے تھے اور ان میں سے کسی کے پاس بھی نہ کوئی درہم ہوتا تھا اور نہ ہی دینار ہوتا تھا اور نہ ہی کوئی غلام ہوتا تھا اور نہ ہی کوئی باندی ہوتی تھی اور نہ ہی کوئی ایسا ٹھکانہ ہوتا تھا کہ جہاں وہ پناہ گزین ہوسکیں۔ جس جگہ بھی رات ہو جاتی وہیں ٹھہر جاتے۔ پھر جب جدا ہونے کا ارادہ کرتے تو عیسیٰ علیہ السلام کو یحییٰ عرض کرتے کہ مجھے کوئی وصیت کردیں تو وہ کہتے کہ غصہ مت کرنا تو یحییٰ علیہ السلام کہتے کہ میں غصہ کرنے پر قابو نہیں کرسکتا تو عیسیٰ علیہ السلام کہتے کہ مال کو جمع مت کرنا تو یحییٰ علیہ السلام جواب دیتے کہ البتہ یہ کام آسان ہے۔

(۳۶۸۷۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ﴾ قَالَ : كَأْسٌ مِنْ خَمْرٍ جَارِيَةٍ.

(۳۶۸۷۲) حضرت قتادہ ؓ سے قرآنِ پاک کی آیت ﴿وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ یہ گلاس بہتی ہوئی

شراب سے پرہوں گے۔

(۳۶۸۷۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلاَءِ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَتْهُ الْوَفَاةُ فَجَعَلَ يَقُولُ :وَا لَهْفَاهُ وَا لَهْفَاهُ ، فَقِيلَ لَهُ :لم تَلَهَّفُ ؟ فَقَالَ :إنِّي سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :مَا يَكْفِينِي مِنَ الدُّنْيَا ، قَالَ :خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ ، فَلاَ أَنَا سَكَتُّ فَلَمْ أَسْأَلْهُ وَلاَ أَنَا حِينَ سَأَلْتُهُ انْتَهَيْت إِلَى قَوْلِهِ ، وَأَصَبْت مِنَ الدُّنْيَا وَفِي يَدِي مَا فِي يَدِي وَجَائَنِي الْمَوْتُ.

(۳۶۸۷۳) حضرت ابوالعلاء ؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کی وفات کا وقت قریب آیا تو کہنے لگا کہ ہائے افسوس، ہائے افسوس۔ ان سے پوچھا گیا آپ کس بات پر افسوس کررہے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھ کو دنیا میں کیا چیز کافی ہوگی تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ایک غلام اور ایک سواری۔ پس نہ تو میں خاموش ہی رہا کہ سوال نہ کرتا اور نہ جس وقت میں نے سوال کیا اس پر عمل کیا اور میں نے دنیا حاصل کی اور میری ملک میں اتنا اتنا مال ہے اور مجھ کو موت نے آن گھیرا ہے۔

(۳۶۸۷٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :آيَةٌ أُنْزِلَتْ فِي هَذِهِ الأمة :﴿قل أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكُمْ﴾ قَالَ عُمَرُ :الآنَ يَا رَبُّ.

(۳۶۸۷۴) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اس امت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿قل أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكُمْ﴾ تو عمر ؓ نے فرمایا کہ اے اللہ اس وقت۔

(۳٦۸۷٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَان الشَّحَّامُ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ ، قَالَ :قَدِمْت مِنْ مَكَّةَ فَإِذَا عَلَى الْخَنْدَقِ قَنْطَرَةٌ ، فَأُخِذْت فَانْطُلِقَ بِي إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْمُهَلَّبِ ، وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَصْرَةِ ، فَرَحَّبَ بِي ، وَقَالَ :حَاجَتُك يَا أَبَا عبْدِ اللهِ ، قُلْتُ : حَاجَتِي إن اسْتَطَعْت أَنْ أَكُونَ كَمَا قَالَ أَخُو بَنِي عَدِيٍّ ، قَالَ :وَمَنْ أَخُو بَنِي عَدِيٍّ ؟ قَالَ :الْعَلاَءُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : اسْتَعْمَلَ صَدِيقٌ لَهُ مَرَّةً عَلَى عَمَلٍ فَكَتَبَ إلَيْهِ :أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَ اسْتَطَعْت أَنْ لاَ تَبِيتَ إلاَّ وَظَهْرُك خَفِيفٌ ، وَبَطْنُك خَمِيصٌ ، وَكَفُّك نَقِيَّةٌ مِنْ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَأَمْوَالِهِمْ ، فَإِنَّك إنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْك سَبِيلٌ ﴿إنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الأَرْضِ﴾ الآيَةُ ، قَالَ مَرْوَانُ :صَدَقَ وَاللهِ وَنَصَحَ ، ثُمَّ قَالَ :حَاجَتُك يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قُلْتُ :حَاجَتِي أَنْ تُلْحِقَنِي بِأَهْلِي ، قَالَ :فَقَالَ :نَعَمْ.

(۳۶۸۷۵) حضرت محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ میں مکہ سے آیا تو راستہ میں خندق پر ایک پل تھا میں اس پل پر چل پڑا۔ وہ پل مجھے مروان بن مہلب کے پاس لے گیا جو بصرہ کے امیر تھے۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور فرمایا اے عبداللہ آپ کی کوئی حاجت ہو؟ میں

نے کہا کہ میری حاجت یہ ہے کہ اسی طرح ہو جاؤں کہ جس طرح بنی عدی کے بھائی نے کہا تھا۔ انہوں نے سوال کیا کہ بنی عدی کے بھائی کون ہیں؟ تو میں نے جواب دیا کہ ''علاء بن یزید'' ہیں۔ علاء بن یزید نے کہا ہے کہ ان کے کسی دوست کو کسی کام پر عامل مقرر کرنے کو کہا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ''امابعد'' اگر تو طاقت رکھے کہ تو رات اس حالت میں گزارے کہ تیری کمر ہلکی ہو اور تیرا پیٹ خالی ہو اور تیری ہتھیلیاں مسلمانوں کے خون اور اموال سے پاک ہوں تو اگر تو نے یہ کام کر لیا تو تجھ پر کوئی راستہ نہیں۔ راستہ تو ان لوگوں پر ہے کہ جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں زیادتی کرتے ہیں۔ مروان نے کہا کہ بالکل سچ فرمایا اور نصیحت کی۔ پھر مروان نے پوچھا کہ آپ کی کوئی ضرورت ہے ابوعبداللہ؟ تو میں نے کہا کہ میری ضرورت یہ ہے کہ تو مجھے میرے گھر والوں سے ملا دے۔ تو اس نے جواب دیا کہ کیوں نہیں۔

(٣٦٨٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْيَسَعِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : إنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَمْ يَخْلُقَ اللَّهُ مِنْ صَوْتٍ حَسَنٍ إلاَّ وَهُوَ فِي جِذْمِهَا تَلَذُّذُهُمْ وَتَنَعُّمُهُمْ.

(۳۶۸۷۶) حضرت ابن سابط ؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اللہ نے تمام اچھی آوازیں اس ہی کی جڑ سے پیدا کی ہیں جو جنتیوں کو محظوظ کرے گا اور آسودہ کرے گا۔

(٣٦٨٧٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إنَّ ثَلاَثَةَ عُلَمَاءَ اجْتَمَعُوا فَقَالُوا لأَحَدِهِمْ : مَا أَمَلُكَ ؟ قَالَ : مَا يَأْتِي عَلَيَّ شَهْرٌ إلاَّ ظَنَنْت أَنِّي أَمُوتُ فِيهِ ، قَالُوا : إنَّ هَذَا الأَمَلَ ، فَقَالُوا لِلآخَرِ : مَا أَمَلُك ، قَالَ : مَا تَأْتِي عَلَيَّ جُمُعَةٌ إلاَّ ظَنَنْت أَنِّي أَمُوتُ فِيهَا ، قَالُوا لِلثَّالِثِ : وَمَا أَمَلُك ؟ قَالَ : وَمَا أَمَلُ مَنْ نَفْسُهُ بِيَدِ غَيْرِهِ.

(۳۶۸۷۷) حضرت حسن ؓ کا ارشاد ہے کہ تین علماء اکٹھے ہوئے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ تیری امید کتنی ہے؟ تو ایک نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ میں ایک مہینہ زندہ رہ سکوں پھر مر جاؤں گا۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو بڑی امید ہے۔ پھر دوسرے سے پوچھا کہ تجھے کتنی امید ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ میں ایک جمعہ تک رہ سکوں گا پھر مر جاؤں گا۔ انہوں نے تیسرے سے سوال کیا کہ تیری کیا امید ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ اس شخص کو کیا امید ہو سکتی ہے کہ جس کی جان ہی کسی دوسرے کے پاس ہو؟''

(٣٦٨٧٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَضْرِبُ مَثَلَ ابْنِ آدَمَ مَثَلُ رَجُلٍ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ ، فَحَضَرَه أَهْلُهُ وَعَمَلُهُ ، فَقَالَ لأَهْلِهِ : امْنَعُونِي ، قَالُوا : إنَّمَا كُنَّا نَمْنَعُك مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا ، فَأَمَّا هَذَا فَلاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَمْنَعَك مِنْهُ ، فَقَالَ لِمَالِهِ : أَنْتَ تَمْنَعُنِي ؟ قَالَ : إنِّي كُنْت زَيْنتك زَيَّنْت فِي الدُّنْيَا ، أَمَّا هَذَا فَلاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمْنَعَك مِنْهُ ، قَالَ : فَوَثَبَ عَمَلُهُ ، فَقَالَ : أَنَا صَاحِبُك الَّذِي أَدْخُلُ مَعَك قَبْرَكَ وَأَزُولُ مَعَك حَيْثُمَا زُلْت ، قَالَ : أَمَا وَاللهِ لَوْ شَعَرْت لَكُنْت آثَرَ الثَّلاَثَةِ عِنْدِي ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ :

ا۟لآنَ فَآثِرُوهُ عَلَى مَا سِوَاهُ.

(۳۶۸۷۸) حضرت حسن رَحِمَہُ اللہ کا ارشاد ہے کہ ابن آدم کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جس کی موت کا وقت قریب آ گیا تو اس کے اہل وعیال اور اس کا مال اور عمل اس کے پاس آئے تو اس نے اپنے اہل وعیال سے کہا کہ اس موت کو مجھ سے دور کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو دنیا کے امور میں سے منع کر سکتے ہیں لیکن اس موت کو نہیں روک سکتے۔ پھر اس نے اپنے مال سے کہا کہ مجھ سے اس کو دور کرو تو اس نے جواب دیا کہ میں تو تیری صرف دنیا ہی کی زینت تھا لیکن اس امر کو میں تجھ سے دور نہیں کر سکتا۔ پھر اس کے عمل نے اس کو بھروسہ دلایا کہ میں ہی تیرا وہ ساتھی ہوں کہ تیرے ساتھ قبر میں داخل ہو جاؤں گا اور جس جگہ بھی تو جائے گا میں تیرے ساتھ ہوں گا تو اس آدمی نے کہا کہ کاش میں پہلے یہ بات مان لیتا کہ تو میرے نزدیک ان سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حسن رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا کہ ابھی ہی سے اس کو دوسروں پر ترجیح دو۔

(۳۶۸۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ كُرْدُوسٍ التَّغْلِبِيِّ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : اتَّقِ تُوقَهُ ، إِنَّمَا التَّوَقِّي بِالتَّقْوَى ، ارْحَمُوا تُرْحَمُوا ، تُوبُوا يُتَبْ عَلَيْكُمْ.

(۳۶۸۷۹) حضرت کردوس ثعلبی رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ تورات میں یہ بات لکھی ہے کہ اللہ سے ڈرو بچ جاؤ گے۔ کیونکہ بچاؤ صرف تقویٰ میں ہی ہے۔ رحم کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا۔ توبہ کرو تمہاری توبہ قبول کی جائے گی۔

(۳۶۸۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْجَنَّةَ فَرَأَى مَمْلُوكَهُ فَوْقَهُ مِثْلَ الْكَوْكَبِ ، فَقَالَ : وَاللهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَذَا مَمْلُوكِي فِي الدُّنْيَا ، فَمَا أَنْزَلَهُ هَذِهِ الْمَنْزِلَةَ ، قَالَ : كَانَ هَذَا أَحْسَنَ عَمَلاً مِنْكَ.

(۳۶۸۸۰) حضرت ابی نضرہ رَحِمَہُ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی جنت میں داخل ہوا تو اس نے اپنے غلام کو اپنے سے اوپر ستارے کی طرح دیکھا تو اس نے سوال کیا کہ اے اللہ یہ تو میرا دنیا میں غلام تھا اس کو اس مرتبہ پر کس نے پہنچا دیا تو اللہ نے جواب دیا کہ اس کے عمل تجھ سے اچھے تھے۔

(۳۶۸۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : لَوْ رَأَيْتَ الَّذِي رَأَيْتُ لاَحْتَرَقَتْ كَبِدُكَ عَلَيْهِمْ ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : إِنْ كَانَ اللَّيْلُ لَيَطُولُ عَلَيَّ حَتَّى أُصْبِحَ فَأَرَاهُ.

(۳۶۸۸۱) حضرت ابو حصین رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم وہ دیکھو جو میں نے دیکھا ہے تو تمہارا جگر جل کر راکھ ہو جائے۔ حضرت ابراہیم رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: اگر رات مجھ پر طویل ہو جائے حتیٰ کہ میں صبح کر لوں تو میں اس چیز کو دیکھوں گا۔

(۳۶۸۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُوسَى التَّمِيمِيُّ ، قَالَ : تُوُفِّيَتِ النَّوَارُ امْرَأَةُ الْفَرَزْدَقِ ، فَخَرَجَ فِي جِنَازَتِهَا وُجُوهُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، وَخَرَجَ فِيهَا الْحَسَنُ ، فَقَالَ الْحَسَنُ لِلْفَرَزْدَقِ : مَا أَعْدَدْتَ لِهَذَا الْيَوْمِ يَا أَبَا فِرَاسٍ ، قَالَ : شَهَادَةَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مُنْذُ ، ثَمَانِينَ سَنَةً ، قَالَ : فَلَمَّا دُفِنَتْ قَامَ عَلَى قَبْرِهَا ، فَقَالَ :

أَخَافُ وَرَاءَ الْقَبْرِ إِنْ لَمْ يُعَافِنِي أَشَدُّ مِنَ الْقَبْرِ الْتِهَابًا وَأَضْيَقَا

إِذَا جَائَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِدٌ عَنِيفٌ وَسَوَّاقٌ يَسُوقُ الْفَرَزْدَقَا

لَقَدْ خَابَ مِنْ أَوْلَادِ دارم مَنْ مَشَى إِلَى النَّارِ مَغْلُولَ الْقِلَادَةِ أَزْرَقَا

(۳۶۸۸۲) حضرت ابوموسیٰ تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "نوار" فرزدق کی بیوی کا انتقال ہوگیا تو اس کے جنازہ میں بصرہ کے بہت سے لوگ چلے۔ اور ان میں حسن رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرزدق سے پوچھا کہ اے ابوفراس تو نے اس دن کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اسی "۸۰" سال سے اس بات کی گواہی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب اس کی بیوی کو قبر میں دفن کر دیا گیا تو فرزدق اس کی قبر پر کھڑا ہوگیا اور یہ شعر پڑھے:

① اگر مجھ سے عافیت والا معاملہ نہ ہوا تو قبر کے بعد قبر سے بھی زیادہ آگ اور تنگی سے میں ڈرتا ہوں۔

② کہ جب بروز قیامت ایک سخت ہانکنے والا اور ایک قائد فرزدق کو ہانک رہے ہوں گے۔

③ اولادِ دارم میں سے وہ شخص برباد ہوگیا کہ جس کو اندھا کر کے، طوق پہنا کر جہنم کی طرف لے جایا گیا۔

تم كتاب الزهد والحمد لله وحده، وصلواته على سيدنا محمد وآله وصحبه، وسلم تسليما كثيرا.

ضروری یادداشت

MAKTABA-E-REHMANIA
مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-7224228-7355743
فیکس: 042-7221395